سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2014

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2014

(جمعتہ المبارک 16، سوموار 19، منگل 20، بدھ 21، جمعرات 22۔ مئی 2014)

(یوم الجمع 16، یوم الاثنین 19، یوم الثلاثہ 20، یوم الاربعاء 21، یوم الخمیس 22۔ رجب المرجب 1435ھ)

سولھویں اسمبلی: آٹھواں اجلاس

جلد 8 (حصہ اوّل): شمارہ جات : 1تا5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

آٹھواں اجلاس

جمعتہ المبارک،16۔ مئی 2014

جلد 8: شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2۔	ایجنڈا	-----------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	11
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	12
6۔	چیئرمینوں کا پینل	-----------	13

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	حلف	
7۔	نومنتخب ممبر اسمبلی کا حلف ------------	13
	تعزیت	
8۔	محترمہ سلطانہ شاہین ایم پی اے، جناب عارف محمود گل ایم پی اے اور گوہر علی صحافی کی والدہ کے لئے دعائے مغفرت ------------	14
	سوالات (محکمہ آبکاری ومحصولات)	
9۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	16
10۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	57
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
11۔	مسودہ قانون (ترمیم) کارکردگی، نظم وضبط وجوابدہی ملازمین پنجاب 2014 اور مسودہ قانون (ترمیم) سول سرونٹس پنجاب 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	74
12۔	مسودہ قانون محمد نواز شریف یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ملتان 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	75
13۔	مسودہ قانون (ترمیم) صنعتی تعلقات پنجاب 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	75
14۔	مسودہ قانون پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ برائے انفراسٹرکچر 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے منصوبہ بندی وترقیات کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	76
15۔	مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب مینٹل ہیلتھ 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	76

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
16۔	مسودہ قانون لائیو سٹاک بریڈنگ پنجاب 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	77
17۔	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	77
	قرارداد	
18۔	جیو چینل کے پروگرام "اٹھو جاگو پاکستان" میں شعائر اسلام اور اہل بیت کی توہین کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا مطالبہ -----------	78
19۔	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	81
	قرارداد	
20۔	ترکی کے مغربی علاقے میں واقع کوئلے کی کان میں ہونے والے دھماکے اور آتشزدگی کے ہولناک واقعہ پر اظہار افسوس -----------	82
	تحاریک استحقاق	
21۔	ڈی ای او ایجوکیشن (ملتان) کا معزز ممبر اسمبلی کے خلاف نازیبا الفاظ کا استعمال -----------	84
	پوائنٹ آف آرڈر	
22۔	شوگر ملوں کی طرف سے کسانوں کو دیئے گئے post dated cheques پر جلد از جلد ادائیگی کا مطالبہ -----------	86
	سرکاری کارروائی	
	آرڈیننسز (جو پیش ہوئے)	
23۔	آرڈیننس ترقیاتی اتھارٹی کی جانب سے املاک کا انتظام اور منتقلی 2014 -----------	88
24۔	آرڈیننس باب پاکستان فاؤنڈیشن 2014 -----------	88
25۔	آرڈیننس مفت اور لازمی تعلیم پنجاب 2014 -----------	89

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سوموار،19۔ مئی 2014		
	جلد 8: شمارہ 2		
26۔	جناب ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ	-----------	91
27۔	ایجنڈا	-----------	93
28۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	95
29۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	96
	تعزیت		
30۔	جناب نذر حسین پارلیمانی سیکرٹری کی والدہ، جناب شہریار ریاض ایم پی اے کے والد، محترمہ طلعت یعقوب سابق ایم پی اے، سابق چیف سیکرٹری جاوید قریشی اور روزنامہ "ڈان" کے رپورٹر عمیر علی کے انتقال پر دعائے مغفرت	-----------	97
	پوائنٹ آف آرڈر		
31۔	اسمبلی اجلاس بروقت شروع کرنے کا مطالبہ	-----------	98
	سوالات (محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری)		
32۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	-----------	103
33۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	134
	پوائنٹ آف آرڈر		
34۔	جہلم ڈگری کالج ٹالیانوالہ کے لئے آئی ٹی ٹیچرز مہیا کرنے کا مطالبہ	-----------	154
	توجہ دلاؤ نوٹس		
35۔	ضلع ڈیرہ غازی خان: بیس خواتین کا اغواء برائے تاوان اور بے حرمتی سے متعلق تفصیلات (---جاری)	-----------	155
36۔	رحیم یار خان: تین سالہ بچی کو زیادتی کے بعد قتل کرنے سے متعلق تفصیلات	-----------	156
37۔	تھانہ ڈنگہ گجرات کے علاقہ نور جمال میں شہری کے قتل اور ملزمان کی گرفتاری سے متعلق تفصیلات	-----------	158

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	تحاریک استحقاق		
38۔	ڈی ای او ایجوکیشن (ملتان) کا معزز ممبر اسمبلی کے خلاف نازیبا الفاظ کا استعمال (۔۔۔جاری)	------------	160
39۔	کالم نویس ڈاکٹر صفدر محمود کے معزز ممبران اسمبلی کے خلاف ہتک آمیز اور بے بنیاد الزامات (۔۔۔جاری)	------------	161
40۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	164
	قرارداد		
41۔	پاک فوج کو پاکستانی سرحدوں کی حفاظت اور دہشتگردی کا مقابلہ جرأت اور بہادری سے کرنے پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا	------------	165
42۔	کورم کی نشاندہی	------------	166
	تحاریک التوائے کار		
43۔	پنجاب یونیورسٹی کی پچاس کنال اراضی ڈائیوو بس سروس اور چار کنال کا قیمتی ٹکڑا یونائیٹڈ بنک کو دینے کے لئے خفیہ ہاتھ سرگرم (۔۔۔جاری)	------------	167
	سرکاری کارروائی		
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)		
44۔	مسودہ قانون خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، رحیم یار خان 2014	------------	171
	منگل، 20۔ مئی 2014		
	جلد 8: شمارہ 3		
45۔	ایجنڈا	------------	173
46۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	175
47۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	176

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ جات جیل خانہ جات اور اطلاعات وثقافت)	
48۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	177
49۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	204
	تحاریک استحقاق	
50۔	یونیورسٹی آف سرگودھا کی سنڈیکیٹ کی میٹنگ میں پرو وائس چانسلر کا معزز ممبران اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز روّیہ ------------	215
	پوائنٹ آف آرڈر	
51۔	والٹن ائرپورٹ لاہور کو کمرشل بنانے کی بجائے قومی ورثہ بنانے کا مطالبہ ------------	216
52۔	پنجاب ووکیشنل کونسل کے تحت چلنے والے اداروں میں مسلم طالب علموں کو ملنے والی سہولیات غیر مسلم طالب علموں کو بھی دینے کا مطالبہ ------------	218
	تحاریک التوائے کار	
53۔	یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ٹیکسلا کے لئے خریدی گئی زمین پر ارباب اختیار کی بدنیتی کی بناء پر مزید بیس کروڑ روپے کی ادائیگی کا انکشاف (۔۔۔جاری) ------------	220
54۔	شوگر ملز مالکان کی جانب سے کرشنگ سیزن لیٹ کرنے سے کسانوں کو پریشانی کا سامنا (۔۔۔جاری) ------------	224
55۔	یونیورسٹی آف ایجوکیشن میں وائس چانسلر کا نااہل اور من پسند افراد کو بھرتی کرنا (۔۔۔جاری) ------------	227
56۔	ٹی ایم اے دریاخان میں کرپشن اور رشوت ستانی کا بازار گرم (۔۔۔جاری) ------------	229
57۔	بادشاہی مسجد، شاہی قلعہ اور رنجیت سنگھ کی مڑھی لاہور کے ارد گرد غیر متعلقہ گاڑیوں کی پارکنگ سے سیاحوں کے مسائل میں اضافہ (۔۔۔جاری) ------------	231
58۔	لاہور کے ہسپتالوں میں محکمہ کی غفلت سے کروڑوں روپے کی انٹی فائر ایکسرے مشینیں خراب اور مریضوں کو پریشانی کا سامنا (۔۔۔جاری) ------------	232

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
59۔	محکمہ آبپاشی کے افسران کا ورک چارج کے نام پر سالانہ کروڑوں روپے کا حکومتی خزانے کو نقصان پہنچانا (۔۔۔جاری) ------------	233
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
60۔	قومی شناختی کارڈ بنوانے اور تجدید کروانے والوں سے فیس نہ لینے کا مطالبہ ------------	237
61۔	سرکاری ملازمین کے پے سکیل از سر نو تشکیل دینے کا مطالبہ ------------	238
	بدھ، 21۔ مئی 2014	
	جلد 8: شمارہ 4	
62۔	ایجنڈا ------------	240
63۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	242
64۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	243
	سوالات (محکمہ صحت)	
65۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	244
66۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	291
	تحاریک التوائے کار	
67۔	ٹولنٹن مارکیٹ لاہور میں بیمار جانوروں کی کھلے عام فروخت جاری (۔۔۔جاری) ------------	319
68۔	پنجاب کے ہسپتالوں میں آئیڈیالوجسٹ نہ ہونے کی وجہ سے سماعت سے محروم بچے علاج سے محروم (۔۔۔جاری) ------------	320
69۔	کالونی شوگر ملز تحصیل پھالیہ سے ملحقہ ڈسٹلری کے فضلے سے عوام الناس ہیپاٹائٹس جیسے موذی مرض میں مبتلا ------------	321
70۔	نارووال تامرید کے سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے سے مسافروں کو پریشانی کا سامنا (۔۔۔جاری) ------------	322

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
71۔	پنجاب سیڈ کارپوریشن کے عملہ کی ملی بھگت سے غیر ملکی اور غیر معیاری بیج کی فروخت ------------	323
72۔	لاہور ائیرپورٹ سے ملحقہ 40 کنال قیمتی اراضی کی غیر قانونی منتقلی ------------	326
73۔	پنجاب کے سرکاری ہسپتالوں کو زکوٰۃ فنڈز کی بندش سے غریب مریضوں کو مایوسی کا سامنا ------------	327
74۔	صوبائی دارالحکومت لاہور میں چلنے والی پبلک ٹرانسپورٹ میں مسافروں کو زائد کرایوں کا سامنا ------------	328
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
75۔	مسودہ قانون پنجاب پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ 2014 ------------	331
76۔	مسودہ قانون محمد نواز شریف یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، ملتان 2014 ------------	344
77۔	مسودہ قانون (ترمیم) مینٹل ہیلتھ پنجاب 2014 ------------	355
78۔	مسودہ قانون (ترمیم) صنعتی تعلقات پنجاب 2014 ------------	360
	جمعرات، 22۔ مئی 2014	
	جلد 8: شمارہ 5	
79۔	ایجنڈا ------------	364
80۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	366
81۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	367
	پوائنٹ آف آرڈر	
82۔	پنجاب اسمبلی کے سامنے روزانہ کے احتجاج سے معزز ممبران اسمبلی کو مشکلات کا سامنا ------------	368

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)		
83۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	369
84۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	416
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)		
85۔	مسودہ قانون خواجہ غلام فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، رحیم یار خان 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	433
	توجہ دلاؤ نوٹس		
86۔	باغبانپورہ لاہور میں بیس لاکھ روپے کی ڈکیتی سے متعلقہ تفصیلات	------------	434
	تحاریک التوائے کار		
87۔	لاہور میں مقبرہ ملکہ نور جہاں محکمہ آثار قدیمہ کی عدم دلچسپی کی وجہ سے کھنڈرات میں تبدیل	------------	435
88۔	لاہور میں سلنڈر گیس کی منتقلی کے غیر قانونی کاروبار کو روکنے میں ضلعی انتظامیہ بُری طرح ناکام	------------	436
89۔	صوبائی دارالحکومت لاہور میں لگائے گئے اتوار بازار ضلعی انتظامیہ کی عدم توجہ کے باعث غیر فعال صورتحال کا شکار	------------	437
90۔	سرگودھا شہر میں ذخیرہ اندوزی کی وجہ سے آٹے کی قلت کا خدشہ	------------	438
91۔	ضلع میانوالی کے حاضر سروس اور مرحوم سرکاری ملازمین کو محکمہ بہبود فنڈ کی جانب سے جہیز فنڈز کی درخواستیں التواء میں رکھنے سے پریشانی کا سامنا	------------	439
92۔	لاہور میں ایل ای ڈی لائٹس کے ٹھیکوں میں گھپلوں کا انکشاف	------------	440
93۔	وحدت روڈ لاہور کے اتوار بازار میں پنجاب فوڈ اتھارٹی اور مانیٹرنگ ٹیموں کی موجودگی میں جعلی اشیاء کی سرعام فروخت	------------	441
94۔	پنجاب میں حکومتی عدم دلچسپی اور سیاسی مداخلت کی وجہ سے لوکل زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل میں تاخیر	------------	441

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
95۔	محکمہ تحفظ ماحول آلودگی پھیلانے والے کارخانوں اور گاڑیوں کے خلاف کارروائی کرنے میں ناکام ------------	442
96۔	کرول گھاٹی بند روڈ لاہور کی فیکٹریوں میں ٹائروں اور پاؤڈر کوئلہ کو جلانے سے آلودگی میں خطرناک حد تک اضافہ ------------	444
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
97۔	مسودہ قانون لائیو سٹاک بریڈنگ پنجاب 2014 ------------	447
98۔	مسودہ قانون (ترمیم) سول سرونٹس پنجاب 2014 ------------	459
99۔	مسودہ قانون (ترمیم) کارکردگی، نظم وضبط وجوابدہی ملازمین پنجاب 2014 ------------	461
100۔	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(44)/2014/1078. Dated: 14th May 2014. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar,** ***Governor of the Punjab***, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Friday, 16th May 2014 at 3:00 pm in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the
14th May, 2014

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 16۔ مئی 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبکاری و محصولات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ آرڈیننس ترقیاتی اتھارٹیز کی جانب سے املاک کا انتظام اور منتقلی 2014

ایک وزیر آرڈیننس ترقیاتی اتھارٹیز کی جانب سے املاک کا انتظام اور منتقلی 2014 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ آرڈیننس باب پاکستان فاؤنڈیشن 2014

ایک وزیر آرڈیننس باب پاکستان فاؤنڈیشن 2014 ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ آرڈیننس مفت اور لازمی تعلیم پنجاب 2014

ایک وزیر آرڈیننس مفت اور لازمی تعلیم پنجاب 2014 ایوان میں پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار شیر علی گورچانی
وزیراعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	میاں محمود الرشید

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	میاں مرغوب احمد، ایم پی اے	پی پی۔150
2۔	رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان، ایم پی اے	پی پی۔36
3۔	محترمہ صبا صادق، ایم پی اے	ڈبلیو۔306
4۔	جناب محمد سبطین خان، ایم پی اے	پی پی۔46

3۔ کابینہ

1۔	راجہ اشفاق سرور	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
2۔	کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ	:	وزیر تحفظ ماحول
3۔	جناب شیر علی خان	:	وزیر کانکنی ومعدنیات
4۔	جناب تنویر اسلم ملک	:	وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات وتعمیرات*

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 11۔ جون 2013 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (16 تا 28۔ مئی 2014) تفویض کیا گیا۔

6

5۔ جناب محمد آصف ملک	:	وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری
6۔ رانا ثناء اللہ خان	:	وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ، قانون و پارلیمانی امور*
7۔ محترمہ حمیدہ وحید الدین	:	وزیر ترقی خواتین
8۔ جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک
9۔ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر خزانہ، آبکاری و محصولات*
10۔ رانا مشہود احمد خان	:	وزیر سکول ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن*، امور نوجواناں* کھیلیں*، آثار قدیمہ اور سیاحت*
11۔ میاں یاور زمان	:	وزیر آبپاشی
12۔ جناب عبدالوحید چودھری	:	وزیر جیل خانہ جات
13۔ ملک ندیم کامران	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
14۔ میاں عطاء محمد خان مانیکا	:	وزیر اوقاف اور مذہبی امور
15۔ ڈاکٹر فرخ جاوید	:	وزیر زراعت
16۔ جناب آصف سعید منیس	:	وزیر خصوصی تعلیم
17۔ سید ہارون احمد سلطان بخاری	:	وزیر سماجی بہبود اور بیت المال
18۔ ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر امداد باہمی
19۔ چودھری محمد شفیق	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
20۔ محترمہ ذکیہ شاہنواز خان	:	وزیر بہبود آبادی
21۔ جناب خلیل طاہر سندھو	:	وزیر انسانی حقوق اور اقلیتی امور

7

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	چودھری سرفراز افضل	:	امور نوجواناں، کھیل، آثار قدیمہ وسیاحت
2۔	راجہ محمد اویس خان	:	زکوٰۃ وعشر
3۔	جناب نذر حسین	:	قانون وپارلیمانی امور
4۔	صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی	:	لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
5۔	حاجی محمد الیاس انصاری	:	سماجی بہبود وبیت المال
6۔	جناب محمد ثقلین انور سپرا	:	اوقاف ومذہبی امور
7۔	محترمہ راشدہ یعقوب	:	ترقی خواتین
8۔	جناب عمران خالد بٹ	:	صنعت، کامرس وتجارت
9۔	جناب محمد نواز چوہان	:	ٹرانسپورٹ
10۔	جناب اکمل سیف چٹھہ	:	تحفظ ماحول
11۔	چودھری محمد اسد اللہ	:	خوراک
12۔	نوابزادہ حیدر مہدی	:	مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ
13۔	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان	:	کالونیز، اشتمال املاک، پی ڈی ایم اے
14۔	خواجہ عمران نذیر	:	صحت
15۔	جناب رمضان صدیق بھٹی	:	لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
16۔	جناب محمد خُرم گلفام	:	توانائی
17۔	چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)	:	ایس اینڈ جی اے ڈی
18۔	جناب سجاد حیدر گجر	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-18/2013 مورخہ 12۔دسمبر 2013 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

8

19۔ رانا محمد ارشد	:	اطلاعات و ثقافت
20۔ میاں محمد منیر	:	آبکاری و محصولات
21۔ رانا اعجاز احمد نون	:	زراعت
22۔ محترمہ نغمہ مشتاق	:	بہبود آبادی
23۔ جناب احمد خان بلوچ	:	پبلک پراسیکیوشن
24۔ جناب عامر حیات ہراج	:	کانکنی و معدنیات
25۔ رانا بابر حسین	:	خزانہ
26۔ میاں نوید علی	:	محنت و انسانی وسائل
27۔ جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	:	مواصلات و تعمیرات
28۔ جناب محمود قادر خان	:	چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
29۔ سردار عاطف حسین خان مزاری	:	خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
30۔ ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	منصوبہ بندی و ترقیات
31۔ سردار عامر طلال گوپانگ	:	سپیشل ایجوکیشن
32۔ مہر اعجاز احمد اچلانہ	:	داخلہ
33۔ چودھری خالد محمود ججہ	:	آبپاشی
34۔ میاں فدا حسین	:	جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
35۔ چودھری زاہد اکرم	:	کالونیز
36۔ محترمہ شاہین اشفاق	:	امداد باہمی
37۔ محترمہ مہوش سلطانہ	:	ہائر ایجوکیشن
38۔ محترمہ جوئس رُوفن جُولیس	:	سکولز ایجوکیشن
39۔ جناب طارق مسیح گل	:	انسانی حقوق و اقلیتی امور

9

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

جناب مصطفیٰ رمدے

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	رائے ممتاز حسین بابر
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک

11

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا آٹھواں اجلاس

جمعۃ المبارک، 16۔ مئی 2014

(یوم الجمع، 16۔ رجب المرجب 1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 5 بج کر 7 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمO

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِO

وَالنَّجۡمِ اِذَا هَوٰى ۙ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمۡ وَمَا غَوٰى ۚ﴿۲﴾
وَمَا يَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰى ؕ﴿۳﴾ اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡىٌ يُّوۡحٰى ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَهٗ
شَدِيۡدُ الۡقُوٰى ۙ﴿۵﴾ ذُوۡ مِرَّةٍ ؕ فَاسۡتَوٰى ۙ﴿۶﴾ وَهُوَ بِالۡاُفُقِ
الۡاَعۡلٰى ؕ﴿۷﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ﴿۸﴾ فَكَانَ قَابَ قَوۡسَيۡنِ اَوۡ
اَدۡنٰى ۚ﴿۹﴾ فَاَوۡحٰٓى اِلٰى عَبۡدِهٖ مَاۤ اَوۡحٰى ؕ﴿۱۰﴾

سورة النّجم آیات 1تا10

تارے کی قسم جب غائب ہونے لگے (1) کہ تمہارے رفیق (محمدؐ) نہ رستہ بھولے ہیں نہ بھٹکے ہیں (2) اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں (3) یہ (قرآن) تو حکم اللہ ہے جو (ان کی طرف) بھیجا جاتا ہے (4) ان کو نہایت قوت والے نے سکھایا (5) (یعنی جبرائیل) طاقتور نے پھر وہ پورے نظر آئے (6) اور وہ (آسمان کے) اونچے کنارے میں تھے (7) پھر قریب ہوئے اور اور آگے بڑھے (8) تو دو کمان کے فاصلے پر یا اس سے بھی کم (9) پھر اللہ نے اپنے بندے کی طرف جو بھیجا سو بھیجا (10)

وما علینا الاالبلاغO

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

معراج لی رتیاں دھوم یہ سی   اِک راج دلارا آوت ہے
لولاک کا سہرا سر سوہت   وہ احمد پیارا آوت ہے
مازاع کا لجلا ین بھرے   وا مس کا بٹنا ملھ پہ ملے
ہے یسم کا ھوںھٹ سہرے تلے   وہ رب کا سنوارا آوت ہے
یس لی چمک ہے دانن میں   طہٰ کا لرسمہ اسن میں
واسجر کا جلوہ گانن پہ   وہ عرس کا تارا آوت ہے
حوروں نے لہا جب بسم اللہ   غلماں نے پکارا الااللہ
خود رب نے لہا ماساء اللہ   محبوب ہمارا آوت ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1۔	میاں مرغوب احمد، ایم پی اے	پی پی۔150
2۔	رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان، ایم پی اے	پی پی۔36
3۔	محترمہ صبا صادق، ایم پی اے	ڈبلیو۔306
4۔	جناب محمد سبطین خان، ایم پی اے	پی پی۔46

حلف

نومنتخب ممبر اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: میرے علم میں آیا ہے کہ نومنتخب ممبر صوبائی اسمبلی محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ حلف اٹھانے کے لئے یہاں موجود ہیں۔ میں اُن سے کہوں گا کہ وہ اپنی سیٹ پر حلف لینے کے لئے کھڑی ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر نومنتخب ممبر محترمہ خدیجہ عمر نے حلف اٹھایا
اور حلف رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کئے)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کو مبارک ہو۔ آپ اپنا اظہار خیال کرنا چاہیں تو کر سکتی ہیں۔

تعزیت

محترمہ سلطانہ شاہین ایم پی اے، جناب عارف محمود گل ایم پی اے
اور گوہر علی صحافی کی والدہ کے لئے دعائے مغفرت

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! سلطانہ شاہین صاحبہ ہماری ممبر ہیں اُن کی والدہ وفات پا گئی ہیں لہذا ان کے لئے دعائے مغفرت کروا دیجئے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! گوہر علی ایک صحافی ہیں ان کی والدہ وفات پا گئی ہیں ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! عارف محمود گل، ایم پی اے کی والدہ بھی وفات پا گئی ہیں لہذا گزارش ہے کہ ان کے لئے بھی دعائے مغفرت فرما لی جائے۔

(اس مرحلہ پر محترمہ سلطانہ شاہین، ایم پی اے، جناب عارف محمود گل، ایم پی اے
اور گوہر علی صحافی کی والدہ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: جی، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں اور یہ میرے والدین کی دعائیں ہیں۔ میں اپنی اور قیادت چودھری شجاعت حسین، چودھری پرویز الٰہی اور چودھری مونس الٰہی کی بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے پاکستان کے سب سے بڑے صوبے کی نمائندگی کے لئے مجھ پر تیسری بار اعتماد کا اظہار کیا اور آج میں اس اسمبلی میں ممبر نامزد ہوئی۔

جناب سپیکر: بہت بہت مبارک ہو۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہاں پر اپنی پارٹی قیادت کی طرف سے یہ بات کرنا چاہوں گی کہ وہ ہمیشہ ڈیموکریسی پر یقین رکھتے ہیں، سیاست ان کے لئے عبادت کا درجہ رکھتی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ میری بھی پوری کوشش ہو گی کہ میں یہاں پر ملک و قوم کے لئے زیادہ سے زیادہ وقت دے سکوں۔

جناب سپیکر: شاباش۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! چونکہ میرا تعلق گجرات سے ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ اس اسمبلی کے اندر میں ان کی آواز ہوں تو میں یہاں پر آپ کے توسط سے ایک request کروں گی کہ 2006 میں گجرات کے قریبی اضلاع کے لئے ایک کارڈیالوجی ہسپتال کی بنیاد میرے لیڈر چودھری پرویزالٰہی صاحب نے رکھی جسے 2009 میں مکمل ہونا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو بہت مواقع ملیں گے اس لئے پھر بات کر لینا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! نہیں۔ یہاں پر چونکہ گجرات کے حوالے سے میں نمائندگی کر رہی ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ میں نے آپ کا مؤقف سن لیا ہے اور نوٹس میں آگیا ہے اس لئے مہربانی کریں۔ آج آپ کا پہلا دن ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آج میرا پہلا دن ہے اور پہلے دن ہی آپ میرے ساتھ ایسا سلوک نہ کریں۔ بڑی مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: جی، سن لیا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہاں پر اپنی جماعت کی نمائندگی کر رہی ہوں اور یہاں پر انشاء اللہ تعالیٰ healthy criticism کروں گی کیونکہ ہماری جماعت مخالفت برائے مخالفت نہیں بلکہ healthy criticism پر یقین رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ بہت مہربانی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! 2006 میں اس ہسپتال کی بنیاد رکھی گئی جسے 2009 میں مکمل ہونا تھا لیکن پانچ سال کی تاخیر کے بعد بھی وہ مکمل نہیں ہو سکا تو میری آپ کے توسط سے حکومت سے گزارش ہو گی کہ ایسے عوامی منصوبوں کو سیاسی انتقامی منصوبے نہ بنایا جائے کیونکہ اس سے عوام کو فائدہ نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میری ایک اور گزارش ہے کہ میں 2002 میں بھی اس اسمبلی کا حصہ تھی، 2008 میں بھی اس اسمبلی کا حصہ تھی اور الحمدللہ آج بھی اس اسمبلی کا حصہ ہوں لیکن یہاں پر مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ بچوں کے حوالے سے بداخلاقی کے واقعات بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں جو کہ پہلے نہیں تھے۔ میرا خیال ہے کہ حکومت کو اس پر خصوصی توجہ دینی چاہئے کیونکہ صوبہ بھر کی مائیں

اور بچیاں بہت پریشان ہیں اور ہم یہاں پر خواتین کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ اگر صوبہ بھر میں خواتین کے ساتھ ہی یہ سلوک ہو گا تو آپ سوچیں کہ more than 50 percent آبادی خواتین کی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کی بڑی مہربانی۔ Let me proceed further now

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! بس ایک آخری بات کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آج ایک آرڈیننس لازمی تعلیم سے متعلق ٹیبل پر آیا ہے تو میرے قائد چودھری پرویز الٰہی صاحب نے 9 سال پہلے میٹرک تک مفت تعلیم، مفت کتابیں اور stipend دیا تھا جس کی وجہ سے کروڑوں بچوں نے میٹرک تک مفت تعلیم حاصل کی تھی۔ یہ آرڈیننس اٹھارہویں ترمیم کے بعد تین سال کی تاخیر سے آیا ہے بہر حال ہماری جماعت انشاء اللہ تعالیٰ اس کی بحث میں پورا حصہ لے گی۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

سوالات

(محکمہ آبکاری و محصولات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کا بھی بہت شکریہ اور بڑی مہربانی۔ اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ کلو صاحب! مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! آج پورے پاکستان میں جلوس نکل رہے ہیں اور اگر ڈنمارک جیسا کوئی واقعہ ہو گیا۔۔۔

جناب سپیکر: کلو صاحب! میں نے آپ کو بات کرنے کی اجازت نہیں دی اور آپ ایسے نہ کریں۔ میں آپ کی بات بعد میں سنوں گا کیونکہ اب وقفہ سوالات ہے اور اس دوران پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔ کلو صاحب! مجھے ایجنڈے کے مطابق چلنے دیں اور اس کے بعد میں آپ کی بات سنوں گا۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! مجھے بات تو کرنے دیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ آپ مہربانی کر کے اپنی نشست پر تشریف رکھیں۔ بڑی مہربانی ہو گی۔ آپ لاء منسٹر صاحب سے بات کر لیں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! آپ رولز معطل کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں آپ کے اکیلے کے کہنے پر یہ نہیں کر سکتا۔ I am sorry for that آپ اپنی نشست پر تشریف رکھیں اور سپیکر کی بات مانیں، آپ سپیکر کی بات مانیں ورنہ کام غلط بھی ہو سکتا ہے۔ میں آپ کا بڑا مشکور رہوں اور آپ کی بڑی مہربانی ہو گی۔

Let me proceed. Let me proceed.

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! آپ میری بات تو سنیں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ بالکل نہیں سنوں گا۔ آپ کیا کرتے ہیں؟ آپ کے کچھ اصول ہونے چاہئیں۔ کلو صاحب! آپ کسی حساب کتاب سے چلیں اور آئندہ معافی نہیں ہو گی This I tell you. You should be careful اب ہم وقفہ سوالات کی طرف بڑھتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ آبکاری و محصولات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ زیب النساء اعوان صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں اس لئے اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ دوسرا سوال بھی انہی کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب فیضان خالد ورک کا ہے۔ جی، ورک صاحب!

جناب فیضان خالد ورک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 1204 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع شیخوپورہ: پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کی تفصیلات

*1204: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع شیخوپورہ میں کتنے انڈسٹریل یونٹ پراپرٹی ٹیکس کی مد میں آئے ہیں؟

(ب) ان یونٹس پر پراپرٹی ٹیکس نکالنے کا فارمولا کیا ہے اور اس مد میں 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنا ٹیکس وصول کیا گیا، تفصیل فراہم کریں؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع شیخوپورہ میں 287 انڈسٹریل یونٹ پراپرٹی ٹیکس نیٹ میں آتے ہیں / پراپرٹی ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ لسٹ جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پراپرٹی ٹیکس نکالنے کا فارمولا درج ذیل ہے:

ویلیوایشن ٹیبل کے مطابق رہائشی ریٹ (ذاتی یا کرایہ داری کی بناء پر، بر موقع جو بھی کیس ہو) درج ذیل شرح سے نافذ العمل ہوتے ہیں۔

1۔ ایک ایکڑ تک = قیمت بمطابق ویلیوایشن ٹیبل (ذاتی یا کرایہ داری ریٹس بر موقع حال موجود)

2۔ اگلے چار ایکڑ تک = بالائی ٹیکس ریٹ میں 20 فیصد کمی کے ساتھ لاگو ہوں گے۔

3۔ پانچ ایکڑ سے زیادہ = بالائی ٹیکس ریٹ میں مزید 20 فیصد کمی کے ساتھ لاگو ہوں گے۔

ضلع شیخوپورہ میں سال 12-2011 کے دوران ان انڈسٹریل یونٹس سے۔/8,476,916 روپے پراپرٹی ٹیکس وصول کیا گیا جبکہ 13-2012 کے دوران۔/8,648,948 روپے پراپرٹی ٹیکس وصول کیا گیا ہے۔ تفصیل اوپر جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! اس حوالے سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس سوال کی باقی چیزیں تو مجھے سمجھ آ گئیں لیکن ایک چیز point out کرنا چاہوں گا کہ جز (الف) میں چند فیکٹریاں ایسی ہیں جن پر پراپرٹی ٹیکس لگا ہے اور ان کی تفصیل بھی میرے پاس موجود ہے لیکن کچھ فیکٹریاں ایسی بھی ہیں جن پر یہ لاگو نہیں کیا گیا جن کی مثال میں دے سکتا ہوں کہ الکرم پیپرز، ارصم پیپرز، گولڈن پیپرز اور فنیکس وغیرہ۔۔۔

جناب سپیکر: ایوان کی میز پر بھی جواب رکھے گئے ہیں تو کیا آپ نے وہ چیک کیا ہے؟

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! جی، میں نے چیک کیا ہے اور میں یہی پوچھنا چاہوں گا کہ ان فیکٹریوں پر پراپرٹی ٹیکس کیوں نہیں لاگو کیا گیا۔ یہ میں نے چند مثالیں دی ہیں اور ہو سکتا ہے کہ اور بھی ایسی فیکٹریاں ہوں۔ میں اس حوالے سے پوچھنا چاہوں گا کہ ان فیکٹریوں پر پراپرٹی ٹیکس کیوں نہیں لاگو ہوا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! ہمارے آخری سروے کے مطابق 287 فیکٹریاں پراپرٹی ٹیکس کی مد میں آتی ہیں جن کی تفصیل معزز ممبر کو فراہم کر دی تھی۔ چونکہ ضلع شیخوپورہ میں انڈسٹری کافی زیادہ لگ رہی ہے اور وہاں پر جو نئے انڈسٹریل یونٹس لگائے جاتے ہیں انہیں ہم گاہے بگاہے add کرتے رہتے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ پراپرٹی ٹیکس کی مد میں اگر کوئی ایسا یونٹ جیسا کہ یہ بتا رہے ہیں کہ ابھی ہمارے ریکارڈ میں نہیں ہے تو ہمارے نئے سرویز تقریباً مکمل ہو گئے ہیں تو وہ اس کے مطابق بھی آ جائیں گے اور جب بھی وہ ہمارے ٹیکس نیٹ میں آئیں گے تو جب سے وہ انڈسٹری لگی ہے ہم اس وقت سے ان سے گزشتہ پراپرٹی ٹیکس کی مد میں ریکوری کر لیں گے اور اسے چھوڑا نہیں جائے گا تاکہ پراپرٹی ٹیکس کی مد میں حکومت کو کوئی نقصان نہ ہو۔

جناب فیضان خالد ورک: میں ان کی بات سے agree کرتا ہوں لیکن ایک چیز پوچھنا چاہوں گا کہ اسی طرح کا ایک ملتا جلتا سوال ہے جس میں انہوں نے ایک فیکٹری Premier Paper Mill کا ذکر کیا ہے کا یہ number 97 پر آتی ہے جو انہوں نے مجھے detail دی ہے لیکن ان کی ایک Premier Chemical factory بھی ہے اُس کا ذکر اس میں نہیں ہے تو کیا وہ اس زد میں نہیں آتی؟

جناب سپیکر: کون سی فیکٹری؟

جناب فیضان خالد ورک: ایک Premium Paper Mill اور ایک premier chemical ہے Premier Paper Mill کی انہوں نے detail دی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: Premier Chemical کی بابت پوچھ رہے ہیں، جی، وزیر موصوف!

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ میں یہ چیک کروا لیتا ہوں کیونکہ ہمارے پاس موجود ریکارڈ کی ساری لسٹ انہیں مہیا کر دی گئی تھی۔ جو لسٹ محکمہ کی طرف سے دی گئی ہے اس میں 287 یونٹ شیخوپورہ میں آتے ہیں۔ دوسرے units جو یہ کہہ رہے ہیں میں ان کی detail معزز ممبر سے لے لیتا ہوں اور ہم اس میں property tax کی مد میں ان سے اپنی recovery کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

چودھری فقیر حسین ڈوگر: جناب سپیکر! جو جواب وزیر خزانہ صاحب فرمارہے ہیں یہ درست نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب تو ہو سکتے ہیں خزانہ صاحب نہیں ہو سکتا۔

چودھری فقیر حسین ڈوگر: جناب سپیکر! جو منسٹر صاحب فرمارہے ہیں اس کا یہ جواب نہیں بنتا جو ورک صاحب نے جن فیکٹریوں کے نام لئے ہیں اُن کو آج تک ٹیکس کیوں نہیں لگا، وہ کب سے بنی ہیں جنہوں نے یہ بد دیانتی کی، ٹیکس نہیں لگا یا جان بوجھ کر اس کو چھوڑا ہے تو اُس کی سزا کے وہ مستحق ہیں، ہمیں اس سوال کا جواب چاہئے ؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں نے ان سے یہ عرض کیا ہے کہ کچھ فیکٹریوں کے پراپرٹی ٹیکس ابھی تک ہمارے پراپرٹی ٹیکس نیٹ میں نہیں آئے ہیں کیونکہ محکمہ نے units 287 کی detail وہاں سے دی ہے چونکہ معزز ممبر کا تعلق اس علاقہ سے ہے یہ بتا رہے ہیں تو definitely جب ہم ان سے رپورٹ لیں گے اور اگر وہ فیکٹریاں کافی دیر سے وہاں لگی ہوئی ہیں اور وہ ٹیکس نہیں دے رہیں تو ہمارے محکمے کے جو آفیسرز ہیں ان کے خلاف کارروائی ہماری routine میں ہوتی ہے وہ ہم ضرور کریں گے۔

جناب سپیکر: ذمہ داران کے خلاف۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! جی۔

جناب سپیکر: سوال نمبر بولیں۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1205 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع شیخوپورہ: ریکوری سسٹم کو بہتر کرنے کا معاملہ و دیگر تفصیلات

*1205: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ ایکسائز کو 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران پراپرٹی ٹیکس، موٹر وہیکل ٹیکس، کاٹن فیس، تفریحی ٹیکس اور فیکٹریز پر ایکسائز ڈیوٹی اور ہوٹل ٹیکس سے کتنی آمدنی ہوئی ہے، معزز ایوان کو علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ 12۔2011 تا 13۔2012 کے دوران آمدن کا جو ٹارگٹ دیا گیا تھا، اس ٹارگٹ کو پورا نہیں کیا گیا، کیا اس میں ملازمین کی ملی بھگت شامل ہے، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس ریکوری کے سسٹم کو شفاف بنانے کے لئے کوئی ٹھوس اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ ایکسائز کو 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران پراپرٹی ٹیکس موٹر وہیکل ٹیکس، تفریحی ٹیکس، پروفیشنل ٹیکس اور فیکٹریز پر ایکسائز ڈیوٹی اور ہوٹل ٹیکس کی مد میں جو آمدنی ہوئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

2011۔12		2012۔13	
پراپرٹی ٹیکس	55,278,889/۔ روپے	پراپرٹی ٹیکس	68,264,787/۔ روپے
موٹر وہیکل ٹیکس	27,471,500/۔ روپے	موٹر وہیکل ٹیکس	45,701,705/۔ روپے
پروفیشنل ٹیکس	15,203,066/۔ روپے	پروفیشنل ٹیکس	16,591,589/۔ روپے
ایکسائز ڈیوٹی	4,657,025/۔ روپے	ایکسائز ڈیوٹی	7,253,483/۔ روپے
انٹرٹینمنٹ	551,595/۔ روپے	انٹرٹینمنٹ ڈیوٹی	Nil
ہوٹل ٹیکس	49,845/۔ روپے	ہوٹل ٹیکس	90,272/۔ روپے
ٹوٹل	103,211,920/۔ روپے	ٹوٹل	137,901,836/۔ روپے

(ب) سال 12۔2011 میں ٹارگٹ کا 92 فیصد ریکور ہوا جو کہ اطمینان بخش کارکردگی تھی جبکہ سال 13۔2012 میں ٹارگٹ کا صرف 76 فیصد ریکور ہو سکا جس کی وجہ یہ تھی کہ ایکسائز فیس 104 ملین روپے کے خلاف لاہور ہائیکورٹ نے رٹ پٹیشن نمبری 18352/2012 بعنوان پریمئیر کیمیکل انڈسٹریز بنام محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن پنجاب میں مورخہ 13-07-2012 کو سٹے آرڈر جاری کر دیا۔ اگر بیان بالا 104 ملین کی ریکوری ہو جاتی تو ٹارگٹ کا 100 فیصد بلکہ زیادہ ریکوری ہو جاتی تھی۔ سٹے آرڈر ابھی تک چل رہا ہے، تاہم ضلع شیخوپورہ کی سال 13۔2012 کی ریکوری، سال 12۔2011 سے 34 ملین زیادہ ہے۔

(ج) ریکوری کے سسٹم کو شفاف بنانے کے لئے محکمہ ایکسائز نے مندرجہ ذیل اقدامات اُٹھائے ہیں:

1۔ رجسٹریشن کے نظام کو پہلے ہی کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے۔

2۔ پانچ بڑے شہروں ملتان، لاہور، فیصل آباد، گوجرانوالہ اور راولپنڈی میں پراپرٹی ٹیکس کو یکم جولائی 2013 سے کمپیوٹرائزڈ کیا جا رہا ہے جو کہ پنجاب کے مجموعی پراپرٹی ٹیکس کا 75 فیصد بنتا ہے نیز موٹر ٹیکس / پراپرٹی ٹیکس کی آن لائن ریکوری کے لئے پنجاب بنک کے ساتھ بات چیت بھی جاری ہے۔

3۔ رسیدوں کی جانچ پرکھ کے لئے مستقل انٹرنل آڈیٹر تعینات کئے گئے ہیں تاکہ بوگس رسیدوں کے سلسلہ میں چیک اینڈ بیلنس کا نظام قائم کیا جا سکے۔

4۔ ماہانہ محکمانہ ریکوری کو ضلعی سطح پر محکمہ خزانہ سے تصدیق کیا جاتا ہے جبکہ ڈائریکٹوریٹ جنرل آفس بھی اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب سے ریکوری کے اعداد و شمار کو ماہانہ کی بنیاد پر صوبائی سطح پر تصدیق کرواتا ہے۔

جناب فیضان خالد ورک: اس سوال کے جز (ب) کے جواب میں انہوں نے کہا کہ 12-2011 میں 92 percent recovery کر لی گئی تھی اور انہوں نے اطمینان بخش کارکردگی کا لفظ use کیا اور 13-2012 میں اسی Premier Chemical Mill نے کورٹ سے stay لے لیا جس کی وجہ سے 104 ملین روپے ان کے باہر رہ گئے اور recovery ان کی minus میں یعنی 76 فیصد ہوئی اب یہ جو Premier Chemical Factory ہے اسی کا ابھی تھوڑی دیر پہلے میں ذکر کر رہا تھا آیا یہ ہمارے law سے اتنا مضبوط گروپ ہے کہ اس کو سال کے لگ بھگ ہو گیا ہے ابھی کہہ رہے ہیں کہ stay چل رہا ہے یہ ہمارا سسٹم روک کر بیٹھے ہوئے ہیں کیا ہم لوگوں سے زیادہ مضبوط ہیں؟ اگر ہیں تو ضرور legislation کر کے جیسے بھی کرنا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: if it is pending adjudication پھر ہم کیا کریں گے یہ تو بتائیں آپ؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! انہوں نے پہلے مجھ سے جو سوال کیا تھا اس کا جواب اس سوال میں آ گیا ہے یہ ...Premier Chemical

MR SPEAKER: What is the latest position?

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! Premier Chemical Mill کے بارے میں جو انہوں نے پچھلے سوال میں پوچھا تھا کہ ان کی Premier Paper Mill جو دوسرا یونٹ ہے۔۔۔

MR SPEAKER: Order please, order in the House.

گپ شپ کے لئے آپ باہر جا سکتے ہیں۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ جو Premier Paper Mills کا جو دوسرا industrial unit ہے Premier Chemical Mill کیونکہ وہ ہمارا نیا rating area تھا اس لئے جب انہوں نے فیکٹری لگائی تو ہم نے اُس پر ٹیکس لاگو کیا جس پر انہوں نے کورٹ سے سٹے آرڈر لیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: میں جو پوچھنا چاہتا ہوں وہ مجھے بھی بتائیں۔ بھائی! یہ اب stay میں تو نہیں ہے ؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اب ساری distillery اس وقت stay میں ہے یہ distillery میں آتا ہے اور distillery جتنی بھی ہیں وہ اس وقت ساری جو پنجاب میں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: تو پھر آپ اس میں کیا کر رہے ہیں، comment کیا کر سکتے ہیں ؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ ہائی کورٹ میں stay ہے ہم ان سے ہائی کورٹ میں fight کر رہے ہیں کورٹ کا جیسے ہی فیصلہ آئے گا ان سے ہم ٹیکس recovery کر لیں گے۔

جناب سپیکر: آپ اس کی پیروی کروائیں۔

چودھری فقیر حسین ڈوگر: جناب سپیکر! آپ ان کی بات کا اندازہ لگا لیں۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو اجازت نہیں دی جس کا سوال ہے مجھے پہلے انہیں سننے دیں please this is not good آپ کو میں نے اجازت نہیں دی۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! بات تو پھر وہی آ گئی انہوں نے stay لیا ہے 2013 کا 2012 سے 2013 میں کہیں انہوں نے stay لیا ہے، پہلے 12-2011 والے میں تو ہوا ہے حالانکہ Premier Chemical Mill جو (ق) لیگ کے دور میں تقریباً 07-2006 میں لگی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: کسی بھی دور میں لگی ہو میری بات سنیں اگر تو یہ کورٹ میں کیس ہے پھر تو آپ کو بھی اس پر insist نہیں کرنا چاہئے۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں نہیں کرتا۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر میں explain کر دوں یہ ہمارے جس طرح rating areas A.B.C.D.E.F.G تک ہوتے ہیں، یہ Premier Company جس وقت انہوں نے بنائی ہے شاید یہ ہمارے اس وقت rating area میں نہیں آتی تھی ہم rating areas ساتھ ساتھ extend کرتے جاتے ہیں جہاں سے ہم نے tax وصول کرنا ہوتا ہے جب یہ ہمارے rating area میں آئے ہم نے ان کو اتنے سالوں کے ٹیکس کا نوٹس بھیجا تو انہوں نے کورٹ میں جا کر اس کے خلاف stay لے لیا اور ہمیں پوری امید ہے کہ اس کا فیصلہ جیسے ہی ہو جائے گا تو یہ ساری recovery محکمہ ایکسائز کو ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، That's good

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: اس پر آپ کے تین سوال ہو گئے ہیں۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! آخری سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! یہ وہی فیکٹری ہے حالانکہ پچھلے دنوں ڈی سی او آفس میں meeting میں تقریباً کوئی چھ ماہ پہلے اس فیکٹری والوں نے کہا کہ ہم نے فیکٹری بند کر دی ہے لیکن فیکٹری دوبارہ چل بھی پڑی ہے اور اس میں 39 افراد بے ہوش ہوئے ابھی چند روز پہلے جس کی ایف آئی آر ڈی سی او، شیخوپورہ نے کروائی اور وہ فیکٹری بدستور اسی طرح ہی stay پر چل رہی ہے کیا اس پر کوئی action ہو گا، کب تک ہو گا یہ ذرا کچھ شفقت فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! اس میں صرف taxation کی مد میں اپنی recovery کے حوالے سے محکمہ ایکسائز کے پاس اختیارات ہیں ہم فیکٹری seal بھی کر سکتے ہیں، ہم فیکٹری کے مالکان کی گرفتاری بھی کر سکتے ہیں اور ٹیکس کی recovery کے لئے جائیداد قرقی بھی کر سکتے ہیں یہ تمام rules موجود ہیں اگر کورٹ سے stay نہ لیا ہو تو پھر؟ ہمارے Excise Department کے یہ rules اس پر لاگو ہوتے ہیں باقی یہ جو دوسری مد میں بات کر رہے

دوسرے محکمے اس مد Labour Department یا Police یا District Government ہیں وہ میں اس کے خلاف کارروائی کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ ناہید نعیم صاحبہ کا ہے۔۔۔تشریف فرما نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔اب اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر: سوال نمبر 1668 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: (اے) کیٹیگری کے پانچ مرلہ کے مکانات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1668: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبائی دارالحکومت لاہور میں پراپرٹی ٹیکس کون کون سی پراپرٹی پر لاگو ہے؟

(ب) رہائشی علاقوں میں مکانات کی کتنی کیٹیگریز ہیں۔ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) صوبائی دارالحکومت میں مکانات کی (اے) کیٹیگری کہاں کہاں واقع ہے؟

(د) صوبائی دارالحکومت میں (اے) کیٹیگری کے پانچ مرلہ تک کتنے مکانات ہیں ان کی تعداد علاقہ وار بتائی جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) پراپرٹی ٹیکس ہر قسم کی رہائشی، کمرشل جائیداد پر لاگو ہوتا ہے تاہم مندرجہ ذیل ادارے /اشخاص پراپرٹی ٹیکس سے مستثنےٰ ہیں:

1) وفاقی، صوبائی اور مقامی حکومتوں کی جائیدادیں۔
2) رفاہی ادارے مثلاً مسجد، چرچ وغیرہ۔
3) معذور افراد، بیوہ، نابالغ یتیم بچے کو سالانہ۔/12,150 روپے تک ٹیکس۔
4) ریٹائرڈ سرکاری ملازم کا ذاتی رہائشی گھر ایک کنال رقبہ تک۔
5) ایک سے لے کر پانچ مرلے تک کا رہائشی مکان ماسوائے (اے) کیٹیگری۔

(ب) صوبائی دارالحکومت میں مکانات کی پانچ کیٹیگری (اے) تا (ای) کیٹیگری۔

(ج) صوبائی دارالحکومت میں ریس کورس، لارنس روڈ، جی او آر، کوئینز روڈ، مال روڈ، وکٹوریہ پارک، بیڈن روڈ، زمان پارک، سندر داس روڈ، ایجرٹن روڈ، کشمیر روڈ، میکلوڈ روڈ، اپر مال سکیم، اپر مال، سکندر روڈ، آنند روڈ، ظفر علی روڈ، خضر روڈ، وزیر علی روڈ، عزیز ایونیو، کینال

بنک روڈ، سکارچ کارنر، گلبرگ، جیل روڈ، شادمان، شاہ جمال، گارڈن ٹاؤن، مسلم ٹاؤن، ماڈل ٹاؤن، ماڈل ٹاؤن ایکسٹنشن میں واقع مکانات (اے) کیٹیگری میں واقع ہیں۔

(د) صوبائی دارالحکومت میں(اے) کیٹیگری کے پانچ مرلہ تک کے 2194 مکانات ہیں تفصیل (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) میں جو لسٹ دی گئی ہے اور (اے) کیٹیگری کے مکانات جہاں جہاں واقع ہیں اس کے اندر مجھے کہیں پر بھی بر کی روڈ نظر نہیں آ رہی جبکہ بر کی روڈ پر جو نئی سکیمیں بن رہی ہیں اس میں پانچ مرلے کے گھر موجود ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کون سی روڈ؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! بر کی روڈ پر رہائشی سکیموں میں پانچ مرلے کے گھر موجود ہیں اور اخباری اشتہارات کے مطابق ان کی prices شہر کے مکانات سے زیادہ ہیں تو اس میں بر کی روڈ کو include کیوں نہیں کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! پراپرٹی ٹیکس کے حوالے سے کیٹیگریز موجود ہیں جیسے میں نے پہلے بتایا ہے کہ (اے) سے لے کر (جی) تک ہماری کیٹیگریز ہیں اور اس میں ہمارا لاہور شہر (اے) سے لے کر (ای) کیٹیگری تک fall کرتا ہے۔ 02-2001 کے سروے کے مطابق ہم لاہور شہر میں اس وقت (اے) کیٹیگری سے لے کر (ای) کیٹیگری تک ٹیکسیشن وصول کر رہے ہیں جس وقت یہ سروے ہوئے تھے اس وقت بر کی روڈ کا ایریا میٹروپولیٹن کی حدود میں نہیں آتا تھا۔ میرے خیال میں اگر وہ ایریا fall کرتا ہوگا تو ہماری (ای) کیٹیگری میں fall کرتا ہوگا۔ معزز ممبر کا سوال (اے) کیٹیگری کے حوالے سے ہے اس لئے بر کی روڈ کے بارے میں جو یہ بات کر رہی ہیں میں بالکل ان سے agree کرتا ہوں۔ ہم نے جو ابھی recently سروے complete کیا ہے بر کی روڈ کے علاوہ اور ایریاز بھی موجود ہیں۔ پچھلے 12، 13 سال سے پراپرٹی ٹیکس کی مد میں اضافہ نہیں ہوا اور یہ ہمارا ایک Provincial Major Head ہے جس سے ہم ریونیو collect کر سکتے ہیں۔ ہم سروے complete کر چکے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یکم جولائی سے نئے پراپرٹی ٹیکس کے ٹیکسیشن ریٹ لے کر

آئیں گے۔ ہم نے اس میں بر کی روڈ بلکہ اس کے علاوہ بھی بہت سارے ایریاز ہیں جیسے رائیونڈ روڈ اور دوسری جگہوں پر بڑی پوش اور elite قسم کی نئی ہاؤسنگ سکیمیں بنی ہیں جہاں پر زمین کی قیمت بہت زیادہ ہے اور وہ luxury کی مد میں آتا ہے۔ ہم ان کے لئے بھی special categories identify کر رہے ہیں تاکہ ہم ان ایریاز سے بہتر طریقے سے اپنی ٹیکس collection کر سکیں۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کی طرف سے ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1886 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: لاگو پراپرٹی ٹیکس کی تفصیلات

*1886: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبائی دارالحکومت لاہور میں پراپرٹی ٹیکس کون کون سی پراپرٹی پر لاگو ہے؟

(ب) رہائشی علاقوں میں مکانات کی کتنی کیٹیگریز ہیں، ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) صوبائی دارالحکومت میں مکانات کی (اے) کیٹیگری کہاں کہاں واقع ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(د) صوبائی دارالحکومت میں (اے) کیٹیگری کے پانچ مرلہ تک کتنے مکانات ہیں، ان کی تعداد علاقہ وار بتائی جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) پراپرٹی ٹیکس ہر قسم کی رہائشی، کمرشل جائیداد پر لاگو ہوتا ہے تاہم مندرجہ ذیل ادارے / اشخاص پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں:

1) وفاقی، صوبائی اور مقامی حکومتوں کی جائیدادیں۔
2) رفاہی ادارے مثلاً مسجد، چرچ وغیرہ۔
3) معذور افراد، بیوہ، نابالغ یتیم بچے کو سالانہ -/12,150 روپے تک ٹیکس۔
4) ریٹائرڈ سرکاری ملازم کا ذاتی رہائشی گھر ایک کنال رقبہ تک۔
5) ایک سے لے کر پانچ مرلے تک کا رہائشی مکان ماسوائے (اے) کیٹیگری۔

(ب) صوبائی دارالحکومت میں مکانات کی پانچ کیٹیگری (اے) تا (ای) ہے۔

(ج) صوبائی دارالحکومت میں ریس کورس، لارنس روڈ، جی او آر، کوئینز روڈ، مال روڈ، وکٹوریہ پارک، بیڈن روڈ، زمان پارک، سندر داس روڈ، ایجرٹن روڈ، کشمیر روڈ، میکلوڈ روڈ، اپر مال سکیم، اپر مال، سکندر روڈ، آنند روڈ، ظفر علی روڈ، خضر روڈ، وزیر علیٰ روڈ، عزیز ایونیو، کینال بنک روڈ، سکارچ کارنر، گلبرگ، جیل روڈ، شادمان، شاہ جمال، گارڈن ٹاؤن، مسلم ٹاؤن، ماڈل ٹاؤن، ماڈل ٹاؤن ایکسٹنشن میں واقع مکانات (اے) کیٹیگری میں واقع ہیں۔

(د) صوبائی دارالحکومت میں(اے)کیٹیگری کے پانچ مرلہ تک کے 2194 مکانات ہیں تفصیل(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جز(د) کے مطابق صوبائی دارالحکومت میں(اے)کیٹیگری کے پانچ مرلہ تک کے 2194 مکانات ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان سے 2013 میں کتنا ٹیکس وصول کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف! بتائیں۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جیسا کہ اس معزز ایوان کو پتا ہے کہ (اے) کیٹیگری ہمارے پوش ایریا ہوتے ہیں اور پنجاب کے صرف چار شہر ایسے ہیں جس میں (اے) کیٹیگری fall کرتی ہے تو ہم نے پچھلے بجٹ میں (اے) کیٹیگری میں پانچ مرلہ پر دوبارہ سے ٹیکس لاگو کیا تھا کیونکہ (اے) کیٹیگری میں پانچ مرلہ کی پراپرٹی کی value کافی زیادہ ہوتی ہے۔ اس میں ہمارا ٹارگٹ تقریباً پانچ کروڑ کا تھا اور اس وقت تک ہماری چار کروڑ روپے کے قریب recovery ہو چکی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ 30۔ جون تک (اے) کیٹیگری پانچ مرلہ کے حوالے سے ٹیکس کی مد میں پانچ کروڑ روپے ٹارگٹ سے اوپر ہی جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! جناب منسٹر صاحب نے جو ابھی جواب دیا ہے اس میں تھوڑی سی confusion ہے جس کی clarification چاہئے۔

جناب سپیکر: ان کی confusion دور کریں۔ جی، بولیں کیا ضمنی سوال ہے؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ صوبائی دارالحکومت لاہور میں (اے) کیٹیگری کے پانچ مرلہ گھر 2194 ہیں اور ان کی پانچ کروڑ روپے recovery بنتی ہے اور جو (اے) کیٹیگری کے نہیں ہیں اور ان پر کوئی ٹیکس نہیں ہے۔ اس میں سب سے پہلا سوال نمبر 836 تھا جس میں بتایا گیا ہے کہ راولپنڈی میں پانچ مرلہ کے گھروں پر 14-2013 کے 12 کروڑ روپے واجب الادا ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کون سے سوال کی بات کر رہے ہیں؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! پہلے سوال میں یہ جواب دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس سے پہلے سوال نمبر 836 میں یہ جواب دیا گیا ہے تو یہ ذرا clear کر دیں کہ کیا راولپنڈی میں پانچ مرلہ پر۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وہ کون سا سوال نمبر تھا، وہ سوال جس سے ہم آگے چلے گئے ہیں؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! پہلا سوال جس میں یہ فرمایا گیا ہے کہ لاہور کے اندر جو ٹیکس ہے وہ پانچ کروڑ روپے واجب الادا بنتا ہے۔

جناب سپیکر: وہ راولپنڈی کے بارے میں تھا اور یہ لاہور کے بارے میں ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں یہی clarify کرنا چاہ رہا ہوں کہ راولپنڈی میں پانچ مرلہ کے گھر اس سے مستثنیٰ ہیں تو کیا وہاں پر پانچ مرلہ کے گھروں پر ٹیکس لیا جاتا ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! یہ اگر سوال نمبر بتا دیں کہ کون سے سوال سے انہوں نے یہ راولپنڈی کی figure لی ہے؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! یہ پہلا سوال نمبر 836 ہے۔

جناب سپیکر: پہلا کون سا، آپ کیا بات کر رہے ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ انہوں نے یہ figure پہلے سوال سے لیا ہے۔ اس میں بالکل یہ mention ہے اور یہ ہمارے ایریاز ہیں کیونکہ 2004 میں پانچ مرلہ گھروں پر ٹیکس۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے ایک لطیفہ یاد آ رہا تھا لیکن میں اب وہ سنانا نہیں چاہتا۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! سنا دیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ علیحدہ میں مجھے ملیں تو پھر میں آپ کو سناؤں گا۔ جی، منسٹر صاحب فرمائیں!

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! یہ پانچ مرلہ یا اس سے کم ایریا کے گھروں پر 2004 میں ٹیکس ختم کیا گیا تھا۔ یہ ہمارے ایریا ہیں جو پانچ مرلہ سے کم کے گھروں کے لوگوں کی طرف ابھی یہ واجب الادا ہیں اور اس میں بہت غریب لوگ ہوتے ہیں۔ (اے) کیٹیگری کے علاوہ اس میں جیسا کہ میں نے بتایا کہ (جی) کیٹیگری تک ہیں تو اس میں ایک مرلہ، دو مرلہ اور تین مرلہ کے گھروں والے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ساری بات سے اچھی طرح واقف ہیں۔ وہ آپ سے کچھ کہلوانا چاہتے ہیں بس اور کوئی بات نہیں ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ میں بات clear ہو جائے گی۔

MR SPEAKER: Let me proceed further.

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! 14-2013 کے بقایاجات۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کی طرف سے ہے۔۔۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! بقایاجات کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ جو arrears ہیں وہ ہمارے پچھلے سالوں سے چلے آ رہے ہیں، ہم ہر سال اس میں زیادہ سختی نہیں کرتے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں 14-2013 کے بقایاجات کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔۔۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): بھائی! ہر سال یعنی اس سے پچھلا ریکارڈ اٹھائیں گے تو اس میں تھوڑی سی figure زیادہ ہو گی۔ ہم ہر سال میں تھوڑی تھوڑی recovery کر رہے ہیں اور اس پر حکومت پالیسی decision بھی لینا چاہتی ہے کیونکہ اب اس مد میں غریب لوگ رہ

گئے ہیں۔ ہم Chief Minister specially سے request کر رہے ہیں اور ہم نے ان کو سمری بھیجی ہے، یہ 12 کروڑ کی بات کر رہے ہیں overall پنجاب میں اس وقت پانچ مرلے کی مد میں تقریباً 35 کروڑ کے قریب بقایا جات 2004 سے اب تک چلے آ رہے ہیں جو ہم نے اس مد میں recover کرنے ہیں اس لئے ہم اس پر چاہ رہے ہیں کہ چیف منسٹر صاحب ہمیں کوئی ایسی direction دیں کہ ہم ان غریب لوگوں کو وہ ٹیکس معاف کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، بہت اچھی بات ہے۔ محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1888 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب کے ہوٹلوں و ریسٹورنٹس پر سیلز ٹیکس کے نفاذ کی تفصیلات

*1888: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں ہوٹلوں اور ریسٹورنٹس کی سیلز پر ایکسائز ٹیکس نافذ کیا جاتا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا ایسے ریسٹورنٹس کی categorization کی جاتی ہے اور اس categorization کا criteria کیا ہے۔ تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) پنجاب میں ہوٹلوں اور ریسٹورنٹس کی سیل پر ایکسائز کے نام سے کوئی ٹیکس نافذ نہ ہے۔ تاہم وہ رہائشی ہوٹلز جو کمرے کرایہ پر دیتے ہیں ان سے کل بلنگ کی رقم کا 8 فیصد بیڈ ٹیکس وصول کیا جاتا ہے نیز وہ ہوٹلز جن کے پاس L-2 شاپ کا لائسنس ہے وہاں شراب کی فروخت پر vend fee کے نام سے ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ شراب کی 750ml بوتل پر 225/- روپے فی بوتل اور بیئر کی 500ml بوتل پر 32 روپے 50 پیسے وینڈ فیس وصول کی جاتی ہے۔

(ب) Vend Shop اور بیڈ ٹیکس کی وصولی کے لئے کوئی categorization نہ کی جاتی ہے۔ بیان بالا فلکس ریٹس کی بنیاد پر ریکوری کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے، جز(الف) کے مطابق لاہور میں کس ہوٹل اور ریسٹورنٹ کے پاس L-2 شاپ کا لائسنس ہے اور اس لائسنس کی سالانہ فیس کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف! جو کچھ ہے ان کو بتائیں کیونکہ میں اس کو repeat نہیں کروں گا۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! مہربانی کر کے یہ ذرا repeat کر دیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جز(الف) کے مطابق لاہور میں کس ہوٹل اور ریسٹورنٹ کے پاس L-2 شاپ کا لائسنس ہے اور اس لائسنس کی سالانہ فیس کیا ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! لاہور میں صرف فائیو سٹار ہوٹلز کے پاس Vend shop ہوتی ہے اور لاہور میں یہ PC Hotel---

جناب سپیکر: بس! آپ اس کو Vend shop تک رہنے دیں اس کو آگے explain نہ کریں کہ Vend shop کیا ہوتی ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! آگے کافی سوال ہیں اور آج یہ issue کافی explain ہونا ہے۔ اس موضوع پر آگے تین چار سوال آئے ہوئے ہیں۔ تقریباً اس کی Vend fee ڈیڑھ لاکھ ہوتی ہے، لاہور میں چار ہوٹلز ہیں جن میں PC Hotel, Avari Hotel, Ambassador Hotel اور Hospitality Inn جو پہلے Holiday Inn کہلاتا تھا ان چار ہوٹلوں کے پاس اس کا لائسنس ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس کو چھوڑ دیں اس پر اتنی بحث کی ضرورت نہیں ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آپ رہنے دیں، آپ کے متعلقہ بات نہیں ہے۔ آپ مہربانی کر کے بیٹھ جائیں۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر!---

جناب سپیکر: میرے متعلقہ ہے اور نہ آپ کے متعلقہ ہے، آپ اس کو رہنے دیں۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! کیا اسلامی جمہوریہ پاکستان میں شراب کے لائسنس دینا جائز ہیں؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ یہ کہیں علیحدہ پوچھ لیں۔ اس کے لئے کسی قسم کی گنجائش موجود ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: حضرت صاحب! ہم اس کو چھوڑ کر آگے جا رہے تھے، آپ نے اس کو پکڑ ہی لیا ہے۔ اس سے آپ کو فائدہ کیا ہوگا؟ I don't think.

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ اس کو رہنے دیں۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں لاء بتانے لگا تھا کہ Punjab Provisional Order 1979, (enforcement of Hadd) Ordinance کے تحت ہے۔

جناب سپیکر: کیونکہ ان ہوٹلوں میں foreigners آتے ہیں۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی طرف سے ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں اس لئے اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طاہر صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے اس لئے اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کی طرف سے ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 2729 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی: ہوٹلوں کو شراب کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*2729: میاں طارق محمود: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں ایسے ہوٹل اور اداروں کی تفصیل بتائی جائے جن کو حکومت کی طرف سے شراب فراہم کی جاتی ہے؟

(ب) ہر ہوٹل اور ادارہ کو ماہانہ اور روزانہ کس شرح سے شراب فراہم کی جاتی ہے؟

(ج) یہ ہوٹل اور ادارے کن کن اشخاص / افراد / کمپنیوں کو شراب کس طریق کار کے تحت فروخت کر سکتے ہیں؟

(د) کیا ان اداروں اور ہوٹلوں کو شراب کے صحیح طریق کار کے مطابق فروخت کی چیکنگ کے لئے سرکاری ملازم تعینات ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل بیان کریں؟

(ہ) پچھلے دو سالوں کے دوران جن اداروں / ہوٹلوں نے شراب کی فروخت قواعد کے برعکس کی، ان کے خلاف کارروائی کی گئی، ان ہوٹلوں کے نام بتائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع راولپنڈی میں ایسا کوئی ہوٹل یا ادارہ نہ ہے جس کو حکومت کی جانب سے شراب فراہم کی جاتی ہو۔ البتہ راولپنڈی کے تین ہوٹل جن میں پی سی ہوٹل مال روڈ راولپنڈی، فلشمین ہوٹل آف دی مال روڈ راولپنڈی، پی سی ہوٹل بھوربن مری شامل ہیں کے پاس شراب فروخت کرنے کا لائسنس L-2 ہے۔

(ب) L-2 لائسنس ہولڈر ہوٹل اپنی ضرورت کے مطابق شراب ساز اداروں سے شراب حاصل کرتے ہیں۔

(ج) شراب کسی کمپنی کو فروخت نہیں کی جاتی۔ تاہم L-2 لائسنس ہولڈر، ہوٹل صرف ملکی / غیر ملکی غیر مسلم پرمٹ ہولڈر افراد کو قواعد کے تحت شراب فروخت کر سکتے ہیں جس کو نفاذِ حدود آرڈر 1979 کے سیکشن۔4 اور پنجاب نفاذِ حدود رولز کے Rule-18 کے مطابق کنٹرول کیا جاتا ہے۔ متعلقہ قانون کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) رائج الوقت طریق کار (SOP) کے مطابق ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر (ایکسائز) راولپنڈی BS-17 کے زیر نگرانی وقتاً فوقتاً چیکنگ کی جاتی ہے۔ SOP کی کاپی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ محمد انجم لطیف موجودہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر (OPS) ایکسائز برانچ راولپنڈی Vend shop کی انسپکشن پر تعینات ہیں اور انہیں آرڈر نمبری

I-(E&T)E/42-5 مورخہ 2013-08-12 سے تعینات کیا گیا ہے۔آرڈر کا پی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) راولپنڈی میں پچھلے دو سالوں کے دوران کسی بھی L-2لائسنس ہولڈر ہوٹل میں شراب کی فروخت کے سلسلہ میں اس قسم کی کوئی بے قاعدگی رپورٹ نہ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جواب کے جز(د) میں لکھا ہوا ہے کہ رائج الوقت طریق کار (SOP) کے مطابق ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر (ایکسائز) راولپنڈی BS-17 کے زیر نگرانی وقتاً فوقتاً چیکنگ کی جاتی ہے (SOP) کی کاپی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ محمد انجم لطیف موجودہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر---

جناب سپیکر: آپ اس کی اتنی گہرائی میں کیوں جا رہے ہیں آپ کو تو اس کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری بات ختم ہونے والی ہے۔ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر OPS ایکسائز برانچ راولپنڈی Vend shop کی انسپکشن پر تعینات ہے اور انہیں آرڈر نمبری 1-(E&T)E/42-5 مورخہ 2013-08-12 سے تعینات کیا گیا ہے آرڈر کا پی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے اسے دیکھا ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ جو کاپی ہے، یہ وہی آرڈر نمبر ہے جس میں یہ لکھا ہوا ہے مسٹر سہیل مجید بٹ اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر BS-16 پروفیشنل ٹیکس لاہور

> is hereby appointed as an Excise and Taxation Officer in his own pay scale and posted as an ETO Rawalpindi against existing vacancy.

وزیر موصوف اس بارے میں کیا فرماتے ہیں کیا یہ سارا لکھا ہوا بھی غلط ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ میرے انتہائی معزز ممبر ہیں اور ہمارے بڑے سینئر ممبر ہیں، میں ان سے کہوں گا کہ یہ آرڈر دوبارہ سے پڑھیں، جب سوال پوچھا گیا تھا اس وقت انجم لطیف ہی وہاں پر تعینات تھا۔

جناب سپیکر: اس میں ان کا قصور نہیں ہے، آپ نے سوال کا جواب جو ایوان کی میز پر رکھا ہے وہ صحیح ہونا چاہئے تھا کیونکہ اس کا جواب تو آپ آج دے رہے ہیں۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ہم نے جواب صحیح دیا ہے، 26۔فروری کو سہیل مجید بٹ وہاں پر تعینات ہوا ہے، اس کا آرڈر ان کے پاس موجود ہے، یہ اس کی تاریخ پڑھیں 12۔اگست 2013 کو انجم لطیف وہاں پر تعینات ہوا تھا اور وہ چھ سات مہینے بعد change ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ جو لکھا گیا ہے کہ L-2 لائسنس ہولڈر اپنی ضرورت کے مطابق شراب ساز اداروں سے شراب حاصل کرتے ہیں۔ جز (ج) میں لکھا ہوا ہے کہ شراب کسی کمپنی کو فروخت نہیں کی جاتی۔ میری یہ گزارش ہو گی۔۔۔

جناب سپیکر: میرے پیارے بھائی! مجھے پتا ہے کہ آپ کو اس کی ضرورت نہیں ہے تو پھر کیوں اس پر اپنا ٹائم ضائع کر رہے ہیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ آپ کے سامنے سوال اور جواب موجود ہے، وزیر موصوف اس سلسلے میں یہ کہہ رہے ہیں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: میں اس معاملے میں جلدی جلدی آگے نکلنا چاہتا ہوں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ سارا کچھ آپ کے سامنے ہے اور ریکارڈ بھی آپ کے سامنے ہے، اب اس سے آگے میں کچھ نہیں کہنا چاہتا آپ ہی اس کا فیصلہ کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! سوال میں جو پوچھا گیا تھا اور یہ جو پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ Vend shops کمپنیوں کو شراب فروخت نہیں کرتیں بلکہ جو individuals اور foreigners ہوتے ہیں، اس کے علاوہ جو لوکل نان مسلم ہوتے ہیں جن کے لائسنس بنے ہوتے ہیں ان کو فروخت کی جاتی ہے، اس کا بھی ایک پورا procedure ہوتا ہے جس کے تحت وہ ان Vend shops سے شراب خرید سکتے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میرے خیال میں "زبان یار من ترکی، من ترکی نمی دانم" مجھے خود سمجھ نہیں آئی میں آپ کو کیا سمجھاؤں؟ شکریہ

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ---

جناب سپیکر: اب آپ اور کیا پوچھنا چاہتے ہیں اس چیز کو دفعہ کریں، اس پر اب کیا بات کرنی ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ ضروری بات پوچھنے والی ہے کہ ہم ہر روز اخبارات میں پڑھتے ہیں، ٹی وی میں دیکھتے ہیں کہ اتنی شراب کی بوتلیں پولیس والوں نے پکڑلی ہیں، وہاں پر محکمہ کے گریڈ سترہ کے آفیسر بھی تعینات ہیں وہ وہاں پر کیا کرتے ہیں؟ ضمنی سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ انہوں نے کوئی ایک کیس بھی ان ہوٹلوں کے خلاف درج نہیں کیا۔ شراب تو یہیں سے جا رہی ہے، یہ مجھے بتائیں کہ ان کے محکمہ کے بندے وہاں پر کیا کر رہے ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! ویسے تو اس پر نیا سوال بنتا ہے لیکن میں معزز ممبر کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے excise سے related جو افسران ہوتے ہیں وہ گاہے بگاہے شراب کی مد میں بھی اور دیگر جو نار کوٹکس کے ہیڈ ہیں وہ اس سلسلے میں چھاپے مارتے ہیں اور ان کو پکڑتے ہیں لیکن کارروائی پولیس کرتی ہے۔ اس کے علاوہ میں ان کو یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ یہاں پاکستان میں سمگل شدہ شراب بہت زیادہ آتی ہے، اس پر بھی ہم چھاپہ ضرور مارتے ہیں مگر زیادہ فیڈرل گورنمنٹ کی domain ہوتی ہے، foreign liquor ان کی domain میں آتا ہے، ہم صرف لوکل کمپنیوں کو دیکھتے ہیں۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! میں نے بھی اس سلسلے میں کچھ عرض کرنا ہے۔

جناب سپیکر: اسی سوال سے متعلقہ ہے؟

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! ابھی کچھ دیر پہلے جز (ج) کا جو جواب یہاں پر پڑھا گیا ہے کہ شراب کسی کمپنی کو فروخت نہیں کی جاتی تاہم L-2 لائسنس ہولڈرز، ہوٹل ملکی / غیر ملکی اور غیر مسلم پرمٹ ہولڈرز افراد کو قواعد کے تحت شراب فروخت کر سکتے ہیں۔ میں یہاں پر غیر ملکی کی بات نہیں کروں گا بلکہ میں یہاں پر غیر مسلم کی بات کروں گا کہ غیر مسلم پرمٹ ہولڈر افراد کو قواعد کے تحت شراب فروخت کر سکتے ہیں۔ میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ آیا جو غیر مسلم لوگوں کو شراب کے پرمٹ دیئے جاتے ہیں اس کا criteria کیا ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جواب میں لکھا ہوا ہے کہ ملکی اور غیر ملکی یعنی foreigners بھی جو غیر مسلم ہیں ان کو شراب دی جاتی ہے اور اگر کوئی مسلمان foreigner ہے تو اس کو شراب provide نہیں کی جائے گی۔ بہت سارے foreigners جو یہاں پر آتے ہیں، رہتے ہیں انہوں نے permanently غیر مسلم foreigners نے بھی ہم سے لائسنس لئے ہوئے ہیں۔ یہ ہمارا PR-1 اور PR-2 ہوتا ہے، PR-1 لوکل نان مسلم کے لئے ہوتا ہے اور PR-2 foreigner non Muslim جن کو یہ لائسنس جاری کیا جاتا ہے۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! میرا سوال وہیں پر، میں نے جو پہلے بات کی ہے کہ پاکستان میں جو غیر ملکی لوگ ہیں ان کو حکومت جو پرمٹ دیتی ہے اس کا criteria کیا ہے، کیا وہ کسی گریڈ کی بنیاد پر دیتی ہے، کیا وہ کسی بہت بڑے آفیسر کو دیتی ہے یا مزدور لوگوں کو دیتی ہے؟ آج کے ایجنڈے پر جو سوالات ہیں ان میں سے بہت سے سوالات اسی topic پر ہیں اور ان میں غیر مسلم کی بات ہو رہی ہے۔ میں یہاں پر یہ کہنا چاہوں گا کہ پاکستان میں جتنے غیر مسلم لوگ رہتے ہیں ان کو شراب کا پرمٹ دینے کا طریق کار کیا ہے؟ یہ بات تو نہیں ہے کہ ہر جگہ ہی یہ کام ہوتا ہے اور sorry to say میں غیر ملکی کی بات نہیں کر رہا بلکہ غیر مسلم پاکستانیوں کی بات کر رہا ہوں۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں اس پر یہی کہوں گا کہ یہ ایک لمبی بحث ہے اس میں کیتھولک اور پروٹیسٹنٹس جو ہیں ان کی علیحدہ علیحدہ سوچ ہے ہم جو پرمٹ جاری کرتے ہیں وہ 1979 کے قانون کے مطابق جاری کرتے ہیں اور اس میں پورا ایک criteria وضع کیا گیا ہے۔ ان کے جو روحانی preachers ہوتے ہیں ان سے ایک certificate لے کر دیتے ہیں، پھر ان کو permit issue کیا جاتا ہے۔ اگر اس پر further بات کرنی ہے تو میں خلیل طاہر سندھو صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اس پر بات کریں، وہ اس معاملے پر مجھ سے بہتر explain کر سکیں گے کیونکہ اس میں مذہبی problem بھی موجود ہے۔

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Thank you, Mr Speaker! Am I allowed to speak for two minutes?

جناب سپیکر: مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ اس میں ضرورت کیا ہے؟ جی، فرمائیں!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں simple سی بات کروں گا کہ 1979 میں آرٹیکل 16,17 اور آرٹیکل 22---

جناب سپیکر: مجھے منسٹر صاحب کی clarification سننے دیں۔ جی، وزیر موصوف!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! aristocrat شراب انڈیا سے آتی تھی جب 1979 میں مرد مومن ضیاء الحق صاحب آئے اور انہوں نے کہا کہ سارا ٹیکس انڈیا لے جاتا ہے اس کا کیا کریں تو انہوں نے اپنے سارے سیکرٹریز کو بلایا اور کہا کہ اقلیتوں کو پرمٹ دے دیئے جائیں جبکہ ہمارے مذہب میں بھی یہ حرام ہے اور یہ کسی جگہ پر بھی جائز نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ایسا مذہب نہیں جو اس کو جائز قرار دیتا ہو۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! انہوں نے اس بات کے پرمٹ دے دیئے پھر پرمٹ کا criteria بنایا کہ اس کا ایک فارم بھرا جائے گا اور اس کی باقاعدہ فیس جمع ہو گی اور فیس جمع کروانے کے بعد اسے different categories میں تین چار یا چھ یونٹ شراب دی جاتی ہے۔ یہ صرف غیر مسلموں کو نہیں بلکہ بہت ساری میڈیسن کمپنیز میں بھی use ہوتی ہے اور انہیں بھی ایک فارم کے مطابق شراب دی جاتی ہے۔ میں آپ کی بات سے agree کرتا ہوں کہ ہمیں اس بات میں نہیں پڑنا چاہئے یہ بڑی عجیب سی بات ہو جائے گی اور جیسے ابھی ہمارے معزز ممبر نے کہا کہ اس کی کمائی کدھر جاتی ہے۔ یہ تو ہمارے بجٹ میں شامل ہے اگر ایسی بات ہے تو ایم پی ایز جس بجٹ سے تنخواہیں لے رہے ہیں اس بجٹ میں بھی اس کی کمائی شامل ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر!---

جناب سپیکر: نہیں۔ اگر آپ اس بارے میں کوئی ضمنی بات کرنا چاہتے ہیں تو میں وہ سننے کو تیار ہوں otherwise extra باتوں کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ اسلامی ملک ہے، کیا دین اسلام یہاں پر غیر مسلموں کو شراب مہیا کرنے کی اجازت دیتا ہے؟

جناب سپیکر: آپ نے سندھو صاحب کی 1979 کی بات نہیں سنی؟ آپ اس کو چھوڑیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ آپ جا کر اسے پڑھ لیں۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں اس میں بالکل مختصر سی بات کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ خلیل طاہر سندھو صاحب نے بھی explain کیا ہے کہ 1979 میں علمائے کرام اور مختلف لوگوں نے بیٹھ کر غیر مسلم کے لئے حدود آرڈیننس بنایا تھا۔ میں تو لاء کی بات کر سکتا ہوں، میں لاء میں کوئی تبدیلی نہیں لا سکتا، میں کوئی مفتی نہیں ہوں کہ اس پر فتویٰ دوں یا کوئی بات کروں۔ حکومت نے 1979 میں جو ایک decision لیا تھا ہم اس کے مطابق ٹیکس لیتے ہیں، recovery کرتے ہیں اور اسے خزانے میں جمع کراتے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کیا کرتے ہیں؟ آپ تشریف رکھیں۔ اب اس پر ضمنی سوال نہیں ہوگا۔ آپ کی مہربانی۔ Let me proceed further.

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! اجازت دینا یا نہ دینا آپ کا کام ہے۔ میں نے بات شروع کی تھی لیکن میں ویسے ہی کھڑا ہوں اور باقی دوستوں نے بات شروع کر دی۔ ابھی وزیر موصوف نے Protestant and Catholic کا فرمایا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہاں ایسی کوئی بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی میں ایسی تفرقہ بازی کی بات نہیں سنتا not at all آپ تشریف رکھیں۔ میں نہیں سنوں گا۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ نہیں۔ آپ atmosphere خراب نہ کریں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! آپ اس پر پابندی لگا دیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 2734 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔ Listen carefully.

ضلع لاہور: ہوٹلوں کو شراب کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*2734: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں ایسے ہوٹل اور اداروں کی تفصیل بتائی جائے جن کو حکومت کی طرف سے شراب فراہم کی جاتی ہے؟

(ب) ہر ہوٹل اور ادارہ کو ماہانہ اور روزانہ کس شرح سے شراب فراہم کی جاتی ہے؟

(ج) یہ ہوٹل اور ادارے کن کن اشخاص/افراد/کمپنیوں کو شراب کس طریق کار کے تحت فروخت کر سکتے ہیں؟

(د) کیا ان اداروں اور ہوٹلوں کو شراب کے صحیح طریق کار کے مطابق فروخت کی چیکنگ کے لئے سرکاری ملازم تعینات ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل بیان کریں؟

(ہ) پچھلے دو سالوں کے دوران جن اداروں/ہوٹلوں نے شراب کی فروخت قواعد کے برعکس کی، ان کے خلاف کارروائی کی گئی، ان ہوٹلوں کے نام بتائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات/خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع لاہور میں ایسا کوئی ہوٹل یا ادارہ نہ ہے جس کو حکومت کی جانب سے شراب فراہم کی جاتی ہو۔ البتہ لاہور کے چار ہوٹل جن میں پی سی ہوٹل، آواری ہوٹل، ہاسپٹلیٹی ان، ایمبیسیڈر ہوٹل شامل ہیں کے پاس شراب فروخت کرنے کا لائسنس L-2 ہے۔

(ب) L-2 لائسنس ہولڈر ہوٹل اپنی ضرورت کے مطابق شراب ساز اداروں سے شراب حاصل کرتے ہیں۔

(ج) شراب کسی کمپنی کو فروخت نہیں کی جاتی۔ تاہم L-2 لائسنس ہولڈر، ہوٹل صرف ملکی/غیر ملکی غیر مسلم پرمٹ ہولڈر افراد کو قواعد کے تحت شراب فروخت کر سکتے ہیں جس کو نفاذِ حدود آرڈر 1979 کے سیکشن۔4 اور پنجاب نفاذِ حدود رولز کے رول۔18 کے مطابق کنٹرول کیا جاتا ہے۔ متعلقہ قانون کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) رائج الوقت طریق کار (SOP) کے مطابق ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر (ایکسائز) لاہور BS-17 کے زیر نگرانی وقتاً فوقتاً چیکنگ کی جاتی ہے۔ SOP کی کاپی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ محمد خالد باجوہ موجودہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر (OPS)، ایکسائز برانچ لاہور vend shop کی انسپکشن پر تعینات ہیں اور انہیں آرڈر نمبری I-(E&T)E/42-5 مورخہ یکم اکتوبر 2012 سے تعینات کیا گیا ہے۔ آرڈر کاپی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) لاہور میں پچھلے دو سالوں کے دوران کسی بھی L-2 لائسنس ہولڈر ہوٹل میں شراب کی فروخت کے سلسلہ میں اس قسم کی کوئی بے قاعدگی رپورٹ نہ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جز (د) میں سرکاری افسر کے نام کا جو جواب دیا گیا ہے وہ بھی پچھلے سوال کی طرح ایوان کی میز پر غلط جواب رکھا گیا ہے۔ ایوان کی میز پر جو جواب رکھا گیا ہے اس میں اور افسر ہیں اور یہاں پر افسر کا اور نام ہے۔ خدا کے لئے یہ اپنے محکموں کے آوے درست کریں۔

جناب سپیکر: یہ پانچ چھ سوال اسی سے متعلقہ ہیں اور تمام کا جواب اسی طرح کا ہی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جب آپ کہیں کی اینٹ کہیں لگائیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: اینٹ جہاں کی ہے وہیں لگی ہوئی ہے۔ انہوں نے جواب تو دینا ہے لیکن سب نے یہی سوال کیا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جب گریڈ 16 کا افسر گریڈ 17 یا 18 میں لگایا جائے گا تو کیا وہ اپنا کام صحیح طریقے سے کرے گا؟ جواب دیا گیا ہے کہ مختلف ہوٹلوں اور مختلف افراد کو پرمٹ جاری کئے جاتے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گی کہ کیا حکومت نے کبھی کوئی ایسا لائحہ عمل بنایا ہے یا کبھی اس پر غور کیا ہے کہ اس پرمٹ کا جو misuse ہوتا ہے مثال کے طور پر اگر پرمٹ میرے نام issue ہوا ہے تو میں اسے آگے کئی ہاتھوں میں sale کروں گی۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ایسی مثال نہ ہی دیں۔ آپ اپنے ذمے کیوں لیتے ہیں، ہم یہ کیوں فرض کریں کہ آپ نے پرمٹ لے لیا؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! چلیں میں کسی کا بھی کہہ دیتی ہوں کہ جو پرمٹ ایک شخص یا ایک کمپنی کو جاری کیا جاتا ہے اس پرمٹ کا misuse ہوتا ہے اور اسے کئی ہاتھوں میں فروخت کیا جاتا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس misuse کو روکنے کے لئے حکومت کیا اقدامات کرنا چاہتی ہے اور حکومت نے کبھی اس بات پر غور کیا ہے کہ اس کا تدارک کیسے کیا جا سکتا ہے؟ وہ پرمٹ کئی ہاتھوں میں فروخت ہوتا ہے اور اس کا ناجائز استعمال ہو رہا ہے جس وجہ سے شراب فروشی کو تقویت مل رہی ہے اور بہت زیادہ عام ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! پرمٹ misuse کیا جا رہا ہے اس کے تدارک کے لئے آپ کیا کر رہے ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ان کی جو پہلی بات ہے میں اس حوالے سے بتانا چاہتا ہوں کہ جب یہاں پر جواب جمع کرایا گیا تھا اس وقت وہاں پر محمد خالد باجوہ تعینات تھے اب اسی مہینے کی 3 تاریخ کو مظفر قیوم ETO ایکسائز کو تعینات کیا گیا ہے اور آرڈرز کی کاپی بھی ایوان کی میز پر رکھی گئی تھی شاید وہ کاپی معزز ممبر کو نہ ملی ہو۔ محترمہ نے جو دوسری بات کی ہے میں اس سلسلے میں پھر وہی کہوں گا کہ کسی کمپنی کو شراب کا لائسنس نہیں دیا جاتا۔ جیسے ابھی منسٹر صاحب نے بھی بات کی کہ کمپنیز مختلف rectified اور spirit Methylated اور الکوحل کچھ انڈسٹریل use میں آتی ہے کچھ ہومیوپیتھک میں use ہوتی ہے، فرنیچر اور پینٹ انڈسٹری میں بھی use spirit ہوتی ہیں اس لئے کمپنیز اس مد میں آتی ہیں۔ میں نے پہلے بھی explain کیا کہ پاکستانی غیر مسلم اور foreigner non Muslims کو شراب کا لائسنس دیا جاتا ہے اور ان کا ایک کوٹا fix کیا جاتا ہے اور وہ اس کوٹے کے مطابق شراب لیتے ہیں پھر انہوں نے کوٹے کے بارے میں پوچھا اس سلسلے میں عرض ہے کہ مہینے میں زیادہ سے زیادہ چھ یونٹ کا کوٹا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: میں یہ نہیں پوچھنا چاہتا۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! چونکہ میں اس محکمے کا وزیر ہوں اور میں نے جواب دینا ہے اس لئے اس کی ساری تفصیلات میرے پاس ہیں۔ چھ یونٹ کا مطلب چھ bottles ہیں وہ چھ بوتلیں ماہانہ لے سکتے ہیں۔ جس کی جتنی استطاعت ہے اس کے مطابق کوئی ایک بوتل لیتا ہے کوئی دو لیتا ہے اور کوئی چھ بھی لیتا ہے۔ محترمہ نے بات کی ہے کہ کئی لوگ آگے فروخت کرتے ہیں ہم اس سلسلے میں چھاپے مارتے رہتے ہیں۔ لاہور میں صرف چار جگہوں پر شراب فروخت ہوتی ہے اس کے علاوہ دو تین شہر ہیں جہاں Wine shops ہیں ہم اس سارے سسٹم کو computerized کر رہے ہیں اس سے زیادہ بہتری ہو جائے گی اور جو لوگ اپنا لائسنس آگے ٹرانسفر کرتے ہیں یا کسی کو دیتے ہیں تو وہ نہیں ہو سکے گا۔ پورے پنجاب میں صرف چند ہزار لوگ ہیں۔ اگر کوئی کوٹا لے کر فروخت کر رہا ہو اور ہم اسے پکڑ لیتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: اور زیادہ سختی کر دیں۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ان پر سختی کی جاتی ہے اور ان کے خلاف کارروائی بھی کی جاتی ہے۔ میرے پاس ایف آئی آرز کی کاپیاں بھی ہیں اگر معزز ممبر کہیں تو میں ان کو دکھا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: ان کو ضرورت نہیں ہے۔ آپ اس پر پوری طرح توجہ دیں تاکہ یہ misuse نہ ہو۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں ادھر سے ضمنی سوال لے لوں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جی۔

جناب سپیکر: جی، ذوالفقار غوری صاحب!

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! ابھی وزیر موصوف نے فرمایا کہ مہینے میں شراب کی چھ بوتلیں دی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: کیا؟

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! چھ بوتلوں کی بات ہوئی ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جن لوگوں کو چھ یونٹ کا پرمٹ دیا جاتا ہے کیا ان کی اتنی استطاعت ہوتی ہے یا اس قابل ہوتے ہیں کہ وہ یہ چھ بوتلیں خرید سکیں؟ محترمہ نے جو بات کی ہے میں بالکل اس سے agree ہوں کہ بعض لوگ ایسا کرتے ہیں اور وہ اپنے پرمٹ آگے بیچتے ہیں اور یہی سب سے بڑی قباحت ہے۔ وزیر موصوف نے فرمایا کہ ہم چھاپے مارتے ہیں، پکڑتے ہیں۔ جو پکڑے بھی جاتے ہیں تو پولیس ان سے پیسے لے کر انہیں چھوڑ دیتی ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس کے لئے قانون کو سخت کیا جائے تاکہ یہ کام ہو ہی نہ۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔ میں نے پہلے ہی آپ کی نمائندگی کر دی ہے کہ اس پر مزید سختی کی جائے۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! سالانہ چھ سو روپے پرمٹ فیس ہے۔ لوگ استطاعت کے مطابق خریدتے ہیں۔ اگر کوئی ایک خرید سکتا ہے تو ایک لے اور دو کی استطاعت رکھتا ہے تو دو خرید لے لیکن ایک پرمٹ ہولڈر شراب کی maximum چھ بوتلیں خرید سکتا ہے۔ پرمٹ ہولڈر کو ہم روک نہیں سکتے اور پھر ہم یہ کیسے judge کریں کہ اس کی آمدنی کتنی ہے؟

بہر حال اگر کوئی غیر قانونی شراب فروخت کرتا ہے تو اسے ضرور پکڑتے ہیں۔اب آپ کے حکم کے مطابق ہم اس کی monitoring مزید بہتر کریں گے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: .No point of order آپ تشریف رکھیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں نے کوئی اختلافی بات نہیں کرنی۔

جناب سپیکر: نہیں، منسٹر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔اگلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر 2736---

جناب سپیکر: شیخ صاحب! میاں محمد رفیق صاحب آپ سے پہلے کھڑے ہوئے ہیں اس لئے یہ سوال ان کو کر لینے دیں۔میاں صاحب! سوال نمبر بولیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر 2736 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے محترمہ نبیلہ حاکم علی خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ملتان: ہوٹلوں کو شراب کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*2736: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ملتان میں ایسے ہوٹل اور اداروں کی تفصیل بتائی جائے جن کو حکومت کی طرف سے شراب فراہم کی جاتی ہے؟

(ب) ہر ہوٹل اور ادارہ کو ماہانہ اور روزانہ کس شرح سے شراب فراہم کی جاتی ہے؟

(ج) یہ ہوٹل اور ادارے کن کن اشخاص/افراد/کمپنیوں کو شراب کس طریق کار کے تحت فروخت کر سکتے ہیں؟

(د) کیا ان اداروں اور ہوٹلوں کو شراب کے صحیح طریق کار کے مطابق فروخت کی چیکنگ کے لئے سرکاری ملازم تعینات ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل بیان کریں؟

(ہ) پچھلے دو سالوں کے دوران جن اداروں / ہوٹلوں نے شراب کی فروخت قواعد کے برعکس کی، ان کے خلاف کارروائی کی گئی، ان ہوٹلوں کے نام بتائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع ملتان میں ایسا کوئی ہوٹل یا ادارہ نہ ہے جس کو حکومت کی جانب سے شراب فراہم کی جاتی ہو۔ البتہ صرف ایک ہوٹل رمادا ہے جس کو غیر مسلموں کو پرمٹ پر شراب فروخت کرنے کا لائسنس L-2(Retail) دیا گیا ہے۔

(ب) L-2 لائسنس ہولڈر ہوٹل اپنی ضرورت کے مطابق شراب ساز اداروں سے شراب حاصل کرتے ہیں۔

(ج) شراب کسی کمپنی کو فروخت نہیں کی جاتی۔ تاہم L-2 لائسنس ہولڈر، ہوٹل صرف ملکی / غیر ملکی غیر مسلم پرمٹ ہولڈر افراد کو قواعد کے تحت شراب فروخت کر سکتے ہیں جس کو نفاذِ حدود آرڈر 1979 کے سیکشن۔4 اور پنجاب نفاذِ حدود رولز کے رول۔18 کے مطابق کنٹرول کیا جاتا ہے۔ متعلقہ قانون کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) رائج الوقت طریق کار (SOP) کے مطابق ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر (ایکسائز) ملتان BS-17 کے زیر نگرانی وقتاً فوقتاً چیکنگ کی جاتی ہے۔ SOP کی کاپی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ملک جلیل الرحمٰن موجودہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر، ایکسائز برانچ ملتان vend shop کی انسپکشن پر تعینات ہیں اور انہیں آرڈر نمبری E(E&T)-I/42-5 مورخہ 13-09-16 سے تعینات کیا گیا ہے۔ آرڈر کا پی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ملتان میں پچھلے دو سالوں کے دوران کسی بھی L-2 لائسنس ہولڈر ہوٹل میں شراب کی فروخت کے سلسلہ میں اس قسم کی کوئی بے قاعدگی رپورٹ نہ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پچھلے کئی سوالات اور اس موجودہ سوال کے جز (ج) میں یہ ذکر آیا ہے کہ جن ہوٹلوں کو L-2 کا لائسنس ملا ہوا ہے وہ Vend Shop پر شراب فروخت کر سکتے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ شراب بنانے والے ادارے شراب تیار اور فروخت کرتے ہیں تو ان کے پاس کون سا لائسنس ہے اور اس کی فیس کیا ہے؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ آپ کو اس میں اتنی بے چینی کیوں ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں اس کے جواب میں مرزا غالب کا ایک شعر پڑھنا چاہوں گا۔ آپ پہلے منسٹر صاحب سے جواب لے لیں اس کے بعد پھر مجھ سے شعر سُن لیجئے گا کیونکہ مجھے بے چینی شعر سُنانے کی ہے۔ شعر کی آمد ہوئی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، منسٹر صاحب کا جواب سُن لیں پھر آپ شعر بھی سنا لیجئے گا۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ میاں صاحب اپنے ضمنی سوال کو repeat کر دیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! جن ہوٹلوں کو L-2 کا لائسنس ملا ہوا ہے وہ Vend Shop پر شراب فروخت کر سکتے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو شراب ساز ادارے ہیں وہ شراب تیار کرتے ہیں اور فروخت بھی کرتے ہیں تو اُن کے پاس کون سا لائسنس ہے اور اس کی فیس کیا ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ Vend Shop کا لائسنس L-2 ہوتا ہے جبکہ جو ادارے شراب کی manufacturing کرتے ہیں ان کا لائسنس L-1 اور L-3 ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: میرے محترم میاں رفیق صاحب کو اس میں بہت زیادہ مداخلت کی ضرورت پیش آ رہی ہے لیکن مجھے علم نہیں کہ Vend کیا ہوتا ہے؟ I have never seen this. منسٹر صاحب! آپ اس کو جلدی جلدی wind up کریں۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! بہتر ہے۔ دوسرا انہوں نے اس لائسنس کی فیس پوچھی تھی تو اس کی فیس ڈیڑھ لاکھ روپے ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! کیا شراب تیار کرنے کی فیس ڈیڑھ لاکھ روپے ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس کی لائسنس فیس ڈیڑھ لاکھ روپے ہے۔ میں نے عرض کیا ہے کہ لائسنس L-1, L-2 اور L-3 تینوں کی فیس ڈیڑھ لاکھ روپے سالانہ ہے۔ اس کے علاوہ شراب manufacture کرنے والے ادارے سے per unit کے حساب سے ایکسائز ڈیوٹی بھی charge کی جاتی ہے۔ اگر معزز ممبر چاہتے ہیں تو میں انہیں اس کی تفصیل سے آگاہ کر دوں گا۔ میاں صاحب ہمارے سینئر ساتھی ہیں اور اگر یہ چاہتے ہیں تو ہم ان کو Murree Brewery کا visit بھی کروا دیتے ہیں۔

میاں محمد رفیق: منسٹر صاحب! میں ضرور visit کروں گا۔ آپ مجھے visit کروائیں۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: میں تو آپ کو ایسا مشورہ نہیں دے سکتا۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! آپ حکم دیں تو ہم ان کو Murree Brewery کا visit کرا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: میں ایسا حکم نہیں دیتا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں شعر پیش کروں؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ ہمارے بزرگ ہیں اس لئے ہم انکار نہیں کر سکتے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ مجھے یہ موقع عنایت فرما رہے ہیں۔ مرزا غالب اردو ادب کے classical شاعر ہوئے ہیں۔ اسی موضوع پر ان کا ایک بڑا خوبصورت شعر ہے۔ مرزا غالب صاحب نے فرمایا ہے کہ:

گو ہاتھ کو جُنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہے
رہنے دو ابھی ساغر و مینا مرے آگے

جناب سپیکر: آپ ایسی باتیں کرتے ہیں اللہ ہی خیر کرے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ نے کہا تھا کہ آپ مجھے بات کرنے کی اجازت دیں گے۔

جناب سپیکر: میں نے ایسا نہیں کہا بلکہ میں نے یہ کہا تھا کہ وہ آپ سے پہلے کھڑے ہو گئے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: آپ دیکھ لیں اگر آپ اجازت دیں تو میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: کیا آپ ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں؟

شیخ علاؤالدین: جی، ہاں میں اسی سوال سے متعلق ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، پوچھیں۔

شیخ علاؤالدین: شاید میں یہ سوال نہ کرتا لیکن پچھلے تیس منٹ اس پر بات ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: یہ ایک ایسا سوال ہے کہ جس پر میں اور آپ کوئی بات کرنا مناسب نہیں سمجھتے۔ آگے آپ کی مرضی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جو حقائق ہیں ان پر پردہ نہ ڈالیں۔ شراب اس ملک میں ایک حقیقت ہے۔ آپ پچھلے پون گھنٹے سے سب کو یہی کہہ رہے ہیں کہ اس کا ذکر نہ کریں اور آپ صحیح کہہ رہے ہیں لیکن یہ ایک حقیقت ہے اور شراب ہمارے revenue کا بھی حصہ ہے۔ اب میں جو بات کرنا چاہتا ہوں وہ سُن لیجئے۔

جناب سپیکر: جی، سُنائیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ یہ Murree Brewery single source نہیں ہے۔ محکمہ یا منسٹر صاحب جو جواب دے رہے ہیں وہ درست نہیں کیونکہ Murree Brewery availability of wine کا single source نہیں ہے۔ غیر ملکی سفارت خانوں اور بارڈر کے ذریعے غیر قانونی ذرائع سے سمگل شدہ شراب بھی یہاں پر فروخت کی جاتی ہے۔ حکومت کا اس کے خلاف کارروائی کرنے اور اس کے تدارک کے لئے کیا ارادہ ہے؟ تمام سفارت خانوں میں تو نہیں لیکن زیادہ تر سفارت خانوں میں شراب کا کام ہوتا ہے اور اسی طرح بارڈر سے بھی شراب آتی ہے۔ حکومت پنجاب کا محکمہ ایکسائز Murree Brewery کے لائسنس ہولڈروں کو غیر قانونی طور پر شراب فروخت کرنے پر پکڑ سکتا ہے لیکن ان غیر ملکی سفارت خانوں کے لوگوں کو کون پکڑ سکتا ہے جن کی گاڑیوں پر CD نمبر والی نمبر پلیٹس لگی ہوتی ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے پہلے بات کر چکا ہوں شاید شیخ علاؤالدین صاحب اس وقت ایوان میں موجود نہ تھے۔ یہ وفاقی محکمہ ایکسائز کی domain ہے۔ ایف بی آر کا کسٹم ڈیپارٹمنٹ سمگل شدہ شراب کے معاملات کو دیکھتا ہے۔ اسی طرح سفارت خانوں کا کوئی آدمی شراب فروخت کرتا ہے تو اس کو بھی وفاقی محکمہ ایکسائز پکڑتا ہے۔ ہاں اگر صوبہ پنجاب کے کسی علاقے میں ایسا ہو تو ہم چھاپہ مار کر اس کو پکڑ سکتے ہیں۔ وفاقی domain میں صوبائی محکمہ ایکسائز نہیں جا سکتا۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ میرے خیال میں اب آگے بڑھتے ہیں۔ اگلا سوال بھی محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر مراد

راس کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 2761 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے دفتر میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2761: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ایکسائز و ٹیکسیشن دفتر گوجرانوالہ میں کس کس گریڈ میں کون کون سے ملازمین عرصہ تین سال سے زائد ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں؟

(ب) کیا قواعد و ضوابط کے مطابق ایک ملازم ایک ہی جگہ پر تین سال سے زائد تعینات رہ سکتا ہے اگر نہیں تو مذکورہ آفس میں عرصہ تین سال سے زائد تعینات رہنے والے ملازمین کو حکومت فوری یہاں سے تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(ج) مذکورہ دفتر کی موٹر برانچ میں کام کرنے والے ملازمین کس کس ضلع سے تعلق رکھتے ہیں؟

(د) ان ملازمین کی تعلیم، عہدہ اور گریڈ سے بھی آگاہ فرمائیں۔ ان ملازمین کے تعلیمی سرٹیفکیٹ کی تصدیق کروائی گئی ہے اگر ہاں تو اس کی کاپی ایوان میں پیش کریں؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کسی ملازم کا ایک جگہ پر تین سال سے زائد تعیناتی غیر قانونی نہ ہے اور کسی ایسے ملازم کے خلاف کوئی جائز شکایت موصول ہو تو کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ البتہ تین سال سے زائد عرصہ تعیناتی کی بابت محکمہ جو پالیسی وضع کرے گا اس پر دفتر ہذا عمل کرے گا۔

(ج) موٹر برانچ میں کام کرنے والے تمام اہلکاروں کا تعلق ضلع گوجرانوالہ سے ہے۔ صرف موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی محمد رضوان الحق کا تعلق ضلع چینوٹ سے ہے۔

(د) تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے سوال یہ ہے کہ کیا کسی سرکاری ملازم کی ایک جگہ پر تین سال تک تعیناتی حکومت پنجاب کی پالیسی نہیں ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ہمارے محکمہ ایکسائز میں یہ compulsory نہیں کہ کوئی آفیسر لازماً تین سال تک ایک ہی جگہ پر تعینات رہے گا۔ اسے تین سال سے پہلے بھی تبدیل کیا جا سکتا ہے اور کئی لوگ اچھی recovery کرنے کی وجہ سے ایک ہی جگہ پر تین سال سے زیادہ عرصہ تک بھی تعینات رہ سکتے ہیں۔ ہمارا محکمہ آبکاری و محصولات پنجاب کا major recovery کا محکمہ ہے۔ اس محکمہ میں بعض آفیسر ایک ہی جگہ پر تین سال سے زیادہ عرصہ تک بھی تعینات رہتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں اپنا سوال rephrase کرتی ہوں۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا حکومت پنجاب کی پالیسوں پر عملدرآمد کرنا محکمہ ایکسائز کے ambit میں نہیں آتا؟ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ ایسی کون سی qualification ہے کہ جس کی وجہ سے ایک ملازم تین سال سے زیادہ عرصہ ایک ہی جگہ پر تعینات رہتا ہے اور حکومت کی واضح پالیسی کے باوجود بھی اس کو وہاں سے تبدیل نہیں کیا جاتا، اس کا criteria and merit کیا ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر آبکاری و محصولات!

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ہمارے محکمہ میں یہ compulsory نہیں ہے کہ ہمارا ایک آفیسر ایک ہی جگہ پر تین سال تک تعینات رہے گا، تین سال سے پہلے بھی transfers ہوتی ہیں اور چونکہ ہمارا محکمہ recovery کے حوالہ سے پنجاب کا سب سے major محکمہ ہے تو recovery کے حوالہ سے جن افسران کی performance اچھی ہوتی ہے ہم اُنہیں تین سال سے زیادہ عرصہ بھی اُن سیٹوں پر تعینات رکھتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں دوبارہ اپنا سوال دہراتی ہوں۔ حکومت پنجاب کی پالیسیوں پر عملدرآمد کرنا کیا محکمہ ایکسائز کے ambit میں نہیں آتا اور دوسری بات یہ ہے کہ ایسی کون سی qualification ہے کہ ایک ملازم یا آفیسر کو حکومت پنجاب کی پالیسی کے باوجود تین سال کے بعد بھی وہاں سے transfer نہیں کیا جاتا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر آبکاری و محصولات!

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! حکومت پنجاب کے باقی محکموں میں بھی کوئی ایسا نہیں ہوتا کہ ایک شخص تین سال سے زیادہ عرصہ ایک جگہ پر نہیں رہ سکتا۔ میں نے تو ابھی تک as such ایسا نہیں دیکھا اگر انہوں نے حکومت پنجاب کی کوئی policy in writing دیکھی ہے تو مجھے دکھائیں تو پھر ہم اُس پر غور کر لیتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ منسٹر صاحب policy statement دے رہے ہیں کہ حکومت پنجاب کی ایسی کوئی پالیسی نہیں ہے کہ کسی ملازم کا ایک جگہ پر کام کرنے کا زیادہ سے زیادہ عرصہ تین سال کا ہو سکتا ہے۔ مجھے صرف ہاں یا نہ میں جواب دے دیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر آبکاری و محصولات!

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! ہمارا محکمہ recovery based ہے اور ہمارا جونیئر سٹاف area based recruit ہوتا ہے جیسے ضلع وار لاہور، قصور، شیخوپورہ یا ننکانہ ہے تو وہ پورا عرصہ ملازمت اُسی ضلع کے مختلف دفاتر میں گزارتے ہیں۔ جہاں تک ہمارے گزٹیڈ آفیسرز کا تعلق ہے تو اُن کی transfers ہوتی ہیں مگر اس میں بھی as such کوئی ایسی پالیسی نہیں ہے جو اب تک میں نے دیکھی ہو کہ کوئی ملازم یا آفیسر تین سال سے زیادہ ایک سیٹ پر نہیں رہ سکتا۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! اگلا سوال بھی آپ ہی کا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 2762 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: ملازمین کے خلاف ہونے والی انکوائریوں کی تفصیلات

*2762: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن گوجرانوالہ میں اس وقت کن کن ملازمین کے خلاف کس کس بناء پر انکوائریاں کب سے چل رہی ہیں؟

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران مذکورہ دفتر کے کس کس ملازم کے خلاف کرپشن کی بناء پر انکوائریاں کی گئیں؟

(ج) یہ انکوائریاں کس کس اتھارٹی نے کیں اور ان ملازمین کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، کیا سزا دی گئی ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ دفتر کی موٹر برانچ کے اہلکاران نے کرپشن کو فروغ دینے کے لئے دفتر کے باہر اپنے ایجنٹ بٹھائے ہوئے ہیں جن کی آشیر باد کے بغیر کسی شریف شہری کا جائز کام بھی نہیں ہوتا؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ دفتر کے کرپٹ اہلکاران سے شہریوں کی جان چھڑوانے کے لئے ان کو یہاں سے ٹرانسفر کرنے کے بارے میں کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن گوجرانوالہ میں اس وقت مندرجہ ذیل افراد کے خلاف انکوائری چل رہی ہے۔

1۔ سید حبیب عالم اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر (حال تعینات لاہور)
2۔ طفیل محمد بھنڈر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر (حال تعینات ڈسکہ)
3۔ ظہیر اختر بٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر (حال تعینات پراپرٹی ٹیکس)
4۔ بشارت علی ڈیٹا انٹری آپریٹر (حال تعینات راولپنڈی)
5۔ عبدالماجد جونیئر کلرک (حال تعینات ڈسکہ)
6۔ نوید اختر ڈیٹا انٹری آپریٹر، گوجرانوالہ
7۔ محمد مبارک ڈیٹا انٹری آپریٹر (حال تعینات میانوالی)
8۔ احسان علی جونیئر کلرک (حال تعینات پراپرٹی ٹیکس)

ڈائریکٹوریٹ آف انفورسمنٹ اینڈ آڈٹ نے نومبر 2012 میں موٹر برانچ گوجرانوالہ کے لائف ٹائم ٹوکن ٹیکس کا آڈٹ کیا اور گاڑیوں کے ٹوکن ٹیکس، انکم ٹیکس و پروفیشنل ٹیکس کی مد میں تقریباً 27 لاکھ روپے کی بے قاعدگیاں نوٹ کی گئیں۔ نتیجہ کے طور پر مندرجہ بالا افسران و اہلکاران کے خلاف محکمانہ انکوائری بمطابق آرڈر نمبر GWL/E(E&T)–I/Aduit مورخہ جولائی 2013 شروع کر دی گئی جو تا حال جاری ہے اور ڈائریکٹر ایکسائز و ٹیکسیشن ریجن (سی) لاہور انکوائری آفیسر مقرر ہیں۔

(ب) پچھلے پانچ سالوں میں دفتر ہذا کے مندرجہ ذیل ملازمین کے خلاف کرپشن کی بنیاد پر انکوائریاں کی گئیں۔

1۔ محمد اختر سالک، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر:اس اہلکار کے خلاف آرڈر نمبری E/1335 مورخہ 2009-06-16 کے بذریعہ انکوائری شروع کی گئی۔اس پر الزام تھا کہ اس نے مبلغ 35ہزار روپے رشوت لی اور اس کے خلاف عوام الناس کے ساتھ بدتمیزی پر مقدمہ درج ہوا۔البتہ محکمانہ انکوائری میں الزامات ثابت نہ ہونے پر مذکورہ ملازم کو بذریعہ آرڈر نمبری E/2378 مورخہ 2009-09-16 کو بری کردیا گیا۔آرڈر کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2۔ امجد اقبال چٹھہ سینئر کلرک:اس اہلکار کے خلاف بذریعہ آرڈر نمبری E/1274 مورخہ 2009-06-02 انکوائری شروع کی گئی۔اس پر الزام تھا کہ اس نے ایک گاڑی نمبری LEG-4102 کی ملکیت ٹرانسفر کروانے کے لئے مبلغ 6000 روپے غیر قانونی طور پر وصول کئے۔اس پر حکومتی رقم کے غبن کا الزام نہ تھا۔اس کی پانچ سالہ سروس ضبط کی گئی بذریعہ آرڈر نمبری ESH/3901 مورخہ 2012-11-23 آرڈر کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

3۔ یوسف جیمز، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر (OPS): اس اہلکار کے خلاف بذریعہ آرڈر نمبری E/2120 مورخہ 2009-08-19 انکوائری کی گئی۔اس پر الزام تھا کہ اس نے بجلی اور ٹیلی فون کے سرکاری بل جن کی رقم مبلغ ایک لاکھ 24ہزار تھی خورد بُرد کرلی۔اس اہلکار کی بذریعہ آرڈر نمبری E/1354 مورخہ 2010-06-29 دو سال کی سروس ضبط کی گئی۔ جہاں تک سرکاری رقوم کا تعلق ہے اہلکار نے دوران انکوائری وہ رقوم داخل خزانہ سرکار کرا دی تھی۔یہ اہلکار مورخہ 2011-12-10 کو فوت ہو چکا ہے۔کاپی آرڈر ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

4۔ رانا سیف اللہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر (OPS) اور قاسم بھٹی (نائب قاصد):ان دونوں اہلکاروں کے خلاف بذریعہ آرڈر نمبری E/2048 مورخہ 2010-11-04 انکوائری شروع کی گئی۔ان پر الزام تھا کہ انہوں نے ایک شخص سے 10ہزار روپے رشوت وصول کی اور انٹی کرپشن میں مقدمہ نمبری 2010/02 درج ہوا۔بذریعہ آرڈر نمبری ESH/156 مورخہ 2013-01-21 کو رانا سیف کو عدم ثبوت پر بری کر دیا گیا جبکہ قاسم بھٹی نائب قاصد کی پانچ سال کی سروس ضبط کی گئی۔

5۔ رانا خالد (جونیئر کلرک):اس اہلکار کے خلاف بذریعہ آرڈر نمبری Estt/3213 مورخہ 2012-09-08 کو انکوائری شروع کی گئی۔اس پر الزام تھا کہ اس نے 21 گاڑیوں کی مد

میں ایک لاکھ 4 ہزار روپے کے ٹیکس کا غبن کیا۔ اس کو بذریعہ آرڈر نمبری 4193/Estt مورخہ 2012-12-31 جبری ریٹائر منٹ کی سزا کے ساتھ ساتھ حکومتی نقصان پورا کرنے کا حکم دیا گیا۔ اس سابقہ اہلکار نے تمام واجبات محکمہ ہذا کے ابھی ادا کرنے ہیں۔ اس نے پنشن اور دوسرے واجبات وصول کرنے کے لئے ابھی درخواست جمع نہ کرائی ہے جونہی پنشن کی درخواست / کاغذات وصول ہوئے ریکوری کے لئے ضروری کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ج) انکوائریاں ڈائریکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن، گوجرانوالہ نے کیں جو مجاز اتھارٹی ہیں۔ ان ملازمین کے خلاف کارروائی کی گئی اور حسب ذیل سزا دی گئی۔

1۔ محمد اختر سالک انسپکٹر (OPS) بری الزام
2۔ محمد اختر سالک انسپکٹر (OPS) بری الزام
3۔ امجد اقبال چٹھہ انسپکٹر (OPS) 5 سال کی سروس ضبط کی گئی
4۔ یوسف جیمز انسپکٹر (OPS) 2 سال کی سروس ضبط کی گئی (فوت شدہ)
5۔ رانا سیف اللہ J/C بری الزام
6۔ قاسم علی بھٹی نائب قاصد 5 سال کی سروس ضبط کی گئی
7۔ محمد اختر سالک انسپکٹر (OPS) دو سال کی سالانہ ترقی روک دی گئی
8۔ رانا محمد خالد J/C۔ 1,04,290/ روپے ریکوری جمع کروانے کا حکم دیا گیا اور جبری ریٹائر کر دیا گیا۔

(د) گوجرانوالہ موٹر برانچ کے اہلکاران نے دفتر ایکسائز کے باہر کوئی ایجنٹ نہ بٹھایا ہے۔ موٹر برانچ میں تمام قسم کی گاڑیوں کی رجسٹریشن و دوسرے کاموں کے لئے ون ونڈو آپریشن جاری ہے۔ تمام لوگ جو اپنے کاموں سے موٹر برانچ میں آتے ہیں انہیں خوش اسلوبی سے سنا جاتا ہے اور ان کے مسائل کے حل کے لئے تمام سٹاف ہمہ وقت تیار ہوتا ہے۔ تمام فیسوں کے ریٹ آویزاں ہیں اور بورڈ لگائے گئے ہیں کہ کوئی آدمی کسی ایجنٹ کے ذریعے کام نہ کرائے بلکہ سرکاری اہلکار سے رابطہ کرے موٹر برانچ میں الیکٹرونکس ٹوکن کا سسٹم بھی لگایا گیا ہے اور ادا شدہ فیس کی کمپیوٹرائزڈ رسید جاری کی جاتی ہے اور ادا شدہ رقم کی تصدیق کے لئے SMS سروس بھی شروع کی گئی ہے تاکہ لوگ خود فائلیں جمع کرائیں اور اپنی فائلوں اور رقوم کو محفوظ بنائیں۔

(ہ) دفتر ایکسائز گوجرانوالہ میں کرپشن نہ ہے تاہم حفاظتی اقدامات کے تحت مذکورہ دفتر میں کرپشن کی روک تھام کے لئے تمام اہلکاروں کی سخت نگرانی کی جاتی ہے اور ہر ماہ ان کو ایک برانچ سے دوسری برانچ میں شفٹ کیا جاتا ہے بذریعہ ڈیوٹی روسٹر۔ واضح ثبوت ملنے کے بعد

ان کے خلاف محکمانہ کارروائی کی جاتی ہے اور سزائیں بھی دی جاتی ہیں۔ جیسا کہ جز(ج) کے جواب میں ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ کن کن آفیسرز کے خلاف inquiries چل رہی ہیں؟ جولائی 2013 سے ایک inquiry pending ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ محکمہ کے پاس inquiry complete کرنے کا کوئی time frame بھی ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر آبکاری و محصولات!

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! life time token tax کے حوالے سے کچھ افسران کے خلاف شکایات موصول ہوئی تھیں اور اُس میں کافی سارے لوگ involve تھے تو ہمارے ڈائریکٹر صاحب وہ inquiry کر رہے ہیں البتہ inquiry کا as such کوئی time frame نہیں ہوتا لیکن انہوں نے اپنی inquiry complete کر کے D.G. Excise کو بھجوادی ہے اور میرا خیال ہے کہ اسی مہینے میں D.G. Excise اُس پر اپنا فیصلہ کر دیں گے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! جز(د) کے جواب میں جو کچھ لکھا گیا ہے تو وزیر موصوف مجھے صرف یہ بتادیں کہ انہوں نے کبھی اس برانچ کا visit کیا ہے اور محکمہ نے اس کا جو جواب دیا ہے کیا وہ اس سے satisfied ہیں کہ وہاں پر واقعی یہ situation ہے کہ وہاں پر کوئی ایجنٹ مافیا نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں محکمہ کی طرف سے دیئے گئے اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

MR SPEAKER: Question Hour is over now.

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

راولپنڈی: پراپرٹی ٹیکس کی مد میں ڈیڑھ ارب روپے کی وصولی کا معاملہ

*836: محترمہ زیب النساء اعوان: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا یہ درست ہے کہ راولپنڈی میں تقریباً ڈیڑھ ارب روپے کے پراپرٹی ٹیکس کے بقایا جات ہیں کیا حکومت ان بقایا جات کی وصولی کا کوئی ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو اس سلسلے میں کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

یہ درست نہ ہے کہ تقریباً ڈیڑھ ارب روپے کے پراپرٹی ٹیکس کے بقایا جات ہیں۔ راولپنڈی میں سال 14۔2013 میں بقایا جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ راولپنڈی میں کل بقایا جات پراپرٹی ٹیکس تقریباً 414 ملین۔/413,910,102 روپے ہیں۔

2۔ ان میں سے 227.5 ملین بقایا جات کے خلاف مختلف عدالتوں سے حکم امتناعی جاری ہو چکے ہیں جن کی وجہ سے ان کی وصولی رکی ہوئی ہے۔ تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

3۔ باقی 187 ملین کی وصولی کے لئے کوشش جاری ہے۔ تمام تر وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے وصولی کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں جن میں باقی نادہندگان کی گرفتاری، جائیداد کی تالہ بندی وغیرہ شامل ہے۔ تاہم ان میں تقریباً 120 ملین -/20,822,672 روپے پانچ مرلہ پراپرٹی یونٹس کے ذمہ ہے۔ یہ ریکوری چونکہ غریب طبقہ سے کرنی ہے لہذا اس کی وصولی کی رفتار سست ہے۔ جہاں تک ذمہ داران کے خلاف کارروائی کا تعلق ہے تو چودہ اہلکاران کو مختلف قسم کی سزائیں دے چکا ہے۔ جن کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع چکوال: ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*837: محترمہ زیب النساء اعوان: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع چکوال میں موٹر رجسٹریشن برانچ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں سال 13۔2012 کے دوران موٹر رجسٹریشن کی مد میں کتنی آمدن ہوئی؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران مذکورہ ضلع میں کتنی گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئیں؟

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران کتنی گاڑیاں جعلی کاغذات پر رجسٹریشن کرواتے ہوئے پکڑی گئیں؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع چکوال میں موٹر برانچ میں کل چھ ملازمین کام کر رہے ہیں جن کے نام اور عہدہ درج ذیل ہیں۔

1	چودھری تنویر الحق	موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی / ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر
2	سید مشتاق شاہ	اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر
3	افتخار احمد	انسپکٹر (ایڈیشنل چارج)
4	محمد سرفراز	موٹر ٹیکسیشن کلرک
5	فاتک سلیم	موٹر ٹیکسیشن کلرک
6	ارشد سلیم	ڈیٹا انٹری آپریٹر

(ب) ضلع چکوال میں موٹر رجسٹریشن کی مد میں 13-2012 میں کل آمدنی -/54192301 ہے۔

(ج) مذکورہ عرصہ میں ضلع چکوال میں 11694 گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

1	پرائیویٹ گاڑیاں سائیکل	=	10229
	رکشا		800
	موٹر کار		15
2	گورنمنٹ گاڑیاں (CHG)	=	9
3	سیمی گورنمنٹ گاڑیاں (CHJ)	=	33
4	کمرشل وزرعی ٹریکٹر (CHS)	=	608
	ٹوٹل	=	11694

(د) مذکورہ عرصہ میں ضلع چکوال میں جعلی کاغذات پر کوئی گاڑی بھی رجسٹرڈ نہ ہوئی۔

گوجرانوالہ: پراپرٹی ٹیکس کی وصولی و دیگر تفصیلات

*1437: محترمہ ناہید نعیم: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2009 سے آج تک گوجرانوالہ میں محکمہ ہذا نے مکانات، دکانات اور رہائشی آبادیوں سے پراپرٹی ٹیکس کی مد میں کتنا ریونیو اکٹھا کیا، کم از کم کتنے رقبہ کے مکانات پر ٹیکس معاف ہے؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران گوجرانوالہ شہر کے کتنے پلازوں سے پراپرٹی ٹیکس کی مد میں کتنا ٹیکس وصول ہوا اور جن پلازوں سے ٹیکس وصول نہیں کیا گیا، ان پلازوں کے نام، مالکان کے نام اور مقام بیان فرمائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) سال 2009 سے آج تک گوجرانوالہ میں محکمہ ہذا نے مکانات، دکانات اور رہائشی آبادیوں سے پراپرٹی ٹیکس کی مد میں مبلغ۔/761,568,648 روپے وصول کئے، نیز یہ کہ پانچ مرلہ تک مکانات پر ٹیکس معاف ہے۔ تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران گوجرانوالہ شہر کے 21 پلازوں سے پراپرٹی ٹیکس کی مد میں مبلغ ۔/106,323,18 روپے وصول کئے گئے، تفصیل ریکوری جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ نیز گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی گوجرانوالہ کے دو پلازے (ٹرسٹ پلازہ جی ٹی روڈ، جی ڈی اے پلازہ گوندلانوالہ پھاٹک) ایسے ہیں جن کے ذمہ مبلغ ۔/309,184,64 روپے پراپرٹی ٹیکس واجب الادا ہے اور عدالت جناب منصور احمد خان، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج گوجرانوالہ میں کیس ہونے کی وجہ سے ان دو پلازوں سے وصولی نہ ہو سکی جس میں آئندہ تاریخ سماعت 2013-10-14 ہے۔

ضلع لاہور: شراب نوشی کے پرمٹ ہولڈرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2403: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں 2013 میں شراب نوشی کے پرمٹ ہولڈر کی کل تعداد کیا تھی اور 2013 میں کتنے مزید پرمٹ منظور کئے گئے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ 90 فیصد غیر مسلم پرمٹ ہولڈر شراب حاصل کر کے مسلمانوں کو فروخت کر دیتے ہیں، پرمٹ دینے کا کیا طریق کار ہے، کیا یہ دیکھا جاتا ہے کہ پرمٹ کے لئے درخواست دینے والا اتنی مالی استطاعت رکھتا ہے کہ وہ اتنی مہنگی شراب خود خرید اور استعمال کر سکے اور محکمہ نے پرمٹ ہولڈر کے شراب کو آگے فروخت (resale) کرنے کے سدباب کا کیا اہتمام کیا ہے؟

(ج) مالی سال 13-2012 میں حکومت پنجاب کو شراب کی فروخت پر کتنی آمدنی ٹیکس کی مد میں موصول ہوئی؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع لاہور میں یکم جنوری 2013 تا 31- دسمبر 2013 تک 12177 PR-1 اور PR-2 پرمٹ جاری کئے گئے اور ان میں 1226 نئے پرمٹ شامل ہوئے۔

(ب) ایسی کوئی بات محکمہ کے علم میں نہ ہے۔ شراب صرف ملکی و غیر ملکی غیر مسلموں کو Punjab Prohibition(Enforcement of Hadd) Order,1979 کے تحت برائے ذاتی استعمال جاری کی جاتی ہے۔ شراب کی آگے فروخت کے سدباب کے لئے متعلقہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر کی زیر نگرانی وقتاً فوقتاً چیکنگ کی جاتی ہے۔ ہر پرمٹ ہولڈر زیادہ سے زیادہ چھ یونٹ ماہانہ حاصل کر سکتا ہے۔ پرمٹ کے ناجائز استعمال کی صورت میں پرمٹ منسوخ کرنے کے علاوہ تادیبی کارروائی بھی کی جاسکتی ہے۔

(ج) مالی سال 13-2012 میں حکومت پنجاب کو ضلع لاہور میں شراب کی فروخت سے vend fee کی صورت میں صرف 665.567 ملین روپے موصول ہوئے جبکہ پورے پنجاب سے شراب کی فروخت سے 964 ملین روپے کی آمدنی ہوئی۔

لاہور: پراپرٹی ٹیکس کا سروے و دیگر تفصیلات

*2404: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پراپرٹی ٹیکس کے لئے لاہور شہر کا سروے کب کیا گیا تھا شہر کو ٹیکس سروے کے مطابق مختلف کیٹیگریز میں تقسیم کرنے کے لئے کیا اصول و ضوابط ہیں، آئندہ کب سروے ہوگا اور یہ سروے کن مقاصد کے لئے کتنے عرصہ کے لئے کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا پراپرٹی ٹیکس کا تمام ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے، کیا محکمہ پراپرٹی مالک کو جس کا اندراج ان کے پاس ہو اسے پراپرٹی ٹیکس نمبر اور محکمانہ ریکارڈ کے مطابق پراپرٹی نمبر کا کارڈ جاری کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) لاہور شہر میں پراپرٹی ٹیکس کی تشخیص و وصولی 02-2001 میں کئے گئے سروے کی بنیاد پر کی جارہی ہے تاہم سروے 2013 تکمیل کے مراحل میں ہے۔ سروے کی بنیاد پر پراپرٹی ٹیکس کی تشخیص و وصولی کا ریکارڈ عموماً پانچ سال کے لئے مرتب کیا جاتا ہے۔ پراپرٹی ٹیکس کے لئے کیٹیگریز کی تقسیم آبادیوں کی اوسط کرایہ داری کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔

(ب) 2013 میں کئے گئے سروے میں پانچ بڑے اضلاع (راولپنڈی، گوجرانوالہ، لاہور، ملتان، فیصل آباد) کا پراپرٹی ٹیکس کا ریکارڈ اربن یونٹ کی مدد سے کمپیوٹرائزڈ کیا جارہا ہے۔ سروے جو کہ تکمیل کے مراحل میں ہے اگر گورنمنٹ اس کی منظوری دے دیتی ہے تو پراپرٹی مالک اپنی پراپرٹی کا نمبر اور اندراجات کی کمپیوٹرائزڈ نقل جب چاہے لے سکے گا۔

ضلع لاہور: گاڑیوں کی رجسٹریشن فیس کی وصولی کے دفاتر کی تفصیلات

*2718: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت کو گاڑیوں کی کیپیٹل ویلیو رجسٹریشن فیس وصول کرنے کا اختیار نہیں؟

(ب) ضلع لاہور میں گاڑیوں کی رجسٹریشن فیس کی وصولی کے کل کتنے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت کے ایماء پر محکمہ ایکسائز گاڑیوں کی رجسٹریشن کے وقت قیمت کے مطابق رجسٹریشن فیس وصول کرتا ہے، مگر اس کے علاوہ بھی کچھ دوسرے عوامل ہیں جن کو مدنظر رکھتے ہوئے رجسٹریشن فیس کی اسیسمنٹ کی جاتی ہے جن میں انجن کی طاقت (CC) اور تاریخ خرید گاڑی بمطابق انوائس شامل ہے۔ مختلف اقسام کی گاڑیوں کی رجسٹریشن فیس مختلف ہوتی ہے۔ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جہاں تک وفاقی کیپیٹل ویلیو ٹیکس (CVT) کی بات ہے تو محکمہ فی الحال CVT وصول نہیں کرتا یہ کام FBR انجام دے رہا ہے۔ سیلز ٹیکس آن سروسز کی ریکوری صوبوں کو منتقل ہو چکی ہے اور یہ کام پنجاب ریوینو اتھارٹی سر انجام دے رہی ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں گاڑیوں کی رجسٹریشن فیس وصول کرنے کے لئے چار دفاتر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1۔ موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی A-2 فرید کوٹ روڈ لاہور
2۔ موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی A-31 بلاک XX خیابانِ اقبال، DHA لاہور
3۔ موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی M-20-19 ماڈل ٹاؤن ایکسٹنشن، لاہور
4۔ موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی علی پلازہ، ایمپرس روڈ، لاہور

ضلع فیصل آباد: ہوٹلوں / اداروں کی تعداد اور شراب کی فراہمی و فروخت کی تفصیلات

*2728: میاں طاہر: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں ایسے ہوٹل اور اداروں کی تفصیل بتائی جائے جن کو حکومت کی طرف سے شراب فراہم کی جاتی ہے؟

(ب) ہر ہوٹل اور ادارہ کو ماہانہ اور روزانہ کس شرح سے شراب فراہم کی جاتی ہے؟

(ج) یہ ہوٹل اور ادارے کن کن اشخاص / افراد / کمپنیوں کو شراب کس طریق کار کے تحت فروخت کر سکتے ہیں؟

(د) کیا ان اداروں اور ہوٹلوں کو شراب کے صحیح طریق کار کے مطابق فروخت کی چیکنگ کے لئے سرکاری ملازم تعینات ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل بیان کریں؟

(ہ) جن اداروں / ہوٹلوں نے پچھلے دو سال کے دوران شراب کی فروخت قواعد کے برعکس کی، کیا ان کے خلاف کارروائی کی گئی، ان ہوٹلوں کے نام بتائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع فیصل آباد میں ایسا کوئی ہوٹل یا ادارہ نہ ہے جس کو حکومت کی جانب سے شراب فراہم کی جاتی ہو۔ البتہ فیصل آباد میں سیرینا ہوٹل کے پاس شراب فروخت کرنے کا لائسنس L-2 ہے۔

(ب) L-2 لائسنس ہولڈر ہوٹل اپنی ضرورت کے مطابق شراب ساز اداروں سے شراب حاصل کرتے ہیں۔

(ج) شراب کسی کمپنی کو فروخت نہیں کی جاتی۔ تاہم L-2 لائسنس ہولڈر، ہوٹل صرف ملکی / غیر ملکی غیر مسلم پرمٹ ہولڈر افراد کو قواعد کے تحت شراب فروخت کر سکتے ہیں جس کو نفاذِ حدود آرڈر 1979 کے سیکشن۔4 اور پنجاب نفاذِ حدود رولز کے رول۔18 کے مطابق کنٹرول کیا جاتا ہے۔ متعلقہ قانون کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) رائج الوقت طریق کار (SOP) کے مطابق ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر (ایکسائز) فیصل آباد BS-17 کے زیر نگرانی وقتاً فوقتاً چیکنگ کی جاتی ہے۔ SOP کی کاپی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے سید علی بختیار شاہ موجودہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر، ایکسائز برانچ فیصل آباد Vend shop کی انسپکشن پر تعینات ہیں اور انہیں آرڈر نمبری I-E(E&T)/42-5 مورخہ 12-08-2013 سے تعینات کیا گیا ہے۔ آرڈر کاپی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) فیصل آباد میں پچھلے دو سالوں کے دوران کسی بھی L-2 لائسنس ہولڈر ہوٹل میں شراب کی فروخت کے سلسلہ میں اس قسم کی کوئی بے قاعدگی رپورٹ نہ ہوئی ہے۔

ساہیوال ڈویژن میں ہوٹلوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2737: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں ہوٹل اور اداروں کی تفصیل بتائی جائے جن کو حکومت کی طرف سے شراب فراہم کی جاتی ہے؟

(ب) ہر ہوٹل اور ادارہ کو ماہانہ اور روزانہ کس شرح سے شراب فراہم کی جاتی ہے؟

(ج) یہ ہوٹل اور ادارے کن کن اشخاص / افراد / کمپنیوں کو شراب کس طریق کار کے تحت فروخت کر سکتے ہیں؟

(د) کیا ان اداروں اور ہوٹلوں کو شراب کے صحیح طریق کار کے مطابق فروخت کی چیکنگ کے لئے سرکاری ملازم تعینات ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل بیان کریں؟

(ہ) پچھلے دو سالوں کے دوران جن اداروں / ہوٹلوں نے شراب کی فروخت قواعد کے برعکس کی، ان کے خلاف کارروائی کی گئی، ان ہوٹلوں کے نام بتائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع ساہیوال میں حکومت کی جانب سے کسی بھی ہوٹل / اداروں کو شراب کی فراہمی کا لائسنس جاری نہ کیا گیا ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال میں شراب فروخت کرنے کا لائسنس نہ ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال میں کسی ہوٹل یا ادارے کے پاس شراب کی فروخت کا لائسنس نہ ہے۔

(د) ضلع ساہیوال میں کسی ہوٹل یا ادارے کے پاس شراب کی فروخت کا لائسنس نہ ہے لہذا چیکنگ کے لئے کوئی ملازم تعینات نہ ہے۔

(ہ) ضلع ساہیوال میں کسی ہوٹل یا ادارے کے پاس شراب کی فروخت کا لائسنس نہ ہے لہذا کسی ہوٹل یا ادارے کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی گئی ہے۔

گوجرانوالہ: محکمہ ایکسائز کے دفتر میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2760: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن دفتر میں کس کس گریڈ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) یہ ملازمین کتنے کتنے عرصہ سے اس دفتر میں کام کر رہے ہیں، گریڈ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) موٹر برانچ میں کتنے ملازمین کس کس گریڈ کے کب سے یہاں پر تعینات ہیں یہ کس اتھارٹی کی سفارش پر تعینات کئے گئے ہیں، ان کا نام و عہدہ سے بھی آگاہ کریں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ برانچ میں تمام اہلکاران بغیر رشوت دیئے کوئی کام نہیں کرتے بلکہ کرپشن کی وجہ سے ان اہلکاران کی ٹرانسفر بھی کی گئی لیکن یہ ملازمین دوبارہ اثر و رسوخ استعمال کر کے دوبارہ مذکورہ برانچ میں تعیناتی کروا لیتے ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کی دوبارہ تعیناتی مذکورہ دفتر کے اعلیٰ افسران کی آشیرباد سے ہوئی ہے، اگر ایسا نہیں ہے تو ان کو حکومت کب تک یہاں سے ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف)

سکیل	تعداد
18	01
17	02
16	06
14	09
11	07
9	02
7	20
5	30
4	01
1	04

(ب) تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) موٹر برانچ میں تعینات عملہ کسی کی سفارش پر نہ لگایا گیا۔ زیادہ تر عملہ ڈیٹا انٹری آپریٹر DEO/ پر مشتمل ہے جن کو موٹر برانچ کی کمپیوٹرائزیشن کے بعد اسی مقصد کے لئے بھرتی کیا گیا تھا۔ باقی ملازمین بھی میرٹ کے مطابق تعینات ہیں۔ تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے موٹر برانچ میں رشوت سے کام کروانے کا کوئی تصور نہ ہے۔ تمام افسران و اہلکاران کی تعیناتی میرٹ پر کی گئی ہے۔ موجودہ اہلکاروں میں کوئی ایک بھی ایسا اہلکار نہیں ہے جس کی ٹرانسفر کرپشن کی بنیاد پر کی گئی ہو۔ موٹر برانچ کی تمام ٹرانزیکشن کمپیوٹرائزڈ ہیں۔ ہر درخواست دہندہ کو وصول کئے گئے واجبات کی کمپیوٹرائزڈ سلپ / رسید جاری کی جاتی ہے جس سے وہ موقع پر ہی تصدیق کر سکتا ہے۔ کوائف کی تصدیق کے لئے SMS سروس 9966 بھی جاری کی گئی ہے۔ تمام فیسوں اور ٹیکسوں کے شیڈول موٹر برانچ کے اندر و باہر آویزاں کئے گئے ہیں۔

(ہ) درست نہ ہے جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے کہ موٹر برانچ کے آفسران واہلکاران کی تعیناتی خالصتاً میرٹ کی بنیاد پر کی گئی ہے اور کسی بھی اعلیٰ افسر کی آشیر باد کسی اہلکار کو حاصل نہ ہے۔ یہ افسران واہلکاران محنت شاقہ سے کام کر رہے ہیں۔ اگر کسی ملازم کے خلاف کوئی جائز شکایت

موصول ہوئی اور انکوائری میں اس کی نااہلی ثابت ہوئی تو قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی جس میں موٹر برانچ سے ٹرانسفر بھی شامل ہو سکتی ہے۔

ضلع میانوالی: پراپرٹی ٹیکس اور سروے سے متعلقہ تفصیلات

*3443: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع میانوالی میں سال 12۔2011 اور 13۔2012 میں کل کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول کیا گیا؟

(ب) ضلع میانوالی میں کتنے لوگ نادھندہ ہیں؟

(ج) پراپرٹی ٹیکس کے لئے آخری سروے کب کرایا گیا ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع میانوالی میں سال 12۔2011 اور 13۔2012 میں وصول کئے گئے کل پراپرٹی ٹیکس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	ڈیمانڈ پراپرٹی ٹیکس	وصولی پراپرٹی ٹیکس
2011-12	70,44,632	51,63,427
2012-13	1,38,77,653	79,90,450

(ب) تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	نادہندہ
2011-12	1699
2012-13	1661

(ج) میانوالی میں سروے 04۔2003 میں کیا گیا اور کیٹیگری F,G کے اطلاق کے بعد 2004۔07۔01 سے ٹیکس ڈیمانڈ /-75,94,743 روپے تھی۔

(نوٹ) سکندر آباد ریٹنگ ایریا کا سروے 12۔2011 میں ہوا جس کی ٹیکس ڈیمانڈ /-44,04,518 روپے تھی۔ جس کے خلاف ہائیکورٹ لاہور نے stay order جاری کر رکھا ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: بھابھڑہ گلبرگ میں پراپرٹی ٹیکس دفتر کے بارے میں تفصیلات

*3453: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گلبرگ بھابھڑہ سٹاپ لاہور میں پراپرٹی ٹیکس کا دفتر کہاں واقع ہے اور کیا یہ سرکاری رقبہ پر ہے؟

(ب) اس دفتر میں کتنے ملازم کام کر رہے ہیں، گریڈ و عہدہ وار بتائیں؟

(ج) اس دفتر میں گریڈ۔11 اور اوپر کے ملازم جو کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور ان کے کیا کیا فرائض ہیں؟

(د) اس دفتر کی سال 12۔2011 اور 13۔2012 کی آمدن و اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) اس دفتر میں کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں اور یہ کس کس کے زیر استعمال ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) یہ دفتر اب M/20-19، ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن لاہور میں منتقل ہو گیا ہے اور یہ بلڈنگ کرایہ پر ہے۔

(ب) اس دفتر میں 203 ملازمین کام کر رہے ہیں ان کا عہدہ (گریڈ وار) لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گریڈ۔11 اور اُوپر کے ملازمین کی کل تعداد 92 ہے ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور فرائض کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سال 12۔2011 میں تمام ریجن ہائے لاہور (ریجن اے، ریجن بی اور ریجن سی) کا بجٹ اور اخراجات مشترک تھے اِس سال میں کل بجٹ مبلغ -/24,88,16,139 روپے تھا اور کل اخراجات مبلغ -/23,70,04,069 روپے تھے۔ جبکہ سال 13۔2012 سے ہر ریجن کو علیٰحدہ علیٰحدہ بجٹ دیا گیا تھا۔ دفتر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ریجن۔بی کے بجٹ اور اخراجات کی تفصیل اس طرح ہے کہ برائے سال 13۔2012 میں کل بجٹ مبلغ -/83,777,012 روپے تھا جس میں کل خرچہ مبلغ -/83,201,447 روپے تھا۔

(ہ) سرکاری گاڑیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: گلبرگ، عزیز بھٹی اور نشتر ٹاؤن میں قائم دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*3454: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گلبرگ ٹاؤن، عزیز بھٹی ٹاؤن اور نشتر ٹاؤن لاہور میں محکمہ کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان ٹاؤنز سے محکمہ کو سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنی آمدن کس کس مد سے ہوئی ہے؟

(ج) ان ٹاؤنز سے حکومت کتنا ٹیکس کس کس مد میں وصول کر رہی ہے؟

(د) ان علاقہ جات میں حکومت نے کن کن فرموں / اداروں سے ایک لاکھ یا اس سے زیادہ کا ٹیکس کس مد میں وصول کرنا ہے؟

(ہ) حکومت ان سے یہ ٹیکس وصول کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) گلبرگ ٹاؤن، نشتر ٹاؤن، عزیز بھٹی ٹاؤن میں (پراپرٹی ٹیکس، پروفیشنل ٹیکس) سے متعلقہ علاقہ جات کے ٹیکس گزاروں کے لئے علی کمپلکس 23 ایمپرس روڈ لاہور اور ایکسائز سے متعلقہ A-2، فرید کوٹ ہاؤس میں دفاتر قائم کئے گئے ہیں۔

(ب) تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ٹیکس نادھندگان سے ٹیکس وصول کرنے کے لئے بمطابق قانون کارروائی بشمول وارنٹ گرفتاری، قرقی جائیداد اور ماہانہ کرایہ کی بندش وغیرہ کی کارروائی کی جارہی ہے۔

گوجرانوالہ: گاڑیوں کی کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹس کے بارے میں تفصیلات

*3692: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن گوجرانوالہ نے پچھلے کئی سال سے گاڑیوں کی کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹس جاری نہیں کی ہیں؟

(ب) کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹس کہاں تیار کون سی فرم بناتی ہے، فی نمبر پلیٹ کتنا خرچ آتا ہے اور گاڑی مالکان سے کتنے پیسے وصول کئے جاتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بہت سے لوگوں نے کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹس کی طرز پر خود ساختہ نمبر پلیٹس لگوا رکھی ہیں جو بظاہر جعلی کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹس ہی لگتی ہیں، حکومت اس کے تدارک کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن دفتر گوجرانوالہ میں نمبر پلیٹوں کی فراہمی لاہور میں قائم شدہ central facility سے ہوتی ہے۔ یہ فراہمی جنوری 2013 تک جاری رہی اور نمبر پلیٹوں کا مالکان کو اجراء ہوتا رہا۔ البتہ اس کے بعد گوجرانوالہ آفس اور پنجاب کے باقی اضلاع کو فراہمی معطل ہو گئی جس کی وجہ سے موٹر سائیکل مالکان کو فروری 2012 کے بعد اور کار اور کمرشل گاڑیوں کے مالکان کو جنوری 2013 کے بعد پلیٹوں کا اجراء عارضی طور پر تعطل کا شکار ہے۔ البتہ نمبر پلیٹوں کی خرید کے لئے ٹینڈر فائنل ہو چکا ہے اور محکمہ ایکسائز تقریباً 5 لاکھ نمبر پلیٹوں کی فراہمی کا آغاز یکم جولائی 2014 سے کر رہا ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ محکمہ ہذا نے 3۔ مئی 2013 سے نمبر پلیٹوں کی فیس بھی مالکان سے لینا بند کر دی تھی۔

(ب) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن نے حال ہی میں inbox کمپنی کے ساتھ نمبر پلیٹ کی مینوفیکچرنگ اور خرید کا ٹینڈر فائنل کیا ہے اور نمبر پلیٹس کی سپلائی یکم جولائی 2014 سے شروع ہو گی۔ خرید ریٹ شرح اس طرح سے ہے:

1۔	کار (پرائیویٹ، سرکاری، خود مختار ادارے)	483/- روپے
2۔	کمرشل گاڑی (بس، ٹرک، ویگن، ٹریکٹر، موٹر کیب وغیرہ	483/- روپے
3۔	موٹر سائیکل فرنٹ (پرائیویٹ، سرکاری، خود مختار ادارے)	269/- روپے
4۔	موٹر سائیکل رئیر (پرائیویٹ، سرکاری، خود مختار ادارے)	342/- روپے
5۔	آٹو رکشا	323/- روپے

حکومت پنجاب نے اس وقت تک نمبر پلیٹس کے جو ریٹ مقرر کئے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	کار (پرائیویٹ)	1000/- روپے
2۔	کار (کمرشل)	1000/- روپے
3۔	رکشا	450/- روپے
4۔	موٹر سائیکل	400/- روپے

تاہم حکومت پنجاب نے نئے ٹینڈر کے بعد جو نہی عوام کو نمبر پلیٹس کے فروخت کے ریٹس مقرر کئے تو اس کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا جائے گا۔

(ج) حکومت کی جانب سے پلیٹوں کی عدم فراہمی کی صورت میں گاڑی مالکان قانون میں دیئے گئے طریق کار کے مطابق نمبر پلیٹ بنوا کر گاڑی پر لگوا سکتے ہیں۔ البتہ غیر نمونہ نمبر پلیٹوں کا استعمال غیر قانونی ہے جس کے لئے محکمہ ایکسائز و پولیس گاڑیوں کی پڑتال کرتے رہتے ہیں۔

تاہم جب کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹس کی فراہمی شروع ہو جائے گی تو سختی سے انفورسمنٹ کا آغاز کیا جائے گا۔ چونکہ ابھی تقریباً 24 لاکھ نمبر پلیٹس کی فراہمی تعطل کا شکار ہے لہذا لوگوں کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے آسان چیکنگ پر ہی اکتفا کیا جا رہا ہے۔

محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے اختیارات کے بارے میں تفصیلات

*3693: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پراپرٹی ٹیکس لگانے کا طریق کار اور کلیہ کیا ہے اور یہ کس پراپرٹی پر لگایا جاتا ہے، رہائشی، کمرشل اور انڈسٹریل پراپرٹی کی الگ الگ تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ بغیر سروے اور تصدیق کئے غلط ناموں پر بھی ٹیکس نوٹس بھیج دیتا ہے؟

(ج) گوجرانوالہ میں پراپرٹی ٹیکس کے لئے آخری بار کب سروے کیا گیا؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن پنجاب نے سال 2001 میں نیا ویلیوایشن ٹیبل متعارف کروایا جس میں علاقہ جات کی شہری سہولیات (civic facilities) اور پراپرٹی کی کرایہ داری کے مطابق کیٹیگری A,B,C,D,E,F,G میں تقسیم کیا گیا اور ہر کیٹیگری کا ریٹ بحساب کورڈ ایریا فی مربع فٹ اور بحساب زمینی رقبہ فی مربع گز مقرر کر دیا گیا۔ یہ ویلیوایشن ٹیبل تمام پنجاب میں 2002-01-01 سے نافذ العمل ہے۔ وہ رہائشی پراپرٹی جس کی سالانہ تشخیص بمطابق ویلیوایشن ٹیبل مبلغ۔/1800 روپے سے زائد ہے اور قبہ پانچ مرلہ سے زائد ہے اور وہ کمرشل پراپرٹی وانڈسٹریل پراپرٹی جس کی سالانہ تشخیص۔/1200 روپے سے زائد ہے پر پراپرٹی ٹیکس لگایا جاتا ہے۔

(ب) محکمہ کے ریکارڈ میں جو نام بطور مالک درج ہوتا ہے اس کے نام ہی پر پراپرٹی ٹیکس کا نوٹس جاری کیا جاتا ہے۔ اگر پراپرٹی فروخت ہو چکی ہو تو نئے مالک کو پراپرٹی ٹیکس قاعدہ نمبر 12 مجریہ پراپرٹی ٹیکس قوانین 1958 کے مطابق محکمہ کو دستاویزی ثبوت کے ساتھ تبدیلی ملکیت کے لئے درخواست گزارنی ہوتی ہے۔ پراپرٹی ٹیکس کا ریکارڈ محض پراپرٹی ٹیکس کی

وصولی کے لئے ترتیب دیا جاتا ہے جو ملکیت کے حقوق نہ دیتا ہے۔ البتہ نام کی درستی سادہ کاغذات پر درخواست اور دستاویزی ثبوت دینے پر بغیر کسی فیس ادا کئے کروائی جا سکتی ہے۔ پراپرٹی ٹیکس قانون کے مطابق پراپرٹی ٹیکس، مالک/قابض/مرتہن/پٹادار/کرایہ دار سے وصول کیا جا سکتا ہے۔

(ج) گوجرانوالہ میں جنرل سروے 02۔2001 میں کیا گیا جو کہ 2002۔01۔01 سے نافذ العمل ہے جبکہ PLGO-2001 کے تحت مزید علاقہ جات ریٹنگ ایریا میں شامل کئے گئے جن کا سروے 06۔2005 میں کیا گیا اور 2006۔01۔01 سے پراپرٹی ٹیکس کا نفاذ عمل میں لایا گیا۔ البتہ محکمہ کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ ہر چھ ماہ بعد پراپرٹی میں آنے والی تبدیلی (ملکیت استعمال رقبہ وغیرہ) کو ریکارڈ کرے اور اس کے مطابق ٹیکس کی رقم کا تعین کرے۔ اس عمل کو periodical survey کا نام دیا گیا ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: سپرٹ فروخت کے لائسنس سے متعلقہ تفصیلات

*3714: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سپرٹ فروخت کرنے کے کتنے لائسنس جاری کئے گئے ہیں اور ان پر کتنی مقدار میں ماہانہ سپرٹ فروخت ہوتا ہے؟

(ب) کیا محکمہ چیک رکھتا ہے کہ یہ سپرٹ کن لوگوں کو فروخت کیا جاتا ہے کیا واقعی ادویات میں استعمال کے لئے فروخت کیا جاتا ہے یا پھر جعلی شراب یا غیر قانونی دھندہ کرنے والوں کو بلیک میں فروخت کر دیا جاتا ہے؟

(ج) اب تک ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جعلی شراب بنانے والے اور فروخت کرنے والوں کے خلاف کتنی کارروائیاں کی گئیں اور کتنے افراد کو سزا ہوئی؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں میتھلیٹیڈ سپرٹ (جو انسانی استعمال کے لئے فٹ نہ ہے) فروخت کرنے کے لئے موجودہ مالی سال میں کل 24 لائسنس جاری/تجدید کئے گئے ہیں جن میں L-17 ہول سیل کا 1 اور L-17 پرچون سیل کے 23 لائسنس ہیں ہول سیل لائسنس کا ماہانہ کوٹا 4000 چار ہزار گیلن ہے جبکہ پرچون سیل کا ماہانہ کوٹا 6760 گیلن ہے۔

تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ہول سیل لائسنس ہولڈر اپنی ضرورت کے مطابق سپرٹ ڈسٹلری سے حاصل کرتا ہے اور پرچون فروش اس سے اپنی ضرورت کے مطابق خرید کر کے مارکیٹ میں فروخت کرتے ہیں۔ ریکٹیفائیڈ سپرٹ (انسانی استعمال کے لئے فٹ ہے) کا کوئی لائسنس ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جاری نہ کیا گیا ہے۔

(ب) چونکہ یہ لائسنس میتھلیٹیڈ سپرٹ کے ہیں اور یہ سپرٹ ادویات اور پینے کے لئے ناقابل استعمال ہوتا ہے۔ یہ سپرٹ فرنیچر پالش، پینٹ وغیرہ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ لائسنس ہولڈر کی جانب سے فروختگی میتھلیٹیڈ سپرٹ کا رجسٹر مرتب کیا جاتا ہے اور محکمہ بھی اس کی فروخت کے ریکارڈ کو چیک کرتا ہے۔ جعلی شراب یا غیر قانونی دھندہ میں میتھلیٹیڈ سپرٹ استعمال نہیں ہوتا۔ جعلی شراب بنانے میں ریکٹیفائیڈ سپرٹ استعمال ہوتا ہے جس کا ضلع ٹوبہ میں کوئی لائسنس جاری نہ ہوا ہے۔ محکمہ کا لائسنس ہولڈرز کو چیک کرنے کا باقاعدہ نظام موجود ہے اور مکمل تسلی کرنے کے بعد لائسنس کو تجدید کیا جاتا ہے۔

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اس سال شراب کے چھ مقدمات درج کروائے گئے ہیں ان میں سے دو ملزمان کو سزا ہو چکی ہے جبکہ چار مقدمات زیر سماعت ہیں۔ تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع رحیم یار خان: ٹوکن ٹیکس اور گاڑیوں کی رجسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

*3808: قاضی احمد سعید: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں سال 12-2011 تا 14-2013 ٹوکن ٹیکس اور گاڑیوں کی رجسٹریشن کی مد میں کتنی رقم موصول ہوئی؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران جعلی رجسٹریشن کے کتنے مقدمات بنے اور کن کن ملازمین کے خلاف محکمانہ کارروائی کی گئی؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں سال 12۔2011 تا 14۔2013 ٹوکن ٹیکس اور گاڑیوں کی رجسٹریشن کی مد میں وصولی کی تفصیل درج ذیل ہے:

مدت	ٹوکن ٹیکس	رجسٹریشن	دیگر	میزان
2011-12	84,117,395	61,058,120	42,966,923	188,142,438
2012-13	90,961,899	51,076,065	58,243,492	200,281,456
2013-14	72,056,070	61,058,120	41,204,147	174,318,337
میزان	247135364	173192305	142414562	562,742,231

نوٹ: سال 2013-14 کی ریکوری مارچ تک کی ہے۔

(ب) مذکورہ مدت کے دوران ضلع رحیم یار خان کی سطح پر جعلی رجسٹریشن کا کوئی کیس سامنے آیا اور نہ ہی اس ضمن میں کسی سرکاری ملازم کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی۔

ضلع لیہ: ٹوکن ٹیکس اور گاڑیوں کی رجسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

*3809: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لیہ میں ٹوکن ٹیکس اور گاڑیوں کی رجسٹریشن سے 2009-10 اور 2010-11 میں کتنی رقم موصول ہوئی؟

(ب) موٹر رجسٹریشن برانچ میں کون کون سے کتنے ملازمین تعینات ہیں؟

(ج) گاڑیوں کی جعلی رجسٹریشن پر مذکورہ عرصہ میں کتنے مقدمات درج ہوئے اور کن ملازمین کے خلاف محکمانہ کارروائی کی گئی؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع لیہ میں سال 2009-10 میں ٹوکن ٹیکس اور گاڑیوں کی رجسٹریشن کی مد میں مبلغ 35580818/۔روپے جبکہ سال 2010-11 میں مبلغ 45670779/۔روپے وصول ہوئے۔ سال 2009-10 کے متعین کردہ ہدف مبلغ 41761505/۔ کے عوض مبلغ 35580818/۔ کی وصولی ہوئی جو 85 فیصد رہی اور سال 2010-11 کے متعین کردہ ہدف مبلغ 39138900/۔ کے عوض مبلغ 45670779/۔روپے کی وصولی ہوئی جو 117 فیصد رہی۔

(ب) موٹر رجسٹریشن برانچ میں تعینات ملازمین کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

1۔	غلام سرور	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر / موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی، لیہ
2۔	فاروق اقبال	اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر / انٹرنل آڈیٹر
3۔	احمد علی	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر
4۔	رضوان قادر	سینئر کلرک / موٹر ٹرانسفر کلرک ٹائپ برانچ
5۔	سیف اللہ خان	جونیئر کلرک / موٹر ٹرانسفر کلرک رجسٹریشن برانچ

6۔ عبدالغفار ڈیٹا انٹری آپریٹر
7۔ جمشید خان ڈیٹا انٹری آپریٹر

(ج) کوئی بھی گاڑی جعلی طور پر رجسٹرڈ ہوئی ہے، کوئی مقدمہ درج ہوا اور نہ ہی کسی ملازم کے خلاف محکمانہ کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: جی، اب ہم رپورٹس لیتے ہیں۔ باؤ اختر علی، ایم پی اے مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔ جی، باؤ اختر علی صاحب!

مسودہ قانون (ترمیم) کارکردگی، نظم وضبط و جوابدہی ملازمین پنجاب 2014 اور مسودہ قانون (ترمیم) سول سرونٹس پنجاب 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں

1. The Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill 2014. (Bill No. 7 of 2014.)
2. The Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2014, (Bill No. 8 of 2014.)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: جی، رپورٹیں پیش کی گئیں۔ اب چودھری محمد اکرم صاحب، ایم پی اے مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں اُنہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔ جی، چودھری محمد اکرم!

مسودہ قانون محمد نواز شریف یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ملتان 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری محمد اکرم: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں

Muhammad Nawaz Sharif University of Engineering and Technology, Multan, Bill 2014 (Bill No. 10 of 2014)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی۔ اب جناب شہزاد منشی صاحب، ایم پی اے مجلس قائمہ برائے محنت و انسانی وسائل کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں اُنہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔ جی، شہزادہ منشی!

مسودہ قانون (ترمیم) صنعتی تعلقات پنجاب 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں

The Punjab Industrial Relations (Amendment) Bill 2014. (Bill No. 11 of 2014)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی۔ اب جناب محمد ثاقب خورشید صاحب، ایم پی اے مجلس قائمہ برائے منصوبہ بندی و ترقیات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں اُنہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔ جی، جناب محمد ثاقب خورشید!

مسودہ قانون پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ برائے انفراسٹرکچر 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے منصوبہ بندی و ترقیات کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! میں

The Punjab Public Private Partnership Bill 2014. (Bill No. 5 of 2014)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے منصوبہ بندی و ترقیات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔ اب جناب امجد علی جاوید صاحب، ایم پی اے مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں اُنہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔ جی، جناب امجد علی جاوید!

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب مینٹل ہیلتھ 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں

The Punjab Mental Health (Amendment) Bill 2014. (Bill No. 13 of 2014)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔ اب جناب ذوالفقار غوری صاحب، ایم پی اے مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔ جی، جناب ذوالفقار غوری صاحب!

مسودہ قانون لائیو سٹاک بریڈنگ پنجاب 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! میں

The Punjab Livestock Breading Bill 2014. (Bill No. 9 of 2014)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش ہوئی۔ اب قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید صاحب ایک ٹی وی پروگرام میں اہل بیت کی توہین کی مذمت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔ جی، میاں صاحب!

قواعد کی معطلی کی تحریک

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ایک ٹی وی پروگرام میں اہل بیت کی توہین کی مذمت کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ایک ٹی وی پروگرام میں اہل بیت کی توہین کی مذمت کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ایک ٹی وی پروگرام میں اہل بیت کی توہین کی مذمت کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

جیو چینل کے پروگرام "اٹھو جاگو پاکستان" میں شعائر اسلام اور اہل بیت کی توہین کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان جیو چینل کے پروگرام "اٹھو جاگو پاکستان" میں شعائر اسلام اور اہل بیت کی توہین کی پرزور مذمت کرتا ہے جس کے باعث اسلامیان پاکستان میں شدید غم و غصہ اور اشتعال پایا جاتا ہے لہذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ PEMRA اس توہین آمیز پروگرام کی میزبان، شرکاء پروگرام اور چینل کے خلاف بلا تاخیر سخت کارروائی عمل میں لائے تاکہ آئندہ اس طرح کا پروگرام کرنے کی کسی کو جرأت نہ ہو سکے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان جیو چینل کے پروگرام "اٹھو جاگو پاکستان" میں شعائر اسلام اور اہل بیت کی توہین کی پرزور مذمت کرتا ہے جس کے باعث اسلامیان پاکستان میں شدید غم و غصہ اور اشتعال پایا جاتا ہے لہذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ PEMRA اس توہین آمیز پروگرام کی میزبان، شرکاء پروگرام اور چینل کے خلاف بلا تاخیر سخت کارروائی عمل میں لائے تاکہ آئندہ اس طرح کا پروگرام کرنے کی کسی کو جرأت نہ ہو سکے۔"

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے اس قرارداد میں amendment دی ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس قرارداد میں درج ذیل ترمیم کر دی جائے اور قرارداد کے الفاظ "مذمت کرتا ہے" کے بعد آنے والے الفاظ کی بجائے یہ الفاظ ثبت کئے جائیں۔ "یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ PEMRA جو اس واقعہ کا نوٹس لے چکا ہے، قانون اور انصاف کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کارروائی عمل میں لائے۔ مزید برآں یہ ایوان تمام مکاتب فکر کے جید علماء کرام سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس موقع پر قوم کی فکری اور نظریاتی راہنمائی فرمائیں۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس قرارداد میں درج ذیل ترمیم کر دی جائے اور قرارداد کے الفاظ "مذمت کرتا ہے" کے بعد آنے والے الفاظ کی بجائے یہ الفاظ ثبت کئے جائیں۔ "یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ PEMRA جو اس واقعہ کا نوٹس لے چکا ہے، قانون اور انصاف کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کارروائی عمل میں لائے۔ مزید برآں یہ ایوان تمام مکاتب فکر کے جید علماء کرام سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس موقع پر قوم کی فکری اور نظریاتی راہنمائی فرمائیں۔"

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ "مذمت کرتا ہے" کے بعد کے الفاظ قرارداد سے حذف نہیں ہونے چاہئیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! کون سے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! "اہل بیت کی توہین کی پرزور مذمت کرتا ہے جس کے باعث اسلامیان پاکستان میں شدید غم وغصہ اور اشتعال پایا جاتا ہے لہذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ PEMRA اس توہین آمیز پروگرام کی میزبان، شرکاء پروگرام اور چینل کے خلاف" اگر آپ یہاں سے آگے کرنا چاہتے ہیں کہ اس کی قواعد کے مطابق تحقیقات کرے یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے۔ میری قرارداد اس وقت پورے ملک کی اٹھارہ کروڑ عوام میں جو غم وغصہ پایا جاتا ہے سے متعلق ہے۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے کہوں گا کہ یہ کوئی سیاسی مسئلہ نہیں ہے، یہ ہمارے دین کا مسئلہ ہے، یہ شعائر اسلام کا مسئلہ ہے، یہ ہمارے عقیدے کا مسئلہ ہے، یہ ہماری زندگی اور موت کا مسئلہ ہے اور اٹھارہ کروڑ عوام کی زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ اس پر کوئی political point scoring نہیں ہونی چاہئے۔ میری قرارداد کے جو آخری دو فقرے ہیں جہاں یہ چاہتے ہیں کہ جید علماء کرام فکری اور نظریاتی راہنمائی فرمائیں، اس حد تک تو میں متفق ہوں یہ اس میں add کر لیں لیکن میں اس پیرا سے کسی طور پر بھی دستبردار ہونے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ میری وزیر قانون سے آپ کی وساطت سے استدعا ہے کہ جس پیرا میں ہم نے غم وغصہ کا اظہار کیا ہے اور یہ مطالبہ کیا ہے کہ PEMRA اپنے قوانین کے مطابق اس کی میزبان اور شرکاء کے خلاف کارروائی کرے۔ اس کے ساتھ انہوں نے جو ترمیم پیش کی ہے اس کو جوڑ دیا جائے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ فیصلہ تو اس معزز ایوان نے کرنا ہے کہ کون سے الفاظ replace ہونے چاہئیں اور کون سے نہیں ہونے چاہئیں لیکن میں قائد حزب اختلاف سے یہ گزارش کروں گا بلکہ ان کے ان الفاظ کی تائید کروں گا کہ اس واقعہ پر political point scoring نہیں ہونی چاہئے، political point scoring نہیں ہونی چاہئے اور political point scoring نہیں ہونی چاہئے۔ ہماری اس قوم کے اپنے دین سے، اپنے نبی ﷺ سے اور اہل بیت سے جو جذبات واحساسات ہیں انہیں کسی کو بھی اپنی political point scoring کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "اس قرارداد میں درج ذیل ترمیم کر دی جائے اور قرارداد کے الفاظ "مذمت کرتا ہے" کے بعد آنے والے الفاظ کی بجائے یہ الفاظ ثبت کئے جائیں۔ "یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ PEMRA جو اس واقعہ کا نوٹس لے چکا ہے، قانون اور انصاف

کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کارروائی عمل میں لائے۔مزید برآں یہ ایوان تمام مکاتب فکر کے جید علماء کرام سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس موقع پر قوم کی فکری اور نظریاتی راہنمائی فرمائیں۔"

(تحریک منظور ہوئی)

ترمیم شدہ قرارداد پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان جیو چینل کے پروگرام "اٹھو جاگو پاکستان" میں شعائر اسلام اور اہل بیت کی توہین کی پرزور مذمت کرتا ہے اور یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ PEMRA جو اس واقعہ کا نوٹس لے چکا ہے، قانون اور انصاف کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کارروائی عمل میں لائے۔مزید برآں یہ ایوان تمام مکاتب فکر کے جید علماء کرام سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس موقع پر قوم کی فکری اور نظریاتی راہنمائی فرمائیں۔"

(ترمیم شدہ قرارداد منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اب قواعد کی معطلی کی تحریک ہے۔وزیر قانون نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ترکی میں کوئلے کی کان میں ہونے والی ہلاکتوں پر اظہار افسوس کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ترکی میں کوئلے کی کان میں ہونے والی ہلاکتوں پر اظہار افسوس کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ترکی میں کوئلے کی کان میں ہونے والی ہلاکتوں پر اظہار افسوس کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ترکی میں کوئلے کی کان میں ہونے والی ہلاکتوں پر اظہار افسوس کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

ترکی کے مغربی علاقے میں واقع کوئلے کی کان میں ہونے والے دھماکے اور آتشزدگی کے ہولناک واقعہ پر اظہار افسوس

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان منگل مورخہ 13۔ مئی 2014 کو ترکی کے مغربی علاقے میں واقع کوئلے کی کان میں ہونے والے دھماکے اور اس آتشزدگی کے ہولناک واقعہ پر اپنے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اس افسوسناک حادثے میں 200 سے زائد کارکن ہلاک ہو گئے اور متعدد دیگر زخمی ہوئے۔ یہ ایوان برادر ملک ترکی کی حکومت اور سوگوار خاندانوں سے اظہارِ افسوس کرتا ہے اور مرحومین کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعاگو ہے۔ یہ ایوان ترک بھائیوں کو یقین دلاتا ہے کہ پاکستان کی حکومت اور پوری قوم ہر مشکل گھڑی میں ان کے ساتھ کھڑی ہے اور ان کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھتی ہے۔"

جناب سپیکر! میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ اس قرارداد کی منظوری کے بعد اُن مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کروائی جائے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان منگل مورخہ 13۔ مئی 2014 کو ترکی کے مغربی علاقے میں واقع کوئلے کی کان میں ہونے والے دھماکے اور اس آتشزدگی کے ہولناک واقعہ پر اپنے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اس افسوسناک حادثے میں 200 سے زائد کارکن ہلاک ہو گئے اور متعدد دیگر زخمی ہوئے۔ یہ ایوان برادر ملک ترکی کی حکومت اور سوگوار خاندانوں سے اظہارِ افسوس کرتا ہے اور مرحومین کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے۔ یہ ایوان ترک بھائیوں کو یقین دلاتا ہے کہ پاکستان کی حکومت اور پوری قوم ہر مشکل گھڑی میں ان کے ساتھ کھڑی ہے اور ان کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھتی ہے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہ کی گئی ہے اس لئے اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان منگل مورخہ 13۔ مئی 2014 کو ترکی کے مغربی علاقے میں واقع کوئلے کی کان میں ہونے والے دھماکے اور اس آتشزدگی کے ہولناک واقعہ پر اپنے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اس افسوسناک حادثے میں 200 سے زائد کارکن ہلاک ہو گئے اور متعدد دیگر زخمی ہوئے۔ یہ ایوان برادر ملک ترکی کی حکومت اور سوگوار خاندانوں سے اظہارِ افسوس کرتا ہے اور مرحومین کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے۔ یہ ایوان ترک بھائیوں کو یقین دلاتا ہے کہ پاکستان کی حکومت اور پوری قوم ہر مشکل گھڑی میں ان کے ساتھ کھڑی ہے اور ان کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھتی ہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر ترکی میں کوئلے کی کان میں ہونے والے دھماکے اور آتشزدگی کے واقعہ پر ہلاک ہونے والے کارکنان کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق پیر خضر حیات شاہ کھگہ صاحب کی ہے۔ یہ پڑھی جا چکی ہے اور اس تحریک استحقاق کا جواب آنا ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو next week تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک استحقاق next week کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 4 رانا طاہر شبیر صاحب کی ہے جو move نہیں ہوئی، جی پڑھیں!

ڈی ای او ایجوکیشن (ملتان) کا معزز ممبر اسمبلی کے خلاف نازیبا الفاظ کا استعمال

رانا طاہر شبیر: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں نے مورخہ 25۔فروری 2014 کو سعید جمیل نامی شخص کو رفاہ عامہ کے کام کے سلسلہ میں ڈی ای او ایجوکیشن ملتان شاہد محمود کے پاس اپنا رقعہ دے کر بھیجا۔ وہ رقعہ دیکھ کر اس شخص پر برس پڑا اور کہا کہ جاؤ ایم پی اے سے کہہ کر میری ٹانگیں تڑوا دو اور گالیاں دینا شروع کر دیں بلکہ ایم پی ایز کے بارے میں بھی غلیظ زبان استعمال کی اور کہا کہ نکل جاؤ ورنہ میں تمہیں دھکے دے کر باہر نکلوا دوں گا۔ ہر سائل کو گالیاں دینا اور غلیظ زبان استعمال کرنا اس کی فطرت میں شامل ہے۔ میں نے خود اس سے بات کرنا چاہی لیکن اس نے مجھ سے بات کرنا بھی گوارہ نہ کیا۔ اس کے اس نازیبا رویہ کی شکایت میں نے DCO ملتان سے کی۔ انہوں نے ای ڈی او، ایجوکیشن سے بات کی۔ ای ڈی او، ایجوکیشن نے مورخہ 27۔فروری 2014 کو ڈی ای او، ایجوکیشن شاہد محمود کی explanation جاری کی اور دو دن میں جواب دینے کو کہا لیکن اس کا اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اس نے ڈی سی او اور ای ڈی او کے حکم کی بھی پروانہ کی۔ میری اس معزز ایوان سے گزارش ہے کہ میری اس تحریک استحقاق کو باضابطہ قرار دیتے ہوئے ڈی ای او شاہد محمود کا طبی معائنہ کروایا جائے اور اس کے خلاف سخت سے سخت کارروائی عمل میں لائی جائے کیونکہ اس کے اس روّیہ سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور اس ایوان سے گزارش ہے کہ صوبہ بھر کے تمام ڈی سی اوز کو تحریری طور پر ہدایت کی جائے کہ وہ معزز ممبران اسمبلی کی عزت و وقار کا خاص خیال

رکھیں لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کا جواب موصول ہو گیا ہے لیکن میں محرک سے اس جواب کو share نہیں کر سکا لہذا آپ اس تحریک استحقاق کو next week تک کے لئے pending فرما دیں۔ اس کے بعد جس طرح محرک کا جواب پر اطمینان ہو گا اس کے مطابق اس کو deal کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک استحقاق بھی next week تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 5 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ یہ بھی پڑھی جا چکی ہے۔ کیا اس تحریک استحقاق کا جواب آ گیا ہے یا اس کو بھی pending کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو بھی next week تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک استحقاق بھی next week تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 11/14 پڑھی جا چکی ہے۔ کیا اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے؟

پوائنٹ آف آرڈر

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! ہم دونوں کا اکٹھا ہی پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: دونوں اکٹھے اِک جگہ تے ای ہو جاؤ فیر۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ ایک طرف ہیں اور دوسری طرف یہ ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں بڑے کو حق دیا جائے تو بہتر ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! بات وہی کریں گے لیکن میں کہنا چاہ رہا تھا کہ ہم دونوں کا پوائنٹ آف آرڈر ایک ہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، پہلے اُن کا پوائنٹ آف آرڈر لے لیتے ہیں پھر آپ کو بھی موقع دیتے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: بہت شکریہ۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر بھی لے لیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: ان کے بعد مجھے بھی پوائنٹ آف آرڈر دیجئے گا۔

جناب سپیکر: میں اتنی دیر میں پھر کانٹا ہی بدل دیتا ہوں تو پھر ہی ٹھیک رہے گا۔

شوگر ملوں کی طرف سے کسانوں کو دیئے گئے
post dated cheques پر جلد از جلد ادائیگی کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جب کرشنگ سیزن چل رہا تھا تو اُس وقت میں نے اجلاس میں یہ گزارش کی تھی کہ شوگر ملیں کسانوں کو payment نہیں کر رہیں۔ اس پر یہاں جب شور مچا تو کچھ شوگر ملوں نے جس میں برادر شوگر مل بھی شامل ہے، آٹھویں اور نویں مہینے کے cheques دے کر اپنی ادائیگی دکھا دی۔ ایک ریسورس کمیٹی کی میٹنگ اور پرائس کنٹرول کمیٹی کی میٹنگ میں گورنمنٹ کی طرف سے یہ کہا گیا کہ شوگر ملوں نے 97 فیصد ادائیگی کر دی ہے اور میں اس میٹنگ میں موجود تھا۔ میں پوری ذمہ داری سے یہ کہتا ہوں کہ post dated cheques ادا نہیں ہوتے۔ جب کسی کی commodity رکھ کر اس پر منافع کمایا جاتا ہے تو post dated cheques کے ذریعے ادائیگیاں کرنے کے بعد یہ کہہ دینا کہ ہم نے ادائیگی کر دی ہے تو یہ کسان کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اس پر فوری طور پر توجہ دیں۔ آپ کے علم میں ہے کہ post dated cheques دیئے گئے ہیں اور کسان اس وقت بہت پریشان ہیں۔ کسان بے چارہ دس، پندرہ سے بیس فیصد تک post dated cheques کے اوپر payment لے رہا ہے۔ آپ بتائیں کہ وہ کسان کہاں جائے گا؟

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ کی بات میں نے غور سے سن لی ہے اور میرے خیال میں کل یعنی سوموار کو دن ایک بجے اجلاس شروع ہونے سے پہلے کین کمشنر صاحب کو بلوائیں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ کے علم میں ایک اور چیز لانا چاہتا ہوں کہ پہلے ہی آپ نے حکم صادر کیا تھا کہ سوموار کو بلا کر میری اور شیخ صاحب کی ملاقات آپ کے چیمبر یعنی سپیکر چیمبر میں ہو گی لیکن وہ سوموار ابھی تک نہیں آیا تو میں صرف یہ یاد دہانی کرانا چاہ رہا ہوں کہ پہلے ہی ایک دفعہ commitment on the floor of the House ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر: ہو سکتا ہے کہ اس وقت میں ادھر نہ ہوں اور میرے خیال میں ایسے ہی بات ہوئی ہو گی۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اس ایوان کے custodian تو سپیکر ہی ہیں۔

جناب سپیکر: انہیں تو چاہئے تھا لیکن آپ کو بھی یاد دہانی کرانی چاہئے تھی۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اب آپ کو یاد دہانی ہی کرائی جا رہی ہے۔

MR SPEAKER: Thank you young man.

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اس کے اندر ایک دفعہ پہلے ہی ہو چکا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: میں نے Monday کا time fix کر دیا ہے یعنی ٹھیک ایک بجے دن کین کمشنر انشاء اللہ ادھر آئیں گے اور آپ بھی آئیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بنک آف پنجاب کے نمائندوں کو بھی بلوائیں اور ان Cheques کو pay order میں convert کروا دیں۔ بس میں یہ چاہتا ہوں اور ادائیگی کا بھی یہی طریقہ ہے۔

جناب سپیکر: پہلے میری بات سن لیں۔

Let me hear first Cane Commissioner, then I can call.

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرے حلقہ فیصل آباد میں، تاندلیانوالہ شوگر ملز کمالیہ شوگر ملز اور اسی طرح بے تحاشا شوگر ملیں کسانوں کی حق تلفی کر رہی ہیں جو کہ ایک ظلم ہے۔ دیکھیں ہماری 70 فیصد اکانومی اس وقت زراعت پر منحصر ہے اور اگر ہم لوگ اپنے کسانوں اور کاشتکاروں کو تحفظ اور سہولت نہیں دیں گے تو ہم کہاں جائیں گے کیونکہ ہماری اکانومی اس پر based ہے۔ اگر ہم کین کمشنر کو بلا ہی رہے ہیں تو شوگر کین ایکٹ کے تحت 15 دن کے اندر وہ ادائیگی کرنے کے پابند ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: وزیر زراعت بھی اس دن موجود ہوں گے اور انہیں بھی پابند کیا جائے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر اس طرح مسئلہ چلتا رہا تو یہ بہت بڑا مسئلہ بن جائے گا تو مہربانی کر کے اس پر enforce کیا جائے کہ اس قانون پر عملدرآمد ہو اور کسانوں کو ہونے والے نقصان کی بھی تلافی کی جائے صرف ادائیگی ہی نہ کی جائے۔

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز

(جو پیش ہوئے)

جناب سپیکر: جی، اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر ہے۔

آرڈیننس ترقیاتی اتھارٹی کی جانب سے املاک کا انتظام اور منتقلی 2014

MR SPEAKER: Lay of Ordinance. Minister for Law may lay Management and Transfer of Properties by Development Authorities Ordinance 2014.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Management and Transfer of Properties by Development Authorities Ordinance 2014.

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

MR DEPUTY SPEAKER: The Management and Transfer of Properties by Development Authorities Ordinance 2014 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Housing Urban Development and Public Health Engineering with the direction to submit its report within one month.

آرڈیننس باب پاکستان فاؤنڈیشن 2014

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Minister for Law may lay the Bab-e-Pakistan Foundation Ordinance 2014.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT /LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Bab-e-Pakistan Foundation Ordinance 2014.

MR DEPUTY SPEAKER: The Bab-e-Pakistan Foundation Ordinance 2014 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Information with the direction to submit its report within one month.

آرڈیننس مفت اور لازمی تعلیم پنجاب 2014

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Minister for Law may lay the Punjab Free and Compulsory Education Ordinance 2014.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT /LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Free and Compulsory Education Ordinance 2014.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Free and Compulsory Education Ordinance 2014 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Education with the direction to submit its report within two months.

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز سوموار 19- مئی 2014 سہ پہر 3:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

91

جناب ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(12)/2013/1079. Dated: 19th May 2014. Pursuant to the provisions of clause (3) of Article 53 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **Sardar Sher Ali Gorchani,** *Deputy Speaker,* Provincial Assembly of the Punjab, shall **act as Speaker**, Provincial Assembly of the Punjab, with immediate effect, vice **Rana Muhammad Iqbal Khan**, **Speaker**, Provincial Assembly of the Punjab, who has assumed office of the **Acting Governor**.

RAI MUMTAZ HUSSAIN BABAR
Secretary

93

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 19۔ مئی 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، رحیم یار خان 2014

ایک وزیر مسودہ قانون خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، رحیم یار خان 2014 ایوان میں پیش کریں گے۔

95

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا آٹھواں اجلاس

سوموار، 19- مئی 2014

(یوم الاثنین، 19- رجب المرجب 1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 5 بج کر 34 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا
خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ﴿١١٥﴾ فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ
لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ﴿١١٦﴾ وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ
لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ﴿١١٧﴾
وَقُل رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ﴿١١٨﴾

سورة المؤمنون آیات 115تا 118

کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے ؟(115) تو اللہ جو سچا بادشاہ ہے اس کی شان (اس سے) اونچی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی عرش بزرگ کا مالک ہے (116) اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کچھ بھی سند نہیں تو اس کا حساب اللہ ہی کے ہاں ہوگا۔ کچھ شک نہیں کہ کافر رستگاری نہیں پائیں گے (117) اور اللہ سے دعا کرو کہ میرے پروردگار مجھے بخش دے اور (مجھ پر) رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے (118)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

ربِ عالم نے تجھ کو بُلایا وہاں
جس جگہ پہ کسی کو بُلایا نہیں
ایک جلوے نے موسیٰ کو بے خود کیا
لامکاں پہ بھی تو ڈگمگایا نہیں
اُن کو معراج کی شب یہ حق نے کہا
یوں تو پیارے ہیں مجھ کو سبھی انبیاء
میرے نزدیک آ میرے نزدیک آ
آج تجھ سے تو کچھ بھی چُھپایا نہیں
میں ہوں طالب تیرا میرا مطلوب تُو
انبیاء میں مجھے سب سے محبوب تُو
میں تیرا اور مجھ سے ہے منسُوب تُو
جسم میرا نہیں تیرا سایہ نہیں

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

چوہدری مونس الٰہی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

تعزیت

جناب نذر حسین پارلیمانی سیکرٹری کی والدہ، جناب شہریار ریاض ایم پی اے کے والد، محترمہ طلعت یعقوب سابق ایم پی اے، سابق چیف سیکرٹری جاوید قریشی اور روزنامہ "ڈان" کے رپورٹر عمیر علی کے انتقال پر دعائے مغفرت

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر صاحب! ذرا دعائے مغفرت کروالیں اس کے بعد ٹائم دیتا ہوں۔ مجھے پتا چلا ہے کہ نذر حسین، ایم پی اے/پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی والدہ اور سابق ایم پی اے شہر یار ریاض کے والد انتقال فرما گئے ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ہماری سابق ایم پی اے محترمہ طلعت یعقوب صاحبہ وفات پا گئی ہیں ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ان کے لئے بھی دعا کی جائے۔

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! سابق چیف سیکرٹری جاوید قریشی وفات پا گئے ہیں ان کے لئے بھی دعا کرائی جائے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! روزنامہ "ڈان" کے رپورٹر عمیر علی بھی انتقال کر گئے ہیں ان کے لئے بھی دعائے مغفرت فرمائی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سب کے لئے دعا کرائی جائے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈا پر محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب آپ آپس میں ہی فیصلہ کر لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے بہت اہم بات کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

اسمبلی اجلاس بروقت شروع کرنے کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے گزارش یہ کرنی ہے کہ آج کا اجلاس اڑھائی گھنٹے تاخیر سے شروع ہوا ہے۔ مجھے یہ معلوم ہے کہ آپ کی طرف سے کبھی کوتاہی نہیں ہوتی اور آپ پورے وقت پر اپنے چیمبر میں موجود تھے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میں 2:00 بجے کا آیا ہوا تھا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ ہم اس طرح کی practice بنا لیں کہ سپیکر صاحب پورے وقت پر بیٹھ جائیں تو میں اپوزیشن کی طرف سے یہ بات کرتا ہوں کہ اگر وقت پر اجلاس شروع ہو گا تو انشاء اللہ سوالات اور تحاریک التوائے کار کے وقفے کے دوران ہم کوئی پوائنٹ آف آرڈر raise نہیں کریں گے اور کورم بھی point out نہیں کریں گے۔ اس طرح سے ایک معاملہ regulate ہو جائے گا۔ اڑھائی اڑھائی گھنٹے اجلاس تاخیر سے شروع ہونا بڑا نقصان ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! یہ تو آپ سب کی ذمہ داری ہے جبکہ میں تو دو بجے سے یہاں پر موجود ہوں۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مونس الٰہی صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! میں Rule 234 کے تحت suspension کے لئے request کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کی request میرے پاس آ گئی ہے۔ میں وقفہ سوالات کے بعد اس کو انشاء اللہ دیکھ لیتا ہوں۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! ابھی کر لیتے ہیں کیونکہ وقفہ سوالات کے بعد لاء منسٹر صاحب نے جناب کو کرنے ہی نہیں دینی۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ دیکھیں، لاء منسٹر صاحب سے میری بات ہو گئی ہے تو وہ کوئی amendment اس میں لانا چاہتے ہیں۔ میں بعد میں آپ کو بالکل موقع دوں گا۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! مجھے صرف دو منٹ لگنے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: مونس الٰہی صاحب! دیکھیں، یہی طے ہوا تھا کہ وقفہ سوالات کے بعد کریں گے۔ میں آپ کو بالکل موقع دوں گا۔ شیخ صاحب! آپ کوئی بات کرنا چاہتے ہیں؟

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! اس پر صرف دو منٹ لگیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے آپ سے کہا کہ میں آپ کو موقع دوں گا۔ آپ میرے پاس تشریف لائے تھے۔

چودھری مونس الٰہی: اس پر صرف کچھ ٹائم لگے گا۔ مجھے صرف پڑھ لینے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں، یہ کوئی بات نہیں ہے۔ آپ میرے پاس تشریف لائے تھے تو میں نے آپ سے کہا تھا کہ میں آپ کو اس پر موقع دوں گا۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! میں نے آپ سے request کی تھی تو آپ نے کہا کہ میں آپ کو بتاتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں، آپ میری بات سنیں۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! آپ دروازہ بند کر کے لاء منسٹر صاحب کے ساتھ دو گھنٹے بیٹھے رہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، کوئی ہم دو گھنٹے نہیں بیٹھے رہے۔ اُس وقت ہندوستان کے پنجاب سے guest آئے ہوئے تھے اور ساتھ سعودی عرب سے بھی دوست تھے۔ چودھری صاحب! میں اس پر آپ کو بالکل پورا موقع دوں گا۔

چودھری مونس الٰہی: میں جناب سے یہ request کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ صاحب! آپ کوئی بات کرنا چاہ رہے تھے۔ مونس الٰہی صاحب! میں آپ کو موقع دوں گا۔ میرے پاس تو ابھی تک وہ آپ کی قرارداد آئی ہی نہیں ہے۔

چودھری مونس الٰہی: آپ مجھے ٹائم دے دیں اس پر صرف دو منٹ لگیں گے۔ (قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: مونس الٰہی صاحب! ابھی آ جاتی ہے۔ میں اس پر آپ کو پورا موقع دوں گا لیکن یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

(اس مرحلہ پر بیشتر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً اپنی نشستوں سے کھڑے ہو گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: مونس الٰہی صاحب! میری ایک منٹ بات سن لیں۔ بات یہ ہے کہ میرے پاس ابھی آپ کی قرارداد آئی نہیں ہے۔ جب آ جاتی ہے تو میں اس پر آپ کو پورا موقع دوں گا۔ آپ کو قرارداد پیش کرنے کا موقع دیا جائے گا یہ میری آپ کے ساتھ commitment ہے۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! اس پر پانچ منٹ بھی نہیں لگنے۔

جناب قائم مقام سپیکر: مونس الٰہی صاحب! میری آپ کے ساتھ commitment ہے کہ میں آپ کو وقفہ سوالات کے بعد بات کرنے کا موقع دوں گا لیکن یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ میں نے کہہ دیا ہے کہ میں آپ کو موقع دوں گا۔ آپ قرارداد پیش کریں اس وقت میں آپ کو ٹائم دوں گا، یہ میں نے آپ سے commit کر لیا ہے۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! اس پر پانچ منٹ بھی نہیں لگنے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرے پاس ابھی تک قرارداد نہیں آئی۔ وقفہ سوالات کے بعد میں آپ کو موقع دوں گا تب آپ اپنی قرارداد پیش کر لیجئے گا۔ اس پر آپ دس یا پندرہ منٹ لے لیجئے گا۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! میری یہ request ہے کہ ابھی پیش کرنے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: مونس الٰہی صاحب! آپ کو پورا موقع ملے گا لیکن میرے پاس ابھی قرارداد آئی ہی نہیں ہے۔ مجھے پتا ہے کہ آپ کو جانے کی شاید جلدی ہو گی لیکن میں بعد میں آپ کو موقع دوں گا۔ میرے پاس پہلے قرارداد آ جانے دیں پھر میں آپ کو موقع دوں گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ وقفہ سوالات کے بعد یہ قرارداد آپ out of turn take up کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں بالکل یہ commitment کر رہا ہوں۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! وقفہ سوالات کے بعد انہوں نے شور مچانا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، کوئی شور نہیں مچائے گا۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! صرف پانچ منٹ کی بات ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ انہیں سمجھائیں کہ میری آپ کے ساتھ commitment ہے کہ پانچ کی بجائے دس منٹ بات کریں۔ مونس الٰہی صاحب! میرے پاس ابھی وہ قرارداد نہیں آئی میرے پاس جونہی آتی ہے میں آپ کو موقع دوں گا۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اپوزیشن لیڈر میاں محمود الرشید صاحب بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں بیٹھے تھے اور یہ بات طے ہو چکی ہے کہ جب وقفہ سوالات ختم ہو گا تو جو بھی ان کی قرارداد ہو گی وہ اس کے بعد لی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ابھی تک آپ کی قرارداد میرے پاس آئی نہیں ہے۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! ان کی کوئی گارنٹی اور commitment نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! دیکھیں، میں نے commitment کر لی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہاں پر کوئی dictation نہیں چلے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ چودھری صاحب! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ میں بات کر رہا ہوں اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! مونس الٰہی صاحب کو جلدی کس بات کی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! میری آپ کے ساتھ commitment ہو گئی ہے کہ جب آپ قرارداد پیش کریں گے تو کوئی شور نہیں کرے گا اور کوئی بات بھی نہیں کرے گا۔ آپ اپنی بات کیجئے گا۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! آپ کی commitment کو ہم مانتے ہیں لیکن ان کی نہیں مانتے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! دیکھیں، کوئی اور بات نہیں کرے گا اور میں یہ بات آپ سے کر رہا ہوں۔ آپ تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر اگلی نشستوں پر بیٹھے ہوئے معزز ممبران حزب اقتدار
اپنی نشستوں سے کھڑے ہو گئے)

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! یہ بدتمیزی پر اتر آئے ہیں اور اگر یہ اندر سے چاہتے ہیں کہ ان کے لیڈروں کے متعلق میں بھی کوئی بات کہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ آپ اس ایوان کے ممبر ہیں اور آپ قابل احترام ہیں۔ جب معزز اپوزیشن لیڈر نے بھی بات کر لی ہے اور Chair نے بھی commitment کر لی ہے تو میرا نہیں خیال کہ اس پر بحث بنتی ہے۔ آپ تشریف رکھیں اور اس کے بعد میں آپ کو وقت دوں گا۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! مجھے صرف قرارداد پڑھ لینے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! میرے پاس قرارداد آتو لینے دیں۔

چودھری مونس الٰہی: پھر سارے شور کرنا شروع ہو جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ بات طے ہے کہ کوئی نہیں بولے گا۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! آپ ابھی مجھے وقت دے دیں کیونکہ بعد میں کسی نے پڑھنے نہیں دینی۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! وقفہ سوالات کے بعد جونہی میرے پاس قرارداد آئے گی تو میں آپ کو وہ قرارداد پانچ کی بجائے دس، پندرہ تو کیا بیس منٹ کا موقع دوں گا۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! جیسے محترم اپوزیشن لیڈر نے کہا ہے تو تمام اپوزیشن کو ان کا احترام کرنا چاہئے کہ جب سپیکر صاحب نے announce کر دیا کہ وقفہ سوالات کے بعد موقع دیا جائے گا تو اس پر عمل کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! میرا خیال ہے کہ یہ بات مناسب نہیں ہے کیونکہ میں نے وقفہ سوالات شروع کر دیا ہے اور آپ کو کہہ دیا ہے کہ میں آپ کو موقع دوں گا۔۔۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! کوئی موقع نہیں دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، یہ بات نہیں ہے۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! ان کی commitment پر کوئی یقین نہیں کرے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے مجھ سے بات کرنی ہے اس لئے انہیں آپ چھوڑیں اور آپ مجھ سے بات کریں۔ میں نے آپ سے کہہ دیا اور آپ سے commitment کر لی ہے لیکن آپ یہ ایڈوانس میں کہہ رہے ہیں۔ (شور وغل)

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: معزز ممبران اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ پہلا سوال جناب فیضان خالد ورک صاحب کا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ ایوان کی کارروائی کو بلڈوز نہ کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! آپ کو بات کرنے کا موقع دیا جائے گا۔

جناب فیضان خالد ورک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر!۔۔۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! آپ آج ہماری بات مان لیں اور آپ پانچ منٹ بات کرنے کے لئے دے سکتے ہیں اور یہ آپ کا حق ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! آپ میرے پاس آئے اور کہا کہ مجھے out of turn قرارداد پڑھ لینے دیں حالانکہ اصول یہ بنتا ہے اور یہ میرا اختیار تھا کہ میں شاید out of turn نہ لیتا لیکن

میں نے آپ کی بات مان لی ہے اور آپ کو اجازت دے دی اور کہا کہ وقفہ سوالات کے بعد جونہی میرے پاس آتی ہے تو آپ بات کر لیں لیکن آپ کو بات سمجھ نہیں آ رہی۔ جی، فیضان خالد ورک صاحب! اپنا سوال نمبر بولیں۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1202 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شیخوپورہ: ووکیشنل اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

***1202: جناب فیضان خالد ورک:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شیخوپورہ میں کتنے ووکیشنل ٹریننگ سنٹر کس کس جگہ چل رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں میں کس کس skill میں تعلیم دی جاتی ہے؟

(ج) ان اداروں میں کتنے طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کی تعداد ادارہ وار بتائیں؟

(د) مذکورہ بالا اداروں میں طلباء سے جو فیس لی جاتی ہے، علیحدہ علیحدہ skillwise آگاہ فرمائیں؟

(ہ) ان اداروں کے سربراہوں کے نام، تعلیمی قابلیت، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کریں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) شیخوپورہ میں آٹھ ووکیشنل کالج مندرجہ ذیل جگہ پر چل رہے ہیں:

1۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (بوائز) ہرن مینار روڈ شیخوپورہ
2۔ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (خواتین) اکبر بازار شیخوپورہ
3۔ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (خواتین) امامیہ کالونی فیروزوالا
4۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) نارووال روڈ مریدکے
5۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (خواتین) نزد سول ہسپتال مریدکے
6۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) بٹر مارکیٹ صفدرآباد
7۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (خواتین) نزد پرانا پولیس سٹیشن صفدرآباد
8۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) نزد ٹاؤن کمیٹی مانانوالہ

(ب) ان اداروں میں جس skill میں تعلیم دی جاتی ہے:

1۔گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ(بوائز)ہرن مینار روڈ شیخوپورہ	الیکٹریکل،الیکٹرونکس، مشینسٹ، پلمبر، ویلڈر ڈرافٹ مین (مکینیکل)، ہیٹنگ وینٹیلیشن اینڈائر کنڈیشن، موٹر سائیکل مکینک
2۔گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ(خواتین)اکبر بازار شیخوپورہ	میٹرک ووکیشنل، کمپیوٹر ایپلیکیشن، بیوٹیشن، ڈومیسٹک ٹیلرنگ
3۔گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ(خواتین)امامیہ کالونی فیروزوالا	میٹرک ووکیشنل، بیوٹیشن، ڈومیسٹک ٹیلرنگ
4۔گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر(بوائز)نارووال روڈ مریدکے	الیکٹریشن، ہیٹنگ وینٹیلیشن اینڈائر کنڈیشن، کمپیوٹر ایپلیکیشن
5۔گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر(خواتین)نزد سول ہسپتال مریدکے	ڈومیسٹک ٹیلرنگ، مشین ایمبرائیڈری، ہینڈ ایمبرائیڈری، کمپیوٹر ایپلیکیشن
6۔گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر(بوائز)بٹر مارکیٹ صفدرآباد	الیکٹریشن پلمبر، کمپیوٹر ایپلیکیشن
7۔گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر(خواتین)نزد پرانا پولیس سٹیشن صفدرآباد	ڈومیسٹک ٹیلرنگ، مشین ایمبرائیڈری، ہینڈ ایمبرائیڈری، کمپیوٹر ایپلیکیشن
8۔گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر(بوائز)نزد ٹاؤن کمیٹی مانانوالہ	وائرمین، ٹرنر، آٹو فارم مشینری ویلڈر

(ج) ان اداروں میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد

1۔گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ(بوائز)ہرن مینار روڈ شیخوپورہ	437
2۔گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ(خواتین)اکبر بازار شیخوپورہ	138
3۔گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ(خواتین)امامیہ کالونی فیروزوالا	41
4۔گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر(بوائز)نارووال روڈ مریدکے	51
5۔گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر(خواتین)نزد سول ہسپتال مریدکے	45
6۔گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر(بوائز)بٹر مارکیٹ صفدرآباد	61
7۔گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر(خواتین)نزد پرانا پولیس سٹیشن صفدرآباد	34
8۔گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر(بوائز)نزد ٹاؤن کمیٹی مانانوالہ	35

(د) ان اداروں میں طلباء سے جو فیس لی جاتی ہے:

1۔گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ(بوائز) ہرن مینار روڈ شیخوپورہ	الیکٹریکل دو سالہ (5535 روپے)، ایک سالہ (3665 روپے)، الیکٹرونکس دو سالہ (5535 روپے)، ایک سالہ (3465 روپے)، مشینسٹ دو سالہ (5535 روپے)، ایک سالہ (3465 روپے)، پلمبر ایک سالہ (3465 روپے)، ویلڈر ڈیڑھ سالہ (5535روپے)، ایک سالہ (3465روپے)، ڈرافٹ مین میکنیکل دو سالہ (5535 روپے)، ایک سالہ (3465روپے)، ہیٹنگ وینٹیلیشن اینڈ ائر کنڈیشن چھ ماہ(6600 روپے)، موٹر سائیکل مکینک چھ ماہ(6600روپے)
2۔گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (خواتین) اکبر بازار شیخوپورہ	میٹرک ووکیشنل دو سالہ (4460روپے)، کمپیوٹر ایپلیکیشن چھ ماہ(3030روپے)، بیوٹیشن چھ ماہ(3030 روپے)، کمپیوٹر ایپلیکیشن تین ماہ(1830 روپے)، ڈومیسٹک ٹیلرنگ چھ ماہ(1230روپے)، مشین ایمبرائیڈری چھ ماہ(1230روپے)
3۔گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (خواتین) امامیہ کالونی فیروزوالا	میٹرک ووکیشنل دو سالہ (4250 روپے)، فیشن ڈیزائننگ ایک سالہ (2255 روپے)، بیوٹیشن چھ ماہ(2430روپے)، ڈومیسٹک ٹیلرنگ چھ ماہ(2430روپے)
4۔گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر(بوائز) نارووال روڈ مریدکے	الیکٹریشن چھ ماہ (1000 روپے)، ہیٹنگ وینٹیلیشن اینڈ ائر کنڈیشن چھ ماہ (1000روپے)، کمپیوٹر ایپلیکیشن چھ ماہ (1150روپے)، کمپیوٹر ایپلیکیشن تین ماہ(2030روپے)
5۔گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر(خواتین) نزد سول ہسپتال مریدکے	ڈومیسٹک ٹیلرنگ چھ ماہ(1000روپے)، مشین ایمبرائیڈری چھ ماہ(1000روپے)، کمپیوٹر ایپلیکیشن چھ ماہ(1150روپے)، کمپیوٹر ایپلیکیشن تین ماہ(2030روپے)
6۔گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر(بوائز) بٹر مارکیٹ صفدرآباد	الیکٹریشن چھ ماہ(1000روپے)، پلمبر چھ ماہ(1000روپے)، کمپیوٹر ایپلیکیشن چھ ماہ (1150روپے)، کمپیوٹر ایپلیکیشن تین ماہ(2100روپے)

7- گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (خواتین) نزد پرانا پولیس سٹیشن صفدر آباد	ڈومیسٹک ٹیلرنگ چھ ماہ (1000 روپے)، مشین ایمبرائیڈری چھ ماہ (1000 روپے)، ہینڈ ایمبرائیڈری تین ماہ (812 روپے)، ایپلیکیشن تین ماہ (1500 روپے)
8- گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) نزد ٹاؤن کمیٹی مانانوالہ	وائر مین چھ ماہ (825 روپے)، ٹرنر چھ ماہ (825 روپے)، آٹو فارم مشینری چھ ماہ (825 روپے)، ویلڈر چھ ماہ (825 روپے)

(ہ) ان اداروں کے سربراہوں کے نام، تعلیمی قابلیت، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل

1- گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (بوائز) ہرن مینار روڈ شیخوپورہ	نام- محمد ایوب، تعلیم بی ٹیک، عہدہ پرنسپل، گریڈ 18، عرصہ تعیناتی 2012-01-06 (02 سال 04 ماہ)
2- گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (خواتین) اکبر بازار شیخوپورہ	نام مسماۃ شاہدہ نعیم، تعلیم ڈی کام ایم اے اسلامیات، عہدہ پرنسپل، گریڈ 17، عرصہ تعیناتی 2003-07-12 (10 سال 10 ماہ)
3- گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (خواتین) امامیہ کالونی فیروزوالا	نام- مسماۃ فرزانہ ضمیر، تعلیم بی اے DAE (Dress Making & Dress Designing) عہدہ پرنسپل، گریڈ 18، عرصہ تعیناتی 2014-03-31 (01 ماہ 10 دن)۔
4- گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) نارووال روڈ مریدکے	نام محمد سجاد، تعلیم بی ایس سی، عہدہ مینجر، گریڈ 16، عرصہ تعیناتی 2011-05-26 (2 سال 11 ماہ)
5- گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (خواتین) نزد سول ہسپتال مریدکے	نجمہ سروت، تعلیم بی اے ڈپلومہ ٹیچر ٹریننگ، عہدہ مینجر، گریڈ 16، عرصہ تعیناتی 2010-05-31 (3 سال 01 ماہ)
6- گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) بٹر مارکیٹ صفدر آباد	نام- محمد وقاص، تعلیم بی اے، DAE (Auto)، عہدہ مینجر، گریڈ 16، عرصہ تعیناتی 2009-01-16 (5 سال 03 ماہ)
7- گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (خواتین) نزد پرانا پولیس سٹیشن صفدر آباد	نام ساجدہ خالد، تعلیم بی اے ڈپلومہ ووکیشنل، عہدہ مینجر، گریڈ 16، عرصہ تعیناتی 2010-06-28 (03 سال 10 ماہ)
8- گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) نزد ٹاؤن کمیٹی مانانوالہ	خالی بوجہ وفات رانا نذیر احمد بتاریخ 2014-04-27، عہدہ مینجر، گریڈ 16)

جناب قائم مقام سپیکر: آپ جواب سے مطمئن ہیں؟

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! نہیں۔ میرا ضمنی سوال ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! چودھری مونس الٰہی صاحب بھی اور ہمارے دوسرے معزز ممبران جو اس وقت احتجاج کر رہے ہیں، ان کی جو قرارداد ہے تو اس سے پہلے یہ روایت رہی ہے اور آج سے تین دن پہلے جب اپوزیشن لیڈر نے ایک قرارداد پیش کی تھی تو بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں باقاعدہ یہ فیصلہ ہوا تھا اور اس سے پہلے بھی یہ فیصلہ ہے کہ جو بھی اس قسم کی قرارداد ہوگی وہ وقفہ سوالات کے بعد ہوگی اور اس دن اپوزیشن لیڈر نے جو قرارداد

پیش کی وہ وقفہ سوالات کے بعد ہی پیش کی تھی۔ آج بھی وہ قرارداد آپ کو موصول ہوئی ہے اور اس کی کاپی آپ نے مجھے دی ہے جس پر میں ان سے بات بھی کرنا چاہوں گا۔ اگر اس میں ہم ایک دو فقروں کی ترمیم چاہتے ہیں تو اگر یہ کر لیں تو وہ متفقہ طور پر بھی آسکتی ہے۔ اس پورے ملک میں، پوری قوم مسلح افواج کے کردار کو خراج تحسین بھی پیش کرتی ہے اور کوئی فرد اس ملک میں ایسا نہیں ہے جو اپنے شہداء اور اپنی سرحدوں کی حفاظت کرنے والوں کی قدر نہ کرتا ہو لیکن معاملہ یہ ہے کیونکہ مجھے بھی understanding یہی تھی کہ وقفہ سوالات کے بعد محرک قرارداد پیش کریں گے تو جیسا کہ آپ نے وقفہ سوالات کے بعد commit کیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ قرارداد بالکل پیش ہو گی۔ اگر ہمارے بھائی اسی آڑ میں کچھ اور کرنا چاہتے ہیں یا بائیکاٹ کرنا چاہتے ہیں تو میں پھر بھی انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس کے باوجود بھی قرارداد پیش ہو جائے گی۔ انشاء اللہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! اب دیکھ لیں کہ commitment ہو گئی ہے اور میرا خیال ہے کہ آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہئے۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ صاحب نے amendment کی بات کی ہے تو بڑی اچھی بات کی ہے کہ وہ اس میں amendment کرنا چاہتے ہیں لیکن میں propose یہ کرتا ہوں کہ ہماری قرارداد ابھی ہمیں پڑھ لینے دیں اور اس کے بعد کل رانا صاحب! مسلم لیگ (ن) کی طرف سے آرمی کی support میں ایک قرارداد لے آئیں تو ہم اس کا پورا ساتھ دیں گے۔ ابھی وقت ہے کہ ہمیں یہ support کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب صدیق خان صاحب! آپ دونوں ذرا اپوزیشن لیڈر سے مشورہ کر لیں کہ کھڑے رہنا ہے؟ چودھری صاحب! میں نے آپ سے ایک بات کی commitment کر لی، اگر میں اسے کمیٹی کے پاس بھیج دیتا، اگر وہ balloting کے ذریعے ہوتی۔۔۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! صرف پانچ منٹ مجھے دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، آپ میرے پاس آئے اور میں نے آپ کو اجازت دی۔ میں نے commit کیا ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ جو قرارداد (ق) لیگ یا مونس الٰہی صاحب نے پیش کرنی ہے تو وہ قرارداد

وقفہ سوالات کے بعد ہی پیش ہوتی ہے اور اگر ان کے ساتھ ترمیم کی بات طے نہ ہوئی تو پھر ہم ترمیم پیش بھی کر سکتے ہیں یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ اپنی قرارداد پیش کر دیں اور ہم اپنی طرف سے ایک قرارداد لے آئیں یا ہم اس قرارداد میں ترمیم پیش کر دیں۔ قرارداد افواج پاکستان کے حق میں تو انشاء اللہ تعالیٰ اس ایوان سے پاس ہو گی لیکن اس قرارداد کی آڑ میں کسی کو نوکری کی درخواست نہیں دینے دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین) (شور وغل)

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! رانا صاحب نے بات کی ہے تو میرا بھی اتنا حق بنتا ہے کہ مجھے بھی اس کا جواب دینے دیں۔ رانا صاحب! نوکری کی بات کرتے ہیں تو کیا اس وقت انہیں یاد نہیں تھا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! آپ تشریف رکھیں اور مجھے بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ آپ میرے پاس آئے اور میں نے آپ کی عزت کی۔ میں نے آپ کو قرارداد وقفہ سوالات کے بعد out of turn لینے کی commitment دی۔ اب یہ احتجاج بنتا نہیں ہے کیونکہ گھنٹے، آدھے گھنٹے کا بزنس ہے جو کہ ختم ہو جائے گا تو آپ قرارداد پڑھ لیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ پاک افواج کی توہین ہے اور ہم رانا صاحب کے اس جملے پر احتجاج کرتے ہیں۔ رانا صاحب کے یہ الفاظ پاک افواج کے ساتھ زیادتی ہے اور رانا صاحب نے بڑی زیادتی کی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! آپ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں پرسوں نہیں تھے لیکن میاں صاحب اور سردار وقاص حسن موکل صاحب موجود تھے۔ چودھری صاحب! یہ وقفہ سوالات کا وقت ہے اس لئے آپ اس کے بعد اپنی قرارداد کو پیش کر لیں۔ جی، منسٹر صاحب! سوال کا جواب دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): ضلع شیخوپورہ میں مختلف ٹیکنیکل ادارے چل رہے ہیں جن میں گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (بوائز) ہرن مینار شیخوپورہ روڈ، گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (خواتین) اکبر بازار شیخوپورہ، گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (خواتین) امامیہ کالونی فیروز والا، گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) بٹر مارکیٹ، صفدر آباد، گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (خواتین) نزد پرانا پولیس سٹیشن، صفدر آباد، گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) نزد ٹاؤن کمیٹی مانانوالہ شامل ہیں جہاں پر الیکٹریکل، الیکٹرونکس، مشینسٹ،

پلمبر، ویلڈر، ڈرافٹ مین (مکینیکل)، ھیٹنگ وینٹیلیشن اینڈ ائیر کنڈیشن اور موٹر سائیکل مکینک بن رہے ہیں۔۔۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ ہمیں ایسے بلڈوز نہ کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! آپ اپنے اپوزیشن لیڈر کا فیصلہ نہیں مانتے تو میں کیا کہہ سکتا ہوں کیونکہ پرسوں میاں صاحب نے خود قرارداد پیش کی تو وقفہ سوالات کے بعد ہی انہیں وقت دیا گیا تھا۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (بوائز) ہرن مینار روڈ شیخوپورہ میں زیر تعلیم طالبعلموں کی تعداد 437 ہے، گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (خواتین) اکبر بازار، شیخوپورہ میں 138، گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (خواتین) امامیہ کالونی فیروز والا میں 41، گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) نارووال روڈ مرید کے میں 51، گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (خواتین) نزد سول ہسپتال مرید کے میں 45، گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) بٹر مارکیٹ صفدر آباد میں 61، گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (خواتین) نزد پرانا پولیس سٹیشن صفدر آباد میں 34 اور گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) نزد ٹاؤن کمیٹی مانانوالہ میں زیر تعلیم طلباء کی تعداد 35 ہے۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (بوائز) میں طلباء سے الیکٹریکل دو سالہ 5535 روپے جبکہ ایک سالہ 3665 روپے فیس لی جاتی ہے۔

جناب فیضان خالد ورک: شیخوپورہ شہر کے اندر کتنے ووکیشنل کالج ہیں، میں ووکیشنل کالجوں کے متعلق تھوڑی سی وضاحت چاہوں گا؟

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر ہمارے ساتھ انصاف کریں۔ (شور و غل)

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، نہیں۔ میں آپ کے ساتھ پورا انصاف کر رہا ہوں آپ کو پورا موقع دیا جائے گا میں آپ کا احترام کرتا ہوں۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر ان اداروں میں کتنے طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! ہم جناب کے اوپر زیادہ وزن نہیں ڈالیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میری کوئی مجبوری نہیں ہے میں نے کسی سے پوچھے بغیر آپ کی قرارداد out of turn آپ کو پیش کرنے کی permission دی۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! ان اداروں کے سربراہوں کے نام، تعلیمی قابلیت، عہدہ گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کریں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! اس کی تعداد میں نے بتا دی ہے اور جو انہوں نے کہا ہے کہ کون کون سے اداروں میں تعینات ہیں۔۔۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! 20 منٹ ہو گئے ہیں 5 منٹ لگنے تھے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب 45 منٹ اور بجتے ہیں اُس کے بعد آپ بات کیجئے ایک گھنٹہ بات کیجئے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! 5 منٹ دے دیں۔ (شور و غل)

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (بوائز) ہیڈمرالہ میں محمد یوسف ہیں جن کی تعلیم بی ٹیک ہے عہدہ پرنسپل ہے جس کا گریڈ 18 ہے اور تعیناتی 2012-11-06 سے عرصہ دو سال چار ماہ ہو گئے ہیں اسی طریقے سے یہ تمام تفصیلات کا جواب اس میں شامل ہے اور کوئی ضمنی سوال ہے تو بتائیں۔ (شور و غل)

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! آپ سے تھوڑے سے انصاف کے لئے request کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرے پاس سیکرٹریٹ سے قرارداد آنے تو دیں۔ (شور و غل)

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! گورنمنٹ ٹیکنیکل ووکیشنل اور ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں فرق کیا ہے اور question کا time ضائع جا رہا ہے۔ یہ کر کیا رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ بات کریں میں سن رہا ہوں۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں بات کرتا ہوں بات ہو ہی نہیں رہی، یہ لوگ time ضائع کر رہے ہیں Question Hour کا time جا رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ بات کریں۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! شیخوپورہ میں جو آٹھ کالج ہیں دو کالج کا میں پوچھنا چاہوں گا کہ یہ TEVTA کے ہیں یا PVTC کے ہیں کیونکہ ووکیشنل کالج دو قسم کے چلتے ہیں۔ (شور و غل)

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! یہ سارے کے سارے سوال Industry Department کے ہیں چاہے وہ TEVTA کے متعلق ہیں، چاہے وہ PVTC کے متعلق ہیں تو تمام ادارے ہمارے Industries Department کے اندر آتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ کر گئے
جبکہ معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے شیم شیم کے نعرے)

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب واک آؤٹ نہ کریں آپ کو پورا موقع دیا جائے گا وقفہ سوالات کے بعد میری گزارش ہے آپ ایوان میں تشریف لے آئیں۔ آپ کے ساتھ commitment بھی یہی ہوئی تھی۔ میں نے آپ کو out of turn قرارداد پیش کرنے کا موقع دینا ہے۔ آپ تشریف لے آئیں جی، شیخ صاحب! (شور و غل)

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں Kingdom of Saudi Arabia سے شیخ عبدالرحمان النشمی جو رائل فیملی کے Finance Advisor ہیں اُن کے بیٹے طلال النشمی جو Saudi Arabia کا second largest group ہے اُس کے Director ہیں وہ آج ایوان کی کارروائی دیکھنے کے لئے اسمبلی میں تشریف فرما ہیں ۔ اُن کے ساتھ شیخ سعید صاحب ہیں President Pakistan Muslim League(N) Riadh, Saudia تو میں دونوں کو ایوان کی طرف سے خوش آمدید کہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں اپنی طرف سے اور اس ایوان کی طرف سے اُن کو welcome کہتا ہوں۔ جی، اگلا سوال ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں معزز خواتین ممبران کی طرف سے انہیں اھلاً و سھلاً کہتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے، جی، اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1485 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی: اداروں کو بجٹ کی فراہمی و استعمال کی تفصیلات

*1485: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راولپنڈی ووکیشنل و ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ (گرلز / بوائز) کو گزشتہ پانچ سال کے دوران کتنا کتنا بجٹ فراہم کیا، ادارہ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) اس بجٹ سے ان اداروں کی کون کون سی اشیاء و مشینری خرید کی گئی؟

(ج) کیا ان اداروں کی جو مشینری و دیگر اشیاء بذریعہ ٹینڈر خرید کی گئیں، ان ٹینڈرز کا اشتہار اخبار میں دیا گیا؟

(د) جو مشینری و دیگر اشیاء خرید کی گئیں، ان کی موجودہ صورتحال اشیاء وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) بجٹ کی تفصیلات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس بجٹ میں سے اداروں کے لئے مندرجہ ذیل ٹیکنالوجیز اور ٹریڈز کے لئے مشینری / ٹولز / ایکوپمنٹ اور فرنیچر خرید گیا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

i- جی ٹی ٹی سی (مردانہ) کلر سیداں
1- ایچ اے وی سی آر
2- الیکٹریشن
3- موٹر وائنڈنگ

ii- جی ٹی ٹی سی (زنانہ) کلر سیداں
1- مشین ایمبرائیڈری
2- کمپیوٹر آپریٹر
3- ٹیلرنگ

iii- جی ٹی ٹی سی (مردانہ) کوٹلی ستیاں
1- پلمبر
2- کمپیوٹر آپریٹر
3- الیکٹریشن

iv۔ جی ٹی ٹی سی (زنانہ) کوٹلی ستیاں

1۔ مشین ایمبرائیڈری

2۔ ہینڈ ایمبرائیڈری

3۔ ٹیلرنگ

v۔ جی سی ٹی ٹیکسلا

1۔ میکنیکل ٹیکنالوجی — 2۔ سول ٹیکنالوجی

3۔ الیکٹریکل ٹیکنالوجی — 4۔ میکاٹرونکس ٹیکنالوجی

5۔ کیمیکل ٹیکنالوجی — 6۔ ٹیلی کام ٹیکنالوجی

7۔ آفس ایکوپمنٹ — 8۔ ریلیٹڈ اسٹڈیز

vi۔ جی ٹی ٹی آئی (زنانہ) مری

1۔ انگلش لینگوئج لیب — 2۔ کمپیوٹر آپریٹر

3۔ فیشن ڈیزائننگ — 4۔ بیوٹیشن (ہیئر اینڈ اسکن کیئر)

5۔ ٹیلرنگ — 6۔ فیشن ڈیزائننگ

7۔ ڈریس میکنگ — 8۔ کمرشل آرٹس

9۔ آفس مینجمنٹ۔

(ج)

نمبر شمار	انسٹیٹیوٹ کا نام	ٹینڈر دیا گیا
1	جی ٹی ٹی سی (مردانہ) کلر سیداں	1 دفعہ
2	جی ٹی ٹی سی (زنانہ) کلر سیداں	1 دفعہ
3	جی ٹی ٹی سی (مردانہ) کوٹلی ستیاں	1 دفعہ
4	جی ٹی ٹی سی (زنانہ) کوٹلی ستیاں	1 دفعہ
5	جی سی ٹی ٹیکسلا	10 دفعہ
6	جی وی ٹی آئی (زنانہ) مری	4 دفعہ

(د) مذکورہ بالا ٹیکنالوجیز اور ٹریڈز کی مشینری، ٹولز، ایکوپمنٹ اور فرنیچر کی موجودہ حالت اچھی کنڈیشن میں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ مختلف اداروں کے لئے مندرجہ ذیل اشیاء خریدی گئی ہیں اور میرا منسٹر صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ اشیاء کن کن تاریخوں میں خریدی گئی ہیں اور ان پر کل کتنے اخراجات ہوئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی چک دولت ضلع جہلم میں لیکچرارز انسٹرکٹرز کی کل اسامیوں کی تعداد 46 ہے اور لیکچرارز انسٹرکٹرز کی خالی اسامیوں کی تعداد 29 ہے تو authority خالی اسامیوں کو موجودہ مالی سال 14-2013 میں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ مذکورہ کالج میں عرصہ تعیناتی سے زائد تعینات لیکچرارز انسٹرکٹرز کی کل تعداد 15 ہے مذکورہ انسٹیٹیوٹ کالج میں سکیل 1 تا 16 موجودہ official staff کی کل تعداد 48 ہے۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! یہ جواب دوسرا بتا رہے ہیں میں نے جو سوال کیا ہے وہ 1485 ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! 1485 کے جز (ب) کے بارے میں ضمنی سوال کر رہی ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! یہ دوبارہ سوال کریں میرے پاس سوال نمبر 1299 ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ وہ محترمہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال dispose of ہو گیا ہے۔ یہ سوال نمبر 1485 محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کی طرف سے ہے۔ محترمہ! ذرا سوال repeat کر دیں۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ مختلف انسٹیٹیوٹ کے لئے مندرجہ ذیل اشیاء خریدی گئی ہیں تو میرا ضمنی سوال ہے کہ یہ اشیاء کن کن تاریخوں میں خریدی گئی ہیں اور ان پر کل کتنے اخراجات ہوئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر ملک ندیم کامران، منسٹر عبدالوحید چودھری اور زعیم قادری صاحب آپ تینوں جائیں اور معزز اپوزیشن کو منا کر لے آئیں۔ ان سے commitment کریں کہ ان کو Question Hour کے بعد قرارداد پیش کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ منسٹر سید ہارون احمد سلطان بخاری صاحب! آپ بھی ان کے ساتھ جائیں۔ جی، منسٹر موصوف! سوال کا جواب دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں ضلع راولپنڈی ووکیشنل ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ گرلز اور بوائز کے گزشتہ پانچ سال کی بجٹ تفصیلات پیش کر دیتا ہوں۔ اس میں 09-2008، 10-2009، 11-2010، 12-2011 اور 13-2012 کی بجٹ تفصیلات ساری کی

ساری موجود ہیں اور میں اپنی بہن کو مہیا کر دیتا ہوں کیونکہ یہ لمبی تفصیل ہے۔ اگر آپ دیکھنا چاہیں تو ٹیبل پر بھی موجود ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں پڑھ کر بھی سنا دیتا ہوں۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ب) کے متعلق ہے کہ یہ اشیاء کن کن تاریخوں پر خریدی گئی ہیں اور ان پر کل کتنے اخراجات ہوئے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! سوال کا ذرا پتا نہیں چلا مہربانی کر کے یہ repeat کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے جز (ب) کے حوالے سے کہا ہے کہ اس بجٹ میں ان اداروں کی کون کون سی چیزیں خریدی گئی ہیں اور کیا ان کی خریداری کی آپ کے پاس کوئی تاریخیں موجود ہیں کہ یہ کب خریدی گئی ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! اس بجٹ میں سے اداروں کے لئے مندرجہ ذیل ٹیکنالوجیز اور ٹریڈز کے لئے مشینری / ٹولز / ایکوپمنٹ اور فرنیچر خریدا گیا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔ جی ٹی ٹی سی (مردانہ) کلر سیداں، ایچ اے وی سی آر، الیکٹریشن، موٹر وائنڈنگ، جی ٹی ٹی سی (زنانہ) کلر سیداں، مشین ایمبرائیڈری، کمپیوٹر آپریٹر، ٹیلرنگ اور اسی طرح ٹیکسلا کے لئے مکینیکل ٹیکنالوجی، سول ٹیکنالوجی، الیکٹریکل ٹیکنالوجی، میکاٹرونکس ٹیکنالوجی، کیمیکل ٹیکنالوجی، ٹیلی کام ٹیکنالوجی، آفس ایکوپمنٹ کے لئے ہم نے یہ سب چیزیں اس بجٹ سے purchase کی ہیں۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ ان خریدی گئی اشیاء پر کل کتنے اخراجات ہوئے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! مشینری/ٹولز/ایکوپمنٹ، فرنیچرز اور دوسری اشیاء کے لئے 22 لاکھ روپے ایک ہیں اور 14 لاکھ 29 ہزار روپے ایک ہیں، 19 لاکھ 52 ہزار روپے ایک ہیں اور 13 لاکھ 74 ہزار روپے ایک ہیں۔ اس کے ساتھ 2012-13 میں جو GC-Taxila میں اشیاء کی purchase کے لئے 11 کروڑ 31 لاکھ 7 ہزار روپے خرچ ہوئے ہیں اس میں نئی مشینری اور سارا نیا سسٹم purchase کیا ہے۔ ہم نے جی ٹی آئی (زنانہ) مری کے لئے 3 لاکھ 44 ہزار روپے کی مشینری purchase کی ہے۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! جز(ج) کے مطابق جو اشیاء خریدی گئی ہیں ان کا ٹینڈر دیا گیا تھا تو ان اخبارات کے نام اور تاریخ بتائی جائے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ کے پاس اخباروں کی تفصیل موجود ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! یہ تمام اخبارات ہیں جن میں مختلف اوقات میں یہ ٹینڈر لگائے جاتے ہیں۔ ان میں "ایکسپریس"، "جنگ"، "نوائے وقت" اور "The Nation" اخبارات شامل ہیں، مختلف تاریخوں پر یہ اشتہار دیئے جاتے ہیں اور پیپرا رولز کے مطابق یہ ٹینڈر دیئے جاتے ہیں۔ بغیر ٹینڈر کے کوئی بھی چیز کسی کو پرچیز کرنے کے لئے اور کسی construction کے لئے نہیں دی جاتی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ
ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب قائم مقام سپیکر: میں معزز ممبران حزب اختلاف کو ایوان میں واپسی پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! اس میں میرا جز(د) کے حوالے سے ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اب آپ اس پر آخری ضمنی سوال کریں۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میں آخری ضمنی سوال ہی کروں گی۔ جز(د) میں بتایا گیا ہے کہ مشینری خریدی گئی ہے اور ان کی حالت یعنی condition اچھی ہے لیکن میرے علم کے مطابق اس میں اکثر مشینری خراب ہے اور اس کو ٹھیک بھی نہیں کروایا جا رہا تو وہ کب تک ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحبان! بہت شکریہ۔ میاں صاحب! آپ کا بھی بہت شکریہ۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! میں اپوزیشن لیڈر صاحب کا انتہائی مشکور ہوں کہ وہ ایوان میں واپس تشریف لے آئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ منسٹر صاحب! جز(د) کے بارے میں انہوں نے پوچھا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ضلع راولپنڈی میں گزشتہ پانچ سال کے دوران ٹیوٹا (TEVTA) کے کن کن ووکیشنل ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹس میں کس قسم کے گریڈ کی اسامیوں کی بھرتی کی گئی ہے۔ یہ ان کا سوال ہے۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میرا سوال ہے کہ جو مشینری خراب ہے اس کو کب تک ٹھیک کروایا جائے گا؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! اس میں ہماری تفصیل ہے جو پچھلے عرصے کے دوران ہم نے افسران اور کلیریکل سٹاف بھرتی کیا ہے۔ اگر یہ چاہیں تو۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ منسٹر صاحب! وہ کہتی ہیں کہ مشینری جو خراب ہے وہ کب تک ٹھیک کروائی جائے گی؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ہمارے پاس اس وقت جتنے ادارے چل رہے ہیں وہاں پر ہماری کسی قسم کی کوئی مشینری خراب نہیں ہے اور وہ بالکل صحیح ہے۔ جہاں جہاں مشینری خراب ہوتی ہے ہم اس کی repairing کرواتے رہتے ہیں تاکہ students کا ٹائم ضائع نہ ہو لہذا ہمارے جتنے ادارے راولپنڈی میں ہیں تمام کے تمام اداروں میں کوئی missing facilities ہیں اور نہ ہی ہمارے اداروں کی مشینری خراب ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال بھی محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1486 ہے، جواب پڑھا تصور ہوا کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی: خالی اسامیوں و بھرتیوں کی تفصیلات

*1486: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران TEVTA کے کن کن ووکیشنل / ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹس میں کس کس گریڈ کی اسامیوں کی بھرتی کی گئی، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان بھرتیوں کی میرٹ لسٹ بنانے والی کمیٹی کے ارکان کے نام و عہدہ، گریڈ سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) ان بھرتیوں کے باوجود ان اداروں میں کون کون سی اسامیاں اب بھی خالی ہیں، حکومت ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے کوئی ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) ادارہ وار سال وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) انسٹیٹیوٹ، عہدہ وار کمیٹی کے ارکان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ادارہ وار خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) میں انہوں نے بتایا ہے کہ اسامیاں خالی ہیں۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ یہ اسامیاں کب تک پُر ہوں گی اور ان کو کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ کا کب تک اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! اس وقت ہمارے تمام اداروں میں جو اسامیاں خالی ہیں ان کے لئے ہم نے سمری چیف منسٹر صاحب کو بھجوا دی ہے کیونکہ ban تھا اس لئے ہم نے ban کے relaxation کے لئے سمری بھجوائی ہے۔ ہمارے تمام ٹیوٹا (TEVTA) ادارے جن میں ووکیشنل اور ٹیکنیکل ٹریننگ کالجوں میں 985 کے قریب اسامیاں خالی ہیں اور ہم نے ان کے لئے سمری بھیجی ہوئی ہے۔ ہم نے اس کی پالیسی اور اس کے سارے رولز مرتب کر لئے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جونہی چیف منسٹر صاحب کی طرف سے منظوری آتی ہے اسے advertise کیا جائے گا اور میرٹ پر بھرتی کی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔ ڈاکٹر صاحبہ! سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1681 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چیئرمین اور سیکرٹری ٹیوٹا (TEVTA) کی تعیناتی کے لئے قواعد وضوابط و دیگر تفصیلات

*1681: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چیئرمین اور سیکرٹری ٹیوٹا (TEVTA) کی اسامیوں پر تعیناتی کے لئے قواعد وضوابط بیان فرمائیں؟

(ب) ان اسامیوں پر اس وقت تعینات آفیسرز کے نام، عہدہ، تعلیمی قابلیت اور ڈومیسائل بتائیں؟

(ج) ان آفیسرز کو 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے کی مد میں ادا کی گئی؟

(د) ان ملازمین کے زیر تصرف سرکاری گاڑیوں کے نمبرز، ماڈل اور قیمت خرید نیز ان کے دو سالوں کے اخراجات بابت پٹرول / ڈیزل اور مرمت کے بتائیں؟

(ہ) ان میں کس کس آفیسرز کے خلاف کس کس تھانہ میں کس کس بناء پر ایف آئی آر درج ہیں اور محکمہ نے ان ایف آئی آر پر قواعد وضوابط کے مطابق کوئی ایکشن لیا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف)

(i) TEVTA Act 2010 کی شق نمبر 6 کے تحت حکومت پنجاب چیئرمین ٹیوٹا (TEVTA) کا تقرر پانچ سال کے لئے خود وضع کردہ شرائط کے مطابق کرتی ہے۔ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ii) TEVTA Act 2010 کی شق نمبر 7 کے مطابق سیکرٹری کی جگہ چیف آپریٹنگ آفیسر کی پوسٹ ہے جس کی تقرری حکومت پنجاب تین سال کے لئے شرائط خود وضع کرتی ہے۔ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے

(ب)

(i) جناب عرفان علی، سیکرٹری انڈسٹریز، گورنمنٹ آف دی پنجاب اس وقت چیئرمین ٹیوٹا (TEVTA) (ایڈیشنل چارج) کی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

(ii) جناب جواد احمد قریشی BS-19 (ایس جی گروپ) گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے ڈیپوٹیشن پر چیف آپریٹنگ آفیسر تعینات ہیں۔

(ج)

(i) چیئرمین ٹیوٹا(TEVTA) کو دوران پوسٹنگ برائے سال 12-2011 اور 13-2012 تنخواہ اور ٹی اے/ڈی اے کی مد میں جو رقم ادا کی گئی اس کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ii) چیف آپریٹنگ آفیسر کو دوران پوسٹنگ برائے سال 12-2011 اور 13-2012 تنخواہ اور ٹی اے/ڈی اے کی مد میں جو رقم ادا کی گئی اس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مکمل تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مذکورہ آفیسرز میں سے کسی کے خلاف کسی بھی تھانے میں کوئی ایف آئی آر درج نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں تقرری کا معیار پوچھا تھا اور اس کی شرائط پوچھی تھیں تو انہوں نے جواب یہ دیا ہے کہ حکومت پنجاب اس کی تقرری کے لئے خود وضع کردہ شرائط کے مطابق تقرر کرتی ہے تو کیا میں یہ پوچھ سکتی ہوں کہ یہ ٹیکنیکل پوسٹ ہے اس کے لئے کوئی criteria، کوئی تجربہ اور کوئی ایجوکیشن وغیرہ کیوں نہیں وضع کیا گیا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر موصوف! فرمائیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! انہوں نے صرف اسامی کی تعیناتی کے لئے قواعد وضوابط کے بارے میں پوچھا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ حکومت پنجاب TEVTA کے چیئرمین کی تعیناتی پانچ سال کے لئے کرتی ہے لیکن اس کا باقاعدہ ایک procedure ہے۔ ہم اس کو باقاعدہ اخبارات میں advertise کرتے ہیں اس کے لئے ہماری ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے اس کمیٹی کے چیئرمین پی اینڈ ڈی سیکرٹری ہیں اس میں فنانس سیکرٹری بھی ہیں اور دیگر سیکرٹری صاحبان بھی ہیں لہذا جو higher qualified لوگ ہیں وہ وہاں apply کرتے ہیں، وہاں ان کا انٹرویو لیا جاتا ہے پھر شارٹ لسٹ ہوتی ہے جو آدمی اس میں qualified ہوتا ہے وہ سامنے آتا ہے اس کے caliber کے مطابق جس کو ہم چیئرمین لگانا چاہیں تو اس کی تعیناتی کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! کیا میں یہ سوال کر سکتی ہوں کہ اس وقت چیئرمین ٹیوٹا موجود نہیں ہیں بلکہ اس کا اضافی چارج سیکرٹری انڈسٹری کے پاس ہے تو میرا ضمنی سوال ہے کہ یہ کب سے اضافی

چارج ان کے پاس ہے، وہ اس سلسلے میں کیا مراعات لے رہے ہیں اور کیا دونوں عہدوں کی مراعات ان کے پاس ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر موصوف! بتائیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ اس وقت TEVTA کا چیئرمین نہیں ہے۔ بورڈ موجود ہے جس کے انٹرویو تقریباً ہو چکے ہیں اور مجھے امید ہے کہ بہت جلد اس کی تعیناتی کر دی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ qualified person ہو گا، educated ہو گا، ٹیکنیکل ہو گا اور پروفیشنل آدمی ہو گا جس کو ہم تعینات کریں گے کیونکہ یہ ادارے ایسے ہیں جن کی سیٹ خالی نہیں رکھی جاتی تو لہٰذا اس سے پہلے سیکرٹری عرفان علی صاحب تھے جس کو ہم نے ایڈیشنل چارج دیا تھا کیونکہ ٹیوٹا انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کا حصہ ہے اور وہ اس کی supervision کرتے تھے۔ اب وہ چلے گئے ہیں ان کی جگہ علی سرفراز صاحب ہمارے سیکرٹری ہیں اور ان کے پاس اس کا چارج ہے تو اس وقت TEVTA کی پوری supervision وہ کر رہے ہیں لہٰذا میں عرض کروں گا کہ یہ معاملات اسی طرح چلتے رہتے ہیں، افسران تبدیل ہوتے رہتے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ ایک professional آدمی اس بورڈ کا چیئرمین ہو جو ٹیوٹا کو چلانے کی صلاحیت بھی رکھتا ہو۔ اس سلسلے میں جب انٹرویو ہوتے ہیں تو پھر اس میں ٹائم بھی لگ جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس وقت ایڈیشنل چارج سیکرٹری انڈسٹریز علی سرفراز صاحب کے پاس ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ کتنے عرصہ سے یہ پوسٹ خالی ہے اور اس اضافی چارج کو کتنا عرصہ ہو گیا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! تقریباً سات آٹھ ماہ کے قریب ہو گئے ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! کیا وزیر موصوف بتا سکتے ہیں کہ کون سی تاریخ سے یہ پوسٹ خالی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! مجھے حلف اٹھائے ہوئے گیارہ ماہ ہو گئے ہیں، میں آپ کو یہی بتا سکتا ہوں کہ تقریباً سات آٹھ ماہ ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! ایک سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے آخر کیا وجہ ہے کہ اتنی اہم پوسٹ ابھی تک خالی پڑی ہوئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے کہہ دیا ہے کہ جلد ہی اس پر تعیناتی ہو جائے گی۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! مجھے تو اتنا پتا ہے کہ ابھی سات آٹھ ماہ ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اسی طرح ایک دوسری اہم پوسٹ جو کہ چیف آپریٹنگ آفیسر کی ہے جس کے بارے میں سوال کیا گیا تھا وہ آفیسر بھی deputation پر تعینات ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا ٹیوٹا میں کوئی اتنی قابلیت کا شخص موجود نہیں تھا کہ باہر سے آدمی لایا گیا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! جتنے بھی ہمارے سرکاری افسران ہیں. They are all educated persons اور ان لوگوں کو ہم deputation پر ایسے ہی نہیں لے کر آ جاتے کہ ہم نے کسی کو oblige کرنا ہوتا ہے بلکہ ہم نے یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ یہ کتنی important seat ہے اور ہم اس پر کس کو لگائیں؟ گورنمنٹ اپنے اداروں کو چلانے کے لئے، اپنے معاملات کو ٹھیک کرنے کے لئے اچھے افسران کو deputation پر لاتی ہے۔ ٹیوٹا (TEVTA) کا ادارہ کلیدی حیثیت رکھتا ہے اسی لئے ہم نے جواد قریشی صاحب کو وہاں پر تعینات کر رکھا ہے۔ یہ ایک انتہائی پڑھے لکھے شخص ہیں جن کا تعلق سیکرٹریٹ گروپ سے ہے، اس کے علاوہ انہوں نے ایم بی اے بھی کیا ہوا ہے اسی لئے ہم ان کو یہاں deputation پر لے کر آئے ہیں اس وقت وہ بطور چیف آپریٹنگ آفیسر کام کر رہے ہیں۔ ان کو تین سال کے لئے تعینات کیا گیا ہے اور وہ وہاں پر بہت اچھا کام کر رہے ہیں، ہم نے ایک اچھے آفیسر کو وہاں پر تعینات کیا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر محمد افضل صاحب کا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 1942 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے ڈاکٹر محمد افضل کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کی انڈسٹریل اسٹیٹس میں انڈسٹری قائم کرنے کے لئے
دی جانے والی ترغیبات کی تفصیلات

*1942: ڈاکٹر محمد افضل: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ پنجاب کی انڈسٹریل اسٹیٹس میں صنعت قائم کرنے کے لئے حکومت پنجاب کی جانب سے کیا ترغیبات دی جاتی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومتی ترغیبات نہایت ناکافی ہونے کی بناء پر انڈسٹریل اسٹیٹس میں افزائش صنعت بہت پیچھے ہے خصوصاً ویلیو ایڈیشن کی حامل صنعتوں کی تعداد افسوسناک حد تک کم ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی صنعتکاروں کو انڈسٹری لگانے کے لئے دوستانہ ماحول فراہم کرتی ہے۔ اس ضمن میں ون ونڈو آپریشن کی سہولت فراہم کی جاتی ہے جس کے تحت بجلی، پانی اور گیس کی سہولتیں ایک ہی جگہ فراہم کی جاتی ہیں۔ صنعتکاروں کو انڈسٹری لگانے کی ترغیب کے لئے کسٹمر سروسز ڈیپارٹمنٹ قائم کیا گیا ہے جو ان کی راہنمائی کرتا ہے۔ صنعتکاروں کو ترغیب دلانے کے لئے انویسٹمنٹ گائیڈ، نیوز لیٹرز اور بروشرز تقسیم کئے جاتے ہیں۔ مزید برآں اخبارات، سیمینارز اور نمائشوں کے ذریعے بھی نئی صنعتیں لگانے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ باوجود معاشی جمود، مندرجہ بالا اقدامات کی وجہ سے صوبہ میں صنعتوں کا قیام تیزی سے عمل میں آیا ہے۔

(ب) پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی صنعتکاروں کو ویلیو ایڈڈ انڈسٹری کی بڑھوتری کے لئے مخصوص اضلاع میں انڈسٹریل اسٹیٹس کا قیام عمل میں لا رہی ہے۔ مثال کے طور پر بھلوال انڈسٹریل اسٹیٹ، ضلع سرگودھا اور ملتان انڈسٹریل اسٹیٹ اور وہاڑی انڈسٹریل اسٹیٹ۔ ان اسٹیٹس میں ویلیو ایڈیشن انڈسٹریز لگ رہی ہیں۔
مزید برآں اخبارات، سیمینارز اور نمائشوں کے ذریعے بھی نئی صنعتیں لگانے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ باوجود معاشی جمود، مندرجہ بالا اقدامات کی وجہ سے صوبہ میں صنعتوں کا قیام تیزی سے عمل میں آیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ صنعتکاروں کو ترغیب دلانے کے لئے انویسٹمنٹ گائیڈ، نیوز لیٹرز اور بروشرز تقسیم کئے جاتے ہیں، نیوز لیٹرز اور بروشرز تو بن گئے، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا انہوں نے اس

سلسلے میں کسی بنک کے ساتھ بھی رابطہ کیا ہے؟ ترغیبات میں نئی انڈسٹری کے لئے پیسا ہی سب سے زیادہ importantہوتا ہے اس لئے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ بنکوں کے ساتھ یا دوسرے financial institutionsکے ساتھ انہوں نے کوئیmatch-makingکاincentiveرکھا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):جناب سپیکر!صوبہ میں انڈسٹریل اسٹیٹ اور صنعتیں قائم کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا ہے۔ پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی صنعتکاروں کو انڈسٹری لگانے کے لئے دوستانہ ماحول فراہم کرتی ہے۔ اس ضمن میں ون ونڈو آپریشن کی سہولت فراہم کی جاتی ہے جس کے تحت بجلی پانی اور گیس کی سہولتیں ایک ہی جگہ پر فراہم کی جاتی ہیں۔ صنعتکاروں کو انڈسٹری لگانے کی ترغیب کے لئے کسٹمر سروس ڈیپارٹمنٹ قائم کیا گیا ہے جو ان کی راہنمائی کرتا ہے، صنعتکاروں کو ترغیب دلانے کے لئے انویسٹمنٹ گائیڈ، نیوز لیٹرز اور بروشرز تقسیم کئے جاتے ہیں۔ مزید یہ کہ اخبارات، سیمینار۔۔۔

سردار وقاص حسن موکل:جناب سپیکر!انہوں نے تو دوبارہ جواب پڑھ دیا ہے حالانکہ میں نے تو کہا تھا کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے، یہ لکھا ہوا جواب تو میں نے بھی پڑھ لیا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ کیا کسی بنک کے ساتھ کوئی معاہدہ کیا ہوا ہے، کیا محکمہ ترغیبات کے اندر بنکوں کی facilitationدیتا ہے یا نہیں؟

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):جناب سپیکر!اس سلسلے میں ہمارا بورڈ آف مینجمنٹ ہے، اس کے علاوہ دوسرے ڈیپارٹمنٹ ہیں جن کی بنیاد پر ہم مل بیٹھ کر سارے معاملات طے کرتے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل:جناب والا!میں سوال دوبارہ پڑھ دیتا ہوں کہ صوبہ پنجاب کی انڈسٹریل اسٹیٹس میں صنعت قائم کرنے کے لئے حکومت پنجاب کی جانب سے کیا ترغیبات دی جاتی ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر!میں نے سوال کا جو جواب دیا ہے اس میں وہ ساری ترغیبات شامل ہیں جو ہم انڈسٹری لگانے کے لئے انڈسٹری کو بڑھانے کے لئے فراہم کرتے ہیں۔ میں نے یہ بھی کہا ہے کہ اس سلسلے میں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر:ان کا سوال یہ ہے کہ اس معاملے میں آپ کسی بنک کوinvolveکرتے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):پہلی بات تو یہ ہے کہ ہر وہ شخص جس نے انڈسٹری لگانی ہے اس کی اپنی goodwill ہوتی ہے اس کی اپنی repute ہوتی ہے۔اگر اس کے پاس فنانس ہے تو بنک والے بھی اس کی financing کریں گے اگر کوئی شخص اس caliber کا ہی نہیں ہے کہ وہ انڈسٹری لگا سکے، کسی کے پاس اگر اپنا فنانس ہی موجود نہیں ہے اور وہ صرف بنکوں کا سہارا لینا چاہتے ہیں تو ہم اس کو بھی بنک والوں کے ساتھ بٹھا کر بات کروا دیتے ہیں، ہم ان کو بٹھا تو سکتے ہیں لیکن ان کو مجبور نہیں کر سکتے۔وہ کمرشل ادارے ہیں، بنک کاروباری ادارے ہیں، پرائیویٹ ادارے ہیں وہ ہر اس شخص اور ادارے کو loan دینے کے لئے تیار ہیں جو واقعی انڈسٹری لگانا چاہتا ہے، جو انڈسٹری لگانے میں serious ہے۔ہم تو چیمبرز میں بھی جاتے ہیں وہاں پر بنکرز بھی آتے ہیں، وہاں ہم ان کے ساتھ میٹنگیں بھی کرتے ہیں All the Chambers of the Punjab, all the Chambers of Pakistan. ہم ہر ایک کے پاس جاتے ہیں، ان کے ساتھ میٹنگیں کرتے ہیں کہ آپ کون سی انڈسٹری لگانا چاہتے ہیں، آپ کس جگہ پر investment کرنا چاہتے ہیں؟ ہم تو ان کے ساتھ پورا تعاون کرتے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل:جناب سپیکر!میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پھر پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کا کیا role ہے، وہ پھر کیا کرتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):ماشاءاللہ یہ ایک بہت اچھا سوال ہے اور میں اس کا جواب بھی دینا چاہوں گا کہ پنجاب سمال انڈسٹریز اس وقت بہت ساری جگہوں پر develop ہو چکی ہیں اور اس وقت بہت ساری انڈسٹریز چل رہی ہیں، اگر کسی جگہ پر ہماری سمال انڈسٹری کا کوئی problem ہے، جیسا کہ فیصل آباد ہے، فیصل آباد سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کے جو لوگ ہیں ہم وہاں ان کے پاس گئے ہیں بلکہ ہماری پوری ٹیم وہاں پر گئی ہے، ہم نے ان کے مسائل دیکھے ہیں، ان کی تکالیف بھی دیکھی ہیں، ان کا سیوریج سسٹم دیکھا ہے، ہم نے ان کے روڈز دیکھے ہیں، ان کا جو انرجی کا problem ہے وہ بھی ہم نے دیکھا ہے جس کے لئے ہم نے 225 ملین روپے اس کی ڈویلپمنٹ کے لئے رکھے ہیں۔سمال انڈسٹریز اپنا کام کر رہی ہے یہ ایک علیحدہ شعبہ ہے---

سردار وقاص حسن موکل:جناب سپیکر!میں interruption کی معذرت چاہتا ہوں یا تو وزیر صاحب یہ admit کر لیں کہ ان کے محکمہ کا کسی بنک کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے جس نے اپنی

reputation پر جاکر میٹر لگوانا ہے وہ جاکر بنک سے loan بھی لے لے گا۔ اس سوال کا جو جواب دیا گیا ہے اس کی کوئی sense میری سمجھ میں تو نہیں آ رہی۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ تو بتا رہے ہیں کہ وہ بنکوں کے ساتھ direct dealing نہیں کرتے جس کے پاس فنانس ہے وہ بنک سے رابطہ کر لیتا ہے اور اپنی انڈسٹری لگا سکتا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سال انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ بنا ہوا ہی اسی لئے ہے، میں نے اسی لئے تو سوال کیا تھا، انہوں نے کہا ہم loan دیتے ہیں اور نہ ہی facilitate کرتے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے یہ سوال کرتا ہوں کہ انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ ایک ادارہ ہے جو کہ گورنمنٹ کا ادارہ ہے جس کا کام ان دوستوں کو promote کرنا ہے جو انڈسٹری لگانا چاہتے ہیں۔ آپ خود سوچیں آپ ہمیں یعنی انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کو کہہ رہے ہیں کہ آپ بنکوں میں جائیں، ہمارا بنکوں کے ساتھ کیا تعلق واسطہ ہے؟ ہم تو ان کو وسائل مہیا کر سکتے ہیں کہ آپ نے کس قسم کی انڈسٹری لگانی ہے اس کو ہم ٹیکنیکل سپورٹ دے سکتے ہیں، اگر آپ کے پاس پیسا ہے تو بنک والا تو آپ کے پیچھے پیچھے پھرے گا۔ میں خود بزنس مین ہوں، مجھے پتا ہے کہ بنکرز کس کے پاس جاتا ہے، بنکرز تو صرف اس کے پاس جاتا ہے جہاں وہ سرنج لگائے اور خون نکل آئے۔ ان کے پاس بنک نہیں جاتا جو صرف بنکوں پر گزارہ کرنا چاہتے ہیں۔ میرے بھائی شاید اس بات پر تلے ہوئے ہیں کہ کام ہو نہ ہو ہمیں loan ضرور مل جائے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سوال کے جواب میں یہ لکھا ہوا ہے کہ جس کے تحت بجلی، پانی اور گیس کی سہولتیں ایک ہی جگہ فراہم کی جاتی ہیں اگر ان کا انڈسٹری سے تعلق نہیں ہے اس کو بھی پھر بند کر دیں۔ بات تو facilitation کی ہے، میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ جواب صرف وہ ہونا چاہئے جو credible ہو، گیس پانی بجلی سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے، یہ کہہ رہے ہیں کہ finances سے بھی تعلق نہیں ہے تو پھر اس ون ونڈو آپریشن کا کیا کام ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): آپ کیا چاہتے ہیں جو میں آپ کے لئے پیش کر سکوں جو آپ کے لئے fit ہو؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں ایک اور ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آخری ضمنی سوال ہو گا۔

سردار وقاص حسن موکل: جی، انہوں نے جز(ب) میں لکھا ہے کہ value addition industries لگ رہی ہیں۔ کیا وزیر صاحب elaborate کرنا چاہیں گے کہ normal industry اور value addition industry میں کیا فرق ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! Value Addition Industry وہ انڈسٹری ہے جس میں ہم یہ دیکھتے ہیں کہ یہ پاکستان کی معاشی صورتحال کو بہتر کرنے میں کیا کردار ادا کرتی ہے جس میں ہماری ٹیکسٹائل انڈسٹری شامل ہے، گارمنٹس انڈسٹری شامل ہے، وزیر آباد اور سیالکوٹ میں جو انڈسٹریز کام کر رہی ہیں وہ ایکسپورٹ کے سلسلے میں کس حد تک جاتی ہیں۔ یہ وہ انڈسٹریز ہیں جن کے لئے ہم محنت کرتے ہیں، ان کے ساتھ تعاون کرتے ہیں اور ان کو آگے بڑھانے کے لئے پوری support بھی کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال سردار محمد آصف نکئی صاحب کا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1944 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے سردار محمد آصف نکئی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں انڈسٹریل اسٹیٹس کی تفصیلات

*1944: سردار محمد آصف نکئی: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں کون سے ایسے اضلاع ہیں جہاں انڈسٹریل اسٹیٹس قائم کی گئی ہیں؟

(ب) جن اضلاع میں انڈسٹریل اسٹیٹس قائم نہ ہیں کیا حکومت وہاں قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی مندرجہ ذیل صوبہ پنجاب کے اضلاع میں انڈسٹریل اسٹیٹس بنا چکی ہے / بنا رہی ہے۔

(الف) لاہور (ب) ملتان

(ج) رحیم یار خان (د) سرگودھا

(ر) وہاڑی (س) شیخوپورہ

(ب) وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایات کے مطابق پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی نے صوبہ پنجاب کے ہر ضلع میں انڈسٹریل اسٹیٹس بنانے کا منصوبہ بنایا ہوا ہے تاکہ مقامی صنعتکار اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ پنجاب میں کون سے ایسے اضلاع ہیں جہاں پر انڈسٹریل اسٹیٹس قائم کی گئی ہیں تو انہوں نے چھ اضلاع کا ذکر کیا ہے۔ کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ ان اضلاع میں کام کی رفتار کیا ہے، یہ انڈسٹریل اسٹیٹس کب سے شروع کی گئیں، کیا زمین لے لی گئی ہے، کیا وہاں پر development work شروع ہو گیا ہے اور اس وقت لاہور، ملتان، رحیم یار خان، سرگودھا، وہاڑی اور شیخوپورہ میں جو کام ہو رہا ہے ان کی فرداً فرداً تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے کہ اس وقت کام کی کیا نوعیت ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ چیمہ صاحب نے بہت اچھا سوال کیا ہے میں انشاء اللہ کوشش کروں گا کہ ان کو satisfy کیا جائے اور ان کو یہ بتایا جائے کہ اس وقت حکومت پنجاب اپنے تاجروں اور اپنی بزنس کمیونٹی کے لئے کہاں کہاں کیا کچھ کر رہی ہے۔ میں سب سے پہلے لاہور کی سندر انڈسٹریل اسٹیٹ کے بارے میں عرض کرتا ہوں کہ اس وقت وہاں تمام فیکٹریاں لگ چکی ہیں اور کام ہو رہا ہے۔ پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی ان کے لئے جو سہولتیں مہیا کر سکتی ہے وہ کر رہی ہے۔ اگر کسی جگہ روڈز، سیوریج یا پانی کا مسئلہ ہو تو اسے بھی حل کیا جاتا ہے۔ میں اپنے دوست کو یہ بھی بتاتا جاؤں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی کاوش سے ان کی محنت سے اور وہ جو وژن رکھتے ہیں جو سوچ رکھتے ہیں اس کے مطابق ہم انشاء اللہ تعالیٰ چند دنوں میں وہاں بجلی کی 100 میگاواٹ کی breaking ceremony کر رہے ہیں یہ صرف سندر اسٹیٹ لاہور کے لئے ہے۔

جناب سپیکر! اب میں ملتان کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں کہ ملتان انڈسٹریل اسٹیٹ میں ہر قسم کی سہولتیں مہیا کی ہیں۔ جیسے آپ نے کہا ہے ہم یہ رقبے acquire نہیں کر رہے بلکہ یہ وہ انڈسٹریل اسٹیٹس ہیں جو ہم نے مکمل کر دی ہیں جن کا تمام انفراسٹرکچر مکمل ہو چکا ہے۔ ہم کسی

جگہ بھی لاہور میں اور نہ ہی ملتان میں کوئی رقبہ acquire کر رہے ہیں بلکہ اس وقت ہمارے پاس جو اسٹیٹس موجود ہیں ان کی ڈویلپمنٹ کے لئے اور اپنے تاجروں کو سہولتیں مہیا کرنے کے لئے کام کر رہے ہیں۔اس کے بعد رحیم یار خان انڈسٹریل اسٹیٹ ہے، یہ میرے ضلع سے ہے ہم نے اس کا تقریباً سو فیصد انفرا سٹرکچر مکمل کر لیا ہے ۔ وہاں اس وقت ہمارے 60 فیصد پلاٹ فروخت ہو چکے ہیں ہم وہاں رقبہ acquire نہیں کر رہے بلکہ انفرا سٹرکچر مکمل کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم نے اسے 15-2014 میں مکمل کرنا ہے اور وہاں ان کے لئے انرجی کے sources بھی قائم کرنے ہیں۔اس کے بعد میں سرگودھا کے حوالے سے عرض کروں گا کہ وہاں انڈسٹری اسٹیٹ نہیں ہے بلکہ سمال انڈسٹری اسٹیٹ ہے۔ سوال یہ تھا کہ جہاں انڈسٹریل اسٹیٹس قائم کی گئی ہیں، سمال انڈسٹری کارپوریشن اور سمال انڈسٹری اسٹیٹ میں بڑا فرق ہے۔ یہ ہمارے دو علیحدہ علیحدہ شعبے ہیں۔ سمال انڈسٹری چھوٹے level پر کام کرتی ہے جو ایک دو یا چار کنال کے پلاٹ دیتے ہیں باقی اسٹیٹس میں ایک دو چار اور پانچ ایکڑ پر بڑی اسٹیٹس لگائی جاتی ہیں۔اسی طرح وہاڑی میں انڈسٹریل اسٹیٹ کے لئے رقبہ acquire کر لیا ہے ، انفرا سٹرکچر کے لئے ٹینڈر ہو گئے ہیں اور وہاں پر تقریباً 30 فیصد کام مکمل ہو گیا ہے۔انشاء اللہ ہم نے اسے 2015 تک مکمل کرنا ہے۔اسی طرح شیخوپورہ انڈسٹریل اسٹیٹ ہے میں اس کے لئے اپنے دوستوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ شیخوپورہ انڈسٹریل اسٹیٹ کیا ہے ؟ اس میں ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کا وژن کیا ہے اور سوچ کیا ہے ؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال کا جواب ہے ؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! مختصر جواب دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! آپ نے سوال کیا ہے اس بارے میں ہم جو کام کر رہے ہیں وہ آپ کو سننا پڑے گا۔ اگر آپ جواب سے مطمئن نہ ہوئے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! چیمہ صاحب نے تفصیل مانگی تھی لیکن آپ مختصر کریں۔ پلیز! خاموشی اختیار کریں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ہم شیخوپورہ میں 1600 ایکڑ پر Quaid-e-Azam Apparel Park بنا رہے ہیں اس کے لئے رقبہ acquire کر لیا ہے، اس کی چار دیواری شروع ہو گئی ہے۔ وہاں ہم چائنا کی کمپنی Ruyi Group کے ساتھ مل کر دو بلین

ڈالر کی investment کر رہے ہیں، وہاں گارمنٹس پارک بن رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے جنوبی ایشیاء میں پاکستان واحد ملک ہے جسے GST plus ملا ہے۔ ہم وہاں پر گارمنٹس سیکٹر بنائیں گے اور انرجی کے لئے 235 میگاواٹ کا پراجیکٹ لگا رہے ہیں۔

معزز ممبران حزب اختلاف: یہ ضمنی سوالوں کے جوابات ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: چیمہ صاحب نے تفصیل پوچھی تھی اس لئے انہوں نے تفصیل سے جواب دیا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): انشاء اللہ ہم وہاں پر بہت جلد افتتاح کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چیمہ صاحب! بڑا detail میں جواب آگیا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چیمہ صاحب! ابھی بھی ضمنی سوال بچتا ہے؟ یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میری بات سنیں، میں نے ابھی ایک سوال کیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آدھ گھنٹے کا ایک ہی سوال تھا؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! آدھ گھنٹہ انہوں نے لگا دیا ہے۔ وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ لاہور میں سندر اسٹیٹ پر کام ہو چکا ہے جبکہ میرے علم کے مطابق سندر اسٹیٹ چودھری پرویز الٰہی صاحب کے دور میں بنی تھی اور مکمل ہوئی تھی اس وقت اس کے سارے پلاٹ بک چکے تھے۔ مجھے باقی اضلاع کا نہیں پتا لیکن انہوں نے جو سرگودھا کے حوالے سے بتایا ہے کہ وہاں سمال انڈسٹری اسٹیٹ ہے۔ میں وزیر صاحب کی معلومات میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں ان کا جواب ہے کہ پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ اینڈ ڈویلپمنٹ مینجمنٹ کمپنی کے تحت صوبے میں جو کام ہیں ان میں انہوں نے خود سرگودھا کا ذکر کیا ہے۔ یہ اس سے پہلے سوال کے جز (ب) میں خود کہتے ہیں کہ مثال کے طور پر بھلوال انڈسٹریل اسٹیٹ ضلع سرگودھا اور ملتان انڈسٹریل اسٹیٹ اور وہاڑی انڈسٹریل اسٹیٹ in addition to value کام کر رہی ہیں۔ انہوں نے سرگودھا میں ابھی جگہ لی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چیمہ صاحب! اب سوال کیا ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کی تقریر کے بعد سوال یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ سرگودھا میں کوئی انڈسٹریل اسٹیٹ نہیں بن رہی۔ حالانکہ انہوں نے بھلوال ضلع سرگودھا میں زمین لی ہے لیکن زمین لینے کے بعد ابھی تک وہاں ایک پائی کا کام بھی نہیں ہوا۔ وزیر صاحب کو تو علم ہی نہیں ہے کہ سرگودھا میں انڈسٹریل اسٹیٹ بن رہی ہے وہ تو کہہ رہے ہیں کہ سمال انڈسٹری اسٹیٹ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بن رہی ہے تو انہوں نے نام دیا ہے۔ چیمہ صاحب! جواب سن لیں۔ جی، منسٹر صاحب! جواب دے دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ابھی تو میں ان کے سوالوں کا آگے جواب دے رہا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! ابھی ان کے سوال کا جواب مکمل نہیں ہوا۔ ذرا تحمل سے سوال سن لیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): سوال ہی اتنا لمبا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ جواب بھی اتنا ہی لمبا دیجئے گا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: اگر آپ نے تقریر کرنی ہے تو آئیں ہم جلسہ جلسہ کھیلتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ چیمہ صاحب! آپ مجھ سے بات کریں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ طریقہ ہے۔ اگر منسٹر صاحب جلسہ جلسہ کھیل سکتے ہیں تو ہم کیوں نہیں کھیل سکتے؟ ان کی جو پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ مینجمنٹ کمپنی ہے اس کمپنی کے تحت تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں ایک انڈسٹریل اسٹیٹ قائم کی جا رہی ہے۔ انہوں نے اس کے لئے زمین لے لی ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس زمین پر ڈویلپمنٹ کا کام شروع ہو گیا ہے؟ پہلے میرا سوال یہی تھا کہ وہ زمین کب خریدی گئی اور کام کب شروع ہوا؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! سرگودھا میں انڈسٹریل اسٹیٹ کے لئے زمین کب خریدی گئی اور اس پر کب تک کام مکمل ہو گا؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا اس پر عرصہ تین سال سے کام ہو رہا ہے یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! مختصر جواب دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جی، بہتر ہے میں مختصر جواب عرض کرتا ہوں۔ میں نے سرگودھا کا جواب دیا تھا اور ابھی بھلوال پہنچ ہی رہا تھا کہ انہوں نے میرا راستے میں ٹریکٹر پنکچر کر دیا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا بھلوال ضلع سرگودھا میں نہیں ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! جواب میں یہ سب کچھ لکھا ہوا ہے۔ ہم تو چونیاں، گجرات، راولپنڈی، میانوالی اور جھنگ میں بھی انڈسٹریل اسٹیٹ بنا رہے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: بھلوال ضلع سرگودھا میں ہے چوہڑ کانہ میں نہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چیمہ صاحب! آپ منسٹر صاحب کی بات تو سُنیں۔ وہ ابھی بھلوال کے بارے میں جواب دے رہے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! جواب میں جو چھ شہروں کے نام دیئے گئے ہیں میں ان کے بارے میں بات کر رہا ہوں اگر منسٹر صاحب کو جلسہ جلسہ کھیلنے کا بڑا شوق ہے تو پھر ایسا کر لیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چیمہ صاحب! یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ آپ منسٹر صاحب کی بات تو سُنیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! اگر ہماری حکومت اچھے کام کر رہی ہے تو یہ ہمارا حق بنتا ہے کہ ان کے بارے میں بتائیں تاکہ اس مقدس ایوان اور عوام کو معلومات حاصل ہو سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ بھلوال کے بارے میں بتا دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! اگر شیخوپورہ میں کام ہو رہا ہے تو میں نے اس کا ذکر کر دیا ہے۔ شیخوپورہ بھی پاکستان کا شہر ہے اور وہاں بھی پاکستان کے شہریوں کی بھلائی کے لئے کام ہو رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ بھلوال کی بات کریں اور بھلوال کے بارے میں بتا دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):جناب سپیکر!میں نے بتادیا ہے کہ فلاں شہر میں ٹیکسٹائل انڈسٹری لگ رہی ہے اور دو ملین ڈالرز کی سرمایہ کاری آ رہی ہے تو کون سا جُرم کر لیا ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ:آپ سرگودھا میں کیا لگا رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر:منسٹر صاحب!مہربانی کرکے آپ بھلوال کے بارے میں جواب دے دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):جناب سپیکر!بھلوال انڈسٹریل اسٹیٹ میں اس وقت کام جاری ہے اور ہمارے پراجیکٹ مینجر وہاں موجود ہیں۔پچھلے ڈیڑھ سال سے ہم نے وہاں پر رقبہ acquire کیا ہوا ہے۔اس وقت infrastructure پر کام جاری ہے۔چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب نے دوسرا سوال یہ پوچھا ہے کہ اس کو ہم کتنے عرصہ میں مکمل کر لیں گے؟حکومت پنجاب کے financial status کو مدنظر رکھتے ہوئے میں ان کو time frame تو نہیں دے سکتا لیکن یہ یقین دہانی کراتا ہوں کہ وہاں پر کام نہیں رُکے گا۔انشاءاللہ تعالیٰ وہاں پر تسلسل کے ساتھ development ہوتی رہے گی اور اس کو جلد از جلد مکمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر:اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):جناب سپیکر!میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر:بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

(جوایوان کی میز پر رکھے گئے)

جہلم: گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر چک دولت پور لیکچرارز کی منظور شدہ خالی اسامیوں کی تفصیلات

*1299: محترمہ راحیلہ انور: کیاوزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر چک دولت پور ضلع جہلم میں لیکچرارز کی کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں۔ کتنی اسامیاں اس وقت خالی ہیں، حکومت ان خالی اسامیوں کو کب تک پُر کرنے کاارادہ رکھتی ہے؟

(ب) مذکورہ انسٹیٹیوٹ میں کتنے لیکچرارز تین سال سے زائد عرصہ سے تعینات ہیں؟

(ج) مذکورہ ٹریننگ سنٹر میں سکیل ایک تا16 آفیشل سٹاف کی کتنی تعداد ہے گریڈوار اور عہدہ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) گریڈایک تا16 تک کے سٹاف میں جو عرصہ تین سال سے تعینات ہیں،ان کی عہدہ اور گریڈ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):

(الف) گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی چک دولت ضلع جہلم میں

1۔ لیکچرارز/انسٹرکٹرز کی کل اسامیوں کی تعداد46 ہے۔

2۔ لیکچرارز/انسٹرکٹرز کی خالی اسامیوں کی تعداد29 ہے۔

3۔ انھارٹی خالی اسامیوں کو موجودہ مالی سال14۔2013 میں پُرکرنے کاارادہ رکھتی ہے۔

(ب) مذکورہ انسٹیٹیوٹ/کالج میں عرصہ تعیناتی سال سے زائد تعینات لیکچرارز/انسٹرکٹرز کی کل تعداد15 ہے۔

(ج) مذکورہ انسٹیٹیوٹ/کالج میں سکیل1تا16 موجودہ آفیشل سٹاف کی کل تعداد48 ہے۔

گریڈ	عہدہ	تعداد
2	نائب قاصد	3
2	لائبریری اٹینڈنٹ	1
2	بوائلر اٹینڈنٹ	1

2	چوکیدار	5
2	گراونڈ مین	2
2	مالی	4
2	خاکروب	5
2	شاپ اٹینڈنٹ	8
5	اسسٹنٹ سٹور کیپر	1
5	کیسٹیٹنز آپریٹر	1
5	الیکٹریشن	1
5	کنڈیکٹر	1
6	شاپ اسسٹنٹ	8
6	ڈرائیور	2
7	جونیئر کلرک	2
9	سینئر کلرک	1
12	سٹینوگرافر	1
14	ہیڈ کلرک	1

(د) مذکورہ انسٹیٹیوٹ / کالج میں عرصہ تعیناتی سال سے زائد تعینات گریڈ 1 تا 16 سٹاف کی کل تعداد 48 ہے۔ عہدہ اور گریڈ وار تفصیل درج ذیل ہے:

گریڈ	عہدہ	تعداد
2	نائب قاصد	3
2	لائبریری اٹینڈنٹ	1
2	بوائلر اٹینڈنٹ	1
2	چوکیدار	5
2	گراونڈ مین	2
2	مالی	4
2	خاکروب	5
2	شاپ اٹینڈنٹ	8
5	اسسٹنٹ سٹور کیپر	1
5	کیسٹیٹنز آپریٹر	1
5	الیکٹریشن	1
5	کنڈیکٹر	1
6	شاپ اسسٹنٹ	8
6	ڈرائیور	2
7	جونیئر کلرک	2
9	سینئر کلرک	1
12	سٹینوگرافر	1
14	ہیڈ کلرک	1

پنجاب میں ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹس کھولنے کا طریق کار و دیگر تفصیلات

*2002: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حکومت نے طلباء و طالبات کے لئے گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی، اضلاع میں کھولنے کے لئے کیا criteria مقرر کر رکھا ہے نیز اسی طرح طلباء و طالبات کے ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس کے قائم کرنے کا کیا طریق کار ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اب یا ماضی میں ان اداروں میں مختلف trades / شعبہ جات قائم کرنے سے پہلے ان اداروں سے فارغ ہونے والے طلباء و طالبات کی کھپت کے حوالے سے کوئی سروے و سٹڈی بھی کروائی گئی اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اس وقت پنجاب میں کل کتنے گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی برائے طلباء و طالبات اور کتنے ووکیشنل انسٹیٹیوٹس برائے طلباء و طالبات کام کر رہے ہیں، ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے نیز ان کالجز کے مختلف شعبوں میں کتنے طلباء و طالبات پڑھ رہے ہیں؟

(د) کیا محکمہ ان skilled ورکرز کو ملک کے اندر اور ملک سے باہر کھپانے کے لئے کوئی شعبہ قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) ٹیوٹا اداروں کو بنانے کے لئے متعلقہ علاقہ یا عوامی نمائندوں کی درخواست پر TNA کروایا جاتا ہے اور صنعتی ضروریات کو مدنظر رکھا جاتا ہے لیکن ادارہ بنانے کے لئے ٹیوٹا کی عمومی ترجیحات مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی (برائے طلباء و طالبات) ضلع کی سطح پر بنائے جاتے ہیں

2۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس (طلباء) اور گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس (برائے طالبات) تحصیل کی سطح پر قائم کئے جاتے ہیں۔

3۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹرز (برائے طلباء و طالبات) تحصیل اور سب تحصیل کی سطح پر قائم کئے جاتے ہیں۔

باوجود اس ترجیح کے اگر علاقہ میں مناسب فنی مہارت رکھنے والے کی ڈیمانڈ ہو اور آئندہ سالوں میں اضافہ متوقع ہو تو TNA کرنے کے بعد اس علاقہ میں ادارہ تجویز کیا جاتا ہے۔

(ب) ٹیوٹا نے ایک عدد آن لائن traceability، ویب پورٹل متعارف کروائی ہے جس کا لنک ٹیوٹا کی ویب سائٹ (www.tevta.gop.pk) پر موجود ہے۔ سال 2012 میں ٹیوٹا کے تمام ٹیکنالوجی کالجوں سے فارغ التحصیل طلباء کی کھپت کی مکمل رپورٹ ویب پورٹل پر موجود ہے جبکہ ٹیوٹا نے مندرجہ ذیل طریق کار برائے TNA وضع کیا ہے جس کی مدد سے انڈسٹری کی ضرورت کی روشنی میں شعبہ جات اور ٹریڈز و ٹیکنالوجی کی نشاندہی کی جائے گی:

1۔ انڈسٹریل سروے
2۔ ڈسٹرکٹ بورڈ آف مینجمنٹ سے میٹنگز
3۔ چیمبر ز آف کامرس اینڈ انڈسٹری سے میٹنگز
4۔ ٹریڈ ایسوسی ایشنز سے میٹنگز
5۔ دوسرے تعلیمی اداروں سے میٹنگز
6۔ ٹیوٹا سے فارغ التحصیل طلباء و طالبات سے میٹنگز جو انڈسٹری کام کر رہے ہیں۔

مزید برآں نیا ادارہ بنانے سے پہلے ادارہ میں ٹریڈز یا شعبہ جات متعارف کروانے کے لئے ٹیوٹا کے ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ یونٹ TNA کرتا ہے۔

(ج) اس وقت پنجاب میں اداروں کی تفصیل درج ذیل ہے:

- 24 عدد گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی برائے طلباء ہیں جن میں طلباء کی تعداد 33460 ہے۔
- 5 گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی برائے طالبات دستیاب ہیں جن میں کل 1249 طالبات زیر تعلیم ہیں۔
- جبکہ 158 ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس برائے طلباء دستیاب ہیں جن میں کل 7416 طلباء زیر تعلیم ہیں۔
- اسی طرح 163 ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس برائے طالبات میں 10583 طالبات تعلیم کے زیور سے آراستہ ہو رہی ہیں۔

ضلع وار ہر ادارہ کے شعبہ میں طلباء و طالبات کی تفصیلات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ٹیوٹا نے تین عدد کیریئر سنٹرز آفس بمقام لاہور، فیصل آباد اور ملتان کے اضلاع میں ابتدائی حکمت عملی کی بنیاد پر قائم کئے ہیں اور مستقبل قریب میں مزید بارہ اداروں میں کیریئر کونسلنگ آفیسرز بھی تعینات کئے جا رہے ہیں۔ مزید تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بہاولپور: پارس ٹیکسٹائل مل کے بند ہونے کی تفصیلات

*2003: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور شہر سے متصل ماضی میں پارس ٹیکسٹائل مل لگائی گئی جو لمبے عرصہ تک چلتی رہی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ مل اب بند ہے۔یہ کب سے بند ہے، بند ہونے کی وجوہات کیا ہیں حکومت اس کو دوبارہ چالو کرانے کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھا چکی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) جی ہاں، درست ہے۔ 1977 میں پبلک سیکٹر ٹیکسٹائل ملز (پیپلز ٹیکسٹائل ملز) بہاولپور کا قیام عمل میں لایا گیا۔ بعد ازاں پنجاب انڈسٹریل بورڈ نے ملز ہذا کی مکمل طور پر نجکاری کر دی اور اس کا نام پارس ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ رکھ دیا۔ یہ ملز 1988 تک چلتی رہی۔

(ب) یہ گزشتہ 25 سال سے بند پڑی ہے اور اس میں کسی قسم کی مشینری بھی موجود نہ ہے۔ 2004 میں ملز مالکان نے دوبارہ لاہور کے رہائشی مسمی حاجی محمد خالد کو فروخت کر دی اور اس کا نام سبحان فائبر رکھا گیا۔ موجودہ انتظامیہ ملز کو چالو کرنے میں سنجیدہ نہ ہے لہذا مستقبل قریب میں ملز ہذا کے چالو ہونے کا کوئی امکان نہ ہے۔ چونکہ یہ ملز مکمل طور پر نجی شعبہ کو منتقل کر دی گئی ہے لہذا حکومت ملز ہذا کے مالکان کو ملز چلانے کے لئے مجبور نہیں کر سکتی۔

ضلع گجرات: محکمہ صنعت کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*2220: میاں طارق محمود: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ صنعت کے دفاتر کہاں کہاں چل رہے ہیں، ان دفاتر میں کیا کیا فرائض سر انجام دیئے جا رہے ہیں؟

(ب) ہر دفتر میں گریڈ 11 اور اوپر کی اسامیوں کی تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ج) ہر دفتر میں کون کون سی اسامیاں کس کس گریڈ کی کب سے خالی ہیں؟

(د) ان دفاتر کے سال 12-2011 اور 13-2012 کے اخراجات و آمدن کی تفصیل مد وار بتائیں؟

(ہ) اس ضلع میں کل کتنی انڈسٹری کس کس قسم کی ہے اور محکمہ ان اداروں کو کیا کیا مالی و دیگر سہولیات فراہم کر رہا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع گجرات میں ڈائریکٹوریٹ آف انڈسٹریز پنجاب کے تحت ایک ضلعی دفتر "ڈسٹرکٹ آفیسر (ای اینڈ آئی پی)" کے نام سے چل رہا ہے۔ اس دفتر میں جو فرائض سر انجام دیئے جا رہے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

- مدارس کی انجمن / کمیٹی کی رجسٹریشن
- سوسائٹیز NGO/ کی رجسٹریشن
- کمپنیز آرڈیننس 1984 کے تحت غیر منافع بخش ایسوسی ایشن کی رجسٹریشن
- فرم رجسٹریشن
- ضلعی سطح پر صنعتی اعداد و شمار اکٹھا کرنا

(ب)

اسامی	گریڈ	تعداد
(i) اے آئی ڈی او	بی ایس 11	1
(ii) اسسٹنٹ	بی ایس 14	1
(iii) ڈی او (ای اینڈ آئی پی)	بی ایس 17	1

(ج) اے آئی ڈی او بی ایس 11 کی اسامی مورخہ 2010-04-14 سے خالی ہے۔

(د)

سال	اخراجات		آمدن	
2011-12	مد	رقم	مد	رقم
	تنخواہ آفیسرز	3,58,800	رجسٹریشن انڈر سوسائٹی رجسٹریشن ایکٹ 1860	46,055
	تنخواہ سٹاف	6,26,310	=	=
	الاؤنسز	6,31,888	=	=
	متفرق اخراجات	2,11,308	رجسٹریشن انڈر پارٹنرشپ ایکٹ 1932	9,655
	ٹوٹل	18,28,306		55,710

سال	اخراجات		آمدن	
2012-13	مد	رقم	مد	رقم
	تنخواہ آفیسرز	91,200	رجسٹریشن انڈر سوسائٹی رجسٹریشن ایکٹ 1860	44,165
	تنخواہ سٹاف	6,26,430	=	=
	الاؤنسز	6,92,517	=	=
	متفرق اخراجات	2,31,021	رجسٹریشن انڈر پارٹنرشپ ایکٹ 1932	8,900
	ٹوٹل	16,41,168		53,065

(ہ) ضلع گجرات میں کل 703 مختلف قسم کے انڈسٹریل یونٹس ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ڈائریکٹوریٹ آف انڈسٹریز پنجاب لینڈ ایکوزیشن ایکٹ کے تحت دلچسپی رکھنے والے کارخانہ داروں کے لئے صرف زمین خریدنے کی سہولت فراہم کرتا ہے۔

ضلع گجرات: ٹیکنیکل اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2221: میاں طارق محمود: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل کھاریاں (ضلع گجرات) میں کہاں کہاں ٹیکنیکل تعلیم کے ادارے چل رہے ہیں ان کے نام کیا ہیں؟

(ب) ہر ادارے میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد، عہدہ و گریڈ وار بتائیں نیز خالی اسامیوں کی تفصیل بھی فراہم کریں؟

(ج) ان اداروں کے سال 12-2011 اور 13-2012 کے اخراجات مد وار بتائیں؟

(د) ان اداروں میں کس کس کی عمارت سرکاری اور کس کی عمارت پرائیویٹ ہے؟

(ہ) ان اداروں میں کیا کیا missing facilities ہیں اور حکومت ان کو کب تک پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) تحصیل کھاریاں (ضلع گجرات) میں تین ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ ہیں جو مندرجہ ذیل جگہ پر ہیں:

1۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (میل) جی ٹی روڈ کھاریاں
2۔ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے (خواتین) کھاریاں
3۔ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے (خواتین) منگلیہ

(ب) مذکورہ اداروں میں اسامیوں کی تعداد، عہدہ و گریڈ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان اداروں کے سال 12-2011 کے اخراجات

نمبر شمار	ادارے کا نام	Salary	Non Salary	Grand Total
1	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر کھاریاں	2598877	203801	2802678
2	گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کھاریاں	1767212	498072	2265284
3	گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ منگلیہ	1421793	266407	1688200
	ٹوٹل	5787882	968280	6756162

ان اداروں کے سال 13۔2012 کے اخراجات

نمبر شمار	ادارے کا نام	Salary	Non Salary	Grand Total
1	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر کھاریاں	3091727	165176	3256903
2	گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کھاریاں	1887837	342226	2230063
3	گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ منگلیہ	1650308	314865	1965173
	ٹوٹل	6629872	822267	7452139

(د) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (میل) کھاریاں کی عمارت سرکاری ہے جبکہ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (خواتین) کھاریاں اور گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (خواتین) منگلیہ کی عمارات پرائیویٹ ہیں۔

(ہ) ان اداروں میں missing facilities مندرجہ ذیل ہیں:

1	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر کھاریاں	جنریٹر اینڈ یو پی ایس، موٹر وائنڈنگ ورکشاپ، وائنڈنگ مشین 05 عدد، 500 فٹ بورملنگ مشین جس کا سپلائی آرڈر پاکستان مشین ٹول فیکٹری کراچی کو دیا جا چکا ہے اور جلد ڈیلوری متوقع ہے۔
2	گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کھاریاں	جنریٹر یو پی ایس، سیونگ مشین 20 عدد، گوڈا مشین 04 عدد، ڈسک میٹک مشین 04 عدد، کمپیوٹر 05 عدد، آفس چیئرز 05 عدد، سٹوڈنٹ چیئرز 20 عدد، الماری 05 عدد
3	گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ خواتین منگلیہ	فرنیچر، شوکیس فارڈسپلے، کمپیوٹر 10 عدد

نوٹ: مندرجہ بالا تینوں اداروں کی missing facilities کو پورا کرنے کے لئے فنڈ کی فراہمی کی کوششیں جاری ہیں۔

فیصل آباد: پنجاب سمال انڈسٹریز اسٹیٹ کی ابتر صورتحال کی تفصیلات

*2655: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد میں پنجاب سمال انڈسٹریز اسٹیٹ کے نام سے ادارہ قائم کیا گیا تھا، یہاں پر سینکڑوں فیکٹریاں اور کارخانے چل رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ ادارہ تمام بنیادی سہولیات سے محروم ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ادارہ میں جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر روڑہ، سیمنٹ، مٹی اور خودرو جھاڑیاں اور فیکٹریوں کے گٹر بند ہو چکے ہیں، سڑکوں پر پانی کھڑا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ادارہ میں ہزاروں مزدوروں کو پینے کا صاف پانی تک میسر نہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ادارہ میں ایک کنٹین مزدوروں کے لئے بنائی گئی تھی لیکن اب اس کا نام ونشان تک نہیں ؟

(و) حکومت مذکورہ بالا مسائل کو فوری حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن نے فیصل آباد میں ایک سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کے نام سے ایک صنعتی بستی قائم کی ہوئی ہے جس میں تقریباً پانچ سو چھوٹے بڑے صنعتی یونٹ چل رہے ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ بجلی، سوئی گیس، سڑکیں، مسجد، سوشل سکیورٹی، ڈسپنسری، لیبر کنٹین، گرڈ سٹیشن، پٹرول پمپ اور ٹیلی فون ایکسچینج وغیرہ کی سہولیات اس صنعتی اسٹیٹ میں تسلسل سے میسر ہیں۔ مزید برآں 7۔ایکڑ، 7 کنال 14 مرلہ زمین حاصل کی ہے جس میں ایک پاور جنریشن یونٹ بوساطت پرائیویٹ سیکٹر / انرجی ڈیپارٹمنٹ قائم کرنے کا منصوبہ زیر غور ہے تا کہ صنعتی کارخانوں کو بلاتعطل بجلی میسر ہو سکے۔

(ج) یہ اسٹیٹ پنجاب انڈسٹریز کارپوریشن کی سب سے بڑی اسٹیٹ ہے۔ یہ درست ہے کہ جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر پڑے ہیں۔ سیوریج سسٹم کے 28 سالہ پرانا اور محدود استطاعت کی بناء پر یا فنی خرابی اور لوڈ شیڈنگ کے دوران ڈسپوزل پمپ سٹیشن بند ہونے کی صورت میں کبھی کبھار پانی کا سڑکوں پر آ جانے کا مسئلہ درپیش ہوتا ہے۔ کنسٹرکشن میٹریل یا انڈسٹریل ویسٹ کا ملبہ صرف چند ایک جگہوں پر موجود ہے۔ یہ ذمہ داری متعلقہ صنعتکاران کی ہے جن کو صفائی کے لئے متعدد بار نوٹس جاری کئے جا چکے ہیں۔ بہر حال سمال انڈسٹریز کارپوریشن نے اپنے طور پر ٹریکٹر ٹرالی اور کراہ کرایہ پر لے کر صفائی کا کافی کام کروایا ہے۔ 500 یونٹ والی اسٹیٹ میں 18 یونٹس کو منظور شدہ لائن آف پروڈکشن سے ہٹ کر کام کرنے کی بناء پر منسوخ کر دیا گیا ہے کیوں کہ ان سے پانی کا اخراج زیادہ ہوتا ہے۔ مزید برآں صفائی کا انتظام بہتر اور مناسب کرنے کے لئے اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں۔

(د) محکمہ ہذا نے اسٹیٹ ہذا کے قیام کے وقت ٹیوب ویل میٹھے پانی کی سپلائی کے لئے لگوائے تھے لیکن بعد میں صنعتکاروں نے ذاتی طور پر پانی کا بندوبست کیا جانا بہتر خیال کیا اور صنعتکاروں نے اپنے طور پر پانی کی فراہمی کا بندوبست کیا ہوا ہے۔

(ہ) یہ درست ہے کہ محکمہ نے مزدوروں کے لئے لیبر کنٹین قائم کی ہوئی ہے جو کہ آج بھی موجود ہے اور اسٹیٹ کے مزدور اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔ علاوہ ازیں کچھ صنعتکاروں نے اپنی فیکٹریوں کی حدود کے اندر مزدوروں کو یہ سہولت فراہم کر رکھی ہے۔

(و) محکمہ نے مبلغ 255.00 ملین روپے کے فنڈز ADP سکیم برائے مالی سال 15-2014 میں ڈیمانڈ کئے ہیں۔ فنڈز کی دستیابی کے ساتھ ہی سیوریج سسٹم اور سڑکوں کی مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ مزید برآں اسٹیٹ ہذا کے صنعتکاران کی درخواست پر وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم کی تعمیل میں وزیر صنعت و سیکرٹری صنعت، مینجنگ ڈائریکٹر، پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن، ایم ڈی، واسا، اور ڈی سی او فیصل آباد نے مورخہ 2014-01-06 کو سمال انڈسٹریل اسٹیٹ، فیصل آباد کا دورہ کیا تا کہ صنعتکاران کے مسائل ترجیحی بنیادوں پر موقع پر سن کر ان کو حل کرنے کی کوشش کی جائے۔

کنزیومر پروٹیکشن کونسل کا قیام و دیگر تفصیلات

*2792: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کنزیومر پروٹیکشن کونسل کب قائم کی گئی اس کے مقاصد کیا تھے؟

(ب) اس کونسل کے تحت کتنی عدالتیں کام کر رہی ہیں اور کیا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں صارف عدالت موجود ہے؟

(ج) ان کورٹس میں کون کون سے مقدمات کی شنوائی کی جاتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) پنجاب کنزیومر پروٹیکشن کونسل 2006 میں قائم ہوئی۔ اس ادارے کا مقصد صارفین کے حقوق اور مفادات کو تحفظ فراہم کرنا اور اس سے متعلقہ شکایات کا بذریعہ ضلعی رابطہ آفیسر (DCO)/صارف عدالت فوری ازالہ کرنا ہے۔

(ب) اس کونسل کے تحت گیارہ صارف عدالتیں کام کر رہی ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں صارف عدالت موجود نہ ہے لیکن صارف عدالت فیصل آباد، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مقدمات کو سننے اور فیصلہ صادر کرنے کی بھی مجاز ہے۔

(ج) ان عدالتوں میں غیر معیاری مصنوعات وناقص خدمات کے خلاف مقدمات کی شنوائی کی جاتی ہے جن میں:

1۔ اشیاء کے بنانے والوں کے لئے تاریخ تیاری واختتام اجزاء کا اور اس کی ساخت وغیرہ کا بتانا۔
2۔ خدمات مہیا کرنے والوں کے لئے ان کی قابلیت اور استعمال میں لائی جانے والی اشیاء کی ساخت وغیرہ کا بتانا۔
3۔ قیمت فروخت کا نمایاں جگہ پر درج ہونا۔
4۔ خریدار کو رسید کا جاری کرنا۔
5۔ دھوکا دہی پر مبنی کاروبار۔
6۔ گمراہ کن اشتہار کی ممانعت۔

صوبہ میں قائم فیکٹریوں میں بوائلر پھٹنے کے واقعات کی روک تھام کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*2961: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر صنعت تجارت وسرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں فیکٹریوں میں بوائلر پھٹنے کے واقعات روکنے کے لئے حکومت نے کیا حفاظتی اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) کیا محکمہ فیکٹریوں کا باقاعدہ معائنہ کرتا ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو رواں سال میں صوبہ کی کتنی فیکٹریوں کے معائنے کئے گئے؟

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف)

1۔ پاکستان بوائلر اینڈ پریشر ویسل آرڈیننس 2002 کی پنجاب اسمبلی سے مورخہ 3۔دسمبر 2013 کو پنجاب بوائلرز اینڈ پریشر ویسل ایکٹ کے طور پر منظوری لی گئی /adopt کیا گیا ہے اور بوائلر کی تنصیب اور انسپکشن کے وقت مندرجہ ذیل حفاظتی تدابیر کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔
2۔ سیکنڈ ہینڈ اور نئے بوائلرز کی امپورٹ کے وقت تھرڈ پارٹی انسپکشن سرٹیفکیٹس کا حصول۔
3۔ لوکل بوائلر مینوفیکچرنگ کے وقت تھرڈ پارٹی انسپکشن سے سرٹیفکیٹس کا حصول ضروری سمجھا جاتا ہے۔

4۔ انسپکشن کے وقت جہاں ضروری ہو ویلڈنگ جائنٹس کی ریڈیو گرافی اور الٹراء سانک وغیرہ کروائی جاتی ہے۔

5۔ سالانہ انسپکشن کے وقت چلتے ہوئے بوائلرز کا اچانک معائنہ بھی کیا جاتا ہے اور بوائلرز پر لگے ہوئے سیفٹی والوز کی ورکنگ کو ensure کروایا جاتا ہے۔

6۔ سالانہ انسپکشن کے وقت بوائلر کے ناقص پارٹس کی مناسب تبدیلی اور مرمت کے لئے باقاعدہ ہدایات جاری کی جاتی ہیں۔

7۔ بوائلرز کے آپریشن کے لئے کوالیفائیڈ/ٹرینڈ عملہ کی موجودگی اور تعیناتی کو یقینی بنایا جاتا ہے۔

8۔ بوائلر کی ریگولر انسپکشن کے لئے دو ماہ پہلے باقاعدہ یاد دہانی کے خطوط کا اجراء۔

9۔ بوائلرز کی سالانہ انسپکشن کر کے اور تسلی بخش ہونے پر اپریشنل سرٹیفکیٹ جاری کیا جاتا ہے۔

10۔ انسپکشن کے وقت ہاؤس کیپنگ اور فائر فائٹنگ کے لئے ضروری ہدایات جاری کی جاتی ہیں۔

(ب) جی ہاں! ریگولر انسپکشن کی جاتی ہے اور یکم جولائی 2013 تا 31۔ جنوری 2014 تک صوبہ پنجاب میں تقریباً 1438 بوائلرز کی انسپکشن کی گئی ہے۔

سیالکوٹ: سمال انڈسٹریز اسٹیٹ میں پلاٹس کی الاٹمنٹ کی تفصیلات

*3187: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ ڈسکہ سیالکوٹ میں سمال انڈسٹریز اسٹیٹ میں 50 ایکڑ اراضی کا اضافہ کیا گیا ہے، گورنمنٹ کب تک اس اراضی کے پلاٹس کی الاٹمنٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کے بورڈ کی منظور شدہ انڈسٹریل پالیسی کے مطابق بیسک سمال انڈسٹریل اسٹیٹ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کی توسیع کا ارادہ رکھتی ہے جو کہ سیلف فنانس سکیم کے تحت بنائی جائے گی جس کے لئے چار سو کنال دو مرلے زمین ایکوائر کرنے کے لئے سیکشن چار کا نوٹیفکیشن جاری ہو چکا ہے۔

مزید برآں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ ڈسکہ کی توسیع کے لئے ڈویلپمنٹ کے کام کا تخمینہ بھی ہیڈ آفس میں مکمل کیا جا چکا ہے۔ تخمینہ کی منظوری کے بعد پلاٹوں کی الاٹمنٹ کے متعلق اخبار

میں اشتہار دے دیا جائے گا۔ پلاٹ الاٹمنٹ کے لئے درخواستیں وصول ہونے کے بعد بقیہ پروسیجر مکمل کیا جائے گا۔

ضلع لاہور: سال 2013 نئی لگائی گئی صنعتیں و دیگر تفصیلات

*3311: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں سال 2013 کے دوران کل کتنی صنعتیں کہاں کہاں اور کون کون سی لگائی گئیں؟

(ب) ضلع لاہور کی حدود میں کل کتنی صنعتیں ہیں نیز یہ صنعتیں کہاں کہاں پر واقع ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع لاہور میں سال 2013 کے دوران 122 نئے صنعتی یونٹس فیکٹریز ایکٹ 1934 کے تحت رجسٹرڈ ہوئے ہیں ان 122 صنعتوں کی فہرست و دیگر تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں موجود کل 3197 صنعتی یونٹس ہیں جن کی فہرست و دیگر تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب بھر میں باسمتی چاول کی برآمد کے بارے میں تفصیلات

*3501: جناب محمد انیس قریشی: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب میں باسمتی چاول کی سال 2013 میں کل کتنی پیداوار ہوئی اور کتنا چاول برآمد کیا گیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ہم چاول برآمد کر کے کثیر زر مبادلہ کما سکتے ہیں، کیا وزیر موصوف فیڈرل حکومت کے ذریعے بیرونی ممالک کے تاجروں سے ایسے معاہدے کرنے کے لئے کوشش کر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہر سال چاول کی بمپر کراپ کے باوجود بہت قلیل مقدار میں چاول برآمد کیا جاتا ہے جبکہ دیگر ممالک ہم سے پہلے ہی بیرونی ممالک سے معاہدے کر لیتے ہیں، کیا حکومت آئندہ فصل میں اپنی برآمدگی حکمت عملی میں تیزی لانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) پنجاب میں باسمتی چاول کی سال 2013 میں کل پیداوار کے اعداد و شمار وزارت تجارت کے پاس موجود نہیں ہیں۔ سال 2013 میں 34,39,987 ٹن چاول برآمد کیا گیا۔ تفصیل درج ذیل ہے:

چاول	3439987 ٹن
باسمتی	702213 ٹن
دیگر اقسام	2737774 ٹن

(ب) حکومت نے چاول کی برآمد کی کھلی اجازت دے رکھی ہے اور اس کے مطابق Private Sector ہی برآمد کرتا ہے۔

(ج) چاول کی برآمدات بڑھانے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے ہیں:

(i) حکومت نے STPF-2012-15 *میں چاول کے معیار کو جانچنے والی لیبارٹریز کو اونچے درجے پر لانے اور ان کو بین الاقوامی ایجنسیوں سے معمور کرانے پر زور دیا ہے۔

(ii) TDAP **وزارت تجارت پاکستانی برآمد کنندگان کو دوسرے ممالک بھجواتا ہے، جو وہاں پر ہمارے سفارت خانوں کے توسط سے درآمد کنندگان سے ملتے ہیں اور آرڈر لیتے ہیں۔

(iii) پاکستانی برآمد کنندگان کو بیرون ممالک میں منعقد ہونے والے تجارتی میلوں میں بھی بھجوایا جاتا ہے تاکہ وہ اپنی اشیاء کی نمائش کر سکیں۔

(iv) پاکستان میں بھی تجارتی نمائشوں / میلوں کا انعقاد کیا جاتا ہے جن میں ملکی اشیاء کی نمائش کی جاتی ہے اور بیرون ممالک سے درآمد کنندگان شمولیت اختیار کرتے ہیں۔

*Strategic Trade Policy Framework, 2012-15

**Trade Development Authority of Pakistan

گوجرانوالہ: لیدر انسٹیٹیوٹ سے متعلقہ معلومات

*3703: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گوجرانوالہ لیدر انسٹیٹیوٹ اور ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ کی نئی عمارت کی تعمیر کب شروع کی گئی، یہ عمارت کب تک مکمل ہو گی اور اس پر کل کتنی لاگت آئے گی؟

(ب) لیدر انسٹیٹیوٹ اور ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ کی نئی عمارت تعمیر کرنے کے لئے کل کتنے درخت کاٹے گئے، کیا مذکورہ درخت نیلام کر دیئے گئے ہیں اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

(ج) ضلع گوجرانوالہ میں ٹیوٹا کے زیر اہتمام چلنے والے کس کس ادارے میں کون کون سی مشینری کب سے خراب پڑی ہے؟

(د) کیا حکومت تعمیر کی جانے والی نئی بلڈنگ کا معیار چیک کرنے، اسے بہتر بنانے اور مشینری و دیگر امور کی نگرانی و جانچ پڑتال اور دیکھ بھال کے لئے منتخب نمائندوں پر مشتمل کوئی نگران کمیٹی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) گورنمنٹ لیدر انسٹیٹیوٹ کی تعمیر 2010 میں شروع ہوئی اور محکمہ بلڈنگ گوجرانوالہ کے مطابق یہ دسمبر 2014 میں مکمل ہو جائے گی اور اس کی تاخیر کی وجہ محکمہ اوقاف کی جانب سے زمین کے دعوے کے جواب میں عدالتی حکم کی وجہ سے کام روکنا پڑا۔ اس کی عمارت کی تعمیر پر ٹوٹل خرچہ 103.861 ملین آئے گا۔

ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ (گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی گوجرانوالہ) کی عمارت کی تعمیر 2010 میں شروع کی گئی، بعدازاں محکمہ اوقاف کی جانب سے زمین کی ملکیت کے دعوے کے جواب میں عدالتی حکم کی وجہ سے کام روک دیا گیا۔ عدالتی اجازت کے بعد تعمیر کا آغاز 2012 میں دوبارہ شروع کیا گیا، محکمہ پراونشل بلڈنگز گوجرانوالہ کے مطابق یہ عمارت اپریل 2015 تک مکمل ہو جائے گی۔ اس عمارت کی تعمیر کا تخمینہ لاگت 196.170 ملین روپے رکھا گیا ہے۔

(ب) گورنمنٹ لیدر انسٹیٹیوٹ کی تعمیر کے لئے تقریباً چھوٹے بڑے 131 درخت کاٹے گئے جن میں شیشم، کیکر اور سفیدہ کے درخت شامل ہیں جبکہ ان کی نیلامی ہونا ابھی باقی ہے، کیونکہ محکمہ جنگلات کو ان کی قیمت کے تخمینہ کے لئے درخواست بھیجی جا چکی ہے۔ (درختوں) کی تفصیل ہمراہ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ (گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی گوجرانوالہ) کی نئی عمارت کی تعمیر کے لئے کوئی درخت نہیں کاٹا گیا۔

(ج) ضلع گوجرانوالہ میں ٹیوٹا کے زیر اہتمام چلنے والے اداروں میں خراب ہونے والی مشینری وقتاً فوقتاً مرمت کروائی جاتی ہے اور اس وقت ان اداروں میں چلنے والے کورسز کی ضرورت کی کوئی مشینری خراب حالت میں نہیں ہے۔

(د) تعمیر کی جانے والی نئی بلڈنگ کا معیار چیک کرنے اور اس کو بہتر بنانے کے لئے پراونشل بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ گوجرانوالہ کے انجینئرز کے علاوہ حکومت پنجاب کے احکامات کے تحت ٹیوٹا نے تھرڈ پارٹی کنسلٹنٹ فرم کی خدمات حاصل کر رکھی ہیں۔ ٹیوٹا کا پراجیکٹ ونگ اور ڈسٹرکٹ مینجمنٹ ٹیوٹا کا ٹیکنیکل سٹاف بھی مستقل بنیادوں پر یہ کام سرانجام دیتا رہتا ہے مشینری اور دیگر امور کی نگرانی و جانچ پڑتال اور دیکھ بھال کے لئے اداروں میں مشینری وغیرہ کی ریگولر بنیادوں پر evaluations کی جاتی ہیں۔ ٹیکنیکل کمیٹی نئی مشینری خریدنے اور موجودہ مشینری کی مرمت کے بارے میں رپورٹ مرتب کرتی ہے۔ پروکیورمنٹ کمیٹی مشینری وغیرہ کی خریداری اور مرمت کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ فزیکل انسپکشن کمیٹی مشینری وغیرہ کی خریداری یا مرمت کو چیک کرنے اور اس بابت تسلی بخش کام کی رپورٹ مرتب کرتی ہے۔ اس کے علاوہ ٹیوٹا سیکرٹریٹ کے اعلیٰ افسران پر مشتمل سٹیرنگ کمیٹی بھی ADP سکیم کے تحت خریدی گئی مشینری کی چیکنگ سرانجام دیتی رہتی ہے۔ ان سب کے علاوہ ٹیوٹا نے ہر ڈسٹرکٹ میں چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے نامزد صنعتکاروں پر مشتمل، ڈسٹرکٹ بورڈ آف مینجمنٹ بنائے ہیں جو اداروں کے تمام معاملات کی نگرانی و دیکھ بھال کا کام سرانجام دیتے ہیں۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: سمال انڈسٹریل اسٹیٹس کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*3716: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے شہریوں کا روزگار کاشتکاری کے انتہائی چھوٹے یونٹس اور چھوٹے کاروبار پر مشتمل ہے اور یہاں بے روزگاری کی شرح انتہائی زیادہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ماضی میں ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کوئی بڑی صنعتیں نہیں لگائی گئیں؟

(ج) کیا حکومت ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹس قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):

(الف) ہاں! یہ درست ہے۔ زیادہ تر لوگ کاشتکاری کرتے ہیں اور باقی ماندہ لوگ اپنے چھوٹے چھوٹے کاروبار میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ جیسا کہ دودھ، کپڑا، پرچون، ہوٹل، مرغی خانے، برف خانے اور گھروں میں خصوصاً خواتین تارکشی کا کام کرتی ہیں۔

(ب) ہاں! یہ بھی درست ہے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کل 173 صنعتی یونٹس ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تاہم مندرجہ ذیل صنعتوں کے قیام کا مستقبل روشن ہے۔ سٹرا بورڈ، آر سی سی پائپس، گرائیڈرز، سلیبز، الیکٹریکل اسیسریز، وائر گاز ویونگ، پی وی سی فٹ ویئر، پولٹری فارم ایکوئپمنٹ، پلاسٹک فلیش ٹینکس، سٹیل ڈورز اینڈ ونڈوز، مزید برآں ضلع میں سرمایہ کاری کے لئے منصوبہ جات کی تفصیل تیار کی گئی ہے جس کی تفصیل بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن، ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹس قائم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ٹیکنیکل کالج سے متعلقہ تفصیلات

*3739: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق ٹیکنیکل کالج ضلع کی سطح پر قائم کئے جائیں گے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو پھر ٹوبہ ٹیک سنگھ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہونے کے باوجود یہاں پولی ٹیکنیکل کالج کیوں قائم نہیں کیا گیا؟

(ج) کیا ٹیوٹا کے تحت چلنے والے کمرشل انسٹیٹیوٹس اور کامرس کی تعلیم کے ادارے اور ان کا سٹاف محکمہ تعلیم کے تحت آچکے ہیں یا ابھی تک ٹیوٹا کے زیر کنٹرول کام کر رہے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):

(الف) ٹیکنیکل کالج علاقہ میں موجود انڈسٹری کی ضرورت کے پیش نظر قائم کئے جاتے ہیں۔ٹیوٹا کے 29 کالج آف ٹیکنالوجی میں سے 23 کالجز 17 ضلعی ہیڈکوارٹر بنائے گئے ہیں جہاں بعض ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز میں ایک سے زائد جیسے لاہور میں 03، فیصل آباد میں 02 کالج واقع ہیں اور باقی 6 تحصیل ہیڈ کوارٹرز پر قائم کئے گئے ہیں جبکہ 19 ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز پر ابھی تک TEVTA کے ٹیکنیکل کالج قائم نہیں کئے گئے ہیں۔لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ٹوبہ ٹیک سنگھ اگرچہ ضلعی ہیڈکوارٹر ہے لیکن ٹیکنیکل کالج تحصیل کمالیہ میں موجود انڈسٹری کی ضرورت کو مدنظر رکھ کر بنایا گیا ہے۔ یہ ادارہ کمالیہ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، تاندلیانوالہ، پیر محل، کنجوانی اور ماموں کانجن کی ٹیکسٹائل، ویونگ اور شوگر انڈسٹری کی ضرورت کو پورا کر رہا ہے۔

(ج) ٹیوٹا کے تحت چلنے والے کمرشل انسٹیٹیوشن اور کامرس کی تعلیم کے ادارے اور ان کا سٹاف 31۔ جولائی 2012 سے ہائر ایجوکیشن کے زیر کنٹرول جا چکے ہیں۔

روات میں انڈسٹریل اسٹیٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3917: محترمہ تمکین اختر نیازی: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روات میں واقع انڈسٹریل اسٹیٹ میں انفراسٹرکچر کی ناگفتہ بہ حالت ہے؟

(ب) کیا حکومت اس کی بہتری کا کوئی منصوبہ رکھتی ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو اس منصوبے کی تکمیل کب تک متوقع ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):

(الف) روات میں پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کی کوئی انڈسٹریل اسٹیٹ نہیں ہے۔چنانچہ اس سوال کا پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن سے تعلق نہیں ہے۔

(ب) چونکہ رواٹ میں پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کی کوئی انڈسٹریل اسٹیٹ نہیں ہے لہذا اس کی بہتری کا بھی کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔

فیصل آباد: داؤد ٹیکسٹائل ملز میں بوائلر پھٹنے سے مزدوروں کی ہلاکت اور دیگر تفصیلات

*3944: میاں طاہر: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 28۔دسمبر 2013 بروز جمعرات فیصل آباد کے سرگودھا روڈ پر واقع داؤد ٹیکسٹائل ایکسپورٹ میں بوائلر پھٹنے کے نتیجے میں دو محنت کش جاں بحق جبکہ 14 شدید زخمی ہو گئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان زخمیوں میں سے بعد ازاں مزید چار مزدور جاں بحق ہو گئے؟

(ج) ان زخمی اور جاں بحق ہونے والے مزدوروں کی مالی امداد کے لئے صوبائی حکومت اور ضلعی حکومت فیصل آباد نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(د) اس فیکٹری کی چیکنگ کی ذمہ داری کن کن حکومتی ادارہ جات کی ہے؟

(ہ) یکم جنوری 2013 سے 28۔دسمبر 2013 تک ان ادارہ جات کے کس کس ملازم نے اس فیکٹری کی چیکنگ کس کس تاریخ کو کی تھی؟

(و) کیا کبھی انہوں نے اس میں لگے بوائلرز کی غیر معیاری ہونے کی نشاندہی کی تھی تو کس تاریخ کو اور اس پر عملدرآمد نہ ہونے پر ان اداروں نے اس فیکٹری کے خلاف کیا ایکشن لیا تھا؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) یہ بات اس حد تک درست ہے کہ داؤد ٹیکسٹائل ایکسپورٹ میں تھرموآئل ہیٹر کا حادثہ ہوا اور اس میں دو محنت کش جاں بحق جبکہ چودہ شدید زخمی ہو گئے تھے۔ مگر یہ بھی وضاحت کی جاتی ہے کہ یہ حادثہ 28۔دسمبر 2013 کو نہیں بلکہ 26۔دسمبر 2013 کی رات کو ہوا تھا اور یہ حادثہ سٹیم بوائلر کا نہیں تھا بلکہ تھرموآئل ہیٹر کا تھا اور تھرموآئل ہیٹر بوائلر اینڈ پریشر ویسلز (امینڈمنٹ) ایکٹ 2013 کے purview میں نہیں آتا۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ بعد ازاں ان زخمیوں میں سے مزید چار مزدور جاں بحق ہو گئے تھے۔

(ج) ملزانتظامیہ کے بیان کے مطابق:

1۔ صوبائی محکمہ سوشل سکیورٹی تنخواہ کے برابر پنشن ادا کرے گا۔

2۔ صوبائی حکومت 5لاکھ روپے فی ورکر ڈیتھ گرانٹ ادا کرے گی۔

3۔ 4لاکھ روپے فی ورکر گروپ انشورنس کی صورت میں لواحقین کو ادا کرے گا۔

4۔ زخمی ہونے والے مزدوروں کی تنخواہ ملزانتظامیہ باقاعدگی سے ادا کر رہی ہے اور علاج کے خرچہ کے علاوہ راشن وغیرہ بھی دے رہی ہے۔

5۔ ملزانتظامیہ نے ان کے واجبات کے علاوہ 2لاکھ روپے فوت ہونے والے ورکرز کے لئے بھی ادا کئے ہیں۔

(د) یوں تو ہر فیکٹری کی مختلف مشینری اور لیبر وغیرہ کو چیک کرنے کے لئے کئی محکمہ جات اپنا کام کرتے ہیں اس خاص مشینری یعنی تھرموآئل ہیٹر جس کا حادثہ ہوا تھا اس کی چیکنگ انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ نہیں کرتا۔

(ہ) حادثہ والی مشینری / تھرموآئل ہیٹر کی انسپکشن ہمارے ادارہ بوائلر انسپکشن ونگ / انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب نے نہیں کی تھی کیونکہ یہ اس کے دائرہ کار میں نہ آتی ہے۔

(و) ہمارے ادارہ یعنی بوائلر انسپکشن ونگ / انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب کے دائرہ کار میں تھرموآئل ہیٹر کی چیکنگ نہیں آتی اس لئے اس کی انسپکشن کی گئی اور نہ ہی کسی چیز کے غیر معیاری ہونے کے متعلق کوئی نشاندہی کی گئی۔

چوہدری مونس الٰہی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ جی، چوہدری صاحب!

چوہدری مونس الٰہی: جناب سپیکر! میں قرارداد کے حوالے سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر وزیر قانون نے ہماری قرارداد میں کوئی ترمیم کرنی ہے تو ہمارے ساتھ discuss کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، amendment والی قرارداد جلدی لائی جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرے دو بہت ہی اہم سوالات ہیں۔ میں گزارش کروں گا کہ ان کو pendingفرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! ڈاکٹر سید وسیم اختر کے دو سوالات ہیں آپ نے ان سے متعلق ڈاکٹر صاحب کو اپنے چیمبر میں بُلوا کر مطمئن کرنا ہے۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! اگر یہ ہماری قرارداد میں ترمیم کر رہے ہیں تو پھر پہلے ہمارے ساتھ discussکرلیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرے خیال میں آپ اپنی قرارداد پڑھ دیں گے اور وہ اپنی قرارداد پڑھ لیں گے۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! اگر اتفاق رائے ہو جاتا ہے تو پھر مشترکہ طور پر قرارداد پیش ہو جائے گی اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ اپنی ترمیم کے حوالے سے پہلے ہمارے ساتھ discuss کرلیں تو بہتر ہوگا۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ بات ٹھیک ہے۔ ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر discussکرلیتے ہیں اور اپنی ترمیم کو shareکرلیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگر آپ دونوں مل بیٹھ کر کوئی مشترکہ قرارداد لے آئیں تو بڑی اچھی بات ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں ایک انتہائی اہم مسئلے پر پانچ منٹ بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! پانچ منٹ نہیں بلکہ ایک منٹ بات کرلیں۔

جہلم ڈگری کالج ٹالیانوالہ کے لئے آئی ٹی ٹیچرز مہیا کرنے کا مطالبہ

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! چار سال پہلے اس حکومت نے پنجاب کے تقریباً چھبیس کالجوں میں Four Year B.Sc(Honours) degree programmeشروع کیا تھا۔ یہ ڈگری

ایم ایس سی کے برابر ہے۔اس پروگرام میں جہلم ڈگری کالج ٹالیانوالہ بھی شامل تھا۔اس کالج میں آئی ٹی کی کلاسوں کے لئے عدنان نامی ایک ٹیچر تھا جس کو جہلم سے لاہور بُلوا لیا گیا ہے۔اس ٹیچر نے دو سال تک جہلم کے کالج میں تعلیم دی اور وہاں پر تقریباً دو سو طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن میں 37 فیصد لڑکیاں ہیں اور باقی لڑکے ہیں۔یہ بچے بڑے دور دراز علاقوں سے وہاں پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔میر پور، پنڈ دادن خان اور گجرات تک کے بچے یہاں پر تعلیم حاصل کرنے آتے ہیں۔یہ استاد دو سال تک جہلم ڈگری کالج میں تعلیم دیتا رہا اور پھر اسے لاہور بُلوا لیا گیا۔وہاں پر تین اساتذہ کی ضرورت ہے اور صرف ایک استاد کام کر رہا تھا۔ایک بندے کو خوش کرنے کے لئے پورے انسٹیٹیوٹ کو تباہ کیا جا رہا ہے۔میری آپ سے بڑی مؤدبانہ گزارش ہے کہ جہلم ڈگری کالج ٹالیانوالہ میں فوری طور پر اساتذہ مہیا کئے جائیں۔ہمیں آئی ٹی کے چھ اساتذہ چاہئیں تو ان میں سے کم از کم دو ہی مہیا کر دیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آج ایوان میں وزیر تعلیم موجود نہیں ہیں۔وہ کل یا پرسوں جس دن ایوان میں تشریف لاتے ہیں تو انشاءاللہ ان سے اس بات کا جواب لیں گے۔آپ تشریف رکھیں۔اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔سردار محمد جمال خان لغاری صاحب کا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 486 ہے اور اس کا جواب آنا تھا۔

ضلع ڈیرہ غازی خان: بیس خواتین کا اغواء برائے تاوان اور بے حرمتی سے متعلقہ تفصیلات

(---جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ توجہ دلاؤ نوٹس پہلے take up ہو چکا ہے اور اس کے اُوپر discussion بھی ہوئی تھی۔اب ڈیرہ غازی خان میں ڈی پی او اور آر پی او کے عہدوں پر نئے آفیسرز تعینات ہوئے ہیں۔محرک سردار محمد جمال خان لغاری کی میرے ساتھ میرے آفس میں بیٹھ کر اس بارے میں بات ہوئی ہے۔میں گزارش کروں گا کہ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کر دیا جائے کیونکہ موجودہ ڈی پی او اور آر پی او نے یقین دلایا ہے کہ اس کے اُوپر پوری طرح سے قانون اور ضابطے کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔اگر کوئی ضرورت

محسوس ہوئی تو محرک اس معاملے کو بعد میں دوبارہ take up کر لیں گے لہذا میں یہ درخواست کروں گا کہ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! 13- مئی 2014 کو میرے ضلع پاکپتن میں زبردست ژالہ باری ہوئی ہے۔ یہ ایک آفت تھی۔ وہاں پر تقریباً پچپن منٹ تک بارش اور ژالہ باری ہوتی رہی۔ اس علاقے میں گندم اور مکئی کی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں اور کسانوں کا کروڑوں روپے کا نقصان ہوا ہے جس سے کسانوں کے معاشی حالات بہت خراب ہو گئے ہیں۔ میری اس ایوان میں یہ درخواست ہے کہ ہمارے اس علاقے میں محکمہ ریونیو کے ذریعے سروے کروایا جائے۔ اس آفت کی لپیٹ میں جو جو علاقے آئے ہیں ان کے قرضہ جات اور زرعی ٹیکس وغیرہ معاف کئے جائیں۔ ان کسانوں کو نئے قرضہ جات دیئے جائیں تاکہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! کیا آپ نے اس حوالے سے کوئی تحریک جمع کروائی ہے؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جی، نہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: تو آپ اس حوالے سے باقاعدہ تحریک لے آئیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جی، بہتر ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! ابھی تشریف رکھیں۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 543 میاں محمود الرشید صاحب کا ہے۔

رحیم یار خان: تین سالہ بچی کو زیادتی کے بعد قتل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

543: میاں محمود الرشید: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 2014-04-09 کی خبر کے مطابق رحیم یار خان کے علاقہ موضع کاچھا میں تین سالہ بچی کو زیادتی کے بعد قتل کر کے کھیتوں میں پھینک دیا اور نعش کو جانور کھاتے رہے؟

(ب) واقعہ کی تفتیش اور ملزمان کی گرفتاری میں اب تک ہونے والی پیشرفت سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، راناصاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ انتہائی افسوسناک اور قابل مذمت واقعہ پیش آیا۔ اس کا مقدمہ درج کیا گیا اور چونکہ اس مقدمہ میں کوئی نامزد ملزم نہیں تھا تو پولیس نے اس مقدمہ کو پوری طرح سے pursue کرنے کے بعد گنہگار ملزم کو گرفتار کر لیا اور اُس مقدمہ کا چالان مقامی دہشتگردی کی عدالت میں پیش کر دیا گیا ہے۔ اس مقدمہ کو pursue کر کے اس قبیہہ فعل کرنے والے ملزم کو قرار واقعی سزا دلوائی جائے گی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ اس طرح کے واقعات روز اخبارات میں رپورٹ ہو رہے ہیں اور ایسے واقعات کی روک تھام اس لئے نہیں ہو رہی کہ مجرمان کو قرار واقعی سزا نہیں ملتی۔ سُنبل کیس کو زمین کھا گئی یا پھر آسمان نگل گیا، کچھ پتا نہیں کہ اُس کیس کا کیا ہوا؟ یہ روزانہ کا معمول ہے کہ جنسی تشدد کے واقعات ہو رہے ہیں اس لئے حکومت کو ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے خصوصی کاوشیں کرنی چاہئیں کیونکہ جب تک ایسے واقعات میں ملوث ملزمان کو کڑی ترین سزائیں دے کر لٹکا ہوا نہیں دکھائیں گے اُس وقت تک ایسے واقعات میں کمی نہیں آئے گی۔ جس طرح سے نیچے سے جواب آئے گا رانا صاحب تو اُسی طرح پڑھ دیتے ہیں کہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہم ملزمان کو گرفتار کریں گے، اس کی پیروی کریں گے، اُن کو سزائیں دلوائیں گے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ پچھلے ایک سال کے اندر جب سے یہ نئی اسمبلی وجود میں آئی ہے کوئی ایک ایسا واقعہ ہوا ہو جس کے ملزمان کو لٹکا دیا گیا ہو اور پریس یا اس ایوان کے اندر پتا چلا ہو کہ ہاں، یہ وہ ملزمان تھے جنہیں عبرت ناک سزا دی گئی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اسی توجہ دلاؤ نوٹس کے حوالہ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس طرح کے واقعات کی cognizance لی جاتی ہے اور مقدمات چلتے ہیں۔ ان محرکات پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے کہ یہ واقعات رونما کیوں ہوتے ہیں؟ ہمارے میڈیا کے اندر ایسے ڈرامے، ایسی فلمیں اور

مارکیٹ کے اندر ایسا literature available ہے جو اس چیز کا محرک بنتا ہے تو اس کے لئے بھی کوئی بندوبست کرنا چاہئے کہ ایوان کی کوئی کمیٹی بننی چاہئے تاکہ اس کے اوپر اچھے طریقہ سے study ہو اور اس حوالے سے دُور رس اقدامات تجویز کرنے چاہئیں۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! مجھے ان سے پوچھ کے بتا دیں کہ amendment رائیونڈ سے تو نہیں ہو کر آ رہی؟

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 557 میاں طارق محمود صاحب کا ہے جی، میاں طارق محمود صاحب!

تھانہ ڈنگہ گجرات کے علاقہ نور جمال میں شہری کے قتل اور ملزمان کی گرفتاری سے متعلقہ تفصیلات

557: میاں طارق محمود: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 28-مارچ 2014 روزنامہ "جذبہ" گجرات کی خبر کے مطابق گجرات تھانہ ڈنگہ کے علاقہ نور جمال میں مہر غلام حسین کو قتل کر دیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تھانہ ڈنگہ (گجرات) میں اس قتل کا مقدمہ درج ہے جس میں ملزمان بھی نامزد ہیں؟

(ج) مقدمہ میں ملوث نامزد ملزمان کی گرفتاری اور کیس کے متعلق مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ کیس میرے آفس میں محرک موصوف کی موجودگی میں ڈی پی او گجرات سے discuss ہوا ہے۔ اس کیس کی پہلی تفتیش پر مدعی فریق کو اعتماد نہیں ہے تو second investigation کا فیصلہ کیا گیا ہے جو district level پر first stage of investigation ہو گی۔ اس کیس کی reinvestigation کے لئے ایک ڈی ایس پی اور دو انسپکٹرز پر مشتمل ٹیم بنائی گئی ہے جس پر فریقین متفق ہیں اور محرک موصوف کو بھی اُس ٹیم کے اوپر اعتماد ہے، ملک حنیف صاحب گجرات سے

ہی ہمارے معزز ایم پی اے ہیں وہ بھی میرے آفس میں موجود تھے تو انشاء اللہ اس کیس کو اس investigation کے بعد یکسو کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ جی، آصف محمود صاحب!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں اس ایوان کی توجہ راولپنڈی کے اندر پیش آنے والے ایک واقعہ کی طرف دلانا چاہ رہا ہوں۔ اس مہینے کی چار تاریخ کو راولپنڈی شہر میں ایک پولیس ناکے کے اوپر بائیک پر سوار عرفان عزیز نامی ایک شخص کو پولیس والوں نے روکا، وہ کسی وجہ سے نہیں رُکا تو پولیس والوں نے اُس کا تعاقب کیا اور موبائل گاڑی کی ٹکر مار کر اُس کو گرایا۔ اُس کو رائفل کے بٹ مار مار کر اُس کے کولہے کی ہڈی دو جگہ سے fracture کر دی، اُس کی زبان کٹ گئی، اُس کا ایک کان کٹ گیا، اُس کا مثانہ totally damage ہو گیا، اُس کا پتا پھٹنے کے بعد اُس کی سرجری ڈی ایچ کیو ہسپتال کے اندر ہوئی۔ اس بربریت اور خوفناک واقعہ کے بعد ایس پی صاحب نے وہاں پر انکوائری کا آرڈر کیا، اُس انکوائری میں گواہ پیش ہوئے جس پر چار پولیس اہلکار معطل ہو گئے یہ اس کا ایک فیز ہے اور یہ سارا کیس میڈیا پر بھی رپورٹ ہوتا رہا۔ اُس شخص کا ڈی ایچ کیو ہسپتال کے اندر علاج جاری تھا تو گزشتہ تین دن سے اُس کے لواحقین مجھے بار بار فون کر رہے ہیں کہ ایم ایس، ڈی ایچ کیو ہسپتال نے اُسے 14 تاریخ سے discharge کر دیا ہے۔ میں نے وہاں پر ذاتی طور پر جا کر visit کیا ہے اُس کو بخار ہے، وہ بول سکتا ہے نہ بیڈ پر اپنے طور پر ہل سکتا ہے۔ میں نے جب ایم ایس صاحب سے بات کی تو انہوں نے بتایا کہ اُس کا ایک سرجری کا issue تھا جو ہم نے operate کر کے settle کر دیا تھا۔

جناب سپیکر! دوسرا urology issue سے related ہے اور تیسرا orthopedic issue کا ہے۔ بقول ایم ایس صاحب ڈی ایچ کیو ہسپتال راولپنڈی کے اندر دونوں department functional نہیں ہیں۔ اُن کا یہ کہنا تھا کہ ہمارے پاس orthopedic surgeon ہے نہ Urologist ہے لہذا ہم نے اُس کو discharge کر دیا ہے۔ پھر میں نے ای ڈی او (ہیلتھ) کو فون کیا انہوں نے مجھے بتایا کہ تینوں Nursing Hospitals میری jurisdiction کے اندر نہیں آتے۔ بے نظیر بھٹو ہسپتال کے ایم ایس صاحب سے آج میں نے بات کی تو انہوں نے کہا کہ ہمیں فلاں ایم ایس تحریری لکھ کر دیں تو ہم اُس مریض کو admit کر لیں گے۔ میں پچھلے تین دن سے محکمہ صحت سے متعلقہ سب لوگوں سے رابطہ کر رہا ہوں لیکن کوئی شخص میری بات سننے کو تیار نہیں ہے۔ افسوس کی

بات یہ ہے کہ اُس شخص کے لواحقین دھاڑیں مار مار کر رو رہے ہیں اور اُن کی request یہ ہے کہ اس کا کسی اچھی جگہ سے علاج ہو جائے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اگر یہاں پر وزیر صحت موجود ہیں تو ہمیں اس پر فوری طور پر intervene کرنا چاہئے جس سے ایک قیمتی جان ضائع ہونے سے بچ سکتی ہے۔ اگر پولیس کے پریشر میں آ کر اُس مریض کو ایک ہسپتال discharge کر دیتا ہے اور کوئی دوسرا ہسپتال اُس مریض کو entertain نہیں کرے گا تو وہ expire ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں آصف محمود صاحب! وزیر صحت موجود نہیں ہیں۔ آپ اجلاس ختم ہونے کے بعد میرے چیمبر میں آ جائیں میں اُن سے خود بات کرتا ہوں۔

تحاریک استحقاق

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 2 پیر خضر حیات شاہ کھگہ صاحب کی ہے۔ یہ تحریک پڑھی جا چکی ہے۔ جی، رانا صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کا ابھی جواب موصول نہیں ہوا اس تحریک استحقاق کو pending فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک استحقاق کو next session تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 4 رانا طاہر بشیر صاحب کی طرف سے ہے۔ جی، رانا صاحب!

ڈی ای او ایجوکیشن (ملتان) کا معزز ممبر اسمبلی کے خلاف نازیبا الفاظ کا استعمال

(۔۔۔ جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق ہمارے وزیر جیل خانہ جات عبدالوحید ارائیں صاحب نے اس تحریک کے حوالے سے کوئی compromise کرا دیا ہے اور یہ معاملہ اب باقی نہیں رہا تو اس تحریک استحقاق کو dispose of کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک استحقاق کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 5 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ جی، رانا صاحب!

کالم نویس ڈاکٹر صفدر محمود کے معزز ممبران اسمبلی کے خلاف ہتک آمیز اور بے بنیاد الزامات

(---جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق میں شیخ علاؤالدین صاحب نے جو بات کی ہے وہ بات بالکل درست ہے۔ اس کالم میں جن خیالات یا جس رائے کا اظہار کیا گیا وہ نامناسب ہے لیکن اس کا طریق کار یہی ہے کہ شیخ صاحب اگر مناسب سمجھیں تو اس کا جواب متعلقہ اخبار یا ادارے کو بھیجا جا سکتا ہے اور جس جگہ پر یہ کالم چھپا ہے اُسی جگہ پر شیخ صاحب یا کسی بھی فرد کی رائے جو کالم نویس کی رائے سے اتفاق نہیں رکھتی تو ادارہ اُس کو بھی اُسی جگہ پر شائع کرنے کا پابند ہے۔ اس سلسلہ میں اُس ادارہ نے اس بات کی یقین دہانی بھی کرائی ہے اور اس میں جواب یہ ہے کہ اخبارات میں شائع ہونے والے آرٹیکل اور مضامین کالم نگار کی ذاتی رائے پر مبنی ہوتے ہیں۔ اخبارات کسی بھی شخص کی رائے کو شائع کرنے میں مکمل طور پر آزاد ہے۔ اس سلسلہ میں یہ عرض ہے کہ اس معاملہ کو privilege motion کے طور پر accommodate کرنا مناسب نہیں ہے تو میری یہی request ہوگی کہ اس تحریک استحقاق کو dispose of کر دیا جائے۔

(اذانِ مغرب)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ یہ پوری اسمبلی کے استحقاق کا مسئلہ ہے۔ یہ حق کسی کالم نویس کو نہیں پہنچتا کہ وہ ہماری اسمبلی کے بارے میں اس قسم کے remarks دے۔ لاء منسٹر صاحب نے خود کہا ہے کہ میں نے جو معاملہ اٹھایا ہے وہ بالکل درست ہے اور یہ اسمبلی جو دس کروڑ عوام کی نمائندہ ہے اس سے اوپر کوئی کالم نویس اور اخبار نویس نہیں ہو سکتا۔ میں آپ کو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تحریک استحقاق منظور کر کے ان کو notice کیوں نہیں دیا جاتا؟ ان کو بلائیں میں یا اور جو بھی ہمارے صاحبان یہاں سے بیٹھنا چاہیں میں ان کو ثابت کرتا ہوں کہ انہوں نے گورنمنٹ کی پالیسیوں کو بھی بُرا بھلا کہا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم ایم پی ایز اور ایم این ایز نوکریاں دیتے ہیں۔ یہ پورے ایوان کے استحقاق کا مسئلہ ہے۔ اس کو اس طرح dispose of نہیں کرنا چاہئے اور جو "جیو" کے خلاف ہو رہا ہے کہ وینا ملک کو بلا کر ایک فیصلہ کیا تو وہ بھی ذاتی رائے تھی۔ اس کے اوپر کیوں اتنا شور مچ رہا ہے؟ اگر یہ ذاتی رائے ایک کالم نویس کی ہے تو میں یا میرا کوئی بھی یہاں بیٹھا colleague ہے---

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اس تحریک استحقاق کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اور نماز مغرب کے لئے 20 منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے
اجلاس کی کارروائی 20 منٹ تک کے لئے ملتوی کی گئی)
(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب قائم مقام سپیکر
شام 7 بج کر 35 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! شیخ علاؤالدین صاحب نے جو تحریک استحقاق پیش کی ہے تو جس اخبار میں یہ کالم شائع ہوا ہے، ان سے بھی بات ہوئی ہے میرا خیال ہے کہ زیادہ مناسب یہ ہے کہ شیخ صاحب کو جب کالم نویس کی رائے سے اتفاق نہیں ہے تو یہ اس کا جو بھی مؤثر ترین جواب ہے وہ تحریر فرما دیں تو ان کے نام سے اس اخبار میں اسی جگہ پر شائع ہو جائے گا۔ یہ تو نہیں ہوتا کہ جو اس نے کہا ہے اسے تسلیم کر لیا جائے گا، ان کی اپنی ذاتی رائے ہے وہ جو بھی کہیں اس سے ادارے کا بھی متفق ہونا ضروری نہیں ہوتا بلکہ وہاں پر باقاعدہ یہ تحریر ہوتا ہے کہ کالم نویس یا کالم analysis سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں ہوتا اس لئے میرا خیال ہے کہ مناسب طریقہ یہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اسے رہنے دیں اور اس تحریک استحقاق کو next week تک pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک استحقاق ڈاکٹر نادیہ عزیز صاحبہ کی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ نے خود اپنے چیمبر میں بیٹھ کر یہ فرمایا تھا کہ اسے میں دیکھ لوں گا اور فیصلہ کر دوں گا۔ یہ استحقاق کمیٹی کے پاس جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اس تحریک استحقاق کو آئندہ ہفتہ تک کے لئے pending کرتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں کہ یہ ایوان کی respect کا مسئلہ ہے اور اب اگر ایک ادارہ ہے یا ایک کالم نویس ہے تو ہمیں اس سے خوفزدہ تو نہیں ہونا چاہئے جبکہ ہم وہ کام کرتے ہی نہیں۔ کیا ہم تھانیدار لگواتے ہیں جو کہ اس میں لکھا ہوا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی اس سے خوفزدہ نہیں ہوتا۔ آئندہ ہفتے اسے دیکھ لیتے ہیں۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 13 ڈاکٹر نادیہ عزیز صاحبہ کی طرف سے ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں اس لئے اس تحریک استحقاق کو آئندہ ہفتے کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! مجھے قرارداد پیش کرنے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے میری بات تو نہیں مانی تھی اور واک آؤٹ کر کے چلے گئے تھے۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! یہ حکومت کی ترمیم شدہ قرارداد ہے جو کہ اس وقت مجھے آپ نے دی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے نہیں دی بلکہ آپ کی آپس میں بات ہوئی تھی۔ اب دونوں قراردادیں آ گئی ہیں۔۔۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! آپ نے میرے ساتھ commitment کی تھی کہ وقفہ سوالات کے بعد آپ کو قرارداد پڑھ لینے دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! آپ تو واک آؤٹ کر کے چلے گئے تھے۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! آپ مجھے ہماری اپنی قرارداد پڑھنے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے آپ کو کہا تھا کہ وقفہ سوالات کے بعد موقع دیا جائے گا لیکن آپ واک آؤٹ کر کے چلے گئے۔

چودھری مونس الٰہی: یہ حکومت کی قرارداد ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے آپس میں بیٹھ کر طے کرنا ہے۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! آپ کے سامنے یہ قرارداد مجھے دی گئی ہے اور یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم اس قرارداد کو پڑھیں بلکہ میں اسے پھاڑتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر چودھری مونس الٰہی ترمیم شدہ قرارداد پھاڑ کر ایوان
میں پھینکتے ہوئے واک آؤٹ کر گئے)

(شور وغل)

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے۔قواعد کی معطلی کی تحریک آئی ہے۔وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان پاک فوج کو خراج تحسین پیش کرنے کے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں، محرک اپنی تحریک پیش کریں۔یہ کوئی طریقہ نہیں چودھری صاحب! نہیں۔نہیں عباسی صاحب! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔(شور وغل)

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پاک فوج کو خراج تحسین پیش کرنے کے حوالے سے قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت اور قاعدہ 115 و دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پاک فوج کو خراج تحسین پیش کرنے کے حوالے سے قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر قواعد کو معطل کر کے پاک فوج کو خراج تحسین پیش کرنے کے حوالے سے قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محرک اپنی قرار داد پیش کریں۔

قرارداد

پاک فوج کو پاکستانی سرحدوں کی حفاظت اور دہشتگردی کا مقابلہ جرأت اور بہادری سے کرنے پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان افواج پاکستان کے ساتھ مکمل اور بھرپور یکجہتی کا اظہار کرتا ہے زمانہ امن اور جنگ میں افواج پاکستان کی خدمات قوم کا قابل فخر اثاثہ ہیں۔ پاک فوج نے پاکستان کی سرحدوں کی حفاظت اور دہشتگردی کا مقابلہ کرتے ہوئے جس جرأت اور بہادری کا مظاہرہ کیا ہے وہ قابل تحسین ہے۔ یہ ایوان اپنے شہداء کو خراج تحسین پیش کرتا ہے، یہ ایوان قومی اداروں کو اپنے سیاسی وگروہی مفادات کے لئے متنازعہ بنانے کی تمام کوششوں کی مذمت کرتا ہے اور عزم کرتا ہے کہ ان کوششوں میں ملوث عناصر کے مذموم مقاصد کو کسی طور پر پورا نہ ہونے دیا جائے گا۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان افواج پاکستان کے ساتھ مکمل اور بھرپور یکجہتی کا اظہار کرتا ہے زمانہ امن اور جنگ میں افواج پاکستان کی خدمات قوم کا قابل فخر اثاثہ ہیں۔ پاک فوج نے پاکستان کی سرحدوں کی حفاظت اور دہشتگردی کا مقابلہ کرتے ہوئے جس جرأت اور بہادری کا مظاہرہ کیا ہے وہ قابل تحسین ہے۔ یہ ایوان اپنے شہداء کو خراج تحسین پیش کرتا ہے، یہ ایوان قومی اداروں کو اپنے سیاسی وگروہی مفادات کے لئے متنازعہ بنانے کی تمام کوششوں کی مذمت کرتا ہے اور عزم کرتا ہے کہ ان کوششوں میں ملوث عناصر کے مذموم مقاصد کو کسی طور پر پورا نہ ہونے دیا جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان افواج پاکستان کے ساتھ مکمل اور بھرپور یکجہتی کا اظہار کرتا ہے زمانہ امن اور جنگ میں افواج پاکستان کی خدمات قوم کا قابل فخر اثاثہ ہیں۔ پاک فوج نے پاکستان کی سرحدوں کی حفاظت اور دہشتگردی کا مقابلہ کرتے ہوئے جس جرأت

اور بہادری کا مظاہرہ کیا ہے وہ قابل تحسین ہے۔ یہ ایوان اپنے شہداء کو خراج تحسین پیش کرتا ہے، یہ ایوان قومی اداروں کو اپنے سیاسی وگروہی مفادات کے لئے متنازعہ بنانے کی تمام کوششوں کی مذمت کرتا ہے اور عزم کرتا ہے کہ ان کوششوں میں ملوث عناصر کے مذموم مقاصد کو کسی طور پر پورا نہ ہونے دیا جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا ہے لہذا کارروائی آگے چلائی جاتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحریک التوائے کار لیتے ہیں اس سے پہلے کہ تحریک التوائے کار پر کارروائی کا آغاز کریں میں معزز ممبران کی توجہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 83/8e کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں جس میں تحریر ہے کہ ایسی تحاریک التوائے کار جن میں اٹھائے گئے معاملہ پر بحث کے لئے پہلے سے تاریخ مقرر کی جا چکی ہوں اسمبلی میں پیش نہ کی جا سکتی ہیں چونکہ مورخہ 16۔ مئی 2014 کو بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ مورخہ 23۔ مئی کو امن عامہ مورخہ 26۔ مئی کو صحت اور مورخہ 28۔ مئی 2014 کو تعلیم پر بحث ہو گئی لہذا مندرجہ ذیل تحاریک التوائے کار ایوان میں پیش نہیں ہوں گی، 452/14 ڈاکٹر مراد راس، جناب احمد خان بھچر، ملک تیمور مسعود۔ 435/14 ڈاکٹر مراد راس، جناب احمد خان بھچر، ملک تیمور مسعود۔ 440/14 چودھری عامر سلطان چیمہ۔ 456/14 ڈاکٹر سید وسیم اختر۔ 458/14 چودھری عامر سلطان چیمہ۔ 459/14 میاں محمد اسلم اقبال، محترمہ شُنیلا رُوت، محترمہ سعدیہ سہیل رانا۔ 461/14 ڈاکٹر مراد راس، جناب احمد خان بھچر، میاں محمد اسلم اقبال۔ 465/14 محترمہ فائزہ احمد ملک۔ 470/14 چودھری عامر سلطان چیمہ۔ 476/14 میاں محمود الرشید، ڈاکٹر مراد راس، محترمہ سعدیہ سہیل رانا۔ 479/14 میاں محمد اسلم اقبال، محترمہ راحیلہ انور، محترمہ سعدیہ سہیل رانا۔ 510/14 چودھری عامر سلطان۔ 528/14 ڈاکٹر مراد راس، جناب احمد خان بھچر۔ 542/14 میاں

محمد اسلم اقبال، محترمہ سعدیہ سہیل، رانا محترمہ نبیلہ حاکم علی خان۔ 543/14 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان۔ 547/14 ڈاکٹر سید وسیم اختر۔ 548/14 محترمہ حنا پرویز بٹ۔ 449/14 شیخ علاؤالدین۔ 566/14 ڈاکٹر مراد راس، ڈاکٹر نوشین حامد، محترمہ ناہید نعیم۔ 571/14 سردار علی رضا خان دریشک۔ 573/14 سردار علی رضا خان دریشک۔ 593/14 ڈاکٹر نوشین حامد، محترمہ راحیلہ انور، محترمہ شُنیلا رُوت۔ 594/14 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان، محترمہ سعدیہ سہیل رانا، محترمہ شُنیلا رُوت۔ 603/14 چودھری عامر سلطان چیمہ۔ 611/14 شیخ علاؤالدین۔ 630/14 شیخ علاؤالدین۔ 637/14 محترمہ حنا پرویز بٹ۔ 645/14 چودھری عامر سلطان چیمہ۔ 446/14 میاں محمد اسلم اقبال، محترمہ شُنیلا رُوت اور محترمہ سعدیہ سہیل رانا۔ 647/14 محترمہ راحیلہ انور، محترمہ ناہید نعیم اور محترمہ سعدیہ سہیل رانا۔ 683/14 چودھری عامر سلطان چیمہ۔ 685/14 چودھری عامر سلطان چیمہ۔ 699/14 ڈاکٹر مراد راس۔ 700/14 ڈاکٹر مراد راس۔ 703/14 ڈاکٹر مراد راس، محترمہ سعدیہ سہیل رانا اور محترمہ شُنیلا رُوت۔ 704/14 میاں محمد اسلم اقبال، محترمہ شُنیلا رُوت اور محترمہ سعدیہ سہیل رانا۔ 714/14 محترمہ ناہید نعیم، محترمہ سعدیہ سہیل رانا اور محترمہ راحیلہ انور۔ 715/14 میاں محمود الرشید۔ میاں محمد اسلم اقبال اور ڈاکٹر مراد راس۔

اگلی تحریک التوائے کار نمبر 11/14 شیخ علاؤالدین صاحب کی طرف سے ہے یہ پڑھی جا چکی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

پنجاب یونیورسٹی کی پچاس کنال اراضی ڈائیوو بس سروس اور چار کنال کا قیمتی ٹکڑا یونائیٹڈ بنک کو دینے کے لئے خفیہ ہاتھ سرگرم

(۔۔۔جاری)

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ تحریک التوائے کار نمبر 11/14 دو معزز ممبران شیخ علاؤالدین اور محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ نے پیش کی ہے۔ ان دونوں معزز ممبران نے پنجاب یونیورسٹی کے پچاس کنال قطعہ اراضی جو کہ ڈائیوو بس سروس کو عارضی طور پر لیز پر دیا جانا مقصود ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب! تحریک التوائے کار نمبر 11/14 ہے۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس میں ہی دو محرک ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جاری رکھیں۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): انہوں نے اس کے متعلق اپنے تحفظات کا اظہار کیا ہے۔ دونوں ممبران اسمبلی کے تحفظات ایک ہی نوعیت کے ہیں جن کی وضاحت ذیل میں دی گئی ہے۔ یونیورسٹی کی انتظامیہ اربوں روپے کی زمین چند لاکھ روپے کے عوض ٹھیکہ لیز پر دے رہی ہے اگر یہ زمین یونیورسٹی کے استعمال سے زیادہ ہے تو اس کو واپس حکومت پنجاب کو دیا جائے۔ پنجاب یونیورسٹی کا ماسٹر پلان زمین کو صرف تعلیمی مقاصد کی غرض پر استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ یونیورسٹی کی بہت بڑی جگہ شادی ہالوں میں تبدیل ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر! اس امر میں میری پنجاب حکومت کی جانب سے وضاحت ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کی زمین کسی بھی طرح اور کسی بھی پیرائے میں غیر قانونی یا بلا جواز استعمال کی جا رہی ہے اور نہ ہی اسے کسی بھی اندازے میں بیچا جا رہا ہے۔ اس قسم کا کوئی بھی قدم یونیورسٹی کی پالیسی اور تقدس کے بالکل منافی اور برعکس ہے۔ اس ضمن میں تفصیلاً عرض ہے کہ پچاس کنال کا قطعہ اراضی جو ڈائیو و بس سروس کو پٹا پر دیا جا رہا ہے اور یہ کسی بھی طرح پر دائمی پٹا نہ ہے۔ یہ زمین صرف عرصہ تیس سال کے لئے لیز پر دی جا رہی ہے اس لیز سے حاصل ہونی والی آمدن صرف اور صرف پنجاب یونیورسٹی اپنے تعلیمی اور تحقیقی مقاصد کے لئے استعمال کرے گی۔

جناب سپیکر! پچاس کنال کی اراضی موضع بھیکے وال میں آتی ہے اور اس موضع کے دو رقبہ جات جن کا ایکڑ نمبر فلاں فلاں ایکڑ اور دوسرا 1262 ایکڑ پنجاب یونیورسٹی کے زر خرید رقبہ جات ہیں لہذا پنجاب یونیورسٹی موضع بھیکے وال میں واقع پچاس کنال کے قطعہ پر بذات خود قانونی طور پر مالک و قابض ہے۔ پنجاب لینڈ ایکوزیشن ایکٹ کی دفعہ 16 کے مطابق جب زمین کا ایوارڈ جاری ہو جائے تو جس شخص یا ادارے کے پاس زمین منتقل ہو جاتی ہے تو منتقل شدہ زمین پر کسی دوسرے کا کوئی استحقاق بار یا دعویٰ نہیں رہتا اور اس قانون کی تشریح سپریم کورٹ کے کیس Supreme Court Monthly Review 1996, Page No. 480 and Supreme Court Monthly Review 2010, Page No. 1277 ہے کہ جب زمین پورے تقاضوں کے مطابق حکومت پنجاب کو منتقل ہو جائے تو اس زمین پر کسی دوسرے کا کوئی دعویٰ وغیرہ نہیں رہتا اور یہ زمین کسی بھی دوسرے مقصد کے لئے استعمال کی جا سکتی ہے بشرطیکہ مقصد غیر قانونی نہ ہو لہذا تمام مندرجہ بالا قوانین کو مدنظر رکھتے ہوئے اس بات کی یقین دہانی کرائی جاتی ہے کہ پنجاب یونیورسٹی پچاس

کنال قطعہ اراضی ڈائیوو کمپنی کو غیر قانونی مقصد کے لئے دے رہی ہے اور نہ ہی یہ کوئی مستقل نوعیت کی لیز ہو گی اور اس لیز سے حاصل ہونے والی رقم صرف اور صرف تعلیم و تحقیق کے شعبہ کی ترقی اور بڑھوتری کے لئے خرچ کی جائے گی۔ اس کے علاوہ پنجاب یونیورسٹی ایکٹ 1973 میں یہ وضاحت موجود ہے کہ:

> That the university shall be competent to acquire and hold property with moveable and immoveable and lease, sell or otherwise transfer any moveable and immoveable property which vests in or has been acquired by it.

جناب سپیکر! یونیورسٹی کی پچاس کنال زمین ڈائیوو بس کمپنی کو دینے کی وجہ یہ ہے کہ ہائر ایجوکیشن اور گورنر پنجاب کی طرف سے واضح ہدایات موجود ہیں کہ تمام یونیورسٹی اپنی آمدنی بڑھانے کے لئے کمرشل منصوبے شروع کریں اور اس آمدنی کو ریسرچ اور ڈویلپمنٹ کے لئے استعمال کیا جائے گا کیونکہ حکومت کی طرف سے گرانٹ میں مسلسل کمی آ رہی ہے جس کی وجہ سے پنجاب یونیورسٹی سخت مالی مشکلات کا شکار ہے۔

جناب سپیکر! مزید یہ ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کی بہت بڑے شادی ہالوں میں بالکل تبدیل نہیں ہوئی ہے۔ شادی ہالوں کو دی گئی زمین عارضی طور پر لیز پر دی گئی ہے اور اس سے حاصل ہونی والی رقم صرف اور صرف تعلیمی مقاصد کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ تاہم آخر میں ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف دی پنجاب نے یونیورسٹی کی 1704 میٹنگ منعقدہ 14-01-18 تاریخ میں اس مسئلے پر اپنا اختلافی نوٹ ریکارڈ کرایا تھا جس کے مطابق ایڈیشنل سیکرٹری ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے اس بات پر زور دیا تھا کہ یونیورسٹی زمین کو صرف اور صرف تعلیمی مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا detail جواب آ گیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بات سن لیجئے۔ یہ detail جواب تو آ گیا ہے لیکن اس میں جواب حکومت کی طرف سے یہ آیا ہے کہ یہ تیس سال کے لئے لیز پر دی جا رہی ہے۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ تیس سال کے بعد ایک تو extendable ہے اور ان کو بولنا چاہئے تھا کہ وہ extendable ہے اور دوسرا جو انہوں نے 96 کی judgement کا حوالہ دیا ہے۔ جس وجہ سے جو لینڈ acquire کی گئی تھی وہ ایجوکیشنل تھی اور اس کا مقصد بدلنا آنے والی نسلوں کے ساتھ زیادتی ہے۔ میں اس معاملے کو floor پر لے آیا ہوں۔ انہوں نے جو جواب دیا ہے۔

جناب سپیکر! ایک تو آپ سیکرٹری صاحبان کو کہیں کہ جب کوئی بھی معزز ممبر بات کر رہا ہو۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! نہیں، یہ اس وقت اور بات کر رہے ہیں، ٹائم کے متعلق بات کر رہے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! نہیں، یہ بات کر لیں پھر ہم بات نہیں کرتے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میں آپ کی بات سن رہا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ ہماری بات کیسے سن سکتے ہیں اگر یہ interference اس طرح ہی رہی۔ اوّل تو ویسے ہی جو rules ہیں اب ان کے تحت آپ نے ہماری کتنی تحاریک التوائے کار kill کر دی ہیں۔ کوئی تحریک التوائے کار آتی ہی نہیں ہے۔ میں نے آج آپ سے بھگت سنگھ کے معاملے پر بھی بات کرنی تھی۔ جو چیز آتی ہے، میں افسوس سے کہنا چاہتا ہوں کہ میرا یہ الحمدللہ تیسرا tenure ہے اور یہ پہلی اسمبلی ہے جس کے اندر اب کام کرنا اتنا مشکل ہو گیا ہے کہ اب جو بھی آپ کا سیکرٹریٹ ہے کہیں سے یہ کوئی چیز نکلنے نہیں دیتے۔ اگر کوئی چیز floor پر آ جائے تو اس کا حال یہی ہوتا ہے کہ میں پنجاب یونیورسٹی کی لینڈ کی بات کروں، میں ایچی سن کالج کی لینڈ کی بات کروں کہ وہاں State Guest House بن گیا ہے تو اس کو kill کیا جاتا ہے اور پھر اس کا جواب اس طریقے سے دیا جاتا ہے جیسے میں نے کوئی بات غلط کہی ہے۔

جناب سپیکر! پنجاب یونیورسٹی کی لینڈ پر شادی ہال بننا اور ڈائیوو بس سروس کو جناح ہسپتال کے ساتھ والا علاقہ دینا، تو پھر ہمیں اگر عوام کا مفاد عزیز ہے تو جناح ہسپتال کو کیوں نہیں extend کرتے؟ جہاں پر بہت بُرا حال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اس پر بحث تو نہیں کر سکتے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بحث تو نہیں کریں گے، مجھے پتا ہے کہ آپ بحث نہیں کرنے دیں گے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کے کوئی احسانات تو آپ پر بھی ہوں گے اور اس ایوان میں بیٹھے ہوئے اور لوگوں پر بھی ہوں گے۔ ہم جو پنجاب یونیورسٹی کے ساتھ کر رہے ہیں، آج ہم کہتے ہیں کہ وہ financial crisis میں ہے تو وہ اس لئے ہے کہ ہم نے پنجاب یونیورسٹی کے مقابلے میں

پرائیویٹ یونیورسٹیوں کو promote کیا ہے۔ ہم نے تعلیم کا بیڑہ غرق کر دیا ہے۔ آٹھ آٹھ اور دس دس لاکھ روپے پر ہم ڈگریاں بیچ رہے ہیں تو پنجاب یونیورسٹی کہاں رہے گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! بہت شکریہ۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے اور اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

مسودہ قانون خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، رحیم یار خان 2014

MR ACTING SPEAKER: Minister for Law to introduce the Khwaja Fareed University of Engineering and Information Technology, Rahim Yar Khan Bill 2014.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce Khwaja Fareed University of Engineering and Information Technology, Rahim Yar Khan Bill 2014.

MR ACTING SPEAKER: Khwaja Fareed University of Engineering and Information Technology, Rahim Yar Khan Bill 2014 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Education to report within one month.

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوا لہذا اب اجلاس مورخہ 20۔مئی بروز منگل صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

173

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 20۔ مئی 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات جیل خانہ جات اور اطلاعات وثقافت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

1۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر: اس ایوان کی رائے ہے کہ معاشرے میں جعلی پیروں، عاملوں اور جادوگروں کا کاروبار اور ہتھکنڈے اپنے عروج پر ہیں جو معاشرے کے لئے ناسور بن چکے ہیں۔ یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ ان ناجائز ہتھکنڈوں کے خلاف جامع انداز میں قانون سازی کی جائے تاکہ اس مکروہ دھندے کا سدباب ہو سکے اور عوام اس ناسور سے نجات پا سکیں۔

2۔ محترمہ سعدیہ سہیل رانا: اس ایوان کی رائے ہے کہ زراعت اور لائیوسٹاک کو نصاب تعلیم کا حصہ بنایا جائے اور اس حوالے سے ورکشاپس کا باقاعدگی سے انعقاد کیا جائے۔

3۔ میاں محمود الرشید: یہ ایوان ممتاز صحافی حامد میر پر ہونے والے قاتلانہ حملے پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور اس کی پُرزور مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ ملزمان کی فوری گرفتاری عمل میں لائی جائے اور صحافی برادری کے جان و مال کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لئے خصوصی اقدامات کئے جائیں۔

4۔ محترمہ شمیلہ اسلم: یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ شہریوں کو اُن کے قومی شناختی کارڈ کے اجراء، تجدید یا کسی بھی مرحلہ پر کوئی بھی فیس وصول نہ کی جائے۔

5۔ چودھری عامر سلطان چیمہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ تمام سرکاری ملازمین کی تنخواہوں کے نئے پے سکیل بنائے جائیں اور ایڈہاک اضافہ اس میں ضم کیا جائے۔

175

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا آٹھواں اجلاس

منگل،20۔ مئی 2014

(یوم الثلاثہ،20۔ رجب المرجب 1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 8 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمO

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِO

مَثَلُ الَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ
حَبَّةٍ اَنۡۢبَتَتۡ سَبۡعَ سَنَابِلَ فِىۡ كُلِّ سُنۡۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ‌ؕ
وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنۡ يَّشَآءُ ‌ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ۝٢٦١ اَلَّذِيۡنَ
يُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتۡبِعُوۡنَ مَآ اَنۡفَقُوۡا
مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمۡ اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ‌ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ
وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ۝٢٦٢ قَوۡلٌ مَّعۡرُوۡفٌ وَّمَغۡفِرَةٌ خَيۡرٌ مِّنۡ
صَدَقَةٍ يَّتۡبَعُهَآ اَذًى ‌ؕ وَاللّٰهُ غَنِىٌّ حَلِيۡمٌ ۝٢٦٣

سورة البَقَرَة آيات261 تا 263

جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے مال) کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات (7) بالیں اگیں اور ہر ایک بال میں سو سو دانے ہوں اور اللہ جس (کے مال) کو چاہتا ہے زیادہ کرتا ہے۔ وہ بڑی کشائش والا (اور) سب کچھ جاننے والا ہے (261) جو لوگ اپنا مال اللہ کے رستے میں صرف کرتے ہیں پھر اس کے بعد نہ اس خرچ کا (کسی پر) احسان رکھتے ہیں اور نہ (کسی کو) تکلیف دیتے ہیں ان کا صلہ ان کے پروردگار کے پاس (تیار) ہے اور (قیامت کے روز) نہ ان کو کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے (262) جس خیرات دینے کے بعد (لینے والے کو) ایذا دی جائے اس سے تو نرم بات کہہ دینی اور (اس کی بے ادبی سے) درگزر کرنا بہتر ہے اور اللہ بے پروا اور بردبار ہے (263)

وما علینا الاالبلاغO

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کیسا وہ سماں ہوگا کیسی وہ گھڑی ہو گی
جب پہلی نظر اُن کے روضے پہ پڑی ہو گی
کیا سامنے جا کے ہم حال اپنا سنائیں گے
سرکار کا در ہوگا اشکوں کی جھڑی ہوگی
ہو جائے جو وابستہ سرکار کے دامن سے
ہر چیز زمانے کی قدموں میں پڑی ہو گی
چارہ نہ کوئی کرنا اِک نعت سنا دینا
ناچیز ظہوری کی جب سانس اڑی ہو گی

سوالات

(محکمہ جات جیل خانہ جات اور اطلاعات و ثقافت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈا پر محکمہ جات جیل خانہ جات اور اطلاعات و ثقافت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! 27- فروری 2014 کو سوالات نمبری 2445, 2318 اور 3001 کے جوابات موصول نہ ہونے کی وجہ سے زیر التواء رکھے گئے تھے۔ جوابات نہ دینے کے متعلق انکوائری کر کے آپ نے ایوان کو بتانا تھا۔ آپ بتائیں کہ اس پر آپ نے کیا action لیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! انکوائری کر کے رپورٹ submit کروادی تھی۔ اس میں جو لوگ ذمہ دار تھے ان کے خلاف کارروائی ہوئی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ان کے خلاف کارروائی ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جی، بالکل ہوئی ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اگر سوال کا نمبر بھی بتا دیا جاتا تو بہتر ہوتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! سوال کا نمبر تو میں نے پہلے ہی بتایا ہے کہ 2445, 2318 اور 3001 پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا ان سوالوں کے جواب آج آئے ہوئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جی، جناب سپیکر! جوابات آئے ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پہلا سوال محترمہ شمیلہ اسلم صاحبہ کا ہے۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 742 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع وہاڑی: سال 13-2012 میں بجٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*742: **محترمہ شمیلہ اسلم:** کیا وزیر اطلاعات و ثقافت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع وہاڑی محکمہ اطلاعات کو13۔2012 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا، کتنی رقم ٹی اے / ڈی اے اور سرکاری گاڑیوں کی مرمت و تیل پٹرول کی مد پر خرچ ہوئی؟

(ب) محکمہ کے پاس اس وقت کتنی گاڑیاں وہاڑی میں موجود ہیں، کون کون سی ہیں اور یہ کن افسروں کو دی گئی ہیں، ان کے سال13-2012 کے اخراجات کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد):

(الف) ضلعی دفتر اطلاعات وہاڑی کو تنخواہوں کی مد میں مبلغ۔/2429898 اور متفرق اخراجات کی مد میں مبلغ۔/469800 حکومت پنجاب کی طرف سے منظور شدہ سالانہ بجٹ برائے مالی سال13۔2012 فراہم کئے گئے۔ مذکورہ بالا دفتر میں ٹی اے / ڈی اے اور سرکاری گاڑی کی مرمت اور تیل و پٹرول کی مد میں برائے مالی سال 13-2012 میں اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

الف) ٹی اے / ڈی اے۔/23565 روپے

ب) سرکاری گاڑی مرمت وغیرہ۔/39998 روپے

ج) تیل و پٹرول۔/107991 روپے

(ب) ضلعی دفتر اطلاعات وہاڑی میں ایک گاڑی ٹیوٹا ہائی ایس نمبر LHN-6325 موجود ہے جو کہ وہاں متعین ڈپٹی ڈائریکٹر پبلک ریلیشنز کے زیر استعمال ہے۔

مالی سال13۔2012 کے دوران مذکورہ سرکاری گاڑی کی مرمت اور تیل و پٹرول پر مجموعی طور پر مبلغ۔/147989 روپے خرچ ہوئے۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(ب) میں بتایا گیا ہے کہ "ضلعی دفتر اطلاعات وہاڑی میں ایک گاڑی ٹیوٹا ہائی ایس نمبر LHN-6325 موجود ہے جو کہ وہاں متعین ڈپٹی ڈائریکٹر پبلک ریلیشنز کے زیر استعمال ہے" جبکہ صورتحال یہ ہے کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ محکمہ کا بجٹ بہت محدود ہے اور میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ کیا حکومت اسے بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ جس گاڑی کا ذکر کیا گیا ہے وہ بہت بڑی ہے، عموماً خراب اور بند رہتی ہے جبکہ پٹرول زیادہ کھانے کی وجہ سے محکمہ اسے استعمال نہیں کرتا۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتی ہوں کیا بچت پالیسی کے تحت حکومت محکمہ کو چھوٹی گاڑی دینے کا ارادہ رکھتی ہے اور کب تک؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! معزز ممبر نے بالکل درست بات کی ہے کہ ہمارے دفتر کے پاس گاڑی ٹیوٹا ہائی ایس بالکل پرانی ہے لیکن as such چونکہ نئی گاڑیاں نہیں خریدی جا رہیں اور ہم اسے مرمت بھی کرواتے ہیں اور اس کا پٹرول بھی دیتے ہیں تو انشاء اللہ ان کی تجویز کو مدنظر رکھا جائے گا کہ ہم حکومت سے further demand کریں گے تاکہ پرانی گاڑیوں کو replace کیا جا سکے۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! بس میرا یہی ضمنی سوال ہے کہ کیا اس کی replacement کا حکومت ارادہ رکھتی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، انہوں نے کہہ دیا ہے کہ وہ اس کے لئے کچھ کر رہے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 1356 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: عجائب گھر میں لگی پینٹنگ کی تفصیلات

*1356: **محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر اطلاعات و ثقافت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور عجائب گھر کی چھت سے صادقین کی دیمک زدہ میورل پینٹنگ کو برائے مرمت اتار کر ایک گیلری میں بند کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب نے ڈیڑھ کروڑ روپے مذکورہ پینٹنگ کی مرمت کے لئے مختص کئے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ عرصہ دراز کے بعد بھی مرمت کا کام ابھی تک شروع نہیں ہو سکا، اس کی وجہ بیان فرمائیں؟

(د) حکومت مذکورہ پینٹنگ کی مرمت کے حوالے سے پروگرام کی مکمل تفصیل ایوان میں پیش کرے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد):

(الف) درست ہے کہ مذکورہ پینٹنگ بسلسلہ مرمت اُتاری گئی تھی۔

(ب) درست ہے کہ حکومت پنجاب نے مبلغ 15 ملین روپے مختص کئے تھے۔

(ج) جواب نہ میں ہے کہ مرمت کا کام شروع کیا جا چکا ہے۔

(د) صادقین میورل پینٹنگ کی بحالی ایک تکنیکی اور دیرپا کام ہے جس کے لئے لاہور میوزیم نے حکام بالا کی منظوری سے انڈین ایکسپرٹ دو دفعہ بلائے تھے۔ اس سلسلے میں لاہور میوزیم نے ایک (سکیل۔17) آفیسر اور ایک لوکل ٹیکنیکل ایکسپرٹ کو intach انڈیا سے تین ماہ ٹریننگ کروائی۔ مزید برآں ٹیکنیکل ایکسپرٹ کو مذکورہ بالا پینٹنگ کی بحالی کے لئے ابتدائی تین سالہ کنٹریکٹ پر تعینات کیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں جواب دیا گیا ہے کہ درست ہے کہ مذکورہ پینٹنگ بسلسلہ مرمت اُتاری گئی تھی اور (ب) درست ہے کہ حکومت پنجاب نے مبلغ 15 ملین روپے مختص کئے تھے۔ میرا سوال یہ ہے کہ یہ پینٹنگ کب اتاری گئی اور اس سلسلے میں پیسے کب مختص کئے گئے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ 15 ملین روپے میوزیم کی اپ گریڈیشن کے لئے رکھے گئے ہیں، کام شروع ہو چکا ہے اور اس حوالے سے باقاعدہ process کو adopt کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ یہ اسی مالی سال میں مکمل کر دیا جائے گا۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ایک تو انہوں نے مجھے accurate جواب نہیں دیا جو میں نے ان سے مانگا ہے پھر جز (ج) میں کہا ہے کہ جواب نہ میں ہے کہ مرمت کا کام شروع کیا جا چکا ہے۔" اب یہ کہہ رہے ہیں کہ کام شروع ہو چکا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ جب انہوں نے انفارمیشن demand کی تھی تو اس وقت کام شروع نہیں تھا اور اب چونکہ کام شروع

ہو چکا ہے اور اس کے لئے جو documentation کرنی تھی وہ ہم نے کی ہے اور یکم فروری 2014 کو اخبار میں اشتہار بھی دیا گیا ہے جو کہ اخبار میں شائع بھی ہوا۔ اس کی bidding کے بعد حافظ ٹریڈنگ کارپوریشن کو سپلائی آرڈر دے دیا گیا ہے۔ اگر اس حوالے سے مزید کوئی تفصیلات چاہئیں تو وہ بھی انشاء اللہ دے دی جائیں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! 12- ستمبر کو جواب بھجوایا گیا تھا تو اس وقت کام شروع نہیں ہوا تھا اور انہوں نے کہا ہے کہ جولائی میں کام شروع کر دیا گیا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جز (د) میں انہوں نے صادقین میورل پینٹنگ کی بحالی ایک تکنیکی اور دیرپا کام ہے جس کے لئے لاہور میوزیم نے حکام بالا کی منظوری سے انڈین ایکسپرٹ دو دفعہ بلائے تھے۔ اس سلسلے میں لاہور میوزیم نے ایک (سکیل 17) آفیسر اور ایک لوکل ٹیکنیکل ایکسپرٹ کو انڈیا سے تین ماہ ٹریننگ کروائی۔ مزید برآں ٹیکنیکل ایکسپرٹ کو مذکورہ بالا پینٹنگ کی بحالی کے لئے ابتدائی تین سالہ کنٹریکٹ پر تعینات کیا گیا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ ہمارے آرٹسٹ باہر جا کر لیکچر دیتے ہیں، ہمارے ٹیلنٹ کو all over the world سراہا جاتا ہے اور تسلیم کیا جاتا ہے لیکن ہم اس سلسلے میں انڈیا سے جا کر مدد لے رہے ہیں جبکہ ہمارے اپنے پاکستان میں یہ ٹیلنٹ موجود ہے تو کیا ہمارے لئے یہ فخر کا مقام ہے کہ ہم اس انڈیا سے جا کر ہر اس مرحلے پر مدد مانگیں جو کہ ہمیں ختم کرنے کے درپے ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرا سوال یہی ہے کہ انڈیا میں کیوں بھیجا گیا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ ٹیکنیکل ٹریننگ تھی جس کے لئے گریڈ 17 کے آفیسر کو ہم نے کورس کے لئے وہاں بھیجا اور as such اس پر condition نہیں ہے کہ ہم کسی بھی جگہ پر جا کر ٹریننگ نہیں لے سکتے کیونکہ ہمارے میوزیم میں as such انہی چیزوں سے related ہے جو انڈیا میں پائی جاتی ہیں اس لئے as a special انہیں بھیجنا پڑا اور اس میں ایسا کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ چونکہ جو آرٹسٹ مصوری ادھر کی ہے وہی ادھر تھی جس کی وجہ سے وہ تھوڑا سا related تھا اور اسی وجہ سے وہاں بھیجا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! یہ چوتھا اور آخری ضمنی سوال ہوگا۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! انہوں نے تو اپنی مجبوری بتا دی حالانکہ یہ مجبوری نہیں ہے۔ ایک تو ہمارے وزیر موصوف بھی نہیں ہیں kindly اگر حکومت اسے بھی serious لے کیونکہ یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ ہماری ثقافت کو چھوڑ دیا جائے اور میرا خیال ہے کہ ہماری ثقافت ہی ہماری پہچان ہے۔ اس سے تو بہتر ہے کہ ایک پارلیمانی کمیشن بنا دیا جائے جو ہفتے کے ہفتے آ کر سپیکر صاحب کو رپورٹ کرے۔ ابھی یہ اپنی مجبوری بتا رہے تھے کہ ہم نے انڈیا بھجوایا۔ ہمارا ہر کام جب ختم ہوتا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ ہم نے انڈیا بھیجا تو میرا سوال حکومت سے ہے کہ صرف انڈیا کیوں، انڈیا کے علاوہ بھی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اس کا جواب تو انہوں نے دے دیا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! انڈیا کے علاوہ بھی تو دنیا بھری پڑی ہے۔ انڈیا جو کہ ہماری جان کے درپے ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔۔۔

ملک محمد علی کھوکھر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، نہیں۔

ملک محمد علی کھوکھر: جناب سپیکر! اسمبلی میں نصب تصاویر کی بھی حالت کافی خستہ ہو چکی ہے اس کے لئے بھی کچھ کروایا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اس پر سوال دے دیں۔ محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ!

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! On her behalf سوال نمبر 861 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ حنا پرویز بٹ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب کی جیلوں میں خواتین قیدیوں کی تعلیم کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*861: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کی مختلف جیلوں میں خواتین قیدیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے کیا انتظامات کئے گئے ہیں؟

(ب) کیا خواتین قیدیوں کو پیشہ وارانہ تعلیم کے مواقع فراہم کرنے کی ضرورت ہے، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) پنجاب کی جیلوں میں خواتین اسیران کی اخلاقی و دینی تعلیم و تربیت کے لئے جمعیت تعلیم القرآن ٹرسٹ کی طرف سے مقرر کردہ خاتون مذہبی استاد، خواتین اسیران کو دینی تعلیم سے آراستہ کر رہی ہیں۔ اس کے علاوہ پنجاب لٹریسی پروگرام کے تحت خواتین اسیران کی اکیڈمک تعلیم کا بندوبست موجود ہے جبکہ محکمہ سوشل ویلفیئر کے تعاون سے ان کو مختلف فنون کی تربیت بھی دی جاتی ہے۔

(ب) پنجاب کی جیلوں میں خواتین قیدیان کو پیشہ وارانہ تعلیم کے مواقع فراہم کئے جاتے ہیں جس میں سلائی، کڑہائی وغیرہ کے پروگرام محکمہ سوشل ویلفیئر کے تعاون سے شروع کئے گئے ہیں تاکہ خواتین اسیران ان چیزوں کو سیکھ کر رہا ہونے کے بعد ایک باعزت روزگار حاصل کر سکیں اور معاشرے پر بوجھ نہ بنیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! محترم منسٹر صاحب یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ جز(الف) کے جواب میں فرمایا ہے کہ محکمہ سوشل ویلفیئر کے تعاون سے انہیں مختلف فنون کی تربیت بھی دی جاتی ہے تو وہ کون کون سے فنون ہیں جن کی تربیت دی جاتی ہے اور کن کن جیلوں میں دی جا رہی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! خواتین جیلوں میں انہیں تربیت اور ہنر سکھائے جاتے ہیں تاکہ انہیں باہر جا کر باعزت روزگار مل سکے اور ان کی ذہنی تربیت بھی ہو سکے۔ اس وقت محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت عورتوں کو سلائی کڑھائی اور بیوٹیشن وغیرہ کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔۔۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے جن کی طرف سے

request آئی ہے لہذا یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال باؤ اختر علی صاحب کا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! پہلے تو میں یہ گزارش کروں گا کہ سارے ایوان کا پہلے بھی یہ مطالبہ ہو چکا ہے کہ سوالات کے جوابات ممبران کو زیادہ نہیں تو کم از کم کچھ دیر پہلے ہی دے دیئے جائیں۔ جب ہم ایوان میں آتے ہیں تو ہمارے ہاتھ میں سوالوں کے جواب تھما دیئے جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترم! اپنے سوال کا نمبر بول دیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 3001 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں سٹیج ڈراموں میں فحش ڈانس و دیگر تفصیلات

***3001: باؤ اختر علی:** کیا وزیر اطلاعات وثقافت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا تھیٹروں میں پیش کئے جانے والے ڈراموں کا سکرپٹ کسی ادارے سے منظور کروایا جاتا ہے اگر ہاں تو کس سے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لاہور اور پنجاب کے دیگر شہروں میں ڈراموں میں فحش ڈانس کروایا جاتا ہے اور ذو معنی جملے بولے جاتے ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے اس بارے میں اب تک کیا کارروائی کی ہے اور مزید کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد):

(الف) پنجاب آرٹس کونسل نے ایک ڈرامہ سکرپٹ سکروٹنی کمیٹی تشکیل دی ہوئی ہے جو کہ تمام ڈراموں کے سکرپٹ کی سکروٹنی کرتی ہے۔ اس میں کافی نامور نقاد موجود ہیں جو کہ یہ فریضہ انجام دیتے ہیں۔ ان ممبران کے پاس ڈرامہ سکرپٹ برائے خواندگی بھجوائے جاتے ہیں جس پر وہ اپنی تحریری رپورٹ بھجواتے ہیں۔ ان کی رائے کے مطابق ڈرامہ سٹیج کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ ممبران کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور اور پنجاب کے دیگر شہروں میں ڈرامہ کی اجازت باقاعدہ حکومت پنجاب کی منظور شدہ کمیٹی سینسر ریہرسل دیکھنے کے بعد ڈرامے کو سٹیج کرنے کی اجازت دیتی ہے سینسر

ریہرسل کے دوران اگر ڈرامہ میں کوئی نازیبا / فحش اور ذو معنی جملے محسوس ہوں تو ان کو ختم کر دیا جاتا ہے اور اس کی اجازت نہیں دی جاتی۔

(ج) دوران ڈرامہ اگر کوئی فحش ڈانس اور ذو معنی جملہ حکومت کی مقرر کردہ مانیٹرنگ / ویجیلینس کمیٹی جو متعلقہ ڈی سی او کے زیر نگرانی کام کرتی ہے کے علم میں آئے تو وہ اس کی رپورٹ متعلقہ ڈی سی او کو کرتے ہیں۔ متعلقہ ڈی سی او حکومت پنجاب کے جاری کردہ طریق کار کے مطابق متعلقہ ڈی سی او ہوم ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کو اس فنکار اور تھیٹر کے خلاف مناسب کارروائی کے لئے درخواست بھیجتا ہے اور ہوم ڈیپارٹمنٹ بحیثیت محکمہ مجاز اس پر مزید کارروائی کرتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں جواب دیا گیا ہے کہ لاہور آرٹ کونسل میں بورڈ آف گورنرز ہے اور سکروٹنی کے بغیر کوئی بھی سکرپٹ پاس ہوتا ہے اور نہ ہی سٹیج پر کوئی ذو معنی مکالمے بولے جاتے ہیں جبکہ صورتحال اس کے برعکس ہے۔ میں نے سارے پنجاب کی بات کی ہے اور جواب بھی وزیر موصوف سے سارے پنجاب کا مانگا ہے تو آیا صرف لاہور میں ہی عملدرآمد کیا جاتا ہے اور سارے پنجاب کو open چھوڑ دیا گیا ہے کہ وہ سٹیج پر ذو معنی الفاظ بھی استعمال کرے اور سکرپٹ بھی اپنی مرضی کا وہاں پر چلے، میرا سوال ہے کہ پنجاب کے بارے میں یہ لاہور آرٹس کونسل نے جز (الف) میں کہا ہے کہ لاہور آرٹس کونسل میں ایسا کوئی سکرپٹ، ایسا کوئی ذو معنی فقرہ اور ایسا کوئی لباس نہیں پہنا جاتا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے شہروں میں یہ کام ہوتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! بالکل جو بات انہوں نے کی ہے اس کے جو parameters ہیں لاہور آرٹس کونسل کے لئے علیحدہ کمیٹی ہے اور پنجاب آرٹس کونسل کو Home Department دیکھتا ہے اور وہاں پر ہماری Vigilance Committee ہے جو DCO کے under ہوتی ہے، DCO ہماری آرٹس کونسل کا ممبر ہوتا ہے اور پھر وہاں سے جو سینئر ترین آدمی ممبر ہوتا ہے جبکہ District Peace Committee میں سے ایک ممبر لے لیتے ہیں جو اس کو دیکھتے ہیں یہ تین ممبر اس کی ریہرسل کرتے ہیں اور اُس کی اجازت نہیں دی جاتی لیکن جب سٹیج ڈرامہ ہو رہا ہوتا ہے اس وقت اگر کوئی complaint آتی ہے تو DCO کی Vigilance

Committee اُس کو چیک کرتی ہے اور جو ممبران اُس کی violation کر رہے ہوتے ہیں اُن کے خلاف وہ ایکشن recommend کرتے ہیں اور Home Department اُن آرٹسٹس کو ban کرتا ہے اور یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ گوجرانوالا میں یہ violation ہوئی تھی وہاں جو پرائیویٹ تھیٹر تھے گوجرانوالا اور گجرات کے دو تھیٹر تھے جہاں پر ہم نے بابرہ علی اور عتیق جو drama play کرنے والے تھے، ان دونوں کے خلاف action لیا۔ اسی طرح فیصل آباد میں ہمیں complaint ملی اور وہاں پر بھی دو تھیٹر فیصل آباد اور جڑانوالہ میں صنم چودھری کو پندرہ روز کے لئے ban کیا، کنول شہزادی کو چار روز کے لئے ban کیا اور راشد کمال کو 12 دن کے لئے ban کیا، as such یہ پورے پنجاب میں جہاں ہمیں complaint آتی ہے ، گزارش ہے کہ یہ جو ہماری پنجاب آرٹس کونسلیں ہیں وہاں as such complaints نہیں ہوتیں جو پرائیویٹ تھیٹر ہیں وہاں پر جب ہمیں complaints ملتی ہیں تو ہم action لیتے ہیں لیکن میں آپ سے گزارش کروں گا کہ 1876 کا ایکٹ جو ڈرامہ سے related ہے اس میں amendment کی ضرورت ہے اور میں باؤ اختر علی صاحب کو بھی appreciate کرتا ہوں انہوں نے point out کیا ہے ہم بالکل اس ایکٹ میں amendment لانا چاہتے ہیں کیونکہ یہ بہت پرانا ایکٹ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ اس میں amendment لے کر آئیں۔ باؤ اختر علی صاحب کافی تفصیلی جواب آ گیا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میں رانا ارشد صاحب پارلیمانی سیکرٹری سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ ایک بہت ہی اہم قومی مسئلہ ہے اور سٹیج پر جو ہوتا ہے اس پر ساری قوم سراپا احتجاج ہے کہ انہوں نے جو جواب دیا ہے اُس میں لاہور آرٹس کونسل کا ذکر ہے میں پھر وہی اپنا سوال دہراتا ہوں کہ میرے نوٹس میں نہیں بلکہ یہ newspaper میں بھی آیا ہے کہ صادق آباد میں ایک ایسا سٹیج ڈرامہ کیا گیا ہے جس میں ذومعنی الفاظ بھی بولے گئے اور فحاشی کے ڈانس بھی دکھائے گئے اور یہ سارے پنجاب میں ہو رہا ہے اس میں amendment یا Bill جو بھی پاس کرنا ہے اسے جلد لایا جائے کیونکہ یہ معاشرے کی نسلوں کا مسئلہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: باؤ اختر علی صاحب! آپ point out کریں جس کا آپ کہہ رہے ہیں اس پر بھی action لیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! جو انہوں نے point out کیا بالکل بہاولپور، رحیم یار خان اور صادق آباد کے دو تھیٹر ہیں ہم ان کی report بھی منگواتے ہیں اور اگر as such وہاں پر ایسا ہو رہا ہے تو ہم فوری طور پر action لیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: فوری action لیں، جی۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! جز (ج) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ ہمارا جواب نفی میں ہے تو میں یہ Home Department سے گزارش کرتا ہوں کہ انہوں نے آج تک جو action لئے کسی ذومعنی مکالمے بولنے پر، کسی فحاشی پر جو لاہور سے لے کر تمام پنجاب میں کتنی ایف آئی آر درج کیں، کتنے لوگوں کے ڈرامے بند کئے گئے اور کتنے عرصہ بعد ان کو کھول دیا گیا اُن کو پھر release کر دیا گیا؟

جناب قائم مقام سپیکر: یہ لمبی detail ہے، یہ fresh question بنتا ہے، رانا صاحب اگر detail ہے تو بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ ملتان میں جو تھیٹر تھے دنیا پور، میلسی اور کہروڑپکا میں وینا چودھری پر کمیٹی کی recommendation کے بعد پابندی لگی اور سنگم تھیٹر ---

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ان کو detail دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جی، میں بالکل detail دے دیتا ہوں اور further بھی جو باؤ صاحب کہیں گے، as such ان کو Special Committee ہے ہم اس کو دیکھتے بھی ہیں اور ان کے اُوپر further action بھی کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، باؤ صاحب! آپ point out کریں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میں لاہور آرٹس کونسل کی بات کر لیتا ہوں۔ ہماری ناک کے نیچے بیدیاں روڈ ہے وہاں آج ہی آپ ایک کمیٹی تشکیل دے دیں اور آج ہی اُس کو دیکھ لیتے ہیں کہ اُس سٹیج ڈرامہ میں کیا ہو رہا ہے اور متعلقہ ادارہ جو اس کو watch کرتا ہے وہ کیا کر رہا ہے؟ میرا پارلیمانی سیکرٹری سے سوال ہے کہ یہ مسئلہ ہماری پوری قوم کا ہے اور ہماری نسلوں کا ہے اس پر کوئی ایسی پالیسی ایوان میں بیان کریں جس سے پتا چلے کہ ایوان کو مکمل اس کے اوپر عبور حاصل ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اس پر ایک Special Drama Scrutiny Committee ہے جو اس کو دیکھتی ہے وہ بڑے سینئر لوگ ہیں جن میں پروین ملک صاحبہ اور رحمت علی رازی صاحب ہیں۔ سینئر لوگ اس script کو دیکھتے ہیں اور اگر as such اُن کو کوئی ذو معنی لفظ نظر آتا ہے تو وہ اس کو ختم کر دیتے ہیں لیکن جب یہ play ہو رہا ہوتا ہے اُس وقت اگر کوئی complaint ہو تو میں بالکل باؤ صاحب کے مؤقف کی تائید کرتا ہوں ہم اُن کے خلاف action بھی لیں گے اور یہ جو ہماری سینئر کمیٹی ہے اس میں یہ دس لوگ جس میں سینئر صحافی اور پروفیسر بھی ہیں جو کہ اس script کو پاس کرتے ہیں تو further انشاء اللہ جو یہ ہمیں advice کریں گے ہم اُس کو as special کریں گے اور آج کل کیونکہ اس پر ہم نے سختی کی ہے تو سٹیج کم ہوتے جا رہے ہیں لیکن جو ان کا point of view ہے ہم بالکل انشاء للہ اس پر ہر صورت عملدرآمد کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال محترمہ زیب النساء اعوان صاحبہ کا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: No comments نہیں، نہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس کمیٹی نے کچھ نہیں، کیا اس کو change کیا جائے کیونکہ اس کمیٹی نے صرف ڈرامے دیکھے اور کچھ بھی نہیں کیا so please اس کمیٹی کو تبدیل کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ زیب النساء اعوان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا ہے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1870 ہے، جواب پڑھا تصور ہوا کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: کوٹ لکھپت جیل کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*1870: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کوٹ لکھپت جیل لاہور کا کل کتنا رقبہ ہے؟

(ب) کیا حکومت قیدیوں کے اضافہ کی وجہ سے مزید بیرکس تیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بارشوں کے موسم میں مذکورہ عمارت کی چھتوں سے پانی مسلسل ٹپک رہا ہے کیا اس بارے میں متعلقہ انتظامیہ کوئی مستقل حل نکالنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) جیل ہذا کا رقبہ 62 ایکڑ 6 کنال ہے۔

(ب) جیل ہذا پر 48 عدد ڈیتھ سیلز تیار کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تین ماہ کے اندر مذکورہ ڈیتھ سیلز تیار ہو جائیں گے۔ دو عدد بیرکس برائے عارضی سزائے موت قیدیوں کا کیس برائے منظوری اور فنڈز کے سلسلے میں حکومت پنجاب کو بھیجا گیا ہے جیسے ہی حکومت پنجاب منظوری اور فنڈز مہیا کرے گی۔ دو عدد بیرکس کی تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ جیل کی چھتوں سے پانی ٹپکتا ہے۔ علاوہ ازیں جیل انتظامیہ محکمہ تعمیرات کی مدد سے حسب ضرورت جیل بلڈنگ کی ضروری مرمت مستقل بنیادوں پر کرواتی رہتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ کوٹ لکھپت جیل کے بارے میں سوال ہے اور اس میں مزید بیرکس کی تیاری کے بارے میں پوچھا گیا تھا تو اس میں محکمے کی طرف سے جواب آیا ہے کہ 48 عدد ڈیتھ سیلز تیار کئے جا رہے ہیں اور ساتھ انہوں نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ ڈیتھ سیلز تیار کئے جا رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس کا مقصد تو یہ ہے کہ کرائم ریٹ بڑھ رہا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم تو نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہوتی ہے۔ بہرحال اس بارے میں میرا سوال یہ ہے کہ جو بیرکس مزید بنائی جا رہی ہیں اس میں کیا بچوں کے لئے، juvenile offenders کے لئے بیرکس بنانے کا کوئی منصوبہ ہے؟ کیونکہ جہاں تک میرا علم ہے کہ بچوں کو other criminals کے ساتھ رکھا جاتا ہے جو کہ بچوں کے لئے مناسب نہیں ہے اور ہم ایک نیا کریمنل وجود میں لے آتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر موصوف! فرمائیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! جس بات پر محترمہ نے توجہ دلائی ہے یہ بالکل صحیح ہے جب میں نے اللہ کے فضل و کرم والا جملہ پڑھا تو میں نے بھی اپنے ڈیپارٹمنٹ کو کہا ہے یہ ٹھیک نہیں لکھا۔ اللہ تو بڑا غفور الرحیم ہے اور وہ تو بندوں کو معاف کرنا چاہتا ہے۔ بہر حال اس پر انہوں نے لکھا ہے تو میں معذرت چاہوں گا اور میں نے اس کا notice بھی خود لیا ہے۔ جہاں تک آپ نے بیرکس کے حوالے سے کہا ہے تو ان کا 98 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ انشاء اللہ within two or three months وہ مکمل ہوں گے اور جہاں تک آپ نے یہ کہا ہے کہ بچوں کو بڑوں کے ساتھ رکھا جاتا ہے تو ایسی کوئی مثال نہیں ہے اور پنجاب میں کوئی ایسی جیل نہیں ہے جس میں بچوں کو بڑوں کے ساتھ رکھا جاتا ہو کیونکہ ان کی عمروں کا تعین سرٹیفکیٹ سے ہوتا ہے اور یہ یہاں نہیں ہوتا۔ سیشن جج صاحبان ہر پندرہ دن کے بعد ہر ضلع میں visit کرتے ہیں۔ ان کے لئے بہاولپور میں علیحدہ جیل ہے اور اس کے علاوہ جہاں بھی جس ڈسٹرکٹ میں بچے ہیں۔ وہ چھ سال تک اپنی ماؤں کے ساتھ رہ سکتے ہیں اور ان کو اجازت ہے۔ نو عمر بچے جو 18 سال سے کم ہوتے ہیں ان کو علیحدہ رکھا جاتا ہیں۔ ہمارے پاس کئی بورسٹل جیلیں ہیں اس کے علاوہ جس ڈسٹرکٹ میں بچے ہوں ان کے لئے علیحدہ بیرکس ہیں۔ کہیں پر ایسا نہیں ہے کہ جہاں پر نو عمر بچوں کو بڑوں کے ساتھ رکھا جاتا ہو۔ میرے خیال میں کوئی ایسا کیس نہیں ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جہاں تک میرا علم ہے اس وقت پنجاب میں دو بورسٹل جیلیں موجود ہیں اور لاہور میں اس وقت کوئی بورسٹل جیل موجود نہیں ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! ان کی بات ٹھیک ہے اور پورے پنجاب میں خواتین جیل بھی صرف ملتان میں ہے لیکن اس کے لئے ہم نے بیرکس علیحدہ متعین کی ہوئی ہیں۔ ہر ڈسٹرکٹ میں خواتین اور نو عمر بچوں کے لئے علیحدہ بیرکس ہیں۔ یہاں پر کوئی ایسا issue نہیں ہے، اگر میری بہن کے پاس کوئی ایسی بات ہے تو میں اس کے لئے حاضر ہوں کیونکہ میں خود بھی surprise visit کرتا ہوں اور میں نے خود جا کر بہاولپور کی جیل میں بچوں کی عمروں کو بھی چیک کیا ہے کہ کہیں پر ان بچوں کے ساتھ بڑے لوگ تو نہیں رہ رہے۔ میں خود ہر جیل میں surprise visit بھی کرتا ہوں اور قیدیوں سے ملاقات بھی کرتا ہوں اور ہم ان باتوں کا بالکل خیال رکھتے ہیں کیونکہ اس سے بہت ساری قباحتیں پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے تو میں ایوان کو ensure کراتا ہوں کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

ملک محمد علی کھوکھر: جناب سپیکر! میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ پوچھنا چاہتے ہیں یا ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں؟

ملک محمد علی کھوکھر: جناب سپیکر! ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں کہ یہ cramped up jails ہیں اور ابھی بھی بیرکس کو ایک دو ماہ تاخیر ہے۔ گرمیوں کا سیزن ہے اور لوڈشیڈنگ بھی آگے بڑھنی ہے تو کیا یہ cramped up jails میں قیدیوں کو facilitate کر رہے ہیں اور جہاں پر specially cramped up barracks بنی ہوئی ہیں وہاں پر کیا facilitation ہو رہی ہے۔
Specially regarding the power shortages?

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر موصوف! فرمائیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! گرمیوں کے سیزن میں جب گرمی شروع ہوتی ہے تو ہم اپنی پوری جیلوں کا سروے تیار کرتے ہیں کہ ان کے پنکھے، ان کے پانی کے کولر ٹھیک ہیں اور جہاں جہاں کی بیشی ہوتی ہے وہ پوری کرتے ہیں۔ بعض بیرکس ایسے ہوتے ہیں جہاں پہلے قیدیوں کی تعداد کم ہوتی ہے اور جب بعد میں بڑھ جاتی ہے تو اس میں اگر پنکھوں کی ضرورت ہے تو ایک پوری سروے رپورٹ تیار ہوتی ہے اور جہاں جہاں کی بیشی ہوتی ہے تو حکومت، مخیر حضرات اور بہت ساری این جی اوز بھی اس کے لئے تعاون کرتی ہیں۔ تمام جیلوں میں پہلے بھی واٹر purification plants لگے ہوئے ہیں اور وہاں 32 اور دیئے ہیں اور ہم وہ سولر سسٹم کے تحت لگانے جا رہے ہیں۔ اس وقت ایک ہزار پنکھے اور ایک سو واٹر کولر جو ٹھنڈے پانی کے لئے ہیں ہم نے وہ اس سیزن کے لئے اضافی رکھے ہیں اور جیلوں کو مہیا کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ! فرمائیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! شکریہ۔ جیسا کہ اس سوال میں قیدیوں کے بارے کہا گیا ہے کہ وہ جگر اور معدے کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو میرا منسٹر صاحب سے ضمنی سوال ہے کہ کیا ایسے قیدیوں کے ہیپاٹائٹس ٹیسٹ کی کوئی سہولت میسر کی گئی ہے اگر کوئی مبتلا ہو جاتا ہے تو اس کی ویکسین available ہے یا نہیں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! یہ کون سا سوال ہے؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! یہی سوال جو جیل کے بارے میں ڈاکٹر نوشین حامد نے کیا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس میں تو نہیں ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! اس سے متعلقہ تو نہیں ہے لیکن میں اپنی بہن کو یہ بتانا چاہوں گا کہ تمام جیلوں میں ٹیسٹ کی سہولیات موجود ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہو گیا۔ اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں انہوں نے request کی تھی اس سوال کو pending کر دیتے ہیں۔ جی، اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1921 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: کوٹ لکھپت جیل میں قیدیوں کی خوراک کے لئے مختص رقم و دیگر تفصیلات

*1921: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سنٹر جیل کوٹ لکھپت لاہور میں قیدیوں کی خوراک کے لئے 14۔2013 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ب) مذکورہ جیل میں قیدیوں کو ایک دن میں فی قیدی کتنا کھانا دیا جاتا ہے اور کھانے میں کون کون سی اشیاء دی جاتی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ قیدیوں کو ناقص کھانا دیا جاتا ہے جس سے اکثر قیدی معدے، جگر کی بیماریوں میں مبتلا ہو چکے ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت قیدیوں کے لئے کھانے کی رقم میں خُورد بُرد کرنے اور ناقص خوراک پکانے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) جیل ہذا پر اس وقت تقریباً 3800 اسیران مقید ہیں جن کی خوراک کے لئے حکومت پنجاب نے رواں سال 14۔2013 کے لئے مبلغ۔/431,14860 روپے مختص کئے ہیں۔

(ب) جیل ہذا بشمول پنجاب کی دیگر جیلوں پر اسیران کو حکومت پنجاب کی جانب سے جاری کردہ مینو/سکیل کے مطابق تین وقت کھانا دیا جاتا ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ صبح کے اوقات میں ناشتہ اور دوپہر وشام میں کھانا دیا جاتا ہے۔

(ج) یہ بات درست نہ ہے۔ اسیران کو حکومت پنجاب کے منظور کردہ مینو/سکیل کے مطابق کھانا فراہم کیا جاتا ہے۔ کھانے کے معیار کو بہتر بنانے کی کوشش جاری ہے جس کے لئے سپرنٹنڈنٹ جیل ہمراہ میڈیکل آفیسر و دیگر آفیسران روزانہ اسیران کے کھانے کے معیار کو چیک کرتے ہیں۔ مزید برآں حکومت پنجاب و محکمہ ہذا کے اعلیٰ آفیسران گاہے بگاہے جیل کے دورے کے موقع پر کھانے کے معیار کو چیک کرتے ہیں جبکہ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج، لاہور، ہمراہ جوڈیشل آفیسران ہر ماہ دومرتبہ جیل ہذا کا دورہ کرتے ہیں اور بالخصوص اسیران کو دیئے جانے والے کھانے کو چیک کرتے ہیں اور اسیران سے بھی اس بابت دریافت کرتے ہیں لیکن کبھی بھی معزز جج صاحبان کو کھانے کے معیار کے متعلق شکایت موصول نہ ہوئی ہے اور یہ بات بھی حقائق کے برعکس ہے کہ اکثر قیدی ناقص کھانے کی وجہ سے جگر، معدے کی بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ البتہ یہ بات قرین قیاس ہے کہ بوقت داخلہ کچھ اسیران اس قسم کی بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں جن کا باقاعدہ طریقے سے علاج معالجہ کیا جاتا ہے اور حسب ضرورت بیرون جیل ہسپتال بھی بھجوایا جاتا ہے اور جیل ہذا پر ماہر ڈاکٹروں کو چیک کروا کر تمام سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

(د) یہ بات بعید از قیاس ہے کہ اسیران کے کھانے کی رقم میں کسی قسم کی خُورد بُرد ہو رہی ہے۔ سپرنٹنڈنٹ جیل ان معاملات کی کڑی نگرانی کرتا ہے۔ اس قسم کی کوتاہی سپرنٹنڈنٹ جیل کے مشاہدہ میں تاحال نہ آئی ہے۔ البتہ اگر کوئی ملازم اس قسم کی سرگرمی میں ملوث پایا گیا تو اس کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا سوال وہی ہے جو ڈاکٹر فرزانہ نذیر نے کیا ہے کہ وہاں پر واقعی ہیپاٹائٹس اور وہ چیزیں بہت پھیل رہی ہیں تو میرا بھی یہی سوال تھا کہ screening اور ان کے علاج کے لئے خاص طور پر tuberculosis کیونکہ وہ ایک متعدی بیماری ہوتی ہے اور دوسرے سے لگتی ہے تو اس کے لئے کیا انتظامات کئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر! دوسرا سوال یہ ہے کہ انہوں نے بے شک بجلی کے پنکھے اور کولر مہیا کئے ہیں مگر کروڑوں روپے کا بجلی کا بل نہ دینے کی وجہ سے کوٹ لکھپت جیل کی بجلی کٹ گئی تھی اور جب واپڈا کے لوگ وہاں پر چیکنگ کے لئے گئے تو ان کو یرغمال بنا لیا گیا اور اس وعدے پر چھوڑا گیا کہ تین چار دن کے اندر بل کی ادائیگی ہو جائے گی تو میرا سوال یہ ہے کہ پنکھے اور کولر کے لئے تو بجلی چاہئے ہوگی تو کیا بجلی کا بل ادا ہو گیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: وہ تو پچھلا سوال آپ کا ہو گیا ہے۔ چلیں! منسٹر صاحب اس کا جواب بھی دے دیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں آپ کے توسط سے محترمہ کو بتاتا ہوں کہ تمام جیلوں میں ان ٹیسٹ کی تمام سہولتیں موجود ہیں، پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اس کو کنٹرول کرتا ہے، مریض ان میں زیر علاج ہوتے ہیں اور پنجاب کی کوئی ایسی جیل نہیں ہے جس میں میڈیسن کی کوئی کمی ہو یا ان کے علاج میں کوئی غفلت برتی جاتی ہو، لیبارٹریز ہر جیل میں موجود ہیں۔ دوسرا میں آپ سے یہ کہوں گا کہ بجلی کے حوالے سے یہ بات میرے علم میں آئی تھی جیسے آج کل ہم بل دینے والے ہیں اور یہ خیبر پختونخوا کی گورنمنٹ نہیں ہے کہ یہ بل نہیں دے گی۔ ہم نے بل دیئے ہیں اور اگر کوئی ایسا ہوا ہے تو ہم نے اس کو pay کر دیا ہے۔ اس وقت پورے پنجاب کی جیلوں میں بجلی کی کوئی shortage نہیں اور کوئی میٹر نہیں کٹا ہوا۔ (قطع کلامیاں)

MR ACTING SPEAKER: Order in the House.

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): اگر کسی بھائی کو میری اس بات پر یقین نہ آئے تو خود جا کر تجربہ بھی کر سکتا ہے کہ وہاں کوئی لوڈشیڈنگ نہیں ہے اور بجلی موجود ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال سردار محمد آصف نکئی کی طرف سے ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! On his behalf. (معزز ممبر نے سردار محمد آصف نکئی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، On his behalf.

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1941 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع قصور جیل میں قیدیوں کی گنجائش و دیگر تفصیلات

*1941: سردار محمد آصف نکئی: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع قصور جیل کا رقبہ کتنا ہے؟

(ب) مذکورہ جیل میں کتنے قیدی رکھے جانے کی گنجائش ہے اور اس وقت اس میں کتنے قیدی ہیں؟

(ج) کیا قیدی مرد، عورتوں اور بچوں کو تعلیمی سہولیات میسر ہیں اگر ہیں تو ان سہولیات کی کیا تفصیل ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل قصور کا کل رقبہ 32 ایکڑ 01 کنال 10 مرلہ ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل قصور میں 596 اسیران کی گنجائش ہے جبکہ مورخہ 2013-11-11 کو ڈسٹرکٹ جیل قصور میں 1539 قیدی / حوالاتی مقید ہیں۔

(ج) قیدی اسیران کو دینی و دنیاوی تعلیم کے لئے جیل انتظامیہ کی طرف سے ایک ٹیچر متعین ہے جبکہ ٹرسٹ جمیعت تعلیم القرآن کی طرف سے دو ٹیچر متعین ہیں۔ محکمہ سوشل ویلفیئر کی طرف سے ایک لیڈی ٹیچر متعین ہے جو کہ جیل میں موجود خواتین اسیران کو سلائی کڑھائی وغیرہ کی ٹریننگ دیتی ہے علاوہ ازیں بچوں کی تعلیم کے لئے ہائی سکول سسٹم (NGO) کی مدد سے میٹرک تک تعلیم، کمپیوٹر کی بنیادی ٹریننگ اور ووکیشنل ٹریننگ جس میں کپڑوں کی سلائی کا کام شامل ہے فراہم کی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں انہوں نے بتایا ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل قصور میں 596 اسیران کی گنجائش ہے جبکہ جیل میں 1539 قیدی اور حوالاتی موجود ہیں اور جز (ج) میں انہوں نے ان اسیران کو تعلیم دینے اور اس طرح کی سہولیات دینے کے حوالے سے ایک این جی او کا ذکر کیا ہے تو کیا 1539 تمام قیدیوں کو یہ سہولتیں مہیا کی گئی ہیں اور یہ بتایا جائے کہ دینی تعلیم اور دوسری تعلیم کے لئے سوشل ویلفیئر سے جو ٹیچرز ہیں ان کے مقابلے میں قیدیوں کی بہت زیادہ تعداد ہے تو کیا ان تمام کو یہ سہولتیں مہیا ہوتی ہیں اور کن کن کو ابھی تک وہاں ٹھہرایا گیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! یہ سارا اکٹھا ہی جواب دے دیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! یہ تعداد جو جواب میں ہے اس سے بھی آپ کو latest update کر دیتا ہوں۔ اب تعداد اس سے کم ہو گئی ہے اور اس وقت 1420 ہیں، پہلے 1539 تھے اور یہ آج کی latest update ہے۔ اس میں جیل انتظامیہ کی طرف سے ایک ٹیچر موجود ہے، تعلیم القرآن ٹرسٹ جو پورے پنجاب کی جیلوں میں دینی تعلیم کے لئے بڑے عرصے سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور ان کی طرف سے دو ٹیچر ہیں۔ محکمہ سوشل ویلفیئر کی طرف سے وہاں ایک ٹیچر موجود ہے۔ ان قیدیوں کی سہولت کے لئے، ان کو educate کرنے کے لئے Literacy Department کی طرف سے مختلف جیلوں میں سہولت میسر ہے۔ میں آپ کو اور پورے ایوان کو ensure کرتا ہوں کہ الحمدللہ یہ پورے پنجاب میں بلکہ پاکستان کی history میں پہلی دفعہ ہوا ہے۔ اس ایجوکیشن کے ساتھ ساتھ ہم ان کو ٹیکنیکل ایجوکیشن بھی دینے جا رہے ہیں۔ پاکستان کی history میں پہلی دفعہ TEVTA کے تعاون سے ہم پہلے پراجیکٹ کے طور پر ملتان اور لاہور میں 900 قیدیوں کو مختلف شعبہ جات میں trained کرنے جا رہے ہیں تاکہ جب وہ باہر نکلیں تو وہ کسی چوراہے کا پتا پوچھنے کی بجائے خود باعزت روزگار کما سکیں۔ وزیراعلیٰ پنجاب کے حکم پر ان کے vision کے مطابق، ان کی ایجوکیشن کے لئے اور ٹیکنیکل ایجوکیشن کے لئے بھرپور کوشش کر رہے ہیں۔ وزیراعلیٰ پنجاب کے vision کے مطابق انشاءاللہ جیلوں کو اصلاح کا گھر بنائیں گے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب نہیں آیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر موصوف! وہ کہہ رہے ہیں کہ ڈسٹرکٹ جیل قصور میں 596 قیدیوں کی گنجائش ہے لیکن آپ نے وہاں پر چودہ سو کے قریب قیدی رکھے ہوئے ہیں، اس کے لئے آپ کیا کر رہے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): اس کے لئے تقریباً 12 نئی جیلیں بن رہی ہیں، یہ مسئلہ کسی ایک جیل کا نہیں ہے بلکہ پورے پنجاب کی جیلوں کی capacity کا ہے---

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! کیا یہ تمام جیلیں قصور میں بن رہی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ان کا جواب تو سن لیں۔ (قطع کلامیاں)

No cross talk.

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں نے یہ نہیں پوچھا کہ پنجاب میں کتنی جیلیں بن رہی ہیں، ویسے میرے خیال میں ان کا پروگرام یہ ہے کہ "ہم جیلوں کا جال بچھائیں گے" کوئی بات نہیں یہ جیلوں کا جال بچھا رہے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: چیمہ صاحب! آپ وزیر موصوف کا جواب تو آنے دیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: انہوں نے ابھی جو بتایا ہے میں اس حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پہلے اس کا جواب تو لے لیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب والا! اس کا جواب تو یہ دے ہی نہیں رہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: قصور میں کوئی جیل بنانے کا ارادہ ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ قصور کی جیل میں 596 قیدیوں کی گنجائش ہے لیکن وہاں پر اس وقت چودہ سو سے زیادہ قیدی رکھے ہوئے ہیں یعنی چار پانچ گنا زیادہ قیدی وہاں پر موجود ہیں اور وہاں پر ان کو صرف ایک ٹیچر پڑھا رہی ہے، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ سب کو تعلیم دینے کے لئے کیا وہ ایک ٹیچر کافی ہے، ہم کس طرح سے judge کر سکتے ہیں کہ چودہ سو قیدیوں کو انہوں نے بہتر طریقے سے تعلیم دی ہے؟ یہ میرا سوال تھا جس کا جواب تو انہوں نے دیا نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ اب اس کا جواب دے رہے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! انہوں نے تو جیلوں کا جال بچھانے کی باتیں شروع کر دی ہیں، یہ اپنی تیاری کر رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ یہ لوگ جلد وہاں پر جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چیمہ صاحب! نہیں، یہ کوئی بات نہیں ہے۔ No, No

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! اگر چیمہ صاحب کا خطاب عالیہ ختم ہو گیا ہے تو میں جواب دے دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ جواب دیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! اس کے لئے میری گزارش ہے کہ جیل ڈیپارٹمنٹ میں یعنی جیلوں میں یہ سسٹم رائج ہے کہ جو پڑھے لکھے قیدی ہوتے ہیں، ہر بیرک میں ایجوکیشن کے لئے ٹیچرز متعین ہیں، اسیران میں سے اگر کوئی پڑھا لکھا قیدی ہے تو اس کی ڈیوٹی ہوتی ہے

کہ وہ اسیران کو تعلیم دے۔ اس وقت جیل میں کوئی بیرک ایسی نہیں ہے جہاں پر قرآن کی تعلیم اور بنیادی تعلیم کے لئے ٹیچر موجود نہ ہو۔ جو اسیران پڑھتے ہیں ان کو مہینے میں چھ دن، اس کے علاوہ جب وہ کوئی امتحان پاس کرتے ہیں اس کے مطابق، الحمد للہ اس وقت بھی بارہ سو قیدیوں کو ایجوکیشن کی وجہ سے معافی ملی ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا میں یہ عرض کروں گا کہ ان کو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے جیلیں بہت کھلی اور وسیع ہیں۔ اس وقت اوکاڑہ میں ایک جیل بن رہی ہے جو کہ 95 فیصد مکمل ہو گئی ہے اور اسی سال انشاءاللہ تعالیٰ وہ بھی شروع ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ چار جیلیں مزید بھی بن رہی ہیں، اس طرح بہت سارے قیدی ایسے ہیں جو اوکاڑہ میں شفٹ ہو جائیں گے۔ ہمیں دعا تو یہ کرنی چاہئے کہ جرائم کی تعداد اور مجرموں کی تعداد میں کمی ہو جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ

چودھری عامر سلطان چیمہ جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ڈسٹرکٹ جیل قصور میں جہاں پر 596 قیدیوں کی گنجائش موجود ہے، جواب میں تو انہوں نے بتایا ہے کہ وہاں پر 1539 قیدی موجود ہیں، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک بیرک میں کتنے قیدی رہ رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! اس میں مختلف بیرکیں ہیں، ایک بیرک کا کوئی ایک سائز نہیں ہوتا، سزائے موت والے قیدیوں کی چکی علیحدہ ہوتی ہے، حوالاتیوں کی علیحدہ ہوتی ہے۔ بیرک کی گنجائش کے مطابق لوگوں کو وہاں پر شفٹ کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات میں عرض کر دوں کہ تمام ڈسٹرکٹ کی جیلوں میں سیشن جج حضرات ہر پندرہ دن بعد دورہ کرتے ہیں۔ اگر قیدیوں کو اس حوالے سے کسی بھی قسم کی کوئی شکایت ہو تو سیشن جج موقع پر احکامات جاری کرتے ہیں۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے، چیمہ صاحب شاید سوچ رہے ہوں گے کہ گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے قیدی جیل کی چھتوں پر سوتے ہوں گے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے، ہاں یہ ضرور ہے کہ اس وقت جیلوں کی ضرورت ہے اور ان کی دعاؤں سے ہم جیلیں مزید بنا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال چودھری محمد یوسف کسیلیہ کی طرف سے ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سردار محمد آصف نکئی صاحب کی طرف سے ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! On his behalf سوال نمبر 2386 ہے، اس سوال کا تو جواب ہی موصول نہیں ہوا۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر صاحب! آپ کے چار پانچ سوال ایسے ہیں جن کے جوابات موصول نہیں ہوئے جبکہ یہ سوالات 5۔ ستمبر کو ہمیں موصول ہوئے 27۔ نومبر کو ہم نے آپ کے پاس بھیج دیئے ہیں، اب تو چھ مہینے ہو گئے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): سوال نمبر کون سا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: سوال نمبر 2386 ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! اس کا میرے پاس جواب آ گیا ہے، میں اس کا جواب دے دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہمارے پاس کیوں نہیں ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! میں ان کو update کر دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، ادھر ہمارے پاس کیوں نہیں پہنچا۔ سیکرٹری صاحب! اس کا جواب کیوں نہیں پہنچا؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! اگر اس سوال کا جواب نہیں پہنچا تو میں ایوان کو ensure کرواتا ہوں کہ اس کا جواب اگلے اجلاس تک آ جائے گا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس سوال کا جواب لازمی طور پر اسمبلی سیکرٹریٹ میں آیا ہو گا۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): اصل میں جواب آ گیا تھا لیکن پرنٹ نہیں ہو سکا کیونکہ جواب دیر سے جمع ہوا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر صاحب! یہ تو محکمے کی کوتاہی ہے، اس سوال کو ہم pending کرتے ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! آپ کی بات درست ہے، جوابات اسمبلی میں دیر سے جمع ہوئے تھے جس کی وجہ سے وہ پرنٹ نہیں ہو سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، نہیں۔ یہ پھر کس کی ذمہ داری ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! یہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے، اس پر ضرور action لیا جائے گا اور اس سلسلے میں اگلے اجلاس میں اسمبلی کو inform بھی کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں اس سوال کو pending کرتا ہوں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! صرف pending ہی نہ کریں بلکہ action بھی لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس سوال کو میں pending کرتا ہوں اور جب بھی ان کے آئندہ سوالات ہوں گے اُن پر action لے کر ایوان کو بھی بتائیں گے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی طرف سے ہے۔ انہوں نے request کی تھی کہ اس کو pending کیا جائے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی طرف سے ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: سوال نمبر 2530 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں نئی جیلوں کی تعمیر کی تفصیلات

*2530: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ میں سال 2011 کے دوران کل کتنی نئی جیلیں کن کن اضلاع میں تعمیر کی گئیں؟

(ب) جو نئی جیلیں تعمیر کی گئیں ان کی تعمیر پر حکومت نے کل کتنی رقم خرچ کی؟

(ج) کیا نئی جیلوں میں قیدیوں اور ان کے گھر والوں کے لئے فیملی رومز بھی تعمیر کئے گئے ہیں، اگر ہاں تو ان رومز پر کل کتنے اخراجات ہوئے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) پنجاب میں سال 2011 کے دوران نئی جیل تعمیر نہیں کی گئی۔ البتہ 12 جیلیں زیر تعمیر ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	ڈسٹرکٹ جیل اوکاڑہ	2۔	ڈسٹرکٹ جیل پاکپتن
3۔	ڈسٹرکٹ جیل لیہ	4۔	ڈسٹرکٹ جیل نارووال
5۔	ڈسٹرکٹ جیل بھکر	6۔	ڈسٹرکٹ جیل حافظ آباد
7۔	ڈسٹرکٹ جیل لودھراں	8۔	ڈسٹرکٹ جیل خانیوال
9۔	ڈسٹرکٹ جیل راجن پور	10۔	سب جیل شجاع آباد
11۔	ہائی سکیورٹی جیل ساہیوال	12۔	ہائی سکیورٹی جیل میانوالی

(ب) زیر تعمیر 12 نئی جیلوں پر مورخہ 31.12.2013 تک جو فنڈز خرچ ہوئے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	جیل کا نام	کل خرچہ (ملین میں)
1۔	ڈسٹرکٹ جیل اوکاڑہ	556.233
2۔	ڈسٹرکٹ جیل پاکپتن	403.598
3۔	ڈسٹرکٹ جیل لیہ	402.694
4۔	ڈسٹرکٹ جیل نارووال	551.181
5۔	ڈسٹرکٹ جیل بھکر	366.086
6۔	ڈسٹرکٹ جیل حافظ آباد	789.166
7۔	ڈسٹرکٹ جیل لودھراں	435.301
8۔	ڈسٹرکٹ جیل خانیوال	544.521
9۔	ڈسٹرکٹ جیل راجن پور	349.858
10۔	سب جیل شجاع آباد	68.360
11۔	ہائی سکیورٹی جیل ساہیوال	892.331
12۔	ہائی سکیورٹی جیل میانوالی	244.701

مزید برآں ہائی سکیورٹی جیل ساہیوال مالی سال 14-2013 میں مکمل ہونی متوقع ہے اور اگر جیلوں کے پورے فنڈز حکومت جاری کر دے گی تو جیلیں مالی سال 15-2014 اور 16-2015 میں مکمل ہو سکتی ہیں۔

(ج) نئی جیلوں میں قیدیوں اور ان کے گھر والوں کے لئے فیملی رومز تعمیر نہیں کئے گئے البتہ مندرجہ ذیل چار سنٹرل جیلوں پر فیملی رومز تعمیر کئے گئے ہیں ان کے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	جیل کا نام	کل خرچہ (ملین میں)
1۔	سنٹرل جیل لاہور	90.790
2۔	سنٹرل جیل فیصل آباد	109.256
3۔	سنٹرل جیل ملتان	92.106
4۔	سنٹرل جیل راولپنڈی	35.850 (زیر تعمیر ہے)

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (الف) میں جن 12 زیر تعمیر جیلوں کا ذکر کیا گیا ہے میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ جیلیں کب سے زیر تعمیر ہیں اور کب تک مکمل ہو جائیں گی؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے محترمہ سے عرض کروں گا اور چیمہ صاحب بھی کہ وہ میری بات غور سے سن لیں کہ اس ضمن میں ہم چھ جیلیں انشاء اللہ تعالیٰ اسی سال یعنی 2014 تک complete کر لیں گے۔ ان میں ہائی سکیورٹی جیل ساہیوال، ڈسٹرکٹ جیل پاکپتن، ڈسٹرکٹ جیل لودھراں، ڈسٹرکٹ جیل اوکاڑہ، ڈسٹرکٹ جیل بھکر اور لیہ شامل ہیں۔ انشاء اللہ ہم یہ چھ جیلیں اس سال complete کر لیں گے اور اس سے اسیران کا load دوسری جیلوں پر کم ہو جائے گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! باقی کی جو چھ جیلیں ہیں وہ کب تک مکمل ہو جائیں گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ باقی چھ جیلوں کا بھی پوچھ رہی ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! ٹوٹل بارہ جیلیں ہیں، انشاء اللہ باقی جیلیں بھی تقریباً 2015 تک complete کر لیں گے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جواب کے جز (ب) میں separate room بنانے کا کہا گیا ہے، میرا سوال یہ ہے کہ family rooms جو تعمیر کئے جا رہے ہیں ان میں کیا کیا سہولیات دی جائیں گی؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! یہ ایک شرعی مسئلہ تھا جس کی میں سمجھتا ہوں کہ ضرورت بھی تھی، شریعت نے بھی اس کی اجازت دی ہے اور حکم بھی ہے۔ اس وقت ملتان، فیصل آباد اور لاہور میں family rooms complete ہو چکے ہیں جبکہ راولپنڈی میں زیر تعمیر ہیں جس کا پچاس فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ اس کام کے لئے پوسٹیں بھی sanction ہو چکی ہیں، ہم اب لوگوں کو بھرتی کرنے جا رہے ہیں اور تین چار مہینے میں یہ operative ہو جائیں گی۔ اس میں یہ criteria بنایا گیا ہے کہ ایسے قیدی جو انٹی سٹیٹ یا دہشت گردی اور ایسے دوسرے جرائم میں ملوث ہیں ان کو یہ سہولت نہیں ملے گی لیکن دیگر قیدی سال میں تین دفعہ تین تین دن ان فیملی رومز میں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ رہ سکیں گے اور ان کے رہنے کے اخراجات بھی جیل ڈیپارٹمنٹ برداشت کرے گا۔ یہ بھی وزیراعلیٰ صاحب کا vision ہے کہ اس سے لوگوں میں بہت زیادہ مثبت تبدیلی آئے گی، جو مجرم ہیں ذہنی طور پر ان کی بھی تربیت ہو گی اور بچوں کو بھی یہ احساس ہو گا کہ ہم لاوارث نہیں ہیں۔ ان کی

پرورش اور ان کے گھر والوں پر بڑے مثبت اثرات ہوں گے اور یہ پنجاب گورنمنٹ کا ہی کارنامہ ہے کہ ہم پہلی دفعہ یہ کرنے جا رہے ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آخری ضمنی سوال کریں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال تھا کہ ان کے علاوہ کیا کیا سہولیات ہیں؟ اب میں specifically پوچھ لیتی ہوں کہ جو جیلیں زیر تعمیر ہیں ان میں میڈیکل کی سہولیات مہیا کرنے کے لئے ہسپتال یا ڈسپنسریاں بنائی جا رہی ہیں، ان جیلوں میں سے کتنی جیلیں خواتین کے لئے ہیں اور کیا ان کے لئے گائنی کے میڈیکل treatment کے لئے الگ سہولیات دی جا رہی ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! میں اپنی بہن کو بتانا چاہوں گا کہ اس میں صرف مرد قیدی نہیں بلکہ خواتین قیدی بھی اپنے خاوند کو ملنے کے لئے درخواست دے سکتی ہیں۔ ان کی ہیلتھ کے لئے ڈاکٹر موجود ہے، جیل میں لیڈی ڈاکٹر بھی موجود ہے اور یہ جو فیملی رومز ہیں یہ جیل کی چار دیواری کے اندر ہیں، ان میں خواتین کے میڈیکل کی تمام سہولتیں موجود ہیں۔ خواتین کے جو بھی مسائل ہیں ان کے لئے لیڈی ڈاکٹر موجود ہے انہیں تمام ادویات اور تمام سہولیات ملیں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خان کا ہے۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب میں اگلا سوال بول چکا ہوں آپ اس پر بات کر لیجئے گا۔ محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سردار وقاص حسن موکل صاحب کا ہے لیکن اس کا جواب نہیں آیا۔ منسٹر صاحب! آپ اس کی انکوائری کرائیں اور ایوان کو بتائیں کہ ایسا کیوں ہوا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! یہ جواب اسمبلی میں تاخیر سے جمع ہوا ہے اس لئے یہ پرنٹ نہیں ہو سکا۔ اس کا action لیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! ہماری طرف سے 8۔ جنوری کو یہ سوال آپ کو بھجوایا گیا ہے اب اسے چار ماہ ہو گئے ہیں۔ یہ روّیہ بالکل قابل برداشت نہیں ہے۔ آپ اس پر action لیں اور ایوان کو بتائیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! بالکل اس پر action لیا جائے گا اور ایوان کو مطلع کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں اس سوال کو pending کرتا ہوں۔ اگلا سوال ملک ذوالقرنین ڈوگر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال رانا محمد افضل صاحب کا ہے لیکن اس کا بھی جواب نہیں آیا لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کا ہے۔ اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی چودھری اشرف علی انصاری صاحب کا ہے لیکن اس کا جواب موصول نہیں ہوا لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! میں اس کے لئے ایک استدعا کروں گا کہ اسمبلی سیکرٹریٹ متعلقہ منسٹر کو ضرور مطلع کرے کہ اس کے ڈیپارٹمنٹ کے سوالوں کے جوابات نہیں آئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! ہمارے پاس جو سوال آتا ہے ہماری کوشش ہوتی ہے کہ اس سے اگلے دن ہی آپ کی طرف بھجوا دیا جائے۔ یہ آپ کے محکمے کی بڑی negligence ہے، آپ اسے دیکھیں اور بتائیں۔ اگلا سوال جناب محمد انیس قریشی کا ہے لیکن اس کا جواب بھی موصول نہیں ہوا لہذا یہ pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب خالد غنی چودھری کا ہے اس کا بھی جواب موصول نہیں ہوا لہذا یہ بھی pending کیا جاتا ہے۔ منسٹر صاحب! یہ روّیہ بالکل قابل برداشت نہیں ہے۔ آپ اگلے اجلاس میں جواب بتائیں۔ سارے سوالات مکمل ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

خواتین قیدیوں کے ساتھ رہنے والے بچوں کی تعلیم کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*860: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) خواتین قیدیوں کے ساتھ رہنے والے بچوں کی تعلیم کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

(ب) سکولوں میں داخل بچوں کی تعداد کیا ہے؟

(ج) کیا ماؤں کے ساتھ رہنے والے بچوں کے سکول متعلقہ جیل میں ہی واقع ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) جیل میں قیدی خواتین کے ساتھ بے گناہ چھ سال کی عمر تک کے بچوں کو محکمہ جیل خانہ جات اپنی مدد آپ کے تحت مختلف این جی اوز کے تعاون سے مفت تعلیم فراہم کرتا ہے اور اس کے لئے خواتین وارڈ میں ہی کلاس روم تیار کئے گئے ہیں جہاں پر جمعیت تعلیم القرآن ٹرسٹ کی طرف سے مقرر کردہ خواتین ان بچوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کرتی ہیں جبکہ قیدی خاتون ٹیچرز بھی ان کی تعلیم و تربیت کے لئے مقرر کی گئی ہیں۔ چھ سال کی عمر کے بعد ان بچوں کو ادارہ ایس او ایس یا چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے حوالے کر دیا جاتا ہے جو کہ ان کی مزید تعلیم و تربیت کا بندوبست قواعد کے مطابق کرتا ہے۔

(ب) قیدی خواتین کے ساتھ سکولوں میں داخل بچوں کی تعداد 27 ہے۔

(ج) جی ہاں! ماؤں کے ساتھ رہنے والے بچوں کے سکول متعلقہ جیلوں میں ہی واقع ہیں۔

ضلع لاہور: محکمہ ثقافت کے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2318: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ ثقافت کے تحت کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) ضلع لاہور میں محکمہ ثقافت کے ملازمین کے پاس کل کتنی گاڑیاں ہیں؟

(ج) ضلع لاہور میں موجود ثقافت کے محکمے میں موجود ملازمین کی کتنی اسامیاں عرصہ دراز سے خالی چلی آ رہی ہیں، ان خالی اسامیوں کو کب تک پُر کر دیا جائے گا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ ثقافت کے تحت پنجاب کونسل آف دی آرٹس ضلع لاہور میں اس وقت کل 85 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ب) ضلع لاہور میں محکمہ ثقافت کے ملازمین کے پاس ماسوائے ایگزیکٹوڈائریکٹر کے کسی بھی ملازم کے پاس کوئی بھی سرکاری گاڑی نہیں ہے جبکہ تین گاڑیاں (دو عدد کیری ڈبہ اور ایک عدد پک اپ) جنرل پول میں ہیں۔

(ج) ضلع لاہور میں محکمہ ثقافت کے تحت پنجاب کونسل آف دی آرٹس ضلع لاہور میں اس وقت کل 15 اسامیاں خالی ہیں۔ اس وقت نئی بھرتی پر پابندی عائد ہے۔ جونہی بھرتی پر سے پابندی اٹھالی جائے گی تو پھر خالی اسامیوں کو قواعد وضوابط کے مطابق پُر کر لیا جائے گا۔

لاہور: جیلوں میں قیدی خواتین اور بچوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1152: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور کی جیلوں میں اس وقت قیدی خواتین اور بچوں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) لاہور کی جیلوں میں قیدی خواتین کے طبی معائنے کے لئے کیا خواتین میڈیکل سٹاف کی سہولیات فراہم کی گئی ہیں نیز زیادہ بیمار خواتین کے علاج معالجہ کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا جاتا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) سنٹرل جیل لاہور میں قیدی خواتین کی تعداد 146 اور بچوں کی تعداد 14 ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے جبکہ ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں کوئی بھی قیدی خواتین موجود نہ ہے۔

(i) قیدی = 46

(ii) حوالاتی = 92

(iii) سزائے موت = 08

(ب) سنٹرل جیل لاہور میں قید خواتین کے لئے درج ذیل میڈیکل سٹاف موجود ہے۔

(i) لیڈی ڈاکٹر نصرت

(ii) لیڈی ڈاکٹر طوبیٰ

(iii) LHV قدسیہ ظفر

جو دن رات اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ مزید برآں جناح ہسپتال لاہور سے ہفتہ میں ایک دن دو گائناکالوجسٹ ڈاکٹرز بھی جیل کا visit کرتی ہیں اور گائنی سے متعلقہ مریضوں کا چیک اپ اور علاج معالجہ بھی کرتی ہیں۔ کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں زیادہ بیمار خواتین کو جناح ہسپتال لاہور refer کر دیا جاتا ہے علاوہ ازیں ہر ماہ دو مرتبہ تمام شعبوں سے متعلقہ

سپیشلسٹ ڈاکٹرز بھی جیل کا visit کرتے ہیں جو بوقت ضرورت خواتین اسیران کو بھی چیک کرتے ہیں۔

صوبہ کی جیلوں میں قیدی خواتین اوران کے بچوں کو سہولیات کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*1153: محترمہ عائشہ جاوید: کیاوزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کی جیلوں میں خواتین قیدیوں کے ہمراہ ان کے بچے بھی قید ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب ان قیدی خواتین اوران کے بچوں کی فلاح و بہبود کے لئے سہولیات فراہم کر رہی ہے، اگرہاں تو سہولیات کی تفصیلات کیاہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ قیدی خواتین کی بہت بڑی تعداد چار پائیوں کے عدم دستیابی کے باعث اپنے بچوں کے ہمراہ زمین پر سوتی ہے، اس سلسلے میں کیااقدامات اٹھائے جارہے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کی جیلوں میں خواتین قیدیوں کے ہمراہ ان کے چھ سال تک کے بچے بھی بند ہیں یہ شیر خوار اور چھوٹے بچے اکثر و بیشتر اپنی ماؤں کے ساتھ جیلوں میں رہتے ہیں لیکن اس میں متعلقہ خواتین اسیران کی مرضی شامل ہوتی ہے تاہم اگر وہ چاہیں تو اپنے بچوں کو متعلقہ عدالت کی اجازت سے جیل سے باہر اپنے عزیز واقارب کے پاس بھجوا سکتی ہیں پاکستان پریژن رول قاعدہ نمبر 326 کے مطابق چھ سال کی عمر تک کے بچے اپنی اسیر ماؤں کے ساتھ جیل میں رہ سکتے ہیں جبکہ چھ سال سے زیادہ کے بچے ان کے خونی رشتہ داروں کے حوالے کر دیئے جاتے ہیں اگر کسی ماں کو اپنے لواحقین کے متعلق کوئی تحفظات ہوں تو ان کے بچے ضلعی انتظامیہ /متعلقہ عدالت کی اجازت سے SOS اور چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر ہومز منتقل کر دیئے جاتے ہیں۔

(ب) صوبہ پنجاب کی جیلوں میں ان قیدی خواتین کو پاکستان پریژن رول 489 کے مطابق روزانہ کی بنیاد پر انتہائی معیاری خوراک مہیا کی جاتی ہے جس میں

(1) دودھ 467 گرام

(2) چینی 29 گرام

(3) چاول 117 گرام

(4) اس کے علاوہ دودھ پلانے والی ماؤں کو بھی روزانہ کی بنیادوں پر 500 گرام دودھ مہیا کیا جاتا ہے اور ان بچوں کے لئے کھیل کود کا سامان جس میں جھولے، کھلونے، کیرم بورڈ اور ٹی وی وغیرہ کی سہولیات شامل ہیں جن سے بچے لطف اندوز ہوتے ہیں اس کے علاوہ جہاں تک ممکن ہو سکے ان بچوں کی تعلیم کا بندوبست بھی کیا جاتا ہے جبکہ ان خواتین نے یہ بچے اپنی مرضی اور عدالتی احکامات کے مطابق رکھے ہوئے ہیں اور اس کے علاوہ ہر ماہ دو مرتبہ سیشن جج صاحبان دورہ کرتے ہیں اور اگر کسی خاتون کو کوئی شکایت ہو تو اس کا موقع پر ازالہ کیا جاتا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے ۔ پنجاب کی کسی بھی جیل میں کوئی بھی قیدی خاتون چارپائیوں کی عدم دستیابی کے باعث اپنے بچوں کے ہمراہ زمین پر نہیں سوتی ہیں۔ تمام جیلوں پر خواتین وارڈز میں چارپائیاں مناسب تعداد میں موجود ہیں۔

راولپنڈی: اڈیالہ جیل میں دیت نہ دینے کی وجہ سے بند قیدیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1248: محترمہ زیب النساء اعوان: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اڈیالہ جیل راولپنڈی میں اس وقت کتنے قیدی دیت نہ دینے کی وجہ سے بند ہیں، ان کے ناموں اور عرصہ قید سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان کے ذمہ دیت کی کتنی رقم بنتی ہے ہر قیدی کی تفصیل الگ الگ بتائیں؟

(ج) کیا حکومت ایسے قیدیوں کو رہا کرنے کے لئے ان کے ذمہ دیت کی رقم کی ادائیگی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) مورخہ 15.09.2013 کو سنٹرل جیل راولپنڈی میں دیت کے عوض تین قیدی مقید ہیں ان کے نام / ولدیت اور قید کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ب) ان قیدیوں کے ذمہ دیت کی کل رقم۔/5830000 روپے ہے ہر قیدی کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ج) ایسے قیدیوں کو حکومت اور مختلف فلاحی تنظیموں کی طرف سے ہر سال عید کے موقع پر فراہم کردہ رقوم کے ذریعے رہا کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: محکمہ اطلاعات کے دفتر سے متعلقہ تفصیلات

*3939: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ اطلاعات کے دفتر کی اپنی عمارت موجود ہے یا کرایہ کی بلڈنگ میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) محکمہ دفتر کے سالانہ کرایہ کی مد میں کتنی رقم ادا کرتا ہے؟

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ اطلاعات میں کتنے ملازمین فرائض سرانجام دے رہے ہیں، ان کے نام اور سکیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) اس وقت ملازمین کی کتنی سیٹیں کون کون سی کب سے خالی ہیں، محکمہ کب تک ان پر تقرری کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلعی دفتر اطلاعات ٹوبہ ٹیک سنگ کی اپنی ذاتی کوئی عمارت موجود نہ ہے اور یہ دفتر کرایہ کی عمارت میں قائم ہے۔

(ب) ضلعی دفتر کے کرایہ کی مد میں مبلغ۔/72000 روپے بطور سالانہ اور مبلغ۔/6000 روپے بطور ماہانہ کرایہ ادا کیا جا رہا ہے۔

(ج) ضلع دفتر اطلاعات ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اس وقت 6 ملازمین اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام ملازم	عہدہ/سکیل	تعداد
انفر مہمان	انفارمیشن آفیسر سکیل(BS-17)	01
امیر علی تبسم	سینئر کلرک(BS-09)	01
محمد زمان	جونیئر کلرک(BS-07)	01
محمد خلیل	ڈرائیور(BS-04)	01
اللہ دتہ	نائب قاصد(BS-01)	01
شہباز علی	چوکیدار(BS-01)	01

(د) ضلع دفتر ٹوبہ ٹیک سنگھ میں فوٹو گرافر کی ایک اسامی مورخہ 03.11.2011 سے خالی ہے۔ یہ اسامی دفتر کے فوٹو گرافر(BS-13) کے تبادلہ کی وجہ سے خالی ہے۔ اس اسامی کو فی الوقت حکومت کی طرف سے عائد کردہ بھرتیوں پر پابندی کی وجہ سے پُر نہیں کیا جا سکتا۔ پابندی ختم ہونے کے بعد اس اسامی کو قواعد وضوابط کے مطابق پُر کیا جائے گا۔

لاہور: کیمپ جیل کے ہسپتال میں ڈاکٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2277: چودھری محمد یوسف کسیلیہ: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیمپ جیل لاہور کے ہسپتال میں کتنے میڈیکل آفیسرز تعینات ہیں اور کتنے بستروں کا ہسپتال ہے؟

(ب) کیا اس میں مریضوں کے لئے زندگی بچانے والی ادویات موجود ہیں؟

(ج) کیا تمام میڈیکل آفیسرز اپنی ڈیوٹی ادا کرتے ہیں اور 24 گھنٹے آن کال جیل سے ملحقہ کالونی میں رہائش گاہوں پر موجود رہتے ہیں؟

(د) اس وقت کتنے پروٹوکول مریض ہسپتال میں داخل ہیں ان کے نام بتائے جائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) اس ضمن میں تحریر خدمت ہے کہ کیمپ جیل لاہور میں دو میڈیکل آفیسر تعینات ہیں۔ ڈاکٹر عماد مسعود صبح 08:00 بجے سے دوپہر 02:00 بجے تک اور ڈاکٹر احمد ذوالفقار دوپہر 02:00 بجے سے رات 08:00 بجے تک جیل میں موجود ہوتے ہیں (ڈاکٹر عماد مسعود کا پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے انتخاب ہو چکا ہے انہوں نے کمشنر بہاولپور ڈویژن کو اپنی joining report جمع کروادی ہے لیکن چونکہ ڈاکٹر عماد مسعود گزشتہ گیارہ ماہ سے کیمپ جیل لاہور میں کام کر رہے ہیں اس لئے ابھی تک ڈاکٹر عماد مسعود کو relieve کیا گیا اور نہ ہی کسی دوسرے ڈاکٹر کی تعیناتی کی گئی ہے۔ ایمرجنسی کی صورت میں ڈاکٹر احمد ذوالفقار میڈیکل آفیسر فوراً جیل ہسپتال میں آ جاتے ہیں کل 52 بستروں کا ہسپتال ہے جس میں سے پرانی جیل میں 23 بستروں کا ہسپتال ہے اور نئی جیل میں 29 بستروں پر مشتمل ہسپتال ہے۔

(ب) جیل ہذا پر زندگی بچانے والی تمام ادویات موجود ہیں جیسا کہ :

Inj. Solucartif, Inj. Adrenalin, Inj. Normal Saline, Inj. Dextros Water, Inj. Salbetamol (Ventolin), Tab Angised, Tab. Inderal, Tab. Atenolol Tab. Disprin, Tab. Septran-DS etc.

(ج) جی ہاں! 24 گھنٹے ڈاکٹر احمد ذوالفقار آن کال ہے جیل سے ملحقہ کالونی کی رہائش گاہ میں رہائش پذیر ہے۔

(د) اس وقت جیل کے ہسپتال میں کوئی بھی پروٹوکول مریض داخل نہیں ہے۔

ساہیوال: جیلوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2723: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ساہیوال میں محکمہ کی کتنی جیلیں کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ہر جیل کا رقبہ کتنا ہے۔ کتنا رقبہ پر جیل کی بلڈنگ ہے اور کتنے رقبہ پر کاشتکاری کی جاتی ہے؟

(ج) ہر جیل کی بلڈنگ کتنے کمروں / بیرکوں پر مشتمل ہے؟

(د) ہر جیل میں قیدیوں / حوالاتیوں کی گنجائش کتنی ہے اور ہر جیل میں بند قیدیوں / حوالاتیوں کی تعداد اس وقت کتنی ہے؟

(ہ) ہر جیل کا عملہ کی تعداد، عہدہ و گریڈ وار بتائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) ساہیوال میں ایک جیل سنٹرل جیل ساہیوال ہے۔

(ب) سنٹرل جیل ساہیوال کا کل رقبہ 330 ایکڑ 01 کنال اور 09 مرلہ ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام	ایکڑ	کنال	مرلہ
ہائی سکیورٹی جیل	98	00	00
میڈیکل کالج	60	07	09
ٹریننگ انسٹیٹیوٹ	28	05	09
گورنمنٹ سرٹیفائیڈ سکول	10	00	00
جیل بلڈنگ	55	00	00
جیل کالونی و وارڈر لائن	60	00	00
گرڈ سٹیشن	07	00	00
زیر کاشت رقبہ	10	04	11

(ج) سنٹرل جیل ساہیوال میں بیرکوں اور سیلوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

بیرک	20
سیلز	272

(د) سنٹرل جیل ساہیوال میں قیدیوں / حوالاتیوں کی گنجائش 1750 ہے جبکہ مورخہ 01-03-2014 کو 3612 اسیران مقید ہیں۔

(ہ) سنٹرل جیل ساہیوال میں ملازمین کی تعداد، عہدہ و گریڈ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع ننکانہ صاحب: جیل بنانے کی تفصیلات

*3150: ملک ذوالقرنین ڈوگر: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ننکانہ صاحب میں ڈسٹرکٹ جیل نہ ہے جس کی وجہ سے ضلع شیخوپورہ، لاہور اور فیصل آباد و دیگر اضلاع سے ننکانہ صاحب پیشی پر قیدیوں کو لایا جاتا ہے؟

(ب) مختلف اضلاع سے ہر سال اندازاً کتنے قیدیوں کو تاریخ پیشی پر ننکانہ صاحب لایا جاتا ہے؟

(ج) کیا محکمہ جیل خانہ جات ننکانہ صاحب میں جیل بنانے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع ننکانہ صاحب میں ڈسٹرکٹ جیل نہ ہے جس کی وجہ سے درج ذیل اضلاع سے ننکانہ صاحب پیشی پر قیدیوں کو لایا جاتا ہے

(ب) مختلف اضلاع سے ہر سال ملزمان کی تعداد مختلف ہوتی ہے البتہ اس سال اسیران کی تعداد درج ذیل ہے:

1۔	سنٹرل جیل لاہور	2نفر
2۔	سنٹرل جیل گوجرانوالہ	9نفر
3۔	ڈسٹرکٹ جیل قصور	9نفر
4۔	ڈسٹرکٹ جیل لاہور	15نفر
5۔	ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ	20100/20300نفر
6۔	سنٹرل جیل راولپنڈی	4نفر
7۔	ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد	7نفر
8۔	سنٹرل جیل فیصل آباد	11نفر

(ج) اس سلسلے میں گزارش ہے کہ محکمہ جیل خانہ جات پنجاب ڈسٹرکٹ ننکانہ صاحب میں جیل بنانے کا ارادہ رکھتا ہے اور اس سلسلہ میں تعمیر ڈسٹرکٹ جیل کی سکیم سال 2013-14 کی ADP فارمولیشن میں شامل کی گئی تھی مگر محکمہ ترقیاتی منصوبہ بندی نے اس سکیم کو سالانہ ADP سال 2013-14 میں شامل نہ کیا جبکہ اس سکیم کو نئے منصوبہ جات میں شامل کیا گیا ہے۔ سال 2014-15 کی ADP میں بھی اس سکیم کو شامل کیا جائے گا۔

مزید برآں جیل کی تعمیر کے لئے ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر ننکانہ صاحب کو جگہ مختص کرنے کے لئے ہدایت بھی کر دی گئی ہے۔

گوجرانوالہ: سنٹرل جیل میں قیدی خواتین سے متعلقہ تفصیلات

*3368: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں اس وقت کتنی خواتین قیدی ہیں، ان خواتین کے ساتھ کتنے بچے ہیں؟

(ب) جیل انتظامیہ کی طرف سے قیدی خواتین اور بچوں کے لئے کیا کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

(ج) مذکورہ بالا جیل میں خواتین قیدی کن جرائم میں سزا یافتہ یا مقدمات میں ملوث ہیں نیز عرصہ قید کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں مورخہ 2014۔02۔27 کو 14 قیدی خواتین ہیں اور ان میں سے ایک قیدی عورت کے ہمراہ ایک بچہ جس کی عمر تقریباً چار ماہ ہے۔

(ب) خواتین اسیران کو دیگر قیدیان سے علیحدہ رکھا جاتا ہے خواتین کی فنی تربیت کے لئے سلائی مشینیں مہیا کی گئی ہیں، ٹیلیویژن اور کیرم بورڈ کی سہولت دی گئی ہے۔ مخیر حضرات کی طرف سے موسم کے مطابق کپڑے بھی مہیا کئے جاتے ہیں قیدی خواتین کے بچوں کے کھیلنے کے لئے جھولے، ٹرائی سائیکل، فٹبال، کی سہولیات موجود ہیں اور تمام بچوں کو خصوصی خوراک مہیا کی جاتی ہے جو کہ دودھ اور پھلوں پر مشتمل ہوتی ہے۔

(ج) مورخہ 2014۔02۔27 کو سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں 14 قیدی خواتین مقید ہیں جو کہ درج ذیل جرائم مقدمات میں ملوث ہیں قیدی خواتین کے عرصہ قید و مقدمات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ فضیلت زوجہ نذیر (سزائے موت) بجرم 302
2۔ حنیفاں زوجہ حنیف (سزائے موت) بجرم 302
3۔ رضیہ بی بی زوجہ اقبال (سزائے موت) بجرم 302
4۔ تنزیلہ زوجہ افتخار (سزائے موت) بجرم 302
5۔ حسینہ زوجہ خادم حسین (01 سال قید 10 ہزار روپے جرمانہ) بجرم 457/380
6۔ صوبیہ دختر سعید (01 سال قید 10 ہزار روپے جرمانہ) بجرم 457/380
7۔ خالدہ زوجہ رفیق (01 سال قید 50 ہزار روپے جرمانہ) بجرم 9-C
8۔ منظورہ زوجہ لیاقت علی (02 سال 06 ماہ قید 15 ہزار روپے جرمانہ) بجرم 9-C

9۔ ساجدہ زوجہ بشارت علی(25 سال قید 02 لاکھ روپے جرمانہ) بجرم 302
10۔ عشرت جاوید زوجہ عمر شیخ(01 سال 06 ماہ قید 25 ہزار روپے جرمانہ) بجرم C-9
11۔ نسرین زوجہ یاسین(03 سال قید 20 ہزار روپے جرمانہ) بجرم C-9
12۔ روبینہ زوجہ لال دین(25 سال قید 50 ہزار روپے جرمانہ) بجرم 302
13۔ ثریا زوجہ عباس(04 سال قید 29 ہزار روپے جرمانہ) بجرم 345/346
14۔ منور بی بی زوجہ عارف(25 سال قید۔/100000 لاکھ روپے معاوضہ) بجرم C-9

وزیر جیل خانہ جات(جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! میں ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کے ذمہ داران کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل صحیح ہے۔ رانا صاحب! آپ کے سوال مکمل ہو چکے ہیں۔ تشریف رکھیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آج منسٹر صاحب کا جو روّیہ تھا آپ نے اس بات کو بہت condemn کیا ہے لیکن آپ صرف یہ دیکھیں کہ اگر چھ مہینے کے بعد بھی ایک سوال کا جواب نہیں آ رہا تو گورنمنٹ اور صوبے کے باقی معاملات کس طرح چل رہے ہوں گے؟ ایک وزیر ایک سوال کا جواب دینے کے قابل نہیں ہے تو باقی معاملات کیسے چل رہے ہیں؟

تحاریک استحقاق

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! میں نے ان سے کہہ دیا ہے۔ اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق ڈاکٹر نادیہ عزیز صاحبہ کی ہے۔۔۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ ایک ہی تحریک استحقاق ہے اس کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں بھی پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک استحقاق کے بعد۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

یونیورسٹی آف سرگودھا کی سنڈیکیٹ کی میٹنگ میں پرو وائس چانسلر کا معزز ممبران اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز روّیہ

ڈاکٹر نادیہ عزیز: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مجھے یونیورسٹی آف سرگودھا کی طرف سے مراسلہ نمبر No. Acad/Syndicate 1221/2014-2/ مورخہ 11۔مارچ2014 کو موصول ہوا کہ مورخہ26۔مارچ 2014 بوقت 10.30 بجے صبح کمیٹی روم ایڈمنسٹریشن بلاک میں سنڈیکیٹ کی میٹنگ میں شرکت کی جائے۔ میں مقررہ وقت و تاریخ پر کمیٹی روم میں پہنچ گئی جب میٹنگ باقاعدہ شروع ہوئی تو اس وقت یونیورسٹی کے وائس چانسلر جو کمیٹی کے چیئر مین بھی ہیں ان کی بجائے پرو وائس چانسلر نے میٹنگ میں بحیثیت چیئرمین شرکت کی تو اس وقت میرے ساتھ دوسرے کمیٹی کے ممبران جن میں ملک محمد وارث کلو، ایم پی اے اور جناب غضنفر عباس چھینہ ایم پی اے بھی شامل تھے۔ انہوں نے یک زباں اس امر کی نشاندہی کی کہ میٹنگ کو صرف وائس چانسلر ہی preside کر سکتے ہیں پرو وائس چانسلر نہیں کر سکتے، جس پر کمیٹی کے کچھ دوسرے ممبران نے بھی اتفاق کیا۔ ہمارے اس مؤقف کے پیش نظر کمیٹی کے ممبران کے متفقہ فیصلہ کی روشنی میں مذکورہ میٹنگ کو مورخہ 31۔مارچ 2014 بوقت 10:30 بجے صبح کے لئے مؤخر کر دیا گیا لیکن کچھ دیر بعد ہی وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم چودھری نے پرو وائس چانسلر ڈاکٹر ظہور الحسن ڈوگر کو فون کر کے اصرار کیا کہ میری چیف منسٹر صاحب سے بات ہو گئی ہے meeting آج ہی ہو گی جس پر پرو وائس چانسلر ڈاکٹر ظہور الحسن ڈوگر صاحب نے کہا کہ جس نے میٹنگ میں بیٹھنا ہے وہ بیٹھے اور جس نے جانا ہے وہ چلا جائے اور ممبران کے ساتھ بدتمیزی کی جس پر ممبران نے بائیکاٹ کیا۔ علاوہ ازیں وائس چانسلر نے مورخہ 28۔مارچ 2014 کو انتظامیہ اور اساتذہ کی یونیورسٹی premises میں ہنگامی میٹنگ بلائی جس میں سرگودھا کے ایم پی ایز اور مسلم لیگ (ن) کی سیاسی قیادت کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کئے۔ موصوف وائس چانسلر کے اس روّیہ کی وجہ سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق میں بڑے serious نوعیت کے allegations ہیں اس لئے میری humble submission ہو گی کہ اس میں صرف دو دن کا ٹائم دیا جائے اس کے بعد محترمہ کی تحریک استحقاق کا جواب دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک استحقاق کو دو دن کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر مراد راس صاحب! آپ کوئی بات کرنا چاہتے تھے۔

پوائنٹ آف آرڈر

والٹن ائیرپورٹ لاہور کو کمرشل بنانے کی بجائے قومی ورثہ بنانے کا مطالبہ

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرے حلقہ پی پی-152 گلبرگ کے اندر ایک ڈاکا پڑنے لگا ہے Its going to be highway robbery there. میں یہ اہم issue سب کے سامنے لانا چاہتا ہوں کہ وہاں والٹن ائیرپورٹ کو ختم کر کے اسے کمرشل بنایا جا رہا ہے۔ اس پر plans بننے شروع ہو چکے ہیں اور ایل ڈی اے نے activity شروع کر دی ہوئی ہے۔ آپ سے استدعا ہے کہ آپ مجھے یہاں پر دو تین منٹ ضرور سنیں کیونکہ میں اس ائیرپورٹ کی ہسٹری بتانا چاہتا ہوں۔ 1936 سے یہ ائیرپورٹ وہاں چل رہا ہے۔ جب پاکستان بنا تھا تو قائداعظمؒ نے پہلی دفعہ اس ائیرپورٹ پر land کیا تھا، اس ائیرپورٹ پر قائداعظمؒ کا regular آنا جانا تھا وہاں قائداعظمؒ کے آنے کی پھٹی بھی لگی ہوئی ہے۔ انڈیا سے جو رفیوجیز آئے تھے وہ یہاں پر land کئے گئے تھے وہاں پر رفیوجیز کیمپس لگائے گئے اس کے بعد 1965 اور 1971 کی جنگوں میں پاکستان ائیر فورس نے یہ ائیرپورٹ استعمال کیا تھا۔ ابھی بھی 2010 تک وہاں پر ریڈارز لگے ہوئے تھے اور پاکستان ائیر فورس اسے استعمال کر رہی تھی۔ وہاں پر جو thousands of pilots trained ہوتے ہیں وہ کہاں جائیں گے؟ مجھے پتا ہے کہ یہ فیڈرل معاملہ ہے، مجھے پتا ہے کہ یہ نیشنل اسمبلی میں جانا ہے مگر یہ اس حلقے کے اندر ہو رہا ہے یہ وہاں سے ختم ہو کر پنجاب حکومت کے پاس ہی آنا ہے۔ اگر یہ بل پاس ہو جاتا ہے اور یہ قرارداد پاس ہو جاتی ہے۔ یہ سارا ایل ڈی اے ہی کر رہا ہے۔ پلیز اس پر مجھے دو منٹ بات کر لینے دیں کیونکہ اس جگہ کی ایک history ہے اور اس جگہ کی اس وقت ضرورت ہے۔ علامہ اقبال ائیرپورٹ سے زیادہ ٹریفک اس وقت اس ائیرپورٹ پر ہے۔ یہاں پر flights کی frequency علامہ اقبال ائیرپورٹ سے زیادہ ہے۔ اس کو تو ایک National Heritage بنانا چاہئے لیکن حکومت اس کو National Heritage بنانے کی بجائے مین بلیووارڈ بنانا چاہتی ہے اور اس پر

کمرشل عمارتیں بنانے کا منصوبہ زیر غور ہے۔اس وقت بھی لاہور کے اندر مین بلیووارڈ کے اُوپر جتنی عمارتیں ہیں ان میں پچاس فیصد سے زیادہ خالی پڑی ہوئی ہیں۔صرف سامنے دکانیں ہیں اور پیچھے سب عمارتیں خالی پڑی ہوئی ہیں اس لئے ہمیں مزید عمارتیں بنانے کی کیا ضرورت ہے؟یہ ائر پورٹ National Heritage ہے۔یہاں پر ہمارے راہنما قائداعظم محمد علی جناحؒ کئی مرتبہ land کر چکے ہیں۔یہ ان کا personal ائرپورٹ تھااس لئے میں کہوں گا کہ اس ائرپورٹ کو National Heritage بنایا جائے۔اس ائرپورٹ کو ختم کرکے کمرشل عمارتیں نہیں بنانی چاہئیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب!یہ نوٹ کریں۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر!یہ hearsay evidence ہے۔میری ان سے humble submission ہوگی کہ یہ تحریری طور پر کوئی تحریک دیں تو پھر اس حوالے سے ہم باقاعدہ طور پر جواب منگوالیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر مراد راس صاحب!آپ اس حوالے سے کوئی تحریک جمع کروادیں۔اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،فرمائیں!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!میری ایک تحریک استحقاق ہے جو کہ میں نے پچھلے محرم میں جمع کرائی تھی اور اب اگلا محرم آرہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آصف محمود صاحب!آپ کی یہ تحریک میرے پاس تو نہیں آئی۔میں اس بارے میں معلوم کرلیتا ہوں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!میں نے کئی مرتبہ گزارش کی ہے اور آپ سے ذاتی طور پر بھی ملا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرے علم میں نہیں ہے۔آپ میرے پاس تشریف لے آئیں میں اس تحریک کو منگوالوں گا۔

جناب آصف محمود: اس بارے میں کس سے پوچھا جائے؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اجلاس کے بعد میرے پاس تشریف لے آئیں۔ کل بھی میں آپ کا انتظار کرتا رہا ہوں لیکن آپ نہیں آئے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں کئی مرتبہ آیا ہوں اور اب محرم پھر آ رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آصف محمود صاحب! کل آپ نے ڈاکٹر والے issue کے اُوپر بات کرنے کے لئے میرے پاس آنا تھا اور میں آپ کا آدھ گھنٹہ انتظار کرتا رہا لیکن آپ نہیں آئے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں آیا تھا لیکن آپ اُس وقت مصروف تھے اور آج میں دوبارہ آپ کے پاس حاضر ہو جاؤں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تشریف لائیں۔ Most welcome.

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

پنجاب ووکیشنل کونسل کے تحت چلنے والے اداروں میں مسلم طالب علموں کو ملنے والی سہولیات غیر مسلم طالب علموں کو بھی دینے کا مطالبہ

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں ایک انتہائی اہم معاملہ کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں۔ میں اس پر کل بات کرنا چاہتی تھی لیکن آپ نے مجھے بات کرنے کے لئے وقت نہیں دیا۔ اس وقت ہمارے وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں تو میں آپ کی وساطت سے ان سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ پنجاب بھر میں Punjab Vocational Training Council کے تحت تقریباً 170 ادارے چل رہے ہیں جو کہ بڑا اچھا کام کر رہے ہیں اور میں نے ان کا visit بھی کیا ہے۔ ان اداروں میں غیر مسلم شہریوں کو داخلہ لینے کی سہولت میسر نہیں۔ جب میں وہاں پر گئی اور ان کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ ادارے زکوٰۃ کے پیسوں سے بنے ہیں اور یہاں بچوں کو وظائف زکوٰۃ کی مد میں ملتے ہیں جس کی وجہ سے غیر مسلم طالب علم اس سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ اسی طرح سے کارڈیالوجی میں ایک Heart Saver Programme چل رہا ہے۔ یہ بھی زکوٰۃ کے پیسوں سے چل رہا ہے اور اس سے غیر مسلم استفادہ نہیں کر سکتے۔ میں یہ استدعا کروں گی کہ غیر مسلم بھی پاکستان کے شہری ہیں اور حکومت پابند ہے کہ ان کے لئے بھی اسی طرح کی سہولتیں مہیا

کرے۔اگر زکوٰۃ کی رقم سے غیر مسلم فائدہ نہیں اُٹھا سکتے تو بیت المال کی رقم سے ان کو یہ سہولتیں مہیا کی جائیں۔ہم ٹیکس ادا کرتے ہیں لہذا بیت المال کی مد سے ایسے اداروں میں غیر مسلم شہریوں کے لئے بھی یہ تمام سہولتیں مہیا کی جائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری بہن کی بات بالکل درست ہے کہ زکوٰۃ غیر مسلموں پر لاگو نہیں ہوتی۔اس کے لئے ہم نے کوشش کی ہے کہ جہاں پر یہ ٹریننگ ہو رہی ہے وہاں بیت المال کے کاؤنٹر بنائے جائیں۔اسی طرح ہم نے مختلف ہسپتالوں میں بھی بیت المال کے کاؤنٹر بنائے ہیں تاکہ بیت المال کے پیسے غیر مسلم شہریوں پر خرچ ہو سکیں۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبر اور اپنی قابل احترام بہن سے کہوں گا کہ وہ اپنے تمام deep concerns کے حوالے سے میرے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیں۔محترمہ نے Punjab Vocational Training Council کے حوالے سے جو point raise کیا ہے میں یہ وزیر اعلیٰ صاحب کے نوٹس میں لاؤں گا تاکہ ان 170 انسٹیٹیوٹس کے اندر غیر مسلم طالب علم بھی بیت المال کی رقم سے تعلیم حاصل کر سکیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ علاؤالدین کی تحریک التوائے کار نمبر 195/14 ہے۔یہ پچھلے اجلاس میں پڑھی جا چکی ہے اور اس کا جواب آنا تھا۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! محترم شیخ علاؤالدین کی اس تحریک التوائے کار کے حوالے سے میری humble submission ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کا اختیار ہے کہ آپ اس تحریک التوائے کار کو next week, next session or next year تک کے لئے pending کر دیں اور مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔یہ ڈی این اے ٹیسٹ کا issue ہے اور خواتین کا انتہائی اہم معاملہ ہے۔اب اس کو تین مہینے گزر گئے ہیں تو ایوان کو یہ بتایا جائے کہ اس کا جواب دینے میں مزید کتنا وقت چاہئے؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! Monday والے دن آپ اس تحریک التوائے کار کا جواب دیں گے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جی، بہتر ہے Monday کو اس تحریک التوائے کار کا جواب آ جائے گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! دیکھ لیں، منسٹر امرت دھارا اس کا جواب دے دیں گے ؟

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے منسٹر صاحب کو پابند کیا ہے کہ وہ Monday والے دن اس تحریک کا جواب دیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 210/14 شیخ علاؤالدین صاحب اور محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی طرف سے ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ٹیکسلا کے لئے خریدی گئی زمین پر ارباب اختیار کی بدنیتی کی بناء پر مزید بیس کروڑ روپے کی ادائیگی کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! شیخ علاؤالدین اور محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی طرف سے یہ تحریک التوائے کار یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ٹیکسلا کی بابت پیش کی گئی ہے۔ میں اس کا جواب عرض کرتا ہوں۔

(1) یہ کہ سال 2002 میں گورنر پنجاب/چانسلر کی ہدایت پر یونیورسٹی نے رقبہ تعدادی 397 کنال واقع موضع گانگو بہادر تحصیل ٹیکسلا ضلع راولپنڈی برائے داخلی راستہ و توسیع یونیورسٹی کی کارروائی بمطابق قانون شروع کی۔

(2) یہ کہ اراضی مندرجہ بالا لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1984 کے تحت لینڈ ایکوزیشن کلکٹر تحصیل ٹیکسلا کے ایوارڈ نمبری 287 مورخہ 18-06-2004 کے تحت حاصل کی اور اس کا قبضہ بھی حاصل کر لیا۔ اس وقت حاصل شدہ اراضی یونیورسٹی ہذا کے زیر استعمال ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! 1984 کا کوئی لینڈ ایکوزیشن ایکٹ نہیں ہے۔ منسٹر صاحب کو کہیں کہ اس پر شرط لگا لیں۔ یہ The Land Acquisition Act,1894 ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس میں اگر کوئی clerical or typographical mistake ہے تو

I will take the notice of that. I am thankful to Sheikh Sahib.

جناب قائم مقام سپیکر: اس غلطی کو درست کر لیا جائے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو):

(3) دوران کارروائی ایوارڈ درج بالا اراضی مالکان نے لینڈ ایکوزیشن کلکٹر کو اعتراضات پیش کئے کہ زمین کی قیمت کم لگائی گئی ہے حالانکہ زمین اندرون حدود تحصیل ایڈمنسٹریشن ٹیکسلا واقع ہے۔ لینڈ ایکوزیشن کلکٹر نے اعتراضات اراضی مالکان یہ کہہ کر مسترد کر دیئے کہ ڈسٹرکٹ پرائس کمیٹی اراضی درج بالا کی قیمت کا تعین کر چکی ہے اور بورڈ آف ریونیو بھی اس کو منظور کر چکا ہے لہذا قیمت اراضی مندرجہ بالا نہیں بڑھائی جا سکتی۔ اس طرح لینڈ ایکوزیشن کلکٹر نے ڈسٹرکٹ پرائس کمیٹی کی تعین شدہ قیمت پر ایوارڈ نمبر 287 مورخہ 18-06-2004 جاری کر دیا جس میں حاصل شدہ اراضی کی قیمتیں درج ذیل تعین کی گئیں:

1۔ نہری زمین -/30500 روپے فی کنال
2۔ چاہی زمین -/96500 روپے فی کنال
3۔ میرا زمین -/62000 روپے فی کنال
4۔ بنجر قدیم زمین -/54500 روپے فی کنال
5۔ غیر ممکن زمین -/12500 روپے فی کنال

(4) اراضی مالکان نے سینئر سول جج راولپنڈی کی عدالت میں حاصل شدہ اراضی کی قیمت بڑھانے کے لئے بارہ عدد ریفرنس دائر کر دیئے جس میں صوبہ پنجاب، ڈسٹرکٹ کلکٹر، لینڈ ایکوزیشن کلکٹر کے علاوہ یونیورسٹی ھذا کو بھی فریق بنایا گیا۔ مندرجہ بالا مقدمات میں محکمہ مال کے لینڈ ایکوزیشن کلکٹر کے خلاف استدعا کی گئی کہ اُس نے حاصل شدہ اراضی کی قیمت کا تعین کم کیا ہے لہذا حاصل شدہ اراضی کی مارکیٹ کے مطابق قیمت دی جائے۔

(5) مقدمے کی کارروائی کے دوران سینئر سول جج راولپنڈی کی عدالت میں فریق اوّل صوبہ پنجاب بذریعہ ڈی سی او راولپنڈی، فریق سوئم ڈسٹرکٹ کلکٹر/ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو راولپنڈی اور فریق چہارم لینڈ ایکوزیشن کلکٹر/ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو راولپنڈی نے مقدمے کی پیروی نہ کی جبکہ فریق دوئم یونیورسٹی ہذا کی طرف سے وقتاً فوقتاً مقدمے کی پیروی کی گئی۔ بالآخر عدالت نے فریقین کی عدم حاضری و عدم دلچسپی کی بناء پر مورخہ 7۔ ستمبر 2010 کو یکطرفہ ex-party فیصلے سائلان کے حق میں دے دیئے۔

(6) یونیورسٹی کی موجودہ انتظامیہ نے جب ستمبر 2010 میں چارج سنبھالا اور مندرجہ بالا یکطرفہ فیصلے موجودہ انتظامیہ کے علم میں آئے تو انہوں نے بغیر وقت ضائع کئے عدالت عالیہ (ہائی کورٹ) میں مندرجہ بالا فیصلوں کے خلاف اپیلیں کیں۔ تقریباً سوا سال کی عدالتی کارروائی (جس کی یونیورسٹی ہذا نے بھرپور پیروی کی) کے بعد عدالت عالیہ نے سینئر سول جج راولپنڈی کے فیصلہ کو یہ کہتے ہوئے برقرار رکھا کہ:

(الف) فریقین کو سینئر سول جج کی عدالت میں اپنا مؤقف پیش کرنے کا کافی موقع دیا گیا۔

(ب) سینئر سول جج کا فیصلہ منطقی ہے جس میں کوئی قانونی سقم موجود نہیں۔

(ج) مذکورہ زمین POF/PMO/HIT/HMC اور اٹامک انرجی کے نواح میں ٹیکسلا کی شہری حدود میں واقع ہے لہذا زمین کی مارکیٹ ویلیو کو مدنظر رکھتے ہوئے نئی متعین شدہ قیمت کم ہو سکتی ہے زیادہ ہرگز نہیں۔

جناب سپیکر! عدالت عالیہ کے فیصلے سے اتفاق کرتے ہوئے معاملے کے قانونی، مالی، انتظامی اور فنی پہلوؤں اور دیگر جزئیات کے تفصیلی جائزہ لینے کے بعد حکومت پنجاب زمین کی نئی متعین شدہ قیمت کا نصف گرانٹ کی شکل میں منظور کر چکی ہے جبکہ باقی نصف یونیورسٹی کو اپنے ذرائع سے پورا کرنے کا کہا گیا ہے۔ چونکہ اُس سنڈیکیٹ کے بہت سارے ممبران کی مدت مکمل ہو جانے کی وجہ سے غیر فعال تھی لہذا یونیورسٹی اور سنڈیکیٹ کو فعال بنانے کے لئے سیکرٹری ہائر ایجوکیشن حکومت پنجاب کو بذریعہ خط نمبر UET/MCVC/10/89 مورخہ 24۔ستمبر 2010 کو سنڈیکیٹ کے ممبران کی نامزدگی کی منظوری کی درخواست دی اور مورخہ 30۔نومبر 2011 کو ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب نے ممبران کی نامزدگی کا نوٹیفکیشن جاری کیا اور مورخہ 31۔جنوری 2012 کو نئی سنڈیکیٹ کے پہلے اجلاس نمبری 30/2012 کا انعقاد ہوا۔ وائس چانسلر صاحب نے سنڈیکیٹ کو مندرجہ بالا حاصل شدہ اراضی کے مقدمات اور فیصلوں کے متعلق تفصیل سے آگاہ کیا۔

جناب سپیکر! عدالت عالیہ کے فیصلوں کے متعلق سنڈیکیٹ کے اجلاس نمبر 31/2012 میں بھی ممبران کو آگاہ کیا گیا۔ سنڈیکیٹ کی ہدایت پر یونیورسٹی نے آنرایبل سپریم کورٹ میں اپیلیں دائر کیں جن میں ابھی فیصلہ آنا باقی ہے اور یہ subjudice ہے۔ اراضی مالکان نے مختلف درخواستیں برائے اجراء ڈگریاں سینئر سول جج راولپنڈی کی عدالت میں دائر کر دی ہیں جن میں یونیورسٹی باقاعدہ حاضر ہو کر اپنا مؤقف پیش کر رہی ہے لیکن صوبہ پنجاب، ڈسٹرکٹ کلکٹر اور لینڈ ایکوزیشن کلکٹر میں سے ابھی کوئی حاضر نہیں ہوا۔ یونیورسٹی سنڈیکیٹ نے اپنے اجلاس نمبری 36/2013 مورخہ 18۔دسمبر 2013 میں باقاعدہ ایک تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دی ہے جو کہ عدالتی ریکارڈ کی کارروائی کا تفصیلی جائزہ لے کر ان وجوہات اور عدم پیروی کے ذمہ داران کا تعین کرے گی جو سینئر سول جج راولپنڈی کی عدالت سے یونیورسٹی و دیگر کے خلاف یکطرفہ فیصلہ کا باعث بنے۔ شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے اتنی لمبی کہانی بتائی اور اُس کے اندر صرف دو فقرے jest تھے وہ فقرے یہ تھے کہ خود وزیر موصوف نے ابھی ایوان کے سامنے admit کیا کہ سینئر سول جج کا فیصلہ ex-party تھا، collusive تھا اور تین سال تک اپیل نہیں کی گئی۔ آپ Limitation Act

نکال کر دیکھ لیں، اس کا کچھ نہیں بننا، یہ نقصان ہو چکا ہے اس میں کسی ہائی کورٹ / سپریم کورٹ نے اب relief نہیں دینا۔ انہوں نے خود بھی ابھی ایوان کے سامنے مانا ہے اور یہی میرا مؤقف تھا کہ جن لوگوں نے limitation expiate کرایا اُن کے خلاف کیا کارروائی ہوئی؟ یہ ex-party order ہی اس لئے لیا گیا کہ اس کی limitation کو barred کیا جائے تاکہ کوئی عدالت under the Limitation Act اس کے اندر involve ہی نہ ہو سکے اور اسی لئے انہوں نے with the direction, remand کیا۔ میں نے وہ فیصلہ نہیں پڑھا لیکن ابھی منسٹر صاحب نے کہا کہ with the direction کہ اب سینئر سول جج اس کو دوبارہ دیکھے۔ وہ time barred کے بعد کیسے دیکھ سکتا ہے؟ میں یہی چیز بتانا چاہتا تھا اب آپ اس کا جو چاہیں کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں شیخ صاحب کا شکر گزار ہوں۔ آپ بھی جانتے ہیں، شیخ صاحب بھی جانتے ہیں اور میں بھی جانتا ہوں کہ یہ جو Limitation Act ہوتا ہے۔There are so many dictums of Supreme Court. کہ بہت سارے کیسوں میں اگر limit cross بھی کر جائے If there are clauses with reasons. کہ یہ limit اس وجہ سے cross ہوئی ہے چونکہ ابھی یہ معاملہ subjudice ہے تو جب تک اس کے اوپر فیصلہ نہیں آتا آپ مجھے بتادیں کہ میں سپریم کورٹ کی domain کو چیلنج کر سکتا ہوں؟

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، بالکل نہیں۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ چکا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر اس کیس میں جان ہوتی تو ہائی کورٹ اس کیس کو remand نہ کرتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 211/14 شیخ علاؤالدین صاحب اور محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی ہے۔ جی، وزیر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو next weak تک pending فرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو Monday تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 219/14 سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کی ہے۔ جی، وزیر صاحب!

شوگر ملز مالکان کی جانب سے کرشنگ سیزن لیٹ کرنے سے کسانوں کو پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ضلع قصور میں تین شوگر ملز واقع ہیں جنھوں نے گنے کے کاشتکاروں کی ادائیگی 2014-03-15 کو SER-II کی رپورٹس کے مطابق مجموعی طور پر 91.24 فیصد کر دی ہے اور SER reports کی کاپیاں لف ہذا ہیں اگر سردار وقاص حسن مؤکل صاحب دیکھنا چاہیں تو وہ میرے پاس موجود ہیں۔ جہاں تک کرشنگ سیزن لیٹ ہونے کا تعلق ہے تو پنجاب شوگر فیکٹری اور پرائس کنٹرول جو کہ فیکٹریز کنٹرول ایکٹ 1950 کی شق نمبر 8 کے تحت تمام شوگر ملز 30۔ نومبر تک کرشنگ شروع کرنے کی پابند ہیں اور اُس کی کاپی بھی میرے پاس موجود ہے۔ ضلع قصور کی برادرز شوگر ملز نے 13-11-25، مکہ شوگر ملز نے 13-11-20 اور پتوکی شوگر ملز نے 13-11-25 کو قانون کے مطابق کرشنگ شروع کر دی تھی۔ پنجاب کی شوگر ملز نے مورخہ 14-03-19 تک 2 کروڑ 97 لاکھ 17 ہزار 499 میٹرک ٹن گنا سابقہ سال سے زیادہ crush کیا اور اس گنے کی اتنی زیادہ چینی تیار ہوئی۔ پنجاب کی تمام شوگر ملز نے گنے کے کاشتکاروں کی مجموعی ادائیگی 2014-03-15 کی رپورٹ کے مطابق 89.59 فیصد کر دی ہے جس کی تفصیل بھی میرے پاس موجود ہے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے پنجاب کی تمام شوگر ملز کو گورنمنٹ کے مقرر کردہ نرخ مبلغ -/170 روپے فی چالیس کلوگرام پر کاشتکاروں سے گنا خریدنے کا پابند کیا گیا۔ محترم وزیر اعلیٰ پنجاب کی مقرر کردہ کمیٹی کے نوٹیفکیشن مورخہ 6۔ ستمبر 2013 کی سفارشات کے مطابق امسال گنے کی قیمت بڑھائی گئی ہے اور نہ ہی کم کی گئی ہے۔ کاپی نوٹیفکیشن کمیٹی و قیمت گنا لف ہے۔ کسانوں کے بقایاجات کی ادائیگی کے لئے کین کمشنر / ایڈیشنل کین کمشنر محرک ہیں۔ مزید برآں گنے کے کاشتہ اضلاع میں کسانوں کے مفادات کے تحفظ کے لئے شوگر ملز کی جانب سے گنے کی خریداری کے عمل میں بہتر نگرانی و جائزہ کے لئے متعلقہ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسرز کی سربراہی میں ڈسٹرکٹ شوگر کین پرچیز مانیٹرنگ اینڈ ایگزامیننگ کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں جو کہ گنے کی خریداری کے دوران وزن اور تول کے پیمانے اور کنڈے درست رکھنے کو یقینی بناتی ہیں۔ اگر کوئی شوگر ملز گنا خریدتے وقت کاشتکاروں کو حکومت پنجاب کے مقرر کردہ نرخ سے کم قیمت یا گنا خریدتے وقت وزن میں کمی کرے تو اس بابت تحریری شکایت برائے قانونی

کارروائی و فوری ازالے کے لئے متعلقہ ڈویژنل کمشنر / ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر اور ایڈیشنل کمشنر یا متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر کے دفتر میں داخل کرائی جا سکتی ہے۔ آدم شوگر ملز بہاولنگر کے خلاف شکایت موصول ہوئی تھی جس کے متعلق چار ممبران پر مشتمل کمیٹی بہاولنگر میں انکوائری کر رہی ہے۔ رپورٹ آنے پر بمطابق قانون ضابطہ کارروائی کی جائے گی۔ پنجاب میں کنڈا جات کا معائنہ اور اُن کے خلاف کئے گئے اقدامات کی تفصیل بھی میرے پاس موجود ہے اگر ایوان دیکھنا چاہے تو I am ready to express and show them. گنے کے رقبہ میں 25 فیصد کمی کا اندیشہ نہ ہے۔ فصل تقریباً سابقہ سال کے مطابق ہے بہر حال کمی بیشی کا صحیح اندازہ محکمہ زراعت کے first estimate جو کہ اپریل میں متوقع ہے، آنے کے بعد ہی کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر! مزید برآں گنے کے کاشتکار اور اُن کی بھلائی کے لئے محکمہ خوراک پنجاب کے دفتر میں بھی ایک صوبائی شکایت سیل قائم ہے۔ رابطہ نمبری 042-99212805 پر صبح 8 بجے سے شام 4 بجے تک شکایت درج کرائی جا سکتی ہے۔ ان تمام کارروائیوں کی تشہیر گنے کے زمینداروں کی آگاہی کے لئے بذریعہ اشتہار اخبار بھی ہے جو کہ ہمارے پاس موجود ہے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار پر detailed جواب آ گیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں نے آپ کی وساطت سے ایوان سے یہ کہنا ہے کہ وزیر موصوف نے جو اتنی لمبی تقریر کی ہے اس کی کوئی written copy میرے پاس بھی آ جاتی تو میں بھی اس کو دیکھ لیتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر صاحب! اس تحریک کا written جواب اور پوری detail سردار صاحب کو دے دیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ کل گورنر ہاؤس میں وزیر موصوف، شیخ علاؤالدین، کین کمشنر پنجاب اور میری ملاقات ہوئی ہے۔ کل کی ملاقات میں جو statistics بتائے گئے ہیں اور جو statistics آج یہاں پر بتائے گئے ہیں اُن کے اندر زمین آسمان کا فرق ہے۔ وزیر صاحب اور شیخ صاحب بھی بیٹھے ہیں آپ confirm کر لیں۔ میں یہ بات نہیں کروں گا کہ وہ کیا تھا، یہ کیا ہے؟

یہاں پر بات کرنے کا میرا مقصد صرف یہ ہے کہ ایک جواب اور ہے، دوسرا اور ہے تو ہم کون سی بات مانیں۔ انہوں نے اپنی ساری بات کے اندر یہ لکھا ہے کہ کسان کے لئے بہتر سے بہتر اقدامات کئے جا رہے ہیں جس کے لئے ذیلی کمیٹیاں بنی ہیں۔ کل آپ کے ہی ایک ایم پی اے نے کہا کہ پورے ضلع خوشاب کے اندر کنڈے ہی نہیں ہیں تو وہ کمیٹیاں کیا کر رہی ہیں تو اب ہم کس کا جواب مانیں؟ آپ کے اُس ایم پی اے کی بات کو مانیں کہ جو کہہ رہے ہیں کہ کنڈے ہی نہیں ہیں یا ان کی بات مانیں کہ جو ڈی سی اوز ضلعی کمیٹیوں کے ذریعے کر رہے ہیں۔ اس میں سب سے بڑا مسئلہ کاشتکاروں کی payment کا ہے۔ انہوں نے 87 فیصد بتایا ہے اور کل کی میٹنگ میں 93 فیصد بتایا گیا تھا۔ اب یہ بتایا جائے کہ کون سی percentage ٹھیک ہے؟ Payment تو ابھی بھی نہیں ہوئی اور post-dated cheques ہیں۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اگر کسان کو پیسے ہاتھ ہی میں نہیں ملے تو میں پانچ سال بعد بھی کر لوں، بیس سال بعد بھی کر لوں گا تو یہ تو کوئی بات نہیں ہے۔ کین کمشنر نے on record یہ بات acknowledge کی کہ اس کے پاس یہ authority یا power ہی نہیں کہ وہ جا کر ان کے ریکارڈ چیک کر سکے کہ actual payment post-dated cheques پر ان کو کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میری آخری request یہ ہے کہ اگر ہم یہاں آ کر ایک مسئلہ کو highlight کر رہے ہیں تو ہمیں اس کا حل بھی چاہئے نہ کہ ہمیں تقاریر چاہئیں۔ میں بھی تقریر کرنے کو تیار نہیں ہوں لیکن جو issue ہے اس کو تو حل کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں۔ میں اس تحریک التوائے کار کو disposed of کر چکا ہوں۔ اس پر بحث نہیں ہو سکتی لیکن وزیر خوراک یہاں پر موجود ہیں۔ آپ ان کی ایک منٹ بات سن لیں۔ جی، بلال یٰسین صاحب!

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! یہ میرے علم میں ہے کہ آج سے دو دن پہلے یہاں پر گنے کی قیمت پر کافی شور تھا۔ میں اس وقت لاہور میں نہیں تھا کیونکہ میں wheat procurement کے سلسلے میں پچھلے ایک مہینے سے پنجاب کے tour پر ہوں۔ یہاں کل Chair نے ایک decision لیا تھا۔ ہماری گورنر ہاؤس میں میٹنگ ہوئی وہاں موصوف بھی موجود تھے۔ اس میں کچھ figures exchange کی گئی تھیں، اس میں شیخ صاحب نے بھی اپنی reservation show کی تھی کہ post-dated cheques دیئے جاتے ہیں۔ آج میں ایوان میں آنے سے پہلے میٹنگ کر کے آیا ہوں۔ میں، میرے سیکرٹری اور کین کمشنر بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے ان کو کہا تھا کہ ہم

bound ہیں اور دو دن بعد آپ ہم سے ساری reports لے سکتے ہیں۔ انہوں نے وہاں پر principally agree کیا تھا کہ ٹھیک ہے کہ آپ ہمیں reports دے دیں۔ بہر حال میں یہ on record لانا چاہتا ہوں اور اس وقت figure میں نہیں جانا چاہتا کہ کون سی figure ٹھیک ہے، وہ 90 فیصد ٹھیک ہے یا 96 فیصد ٹھیک ہے مگر یہ ضرور کہتا ہوں کہ پچھلے سال سے اس وقت ہماری figures improved ہیں۔ شیخ صاحب کے ساتھ یہ چیز طے ہو چکی ہے کہ ہم bound ہیں کہ دو دن میں actual figures ان کے سامنے رکھیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ اس پر بیٹھ کر مزید بات کر لیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/220 شیخ اعجاز احمد صاحب کی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک محمد احمد خان صاحب! No, no! اس پر مزید کوئی بحث نہیں ہوگی۔ میں اس کے بعد آپ کو وقت دوں گا۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! شیخ اعجاز صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 220 یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور کی بابت ہے جو کہ پڑھی جا چکی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک محمد احمد خان صاحب! آپ please تشریف رکھیں۔ میں اس کے بعد آپ کو وقت دوں گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر ملک محمد احمد خان احتجاجاً واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

یونیورسٹی آف ایجوکیشن میں وائس چانسلر کا نااہل اور من پسند افراد کو بھرتی کرنا

(---جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یونیورسٹی آف ایجوکیشن ٹیچرز ٹریننگ کی ملک بھر میں پہلی پیشہ وارانہ یونیورسٹی ہے اور یونیورسٹی انتظامیہ حتی المقدور بہترین اور اہل افراد کا تقرر کرتی ہے۔ جہاں تک یونیورسٹی کے تین اہم عہدیداروں کا تعلق ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جناب سپیکر! خازن(Treasurer) میاں محمد عارف جن کی تعلیمی قابلیت M.Com ہے، 2006 میں بطور ایڈیشنل ڈائریکٹر / ایڈیشنل خازن بذریعہ سلیکشن بورڈ select ہوئے اور مجاز اتھارٹی سنڈیکیٹ نے ان کا تقرر نامہ جاری کیا۔ اس کے بعد عزت مآب جناب گورنر / چانسلر یونیورسٹی آف ایجوکیشن نے گورنمنٹ کی سفارش پر ان کو خازن کا اضافی چارج عطا کیا۔ میاں محمد عارف کو ان کی درخواست پر 55 دن رخصت دی گئی جس کی وجہ سے مسٹر زاہد محمود جو کہ فنانس میں ایم بی اے کی ڈگری رکھتے ہیں کو عارضی طور پر چارج دیا گیا ہے۔ اب میاں محمد عارف رخصت سے واپس آ چکے ہیں لہذا Treasury Office ان کی زیر نگرانی کام کر رہا ہے۔ جہاں تک رجسٹرار اور کنٹرولر کا تعلق ہے تو ان اسامیوں بشمول خازن کو مشتہر کیا گیا جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔ ان اسامیوں کو مورخہ 12۔اگست 2011، مورخہ 15۔مارچ 2012، مورخہ 26۔مارچ 2012، مورخہ 18۔جون 2012 اور مورخہ 9۔دسمبر 2012 کو مشتہر کیا گیا مگر تینوں بار یونیورسٹی قواعد و شرائط پر پورا اترنے والے موزوں امیدواران کے پینل دستیاب نہ ہوئے کیونکہ ہر اسامی کے لئے قواعد کے مطابق تین افراد پر مشتمل پینل گورنمنٹ کے ذریعے جناب گورنر / چانسلر کو منظوری کے لئے بھیجا جانا ضروری ہے۔ اس بارے میں سرچ کمیٹی کی رپورٹ بھی حکومت پنجاب کو بھجوائی گئی تھی جو کہ میرے پاس موجود ہے۔ سرچ کمیٹی ڈاکٹر فیض الحسن وائس چانسلر / چیئرمین ، پروفیسر ڈاکٹر شیخ امتیاز علی، سابق وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی، قائداعظم یونیورسٹی اور چیئرمین یونیورسٹیز گرانٹس کمیشن، پروفیسر ڈاکٹر خیرات ابن رسا سابق وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی اور بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی جیسے تجربہ کار اور قابل احترام شخصیات پر مشتمل ہے۔ سرچ کمیٹی نے ایک دفعہ پھر اشتہار دینے کا حکم دیا اور اب مورخہ 5۔فروری 2014 کو اشتہار دیا گیا ہے۔ وصول شدہ درخواستیں سرچ کمیٹی سلیکشن بورڈ کے سامنے پیش کر دی جائیں گی اور عزت مآب گورنر پنجاب / چانسلر کی حتمی منظوری کے لئے بذریعہ گورنمنٹ اہل افراد پر مشتمل پینل بھجوائے جائیں گے۔

جناب سپیکر! جہاں تک اسسٹنٹ پروفیسرز اور لیکچرارز کی تقرری کا تعلق ہے تو یہ میرٹ اور قواعد کے مطابق کی جاتی ہیں۔ اس وقت یونیورسٹی آف ایجوکیشن کا سلیکشن بورڈ مندرجہ ذیل نامور، تجربہ کار اور ایماندار شخصیات پر مشتمل ہے۔ اس میں ڈاکٹر فیض الحسن وائس چانسلر / چیئرمین، پروفیسر ڈاکٹر شیخ امتیاز علی، سابق وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی، قائداعظم یونیورسٹی اور چیئرمین یونیورسٹیز گرانٹس کمیشن، آنرایبل ریٹائرڈ مسٹر جسٹس فرخ عرفان علی خان ممبر، پروفیسر ڈاکٹر بشریٰ متین

سابق وائس چانسلر لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی ممبر، مسٹر جسٹس محمد اکرم بیٹو سابق جج لاہور ہائیکورٹ لاہور اور چیئرمین سروس ٹربیونل ممبر ہیں۔ان مندرجہ بالا ممبران کی موجودگی میں میرٹ کے خلاف بھرتی ناممکن اور بعداز قیاس ہے۔ ان حوالوں سے میں سمجھتا ہوں کہ اس تحریک التوائے کار کو dispose of فرمایا جائے۔اس high level اور high repute کی شخصیات کے ہوتے ہوئے کسی قسم کی misappropriation یا embezzlement نہیں ہوسکتی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 226/14 جناب احمد خان بھچر کی طرف سے ہے۔

ٹی ایم اے دریا خان میں کرپشن اور رشوت ستانی کا بازار گرم

(---جاری)

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار سے متعلق تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن دریا خان سے رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ ٹی ایم اے دریا خان اگست 2001 میں قائم ہوئی۔ TO P&C کی سیٹ مسلسل خالی پڑی ہے البتہ TO I&S کو عارضی چارج دے کر کام چلایا جا تا رہا ہے۔ 2013 سے مسلسل TO I&S کی سیٹ بھی خالی پڑی ہے اس لئے نقشہ جات کی منظوری میں رکاوٹ پیش آ رہی ہے۔ سال 13-2012 اور 14-2013 میں کمرشل و رہائشی نقشہ جات کی فیس ٹی ایم اے فنڈ میں جمع ہوچکی ہے۔ سال 13-2012 میں کمرشل نقشہ جات کی تعداد 4 اور رہائشی نقشہ جات کی تعداد 28 تھی۔اس کے علاوہ سال 14-2013 میں صرف ایک کمرشل نقشہ التواء میں ہے جیسے ہی TO P&C کی تقرری ہوگی نقشہ جات کی فوری منظوری دے دی جائے گی، کچھ نقشہ جات پر ایڈمنسٹریٹر ٹی ایم اے کے دستخط ہونا باقی ہیں۔ان پر دستخط کروا کر تمام نقشہ جات کو متعلقہ افراد کو جاری کر دیا جائے گا۔ مورخہ 18-3-2014 کو خضر عباس بنیادی سکیل۔17 کو بذریعہ آرڈر نمبری CS/Engineering/PP/3/77/2013 بطور TMA P&C TO دریا خان میں تعینات کر دیا گیا ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے جو جواب پڑھا ہے اس میں ground reality کچھ اور ہے۔اسی طرح میانوالی میں بھی ہے اور یہ ایک بھکر کی ہی بات نہیں ہے۔ منسٹر صاحب کے علم

میں بھی ہے کہ میانوالی میں اس negligence کی وجہ یہ ہے کہ وہاں proper بندے موجود نہیں ہیں، سیٹیں خالی پڑی ہیں اور میانوالی میں minorities کی تین جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔ بیگم ذکیہ شاہنواز صاحبہ بھی اُدھر تشریف لے گئی تھیں۔ اصل میں ہوتا یہ ہے کہ جب وہاں نقشہ پاس ہوتا ہے تو proper طریقے سے پاس نہیں ہوتا وہاں باقاعدہ طور پر رشوت دی جاتی ہے اور جو نقشہ آپ کی requirements پر پورا ہی نہیں اترتا وہ بھی پاس ہو جاتا ہے۔ میانوالی میں جو ہوا ہے میں اس سلسلہ میں عرض کروں گا کہ وہاں تین دن کُھدائی ہوتی رہی جہاں ساتھ ہی ہمارے ایک کرسچیئن بھائی کا گھر تھا۔ وہاں اس گھر میں دو بچے اور ان کی والدہ دب گئے اور اسی وقت ان کی وفات ہو گئی۔ بیگم ذکیہ شاہنواز صاحبہ بھی وہاں تشریف لے گئی تھیں۔ اس میں اصل بات یہ ہے کہ جب یہ نقشہ پاس کرتے ہیں تو اس وقت ان کا بنیادی مقصد پیسا لینا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ ان کے بنیادی قواعد کو مدنظر نہیں رکھتے۔ میانوالی میں بھی یہی مسئلہ تھا کہ proper طریقے سے ٹی ایم اے موجود نہیں تھی۔ میں نے ایک تحریک استحقاق بھی اسی بندے کے خلاف دی ہوئی ہے۔ اگر اس وقت میری وہ تحریک استحقاق لے لی جاتی تو شاید آج یہ واقعہ اُدھر میانوالی میں نہ ہوتا۔ اس وقت اسی بندے کی negligence ہے۔ ٹی ایم اے کا عہدہ بھی اسی کے پاس تھا، نقشے بھی وہی پاس کرتا تھا، اس نے پیسے لئے اور پیسے لے کر نقشہ پاس کر دیا۔ وہاں چار دن کُھدائی ہوتی رہی اور جب کُھدائی ہوئی تو پورا گھر زمین بوس ہو گیا۔ میں آپ سے ایک گزارش کروں گا کہ وہ گھر جو ہمارے کرسچیئن بھائیوں کا تھا، ان کے بارے میں سوچیں اور ان کے لئے امداد کا اعلان کیا جائے کیونکہ وہ کھلے میدان میں بیٹھے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بھچر صاحب! آپ اس حوالے سے کل صبح لاء منسٹر صاحب جو منسٹر لوکل گورنمنٹ بھی ہیں انہیں مل لیں اور انہیں ساری صورتحال بتائیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 227/14 میاں محمد اسلم اقبال اور محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی طرف سے ہے۔

بادشاہی مسجد، شاہی قلعہ اور رنجیت سنگھ کی مڑھی لاہور کے اِرد گرد غیر متعلقہ گاڑیوں کی پارکنگ سے سیاحوں کے مسائل میں اضافہ

(---جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! روزنامہ "نئی بات" مورخہ 18۔ فروری 2014 میں شائع ہونے والی خبر پوری طرح درست نہ ہے اور رپورٹر نے اس کو بڑھا چڑھا کر بیان کیا ہے۔ حقیقت کچھ یوں ہے کہ شاہی قلعہ، بادشاہی مسجد میں سیر کے لئے آنے والے زائرین کی گاڑیوں کی پارکنگ کا ٹھیکہ میسرز اعجاز علی ولد محمد علی کو مبلغ 26 لاکھ دس ہزار روپے میں ایک سال کے لئے مورخہ 20-04-2013 کو دیا گیا جو کہ مورخہ 19-09-2014 کو ختم ہو رہا ہے۔ ٹھیکے کے دوران اوور چارجنگ پر ٹھیکیدار کو دو مرتبہ جرمانہ بھی کیا گیا اور کئی بار اس کو تحریری نوٹس دیئے گئے اور قوانین کی خلاف ورزی پر جواب طلبی بھی کی گئی اور کئی مواقع پر مقامی پولیس کی مدد بھی لی گئی۔ آج کل سرکلر روڈ کی توسیع اور آزادی چوک فلائی اوور کی تعمیر کا کام چل رہا ہے اور سرکلر روڈ کو مستی دروازہ اور مینار پاکستان کے درمیان سے بند کر کے دوسری طرف منتقل کیا جا رہا ہے اور موجودہ سڑک جو شاہی قلعہ اور بادشاہی مسجد کی طرف ہے اس کو بھی re-design کیا جا رہا ہے جس کی وجہ سے یہ پارکنگ یہاں سے ختم ہو جائے گی اور یہاں پر باغ بنا دیا جائے گا چونکہ یہ کام LDA/PHA کر رہی ہے لہذا محکمہ نے PHA کو خط لکھ کر اس منصوبے کی تفصیلات مانگی ہیں اور سیر کے لئے آنے والوں کے لئے نئی جگہ کے تعین کے بارے میں تمام تفصیلات حاصل ہونے کے بعد ہی نیا ٹھیکہ دیا جائے گا۔ جہاں تک اس پارکنگ میں کمرشل گاڑیوں (لاری اڈا) یعنی بسیں، ٹرک، ویگنیں کھڑی کرنے کا تعلق ہے تو یہ مسئلہ کافی پرانا ہے جب مینار پاکستان کی پارکنگ فری کر دی گئی تو چند ویگنیں سڑک کے اس طرف شاہی قلعہ کی پارکنگ میں کھڑی ہونا شروع ہو گئیں۔ اس وقت کے ٹھیکیدار نے محکمہ آثار قدیمہ کے کہنے پر یہاں سے گاڑیاں ہٹا دی تھیں مگر دوبارہ یہ مسئلہ اس وقت شروع ہوا جب اس کار پارکنگ کو فورٹ روڈ والی فوڈ سٹریٹ کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا گیا اور رات ایک بجے تک گاڑیاں کھڑی کرنے کی اجازت دے دی گئی اور اب جب سے لاری اڈا اور سرکلر روڈ کی منتقلی کا منصوبہ شروع ہوا ہے ان گاڑیوں والوں نے مزید گاڑیاں یہاں کھڑی کرنا شروع کر دی ہیں۔ اب جبکہ سڑک کا یہ حصہ ختم ہو جائے گا اور یہاں ٹریفک نہیں چلے گی تو یہ پارکنگ سٹینڈ بھی ختم ہو جائے گا اور اس طرف دھویں اور آلودگی سے تاریخی عمارات کو نقصان بھی نہیں پہنچے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 244/14 میاں محمد اسلم اقبال، محترمہ شُنیلا رُوت اور محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی طرف سے ہے۔

لاہور کے ہسپتالوں میں محکمہ کی غفلت سے کروڑوں روپے کی انٹی فائر ایکسرے مشینیں خراب اور مریضوں کو پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): اس ضمن میں عرض ہے کہ لاہور کے ہسپتالوں میں زیادہ تر ایکسرے مشینیں ٹھیک طور پر کام کر رہی ہیں اور مریض اس سہولت سے مستفید ہو رہے ہیں تاہم مسلسل چلنے کی وجہ سے کچھ مشینیں مرمت طلب ہیں اور ان مشینوں کی مرمت کے لئے ضروری اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ محکمہ صحت اس صورتحال سے پوری طرح آگاہ ہے اور ہسپتالوں کی ایکسرے مشینوں کو functional رکھنے کے لئے تمام تر عملی اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 253/14 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی طرف سے ہے۔ یہ پڑھی جا چکی ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 275/14 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری submission ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 336/14 ڈاکٹر مراد راس، محترمہ راحیلہ انور اور محترمہ شُنیلا رُوت کی طرف سے ہے۔

محکمہ آبپاشی کے افسران کا ورک چارج کے نام پر سالانہ کروڑوں روپے کا حکومتی خزانے کو نقصان پہنچانا

(۔۔۔جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار ہذا کے ضمن میں عرض ہے کہ روزنامہ "جناح" کی خبر مورخہ 2014-03-04 قطعی بے بنیاد ہے۔ محکمہ میں ورک چارج ملازمین انتہائی ضرورت کے تحت باقاعدہ مروجہ طریق کار کے تحت بھرتی کئے جاتے ہیں۔ ورک چارج ملازمین کی بھرتی پر کوئی عمومی پابندی نہیں ہے یہ بھرتی بذریعہ اخباری اشتہار کی جاتی ہے۔ درخواستیں وصول کرنے کا وقت دیا جاتا ہے۔ درخواستوں کی وصولی کے بعد پہلے سے notified Committee امیدواروں کا انٹرویو کرتی ہے جو کہ متعلقہ ڈویژن کے XENs, most senior SDOs اور ہیڈ کلرک پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس کے بعد حتمی selection کی جاتی ہے۔ اس تمام طریق کار کو محکمہ کی تھرڈ پارٹی مانیٹر کرتی ہے۔ ورک چارج ملازمین کی روزانہ رجسٹر پر حاضری لگائی جاتی ہے، جو کام یہ ملازم کرتے ہیں اس کا progress register بنتا ہے۔ تھرڈ پارٹی کنسلٹنٹ ورک چارج ملازمین کو سائٹ پر بھی شناختی کارڈ کے ساتھ چیک کرتے ہیں۔ جہاں تک ان ملازمین کی بھرتی کی ضرورت کا سوال ہے تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ چونکہ ریگولر ملازمین کی بھرتی پر پابندی ہے جبکہ ملازمین کی ریٹائرمنٹ کی وجہ سے درکار ریگولر ملازمین کی تعداد مسلسل کم ہو رہی ہے لہذا ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے ورک چارج ملازم رکھے جاتے ہیں۔ محکمہ انہار میں اس وقت درجہ چہارم کی کل 2708 اسامیاں خالی ہیں پھر بھی اس سلسلے میں انتہائی ضرورت کو مدنظر رکھا جاتا ہے اور جہاں کم ملازمین سے کام چل سکتا ہو وہاں ورک چارج بھرتی نہیں کی جاتی۔ یہ ملازمین زیادہ تر ششماہی نہروں اور flood season کے لئے 16۔ جون تا 15۔ اکتوبر تک رکھے جاتے ہیں۔ یہ ملازم نہروں کے پشتوں اور دریاؤں کے حفاظتی بندوں کی مسلسل دیکھ بھال اور ٹوٹ پھوٹ کی مرمت کرتے ہیں۔ ہنگامی صورتحال میں ان ملازمین سے مٹی وغیرہ بھی ڈلوائی جاتی ہے اور صورتحال کو قابو کیا جاتا ہے۔ زیادہ تر ورک چارج

ملازم seasonal بنیاد پر بھرتی ہوتے ہیں اور انہیں تنخواہ نہروں کی سالانہ دیکھ بھال اور مرمت کے فنڈز میں سے دی جاتی ہے جنہیں flood season کے بعد فارغ کر دیا جاتا ہے تاہم کچھ ملازم خالی لیکن اہم ریگولر پوسٹوں پر بھرتی کرنے پڑتے ہیں۔ جہاں تک اس خبر کا تعلق ہے تو وہ بالکل بے بنیاد ہے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قرار دادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر درج ذیل کارروائی مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اس ایوان کی توجہ تحصیل شیخوپورہ کی ایک آبادی فاروق آباد کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ وہاں دو سو گھر bulldoze کر دیئے گئے ہیں اور تقریباً دو ہزار لوگ سڑکوں پر آ گئے ہیں۔ یہ چالیس سال پرانی آبادی تھی جن کے گھروں کو بغیر کسی وجہ کے bulldoze کر کے ان کو سڑکوں پر پھینک دیا گیا ہے اور کسمپرسی کی حالت میں کچھ لوگ باہر آئے ہوئے ہیں جو جھونپڑیوں اور شامیانوں میں اپنی زندگی گزار رہے ہیں۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی انتہائی اقدام اٹھائیں تو میری حکومت سے گزارش ہے کہ ان کے لئے رہنے سہنے کا کوئی مناسب بندوبست کیا جائے اور ان کو اس عذاب سے بچائیں کیونکہ چالیس سال سے رہنے والوں کو بلاوجہ گھروں سے بے دخل کر کے دربدر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور کر دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! آپ اس پر قرارداد لے کر آئیں میں اس کو take up کرتا ہوں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری انتہائی اہم قرارداد ہے جس میں bio metric system کے تحت انتخابات ہیں، بیرون ملک پاکستانیوں کو ووٹ کا حق اور نئے الیکشن کمیشن کی تشکیل کا ذکر ہے لہذا میری آپ سے گزارش ہے کہ یہ انتہائی اہم قرارداد ہے اس کو آپ ہمیں out of turn لینے کی اجازت دے دیں۔ چونکہ business بھی ہمارا مکمل ہو رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! لاء منسٹر صاحب یہاں پر موجود ہیں اور آپ دونوں بیٹھ کر اس پر بات کر لیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب موجود ہیں تو میں ان سے بھی گزارش کرتا ہوں اور آپ سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ اس قرارداد کو آج ہمیں out of turn لینے دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! اس میں دونوں کی مشاورت شامل ہوتی ہے آپ ان سے بات کر لیں اگر وہ agree کرتے ہیں تو میں آپ کو بالکل اجازت دے دوں گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ لاء منسٹر صاحب سے پوچھ لیں وہ یہاں پر بیٹھے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کیا ہماری قرارداد کے لئے مشاورت ضروری ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پھر وہ ووٹنگ پر آجائے گی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! قرارداد reject ہو جائے گی تو کوئی بات نہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! بات ووٹنگ پر آجائے گی اس لئے بہتر ہے کہ آپ آپس میں بات کر لیں۔ پہلی قرارداد ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے لیکن ان کی request آئی ہے لہذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ دوسری قرارداد محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ ہمیں قرارداد پیش کرنے دیں کیونکہ یہ بہت ضروری ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! آپ قرارداد ایسے نہیں پیش کر سکتے ورنہ ووٹنگ ہو گی اس لئے میں آپ کو اچھا مشورہ دے رہا ہوں کہ آپ آپس میں بیٹھ کر متفقہ طور پر یہ قرارداد پیش کریں کیونکہ

پہلے بھی اس طرح ہوتا رہا ہے۔ پہلے محترم اپوزیشن لیڈر اور لاء منسٹر صاحب بیٹھ کر آپس میں بات کر لیتے ہیں۔ یہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں فیصلہ بھی ہو چکا ہے اور میاں محمود الرشید صاحب کو بھی پتا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ ہمیں یہ قرارداد پیش کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! یہ نہیں ہو سکتا۔ محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی یہ قرارداد ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس کو پیش کرنے میں کیا حرج ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ تو ماشاء اللہ سمجھدار ہیں۔ ایسا نہ کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ اس قرارداد کے الفاظ پڑھ لیں اس میں کیا بات ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ Rules کی suspension کی درخواست دے دیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس قرارداد میں ایسی کوئی بات نہیں ہے جسے آپ پیش نہیں کرنے دے رہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ Rules کی suspension کی ابھی درخواست دیں تو میں اس پر ایوان میں ابھی ووٹنگ کروا لیتا ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ اس قرارداد کو پیش کرنے کی اجازت دیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! ایسے نہیں ہو سکتا۔

میاں محمد اسلم اقبال: اس میں ایسی کون سی چیز ہے اور دل میں کیا خوف ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! میرے دل میں کوئی خوف نہیں ہے۔ آپ Rules suspend کرنے کی تحریک جمع کروائیں، میں اس پر ووٹنگ کروا لیتا ہوں۔ اگر ایوان نے آپ کے ساتھ agree کیا تو مجھے کیا اعتراض ہے لیکن میں اس پر کچھ نہیں کر سکتا۔ محترمہ سعدیہ سہیل رانا صاحبہ! یہ قرارداد آپ کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔ میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ اسے پیش کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہم آپ سے کیا مانگ رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! ذرا میری بات حوصلے سے سن لیں۔ آپ سب لوگ خاموشی کے ساتھ ایک منٹ بات سن لیں۔ ذرا حوصلے سے میری بات سن لیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہم حق کی بات کر رہے ہیں۔ ہم آپ سے کچھ نہیں مانگ رہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں، میری بات ذرا حوصلے سے سن لیں۔ آپ Rules suspend کرنے کی تحریک جمع کروا دیں، میں اس پر ایوان میں ووٹنگ کروا لیتا ہوں۔ میں Rules کا پابند ہوں۔ اگر ایوان نے اس پر آپ کے ساتھ agree کیا تو آپ قرارداد پیش کر لیجئے گا ورنہ میری مجبوری ہے۔ آپ پھر آپس میں بیٹھ کر طے کر لیں۔ محترمہ سعدیہ سہیل رانا صاحبہ! یہ قرارداد آپ کی طرف سے آئی ہے، کیا آپ اسے پیش کرنا چاہتی ہیں یا میں اس کو pending کر دوں؟ (شور وغل)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ اہم مسئلہ کوئی نہیں ہو سکتا۔ آپ اس قرارداد کو پیش کرنے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ یہ قرارداد پڑھیں۔ کیا آپ یہ قرارداد نہیں پڑھنا چاہتیں؟ میں پھر اس قرارداد کو dispose of کرتا ہوں۔ تیسری قرارداد میاں محمود الرشید صاحب کی طرف سے ہے۔ میاں صاحب! آپ اس قرارداد کو پڑھنا چاہتے ہیں؟ یہ آپ کی قرارداد ہے اگر اسے آپ نہیں پڑھنا چاہتے تو پھر یہ قرارداد dispose of کی جاتی ہے۔ چوتھی قرارداد محترمہ شمیلہ اسلم صاحبہ کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

قومی شناختی کارڈ بنوانے اور تجدید کروانے والوں سے فیس نہ لینے کا مطالبہ

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ شہریوں سے اُن کے قومی شناختی کارڈ کے اجراء، تجدید یا کسی بھی مرحلہ پر کوئی بھی فیس وصول نہ کی جائے۔"

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "گو نواز گو" کی نعرہ بازی)

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ شہریوں سے اُن کے قومی شناختی کارڈ کے اجراء، تجدید یا کسی بھی مرحلہ پر کوئی بھی فیس وصول نہ کی جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ شہریوں سے اُن کے قومی شناختی کارڈ کے اجراء، تجدید یا کسی بھی مرحلہ پر کوئی بھی فیس وصول نہ کی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: پانچویں قرارداد چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے۔ کیا آپ اس کو پڑھنا چاہتے ہیں؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جی، میں اس کو پڑھنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری صاحب! اپنی قرارداد پڑھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "گو نواز گو اور "گو شہباز گو" کی نعرہ بازی)

سرکاری ملازمین کے پے سکیل از سر نو تشکیل دینے کا مطالبہ

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ تمام سرکاری ملازمین کی تنخواہوں کے نئے پے سکیل بنائے جائیں اور ایڈہاک اضافہ اس میں ضم کیا جائے"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ تمام سرکاری ملازمین کی تنخواہوں کے نئے پے سکیل بنائے جائیں اور ایڈہاک اضافہ اس میں ضم کیا جائے"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ تمام سرکاری ملازمین کی تنخواہوں کے نئے پے سکیل بنائے جائیں اور ایڈہاک اضافہ اس میں ضم کیا جائے"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس کل بدھ مورخہ 21۔ مئی 2014 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

240

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 21- مئی 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1- مسودہ قانون پنجاب پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ 2014 (مسودہ قانون نمبر 5 بابت 2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پنجاب پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ 2014، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پنجاب پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ 2014 منظور کیا جائے۔

2- مسودہ قانون محمد نواز شریف یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، ملتان 2014 (مسودہ قانون نمبر 10 بابت 2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون محمد نواز شریف یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، ملتان 2014، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون محمد نواز شریف یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، ملتان 2014 منظور کیا جائے۔

241

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) مینٹل ہیلتھ پنجاب 2014 (مسودہ قانون نمبر 13 بابت 2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مینٹل ہیلتھ پنجاب 2014، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صحت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مینٹل ہیلتھ پنجاب 2014 منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون (ترمیم) صنعتی تعلقات پنجاب 2014 (مسودہ قانون نمبر 11 بابت 2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) صنعتی تعلقات پنجاب 2014، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے محنت وانسانی وسائل نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) صنعتی تعلقات پنجاب 2014 منظور کیا جائے۔

242

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا آٹھواں اجلاس

بدھ، 21- مئی 2014

(یوم الاربعاء، 21- رجب المرجب 1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ
عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ
اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ
مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۱﴾
اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ
الْقَرْحُ ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۲﴾

سورۃ آل عمران آیات 169 تا 172

جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو مرے ہوئے نہ سمجھنا (وہ مرے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ اللہ کے نزدیک زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے (169) جو کچھ اللہ نے ان کو اپنے فضل سے بخش رکھا ہے اس میں خوش ہیں اور جو لوگ ان کے پیچھے رہ گئے اور (شہید ہو کر) ان میں شامل نہیں ہو سکے ان کی نسبت خوشیاں منا رہے ہیں کہ (قیامت کے دن) ان کو بھی نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمناک ہوں گے (170) اور اللہ کے انعامات اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں اور اس سے کہ اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا (171) جنہوں نے باوجود زخم کھانے کے اللہ اور رسول (کے حکم) کو قبول کیا جو لوگ ان میں نیکوکار اور پرہیزگار ہیں ان کے لئے بڑا ثواب ہے (172)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دیکھے وہیں رحمت کے بسیرے ہیں نبی جی
جس دل میں تیری یاد کے ڈیرے ہیں نبی جی
جس دن سے مدینے کی میں شب دیکھ کے آیا
تب سے میری آنکھوں میں سویرے ہیں نبی جی
دوزخ میں جلیں گے جو غلامی میں نہ آئے
ان کے لئے جنت ہے جو تیرے ہیں نبی جی
کیا چیز ہے سرور شہ والا کی محبت
ہر کوئی یہ کہتا ہے کہ میرے ہیں نبی جی

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈا پر محکمہ صحت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر!روزنامہ "نوائے وقت "میں خبر شائع ہوئی ہے کہ قاری سید صداقت علی نے اپنی آواز میں Spanish ترجمہ کے ساتھ DVD اور MP3 کی شکل میں قرآن پاک release کیا ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ بڑی قابل فخر بات ہے۔میں قاری صاحب کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور آپ سے بھی بڑی مودبانہ گزارش کروں گا کہ آپ بھی ان کو مبارکباد دیں اور خراج تحسین بھی پیش کریں کیونکہ یہ ہماری اسمبلی سے منسلک ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میں بھی قاری صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔پہلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔

DR MURAD RAAS: On her behalf.

جناب قائم مقام سپیکر: ماشاءاللہ۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر!کافی عرصے سے ان کے سوال آرہے تھے اور میرے خیال میں وہ یہاں نہیں ہیں تو میں نے سوچا کہ کم از کم اُن کا ایک سوال take up کروں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر!سوال نمبر 1038 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے محترمہ عائشہ جاوید کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز منگل 11۔ فروری 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

لاہور: الائیڈ سکول آف ہیلتھ سائنسز میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1038: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) الائیڈ سکول آف ہیلتھ سائنسز چلڈرن ہسپتال لاہور میں کون کون سے گریڈ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ و عرصہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(ب) کتنے ملازمین ایسے ہیں جو عرصہ تین سال سے زائد اسی سکول میں کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا قواعد و ضوابط کے مطابق مذکورہ ملازمین ایک ہی جگہ پر تین سال سے زائد تعینات رہ سکتے ہیں، اگر نہیں تو ان کو حکومت کب تک ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) الائیڈ سکول آف ہیلتھ سائنسز چلڈرن ہسپتال لاہور میں اس وقت آٹھ ملازمین تعینات ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ نیاز حسین اسسٹنٹ کم اکاؤنٹنٹ Bs-11 ستمبر 2012 سے تعینات ہے۔
2۔ ناہید اعوان، کمپیوٹر آپریٹر، اپریل 2007 سے تعینات ہے۔
3۔ غزالہ منظور، اسسٹنٹ لائبریرین، اکتوبر 2008 سے تعینات ہے۔
4۔ عبدالمجید، سینئر کلرک اکتوبر 2008 سے تعینات ہے۔
5۔ عزیز احمد، کلرک، ستمبر 2010 سے تعینات ہے۔
6۔ نورین نذیر لیب اٹینڈنٹ، اگست 2011 سے تعینات ہے۔
7۔ نصیر الدین نائب قاصد، جنوری 2000 سے تعینات ہے۔
8۔ نسرین بی بی، سویپرس، مارچ 2008 سے تعینات ہے۔

(ب) مندرجہ ذیل ملازمین عرصہ تین سال سے مذکورہ سکول میں ملازمت کر رہے ہیں۔

1۔ ناہید اعوان، کمپیوٹر آپریٹر، اپریل 2007 سے تعینات ہے۔
2۔ غزالہ منظور، اسسٹنٹ لائبریرین، اکتوبر 2008 سے تعینات ہے۔
3۔ عبدالمجید، سینئر کلرک اکتوبر 2008 سے تعینات ہے۔
4۔ نصیر الدین نائب قاصد، جنوری 2000 سے تعینات ہے۔
5۔ نسرین بی بی، سویپرس مارچ 2008 سے تعینات ہے۔

(ج) چونکہ یہ ملازمین انتظامی عہدوں پر تعینات نہ ہیں لہذا یہ تین سال سے زائد عرصہ تک اپنی ڈیوٹی سرانجام دے سکتے ہیں۔ تین سال تک ایک ہی جگہ پر تعیناتی کا قانون صرف انتظامی عہدوں پر تعینات افسران پر لاگو ہوتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جز(ب) کے حوالے سے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان ملازمین کو تین سال سے زائد کا عرصہ یہاں پر ہو گیا ہے تو قواعد و ضوابط کیا کہتے ہیں کہ یہ تین سال سے زیادہ عرصہ کے لئے اس post پر رہ سکتے ہیں یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے معزز بھائی کی طرف سے جز(ب) میں جن ملازمین کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس میں ایک ناہید اعوان کمپیوٹر آپریٹر ہے، غزالہ منظور اسسٹنٹ لائبریرین ہے، ایک سینئر کلرک اور ایک سویپر ہے۔ اب ایک سویپر کی ٹرانسفر پوسٹنگ کی کیا پالیسی ہو گی میری سمجھ سے تو بالاتر ہے۔ یہ چونکہ ایڈمنسٹریٹو پوسٹیں نہیں ہیں اس لئے یہ جتنی دیر رہنا چاہیں رہ سکتے ہیں۔ اب آپ بتائیں کہ سویپر کی کیا ٹرانسفر پوسٹنگ کی جائے گی؟

ڈاکٹر مراد راس: جی، ٹھیک ہو گیا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): اگر اس ملازم کی کارکردگی ٹھیک ہے تو وہ continue کرتا رہے گا لیکن اس کی کارکردگی پر کسی کو اعتراض ہو گا تو definitely he or she will be transferred. یہ تو simple سی بات ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! بہت اچھا جواب تھا جس سے میں بالکل agree کرتا ہوں۔ اب اگر ہم آگے سوال نمبر 1409 میں چلیں تو انہوں نے اسی point کا جواب دیا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ابھی آپ اسی سوال پر ہی رہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں آگے refer کر رہا ہوں کیونکہ آگے بھی انہوں نے ہی جواب دیا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! جب وہ آئے گا تو پھر دیکھیں گے۔۔۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں اسی پر رہا ہوں مگر انہوں نے آگے جواب دیا ہوا ہے وہ اس کے ساتھ contradict کر رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! جب اس کی باری آئے گی تو۔۔۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آپ وہ صفحہ کھول کر دیکھ لیں اور میں صرف ایک سیکنڈ کے لئے صفحہ کھول رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، جی چلیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس صفحہ پر سوال نمبر 1409 کے جز (الف) کے اندر انہوں نے سب کی تعیناتی دی ہوئی ہے جس میں کوئی 2010,2011,2007,2007 اور 2007 تو ان لوگوں کو سات سات سال لگے ہوئے ہو گئے ہیں اور یہ ایڈمنسٹریٹر کے اندر رہیں۔ انہیں تین سال سے زیادہ کیوں لگایا ہوا ہے کیونکہ نیچے انہوں نے جز (ج) کے اندر بڑا زبردست جواب لکھا ہے کہ انہیں بہتر کارکردگی کی وجہ سے یہاں پر تعینات رہنے دیا گیا ہوا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ administrative jobs کے اندر بھی پیچھے جو لائن میں لوگ ہیں ان کو موقع مہیا نہیں ہو رہا۔ جو سات سال سے لگا ہوا ہے، اگر تین سال requirement ہے اور rules & regulations say 3 years ٹھیک ہے تو پیچھے لائن میں لوگوں کا کیا بنے گا؟ یہاں پر دیکھ لیں کہ لوگ سات سات سال سے لگے ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! انہوں نے بلڈ ٹرانسفیوژن یونٹ پنجاب کا حوالہ دیا ہے جو کہ specialized post ہے جہاں پر expertise ہوتی ہیں اور آپ کو پتا ہے کہ expertise اکثر short رہتی ہیں تو اگر ہم نے ان کو پورا کر رکھا ہے تو یہ تو حکومت کا کریڈٹ ہونا چاہئے کہ ہم نے وہاں پر کمی نہیں آنے دی۔ پتا نہیں اس کو discuss کس طرح کیا جا سکتا ہے اور جب اس سوال کا نمبر آئے گا تو مزید اس کا جواب اپنے بھائی کو انشاء اللہ ضرور دوں گا۔ ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ یہ expertise ہیں اور اس سے کسی کی سنیارٹی متاثر نہیں ہوتی۔ پتا نہیں کون سی حق تلفی کی بات ہو رہی ہے کیونکہ ٹرانسفر اور پوسٹنگ سے تو کسی کی سنیارٹی متاثر نہیں ہوتی۔ اگر ایک سیٹ پر کوئی بندہ کام کر رہا ہے، اس کی کارکردگی اچھی ہے اور اس کی expertise ہمیں available نہیں ہے، بجائے

اس کے کہ اسے خالی رکھ دیا جائے اور اس بندے کو تین سال بعد ٹرانسفر کر کے اس سیٹ کو خالی رکھا جائے اور وہاں working متاثر ہو۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اگر اس سے کوئی متاثر ہو رہا ہے تو پھر آپ بتائیں؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس کا مطلب ہے کہ ہمارے پاس اور کوالیفائیڈ لوگ ہی نہیں ہیں کہ ہم سات سات سال ایک ہی بندے کو نوکری پر رکھ رہے ہیں۔ یہ بات تو بالکل سمجھ سے ہی بالاتر ہے۔ باہر اتنی بے روزگاری ہے اور specialized لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، ان جگہوں میں انتظار کر رہے ہیں۔ ہوتا کیا ہے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جب آپ ایک پوزیشن میں تین سال کے بعد بیٹھے رہتے ہیں تو وہاں پر یہ ایک ڈکٹیٹر شپ اور مافیا بن جاتا ہے۔ ٹھیک ہے جی، وہاں پر لوگ اپنا کنٹرول بنا لیتے ہیں کہ نہیں جی، اب ہم نے یہ یہ چیزیں اس طرح کرنی ہیں۔ جب بندے بدلتے رہیں گے، جب انہیں پتا ہو گا کہ ہم نے تین سال بعد یہاں سے چلے جانا ہے تو وہ وہاں پر اپنا پورا grasp نہیں بنا سکتے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ڈاکٹر صاحب کی یہ بات نوٹ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب! میرے بھائی ہیں اور بڑے معزز ممبر ہیں انہوں نے ابھی کہا کہ وہ مافیا بن جاتا ہے تو یہ بڑے respected ڈاکٹرز ہوتے ہیں اور kindly اگر انہیں مافیا کا نام نہ دیا جائے تو بڑی بہتری ہو گی بہر حال ڈاکٹر صاحب کی بات ہم نے نوٹ کر لی ہے اور اس پر ضرور غور کیا جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ ہسپتالوں میں ملازمین کی بات ہو رہی ہے تو پورے پنجاب کے اندر ان ہسپتالوں میں بڑی تعداد میں ورک چارج ملازمین کے 89 دنوں کے لئے آرڈرز کئے جاتے ہیں اور پھر ایک ایک دن کا وقفہ ڈال کر اسے continue کیا جاتا ہے تاکہ وہ قانون کے مطابق مستقل نہ ہو سکیں۔ پچھلے الیکشن سے کچھ دن پہلے میاں محمد شہباز شریف نے اعلان کیا تھا کہ تمام ورک چارج ملازمین کو مستقل کیا جا رہا ہے چونکہ الیکشن تھا اس لئے الیکشن کمیشن نے ان کے اس آرڈر کو set aside کر دیا۔ اب الیکشن گزر گیا اور ان کی دوبارہ حکومت ہے اور نہ صرف محکمہ صحت بلکہ ہر محکمہ کے

اندر اسی طرح ورک چارج ملازمین رکھے گئے ہیں۔ بہاولپور کے سرکٹ ہاؤس میں بیس بیس سال سے 89 دنوں کے لئے ورک چارج ملازمین رکھے گئے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس کے حوالے سے بات کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان ورک چارج ملازمین کو محکمہ صحت مستقل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! معزز ممبر نے بڑی اچھی بات کی ہے اور بالکل پنجاب حکومت کی بھی ایسی کوئی پالیسی نہیں ہے کہ کسی بھی شخص کو بے روزگار کیا جائے۔ وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کا حوالہ میرے بھائی نے دیا تو انہوں نے کنٹریکٹ ملازمین کی بات کی ہے جس پر process بڑی تیزی سے جاری ہے۔ کچھ مستقل ہو چکے ہیں اور کچھ process میں ہیں کیونکہ تمام چیزوں کی verification required ہوتی ہے اور باقاعدہ ایک process ہوتا ہے جسے speed up کیا گیا ہے۔ ابھی پچھلے دنوں محکمہ صحت کے پیرامیڈکس کے ساتھ Health Advisor کی سربراہی میں ہم تمام بیٹھے تھے اور جو process میں delays تھے ان کو بھی ہم نے ٹھیک کر لیا ہے۔ جہاں تک ورک چارج کا issue ہے تو انشاء اللہ جو پانچ پانچ، دس دس، پندرہ پندرہ سال سے کام کر رہے ہیں تو ان میں سے کسی کو بھی حکومت پنجاب بے روزگار کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی اور انشاء اللہ جیسے ہی ہمیں مناسب موقع ملے گا اور سیٹیں دستیاب ہوں گی تو انہیں ریگولر کر دیا جائے گا اور ریگولر کرنے کے بارے میں ہماری بڑی positive رائے ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہو گیا۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 1361 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز منگل 11۔ فروری 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

ملتان: انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں نیا ایمر جنسی یونٹ تعمیر کرنے کی تفصیلات

*1361: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال12۔2011 میں چودھری پرویزالٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان میں ایک نیاایمرجنسی یونٹ بنانے کے لئے پلاننگ کی گئی اوراس کے لئے رقم بھی مختص کی گئی تھی؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ اس ایمرجنسی یونٹ کے قیام کے لئے24کنال زمین بھی ایکوائرکرلی گئی تھی؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ سال14۔2013میں اس یونٹ کی تعمیر کے لئے رقم مختص نہ کی گئی ہے بلکہ اس کی تعمیر کے لئے ایکوائرکردہ24کنال اراضی بھی شیش محل نامی کلب کو الاٹ کردی گئی ہےاس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(د) کیا حکومت اس ایمرجنسی یونٹ کے لئے مالی سال14۔2013 میں رقم مختص کرنے اور ایکوائرکردہ اراضی اس مقصد کے لئے استعمال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیاہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) نئے ایمرجنسی یونٹ کی تعمیر09۔2008میں شروع کی گئی یہ یونٹ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔اس یونٹ کی تکمیل کے لئے تعمیراتی پروگرام میں43.986ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ب) جی نہیں!یہ24کنال زمین ہسپتال کی توسیع کے لئے ایکوائرکی گئی تھی۔

(ج) ہسپتال کی توسیع کا منصوبہ زیرغور ہے۔اس کی منظوری کے بعدرقوم مختص کی جائیں گی۔تاہم حکومت کی ترجیح اس انسٹیٹیوٹ کے پہلے سے جاری شدہ منصوبہ جات کو مکمل کرنا ہے۔جاری شدہ منصوبہ جات کی تکمیل کے لئے مالی سال14۔2013میں63.966ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔یہ درست نہ ہے کہ توسیع منصوبہ کے لئے حاصل کردہ اراضی شیش محل کلب کے نام کردی گئی ہے۔

(د) تفصیل جز(ج) میں درج ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!اس سوال کے جز(الف) کے متعلق نشاندہی کرنا چاہوں گی کہ اس میں سن کی پرنٹنگ کچھ غلط ہے یعنی اس میں 12-2011 پرنٹ ہو گیا ہے جبکہ میرا خیال ہے کہ یہ 07-2006 ہونا چاہئے تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل پرنٹنگ کی غلطی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!چونکہ 12-2011 میں چودھری پرویزالٰہی صاحب کی حکومت نہیں تھی۔ انہوں نے جز(الف) میں کہا ہے کہ 09-2008 میں اس کی تعمیر شروع کی گئی ہے اور یہ یونٹ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے تو میرا وزیر موصوف سے آپ کی توسط سے ضمنی سوال ہے کہ جب اس کی بنیاد کا فیصلہ کیا گیا تھا تو اس کی total cost of estimation کیا تھی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کوئی idea ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میری محترم بہن نے جو سوال کیا ہے تو چودھری پرویزالٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان کا الحمد للہ inauguration ہو چکا ہے اور ایڈوائزر ہیلتھ نے اس کا inauguration کیا تھا جو کہ بڑے اچھے طریقے سے کام کر رہا ہے۔ یہ نیا ایمرجنسی یونٹ نہیں تھا بلکہ جو existing ایمرجنسی یونٹ تھا اس کی expansion کی گئی تھی جو کہ اب مکمل بھی ہو چکا ہے۔ جہاں تک اس کی لاگت کی بات ہے تو یہ fresh question ہے اور میری بہن اس کے لئے fresh question دے دیں یا اس سیشن کے بعد میں انہیں تفصیلات فراہم کر دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کے بعد آپ انہیں تفصیلات فراہم کر دیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ fresh question کس طرح ہوا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جب ان کے پاس اس وقت تفصیلات نہیں ہیں۔۔۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ جب شروع کیا تھا تو آپ نے لکھا ہے کہ 09-2008 میں شروع کیا گیا تھا اور جواب آنے کی تاریخ دیکھیں ناں، اس تاریخ کے بعد جواب آیا ہے کہ ابھی تکمیل کے مراحل میں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ figures دیکھیں ناں کہ 43.986 ملین روپے مختص کئے گئے تھے اور یہ پیسے لکھے ہوئے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! 09-2008 میں اس منصوبے کو مکمل کرنے کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے تھے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! یہ ongoing سکیم تھی جو مکمل بھی کر دی گئی ہے اور الحمد للہ functional بھی ہے اور کام بھی اس پر چل رہا ہے---

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! وہ تو مکمل بھی ہو گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اگر یہ پھر بھی مزید کوئی انفارمیشن لینا چاہتی ہیں تو میں انہیں اجلاس ختم ہونے کے بعد دے دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ انہیں appreciate کریں کہ انہوں نے اسے مکمل کر دیا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کی تمام تر تفصیلات لے کر محترمہ کو دے دیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! 2012 میں اگر یہ مکمل ہوا ہے تو اس سے پہلے درمیان میں مکمل ہونے سے پہلے جو رقم مختص کی گئی تھی کیا وہ خرچ ہوئی یا اس پر 12-2011 میں کوئی اضافہ کیا گیا تھا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اس کی مکمل تفصیل لے کر اجلاس ختم ہونے کے بعد اپنی بہن کے حوالے کر دوں گا اور انشاء اللہ تعالیٰ مزید بھی اگر انہیں کوئی تفصیل چاہئے ہو گی تو وہ بھی انہیں دے دی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! وہ آپ کو مکمل تفصیل دے دیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میری بات---

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اس میں 2006 کی تو کہیں بات ہی نہیں تھی اس لئے ان کے پاس اس کا جواب نہیں ہے اور وہ آپ کو بعد میں دے دیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ تو اسمبلی کی غلطی ہے ناں۔ میرے سوال کی غلطی تو نہیں ہے کہ چودھری پرویز الٰہی صاحب کی حکومت 2007 میں ختم ہوئی ہے تو اگر یہ 12-2011 لکھ دیا ہے تو محکمہ کو اتنی سمجھ خود ہی ہونی چاہئے تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! 2006 کی تفصیل لے کر آپ ہاؤس میں بتا دیجئے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہمارے اس طرح کے جو منصوبے بنتے ہیں تو انہیں time limit کر کے اور in time جو budget allocation ہوتی ہے وہ release نہیں ہوتی مثلاً میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ بہاولپور میں کارڈیالوجی وارڈ کئی سالوں سے زیر تعمیر ہے۔ اب یہ مئی کا مہینہ ہے اور جون میں نیا بجٹ آ جانا ہے۔ اب کوئی چار روز پہلے میں نے چیف انجینئر ساؤتھ کو ٹیلیفون کیا، اس کے پاس بہاولپور میں کارڈیالوجی وارڈ کے لئے لگنے والی لفٹ کی ساری پلاننگ آئی ہوئی تھی تو میں نے انہیں کہا کہ اسے جلدی ٹی ایس کریں کیونکہ جون میں نیا بجٹ آ رہا ہے تاکہ جلدی اس کے ٹینڈر لگیں۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ محکمہ صحت میں کوئی ایسا میکانزم ہے کہ چیزوں کو بروقت مکمل کروایا جائے اور بروقت بجٹ release کروایا جائے؟

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! یہ اس سے related تو نہیں ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس کا کوئی جواب دینا چاہیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میرے فاضل ممبر نے جو بات کی ہے تو بہتری کی گنجائش ہر وقت اور ہر جگہ موجود ہوتی ہے اور مثبت تجاویز کا ہم ہمیشہ خیر مقدم کرتے ہیں اور اگر ایسی deficiencies ہوں گی، محکمہ صحت کے تمام معاملات کو ہم الحمدللہ اپ گریڈ کرنے کی طرف جا رہے ہیں اور gear up کر رہے ہیں تو ہم انشاء اللہ اپنے بھائی کی اس تجویز پر بالکل غور کریں گے۔ Time limit کرنے کے بارے میں بھی سوچیں گے بلکہ ابھی بہاولپور میں 2.5۔ارب روپے کی لاگت سے میاں محمد شہباز شریف کی محبت اور مہربانی سے جو ہسپتال چل رہا ہے اور بھی کافی چیزیں ہم یہاں پر کرنے جا رہے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ اب یہ تمام معاملات بہتری کی طرف جائیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) کے جواب میں محکمہ نے کہا ہے کہ جاری شدہ منصوبہ جات کی تکمیل کے لئے مالی سال 14-2013 میں 63.966 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے ابھی فرمایا کہ یہ منصوبہ مکمل ہو چکا ہے اور اس میں علاج بھی

شروع ہو چکا ہے اور یہ ایکسٹینشن تھی جبکہ میری اطلاع کے مطابق جو زمین اس منصوبے کے لئے خریدی گئی تھی وہ کسی شیش محل کلب کے لئے الاٹ کر دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ہماری معزز ممبر کو یہ actually confusion ہو رہی ہے۔ یہ دو علیحدہ علیحدہ منصوبے ہیں، ایمرجنسی یونٹ کی expansion ایک علیحدہ منصوبہ تھا اور ہسپتال کی expansion ایک علیحدہ منصوبہ ہے۔ یہ جس 24 کنال زمین کی بات کر رہی ہیں وہ کسی شیش محل کلب کے نام نہیں ہے بلکہ ہم نے وہ انشاء اللہ مستقبل میں توسیع کے لئے رکھی ہے اور اس کے لئے ہمیں جیسے ہی مزید فنڈز دستیاب ہوتے ہیں تو ہم بالکل اس کی توسیع کا بھی ارادہ رکھتے ہیں، یہ جو جاری شدہ منصوبے ہیں، دیکھیں ناں یہ جو انجیو گرافی کی اور سی ٹی سیکن کی مشین بھی یہاں پر نئی دی ہیں اور بہت سارے ایسے ongoing پراجیکٹس ہوتے ہیں جو چل رہے ہوتے ہیں۔ یہ expansion کا منصوبہ علیحدہ ہے جسے ہم انشاء اللہ ہر صورت پایۂ تکمیل تک پہنچائیں گے۔

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بلوچ صاحب! آپ پارلیمانی سیکرٹری ہیں اس لئے آپ سوال نہیں کر سکتے۔

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! ایک انتہائی اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، بلوچ صاحب! آپ سوال نہیں کر سکتے۔ آپ ان کے ساتھ علیحدہ بیٹھ جائیں۔ اگلا سوال بھی محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 1362 ہے۔

(بروز منگل 11- فروری 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

ملتان: نشتر ہسپتال میں سی ٹی سیکن مشینری کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1362: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نشتر ہسپتال ملتان میں سی ٹی سیکن مشینیں کتنی ہیں، یہ کب کتنی لاگت سے کن کن آفیسرز کی نگرانی میں خرید کی گئی تھیں؟

(ب) ان کی مرمت پر سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم سال وار خرچ کی گئی؟

(ج) ان مشینوں کو چلانے کے لئے متعین عملہ کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) اس وقت کون کون سی مشین کب سے خراب پڑی ہے؟

(ہ) ان مشینوں کی کب تک متعلقہ کمپنی / ادارہ مرمت کا ذمہ دار تھا؟

(و) کیا حکومت خراب پڑی مشینیں جلد از جلد مرمت کروانے اور چلانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: اس سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جواب پر تو بعد میں آئیں گے پہلے سوال کو تھوڑا سا دیکھ لیں۔ میں نے جز (ب) میں سی ٹی سکین کی مشینوں کے بارے میں پوچھا تھا کہ ان کی مرمت پر 12-2011 اور 13-2012 میں سال وار کتنی رقم خرچ کی گئی ہے اس کا جواب وزیر صاحب پڑھ کر بتا دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: Order in the House جی، اس کا جواب پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) نشتر ہسپتال ملتان میں سٹی سکین کی ایک مشین ہے جو کہ 2006 میں USD-739500.00 میں پرچیز آفیسرز کمیٹی کی زیر نگرانی خریدی گئی تھی۔

(ب) اس کی مرمت پر 12۔2011 میں USD-52500.00 اور 13۔2012 میں USD-35000.00 دسمبر 2012 تک خرچ کئے گئے۔

(ج) ان مشینوں کو چلانے کے لئے متعین عملے کے نام اور عہدہ درج ذیل ہے۔

(i)	محمد اسلم	ریڈیوگرافر	(BS-09)
(ii)	ڈیوڈ اختر	ریڈیوگرافر	(BS-09)
(iii)	عبدالقادر علوی	ایکسرے اسسٹنٹ	(BS-09)
(iv)	بلال احمد	ایکسرے لیبارٹری اسسٹنٹ	(BS-09)

(د) کوئی نہیں۔ ایک ہی CT سکین مشین ہے جو کہ صحیح حالت میں کام کر رہی ہے۔

(ہ) سٹی سکین مشین کی دیکھ بھال کے لئے M/S Med equips Lahore اکتوبر 2014 تک مرمت کی ذمہ دار ہے۔

(و) مذکورہ ہسپتال میں سٹی سکین کی کوئی بھی مشین خراب نہ ہے۔ ایک مشین ہے جو کہ صحیح حالت میں کام کر رہی ہے۔

جناب سپیکر! اس سوال کا answer جو یہاں پرنٹ ہو کر آیا ہے میں اور خواجہ سلمان رفیق پرسوں اس پر بیٹھے تھے چونکہ اسمبلی میں ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ ہم بالکل exact information دیں اور کسی چیز کو مخفی نہ رکھیں اس answer کو ہم نے مزید correct کروایا ہے اس کی detail پر ہمیں کچھ اعتراضات تھے شاید ان کی کچھ misprinting تھی اس کا جواب ہم نے نیا منگوایا ہے جس کے مطابق یہ مشین جس کا حوالہ دیا جا رہا ہے دسمبر 2006 میں اس کی تنصیب ہوئی تھی اور 7 لاکھ 39 ہزار 5 سو امریکی ڈالر اس کی مالیت تھی اس کے بعد اس کی جو مرمت ہوتی ہے اس پر سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران انہوں نے پوچھا تھا کہ کتنی رقم خرچ ہوئی اب اس کا جو contract کیا گیا اس کی maintenance اور اس کو functional رکھنے کے لئے جس کمپنی کے ساتھ یہ Board of Management کی منظوری کے بعد M/s Med Equips Company کے ساتھ contract کیا گیا اور 70 ہزار امریکی ڈالر تین سال کے لئے agreement تھا اور وہ اس مشین کو 5- اکتوبر 2014 تک functioning حالت میں رکھنے کے bound ہیں اور اس میں جو بھی expenses ہوں گے وہ یہ کمپنی ادا کرے گی اور Hospital management اس پر کوئی expenses ادا نہیں کرے گی۔ یہ اس کی exact detail ہیں چونکہ جواب میں detail شاید تھوڑی change ہیں تو میں یہ کاپی اپنی بہن کے حوالے کر دیتا ہوں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: آئندہ احتیاط کیا کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اب آپ خود دیکھ لیں کہ یہ جواب جو دیا گیا ہے سوال پھر وہیں پر آجائے گا کہ جو رقم خرچ ہو چکی ہے وہ کس مد میں خرچ ہوئی ہے؟ جواب یہاں یہ دیا گیا ہے کہ ہم نے وہ رقم 12-2011 میں بھی خرچ کی ہے اور 13-2012 میں بھی خرچ کی ہے اور اس کی مرمت کرنے کے لئے dollars میں خرچ کی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: Dollars میں کیوں خرچ کی گئی ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جس مشین کی گارنٹی پانچ سال کی ہے، جواب میں بھی یہ کہا گیا ہے کہ گارنٹی پانچ سال کی ہے۔ جس کمپنی سے ہم یہ مشین خرید رہے ہیں وہ پانچ سال 2014 تک اس کو سروس دے گی اس کی تاریخ بھی mention کی گئی ہے اور پھر درمیان میں دو سال غالباً dollars کا اس کے اندر۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں عرض کر دیتا ہوں جو answer میری بہن کے پاس ہے وہ exact answer نہیں ہے اس پر ہم نے displeasure show کیا ہے اور ہم اس کا exact answer لے کر آئے ہیں۔ میں detail آپ کی اجازت سے ایوان کو بتانا چاہ رہا ہوں کہ 2006 میں یہ جو مشین نصب ہوئی تھی اس کے پانچ سال 2011 میں پورے ہو جاتے ہیں اس کے بعد ہسپتال کے Board of Management کی approval سے ایک کمپنی جو M/s Med Equips ہے ان کے ساتھ 70 ہزار یو ایس ڈالر کا contract کیا گیا ہے کہ وہ اگلے تین برس تک جس کی میعاد 5- اکتوبر 2014 تک ہے کہ وہ اس مشین کو ہر صورت میں functional رکھیں گے خواہ اس میں کوئی کسی قسم کی بھی تبدیلی ہو، کوئی پرزہ نہیں ڈالنا ہو گا جو بھی معاملہ ہو وہ یہ کریں گے اور اُس کے against اُن کو 70 ہزار یو ایس ڈالر pay کئے گئے ہیں وہ 5- اکتوبر 2014 تک اس مشین کو functional رکھنے کے bound ہیں اور انشاء اللہ اُس وقت تک وہ functional رکھیں گے اور یہ رقم اس agreement کی صورت میں دی گئی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال پھر وہیں کا وہیں رہ گیا کہ جو رقم خرچ ہو چکی ہے وہ کس مد میں خرچ ہوئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! انہوں نے بتایا تو ہے کہ 2006 میں یہ مشین instal کی گئی تھی اور پانچ سال اس کی گارنٹی تھی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: پانچ سال گارنٹی کہیں نہیں لکھا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتا رہے ہیں انہوں نے کہا ہے کہ اس میں misprint کیا گیا ہے یا صحیح نہیں لکھا گیا اُس کے لئے انہوں نے معذرت کی ہے اور correct جواب آپ کو دے رہے ہیں۔ اُس کی کاپی بھی آپ کو دے رہے ہیں 2011 میں اس کی میعاد ختم ہوئی تو تین سال کے لئے انہوں نے ایک اور کمپنی سے 70 ہزار ڈالر میں contract کیا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! دیکھیں! جو جواب دیا گیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ ہم نے اس کی مرمت پر 52 ہزار 5 سو روپے 12-2011 میں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مرمت کا agreement کیا ہے، انہوں نے آپ کو بتایا تو ہے کہ یہ جواب صحیح نہیں لکھا ہوا ہے۔ وہ آپ کو کاپی دے دیتے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اگر محکمہ یہ جواب اسمبلی کو بھیج رہا ہے تو منسٹر صاحب بتائیں کہ اس میں کون جھوٹا کون سچا ہے، مجھے کیا پتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: آئندہ احتیاط کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر ہم بالکل اپنی کسی قسم کی deficiency کو چھپانا نہیں چاہتے یہی وجہ ہے کہ ہم کل اور پرسوں advance بیٹھے تھے اور ہم نے اپنے جوابات کا سب سے پہلے خود احتساب کیا ہے اور correction کی ہے بلکہ میں تو سمجھتا ہوں میری معزز بہن کو اس پر appreciate کرنا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، وہ بالکل appreciate نہیں کریں گی کیونکہ ہمارے پاس جو چیز آئی ہوئی ہے وہ correct نہیں ہے آئندہ اس قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اس پر displeasure بھی show کر دیا گیا ہے اور آئندہ انشاء اللہ ایسی بات نہیں ہو گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں صرف اتنا عرض کروں گی کہ ان کی efficiency کو appreciate میں ضرور کروں گی کیونکہ میں سمجھتی ہوں کہ انہوں نے میرے سوال کا جواب غلط دیا ہے محکمہ نے نہیں۔ اس کی انکوائری کی جائے یہ رقم مرمت کے نام پر ضرور خرچ ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وہ بھی مان رہے ہیں کہ رقم خرچ ہوئی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ چھوٹی رقم نہیں ہے، دو چار سالوں کے اندر جو رقم خرچ کی گئی ہے وہ dollars میں ہے اور اگر یہ خرچ ہوئی ہے تو یہ کس نے خرچ کی ہے اس کی انکوائری حکومت کو کرنی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اس کا جواب انہوں نے دیا ہے کہ انہوں نے maintain کرنے اور اس کے چلانے کے لئے مقررہ مدت کا معاہدہ کیا تھا، وہ مدت 2011 میں expire ہونی تھی اب اگلے تین سال کے لئے انہوں نے contract کیا ہے کہ اسے running condition میں رکھنا ہے تو اس پر جتنی بھی maintenance ہو گی اس کے لئے انہوں نے contract کیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! Hospital کے Board of Management کی approval کے بعد آپ کو پتا ہے ان تمام چیزوں کا آڈٹ بھی ہوتا ہے، تمام چیزیں الحمدللہ transparent کی گئی ہیں اور صرف جواب کی وجہ سے یہ create confusion ہو رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آئندہ اس قسم کی غلطی برداشت نہیں کی جائے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں اس پر اس ایوان سے معذرت چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال میاں نصیر احمد صاحب کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 113 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں ایک سال سے کم عمر بچوں کی اموات کی روک تھام کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*113: میاں نصیر احمد: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا صوبہ پنجاب میں ایک سال سے کم عمر بچوں کی اموات کا ریکارڈ مرتب کیا جاتا ہے؟

(ب) ایک سال سے کم عمر بچوں میں اموات کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت ایک سال سے کم عمر بچوں کی اموات کی روک تھام کے لئے کسی منصوبے پر عمل پیرا ہے، تو تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) صوبائی پروگرام برائے خاندانی منصوبہ بندی و بنیادی صحت عامہ کی لیڈی ہیلتھ ورکرز اپنی رجسٹرڈ آبادی میں ایک سال سے کم عمر تمام بچوں کی اموات کا ریکارڈ باقاعدہ ایک فارم پر کرتی ہیں جس میں بچے کی موت کی وجہ بھی لکھی جاتی ہے اور لیڈی ہیلتھ سپروائزر اس فارم کی تصدیق کمیونٹی میں جا کر کرتی ہے۔

(ب) ایک سال سے کم عمر بچوں میں اموات کی بڑی وجوہات میں سے اسہال، نمونیہ اور خسرہ وغیرہ ہیں۔

(ج) جی ہاں! حکومت پنجاب محکمہ صحت کا EPI حفاظتی ٹیکہ جات کا پروگرام MNCH اور صوبائی پروگرام برائے خاندانی منصوبہ بندی وبنیادی صحت عامہ ماں اور بچے کی اموات کی روک تھام کے لئے کوشاں ہیں۔

EPI پروگرام بچوں میں 9 بیماریوں کے خلاف حفاظتی ٹیکہ جات فراہم کر رہا ہے تاکہ نوزائیدہ اور ایک سال سے کم عمر بچوں کو ان متعدی امراض سے بچایا جا سکے۔

MNCH پروگرام ماں اور بچے کی صحت کی بہتری کے لئے کام کر رہا ہے اور اس کے تحت کمیونٹی مڈوائف، حاملہ عورت کی مناسب دیکھ بھال اور محفوظ زچگی کو یقینی بنانا ہے۔

صوبائی پروگرام برائے خاندانی منصوبہ بندی وبنیادی صحت عامہ کی لیڈی ہیلتھ ورکرز گھر گھر جا کر ماؤں کو دوران حمل مشورے دیتی ہیں اور ان کو متعلقہ مرکز صحت پر معائنے اور زچگی کے لئے ریفر کرتی ہیں اور زچگی کے بعد ماں اور بچے کی دیکھ بھال کرتی ہیں اور بچوں کو حفاظتی ٹیکہ جات لگواتی ہیں۔ حال ہی میں حکومت پنجاب نے LHW پروگرام کو احسن طریقہ سے چلانے کے لئے صوبائی اسمبلی کی منظوری کے بعد "The Punjab Reproductive Maternal and Newborn Authority" کا قیام عمل میں لایا ہے جس کے تحت MNCH سے منسلک activities زیادہ مؤثر طریقہ سے انجام دی جا سکیں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ صوبہ پنجاب میں ایک سال سے کم عمر بچوں کی اموات کا ریکارڈ مرتب کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: Order in the House خاموشی اختیار کریں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا سوال ان سے یہ ہے کہ جس طرح پورے صوبے کے اندر باقی تمام سرکاری ریکارڈ کو کمپیوٹرائز کرنے کا پروگرام ہے تو کیا ڈیپارٹمنٹ کا اس ریکارڈ کو بھی کمپیوٹرائز کرنے کا کوئی پروگرام ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جس طرح سے معزز ممبر نے سوال کیا ہے کہ ہم تمام چیزیں آہستہ آہستہ، تمام ڈیٹا جو بیماریوں کا ریکارڈ ہے اُن تمام کو مرتب کر رہے ہیں ہر چیز ہم آہستہ آہستہ complete کر رہے ہیں یہ جس عمل کی طرف معزز ممبر نے اشارہ کیا ہے already ہم نے list in کیا ہوا ہے اور باقاعدہ اس پر کام کر رہے ہیں اور انشاء اللہ اسی برس 2014 کے اندر اندر ان تمام چیزوں کا ڈیٹا باقاعدہ up date ہونا شروع ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 1228 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم: سرکاری ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1228: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں کل کتنے سرکاری ہسپتال ہیں؟

(ب) یہ کتنے کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں اور ان میں ڈاکٹرز و نرسز کی کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) ان ہسپتالوں میں 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم سالانہ فراہم کی گئی؟

(ہ) مذکورہ رقم سے کتنی کون کون سی طبی مشینری خریدی گئی اور کتنی رقم ملازمین کے ٹی اے/ڈی اے، پٹرول و ٹیلیفون پر خرچ ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع جہلم میں کل 85 سرکاری ہسپتال کام کر رہے ہیں۔

(ب) ضلع جہلم کے سرکاری ہسپتالوں میں بیڈز کی تعداد درج ذیل ہے:-

DHQ ہسپتال جہلم	258 بیڈز
THQ ہسپتال پنڈدادنخان	60 بیڈز
THQ ہسپتال سوہاوہ	40 بیڈز

RHCسنٹرز(6عدد) 20بیڈز فی کس
E&EDCسنٹر جہلم 20بیڈز
BHU 46عدد 2بیڈز فی کس

ضلع جہلم کے سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹرز کی 38 جبکہ نرسز کی کل 11 اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب نے حال ہی میں PPSC کے ذریعے تعینات ہونے والے ڈاکٹرز میں سے 35 ڈاکٹرز کو ضلع جہلم میں تعینات کیا گیا تھا جن میں سے 15 ڈاکٹرز نے جوائنگ رپورٹ جمع کروادی ہے۔تاہم دیگر اسامیوں کی بھرتی پر حکومت پنجاب کی طرف سے پابندی عائد کی گئی ہے جیسے ہی پابندی ختم ہو گی محکمہ صحت نرسز سمیت دیگر اسامیوں پر تعیناتیاں عمل میں لائے گا۔

(د) ضلع جہلم کے ہسپتالوں کو 12-2011 کے دوران 541.523 ملین روپے جبکہ مالی سال 13-2012 کے دوران 633.332 ملین روپے فراہم کئے گئے۔ ہسپتال وار تفصیل "Annex "A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مذکورہ عرصہ کے دوران ملازمین کے ٹی اے/ڈی اے، پٹرول اور ٹیلیفون پر مندرجہ ذیل رقم خرچ کی گئی۔

2011-12	TA/DA	پٹرول	ٹیلیفون
	1.165ملین روپے	12.965ملین روپے	0.645ملین روپے
2012-13	TA/DA	پٹرول	ٹیلیفون
	1.895ملین روپے	12.312ملین روپے	0.715ملین روپے

مذکورہ عرصہ کے دوران خریدی گئی مشینری اور اس پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز(الف) کے جواب میں انہوں نے مجھے جو detail دی ہے کہ ضلع جہلم میں کل 85 سرکاری ہسپتال کام کر رہے ہیں آگے انہوں نے مجھے DHQ, THQ, اور THQ سوہاوہ RHC Centres EDCU Centres BHU Centres کی تعداد بتائی ہے۔ kindly میرا ان سے آپ کے توسط سے یہ سوال ہے کہ یہ جو BHUs ہیں ان میں سے صرف ایک مثال ہے جس طرح ڈومیلی کا، کیا اُس میں CPR کی کوئی سہولت یہ دیتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جو BHUs ہیں basically BHUs میں ایک ڈاکٹر، ایک ڈسپنسر اور ایک LHV موجود ہوتی ہے، کچھ سٹاف بھی موجود ہوتا ہے اور جو initial medicine required ہوتی ہے وہ بھی موجود ہوتی ہے لیکن میں بڑی کھلی بات کرنا چاہوں گا کہ ہم نے کبھی ان چیزوں کو define نہیں کیا۔ آج سے پہلے یہ روایت ہی نہیں تھی اور BHUs non functional رہا کرتے تھے لیکن الحمد للہ اس حکومت کا credit ہے کہ ہم نے ان BHUs کو 100 فیصد functional کرنے کے لئے جو effort شروع کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایوان کو بتانا بہت ضروری ہے کہ یہ کوئی easy task نہیں تھا۔ BHUs میں جو ہمارے معزز ڈاکٹرز ہیں ان کو وہاں پر بھیجنا بہت مشکل کام تھا لیکن اس حکومت اور محکمہ صحت نے اپنے تمام معاملات gear up کرتے ہوئے BHUs کے لئے ڈاکٹرز recruit کئے جن کی 30۔اپریل تک complete joining ہونا تھی unfortunately اس میں کچھ ڈاکٹرز join نہیں کر سکے تھے تو ہم دوبارہ ان سیٹوں کو پبلک سروس کمیشن میں بھیج رہے ہیں۔ انشاء اللہ ہمارا ٹارگٹ ہے کہ 2014 کے end تک اللہ کے فضل سے پنجاب میں کوئی ایسا سنگل BHU نہیں رہنے دیں گے جو non functional ہو۔ تمام functional بھی ہوں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ وہاں پر facilities بھی provide کی جائیں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! انہوں نے تقریر تو بہت لمبی کر لی لیکن ہم نے جو بولنا ہوتا ہے وہ سارا ٹائم تو یہ حضرات لے جاتے ہیں۔ میں نے اس لئے ڈومیلی کا پوچھا کیونکہ ابھی انہوں نے اتنے دعوے کئے ہیں اور وہاں پر oxygen cylinders خالی پڑے ہوتے ہیں۔ ہمارے معزز ممبر ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں ان کے والد کی death ہوئی ہے، وہاں پر آکسیجن کا انتظام تھا اور نہ ہی وہاں ڈاکٹر ہوتا ہے۔ ڈاکٹر اکثر راولپنڈی میں ہوتا ہے کیونکہ میرا خیال ہے اس کے بچے وہاں ہوتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! کہاں کی بات کر رہی ہیں؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں ڈومیلی کی بات کر رہی ہوں۔ یہ وہ بات کیا کریں جو authentic ہو کیونکہ... on the floor of the House

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! انہوں نے اتنی لمبی تقریر کی ہے تو مجھے بھی ٹائم دینا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، آپ بس ضمنی سوال کریں۔

محترمہ راحیلہ انور: ہم یہاں کھڑے ہوتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ تقریر نہ کریں آپ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! بات سنئے کہ سب سے پہلے تو یہ ہے کہ میں اس ایوان کی ممبر ہوں۔ جب میں بات کر رہی ہوتی ہوں تو میرا مائیک کیوں بند کر دیا جاتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، مائیک بند نہیں کیا گیا۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ابھی مائیک بند ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں ہوا، کسی نے بند نہیں کیا۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! آدھا گھنٹہ اُدھر سے باتیں ہوتی ہیں تب کیوں نہیں یہ مائیک بند ہوتے؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اب آپ تقریر کرتی رہیں گی؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں تقریر کروں گی انہوں نے بھی اتنی لمبی تقریر جھاڑی ہے اور میرا بھی حق بنتا ہے کہ میں اس کو defend کروں اور جو facts ہیں ان کو میں بیان کروں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ بھی آپ لوگوں کے سوال ہیں۔ آپ اس پر تقریر کر لیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ایک بندے کی جان چلی گئی ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے یہ کر دیا اور وہ کر دیا۔ کیا ان کے نزدیک جانوں کی کوئی قیمت نہیں ؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! کیا یہ ضمنی سوال ہے؟۔۔۔ جی، آپ کے پاس ان کی اس بات کا جواب ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر!۔۔۔(قطع کلامیاں)

MR ACTING SPEAKER: No cross talk.

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! مجھے بڑا افسوس ہے کہ اگر کوئی ایسا واقعہ ہوا ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ کسی بھی انسانی جان کی بے انتہا قیمت ہے۔ میں اپنی معزز بہن سے یہ request کرنا چاہوں گا کہ میں نے تو حقیقت بتائی اور میں نے تو تعریف نہیں کی۔ میں نے تو یہ بتایا کہ BHUs کا حال اچھا نہیں تھا۔ میں نے تو شاید آج پہلی مرتبہ ایوان میں کھلے عام اس کا ادراک کیا اور اقرار کیا کہ BHUs اچھے نہیں تھے اور functional نہیں تھے۔ میں نے کبھی نہیں کہا کہ یہاں پر دودھ اور

شہد کی نہریں بہہ رہی تھیں۔ میں نے تو یہ کہا ہے کہ ہم اس طرف جا رہے ہیں، ہم efforts کر رہے ہیں اور انشاء اللہ ان efforts کے نتیجے میں اسی سال 2014 تک ان کو complete functional condition میں لے کر آئیں گے لیکن اگر کوئی specific واقعہ ہوا ہے تو میں آپ کو on the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ ہم اس کی انکوائری بھی کروائیں گے کیونکہ متعلقہ ایم ایس کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ oxygen فراہم کرے اور اگر یہ نہیں ہوئی تو He will be punished انشاء اللہ اس انکوائری کے بعد اگر یہ چیز ثابت ہو گئی تو انہیں سزا ملے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اس کی نشاندہی کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میری بہن سے گزارش ہے کہ اس کی written complaint سیکرٹری ہیلتھ کو بھیج دی جائے تاکہ ہم اس پر legally کارروائی کر سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: خواجہ صاحب! آپ سے میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ اجلاس کے بعد آصف صاحب آپ کے پاس آئیں گے اور جونہی آپ کا Question Hour ختم ہوتا ہے ان کے ساتھ بیٹھیں۔ کل آپ سے رابطہ نہیں ہو سکا تھا اور میں بھی میٹنگ میں چلا گیا تھا۔ ان کے ساتھ بیٹھ کر آپ نے ان کی بات سننی ہے اور جو بھی ان کا معاملہ ہے وہ حل کرنا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ابھی محترمہ موجود ہیں۔ ان کو بات کرنے دیں اس کے بعد آپ کو موقع دوں گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ایک تو انہوں نے حوالہ دیا ہے اور میرے اپنے والد صاحب کی اس علاقے کے اندر death ہوئی ہے، وہاں پر سلنڈر کے اندر oxygen موجود نہیں تھی۔ ڈومیلی میں سینکڑوں دیہات ہیں اور اس پورے علاقے میں ایک Hospital ہے اس میں کوئی ڈاکٹر نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر تین دن راولپنڈی میں ہوتا ہے اور تین دن وہاں پر بیٹھتا ہے اور کسی قسم کی کوئی facility نہ ہے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میں نے اس اسمبلی کے floor پر کھڑے ہو کر راولپنڈی کے ایک مریض کی نشاندہی کی تھی۔ اس کا وہ مسئلہ ویسے کا ویسا ہے۔ Currently اس کی جو situation ہے ڈاکٹر نے اس کو 14 تاریخ کا discharge لکھ کر دیا ہے، ہسپتال کے اندر پڑے ہوئے اس کے زخم خراب ہو رہے ہیں اور سیکرٹری ہیلتھ صاحب یہاں پر موجود ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آصف صاحب! بات یہ ہے کہ منسٹر صاحب موجود ہیں کل میرا ان سے رابطہ نہیں ہو سکا تھا تو وہ کہیں میٹنگ میں تھے تو رات کو لیٹ مجھے ان کی ring back آئی تھی۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اس بندے کی جان چلی جائے گی اور ہمارے رابطے نہیں ہوں گے۔ براہ مہربانی اس مسئلہ کو serious لیا جائے اور عرفان عزیز کے نام سے مریض DHQ راولپنڈی میں admit ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جو نہی Question Hour ختم ہوتا ہے منسٹر صاحب یہاں موجود ہیں آپ ان کو نشاندہی کریں اس لئے میں نے پہلے بات کر دی تھی آپ ان کو مل لیں اور یہ صورتحال بتائیں وہ آپ کی بات سنیں گے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جز (ج) میں جواب دیا گیا ہے کہ حکومت پنجاب نے حال ہی میں PSC تعینات ہونے والے ڈاکٹروں میں سے 35 ڈاکٹروں کو ضلع جہلم تعینات کیا تھا جن میں سے پندرہ ڈاکٹروں نے joining report جمع کروادی ہے۔ تاہم دیگر اسامیوں کی بھرتی پر حکومت پنجاب کی طرف سے پابندی عائد کی گئی ہے جیسے ہی پابندی ختم ہو گی تو کیا محکمہ صحت نرسز سمیت دیگر اسامیوں پر تعیناتی عمل میں لائے گا؟

جناب سپیکر! یہ تو بیوروکریٹ اسامی نہیں ہے۔ یہ تو وہ لوگ ہیں جو ہمارے علاج کے لئے اور ہمارے لئے بہت ہی ضروری ہیں جن کے بغیر شاید کوئی بھی علاقہ survive نہیں کر سکتا۔ آپ یہ دیکھیں کہ میرا سوال یہ کب سے ہے یعنی 2012 سے میں نے ان سے یہ پوچھا ہوا ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ دو سال میں یہ اسامیاں انہوں نے پُر نہیں کیں اور جو اسامیاں انہوں نے پُر کرنے کی کوشش بھی کی تو اُوپر سے پابندی لگا دی گئی۔ آگے ہی ہر چیز پر پابندی ہے تو کیا ڈاکٹروں پر بھی پابندی لگائیں گے؟ kindly مجھے یہ جواب دے دیں---

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! 2012 سے نہیں 2013 سے آپ کا سوال ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! 13-2012 سے ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، 2013 کا ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری موصوف!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ڈاکٹر کی recruitment پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ یہ پابندی کا حوالہ جو اس سوال میں دیا گیا ہے وہ دیگر اسامیوں کے متعلق دیا گیا تھا اور

اس پر بھی ابھی وقتی طور پر ban impose کیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ ابھی جیسے فاضل دوست نے کہا اور contractual ملازمین کو ریگولر کرنے کے process کی بات ہوئی۔ وہ معاملہ چونکہ in process ہے اور اس کی وجہ سے عارضی طور پر recruitment ban کی گئی تھی۔ اس میں سے بھی ہم نے کافی چیزوں کی relaxation لے لی ہے۔ ہم ویکسینیٹر بھرتی کر رہے ہیں اس کی ہم نے اجازت لے لی ہے اور مزید چیزوں کو بھی انشاء اللہ تعالیٰ فوری طور پر ساتھ ساتھ کرتے جائیں گے اور جو ڈاکٹروں کی بات ہوئی تو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے تحت یہ دو ہزار male ڈاکٹر اور آٹھ سو female ڈاکٹر ہم نے recruit کئے ہیں اور ان میں سے کچھ ڈاکٹروں نے joining نہیں دی اور joining نہ دینے کی کچھ ٹیکنیکل وجوہات ہوتی ہیں۔ اس میں سے کچھ لوگ PG training پر ہوتے ہیں اور اس طرح کے کچھ معاملات ہوتے ہیں۔ ہم ان تمام چیزوں کو rectify کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جیسے میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ہمارا ٹارگٹ یہی ہے کہ اس سال کے آخر تک تمام جگہوں پر ڈاکٹروں کی اسامیوں کی کمی کو پورا کر لیں گے اور اللہ کے فضل سے معاملات بہتری کی طرف جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ! میرے خیال میں اب کافی سوال ہو گئے ہیں۔ ابھی آگے بھی چلنا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! صرف ایک سوال---

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں! یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہو گا۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! پابندی نہیں ہے تو سیکرٹری ہیلتھ کیوں کہہ رہے ہیں کہ پابندی ہے، kindly یہ clear کر دیں کہ پابندی ہے یا نہیں ہے؟ کیونکہ سیکرٹری ہیلتھ کہہ رہے ہیں کہ ان پر پابندی ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ پابندی نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ڈاکٹروں کی recruitment پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ ہم ان کی need base پر recruitment کرتے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جہاں پر ڈاکٹر نہیں ہیں یہ وہاں پر ڈاکٹر تعینات کریں اور اگر ان کے پاس نہیں ہیں تو ہم لے آتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جہاں پر نہیں ہیں آپ اس کی نشاندہی کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! یہ نشاندہی کریں تو ہم انشاءاللہ وہاں پر ڈاکٹر تعینات کر دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1258 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی: ہولی فیملی ہسپتال میں طبی ٹیسٹوں کی مشینری کی تفصیلات

*1258: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں طبی ٹیسٹوں کے لئے کون کون سی مشینری ہے؟

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران اس ہسپتال کو کون کون سی مشینری کتنی لاگت سے خرید کر فراہم کی گئی ہے اور اس مشینری کی موجودہ صورتحال کیا ہے؟

(ج) ایکسرے مشینیں کتنی ہیں، کس کس وارڈ میں نصب ہیں؟

(د) کون کون سی مشینری کب سے خراب یا بند پڑی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں تمام طبی مشینری بشمول کیمسٹری اینالائزر، Tissue Processor, Hematology Analyzer, Electrolyte Analyzer, Incubator, PCR Analyzer, Binocular Microscopes, Elisa Microscopes, Elisa Washer, X-Ray Machines, Ultrasound Machines

وغیرہ موجود ہیں۔

(ب) پچھلے پانچ سال کے دوران ہسپتال کو 88 مشینیں خرید کر دی گئی ہیں جن کی مالیت 3,45,67,346 روپے ہے۔ اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہولی فیملی ہسپتال میں ٹوٹل پندرہ ایکسرے مشینیں ہیں جو کہ مندرجہ ذیل شعبہ جات میں لگائی گئی ہیں۔

ڈیپارٹمنٹ	ٹوٹل	فکسڈ	موبائل
1۔ شعبہ ایکسرے	08	03	05

2۔ شعبہ ایمرجنسی	03	01	02
3۔ سرجیکل انتہائی نگہداشت	01	0	01
4۔ ڈینگی وارڈ	01	0	01
5۔ شعبہ بچگان	01	0	01
6۔ شعبہ برن	01	0	01

(د) خراب مشینری کو ٹھیک کروانے کا ٹینڈر 2013-12-31 کو کھولا گیا تھا۔ اس کے تمام قانونی ضوابط کو مکمل کرنے کے بعد مرمت مشینری کے ورک آرڈر جاری کر دیئے گئے ہیں اور تمام مشینری اس وقت زیر مرمت ہے۔ انشاء اللہ اگلے تین ہفتے میں مرمت کے بعد یہ تمام مشینری ہسپتال میں دوبارہ کام کے لئے قابل استعمال ہو جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! جز(الف) میں بتایا گیا ہے کہ مندرجہ ذیل مشینری ہسپتال میں موجود ہے اور میرا ضمنی سوال ہے کہ مشینری تو موجود ہے لیکن 80 فیصد خراب ہے اور یہ کب تک ٹھیک کروائی جائے گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری موصوف!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میرا نہیں خیال کہ ایسی بات ہے کہ 80 فیصد خراب ہو گی۔ بہر حال یہ ایک process ہے جو چلتا ہے، مشینیں use definitely ہوتی ہیں تو خراب بھی ہوتی ہیں تو ان کی repair بھی ہو جاتی ہے اور بالکل ان کی routine repair میں جاری ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ 80 فیصد مشینری خراب ہو گی۔ پچھلے پانچ سالوں میں بھی جو مشینری خریدی گئی ہے اس کی بھی detail دی ہے اور اس کے maintenance کے تمام معاملات کی detail بھی ہم نے اس میں provide کر دی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ! آپ کے knowledge میں کوئی ایسی مشین جو خراب ہے بتائیں وہ ٹھیک کروا دیں گے۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! اس میں سے کافی مشینری خراب ہے جس کی وجہ سے مریضوں کو کافی مشکلات کا سامنا ہے اور جز(ب) میں بھی بتایا گیا ہے کہ جو 88 مشینیں خریدی ہیں لیکن اس میں سے اکثر خراب ہیں جس کی وجہ سے مریضوں کو پرائیویٹ ٹیسٹ کروانے پڑتے ہیں اور بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جیسا کہ ہم نے جز (د) کا بھی جواب دیا ہوا ہے کہ جو خراب مشینری تھی، جو کہ ongoing process چلتا رہتا ہے اور مشینیں خراب بھی ہوتی ہیں اور ٹھیک بھی ہو جاتی ہیں۔ اس کا ٹینڈر کر دیا گیا تھا اور اس کے لئے ہم نے تین ہفتے کا ٹائم دیا ہے۔ تین ہفتے میں یہ تمام مشینری ٹھیک ہو جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: انشاء اللہ تعالیٰ تین ہفتے میں ٹھیک ہو جائے گی۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! جز (د) میں انہوں نے بتایا ہے کہ خراب مشینری کو ٹھیک کرنے کے لئے ٹینڈر کھولا گیا ہے، اب پانچ ماہ گزر گئے ہیں اور ابھی تک مشینری ٹھیک نہیں ہو سکی، انتظامیہ جان بوجھ کر مشینری کو ٹھیک نہیں کرواتی جس کی وجہ سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! انہوں نے تین ہفتے کا ٹائم دیا ہے کہ انشاء اللہ تین ہفتے میں یہ ساری مشینری ٹھیک ہو جائے گی۔ محترمہ اگلا سوال بھی آپ ہی کی طرف سے ہے۔ جی، محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ جتنے بھی جرنلسٹ تھے وہ گیلری سے باہر چلے گئے ہیں اور معلوم نہیں ہے کہ What is the reason? اس لئے میری یہ گزارش ہو گی کہ آپ کسی کو بھیجیں تاکہ ان کو منا کر لے آئیں کیونکہ سارے کے سارے صحافی واک آؤٹ کر گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری عبدالوحید صاحب! آپ چلے جائیں، طاہر خلیل سندھو صاحب! آپ اور سردار شہاب الدین صاحب بھی ان کے ساتھ چلے جائیں اور ان کو منا کر لے آئیں، ان سے یہ بھی پوچھیں کہ معاملہ کیا ہے؟ محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ! آپ اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1259 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی: ہولی فیملی ہسپتال میں گائنی وارڈ میں توسیع و دیگر سہولیات کی فراہمی کی تفصیلات

*1259: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی کا گائنی وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟
(ب) کیا ان بیڈز کی تعداد شہر کی آبادی کی مناسبت سے ٹھیک ہے؟
(ج) کیا حکومت گائنی وارڈ میں بیڈز کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟
(د) کیا یہ درست ہے کہ میٹرنٹی کے لئے لیبر روم میں بنیادی مشینری کی تعداد انتہائی کم ہے حکومت اس مشینری میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟
(ہ) اس ہسپتال کے لیبر روم میں کتنی مشینری کب سے خراب یا بند پڑی ہے؟
(و) کیا حکومت خصوصی طور پر ہولی فیملی ہسپتال میں کم از کم پچاس بیڈز پر مشتمل علیٰحدہ گائنی وارڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) مذکورہ ہسپتال میں گائنی کے دو یونٹ ہیں، گائنی یونٹ۔1 اور گائنی یونٹ۔II
گائنی یونٹ۔I 98 اور گائنی یونٹ۔II 104 بستروں پر مشتمل ہے۔
(ب) راولپنڈی شہر میں ہولی فیملی ہسپتال کے علاوہ بے نظیر بھٹو ہسپتال اور ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال کام کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جیسا کہ یہ ہسپتال اسلام آباد سے جڑواں شہر ہے لہذا بعض مریض اسلام آباد کے ہسپتالوں سے بھی مستفید ہو رہے ہیں۔ اس طرح مذکورہ ہسپتال کی گائنی وارڈ میں آنے والے مریضوں کی مناسب منصوبہ بندی کرتی رہتی ہے۔
(ج) حکومت پنجاب تمام مریضوں کی صحت کی سستی اور بروقت سہولیات بہم پہنچانے میں کوشاں ہے۔ حکومت وقت کے ساتھ ساتھ مناسب منصوبہ بندی کرتی رہتی ہے۔
(د) میٹرنٹی کے لیبر روم میں مطلوبہ مشینری دستیاب ہے اور کوئی بھی مشین خراب نہ ہے اور مریضوں کو بنیادی سہولیات بہم پہنچا رہی ہے۔ حکومت پنجاب وقت کے ساتھ ساتھ مطلوبہ اور جدید مشینری فراہم کرتی رہتی ہے۔
(ہ) لیبر روم میں کوئی بھی مشینری خراب نہ ہے۔
(و) ایسا کوئی بھی منصوبہ سر دست زیر غور نہ ہے۔ تاہم گائنی کی سہولیات بے نظیر بھٹو ہسپتال اور ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال میں بھی موجود ہیں جہاں سے لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا ان بیڈز کی تعداد شہر کی آبادی کی مناسبت سے ٹھیک ہے؟ جواب میں کہا گیا ہے کہ متعلقہ انتظامیہ گائنی وارڈ میں آنے والے مریضوں کی مناسب منصوبہ بندی کرتی رہتی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی کا ہماری معزز ممبر نے حوالہ دیا ہے، اس کی detail ہم نے ان کو دے دی ہے کہ اس میں گائنی یونٹ۔I اور گائنی یونٹ۔II موجود ہیں ان کے بیڈز کی تفصیل بھی ہم نے ان کو دے دی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ عرض کروں گا کہ جس علاقے میں یہ ہسپتال واقع ہے اس کے ساتھ مری روڈ پر تین اور سرکاری ہسپتال بھی موجود ہیں اور اس کے علاوہ بھی اسلام آباد میں ہسپتال موجود ہیں یعنی اس علاقے میں ہسپتالوں کی تعداد کافی معقول ہے۔ اس کے باوجود بھی ہم چیک کرتے رہتے ہیں کہ اگر ہمیں کہیں پر یہ محسوس ہو کہ اب یہ overloaded ہو گیا ہے اور اس میں مزید capacity building کی ضرورت ہے تو اس کو ہمارا شعبہ پی اینڈ ڈی اس کو دیکھتا رہتا ہے۔ یہاں پر بھی اگر محسوس کیا جائے گا کہ مزید بیڈز ہونے چاہئیں تو definitely یہ سکیم بنا دی جائے گی لیکن اس کے قرب و جوار میں کافی ہسپتال موجود ہیں اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ شاید فی الوقت اس کی ابھی اتنی ضرورت نہ ہو۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! جز (د) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ میٹرنٹی کے لئے لیبر روم میں بنیادی مشینری کی تعداد انتہائی کم ہے حکومت اس مشینری میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جو basic needs کی مشینری ہے وہ تو وہاں پر موجود ہے لیکن جدت کی ہر وقت ضرورت رہتی ہے اور خوب سے خوب تر کی تلاش میں ہر وقت رہنا چاہئے۔ ہم بھی اسی پر عمل کرتے ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی جس چیز کی ضرورت محسوس کرتے جائیں گے اس کو اپنی پلاننگ میں شامل کرتے جائیں گے اور وہ چیزیں بھی وہاں پر provide کرتے جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 1298 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم: میڈیکل سٹوروں کے چالان کرنے کی تفصیلات

*1298: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں سال 2012 کے دوران جن میڈیکل سٹوروں کے چالان کئے گئے، ان کے نام بیان کریں؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران چالان کئے گئے، میڈیکل سٹوروں سے محکمہ کو کتنی رقم موصول ہوئی؟

(ج) کیا مذکورہ عرصہ کے دوران چالان کئے گئے، میڈیکل سٹوروں کے چالان مکمل کر کے عدالت میں بھجوائے گئے، اگر نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) سال 2012 میں ضلع جہلم میں 95 میڈیکل سٹوروں کے چالان کئے گئے جن کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ عرصہ میں کئے گئے چالانوں میں سے ڈرگ کورٹ راولپنڈی نے 37 کیسز کا فیصلہ کیا اور 11 لاکھ 75 ہزار روپے جرمانہ کیا۔

(ج) مذکورہ عرصہ میں کئے گئے 95 چالانوں میں سے 26 کو ڈسٹرکٹ کوالٹی کنٹرول بورڈ نے وارننگ دے دی جبکہ 62 کو ڈرگز کورٹ ریفر کیا گیا۔ کورٹ کو refer کئے گئے کیسز میں سے 58 کیسز کو ڈرگز کورٹ راولپنڈی میں جمع کروادیا گیا ہے جبکہ چار کیسز تحصیل سوہاوہ میں ڈرگ انسپکٹر پوسٹ نہ ہونے کی وجہ سے جمع نہ کروائے جاسکے کیونکہ مذکورہ پوسٹ 21 ماہ سے خالی ہے۔ جونہی ڈرگ انسپکٹر تعینات ہوگا یہ چار کیسز بھی ڈرگز کورٹ میں جمع کروا دیئے جائیں گے۔ باقی سات کیسز میں سے دو کیس سندھ ہائیکورٹ کے stay کی وجہ سے التواء میں ہیں۔ ایک کیس صوبائی کوالٹی کنٹرول بورڈ کو راہنمائی کے لئے refer کیا گیا ہے اور ایک کیس ڈرگ انسپکٹر جہلم کو مزید تحقیقات کے لئے بھیجا گیا ہے۔ دو کیسز ڈرگ انسپکٹر زدینہ کے پاس زیر تحقیقات ہیں۔ تحصیل دینہ کا ایک کیس مورخہ 14-03-2014 کو بورڈ کی میٹنگ میں ایجنڈا پر تھا لیکن ملزم نے ڈسٹرکٹ کوالٹی کنٹرول بورڈ کی اگلی میٹنگ جو کہ اپریل میں منعقد ہوگی، تک مہلت لے لی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرے اس سوال کے جواب میں جز(ج) میں جواب دیا گیا ہے remind you sir کہ ابھی تو میں نے سال 2012 کے بارے میں ہی پوچھا تھا 2013 کے بارے میں نہیں پوچھا، مذکورہ عرصہ میں کئے گئے 95 چالانوں میں سے 26 کو ڈسٹرکٹ کوالٹی کنٹرول بورڈ نے وارننگ دے دی جبکہ 62 کو ڈرگز کورٹ ریفر کیا گیا۔ کورٹ کو ریفر کئے گئے کیسز میں سے 58 کیسز کو ڈرگز کورٹ راولپنڈی میں جمع کروا دیا گیا ہے جبکہ چار کیسز تحصیل سوہاوہ میں ڈرگ انسپکٹر پوسٹ نہ ہونے کی وجہ سے جمع نہ کروائے جا سکے کیونکہ مذکورہ پوسٹ اکیس ماہ سے خالی ہے۔ جونہی ڈرگ انسپکٹر تعینات ہوگا یہ چار کیسز بھی ڈرگز کورٹ میں جمع کروا دیئے جائیں گے۔ باقی سات کیسز میں سے دو کیس سندھ ہائی کورٹ کے stay کی وجہ سے التواء میں ہیں۔ ایک کیس صوبائی کوالٹی کنٹرول بورڈ کو راہنمائی کے لئے refer کیا گیا ہے اور ایک کیس ڈرگ انسپکٹر جہلم کو مزید تحقیقات کے لئے بھیجا گیا ہے۔ دو کیسز ڈرگ انسپکٹرز دینہ کے پاس زیر تحقیقات ہیں۔ تحصیل دینہ کا ایک کیس مورخہ 14-03-14 کو بورڈ کی میٹنگ میں ایجنڈا پر تھا لیکن ملزم نے ڈسٹرکٹ کوالٹی کنٹرول بورڈ کی اگلی میٹنگ جو کہ اپریل میں منعقد ہوگی، تک مہلت لے لی ہے۔ سب سے پہلے تو میرا یہ سوال ہے کہ انہوں نے جو کہا ہے کہ ڈسٹرکٹ کوالٹی کنٹرول بورڈ نے وارننگ دے دی ہے، میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ وہ وارننگ ہے، وہ penalty ہے یا کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ پوچھ رہی ہیں کہ ان کو کیا وارننگ دی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ تمام تفصیل جو معزز ممبر نے پڑھ کر بھی سنائی ہے، اس میں دو طرح کے معاملات ہوتے ہیں، پہلے نمبر پر ڈسٹرکٹ کوالٹی کنٹرول ان چیزوں کو دیکھتا ہے اور اس کے بعد ان کو ڈرگ کورٹ میں refer کیا جاتا ہے۔ کچھ ایسی نوعیت کی چیزیں ہوتی ہیں جن کے اوپر میں سمجھتا ہوں کہ وارننگ دینے سے معاملات چل جاتے ہیں، جہاں پر وارننگ کی ضرورت ہوتی ہے ان کو وارننگ کر دی جاتی ہے، جہاں پر جرمانہ کرنے سے معاملات بہتر ہوتے ہیں وہاں پر جرمانہ کر دیا جاتا ہے، جہاں پر سزا دینا required ہو وہاں پر سزا بھی دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی ایک کلاز ہے کہ ان کا لائسنس ہی منسوخ کر دیا جائے لہذا یہ case to case depend کرتا ہے کہ کس کیس کی کیا پوزیشن ہے۔ وارننگ تو بہر حال وارننگ ہی ہوتی ہے اگر ڈسٹرکٹ کوالٹی کنٹرول بورڈ یہ محسوس کرتا ہے کہ یہ اتنی fair شکایت نہیں ہے تو اس کو وارننگ بھی دے سکتا ہے کیونکہ یہ تو ان کا استحقاق ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں آگے مزید ان سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ یہ اکیس ماہ سے ڈرگ انسپکٹر کی پوسٹ خالی ہے، وہ اتنے عرصہ سے کیوں خالی پڑی ہوئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جس پوسٹ کا معزز ممبر نے خالی ہونے کا حوالہ دیا تھا اس پوسٹ کو fill کر دیا گیا ہے اور اس کے آرڈر کی کاپی بھی میں اپنے ساتھ لے آیا ہوں اور ابھی میں اپنی معزز ممبر کو اس آرڈر کی کاپی دے دیتا ہوں لیکن جہاں تک پوسٹیں خالی ہونے کا issue ہے، جہاں تک نئے Drug Inspectors required ہیں ان کو بھی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے تحت بھرتی کیا جائے گا۔ جہاں کہیں بھی کوئی deficiencies ہیں ان کو انشاء اللہ تعالیٰ پورا کر لیا جائے گا۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ---

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آخری ضمنی سوال کریں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! یہ مبارکباد کے مستحق ہیں اور ان کی good governance کی ایک مثال ہے کہ دو سال کے عرصہ میں انہوں نے ایک تعیناتی کی ہے اور انشاء اللہ آگے بھی دو دو سالوں میں ایک ایک تعیناتی ہوتی جائے گی، ہمارا یہ ملک بڑا flourish کرے گا۔ آگے بھی انہوں نے cases کی تفصیل بیان کی ہے کہ 58 کیسوں کو راولپنڈی میں جمع کروا دیا گیا، مہربانی فرما کر مجھے یہ بتا دیں کہ انہوں نے اتنی لمبی لسٹ دی ہوئی ہے کہ اتنے cases ان کے پاس ہیں۔ دو سال میں تو ان cases کا فیصلہ ہو نہیں سکا۔ کچھ لوگ ان میں سے ایسے بھی ہوں گے جو کہ خواہ مخواہ میں پکڑے گئے ہوں گے اور ان کے سٹور بھی وہاں پر بند ہو گئے ہوں گے۔ یہ ان پر حکومت کی طرف سے عذاب الٰہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! دو سال میں فیصلہ کیوں نہیں ہو سکا؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اتنی good governance ہے کہ ایک بندہ دو سال میں appoint ہو رہا ہے اور دو سال سے cases pending پڑے ہوئے ہیں ان کا فیصلہ نہیں ہو رہا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): میری فاضل بہن شاید اس بات کو صحیح طرح سمجھ نہیں پا رہیں، یہ جو ڈرگ کورٹ ہے یہ باقاعدہ کورٹ ہے، ہمارے ماتحت نہیں ہے محکمہ ہیلتھ کا

سیکرٹری اس کورٹ کا boss نہیں ہوتا بلکہ یہ ایک باقاعدہ کورٹ ہے اور کورٹ اپنے معاملات میں آزاد ہوتی ہے۔ ان کی جو بھی دیگر requirements ہیں وہ بھی پوری ہوتی ہیں، کورٹ کے پاس پاور ہے کہ اس پر جتنی مرضی delay کرلے۔ کم از کم ہماری طرف سے delay نہیں ہوتی، ہماری طرف سے یہی ہے کہ ہم اس کا چالان جلد از جلد submit کردیں۔ اس کو ensure کرلیا جاتا ہے اور جہاں تک یہ بات ہے کہ دو اڑھائی سال میں ایک پوسٹ کو fill کرنے کی بات کی گئی ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے یہ فارماسسٹ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے recruit کئے ہیں اور ایک neat and clean process کے through ان کو recruit کیا ہے، اپنی ذاتی پسند ناپسند کو ختم کرکے ان کو recruit کیا ہے۔ اس ملک اور قوم کی بہتری کے لئے ان کو بھرتی کیا ہے اس لئے اس کو کچھ وقت لگ گیا ہے۔ اب یہ راستہ چل نکلا ہے اور اب یہ راستہ رکے گا نہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں صرف ایک clarification چاہتی ہوں۔ انہوں نے جو مجھے ابھی کہا ہے، میں ان کی بات مانتی ہوں لیکن مجھے یہ بتادیں کہ جس طرح دو cases ڈرگ انسپکٹر دینہ کے پاس زیر تحقیق ہیں ایک کیس ڈرگ انسپکٹر جہلم کو مزید تحقیق کے لئے بھیجا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ دو سال میں کوئی تحقیقات نہیں ہوئیں، دو سال میں کچھ بھی نہیں ہوسکا ہے؟۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! وہ عدالت ہے اس کا اپنا اختیار ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! یہ محکمہ تو انہی کا ہے، دوسرا معاملہ تو چلو کورٹ میں چلا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: عدالت کا اختیار ہے، عدالت نے کیس review کے لئے بھیجا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ڈرگ انسپکٹر عدالت تو نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کا کیس آپ جلدی انکوائری کرواکر بھجوادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میری معزز بہن نے جو observations دی ہیں ان کو خود بھی دیکھوں گا اور انہیں یہ بھی request کروں گا کہ یہ تحمل سے کام لیں۔ آپ اچھی بات کی نشاندہی کر رہی ہیں، انشاء اللہ ہم آپ کی نشاندہی کی روشنی میں اگر کوئی deficiency ہے تو اس کو ضرور پورا کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال میاں طاہر صاحب کا ہے۔ جی، طاہر صاحب!

میاں طاہر: جناب سپیکر! سوال نمبر 1372 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: ڈرگ انسپکٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1372: میاں طاہر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد محکمہ صحت میں کتنے ڈرگ انسپکٹرز تعینات ہیں؟

(ب) ڈرگ انسپکٹر کی کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(ج) ان ڈرگ انسپکٹر نے یکم جنوری 2011 سے آج تک اس ضلع کی حدود میں کتنے میڈیکل سٹورز کی چیکنگ کی ہے؟

(د) کتنے میڈیکل سٹورز کے خلاف کس کس بناء پر محکمانہ اور قانونی کارروائی کی گئی ہے؟

(ہ) کتنے میڈیکل سٹورز کو جرمانہ کیا گیا ہے اور کتنوں کو سیل کیا گیا؟

(و) کتنے میڈیکل سٹورز کے لائسنس منسوخ کئے گئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع فیصل آباد میں ڈرگ انسپکٹرز کی کل آٹھ اسامیاں منظور شدہ ہیں جن میں سے چار اسامیاں پُر ہیں۔

(ب) ڈرگ انسپکٹرز کی چار اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان ڈرگ انسپکٹرز نے یکم جنوری 2011 سے آج تک 7424 میڈیکل سٹورز کی چیکنگ کی ہے۔

(د) 845 میڈیکل سٹورز کے خلاف بغیر ڈرگ لائسنس، بغیر بل وارنٹی، غیر رجسٹرڈ ادویات، ایکسپائر ادویات، مس برانڈز، بغیر سیل پرچیز ریکارڈ، لیگل کی بناء پر کارروائی کی گئی ہے۔

(ہ) 449 میڈیکل سٹورز کو ایک کروڑ 20 لاکھ 60 ہزار 100 روپے جرمانہ کیا گیا اور 317 میڈیکل سٹورز سیل کئے گئے۔

(و) کسی بھی میڈیکل سٹور کا لائسنس منسوخ نہیں کیا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ ڈرگ انسپکٹر کی جو چار اسامیاں خالی ہیں ان کو پر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں، خالی اسامیوں کی وجہ سے جو سرکاری کام disturb ہو رہا ہے اس کا کون ذمہ دار ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پچھلے سوال کے جواب میں عرض کیا ہے کہ جو اسامیاں خالی تھیں ان میں سے بہت ساری اسامیوں پر پنجاب پبلک سروس کمیشن کے تحت ان لوگوں کو بھرتی کر لیا گیا ہے اور ان کو adjust کیا جا رہا ہے۔ یہ process جاری ہے اور انشاء اللہ ان تمام اسامیوں کو fill کر لیا جائے گا۔ جو delay تھی میں اس کی وجہ بھی بتا چکا ہوں اور میں معزز ممبر کے لئے دوبارہ عرض کر دیتا ہوں کہ delay اس process کی وجہ سے ہوئی جو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے تحت recruitment کی گئی۔ یہ process almost complete ہو چکا ہے اور اگر مزید کہیں ایڈہاک appointments کی ضرورت ہوئی یا یہ کہیں نشاندہی کرتے ہیں اور ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ ایڈہاک appointment بھی کر لیں گے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! فیصل آباد 80 لاکھ کی آبادی پر مشتمل ہے اور یہ پاکستان کا تیسرا بڑا شہر ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! شاید میں روانی میں غلط بات کہہ گیا، میں کہنا یہ چاہ رہا تھا کہ چونکہ ہم ایڈہاک تعیناتی نہیں کرنا چاہتے، اپنی ذاتی پسند ناپسند پر بھی نہیں کرنا چاہتے بلکہ پبلک سروس کمیشن کے تحت ہی کرنا چاہتے ہیں اس لئے کچھ delay ہوا انشاء اللہ یہ معاملہ جلد resolve کر لیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا کب تک ارادہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ہم نے first lot recruit کر لی ہے اور اگلی demand پبلک سروس کمیشن کو بھیجی جا رہی ہے اور جیسے ہی recruitment ہوتی ہے ہم یہ اسامیاں fill کر دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! یہ تعیناتی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہونی ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم demand بھجوا رہے ہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں اس بات کو مان رہا ہوں۔ فیصل آباد پاکستان کا تیسرا بڑا شہر ہے اس کی آبادی 80 لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے تو کیا اس کے لئے آٹھ ڈرگ انسپکٹرز کافی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! بنیادی طور پر ڈرگ انسپکٹرز کی تعیناتی ٹاؤن کی سطح پر کی جاتی ہے، لاہور میں بھی ایسا ہے اور فیصل آباد میں بھی ایسا ہی ہے ہم ہر سال معاملات review کرتے ہیں اگر مزید کوئی گنجائش ہو گی تو ہم پبلک سروس کمیشن کے تحت recruitment کر کے وہاں مزید اسامی دے دیں گے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! جز (د) میں ہے کہ جو میڈیکل سٹورز بغیر ڈرگ لائسنس کے چل رہے ہیں کیا ان غیر قانونی سٹورز کو seal کیا گیا ہے یا یہ ابھی تک بھی چل رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جب seal کیا جاتا ہے تو جیسے پہلے بتایا گیا ہے کہ کچھ کیسز ڈسٹرکٹ کوالٹی کنٹرول بورڈ میں جاتے ہیں اور کچھ کیسز ڈرگ کورٹس میں جاتے ہیں پھر ڈرگ کورٹ کا اختیار ہوتا ہے کہ اس پر جو بھی کارروائی کرے اور seal کو de-seal اس وقت تک نہیں کیا جاتا جب تک اس کا معاملہ ensure نہ ہو جائے خواہ ڈرگ کورٹ اس کا فیصلہ کرے یا ڈسٹرکٹ کوالٹی بورڈ اس کا فیصلہ کرے۔ یہ case to case ہے اگر معزز ممبر کسی specific case کی نشاندہی کریں تو میں پتا کر کے ان کو ضرور بتا دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آخری ضمنی سوال کریں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! جواب کے جز (ج) میں بتایا گیا ہے کہ 7424 میڈیکل سٹورز کی چیکنگ کی گئی ہے۔ کیا فیصل آباد میں جو موت کے سوداگر سٹوروں پر بیٹھے ہیں فیصل آباد کی ہماری ماؤں، بہنوں اور بزرگوں کو موت کے منہ میں لے کر جا رہے ہیں کیا فیصل آباد میں کوئی ایسا سٹور نہیں ہے؟ منسٹر صاحب یہاں پر تشریف فرما ہیں یہ میرے ساتھ گاڑی میں بیٹھیں میں انہیں فیصل آباد لے کر چلتا ہوں جہاں پر دو نمبر میڈیسنز sale ہو رہی ہیں لیکن متعلقہ محکمہ کوئی کارروائی کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ ہم نے انہیں لکھ کر بھی دیا ہے لیکن کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ فیصل آباد کے شہریوں کے ساتھ زیادتی ہے۔ کیا وزیر صاحب یہاں پر یہ بتائیں گے کہ فیصل آباد میں جو غیر قانونی سٹورز

چل رہے ہیں جن کے لائسنس بھی موجود نہیں ہیں جو بیٹھ کر لوگوں کی زندگیوں کے سودے کرتے ہیں کیا انہوں نے کبھی ان کے لئے کوئی اقدامات کئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میرے بھائی جو نشاندہی کر رہے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ان کی ساری باتیں غلط ہیں ہر سطح پر deficiencies موجود ہیں اور ہم انہیں ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم quackery کے خلاف کارروائی کر رہے ہیں، ہم اسے بھی gear up کر رہے ہیں اور ہمیں قانون میں جو خامیاں نظر آئی ہیں انہیں ختم کرنے کے لئے ہم قانون سازی کی طرف جا رہے ہیں۔ ان تمام چیزوں کو دیکھتے ہوئے اللہ کے فضل سے بڑی جلدی within the month ان تمام خامیوں پر قابو پالیں گے اور میرے بھائی نے جو specific cases کا حوالہ دیا ہے میں پورے ایوان میں یہ بات کہہ رہا ہوں کہ میں ابھی ان کے ساتھ بیٹھوں گا اور یہ جو کیسز بتا رہے ہیں اگر ایسی بات موجود پائی جائے گی تو ان کے خلاف فوری کارروائی ہوگی اور ابھی تک جو کارروائی ہو چکی ہے اس کی تفصیل بھی ان کو بتا دی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں آخری ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! ہم بڑی محنت کر کے سوال لاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! میرے پاس یہ دیکھیں۔ وہ بھی بڑی محنت کرتے ہیں جن کے جوابات نہیں آ سکتے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! خواجہ عمران صاحب بڑا اچھا جواب دیتے ہیں اور بڑے اچھے طریقے سے بات کو twist کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ یہ کوئی بات نہیں ہے۔ میاں صاحب! آپ یہ نہ کہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! فیصل آباد میں جو غیر قانونی سٹورز چل رہے ہیں کیا ان کے پاس ان کی لسٹ موجود ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نشاندہی کریں۔ آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں، وہ آپ کے ساتھ جانے کے لئے بھی تیار ہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! محکمہ ان کا ہے نشاندہی میں کروں؟

جناب قائم مقام سپیکر: آخر آپ کا بھی گھر ہے۔ وہ تو کہتے ہیں کہ کوئی نہیں اگر آپ کے پاس کوئی ہے تو نشاندہی کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہوں گا کہ اس میں مختلف قسم کے معاملات ہیں جن میں جعلی ادویات، بغیر لائسنسنگ کے سٹورز کا معاملہ ہے، expired medicines کا معاملہ ہے یہ بڑی نازک چیزیں ہیں۔ میں خود ریڈز پر جاتا ہوں اگر کبھی آپ کی نظر سے اخبار گزرا ہو یا کسی ٹی وی پر دیکھا ہو تو میں خود اس campaign کو lead کر رہا ہوں۔ ہم نے اسے لاہور سے شروع کیا ہے اس کے بعد ہم دیگر ضلعوں میں move کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس campaign کو gear up کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: فیصل آباد میں میاں صاحب کو ساتھ لے کر جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جی، بالکل۔ انشاء اللہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! میں اگلا سوال بول چکا ہوں۔ احسن ریاض فتیانہ صاحب کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک تیمور مسعود صاحب کا ہے۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! سوال نمبر 1415 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ادارہ انتقال خون پنجاب گاڑیوں کی تعداد و استعمال کی تفصیلات

*1415: ملک تیمور مسعود: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ادارہ انتقال خون پنجاب لاہور کے پاس کتنی کون کون سے ماڈل کی گاڑیاں ہیں؟
(ب) یہ گاڑیاں کن کن افسران /اہلکاران کے زیر استعمال ہیں؟
(ج) ان گاڑیوں کے گزشتہ پانچ سال کے دوران کس کس مد میں کتنے کتنے اخراجات ہوئے، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟
(د) کیا یہ درست ہے کہ ان گاڑیوں کو چوبیس گھنٹے ذاتی استعمال میں لایا جارہا ہے؟
(ہ) کیا حکومت کوئی ایسے مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے کہ سرکاری گاڑیوں کو ذاتی استعمال میں نہ لایا جاسکے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):
(الف) مذکورہ ادارہ کے پاس کل آٹھ گاڑیاں ہیں۔ گاڑی کی کمپنی، ماڈل اور نمبر کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) یہ گاڑیاں سرکاری امور کے سلسلے میں زیر استعمال ہیں اور کسی ایک افسر کے لئے متعین نہ ہیں۔
(ج) ان گاڑیوں پر گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مرمت اور پٹرول وڈیزل کی مد میں آنے والے اخراجات کی سال وار تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(د) جی، نہیں۔ یہ درست نہ ہے کہ ان گاڑیوں کو چوبیس گھنٹے ذاتی استعمال میں لایا جارہا ہے۔
(ہ) جی ہاں! گورنمنٹ اس سلسلے میں وقتاً فوقتاً اقدامات اٹھاتی رہتی ہے۔ اس سلسلے میں حکومت پنجاب نے ایک پالیسی وضع کی ہے جس کی کاپی Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! جز (الف) میں یہ سوال پوچھا گیا تھا کہ ادارہ انتقال خون پنجاب لاہور کے پاس کتنی اور کون کون سے ماڈل کی گاڑیاں ہیں۔ جواب میں جو تفصیل دی گئی ہے ان میں آٹھ گاڑیاں بتائی گئی ہیں یہ ساری 80 اور 84 ماڈل کی ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہ رہا تھا کہ جو موبائل بلڈ Vans ہوتی ہیں جنہیں ایک خاص ٹمپریچر دیا جاتا ہے جو ائرکنڈیشنڈ ہوتی ہیں ان آٹھ گاڑیوں میں کوئی ایسی موبائل وین ہے جو ڈی ایچ کیو سطح پر دی گئی ہے؟ چونکہ یہاں پر تو کوئی ذکر نہیں ہے جو یہ گاڑیاں دی گئی ہیں یہ وہاں کے اہلکاروں کی آمدورفت کے لئے ہیں۔ لوگوں کو facilitate کرنے کے لئے موبائل Vans ہوتی ہیں کیا وہ آپ نے دی نہیں یا جواب میں mention نہیں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کی اطلاع کے لئے بتادوں کہ DHQs میں یہ Vans موجود ہوتی ہیں ان میں یہ facility ہوتی ہے جو بلڈ بنک کے اندر موجود ہوتی ہے۔ یہاں جن گاڑیوں کا حوالہ دیا گیا ہے اس وقت وہاں جو گاڑیاں موجود تھیں ہم نے ان کی مکمل تفصیل یہاں دے دی ہے۔ میں کل بیٹھا تھا تو میں نے ان کے لئے اس کا مزید break up بھی منگوایا تھا جو میں ابھی معزز ممبر کے حوالے کر دیتا ہوں یہ اسے مزید دیکھ لیں۔ جہاں تک معزز ممبر نے ان specified vehicles کی بات کی ہے بالکل وہ سہولت وہاں پر موجود ہے اور بڑی کامیابی کے ساتھ کام کر رہی ہے۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! میں نے مزید پڑھنے کے بعد ہی سوال کیا ہے کہ جو تمام تر گاڑیاں دی گئی ہیں یہ صرف اور صرف وہاں کے اہلکاروں کے استعمال کے لئے ہیں اور یہ 84 ماڈل کی گاڑیاں ہیں جن میں شاید ائیر کنڈیشنڈ بھی نہیں ہیں۔ میں نے specific موبائل Vans کے بارے میں پوچھا تھا لہذا پارلیمانی سیکرٹری صاحب ان کے بارے میں بتائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کس قسم کی؟

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! موبائل Vans جن میں بلڈ بیگز ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جائے جاتے ہیں ان میں ایک خاص قسم کا temperature maintain رکھنا ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں بالکل معزز ممبر کی بات سمجھ گیا ہوں۔ جس detail کی میں نے بات کی ہے میں نے ابھی مزید fresh call منگوائی ہے وہ میرے بھائی کے پاس موجود نہیں ہو گی وہ میں انہیں دے دیتا ہوں۔

ملک تیمور مسعود: پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بتائیں کہ یہ Vans موجود ہیں یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میرے بھائی میں وہی آپ کو بتانا چاہ رہا ہوں، بلڈ بنک خون کا ذخیرہ کرتے ہیں لیکن سب سے پہلی performance fresh blood ہوتا ہے اس کے بعد جہاں کہیں shortage ہو وہاں پر بلڈ بنک کے ذریعے اور پھر آخر میں ہم نے جو Blood Transfer Authority بنا رکھی ہے اس کے ذریعے اسے پورا کیا جاتا ہے۔ اللہ کے فضل سے یہ تمام facilities وہاں موجود ہیں۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب ابھی تک نہیں آیا۔ میں نے صرف اتنا پوچھا ہے کہ کیا خون سٹور کرنے والی mobile vans موجود ہیں اور اگر ہیں تو ان کی تعداد کتنی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ خون سٹور کرنے والی mobile van وہاں پر موجود ہے اور اس میں ساری سہولتیں بھی میسر ہیں۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! اگر یہ سہولت وہاں پر موجود ہے تو اس کی تفصیل مجھے بتائی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ بالکل وہاں پر یہ سہولت موجود ہے۔ میں آپ کو اس کی تفصیل دے دیتا ہوں۔ ہر ڈی ایچ کیو میں یہ سہولت موجود ہے۔ جس specific vehicle کی معزز ممبر بات کر رہے ہیں وہ اللہ کے فضل سے ہمارے پاس موجود ہے۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری مجھے یہ بتا دیں کہ ڈی ایچ کیو لاہور میں کتنی mobile vans موجود ہیں اور وہ کب سے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو تفصیل ابھی مانگی ہے اس کے لئے یہ fresh question کر دیں اور اگر یہ fresh question نہیں کرنا چاہتے تو میں اجلاس کے بعد اس کی پوری تفصیل منگوا کر انہیں دے دوں گا۔ اپنے سوال میں انہوں نے جو وضاحت مانگی تھی اس کا مکمل جواب دے دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اگر انہیں کوئی information required ہے تو وہ بھی انشاء اللہ انہیں مہیا کر دی جائے گی۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب ابھی تک نامکمل ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری آپ کو اس کی تفصیل دے دیتے ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ گاڑیاں موجود ہیں۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! اگر تفصیل موجود ہے تو پھر مجھے یہاں ایوان میں بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں نے پہلے عرض کیا ہے اور اپنی بات کو دہرا دیتا ہوں کہ جتنی گاڑیاں موجود ہیں ان کی پوری تفصیل منگوا لی گئی ہے اگر ان گاڑیوں کے job work کی تفصیل چاہئے تو وہ بھی میں ان کو منگوا کر دے دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! پارلیمانی سیکرٹری آپ کو پوری تفصیل مہیا کریں گے۔ اب اگلے سوال کو take up کرتے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ ناہید نعیم صاحبہ کا ہے۔

محترمہ ناہید نعیم: جناب سپیکر! سوال نمبر 1438 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: ڈی ایچ کیو ہسپتال میں خواتین ڈاکٹرز اور سٹاف نرسز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1438: **محترمہ ناہید نعیم:** کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ میں خواتین ڈاکٹرز اور سٹاف نرسز کی منظور شدہ اور موجودہ تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں سٹاف نرسز کی بہت کمی ہے، کیا ہسپتال کی انتظامیہ نے یہ کمی پوری کرنے کی کبھی کوشش یا ڈیمانڈ کی ہے؟

(ج) مذکورہ ہسپتال میں کام کرنے والی سٹاف نرسز کی سنیارٹی کا طریق کار کیا ہے؟

(د) کیا حکومت سٹاف نرسز کی کمی پوری کرنے اور ان کی سنیارٹی درست کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹرز اور خواتین ڈاکٹرز کی سیٹیں مشترکہ ہیں جن کی کل تعداد 91 ہے جن میں سے 72 سیٹیں پُر ہیں جبکہ 19 سیٹیں خالی ہیں جبکہ نرسز کی کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 176 ہے جو کہ تمام پُر شدہ ہیں اور کوئی بھی اسامی خالی نہ ہے۔

(ب) میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ نے پرنسپل، گوجرانوالہ میڈیکل کالج گوجرانوالا کو چٹھی نمبری 31۔2628 بتاریخ 2013۔03۔05 کو آئی سی یو وارڈ کے لئے 20 سٹاف نرسز کی ڈیمانڈ کی گئی ہے۔ چٹھی کی کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تمام ہسپتالوں بشمول مذکورہ ہسپتال کی تمام نرسنگ سٹاف کی سنیارٹی لسٹ کا تعین ان کی پہلی حاضری رپورٹ سے کیا جاتا ہے۔

(د) ہسپتال انتظامیہ نے بیس سٹاف نرسز کی منظوری کے لئے پرنسپل، گوجرانوالہ میڈیکل کالج، گوجرانوالہ کو بحوالہ چٹھی نمبری-31-2628 بتاریخ 2013-03-05 استدعا کی ہے چٹھی کی کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

چارج نرسز کی سنیارٹی محکمہ صحت کی ویب سائٹ www.health.punjab.gov.pk پر آویزاں ہے اور اعتراضات کی روشنی میں درستی جاری ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ ناہید نعیم: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سٹاف نرسوں کی جو اسامیاں خالی ہیں ان کو کب تک پُر کر لیا جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری اس حوالے سے پہلے کافی مرتبہ جواب دے چکے ہیں۔ چلیں، اب محترمہ کو بھی بتادیں کہ کب تک سٹاف نرسوں کی خالی اسامیوں کو پُر کر لیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جس طرح میں نے ڈاکٹروں کے حوالے سے بتایا ہے اسی طرح ہم سٹاف نرسوں کے معاملے میں بھی پنجاب پبلک سروس کمیشن کو requisition دے رہے ہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے process کو مکمل کرنے کے بعد ہمارے پاس جو نئی کھیپ آئے گی اس کے ذریعے ہم deficiencies کو پورا کر دیں گے۔

محترمہ ناہید نعیم: جناب سپیکر! مجھے اس کا کوئی time frame دے دیں کہ کب تک سٹاف نرسوں کی خالی اسامیاں پُر کر لی جائیں گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا آپ اس بارے میں کوئی time frame دے سکتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! انشاءاللہ تعالیٰ اگلے مہینے سے یہ process شروع ہو جائے گا اور پنجاب پبلک سروس کمیشن کو جتنا وقت require ہوتا ہے اتنا ہی لگے گا۔ انشاءاللہ سال 2014 کے آخر تک ہم کہیں پر deficiency نہیں رہنے دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! وہ کہہ رہے ہیں کہ انشاءاللہ اسی سال میں یہ خالی اسامیاں پُر کر لی جائیں گی۔

محترمہ ناہید نعیم: جناب سپیکر! گوجرانوالہ ڈی ایچ کیو ہسپتال میں بیس نرسوں کی demand کی گئی ہے تو یہ کب تک پوری کر دی جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں کوئی سیاسی بات نہیں کرنا چاہتا۔ ہم نے سٹاف نرسوں کی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس کے بعد نرسوں نے دھرنا دیا اور اس میں جو جو دوست جا کر اپنا input ڈالتے رہے اس کے نتیجے میں ہماری ساری کوشش رائیگاں گئی۔ اب ہم نئے سرے سے ان تمام چیزوں کو gear up کر رہے ہیں۔ انشاءاللہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کا process مکمل ہونے کے بعد ہمارے پاس سٹاف نرسوں کی جو کھیپ آئے گی اس میں تمام کمی کو پورا کر دیں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ سال 2014 کے آخر تک یہ تمام کمی پوری کر لی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال جناب آصف محمود کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 1460 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب آصف محمود کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: محکمہ صحت سول سیکرٹریٹ میں عرصہ دراز سے تعینات افسران واہلکاران کی تفصیلات

***1460: جناب آصف محمود:** کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سول سیکرٹریٹ پنجاب لاہور میں محکمہ صحت میں کتنے سیکشن آفیسر اور ڈپٹی سیکرٹری ہیں اور وہ کون کون سے شعبوں کو ڈیل کر رہے ہیں اور کتنے کتنے عرصہ سے ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں؟

(ب) ان دفاتر کی تمام برانچز میں کتنے کتنے اسسٹنٹ اور سپرنٹنڈنٹس کب سے ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں؟

(ج) کیا حکومت پنجاب محکمہ صحت سول سیکرٹریٹ میں گریڈ ایک تا گریڈ 17 کے اہلکاران و افسران جو عرصہ تین سال سے زائد ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں، ان کو قواعد و ضوابط کے مطابق فوری ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، ایوان کو آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) سول سیکرٹریٹ پنجاب لاہور میں محکمہ صحت میں کل 9 ڈپٹی سیکرٹریز اور 23 سیکشن آفیسرز کام کر رہے ہیں تفصیل ذیل میں درج ہے۔

جناب انور غفور، ڈپٹی سیکرٹری، سیکرٹری صحت کے ساتھ بطور پرسنل سٹاف آفیسر تعینات ہیں۔

ڈاکٹر شعیب انور ڈپٹی سیکرٹری (جنرل)، جناب عدنان ظفر (ڈپٹی سیکرٹری Estt-I)، محترمہ سیدہ ملائکہ، ڈپٹی سیکرٹری (Estt-II)، راجہ منصور انور ڈپٹی سیکرٹری ایڈمن تعینات ہیں یہ ڈپٹی سیکرٹریز اور ان کے ماتحت سیکشن پروفیسرز، ڈاکٹرز، سپیشلسٹ ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز، نرسز اور دیگر پیرا میڈیکل اور دیگر کے متعلقہ انتظامی امور ڈیل کرتے ہیں۔

جناب محمد عارف ڈپٹی سیکرٹری بجٹ اینڈ اکاؤنٹس بجٹ جبکہ جناب حافظ انیس الرحمٰن ڈپٹی سیکرٹری پرچیز طبی مشنری اور ادویات سے متعلقہ امور سرانجام دیتے ہیں۔

ڈاکٹر ناصر محمود شاکر، ڈپٹی سیکرٹری (میڈیکل ایجوکیشن)، میڈیکل کی تعلیم سے متعلقہ امور جبکہ ڈاکٹر محسن سرور (ڈپٹی سیکرٹری ٹیکنیکل)، محکمہ صحت سے متعلقہ ٹیکنیکل امور سرانجام دیتے ہیں۔

مذکورہ بالا ڈپٹی سیکرٹریز کے ماتحت چلنے والے sections اور ان میں تعینات سیکشن آفیسرز کے عرصہ تعیناتی کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ صحت میں 2 سپرنٹنڈنٹس اور 23 اسسٹنٹس کام کر رہے ہیں۔ ان کے نام، سیکشن مع عرصہ تعیناتی کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ صحت سول سیکرٹریٹ لاہور میں تعینات سٹاف S&GAD کی strength پر ہے اور محکمہ صحت سے باہر دیگر کسی بھی محکمہ میں ان کی ٹرانسفر پوسٹنگ S&GAD ہی سے ہوتی ہے۔ تاہم کسی بھی شکایت کی صورت میں محکمہ صحت متعلقہ ملازم کو S&GAD surrender کر دیتا ہے۔ محکمہ صحت کے اندر مختلف دفاتر میں ان کی ٹرانسفر پوسٹنگ وقتاً فوقتاً ہوتی رہتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس وقت پنجاب کے اندر بتیس کے قریب سرکاری اور پرائیویٹ میڈیکل کالج کام کر رہے ہیں۔ مختلف cadres کے اندر بڑی تعداد میں ڈاکٹرز وقتاً فوقتاً بھرتی ہوتے

رہتے ہیں اور اسی طرح مختلف نوعیت کے دوسرے کاموں کے حوالے سے بھی یہاں سول سیکرٹریٹ محکمہ صحت میں لوگ آتے رہتے ہیں۔ اگر کوئی چیز کسی میڈیکل کالج کے پرنسپل کی طرف سے محکمہ صحت کی طرف آتی ہے، کسی ڈاکٹر کا کوئی individual case ہوتا ہے، اس کی کوئی query ہوتی ہے یا اس کا کوئی مسئلہ ہوتا ہے تو وہ یہاں سیکرٹریٹ میں بھیج دیتے ہیں اور یہاں آکر وہ dump ہو جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میرے پاس نیچے سے معزز ممبران کی چٹیں آتی ہیں کہ ہم محنت کر کے سوالات دیتے ہیں لیکن وقت ضائع ہونے کی وجہ سے ہمارے سوال take up نہیں ہوتے اس لئے آپ سیدھا اپنے ضمنی سوال پر آ جائیں اور مختصر بات کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہی direction آپ ادھر بھی دے دیں تاکہ وہ تقریر نہ کریں بلکہ مختصر جواب دیں۔ سیکرٹریٹ میں محکمہ صحت کا سٹاف موجود ہے۔ میں جب بھی لاہور آتا ہوں تو مجھے تقریباً روزانہ سیکرٹریٹ جانا پڑتا ہے۔ سیکشن آفیسرز کی میزوں کے اُوپر فائلوں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے files delay ہوتی ہیں۔ میں خود بہاولپور سے آتا ہوں اور وہاں سے مختلف ڈاکٹروں کی اپنے cases کے حوالے سے کھیپ آئی ہوتی ہے۔ وہ سیکرٹریٹ میں نائب قاصد کی طرح پھر رہے ہوتے ہیں۔ میں خود بھی محکمہ صحت میں جاتا ہوں تو وہ مجھے پوچھتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب! آپ روزانہ یہاں آتے ہیں؟ میں نے کہا کہ میں یہاں نائب قاصد لگ گیا ہوں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ چیزیں dump ہو جاتی ہیں اور movement کم ہوتی ہے۔ میں نے خواجہ عمران نذیر صاحب سے بھی یہ درخواست کی ہے کہ ایسی exercise کریں کہ جس سے محکمہ صحت میں لوگوں کے کام اتنے delay نہ ہوں اور اگر یہاں سٹاف کم ہے تو اس میں اضافہ کیا جائے۔ میں ان سے یہ ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ اس قسم کا کوئی بندوبست کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تاکہ جو cases آرہے ہیں ان کی disposal جلد ہو سکے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میرے بھائی نے بہت اچھی تجویز دی ہے اور اس پر میں ان کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔ ڈاکٹر صاحب جو کچھ فرما رہے ہیں ہماری سوچ بھی بالکل یہی ہے۔ سیکرٹریٹ میں محکمہ صحت پر work load بہت زیادہ ہے جس کی وجہ سے definitely کام متاثر ہوتا ہے اور بعض اوقات غیر ضروری delay بھی ہو جاتی ہے۔ اب ہم ڈائریکٹر جنرل کے معاملات کو وہیں تک restrict کرنا چاہتے ہیں اور جو اس سے اُوپر کے معاملات ہوں گے وہی سول سیکرٹریٹ میں جائیں گے۔ ڈاکٹروں کے issues کے حوالے سے یہ عرض کروں گا کہ اب ان

کو ہم یہ سہولت مہیا کرنے جا رہے ہیں کہ وہ email کے ذریعے محکمہ صحت سے رابطہ کر سکیں گے اور issue resolve کرنے کے بعد انہیں email کے ذریعے ہی جواب مل جایا کرے گا۔ میں ڈاکٹر سید وسیم اختر کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک اچھی تجویز دی ہے اور حکومت پنجاب کا محکمہ صحت already اس تجویز پر کام کر رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مستقبل قریب میں نچلی سطح کے معاملات ڈائریکٹر جنرل کے آفس تک محدود رہیں گے۔ اس وقت موجودہ صورتحال یہی ہے کہ تمام معاملات سول سیکرٹریٹ جاتے ہیں۔ اب ہم محکمہ صحت کے کام کو تقسیم کر رہے ہیں جس سے اچھا خاصا فرق پڑے گا، محکمہ کی efficiency بہتر ہوگی اور معاملات جلد resolve ہو جایا کریں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بظاہر تو انہوں نے میڈیکل کالجوں کے ساتھ attach ہسپتالوں کو autonomy دی ہوئی ہے لیکن صورتحال اس کے برعکس ہے۔ مثال کے طور پر اگر بہاولپور سے کسی پروفیسر، اسسٹنٹ پروفیسر یا میڈیکل آفیسر نے عمرے کے لئے جانا ہے تو اسے این او سی محکمہ صحت سول سیکرٹریٹ لاہور سے جاری ہوگا۔ سارا محکمہ مصروف ہوتا ہے اور ہم دیکھتے رہتے ہیں کہ سیکرٹری صاحب بھی دن رات کام میں لگے ہوتے ہیں تو یہ کس طرح کی انہوں نے autonomy دی ہوئی ہے؟ آپ کم از کم اس طرح کے چھوٹے چھوٹے معاملات کے حوالے سے میڈیکل کالجوں کے پرنسپل اور ایم ایس صاحبان کو allow کریں کہ وہ ان کا فیصلہ کر سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب کی اس تجویز کو نوٹ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحبان کو eighty-nine days کی رخصت متعلقہ ہسپتالوں یا مقامی سطح پر مل جاتی ہے لیکن ex-Pakistan leave نو دن تک کی ہو تو اس کی منظوری محکمہ صحت دیتا ہے اور اگر اس سے زیادہ دنوں کی ہو تو اس کی سمری جاتی ہے اور وزیر اعلیٰ صاحب سے اس کی منظوری حاصل کی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: ہسپتالوں میں مفت ادویات کی فراہمی کے لئے مختص شدہ فنڈز و دیگر تفصیلات

*868: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 13-2012 کے دوران سروسز ہسپتال لاہور، میو ہسپتال لاہور، لاہور جنرل ہسپتال اور چلڈرن ہسپتال لاہور میں مریضوں کے لئے مفت ادویات کی فراہمی کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے؟

(ب) کیا سال 13-2012 کے دوران خرید کردہ تمام ادویات مریضوں کو فراہم کر دی گئیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا ہسپتالوں میں صرف ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ میں آنے والے مریضوں کو ہی مفت ادویات فراہم کی گئیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال 13-2012 کے دوران مریضوں کو مفت ادویات کی فراہمی کے لئے سروسز ہسپتال کے لئے مبلغ۔/510,215,000 روپے کے فنڈز مختص کئے۔

(ب) مالی سال 13-2012 کے دوران خرید کردہ ادویات مریضوں کو فراہم کی جارہی ہیں۔

(ج) ہسپتال ہذا میں گورنمنٹ کی پالیسی کے تحت ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ میں آنے والے تمام مریضوں کو مفت ادویات اور دیگر سہولیات مفت فراہم کی جارہی ہیں۔ ہسپتال ہذا میں داخل تمام مریضوں کو ہسپتال میں موجود تمام سہولیات اور ادویات بھی مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ اسی طرح آؤٹ ڈور مریضوں کو بھی ہسپتال میں موجود ادویات اور طبی سہولیات مفت فراہم کی جاتی ہیں اور مستحق مریضوں کو بھی ادویات لوکل پرچیز کر کے بھی دی جاتی ہیں۔

میو ہسپتال لاہور

(i) سال 13-2012 کے دوران میو ہسپتال لاہور میں مبلغ اٹھاون کروڑ پچاس لاکھ روپے کے فنڈز مریضوں کو مفت ادویات کی فراہمی کے لئے مختص کئے گئے۔

(ii) جی ہاں! مالی سال 13-2012 کے دوران خرید کردہ تمام ادویات مریضوں کو فراہم کر دی گئیں۔

(iii) میو ہسپتال میں نہ صرف ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ بلکہ تمام وہ مریض جو ہسپتال میں زیر علاج تھے ان کو تمام ادویات مفت فراہم کی گئیں۔

لاہور جنرل ہسپتال لاہور

(i) لاہور جنرل ہسپتال میں مالی سال 13۔2012 کے لئے (304.743) ملین غریب مریضوں کی ادویات اور سرجری کے سامان کے لئے مختص کئے گئے تھے۔

(ii) ہذا ہسپتال میں مالی سال 13۔2012 میں نوے فیصد ادویات اور سرجری کا سامان مریضوں پر استعمال ہو چکا ہے۔

(iii) یہ درست ہے کہ ایمرجنسی میں 100 فیصد مریضوں کا مفت علاج کیا جاتا ہے جبکہ شعبہ بیرونی OPD اور اندرونی (In–door) مریضان میں زیادہ سے زیادہ دوائیاں ہسپتال سے مہیا کی جاتی ہیں کبھی کبھار کوئی دوائی اگر ہسپتال میں نہ ہو تو مستحق مریضوں کے لئے Baitulmal, Zakat ABM Local Purchase سے انتظام کیا جاتا ہے۔

چلڈرن ہسپتال وانسٹیٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ، لاہور

(i) سال 13۔2012 کے دوران چلڈرن ہسپتال لاہور میں مریضوں کے لئے مفت ادویات کی فراہمی کے لئے۔/23,800,000 روپے کے فنڈز مختص کئے گئے۔

(ii) سال 13–2012 کے دوران خرید کردہ تمام ادویات مریضوں کو فراہم کر دی گئی ہیں۔

(iii) چلڈرن ہسپتال لاہور میں نہ صرف ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ میں ادویات مفت فراہم کی جارہی ہیں بلکہ ان ڈور مریضوں کو بھی مفت ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔

لاہور: ایم آر آئی کی خراب مشینوں کو درست کروانے کا معاملہ

*869: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کے کن کن ہسپتالوں میں ایم آر آئی کی مشینیں ہیں؟

(ب) کیا تمام مشینیں کام کر رہی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ مشینوں کو مخصوص مفادات کے حصول کے باعث ناکارہ بنا کر رکھا گیا ہے؟

(د) کیا حکومت ان مشینوں کو فوری ٹھیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور سرگنگارام ہسپتال، چلڈرن ہسپتال، جناح ہسپتال اور لاہور جنرل ہسپتال لاہور میں ایم آر آئی مشین موجود ہیں۔

(ب) ماسوائے چلڈرن ہسپتال لاہور کے باقی تمام ہسپتالوں میں ایم آر آئی مشینیں کام کر رہی ہیں۔ چلڈرن ہسپتال لاہور کی ایم آر آئی مشین نے مورخہ 1999-5-25 سے لے کر جون 2011 تک کام کیا ہے، چونکہ یہ مشین مرمت طلب تھی اس لئے بند ہے۔

(ج) صرف چلڈرن ہسپتال لاہور کی ایم آر آئی مشین مورخہ 1999-2-25 کو فلپس کمپنی سے خریدی گئی تھی۔ یہ مشین جون 2011 تک کام کرتی رہی، گاہے بگاہے اس کی مرمت کا عمل بھی ہوتا رہا۔ اس دوران کل 40862 مریضوں کے ایم آر آئی ٹیسٹ کئے گئے۔
اس مشین کی کارکردگی سے چلڈرن ہسپتال کے علاوہ پنجاب بھر سے ریفرڈ کئے گئے مریضوں کے بھی ایم آر آئی ٹیسٹ کئے گئے۔ مستحق مریضوں کے لئے 24928 مفت ایم آر آئی ٹیسٹ کئے گئے جبکہ 15934 on payment مریضوں کے ایم آر آئی ٹیسٹ کئے گئے۔

(د) چونکہ چلڈرن ہسپتال میں نصب ایم آر آئی مشین نے اپنی میعاد پوری کر لی ہے اور فلپس کمپنی نے دس سال کے عرصہ کے بعد اس کے پرزہ جات بنانا بند کر دیئے ہیں۔ اس وجہ سے اس کی مرمت ممکن نہ ہے جبکہ گورنمنٹ نے نئی مشین کی خریداری کا عمل مکمل کر لیا ہے اور یہ مشین جلد چلڈرن ہسپتال لاہور میں کام شروع کر دے گی جبکہ دیگر ہسپتالوں کی ایم آر آئی مشینیں ٹھیک کام کر رہی ہیں۔

فیصل آباد: پی پی۔58 میں بی ایچ یوز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1403: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔58 فیصل آباد کے کس کس موضع / گاؤں / قصبہ میں بی ایچ یو کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان بی ایچ یوز کی missing facilities کون کون سی ہیں؟

(ج) کس کس یونٹ میں ڈاکٹر اور پیرا میڈیکل سٹاف کی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(د) حکومت ان یونٹس کی missing facilities پوری کرنے اور ڈاکٹرز / پیرا میڈیکل سٹاف فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حلقہ پی پی۔58 فیصل آباد میں کل بارہ بنیادی مراکز صحت ہیں۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان مراکز صحت میں سے آٹھ مراکز کی چار دیواری قابل مرمت ہے۔ تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم مراکز صحت صحیح طور پر چل رہے ہیں اور تمام قسم کا ضروری سامان دستیاب ہے۔

(ج) کسی بھی یونٹ پر ڈاکٹر اور پیرامیڈیکل سٹاف کی اسامی خالی نہ ہے۔

(د) مراکز صحت کی چار دیواری کی مرمت کے لئے ضلعی حکومت کوشاں ہے اور فنڈز کی دستیابی پر چار دیواری کی مرمت کروادی جائے گی۔

لاہور: ادارہ انتقال خون پنجاب میں کام کرنے والے ڈاکٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1409: جناب ظہیر الدین خان علیزئی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ادارہ انتقال خون پنجاب کے ہیڈ آفس لاہور میں کتنے ڈاکٹرز کب سے ڈیوٹی کر رہے ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے ڈاکٹرز ایسے ہیں جو عرصہ پانچ سال سے زائد عرصہ سے ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں؟

(ج) کیا قواعد وضوابط کے مطابق کوئی ملازم ایک جگہ پر تین سال سے زائد تعینات نہیں رہ سکتا، اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا ڈاکٹرز جو عرصہ تین سال سے ہیڈ آفس میں تعینات ہیں ان کو فوری ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ادارہ انتقالِ خون پنجاب کے ہیڈ آفس لاہور میں چھ ڈاکٹرز ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

ڈاکٹر ظفر اقبال 6-04-2011 سے بطور ایڈیشنل ڈائریکٹر کام کر رہا ہے

ڈاکٹر محمد اطہر 2-10-2010 سے بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹر کام کر رہا ہے

ڈاکٹر عبدالماجد 27-2-2007 سے بطور لیکچرار ڈیمانسٹریٹر کام کر رہا ہے

ڈاکٹر عارف تبسم 2007۔2۔25 سے بطور لیکچرار کام کر رہا ہے
ڈاکٹر گلنار اختر 2010۔09۔28 سے بطور لیکچرار ڈیمانسٹریٹر کام کر رہا ہے
ڈاکٹر مسرت داد 2007۔11۔6 سے بطور بلڈ ٹرانسفیوژن آفیسر کام کر رہا ہے

(ب) مندرجہ ذیل تین ڈاکٹرز عرصہ پانچ سال سے ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں
ڈاکٹر عبدالماجد 2007۔2۔27 سے بطور لیکچرار ڈیمانسٹریٹر کام کر رہا ہے
ڈاکٹر عارف تبسم 2007۔2۔25 سے بطور لیکچرار کام کر رہا ہے
ڈاکٹر مسرت داد 2007۔11۔6 سے بطور بلڈ ٹرانسفیوژن آفیسر کام کر رہا ہے

(ج) مذکورہ بالا ملازمین بہتر کارکردگی کی بناء پر تعینات ہیں، کسی شکایت یا غیر تسلی بخش کارکردگی کی بناء پر محکمہ صحت حکومت پنجاب ان کو ٹرانسفر کر دے گا۔

لاہور: محکمہ صحت سول سیکرٹریٹ میں عرصہ دس سال سے کام کرنے والے افسران واہلکاران کی تفصیلات

*1466: **جناب ظہیر الدین خان علیزئی:** کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ صحت سول سیکرٹریٹ پنجاب لاہور میں گریڈ 1 تا 18 کے کتنے افسران واہلکارن ایسے ہیں جو عرصہ 10 سال سے اسی دفتر میں کام کر رہے ہیں کیا یہ قواعد وضوابط کی خلاف ورزی نہ ہے؟

(ب) کیا کوئی ملازم ایک جگہ پر گورنمنٹ رولز کے مطابق تین سال سے زائد رہ سکتا ہے اگر نہیں تو کیا مصلحت ہے کہ جو ملازم 10 سال سے ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں ان کو ٹرانسفر نہیں کیا جا رہا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ دس دس سال ایک ہی جگہ پر تعینات رہنے والے ملازمین نے اجارہ داری قائم کر رکھی ہے اور عوام کے جائز کاموں کو بھی نہیں کرتے اور کئی کئی دن بلکہ کئی کئی ماہ تک دفتروں کے چکر لگواتے رہتے ہیں؟

(د) اگر مذکورہ بالا حقائق درست ہیں تو کیا موجودہ سیکرٹری صحت مذکورہ بالا ملازمین کو فوری طور پر یہاں سے ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ صحت سول سیکرٹریٹ لاہور میں گریڈ 1 تا گریڈ 18 کا کوئی بھی آفیسر یا اہلکار عرصہ دس سال سے ایک ہی سیکشن / جگہ پر تعینات نہ ہے۔ تاہم ان ملازمین / افسران کی محکمہ صحت سے باہر کسی بھی محکمہ میں پوسٹنگ محکمہ صحت کے نہیں بلکہ S&GAD کے اختیار میں ہے اوراس ضمن میں مزید عرض ہے کہ 2008 میں چیف سیکرٹری پنجاب کے آرڈرز پر تمام محکموں میں عرصہ دس سال یا اس سے زائد عرصہ سے ایک ہی محکمہ میں تعینات تمام ملازمین کو S&GAD نے دیگر محکموں میں ٹرانسفر کر دیا تھا۔ تاہم اس وقت ایسے ملازمین جن کو محکمہ صحت میں S&GAD کی طرف سے تعینات ہوئے 10 سال یا اس سے زائد کا عرصہ ہو چکا ہے ان کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ کوئی بھی آفیسر عرصہ تین سال سے زائد کسی بھی انتظامی پوسٹ پر تعینات نہیں رہ سکتا۔ اگر مجاز اتھارٹی اس کے کام اور کارکردگی سے مطمئن ہے۔ رولز کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ محکمہ صحت پنجاب سول سیکرٹریٹ لاہور میں کوئی بھی آفیسر اور اہلکار عرصہ دس سال سے ایک جگہ / سیکشن میں تعینات نہ ہے اور نہ ہی اجارہ داری قائم کر رکھی ہے بلکہ ان کی محکمہ صحت کے اندر مختلف دفاتر میں وقتاً فوقتاً ٹرانسفر ہوتی رہتی ہے۔

(د) جیسا کہ جز (ج) میں درج ہے کہ محکمہ صحت میں کوئی بھی ملازم عرصہ دس سال سے ایک ہی جگہ پر تعینات نہ ہے اور نہ کسی ملازم یا آفیسر نے اپنی اجارہ داری قائم کر رکھی ہے۔ تاہم سیکرٹری صحت ناقص کارکردگی دکھانے والے ملازمین / آفیسران یا جن کے خلاف کسی بھی قسم کی کوئی شکایت ہو کو فوری طور پر ایس اینڈ جی اے ڈی بھیج دیتے ہیں۔ تاہم محکمہ صحت سے باہر ان کی ٹرانسفر / پوسٹنگ سیکرٹری صحت کے دائرہ اختیار میں نہ ہے۔

ضلع اوکاڑہ: چک فیض آباد کے مرکز صحت کے مسائل کی تفصیلات

*1480: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں بنیادی مرکز صحت میں کوئی ایم بی بی ایس ڈاکٹر عرصہ پانچ سال سے تعینات نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کے رہائشی کوارٹرز کی نہایت ہی خستہ حالت ہے کوئی بھی کوارٹر رہائش کے قابل نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں ملازمین کی رہائش نہ ہونے کی وجہ سے ہسپتال کی کافی چیزیں مثلاً درخت، گاڈر، دروازے، اینٹیں وغیرہ چوری ہو چکے ہیں؟

(د) مذکورہ ہسپتال میں سال 2008 تا جون 2013 تک کتنے مریض علاج کے لئے آئے اور ان کو کون کون سی ادویات دی گئیں۔ علاج کرنے والا کون تھا نام، عہدہ کیا ہے نیز مریضوں سے پرچی کی مد میں کتنی رقم وصول کی گئی اور مذکورہ بالا عرصہ میں ہسپتال میں کتنی رقم کی ادویات مہیا کی گئیں؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک مذکورہ ہسپتال میں ایم بی بی ایس ڈاکٹر تعینات کرنے، رہائش کے کوارٹرز نئے بنانے اور مرمت کرنے اور چوری کیا گیا سامان واپس دلوانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈاکٹر توقیر احمد، میڈیکل آفیسر بنیادی مرکز صحت چک فیض آباد میں تعینات رہے ہیں اور مورخہ 09۔9۔28 سے PG(FCPS) ٹریننگ کے لئے گئے۔

(ب) جی نہیں! یہ درست نہ ہے بلکہ دو عدد کوارٹرز رہائش کے قابل ہیں اور وہاں پر سٹاف رہائش پذیر ہے تاہم میڈیکل آفیسر کی رہائش اور چار کوارٹرز کی مرمت درکار ہے جس کے لئے ڈی او (بلڈنگ) کو درخواست کی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے بلکہ چوکیدار مذکورہ طبی سنٹر میں رہائش پذیر ہے اور اس سنٹر سے دروازے وغیرہ چوری ہوئے تھے جن کی بابت پولیس سٹیشن بصیر پور میں FIR No.156/12 بتاریخ 12۔03۔04 درج کروائی گئی۔ ایف آئی آر کی کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) متذکرہ بالا بی ایچ یو میں 2008 تا جون 2013 تک 37649 مریض چیک کئے گئے۔ اور ان کو مطلوبہ ادویات جو کہ ایک بی ایچ یو سطح کے طبی سنٹر پر حکومت کی پالیسی کے مطابق ہوتی ہیں، فراہم کی گئی اور پرچی فیس کی مد میں۔ /37649 روپے حکومت کے خزانے میں جمع کروائے گئے اور سالانہ تقریباً ایک لاکھ 72 ہزار 916 روپے کی ادویات مریضوں کو فراہم کی گئیں۔

مریضوں کو طبی سہولیات اور میڈیسن ڈسپنسر مہیا کر رہا ہے۔

(ہ) جی ہاں! حکومت بی ایچ یو فیض آباد کے کوارٹرز مرمت کروانے اور وہاں پر ایم بی بی ایس ڈاکٹر تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ضلعی حکومت کی طرف سے فنڈز مہیا ہوتے ہی کوارٹرز مرمت کر دیئے جائیں گے اور PG(FCPS) ٹریننگ مکمل کرنے کے بعد ڈاکٹر توقیر احمد، میڈیکل آفیسر اپنی ڈیوٹی بنیادی مرکز صحت چک فیض آباد میں ہی کرے گا۔

انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ لاہور میں بھرتی کی تفصیلات

*1504: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2012 سے آج تک انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ لاہور میں پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر اور سینئر رجسٹرار کی کتنی پوسٹوں پر بھرتی کی گئی؟

(ب) بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل، پتاجات اور تجربہ کی تفصیل بیان کریں؟

(ج) اگر بھرتی میرٹ پر ہوئی تو میرٹ لسٹ بنانے والے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(د) کیا حکومت غیر قانونی بھرتی کی تحقیقات کروانے اور حقدار افراد کو بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ لاہور میں یکم جنوری 2012 سے آج تک صرف ایک پروفیسر اور تین ایسوسی ایٹ پروفیسر کی تقرری کی گئی سینئر رجسٹرار کی پوسٹ ادارہ ہذا میں نہیں ہے۔

(ب) بھرتی ہونے والے افراد کے نام عہدہ گریڈ تعلیمی قابلیت ڈومیسائل، پتاجات اور تجربہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ	تعلیمی قابلیت	ڈومیسائل	تدریسی تجربہ	پتاجات
1	پروفیسر ڈاکٹر روبینہ سرمد	پروفیسر	20	ایم بی بی ایس، FCPS	لاہور	15 سال تقریباً	ہاؤس نمبر 201 فیز Q-II ڈی ایچ اے
2	ڈاکٹر سیما امداد	ایسوسی ایٹ پروفیسر	19	ایم بی بی ایس، ایم فل (com.med)	لاہور	22 سال تقریباً	M-194 گلبرگ III لاہور
3	ڈاکٹر محمد ہمایوں	ایسوسی ایٹ پروفیسر	19	ایم بی بی ایس، ایم فل مائیکروبیالوجی	لاہور	19 سال تقریباً	N-100 مرغزار کالونی ملتان روڈ لاہور
4	ڈاکٹر انجم زبیر بھٹہ	ایسوسی ایٹ پروفیسر	19	ایم بی بی ایس، ایم فل مائیکروبیالوجی	ملتان	25 سال تقریباً	J-245 ویلنیشیا ٹاؤن لاہور

(ج) سیریل نمبر 1 پہلے ہی ادارہ ہذا میں بطور ایسوسی ایٹ پروفیسر کام کر رہی ہیں اور انہیں (Acting charge basis) پر تعینات کیا ہے۔ سیریل نمبر 2 بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن تقرری ہوئی ہے۔ سیریل نمبر 4-3 پہلے ہی بطور اسسٹنٹ پروفیسر کام کر

رہے تھے اور مطلوبہ تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی بنیاد پر ایسوسی ایٹ پروفیسر کی سیٹ پر (Current charge basis) پر محکمہ صحت نے تقرری کی ہے۔

(د) تمام تقرری حکومت کی واضع کردہ پالیسی کے مطابق محکمہ صحت نے کی ہے اور اس میں کسی فرد کی حق تلفی نہیں کی گئی۔

لاہور: پنجاب ڈینٹل ہسپتال کا قیام و دیگر تفصیلات

*1526: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب ڈینٹل ہسپتال کب قائم کیا گیا؟

(ب) کتنے رقبہ پر مشتمل ہے؟

(ج) اس کی عمارت کتنے بلاکوں پر مشتمل ہے اور اس میں کتنے بیڈز ہیں؟

(د) اس ہسپتال میں گریڈ 19 اور اوپر کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں اور کتنی پُر اور کتنی کب سے خالی ہیں؟

(ہ) خالی اسامیاں کب پُر کر دی جائیں گی؟

(و) اس ہسپتال کے سال 10۔2009 کے سالانہ اخراجات و آمدن بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ ہسپتال 1930 میں قائم کیا گیا۔

(ب) اس ہسپتال کا کل رقبہ آٹھ کنال ہے۔

(ج) اس کی عمارت تین بلاکوں پر مشتمل ہے۔ پُرانا بلاک 30۔1929 میں تعمیر ہوا اور نیا بلاک 1970 میں مکمل ہوا۔ ہسپتال کا ایڈمن بلاک 91۔1990 میں بنا۔ اس ہسپتال کا اوور سرجری ڈیپارٹمنٹ نواز شریف ہسپتال یکی گیٹ میں ہے اس میں 10 بیڈز مردوں کے لئے اور آٹھ بیڈز عورتوں کے لئے ہیں۔

(د) مذکورہ ہسپتال میں گریڈ 19 کی چھ اسامیاں منظور شدہ ہیں جن میں سے پانچ اسامیاں پُر جبکہ ایک اسامی ایڈیشنل پرنسپل ڈینٹل سرجن کی خالی ہے جو کہ 11۔03۔18 سے خالی ہے۔ مذکورہ اسامی بذریعہ ترقی پُر کی جائے گی جبکہ گریڈ 20 کی ایک اسامی منظور ہے جو کہ پُر ہے۔

(ہ) گریڈ19 کی صرف ایک اسامی خالی ہے جبکہ باقی تمام اسامیوں پُر ہیں۔یہ اسامی گریڈ18 سے بذریعہ ترقی گریڈ19 پُر کی جائے گی۔

(و) مذکورہ ہسپتال کی سال10۔2009 کی آمدنی22لاکھ61ہزار8سو7روپے جبکہ اخراجات 8کروڑ11لاکھ85ہزار روپے ہیں۔

ضلع گجرات: سول ہسپتال ڈنگہ کی تعمیر ودیگر تفصیلات

*1539: میاں طارق محمود: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سول ہسپتال ڈنگہ شہر ضلع گجرات کی بوسیدہ بلڈنگ کو گرا کر نئے سرے سے ہسپتال کی تعمیر کا کام شروع ہے جو سال 12-2011 میں شروع ہوا؟

(ب) یہ کام کتنے عرصہ میں مکمل ہونا تھا، بروقت مکمل نہ ہونے کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) حکومت اس ہسپتال کی تعمیر کے کام کو کب تک شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کی تعمیر شروع کرنے کے لئے مورخہ 13-07-2013 کو ضلعی حکومت نے سیکرٹری پلاننگ کو خط لکھا ہے جس میں بقایا رقم کا مطالبہ کیا گیا ہے اگر ایسا ہے تو کب تک فنڈز فراہم کر دیئے جائیں گے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سول ڈسپنسری ڈنگہ کو اپ گریڈ کر کے 30 بستروں کا سول ہسپتال بنائے جانے کی ترقیاتی سکیم ڈسٹرکٹ کو آرڈینیشن آفیسر گجرات کی چٹھی نمبری DDC/GRT/2010 بتاریخ 11۔01۔24 کے تحت مندرجہ ذیل مدوں کے ساتھ ٹوٹل 49.500 ملین روپے کے ساتھ منظور ہوئی۔ بلڈنگ کی تعمیر کے لئے 29.500 ملین روپے اور فراہم مشینری وآلات 20.000 ملین روپے

(ب) کام ایک سال میں مکمل ہونا تھا لیکن فنڈز کی کمی کی وجہ سے بروقت مکمل نہ ہوسکا۔

(ج) بلڈنگ کی تعمیر کا کام ضلعی محکمہ بلڈنگ نے مورخہ 11۔06۔16 کو شروع کیا جو کہ تاحال جاری ہے۔ اس سکیم کے تمام فنڈز 12۔2011 میں الاٹ کر دیئے گئے ہیں جس پر بلڈنگ کی تعمیر کا کام بہت تیزی سے ہوا لیکن ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس ترقیاتی فنڈز میں کمی کی وجہ

سے تعمیر کا کام رُک گیا تھا۔ اب 14۔2013 میں فنڈز جاری ہو چکے ہیں اور کام کو دوبارہ شروع کیا جارہا ہے۔

(د) فنڈز فراہم کر دیئے گئے ہیں۔ اس سکیم پر بلڈنگ کی تعمیر کے لئے ابھی تک 22.238 ملین فنڈز خرچ ہو چکے ہیں۔ فنڈز کے جاری ہونے پر مشینری وآلات کی خریداری کے لئے ٹینڈر کر دیئے گئے ہیں اور اس سلسلے میں ٹیکنیکل سکروٹنی جاری ہے۔ بلڈنگ کا کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ اسی مالی سال میں مشینری کی خریداری کا کام انشاء اللہ مکمل کر لیا جائے گا۔

ضلع اوکاڑہ: حویلی لکھا میں غیر رجسٹرڈ پرائیویٹ لیبارٹریاں ودیگر تفصیلات

*1562: جناب جاوید اختر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ میں طبی ٹیسٹوں کے لئے متعدد پرائیویٹ لیبارٹریاں کام کر رہی ہیں ان کی تعداد کتنی ہے ان کے قیام کے لئے جس اتھارٹی نے اجازت دی اس کا نام، عہدہ اور گریڈ سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) ان لیبارٹریوں کو کام کرنے کی اجازت دینے کے لئے کیا criteria اختیار کیا جاتا ہے آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کے criteria کے مطابق کوئی بھی لیبارٹری حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ میں کام نہیں کر رہی ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ شہر میں جو لیبارٹری بغیر اجازت بغیر کسی criteria کے کام کر رہی ہیں ان کے خلاف آپریشن / کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ میں پرائیویٹ لیبارٹریوں کی تعداد 12 ہے۔ ماضی میں کسی بھی قانون کی غیر موجودگی کی وجہ سے لیبارٹریاں بغیر کسی کی بھی اجازت کی قائم کی جاسکتی تھیں تاہم اب حکومت پنجاب نے اس کے تدارک کے لئے ہیلتھ کیئر کمیشن قائم کر دیا ہے۔

(ب) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے لیبارٹریوں کو regulate کرنے کے لئے ریگولرائزیشن کا عمل شروع کر دیا ہے اور Minimum Service Delivery Standard جاری کئے ہیں ان پر مرحلہ وار عمل کیا جارہا ہے۔

(ج) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن Minimum Service Delivery Standards پر مرحلہ وار عمل کروارہا ہے۔

(د) حکومت پنجاب نے طبی لیبارٹریوں اور دوسرے معاملات کو ریگولیٹ کرنے کے لئے پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن قائم کیا ہے جو کہ ایک خود مختار ادارہ ہے۔ غیر قانونی لیبارٹریوں کے قلع قمع کے لئے کمیشن نے رجسٹریشن کا نیا مربوط نظام بھی وضع کیا ہے جس پر مرحلہ وار عمل جاری ہے۔ مزید برآں کمیشن نے Minimum Service Delivery Standards بھی جاری کئے ہیں جن پر بھی مرحلہ وار عملدرآمد جاری ہے۔

فیصل آباد: ہسپتالوں سے جاری کئے گئے ایم ایل سی کی تفصیلات

*1569: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔58 فیصل آباد کے ہسپتالوں اور آر ایچ سی سے 20۔ مئی 2013 کے بعد جن افراد کو ایم ایل سی جاری کئے گئے ان کے نام، پتاجات بتائیں ؟

(ب) مذکورہ ایم ایل سی جاری کرنے پر کس کس کا پرچہ درج ہوا اور کس کس ایم ایل سی کو کس کس جگہ عدالت میں چیلنج کیا گیا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی۔58 فیصل آباد میں دو RHCs ماموں کانجن اور کنجوانی ہیں، آر ایچ سی ماموں کانجن سے 20۔ مئی 2013 سے 28۔ ستمبر 2013 تک 212 ایم ایل سی جاری کئے گئے جبکہ اسی عرصہ کے دوران RHC کنجوانی سے 120 ایم ایل سی جاری کئے گئے۔

دونوں آر ایچ سیز سے جاری کئے گئے ایم ایل سیز کی تفصیل مع نام و پتاجات Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ ایم ایل سیز پر پرچہ ہوا یا نہ ہوا یہ متعلقہ نہ ہے تاہم RHC ماموں کانجن سے جاری ہونے والے 212 ایم ایل سی میں سے کوئی بھی ڈسٹرکٹ سٹینڈنگ میڈیکل بورڈ میں چیلنج نہ

ہوا جبکہ آر ایچ سی کنجوانی سے جاری ہونے والے 120 میڈیکل بورڈز سے ایم ایل سی نمبر 130 اور 131 ڈسٹرکٹ سٹینڈنگ میڈیکل بورڈ میں چیلنج ہوئے تاہم میڈیکل بورڈز نے ایم ایل سی جاری کرنے والے ڈاکٹر کے فیصلے کو برقرار رکھا۔

ضلع لاہور: ہسپتالوں کے لئے خریدی گئی ایمبولینسز کی تفصیلات

*1575: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور کے سرکاری ہسپتالوں میں سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران سرکاری ایمبولینس گاڑیوں کی خریداری پر کل کتنی لاگت آئی؟

(ب) ان ہسپتالوں میں سال 12-2011، 13-2012 کے دوران سرکاری ایمبولینس گاڑیوں کی مرمت و دیکھ بھال پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مذکورہ عرصہ میں ضلع لاہور کے درج ذیل ہسپتالوں میں ایمبولینسز خرید کی گئیں۔

میاں منشی ڈی ایچ کیو۔ لاہور	ایک عدد	41 لاکھ 99 ہزار روپے
سید میٹھا ہسپتال لاہور	ایک عدد	47 لاکھ 53 ہزار 410 روپے
لاہور جنرل ہسپتال لاہور	2 عدد (کیری ڈبہ)	12 لاکھ 90 ہزار روپے
	ٹوٹل رقم:	ایک کروڑ 2 لاکھ 41 ہزار 4 سو 10 روپے لاگت آئی

(ب) ضلع لاہور کے سرکاری ہسپتالوں میں ایمبولینس گاڑیوں کی دیکھ بھال پر مذکورہ عرصہ کے دوران 43 لاکھ 8 ہزار 407 روپے لاگت آئی۔ ہسپتال وار تفصیل درج ذیل ہے۔

سر گنگارام ہسپتال 15 لاکھ روپے، لاہور جنرل ہسپتال 2 لاکھ 63 ہزار 115 روپے، جناح ہسپتال 14 لاکھ 8 ہزار 770 روپے، میو ہسپتال 5 لاکھ 62 ہزار 870 روپے، لیڈی ولنگڈن ہسپتال ایک لاکھ 69 ہزار 785 روپے، گورنمنٹ سید میٹھا ہسپتال 3 لاکھ 14 ہزار 419 روپے، چلڈرن ہسپتال 3 لاکھ 39 ہزار 375 روپے، سروسز ہسپتال لاہور 4 لاکھ 88 ہزار 100 روپے، لیڈی ایچی سن ہسپتال 4 لاکھ ایک ہزار 693، پنجاب ڈینٹل ہسپتال 31 ہزار 876 روپے، نواز شریف ہسپتال یکی گیٹ لاہور 3 لاکھ 91 ہزار 2 روپے، میاں منشی ہسپتال 2 لاکھ 48 ہزار 360 روپے، کوٹ خواجہ سعید ہسپتال 7 لاکھ 99 ہزار 42 روپے۔

لاہور: شارٹ ٹریننگ کورسز کی تفصیلات

*1576: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز لاہور میں سال 2012 اور 2013 کے دوران کل کتنے شارٹ ٹریننگ کورس ہوئے؟

(ب) ان کورسز میں پنجاب بھر سے کل کتنے سپیشلسٹ ڈاکٹر نے شرکت کی؟

(ج) متذکرہ کورسز میں طبی تحقیق کے کون کون سے طریقے متعارف کروائے گئے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز پاکستان (سی پی ایس سی) ملک میں اعلیٰ تعلیم کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ اس وقت کالج کے 20 ہزار سے زائد ماہرین ملک بھر کے سول اور آرمی اداروں میں 85 فیصد سے زائد سپیشلسٹ ڈاکٹر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ یہ ملک کا واحد ادارہ ہے جو 69 مختلف شعبوں میں فیلوشپ کے امتحانات کروا رہا ہے۔ اس کا ہیڈ کوارٹر کراچی میں ہے۔

مذکورہ عرصہ کے دوران سی پی ایس پی کی جانب سے ڈاکٹرز کے لئے کروائے جانے والے تمام کورسز اور ورکشاپس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	کورس کا نام/تفصیل	تعداد کورسز/ورکشاپس	تعداد ڈاکٹرز
2012	کیمونیکیشن سکلز ریسرچ میتھڈولوجی بایو سٹیٹکس	76	2005
	اینڈ ڈیسر ٹیشن رائٹنگ	47	1450
	آئی ٹی	90	1765
	پرائمری سرجیکل سکیلز	26	695
	ایجوکیشن پلاننگ اینڈ ایلوویشن	08	224
	اسیسمنٹ اینڈ لیپٹنس	10	285
	سپروائزر سکیلز	13	300
	ایڈوانس ٹرامالائف سپورٹ کورس	13	184
	ایڈوانس کارڈیک لائف سپورٹ کورس	19	177
	بیسک لائف سپورٹ کورس	29	317
	پیڈیاٹرکس ایڈوانس لائف سپورٹ کورس	02	13

سال	کورس کا نام/تفصیل	تعداد کورسز/ورکشاپس	تعداد ڈاکٹرز
2013	کیمونیکیشن سکیلز ریسرچ میتھڈولوجی بایو سٹیٹکس	53	1450
	اینڈ ڈیسر ٹیشن رائٹنگ	34	1041
	آئی ٹی	61	1437
	پرائمری سرجیکل سکیلز	28	887
	ایجوکیشن پلاننگ اینڈ ایلوویشن	09	245
	اسیسمنٹ اینڈ لیسٹینس	07	202
	سپروائزر سکیلز	04	105
	ایڈوانس ٹراما لائف سپورٹ کورس	17	272
	ایڈوانس کارڈیک لائف سپورٹ کورس	13	208
	بیسک لائف سپورٹ کورس	60	960

(ب) ڈاکٹرز کی تعداد مع کورس تفصیل جز (الف) میں درج ہے۔

(ج) متذکرہ کورسز کے لئے کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز پاکستان نے تمام ایڈوانس طریقے بشمول Distant learning, Video Link, Research Methodology اور ورکشاپس وغیرہ شامل ہیں، متعارف کروائے ہیں۔

ضلع قصور: ٹی ایچ کیو ہسپتال چونیاں کا قیام ودیگر تفصیلات

*1587: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال چونیاں ضلع قصور کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) اس ہسپتال میں کون کون سے شعبہ جات کام کر رہے ہیں اور اس وقت کتنے شعبوں کے ڈاکٹرز نہ ہیں اور کیوں؟

(ج) اس ہسپتال میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ وخالی اسامیاں کتنی ہیں؟

(د) ان خالی اسامیوں کو کب تک پُر کر دیا جائے گا؟

(ہ) اس ہسپتال میں کن کن شعبوں کے قیام کی اشد ضرورت ہے اور وہ کب تک قائم کر دیئے جائیں گے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال چونیاں 1972 میں قائم ہوا۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں مندرجہ ذیل شعبہ جات کام کر رہے ہیں۔

شعبہ ایمرجنسی، آؤٹ ڈور، انڈور، شعبہ اطفال، شعبہ امراض چشم، شعبہ ہومیوپیتھک، شعبہ طب، گائنی وامراض نسواں اور ڈینگی وارڈ۔

مذکورہ ہسپتال میں گائناکالوجسٹ، انستھزیاٹیسٹ، ریڈیالوجسٹ، فزیشن، پتھالوجسٹ اور ENT سپیشلسٹ کی اسامیاں خالی ہیں۔ حکومت پنجاب صوبہ بھر کے تمام ہسپتالوں میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی خالی اسامیاں پر کرنے کے لئے دن رات کوشاں ہے اور اس سلسلے میں 198 سپیشلسٹ ڈاکٹرز کو PPSC کے ذریعے بھرتی کر کے تعینات کیا جارہا ہے۔ اس کے علاوہ سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے پروموشن کمیٹی قائم کی گئی ہے جس کے ذریعے ایسے میڈیکل آفیسرز اور وومن میڈیکل آفیسرز بی ایس۔17 جن کے پاس متعلقہ سپیشلسٹی میں مطلوبہ قابلیت کی حامل ڈگری ہے کو بطور سپیشلسٹ ڈاکٹرز تعینات کر کے، سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو پر کیا جارہا ہے۔

(ج) مذکورہ ہسپتال میں میڈیکل آفیسر کی آٹھ جبکہ وومن میڈیکل آفیسر کی تین اسامیاں منظور شدہ ہیں جو کہ تمام پر ہیں۔ ڈاکٹرز کی تمام گریڈز اور specialties کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حکومت پنجاب محکمہ صحت نے حال ہی میں 2000 میڈیکل آفیسرز اور 798 وومن میڈیکل آفیسرز اور 198 سپیشلسٹ ڈاکٹرز کو PPSC کے ذریعے بھرتی کیا ہے تاکہ خالی اسامیوں کو پُر کیا جاسکے۔ اس کے علاوہ سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے پروموشن کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ جس میں میڈیکل آفیسرز اور وومن میڈیکل آفیسرز BS-17 جن کے پاس متعلقہ سپیشلسٹی میں مطلوبہ قابلیت کی حامل ڈگری ہوگی، کو ترقی دے کر سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو پُر کیا جائے گا۔

اس کے علاوہ کچھ اسامیاں بذریعہ پروموشن پُر کی جاتی ہیں جن کو جلد ہی بذریعہ پروموشن پُر کر دیا جائے گا۔

(ہ) مذکورہ ہسپتال میں تمام ضروری شعبہ جات، جو کہ ٹی ایچ کیو لیول کے ہسپتال میں ہوتے ہیں، موجود ہیں اور احسن طریقے سے مریضوں کو طبی سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔

ضلع قصور: ٹی ایچ کیو ہسپتال چونیاں میں طبی مشینری و مفت ادویات کی فراہمی کی تفصیلات

*1588: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال چونیاں ضلع قصور میں کون کون سی طبی مشینری ہے؟

(ب) اس ہسپتال میں مریضوں کے ٹیسٹ کے لئے کون کون سی مشینری ہے اور کون کون سی مشینری کب سے بند پڑی ہے؟

(ج) اس ہسپتال میں کون کون سی طبی مشینری کی ضرورت ہے اور یہ کب تک مہیا کر دی جائے گی؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس ہسپتال میں غریب مریضوں کے ٹیسٹ کئے جاتے ہیں اور نہ ہی مفت ادویات دی جاتی ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ جن ٹیسٹوں کی ہسپتال میں سہولت موجود ہے وہ بھی نہیں کئے جاتے کیونکہ ہسپتال انتظامیہ کے افسران و اہلکاران اپنی یا اپنے رشتہ دار/عزیزوں کی لیبارٹریاں چونیاں شہر میں کام کر رہی ہیں؟

(و) کیا حکومت مذکورہ بالا حقائق کے پیش نظر مذکورہ ہسپتال میں غریب مریضوں کے ٹیسٹ، مفت ادویات کی فراہمی و دیگر مسائل حل کے لئے ٹھوس اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مذکورہ ہسپتال میں ٹی ایچ کیو لیول ہسپتال کی تمام طبی مشینری بشمول Ultrasound، X-R Plant، انستھزیا مشین، نیوبلائزر، سکر مشین، آپریشن تھیٹر کا مکمل سامان، لیبر روم کا مکمل سامان اور ایمبولینس وغیرہ شامل ہیں، موجود ہے۔

(ب) ضروری طبی ٹیسٹوں کی تمام مشینری/سہولیات مثلاً

Cholesterol, S. Blirubin, BSR, CBC, Anti HB, ASO titer, RA Factor, S. Uric Acid, S. Creatinine, S. Urea B.T, C.T (Clothing time), WIdal Test, HIV (AIDs), Anti HCV, SAG, UPT (Urine Pregnancy Test), Urine C/E, (Bleeding Time), Malaria Sputum Test, Semen Analysis and Dengue NSI

موجود ہے اور کوئی بھی مشین خراب نہ ہے۔

(ج) ضرورت کے مطابق تمام طبی مشینری موجود ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے بلکہ مذکورہ ہسپتال میں تمام مریضوں کو بلاتفریق مفت ادویات اور لیبارٹری میں موجود تمام طبی ٹیسٹوں کی سہولت مفت فراہم کی جا رہی ہے۔ کارکردگی کی سالانہ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ہسپتال کی لیبارٹری میں موجود سہولیات کے مطابق تمام ٹیسٹ ہسپتال میں ہی کئے جاتے ہیں اور ہسپتال کے کسی بھی اہلکار یا ان کے رشتہ دار کی ہسپتال سے باہر لیبارٹری نہ ہے۔

(و) حکومت پنجاب پہلے ہی دستیاب وسائل کے مطابق مریضوں کو مفت ادویات اور لیبارٹری ٹیسٹوں کی سہولیات میسر کر رہی ہے اور آئندہ بھی یہ سہولیات مریضوں کو مفت مہیا کرتی رہے گی۔

پنجاب میں ہیلتھ ورکرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1592: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں کل کتنی ہیلتھ ورکرز کام کر رہی ہیں اور ان کی تنخواہوں پر 13-2012 کے دوران کل کتنے اخراجات ہوئے؟

(ب) پنجاب میں گزشتہ پانچ سال کے دوران لیڈی ہیلتھ ورکرز نے اپنا کتنا ٹارگٹ حاصل کیا سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پنجاب کے 36 اضلاع میں اس وقت 48,000 لیڈی ہیلتھ ورکرز کی تعیناتی کی گئی ہے۔ سپریم کورٹ کے 18۔ فروری 2013 کے حکم کے مطابق یکم جولائی 2013 سے ان کو ریگولر کرکے ان کے متعلقہ پے سکیلز کے مطابق ادائیگی کی جانا تھی جس کے لئے 7.99 بلین روپے درکار تھے جبکہ مالی سال 13-2012 میں نیشنل پروگرام برائے خاندانی منصوبہ بندی و بنیادی صحت پنجاب کو وفاقی حکومت سے کل 5.58 بلین روپے ملے جس میں سے لیڈی ہیلتھ ورکرز کو فکسڈ تنخواہ مبلغ -/8000 روپے کے حساب سے ادائیگی کی گئی۔ 13-2012 کے بقایا جات کی ادائیگی کے لئے مزید 2.4 بلین روپے درکار ہیں جس کے لئے وفاقی حکومت کو درخواست کی جا چکی ہے جبکہ مالی سال 14-2013 کے پہلے کوارٹر (جولائی تا ستمبر 2013)

کا بجٹ بھی ابھی تک نہیں مل سکا تاہم دفتر ہذا نے حکومت پنجاب سے Bridge Financing کروا کے اگست تک کی تنخواہیں فکسڈ ریٹ مبلغ -/8000 روپے کے حساب سے ادا کر دی ہیں۔

(ب) لیڈی ہیلتھ ورکرز نے اپنے covered area میں مندرجہ ذیل اہداف حاصل کئے:

- خاندانی منصوبہ بندی پر عمل کرنے والوں کی شرح بالترتیب 2008 میں 42فیصد، 2009 میں 43فیصد، 2010 میں 43فیصد، 2011 میں 42فیصد، 2012 میں 42فیصد رہی۔
- ماؤں کی شرح اموات بالترتیب ایک لاکھ زندہ پیدائش پر 2008 میں 140، 2009 میں 147، 2010 میں 121، 2011 میں 137، 2012 میں 138 رہی۔
- حاملہ ماؤں کو تشنج کے حفاظتی ٹیکوں کا کورس مکمل کرنے کی شرح بالترتیب 2008 میں 90فیصد، 2009 میں 94فیصد، 2010 میں 93فیصد، 2011 میں 95فیصد، 2012 میں 94فیصد رہی۔
- بچوں کے حفاظتی ٹیکوں کی شرح بالترتیب 2008 میں 89فیصد، 2009 میں 91فیصد، 2010 میں 92فیصد، 2011 میں 90فیصد، 2012 میں 91فیصد رہی۔
- ہنر مند افراد سے ڈلیوری کرانے کی شرح بالترتیب 2008 میں 71فیصد، 2009 میں 70فیصد، 2010 میں 70فیصد، 2011 میں 76فیصد، 2012 میں 73فیصد رہی۔

ضلع لیہ: تحصیل چوبارہ کے بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز ہسپتال کی تفصیلات

*1641: سردار قیصر عباس خان مگسی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل چوبارہ ضلع لیہ کے کسی بھی بی ایچ یو میں میڈیکل آفیسر نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) ٹی ایچ کیو ہسپتال چوبارہ میں ڈاکٹر پورے نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) پنجاب کا واحد ٹی ایچ کیو ہسپتال چوبارہ ایسا ہے جس میں صرف ایک سینٹری ورکر ہے جبکہ پورے پنجاب میں ہر ٹی ایچ کیو ہسپتال بارہ سینٹری ورکرز ہیں۔ٹی ایچ کیو چوبارہ میں سینٹری ورکرز نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں۔کیا حکومت وہاں مزید سینٹری ورکرز کو بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(د) موضع نواں کوٹ تحصیل چوبارہ میں صرف ایک بی ایچ یو ہے۔یہ صحرائی علاقہ ہے یہاں 25 مربع کلو میٹر تک صحت کی کوئی سہولت میسر نہ ہے۔کیا حکومت اس بی ایچ یو کو اپ گریڈ کر کے آر ایچ سی بنانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل چوبارہ ضلع لیہ میں مندرجہ ذیل چھ بنیادی مراکز صحت کام کر رہے ہیں۔ بی ایچ یو خیرے والا، بی ایچ یو نواں کوٹ ، بی ایچ یو رفیق آباد، بی ایچ یو شیر گڑھ ، بی ایچ یو چک 300TDA اور بی ایچ یو چک 325TDA۔ مذکورہ چھ بی ایچ یوز میں سے چار پر ڈاکٹرز تعینات ہیں جبکہ بی ایچ یو نواں کوٹ اور شیر گڑھ پر ڈاکٹر ز کی اسامیاں خالی ہیں۔ مذکورہ دونوں BHUs پر PPSC کے ذریعے نئے بھرتی ہونے والے ڈاکٹرز کو تعینات کیا گیا تھا تاہم دونوں ڈاکٹرز نے ان بی ایچ یوز پر جوائن نہیں کیا۔

(ب) ٹی ایچ کیو ہسپتال چوبارہ صحرائی علاقے میں واقع ہے اور آبادی سے بھی باہر ہے اس لئے وہاں کوئی بھی ڈاکٹر تعینات ہونے کو تیار نہیں ہوتا جس کی وجہ سے مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹرز کی اسامیاں خالی رہتی ہیں۔

تاہم حال ہی میں 2000 میڈیکل آفیسر ز اور 798 وومن میڈیکل آفیسر ز اور 198 سپیشلسٹ ڈاکٹرز کو PPSC کے ذریعے بھرتی کیا گیا ہے تاکہ خالی اسامیوں کو پُر کیا جاسکے۔ اس کے علاوہ سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے پروموشن کمیٹی قائم کی گئی ہے جس میں میڈیکل آفیسرز اور وومن میڈیکل آفیسرز BS-17 جن کے پاس متعلقہ سپیشلسٹی میں مطلوبہ قابلیت کی حامل ڈگری ہوگی، کو ترقی دے کر سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو پُر کیا جائے گا۔

(ج) مذکورہ ہسپتال پر سینٹری ورکر کی ایک ہی سیٹ منظور شدہ ہے اس لئے ایک ہی سینٹری ورکر تعینات ہے تاہم سینٹری ورکرز کی گیارہ اسامیوں کی منظوری کا کیس محکمہ صحت میں زیر غور ہے جس پر محکمہ خزانہ کی منظوری کے بعد سینٹری ورکرز کی گیارہ اسامیاں create کرکے بھرتی کرلی جائے گی۔

(د) یہ بات درست ہے موضع نواں کوٹ تحصیل چوبارہ میں ایک ہی بی ایچ یو ہے اور یہ صحرائی علاقہ ہے۔ حکومت اس بی ایچ یو کو اپ گریڈ کرکے آر ایچ سی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تاہم اس کا دارومدار فنڈز کی فراہمی پر ہے۔

لاہور: سروسز ہسپتال میں ذیابیطس سنٹر میں سرکاری ملازمین کو سہولیات فراہم کرنے کی تفصیلات

*1645: ڈاکٹر محمد افضل: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سروسز ہسپتال لاہور میں ذیابیطس سنٹر پرنسپل SIMS کی زیر نگرانی چل رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سرکاری ملازمین جنہیں علاج معالجہ کی سہولتیں مفت فراہم کی جاتی ہیں ان کو بھی مذکورہ بالا سنٹر میں میڈیکل سلپ کے لئے مبلغ۔/130 روپے دینے پڑتے ہیں اور کوئی سپیشل کاؤنٹر سرکاری ملازمین کے لئے مخصوص نہ ہے؟

(ج) کیا حکومت سرکاری ملازمین کے مذکورہ مسئلہ کے حل کے لئے کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) ہسپتال ہذا کے ذیابیطس سنٹر میں تمام سرکاری ملازمین کو علاج معالجہ کی سہولت مفت فراہم کی جاتی ہے صوبائی محتسب اعلیٰ پنجاب کے حکم کے مطابق سرکاری ملازمین سے جو فیس لی جاتی ہے وہ اسی دن سرکاری ملازم کی تصدیق کرنے کے بعد واپس کر دی جاتی ہے اس ضمن میں سرکاری ملازمین کو ہسپتال ہذا سے علاج کا ایک کارڈ جاری کیا جاتا ہے جس کے دکھانے سے سرکاری ملازمین سے فیس کی وصولی نہیں کی جاتی اور وہ کارڈ دکھا کر اپنا علاج مفت کرواتے ہیں۔

(ج) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ہسپتال ہذا میں سرکاری ملازمین کو علاج معالجہ کی سہولیات مفت فراہم کر رہا ہے۔

لاہور: سکول آف فزیو تھراپی میو ہسپتال میں طلباء وطالبات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1686: ڈاکٹر فرزانہ نذیر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سکول آف فزیو تھراپی میو ہسپتال لاہور میں اس وقت کلاس وار طلباء وطالبات کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) مذکورہ سکول میں ناردرن ایریا اور کشمیر کے لئے کتنی سیٹوں کا کوٹا مختص کیا گیا ہے نیز دور دراز کے طلباء وطالبات کی رہائش کا کیا انتظام ہے؟

(ج) سکول آف فزیو تھراپی میں پڑھانے والے سٹاف کی تعداد اور کوالیفکیشن کے بارے میں آگاہ کریں؟

(د) سکول آف فزیو تھراپی کے پرنسپل کا نام اور تعلیمی قابلیت کے بارے میں بتائیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ہائر ایجوکیشن کمیشن کے منظور شدہ نصاب کے تحت فزیو تھراپی کے پانچ سالہ کورس کے بعد ایک سال کی ہاؤس جاب لازمی ہے؟

(و) سکول آف فزیو تھراپی اور فزیو تھراپی ڈیپارٹمنٹ کے لئے 14-2013 کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے؟

(ز) فزیو تھراپی ڈیپارٹمنٹ میو ہسپتال میں مریضوں کے علاج کے لئے کیا کیا سہولیات میسر ہیں مشینوں کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ح) فزیو تھراپی ڈیپارٹمنٹ میں کام کرنے والے میل اور فی میل فزیو تھراپسٹ کی تعداد کے بارے میں بتائیں اور روزانہ آؤٹ ڈور میں کتنے مریض علاج کروانے کے لئے آتے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سکول آف فزیو تھراپی میو ہسپتال لاہور میں طلباء وطالبات کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

کلاس	طالبات	طلباء	کل تعداد
فرسٹ ایئر	22	22	44
سیکنڈ ایئر	29	26	55
تھرڈ ایئر	24	18	42
فورتھ ایئر	17	05	22
فائنل ایئر	فائنل ایئر کی کلاس اپریل 2014 سے شروع ہو گی۔		

(ب) مذکورہ سکول صرف پنجاب کے لئے مختص ہے اور اس میں پنجاب کے چھ under develop اضلاع کے لئے دو دو سیٹیں مختص ہیں۔اسی طرح فاٹا اور آزاد کشمیر کے لئے بھی دو سیٹیں مختص ہیں۔نیز دور دراز کے طلباء کے لئے رہائش کا کوئی بندوبست نہیں اور یہ اپنی رہائش کا خود انتظام کرتے ہیں۔

(ج) سکول آف فزیو تھراپی میو ہسپتال لاہور میں فزیو تھراپی کے مضامین پڑھانے والے اساتذہ کی سرکاری تقرری کی تعداد دو ہے لیکن اپنی مدد آپ کے تحت تمام فزیو تھراپسٹ اپنے مریضوں کے علاج کے فرائض کے ساتھ ساتھ تعلیمی خدمات بھی انجام دے رہے ہیں نیز یہ تمام فزیو تھراپسٹ تعلیمی طور پر ٹرانزیشنل ڈاکٹر آف فزیو تھراپی اور ایم فل کی ڈگریوں کے حامل ہیں۔

(د) سکول آف فزیو تھراپی کی پرنسپل کا نام صالحہ سلیم بخاری ہے اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل درج ذیل ہے:

I) بی ایس سی فزیو تھراپی (ایک سالہ ایڈیشنل کورس مساوی بی ایس فزیو تھراپی)

II) ایم فل فزیو تھراپی

III) ایم بی اے (ایگزیکٹو)

(ہ) جی ہاں! یہ بالکل درست ہے۔

(و) سکول آف فزیو تھراپی اور فزیو تھراپی ڈیپارٹمنٹ کے لئے حکومت نے الگ سے کوئی بجٹ مختص نہیں کیا گیا تاہم ہسپتال کے باقی شعبوں کی طرح فزیو تھراپی ڈیپارٹمنٹ کی روزمرہ ضروریات کو ہسپتال کے بجٹ سے پورا کیا جاتا ہے۔

(ز) فزیو تھراپی ڈیپارٹمنٹ میو ہسپتال لاہور میں مریضوں کی خدمات کے لئے سہولیات اور ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

الٹرا ساؤنڈ مشینیں 11 عدد، ہاٹ پیک 2 عدد، الیکٹرک سٹیمولیٹر 03 عدد، ٹریکشن مشین 4 عدد، مائیکرو ویو ڈایاتھری 2 عدد تمام ورزشی آلات اور تمام ہائیڈرو تھراپی آلات۔ مندرجہ بالا تمام مشینیں چالو حالت میں ہیں۔

(ح) فزیو تھراپی ڈیپارٹمنٹ میں اس وقت پانچ مرد اور گیارہ خواتین بطور فزیو تھراپسٹ کام کر رہے ہیں اور فزیو تھراپی آؤٹ ڈور میں تقریباً 70 مریض روزانہ علاج کے لئے آتے ہیں۔

صوبہ میں عطائی ڈاکٹرز و حکیموں کے خلاف کارروائی کرنے کی تفصیلات

*1692: سردار محمد آصف نکئی: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں عطائی ڈاکٹرز اور حکیموں کی بھرمار ہو چکی ہے؟

(ب) کیا حکومت عوام الناس کی زندگیوں کے تحفظ کے لئے عطائی ڈاکٹروں اور عطائی حکیموں کے خلاف مہم چلانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) سال 2012 سے جولائی 2013 تک کتنے عطائی ڈاکٹروں اور حکیموں کے خلاف کارروائی کی گئی، تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں عطائی ڈاکٹرز اور حکیموں کی بھرمار ہو چکی ہے۔

(ب) پنجاب سرکار اور ضلعی حکومتوں کے باہمی اشتراک سے عوام الناس کی زندگیوں سے کھیلنے والے عطائی ڈاکٹروں اور حکیموں کے خلاف بلا اختیار بھرپور کارروائی جاری رکھے ہوئے ہیں۔

(ج) سال 2012 سے جولائی 2013 تک محکمہ صحت نے عطائی ڈاکٹروں اور حکیموں کے خلاف بھرپور کارروائی کرتے ہوئے صوبہ پنجاب میں 4930 عطائی ڈاکٹروں کے کلینکس کا معائنہ کیا جن میں 2820 کے چالان کئے، 1497 کلینکس کو سربمہر کیا اور 34661700/- روپے جرمانے کی مد میں سرکاری خزانے میں جمع ہوئے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں لیڈی ہیلتھ ورکرز کو تشدد کا نشانہ بنانے کے واقعات و دیگر تفصیلات

*1699: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جنوری 2012 سے جولائی 2013 تک پنجاب میں لیڈی ہیلتھ ورکرز کو تشدد کا نشانہ بنانے کے کتنے واقعات ہوئے؟

(ب) تشدد کے واقعات میں ملوث افراد کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پنجاب کے 36 اضلاع سے حاصل کردہ اعداد و شمار کے مطابق جنوری 2012 سے جولائی 2013 کے دوران پنجاب میں لیڈی ہیلتھ ورکرز پر تشدد کے کل دس واقعات ہوئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(1) ضلع گجرات میں دو لیڈی ہیلتھ ورکرز کو پولیو ڈیوٹی کے دوران تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

(2) ضلع لاہور میں ایک لیڈی ہیلتھ ورکر کو ڈینگی سروے کے دوران تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

(3) ضلع راولپنڈی میں دو لیڈی ہیلتھ ورکرز کو پولیو ڈیوٹی کے دوران تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

(4) ضلع ساہیوال میں چار لیڈی ہیلتھ ورکرز اور ایک لیڈی ہیلتھ سپروائزر کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

(ب) مندرجہ بالا تشدد کے تمام واقعات میں ملوث افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کروائی گئی ہے۔ ضلع لاہور اور ضلع ساہیوال میں سوائے لیڈی ہیلتھ سپروائزر کے کیسز resolve ہو گئے ہیں۔

فیصل آباد: آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1711: جناب جعفر علی ہوچہ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔57 فیصل آباد میں سرکاری ہسپتال، آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز کہاں کہاں کام کر رہے ہیں؟

(ب) ہر ہسپتال اور مراکز صحت میں اس وقت ڈاکٹرز کی کتنی اور کس کس گریڈ کی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) ہر سنٹر اور ہسپتال میں کون کون سی missing facilities ہیں؟

(د) کیا حکومت ان سنٹرز اور ہسپتالوں میں ڈاکٹرز ضرورت کے مطابق فراہم کرنے اور missing facilities پوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی۔57 فیصل آباد میں درج ذیل سات بی ایچ یوز ہیں:
BHU 603/GB, BHU 427/GB, BHU, 426/GB, BHU 418/GB, BHU 608/GB, BHU 404/GB, BHU 615/GB

(ب) تمام مراکز صحت پر ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں تفصیل درج ذیل ہے:
بی ایچ یوز/603 گ ب، ڈاکٹر محمد یحییٰ، بی ایچ یو GB/427 ڈاکٹر شہزاد انور، بی ایچ یو GB/426، اضافی چارج ڈاکٹر محمد یحییٰ، بی ایچ یو GB/418 ڈاکٹر غلام مصطفیٰ، بی ایچ یو GB/404 ڈاکٹر فاروق، بی ایچ یو GB/608 ڈاکٹر اجمل، بی ایچ یو GB/615 ڈاکٹر آصف رسول۔

(ج) مذکورہ بالا مراکز صحت میں سے تین مراکز صحت بی ایچ یو 603، بی ایچ یو 608 اور بی ایچ یو 404 کی چار دیواری قابل مرمت ہے۔

(د) تمام بی ایچ یوز پر ڈاکٹرز تعینات ہیں اور مریضوں کو طبی سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔ جن مراکز صحت کی چار دیواری قابل مرمت ہے ان کی مرمت کے لئے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ محکمہ صحت اقدامات کر رہی ہے۔

ضلع مظفر گڑھ: ٹی ایچ کیو ہسپتال کوٹ ادو میں مریضوں کو سہولیات کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*1743: **ملک احمد یار ہنجرا:** کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ میں مریضوں کو کیا کیا سہولیات میسر ہیں، مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ب) مذکورہ بالا ہسپتال کتنے بستروں پر مشتمل ہے اور کتنے وارڈز موجود ہیں۔ زنانہ / مردانہ وارڈز کی تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ بالا ہسپتال کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مذکورہ ہسپتال میں مریضوں کے لئے مندرجہ ذیل سہولیات دستیاب ہیں۔
ہر قسم کے مریضوں کے لئے جنرل آؤٹ ڈور، چوبیس گھنٹے ایمرجنسی کی سہولت، حاملہ خواتین کے لئے چوبیس گھنٹے ڈیلیوری اور آپریشن کی سہولت، چوبیس گھنٹے ایمبولینس کی سہولت کے علاوہ میڈیکل سپیشلسٹ، سرجیکل سپیشلسٹ، گائناکالوجسٹ، آئی سرجن، پتھالوجسٹ، ریڈیالوجسٹ، چائلڈ سپیشلسٹ، اینستھزیا سپیشلسٹ، بلڈ بنک، ایکسرے، لیبارٹری اور الٹرا ساؤنڈ اور بچوں کے لئے حفاظتی ٹیکوں کا مرکز (EPI) سنٹر۔

(ب) مذکورہ ہسپتال 60 بستروں پر مشتمل ہے۔ وارڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:

مردانہ سرجیکل وارڈ	12 بیڈز
زنانہ سرجیکل وارڈ	12 بیڈز
مردانہ میڈیکل وارڈ	12 بیڈز
زنانہ میڈیکل وارڈ	12 بیڈز
گائنی وارڈ اور ایمرجنسی وارڈ	2، بیڈز فی وارڈز

(ج) گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق ہر تحصیل میں ایک ٹی ایچ کیو ہسپتال بنایا جاتا ہے۔اس پالیسی کے مطابق ٹی ایچ کیو ہسپتال کوٹ ادو میں موجود ہے تاہم ابھی تک ضلعی حکومت کی طرف سے اس کو اپ گریڈ کرنے کی تجویز موصول نہ ہوئی ہے۔جونہی ضلعی حکومت کی طرف سے اس سلسلے میں تجویز موصول ہو گئی اس کی فزیبلٹی اور وسائل کی دستیابی کو مدنظر رکھتے ہوئے زیر غور لایا جائے گا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں محکمہ صحت سے متعلقہ میرا ایک سوال نمبر 524 تھا جس بارے میں آپ نے action لینے کی ہدایت کی تھی لیکن اس پر ابھی تک کوئی action نہیں ہوا۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! میں نے ڈاکٹر مراد راس صاحب کے ساتھ commitment کی ہوئی ہے۔آپ ان کے ساتھ ابھی بیٹھ جائیں اور ان کی جو بھی reservations ہیں ان کو دُور کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جی، بہتر ہے۔میں ڈاکٹر مراد راس صاحب کے ساتھ ابھی بیٹھنے کو تیار ہوں۔وہ میرے ساتھ چلیں میں ان کے تمام خدشات دُور کروں گا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آج کے سوالات میں میرا سوال نمبر 1587 ہے اور وہ take up نہیں ہو سکا۔یہ بہت ہی اہم سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! اس میں میرا کیا قصور ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا ابھی تو کوئی قصور نہیں ہے اور میں صبح سے اس کا انتظار کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بات یہ ہے کہ میں صبح سے سب معزز ممبران سے کہہ رہا ہوں کہ مختصر ضمنی سوال کریں۔سب محنت کر کے آتے ہیں اور اگر سوال take up نہ ہوں تو انہیں دکھ ہوتا ہے۔وقفہ سوالات کے لئے rules میں ایک وقت مختص کیا ہوا ہے۔اب میں کیا کر سکتا ہوں؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ اس سوال کو pending فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ایسا نہیں ہو سکتا۔ I am sorry. تشریف رکھیں۔لاء منسٹر صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! پریس گیلری سے ہمارے صحافی بھائیوں نے walkout کیا تھا تو آپ نے وزراء پر مشتمل ایک کمیٹی بھیجی تھی۔ اب انہوں نے بائیکاٹ ختم کر دیا ہے لیکن انہوں نے ایک دو چیزوں کی وضاحت چاہی ہے کہ اُن کے متعلق on the floor of the House بات ہو جائے تو میں اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ بائیکاٹ ختم کر کے واپس پریس گیلری کیمٹی میں تشریف لائے۔ جہاں تک PEMRA کے پانچ ممبران کا کل کا مؤقف ہے اُس کے متعلق میں categorically یہ وضاحت کرتا ہوں کہ یہ اُن پانچ ممبران کا مؤقف ہے، یہ فیصلہ نہیں ہے اور اس کی وضاحت PEMRA نے بھی کر دی ہے۔ اگر اس کو بنیاد بنا کر کیبل آپریٹرز نے "جیو" چینل کو کسی جگہ پر بند کیا ہے تو وہ غیر قانونی ہے اس کا ہم نوٹس لیں گے۔ کیبل آپریٹرز کو اس بات کا کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ without orders of any lawful authority کسی چینل کا نمبر change کریں یا کسی چینل کی نشریات کو کسی علاقہ میں بند کریں اور لوگوں کو مجبور کریں کہ وہ اُس چینل کو نہ دیکھ سکیں۔ کیبل آپریٹرز کو قطعی طور پر اس کا کوئی اختیار نہیں ہے اور اگر اُن کا کوئی ایسا عمل ہے تو یہ بالکل غیر قانونی ہے اور جس کا نوٹس لیا جائے گا۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ انہوں نے کسی بھی چینل کو بند کرنے کی بات کی ہے تو اس کے اوپر ہمارا بڑا واضح مؤقف ہے کہ جہاں تک صحافی بھائیوں کے روزگار کا معاملہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ روزگار سے بھی زیادہ صحافتی آزادی اور جمہوری آزادی کا معاملہ ہے اس لئے ہم کسی بھی چینل پر کسی قدغن یا پابندی کے حق میں نہیں ہیں۔ حامد میر صاحب پر جو قاتلانہ حملہ ہوا ہے جہاں تک اُس وقوعہ کے ملزمان کی گرفتاری کی بات ہے اس سے پہلے بھی یہ بات متعدد بار ہو چکی ہے میں آج بھی بھرپور الفاظ میں حامد میر پر قاتلانہ حملہ کی مذمت کرتا ہوں اور حامد میر کو اُس کے جرأت مندانہ کردار پر سلام پیش کرتا ہوں۔ حکومت سندھ اور وفاقی ایجنسیاں جو کراچی میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کی ذمہ دار ہیں اُن سے یہ ہمارا مطالبہ ہے کہ حامد میر پر قاتلانہ حملہ کے ملزموں کو فی الفور گرفتار کیا جائے۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ میں بھی صحافی بھائیوں کا پریس گیلری کمیٹی میں واپس تشریف لانے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔پہلی تحریک التوائے کار نمبر 339/14 ڈاکٹر مراد راس، محترمہ شُنیلا رُوت، محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی طرف سے ہے۔ جی، وزیر صاحب!

ٹولنٹن مارکیٹ لاہور میں بیمار جانوروں کی کھلے عام فروخت جاری

(---جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر!یہ درست ہے کہ ٹولنٹن مارکیٹ میں ناجائز تجاوزات، گندگی، سیوریج، سڑکوں کی ٹوٹ پھوٹ، گاڑیوں کی غیر ضروری پارکنگ، چھوٹے بیمار جانوروں یعنی مرغیوں کی فروخت جیسے مسائل ہیں لیکن ان سب مسائل پر کارروائی کرنا مختلف محکمہ جات کے دائرہ اختیار میں آتا ہے جیسے ناجائز تجاوزات کے خلاف کارروائی کرنا متعلقہ ٹی ایم اے کی ذمہ داری ہے، صفائی ستھرائی کی ذمہ داری لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی ہے اور سڑکوں کی مرمت واُن کی دیکھ بھال کرنا محکمہ شاہرات کے ذمہ ہے جبکہ سیوریج کے مسائل کو حل کرنا واسا کا اختیار ہے۔ محکمہ لائیو سٹاک لاہور کے متعین کردہ انسپکٹرز باقاعدگی سے انسپکشن کرتے ہیں اور مُضر صحت گوشت بیچنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر!دسمبر 2013 سے لے کر اب تک ٹولنٹن مارکیٹ اور اس سے ملحقہ داتا گنج بخش ٹاؤن میں raids 428 کئے گئے، FIR's 62 درج کی گئیں اور 1604 کلو گرام گوشت mutton and beaf تلف کیا گیا۔ جہاں تک چھوٹے اور بیمار جانوروں اور مرغیوں کی فروخت کا تعلق ہے اس میں ملوث افراد کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے قانون منظوری کے مراحل میں ہے تاہم گاہک حضرات کی آگاہی کے لئے محکمہ لائیو سٹاک لاہور پہلے سے ہی پوسٹرز جو کہ مفید ہدایات پر مشتمل ہیں، کے ذریعے تشہیری مہم چلائی جارہی ہے۔ وزن بڑھانے سے متعلق پانی کے استعمال بذریعہ ٹیکہ جات تکنیکی طور پر ممکن نہیں ہے۔مزید برآں Special Assistant to Chief Minister for Live Stock & Dairy Development Department کی ہدایات کی روشنی میں City District Government Lahore کو ناجائز تجاوزات، گندگی، سڑکوں کی ٹوٹ پھوٹ اور

گاڑیوں کی پارکنگ کے سلسلہ میں ضروری کارروائی عمل میں لانے کے لئے ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/340۔ محترمہ شُنیلا رُوت، محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی طرف سے ہے۔ جی، وزیر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending فرمالیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/341 چودھری مونس الٰہی، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کی طرف سے ہے۔ جی، وزیر صاحب!

پنجاب کے ہسپتالوں میں آڈیالوجسٹ نہ ہونے کی وجہ سے سماعت سے محروم بچے علاج سے محروم

(---جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ اس وقت محکمہ صحت حکومت پنجاب کی اولین ترجیح ہے۔ حکومت پنجاب ماہرین طب کی سہولیات کو عوام تک پہنچانے میں دن رات محنت کر رہی ہے۔ حکومت پنجاب کے یہ اقدامات نہایت قابل تحسین ہیں جو کہ حکومت نہایت سنجیدگی کے ساتھ ڈاکٹرز کی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ حال ہی میں حکومت پنجاب نے محکمہ صحت میں دو ہزار میڈیکل آفیسرز، 793 وومن میڈیکل آفیسرز اور تقریباً دو سو کے قریب consultants, specialist doctors کے علاوہ teaching cadre کی خالی اسامیوں پر بھی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سے تعیناتیاں کی ہیں۔ علاوہ ازیں ترقی کے ذریعے سے بھی specialist doctors کی کمی کو پورا کرنے کی بھرپور اور سنجیدگی کے ساتھ کوشش کی جارہی ہے۔ بچوں میں hearing screening کے لئے میڈیکل ماہرین کی تعیناتی اور آلات کی فراہمی حکومت پنجاب کی اوّلین ترجیح ہے اور اس کی کمی کو پورا کرنے کی انتہائی سنجیدہ کوشش کی جارہی ہے تاکہ یہ سہولیات صوبہ بھر کے لوگوں کو بہم پہنچائی جائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/ 378 سید طارق یعقوب صاحب کی طرف سے ہے۔ یہ ابھی پڑھی جانی ہے۔ جی، سید طارق یعقوب صاحب!

کالونی شوگر ملز تحصیل پھالیہ سے ملحقہ ڈسٹلری کے فضلے سے عوام الناس ہیپاٹائٹس جیسے موذی مرض میں مبتلا

سید طارق یعقوب: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ کالونی شوگر ملز واقع کرمانوالہ تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین کے ساتھ ایک ڈسٹلری قائم ہے جس کے فضلہ کو عام سیم نالہ میں پھینک دیا جاتا ہے، جس سے آبی حیات بالکل ختم ہو رہی ہے اور اس زہریلے فضلہ کی وجہ سے آس پاس کے اٹھارہ دیہات ہر وقت (چوبیس گھنٹے) نہایت گندی بدبو کی لپیٹ میں رہتے ہیں۔ عوام الناس ہیپاٹائٹس سی اور دمہ کی بیماریوں میں مبتلا ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ زمینی پانی بھی آلودہ ہو چکا ہے۔ قانون کے مطابق فضلہ کی مناسب ڈسپوزل نہ کرنے کی وجہ سے مل مالکان کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی جانی چاہئے لیکن نامعلوم وجوہات کی وجہ سے محکمہ ماحول، شوگر مل مالکان کے خلاف کارروائی کرنے سے گریزاں ہے۔ جس سے عوام الناس میں سخت اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سندھو صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ تحفظ ماحول حکومت پنجاب نے کالونی شوگر ملز اینڈ ڈسٹلری کرمانوالہ کے خلاف کارروائی کا آغاز 2007 میں کیا۔ مختلف اوقات میں کالونی شوگر ملز اینڈ ڈسٹلری کے wastage کے نمونہ جات ماحولیاتی لیبارٹری لاہور کو بھجوائے گئے جو کہ مقررہ معیار سے زیادہ پائے گئے جس پر ڈائریکٹر جنرل، تحفظ ماحول پنجاب نے کالونی شوگر ملز اور ڈسٹلری کرمانوالہ کے مالکان کو ذاتی شنوائی کا موقع دینے کے بعد تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے سیکشن۔16 کے تحت مورخہ 09-02-12 کو Environment Protection Order جاری کیا جس میں انتظامیہ کو treatment plant نصب کرنے کا گیارہ ماہ کا وقت دیا گیا لیکن کالونی شوگر ملز ڈسٹلری کے مالکان نے ایسا کوئی پلانٹ نصب نہ کیا۔ اس کے بعد اس کی بنیاد پر اُن کے خلاف

کیس Environment Tribunal Lahore میں دائر کر دیا گیا ہے جس کی آخری تاریخ 14-04-21 تھی۔ مزید برآں ڈی سی او منڈی بہاؤالدین نے بھی کالونی شوگر ملز اینڈ ڈسٹلری کو مورخہ 14-02-24 کو PLGO/2001 کے تحت ایکشن لیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے۔ یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/379 ملک مظہر عباس راں کی طرف سے ہے۔ جی، وزیر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending فرمالیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/411 جناب منان خان کی طرف سے ہے۔ جی، وزیر صاحب!

نارووال تا مریدکے سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے سے مسافروں کو پریشانی کا سامنا

(---جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ مریدکے، نارووال سڑک کی کل لمبائی 75.21 کلومیٹر ہے۔ مذکورہ سڑک کے پہلے 42 کلومیٹر ضلع شیخوپورہ میں، 33.21 کلومیٹر ضلع نارووال میں واقع ہیں۔ موجودہ سڑک کی بُری حالت اور ٹریفک میں روز بروز اضافہ کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت پنجاب نے اس سڑک کو دو رویہ کرنے کا منصوبہ 2011 میں منظور کیا جس کا کل تخمینہ لاگت 4219 ملین روپیہ ہے۔ حکومت پنجاب نے مالی سال 14-2013 تک 1850 ملین فنڈز مہیا کئے ہیں اور سڑک کی مرحلہ وار تعمیر جاری ہے۔ ضلع شیخوپورہ میں واقع لمبائی 42 کلومیٹر کے منصوبہ کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے مرحلہ میں 1375 فٹ لمبائی میں اوور ہیڈ برج کا کام جون 2011 میں الاٹ کیا گیا جو کہ جنوری 2014 تک 330 ملین روپیہ میں مکمل ہو چکا ہے جبکہ 13 کلومیٹر دو رویہ سڑک پر کام جاری ہے جو جولائی 2014 تک 329 ملین روپیہ میں مکمل کر دیا جائے گا۔ بقایا 29 کلومیٹر دو رویہ سڑک کا کام مالی سال 15-2014 میں فنڈز کی دستیابی پر الاٹ کیا جائے گا۔ اسی طرح ضلع نارووال میں واقع لمبائی 33.21 کلومیٹر کے منصوبوں کو تین

حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور پہلے مرحلہ لمبائی 11.94 کلومیٹر پر کام مالی سال 12-2011 میں شروع کر کے مارچ 2013 میں مکمل کیا گیا ہے جس پر کل لاگت 395 ملین روپیہ آئی۔ دوسرے حصے لمبائی 10.38 کلومیٹر کا کام اپریل 2013 میں شروع کیا گیا جس پر 338 ملین روپیہ لاگت آئی۔ اس کام کی رفتار تسلی بخش ہے اور جون 2014 تک مکمل کر دیا جائے گا۔ تیسرے اور آخری حصہ کی لمبائی 10.89 کلومیٹر کا کام مالی سال 15-2014 میں فنڈز کی دستیابی پر الاٹ کر دیا جائے گا۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 428/14 شیخ علاؤالدین صاحب اور محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی ہے۔ شیخ علاؤالدین صاحب باہر گئے ہوئے ہیں۔ محترمہ! اگر آپ پڑھنا چاہیں تو تحریک پڑھیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو pending کر لیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 452/14 ڈاکٹر مراد راس صاحب، ملک تیمور مسعود صاحب اور جناب احمد خان بھچر صاحب کی ہے۔ یہ ابھی پڑھی جانی ہے۔ جی، ملک تیمور مسعود صاحب!

پنجاب سیڈ کارپوریشن کے عملہ کی ملی بھگت سے غیر ملکی اور غیر معیاری بیج کی فروخت

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 24۔مارچ 2014 کی خبر کے مطابق محکمہ زراعت پنجاب اور محکمہ سیڈ کارپوریشن حکام کی عدم توجہ سے مارکیٹ میں غیر ملکی غیر معیاری بیج کی سپلائی نے کسانوں کو امتحان میں ڈال دیا ہے۔ خصوصاً بھارت کی کمپنیوں کا بیج مارکیٹ میں سر عام فروخت ہونے لگا۔ محکمہ سیڈ کارپوریشن کے عملے کی ملی بھگت سے غیر ملکی بیج فروخت کیا جا رہا ہے۔ کسانوں نے پنجاب کی زراعت تباہ کرنے کا سارا الزام بھارت پر لگایا ہے۔ بھارت کی گیارہ سے زائد کمپنیاں پاکستان کی مختلف غیر رجسٹرڈ کمپنیوں کے ساتھ مل کر صوبہ پنجاب میں اپنا بیج فروخت کر رہی ہیں۔ تفصیلات کے مطابق لاہور، فیصل آباد، اوکاڑہ، ساہیوال، گجرات، منڈی بہاؤالدین، میانوالی، جہلم، راولپنڈی، ملتان اور دیگر شہروں میں ان کمپنیوں نے بغیر لائسنس کے ایجنسیاں کھول رکھی ہیں۔ جہاں پر خصوصاً کپاس کی فصل

کے لئے تین برسوں سے فروخت بھی شامل ہے۔ محکمہ کے افسران اور دیگر عملے نے گزشتہ 9 ماہ کے دوران سیڈ ایکٹ 1973 کے تحت کوئی کارروائی نہیں کی اور اس مجرمانہ غفلت کی وجہ سے پاکستانی کسانوں کے خون پسینے کی کمائی غیر رجسٹرڈ غیر ملکی کمپنیاں باہر لے جا رہی ہیں۔ محکمہ فیڈرل سیڈ سرٹیفکیشن ڈیپارٹمنٹ اور محکمہ زراعت توسیع پنجاب کا عملہ سیڈ کمپنیوں کی ریگولر مانیٹرنگ کرنے کے لئے کوئی اقدامات نہیں اُٹھا رہا۔ اب کسانوں کو تصدیق شدہ بیج دستیاب نہیں ہے۔ کسانوں نے وزیر اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ پنجاب کی زراعت کو ایک منظم سازش کے ذریعے تباہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ محکمہ زراعت سیڈ کارپوریشن خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سندھو صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ پہلے اس بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ غیر ملکی غیر معیاری بیج کی فروخت کی ذمہ داری محکمہ زراعت یا پنجاب سیڈ کارپوریشن کی نہیں بلکہ وفاقی حکومت کے محکمہ سیڈ سرٹیفکیشن اینڈ رجسٹریشن کی ہے۔ متعلقہ وفاقی محکمہ کے مطابق پاکستان میں مختلف فصلات کا بیج کئی ممالک بشمول بھارت سے ہر سال درآمد کیا جاتا ہے۔ بیجوں کی درآمد کے لئے ایک مربوط نظام وضع کیا گیا ہے۔ بیج درآمد کرنے والی کمپنیاں پہلے Plant Protection کے محکمہ کے جاری شدہ امپورٹ پرمٹ کے حصول کے بعد تجرباتی سطح پر بھی نمونے درآمد کر کے دو سال کے لئے پاکستان کے تحقیقاتی اداروں کو جمع کراتے ہیں۔ دو سال کے تجربات کے نتائج کے بعد دوبارہ امپورٹ پرمٹ جاری کیا جاتا ہے اور جب بیج پاکستان کی بندرگاہوں پر پہنچتا ہے تو Plant Protection کا محکمہ بیماریوں اور نقصان کرنے والے کیڑوں کا تجزیہ کرنے کے لئے ان کے نمونے حاصل کرتا ہے جبکہ محکمہ وفاقی سیڈ سرٹیفکیشن اینڈ رجسٹریشن بیج کی کوالٹی اور خالص پن کا تجزیہ کرنے کے لئے نمونے حاصل کرتا ہے۔ اگر تجزیہ کے بعد بیج معیار پر پورا نہ اترے تو اسے مارکیٹ میں بیچنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ موجودہ مالی سال کے دوران درآمد شدہ بیجوں میں سے محکمہ وفاقی سیڈ سرٹیفکیشن اینڈ رجسٹریشن نے ایک لاکھ 32 ہزار 500 کلوگرام بیج غیر معیاری ہونے پر رد کر دیا اور بیچنے کی اجازت نہیں دی۔ پاکستان میں کوئی بھی بھارتی کمپنی یا ایجنسی بیج فروخت کرنے کے لئے رجسٹرڈ نہیں ہے لہٰذا یہ درست نہیں ہے کہ بھارتی کمپنیاں صوبہ پنجاب میں اپنا بیج فروخت کر رہی ہیں۔ پاکستان کی امپورٹ پالیسی کے تحت کپاس کا بیج ملک میں درآمد کرنے کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ کپاس کا بیج

ملک میں ہی پیدا ہوتا ہے اور فروخت کیا جاتا ہے۔ گزشتہ 9 ماہ کے دوران محکمہ وفاقی سیڈ سرٹیفکیشن اینڈ رجسٹریشن کے نامزد کردہ سیڈ انسپکٹروں نے صوبہ پنجاب کی بیج کی منڈیوں کے معائنے کئے اور مختلف فصلات کے غیر معیاری بیجوں کو بیچنے والے 145 ڈیلروں کے چالان کر کے عدالتوں میں جمع کرائے ہیں۔ درج بالا حقائق اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ جو تحریک پیش کی گئی ہے یہ حقائق کے برعکس ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کا جواب آ گیا ہے اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں ایک منٹ کے لئے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بھچر صاحب! اس پر بحث نہیں ہو سکتی لیکن آپ اپنی بات کر لیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! معزز وزیر صاحب کو شاید ground reality کا اتنا پتا نہیں ہے۔ میں اسی علاقہ جو کپاس کا علاقہ ہے سے تعلق رکھتا ہوں۔ بیج کو چیک کرنا پنجاب گورنمنٹ کا ہی کام ہے۔ یہ جس طرح بتا رہے ہیں کہ یہ کام وفاقی حکومت کا ہے تو وفاقی حکومت صرف کمپنیوں کو approve کرتی ہے کہ یہ یہ کمپنیاں بیج کو بنائیں گی۔ بیج کو چیک کرنا اور ان کو ہر سال سرٹیفکیٹ دینا محکمہ زراعت کا کام ہے۔ اس سلسلہ میں جس طرح یہ انڈیا کے بیج کی بات کر رہے ہیں تو وہ BT cotton ہے۔ اس وقت حالات یہ ہیں اور میں بالکل اس بات سے agree کروں گا کہ ان کی ٹیمیں اِدھر سے گئی ہیں لیکن وہ اس وجہ سے فائدہ مند نہیں ہو سکیں کہ ان کے قانون میں lacuna ہے کہ جب یہ لوگوں کے پاس جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے گھر کا بیج بنا رہے ہیں۔ اس وقت اتنے تھیلے تیار ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ کپاس کی فصل اگر نہ ہو تو پھر اس کی تیاری میں دو مہینے لگتے ہیں اور موسم گزر جاتا ہے۔ میں اس میں یہ عرض کروں گا کہ یہ حقائق پر مبنی بات ہے اور ground reality یہی ہے۔ آپ اس میں اتنا کر دیں کہ ابھی کپاس کا سیزن چل رہا ہے آپ ہر اس جگہ کو چیک کریں جہاں پر لوگوں نے بیج کو صاف کرنے کے لئے باہر تھڑے لگائے ہوئے ہیں اور جعلی ادویات بیج پر لگ رہی ہیں اور وہ تھیلے بن کر غریب کسانوں میں تقسیم ہو رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اس کو note کریں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! یہ اس علاقہ کے متعلقہ ایم پی اے سے چاہے وہ حکومتی ہے یا اپوزیشن کا ہے سے رابطہ کریں اور ground پر کچھ کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ جناب احمد خان بھچر صاحب کو ساتھ بٹھا کر وزیر زراعت سے اس حوالے سے بات کریں۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 454/14 شیخ علاؤالدین اور محترمہ نگہت شیخ کی ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! پہلے تحریک التوائے کار کی کاپی مل جاتی تھی لیکن اب نہیں ملتی۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کو تحریک التوائے کار کی ابھی کاپی مل جاتی ہے۔ آپ کے گھر کے پتا پر بھی اس تحریک التوائے کار کی کاپی بھیج دی گئی تھی۔ آپ چیک کرائیں کہ وہاں پہنچی ہے یا نہیں پہنچی؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! گھر پر کوئی کاپی نہیں ملتی۔

جناب قائم مقام سپیکر: سیکرٹری صاحب! چیک کرائیں کہ یہ کب بھیجی گئی ہے اور مجھے بتائیے گا۔ جی، محترمہ! آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

لاہور ائر پورٹ سے ملحقہ 40 کنال قیمتی اراضی کی غیر قانونی منتقلی

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ لاہور اور پنجاب کے چھوٹے بڑے شہروں میں قیمتی اراضیات کی لوٹ کھسوٹ کا سلسلہ دراز ہی ہوتا جا رہا ہے۔ جس کی ایک مثال لاہور کے نئے ائر پورٹ کے سامنے واقع اربوں روپے کے 40 کنال رقبہ پر جو محکمہ مال کے کاغذات میں سینکڑوں سال سے (طرف قاسم) یعنی قاسم قبیلے کا ہے کو حیران کن طریقے سے مورخہ 21- جنوری 2014 کو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر لاہور نے 13 سال بعد یکطرفہ کارروائی کرتے ہوئے انتقال اراضی کی منظوری دے دی۔ یہ انتہائی قیمتی رقبہ طرف قاسم سے طرف حمزہ کس نے بنایا اور اس کے پیچھے کون سے عوامل ہیں۔ محرک نے سرکاری اراضیات اور متروکہ وقف املاک کی اراضیات کے بارے میں معزز ایوان میں معاملات پہلے بھی بارہا اٹھایا لیکن یہ معاملہ بھی ایوان میں زیر بحث لانے کے ساتھ ساتھ قیمتی اراضیات چاہے وہ سرکاری ہوں یا بیواؤں، یتیموں یا عام شہریوں کی ہوں کا تحفظ آئینی ذمہ داری ہے جس کو لینڈ مافیا کے ہتھکنڈوں سے بچانا انتہائی اہم معاملہ ہے اور اس

کے لئے سخت اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک التوائے کار کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ چند کرپٹ اہلکاروں نے مفاد پرست ٹولہ کے ساتھ مل کر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر لاہور کے غیر قانونی احکام بنا کر موضع ملک پور تحصیل کینٹ ضلع لاہور کے قیمتی رقبہ کو خُورد بُرد کرنے کی گھناؤنی کوشش کی جس میں وہ کسی حد تک کامیاب بھی ہوئے مگر جونہی معاملہ افسران بالا کے نوٹس میں آیا تو کمشنر صاحب لاہور ڈویژن کی اجازت سے اس غیر قانونی حکم کو منسوخ کر دیا گیا اور تمام انتقالات کو بھی خارج کر دیا گیا ہے جبکہ بعد از تحقیقات قصور واران اہلکاران کے خلاف کارروائی ضابطہ عمل میں لاتے ہوئے تمام اہلکاران جو اس میں ملوث پائے گئے ان کو محکمہ سے فوری طور پر برخاست کر دیا گیا ہے۔ اس برخاستگی کے آرڈرز میرے پاس موجود ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 455/14 شیخ علاؤالدین اور محترمہ نگہت شیخ کی ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو pending کر لیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 466/14 محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کی ہے۔ جی، محترمہ!

پنجاب کے سرکاری ہسپتالوں کو زکوٰۃ فنڈز کی بندش سے غریب مریضوں کو مایوسی کا سامنا

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پاکستان بیت المال کی جانب سے پنجاب کے ہسپتالوں کو جو رقم زکوٰۃ فنڈ کی مد میں فراہم کی جاتی ہے وہ بند کر دی گئی ہے۔ یہ رقم سروسز ہسپتال، میو ہسپتال، جناح ہسپتال، سر گنگا رام ہسپتال، چلڈرن ہسپتال، لاہور جنرل ہسپتال، پی آئی سی لاہور، نشتر ہسپتال ملتان، الائیڈ ہسپتال فیصل آباد اور اسی طرح کے دیگر

بڑے بڑے سرکاری ہسپتالوں اور ڈی ایچ کیو ہسپتالوں کو فراہم کی جاتی تھی۔اس رقم سے ان ہسپتالوں میں مستحق غریب مریضوں کا فری علاج کیا جاتا تھا۔زکوٰۃ کی اس رقم کی بندش سے صوبہ پنجاب کے ان ہسپتالوں میں روزانہ ہزاروں کی تعداد میں جو مریض فری علاج کرواتے تھے اب ان کو مایوسی کا سامنا ہے۔اس سے نہ صرف ان مریضوں، ان کے لواحقین بلکہ پورے صوبہ کی عوام میں اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری اس ضمن میں گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 473/14 محترمہ راحیلہ انور، محترمہ ناہید نعیم اور محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی طرف سے ہے۔

صوبائی دارالحکومت لاہور میں چلنے والی پبلک ٹرانسپورٹ میں مسافروں کو زائد کرایوں کا سامنا

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نئی بات" مورخہ 31۔مارچ 2014 کی خبر کے مطابق صوبائی دارالحکومت لاہور میں چلنے والی پبلک ٹرانسپورٹ میں ویگنوں کے 48 روٹس اور بسوں کے 53 روٹس پر زائد کرایوں کی وصولی ہو رہی ہے جبکہ لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی اور محکمہ ٹرانسپورٹ پنجاب ان زائد کرایوں کو روکنے میں بُری طرح ناکام ہو چکے ہیں۔بسوں میں سفر کرنے کے لئے غریب عوام کو کوئی رعایت دینے کی بجائے سی این جی پر چلنے والی بسوں اور ویگنوں کے کرائے بھی پٹرول کی قیمت کی مناسبت سے وصول کئے جا رہے ہیں۔پٹرول کی قیمت کے مطابق 13 روپے کرایہ ہونے کے باوجود بسوں اور ویگنوں کے 101 روٹس پر سٹاپ ٹو سٹاپ 15 روپے کرایہ لیا جا رہا ہے۔لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کی طرف سے شہر میں بسوں کے 53 روٹس پر کرایہ ڈیزل اور پٹرول ریٹ پر وصول ہو رہا ہے۔کرایہ نامہ کے مطابق بسوں

میں 4 کلو میٹر تک کرایہ 13 روپے اور 8 کلو میٹر تک 18 روپے ہے لیکن ان بسوں میں 13 روپے کا ٹکٹ ہی موجود نہیں ہے اور کم از کم کرایہ 15 روپے اور 4 کلو میٹر سے زائد سفر کرنے پر کرایہ 20 روپے وصول ہو رہا ہے۔ اوور چارجنگ کی اس پالیسی میں نہ صرف ٹرانسپورٹرز بلکہ ڈرائیور اور کنڈیکٹر بھی برابر کے شریک ہیں جو چھوٹے سکے نہ ہونے کا بہانہ کر کے عوام سے 2 روپے فی مسافر زائد کرایہ وصول کرتے ہیں جو حساب کتاب کے بعد لاکھوں روپے کی رقم بن جاتی ہے۔ دیکھا جائے تو ہزاروں مسافر روزانہ ٹرانسپورٹروں اور ڈرائیوروں کی اس کرپشن کے باعث لاکھوں روپے کا نقصان اٹھا رہے ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! عوام الناس کو شہر اور گردونواح میں سستی اور بہترین پبلک ٹرانسپورٹ کی فراہمی لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کی اولین ترجیحات میں شامل ہے جس کے لئے عملی طور پر اقدامات کئے گئے ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ لاہور میں چلنے والی بسوں کے روٹوں پر کم از کم کرایہ 18 روپے اور اسی طرح ویگنوں، مزدوں کے روٹوں پر کم از کم کرایہ 16 روپے ہے جس پر سختی سے عملدرآمد کروایا جاتا ہے اور اس سلسلے میں ادارہ ہذا کا enforcement staff بسوں اور ویگنوں میں چسپاں تمام روٹوں پر کرایہ نامہ کی پڑتال کرتا ہے اور شکایت کی صورت میں موقع پر کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ یہاں ایوان کو آگاہ کرنا گزیر ہے کہ بیشتر روٹوں پر غیر قانونی چنگ چی رکشا کی موجودگی کے پیش نظر آپریٹرز حضرات کی طرف سے مسافر حضرات سے رعائتی کرایہ وصول کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری جو دو انتہائی اہم تحاریک election reforms سے متعلق ہیں ان کے حوالے سے کل بھی ہم نے گزارش کی تھی لیکن ان تحاریک کو بھی ہمیں out of turn لینے کی اجازت نہیں دی گئی۔ ہم نے ایک تحریک التوائے کار دو دن پہلے جمع کروائی تھی جس کا تعلق تمام اپوزیشن پارٹیوں کے ممبران سے ہے اور سب نے اس پر sign کئے ہوئے ہیں۔ پورا ایک سال ہو گیا ہے اور اس قدر بھونڈے انداز سے اپوزیشن کے تمام ممبران کے ساتھ امتیازی سلوک برتا جا رہا ہے۔ میگا پراجیکٹ میٹرو بس کے نام پر اربوں روپے لگائے جا رہے ہیں لیکن جو لوگ اپوزیشن کے پلیٹ فارم سے مختلف پارٹیوں کے ٹکٹ پر elect ہو کر یہاں

ایوان میں آئے ہیں، ان کو deprive رکھا گیا ہے اور ان کے mandate کی توہین کی جا رہی ہے۔ ان کے حلقوں میں سڑکیں اُدھڑی ہوئی ہیں، پینے کا صاف پانی نہیں ہے اور سکول تمام سہولتوں سے محروم ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک انتہائی اہم تحریک التوائے کار ہے جس میں ہم یہ مطالبہ کرنا چاہتے ہیں تاکہ لوگوں کو پتا چلے۔ ہم یہ بھی کہنا چاہتے ہیں کہ حکمران آج سے 25/30 سالہ پرانی روایات کو چھوڑ دیں اور نئی روایات کو جنم دیں۔ وہ لوگ جو elect ہو کر آئے ہیں، جنہوں نے اپنے اپنے علاقے کے لوگوں سے mandate لیا ہے ان کے ساتھ اس طرح کا ذلت آمیز اور توہین آمیز سلوک ہم برداشت نہیں کر سکتے کہ وہاں پر جو شکست کھائے ہوئے امیدواران ہیں وہ گلی گلی تختیاں لگاتے پھر رہے ہیں۔ یہ ان elected ممبران کی نہ صرف توہین ہے بلکہ اس حلقے کے عوام کی بھی توہین ہے جنہوں نے ان کو منتخب کیا ہے۔ ہماری یہی تحریک التوائے کار ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو آپ ہمیں out of turn take up کرنے کی اجازت دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! جہاں تک کل کا تعلق ہے تو میں نے آپ سے کہا تھا کہ rules کی suspension کی درخواست دے دیں میں اس پر ووٹنگ کروا لیتا ہوں۔ آپ نے درخواست دی ہے اور نہ ہی کوئی تحریک جمع کروائی اور کل آپ واک آؤٹ کر کے چلے گئے۔ آپ نے کل 3:00 بجے اسمبلی میں یہ تحریک التوائے کار جمع کروائی ہے۔ یہ تحریک ابھی تک میرے پاس پہنچی اور نہ ہی میری نظروں سے گزری ہے۔ میں اس کو دیکھ لیتا ہوں ابھی یہ process میں ہے۔ مجھے اس پر تھوڑا سا time دے دیں میں اس پر غور کرتا ہوں۔ یہ تحریک یکم اپریل کو جمع کروائی گئی تھی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ایک تو چوری شدہ mandate اور اوپر سے یہ دھونس دھاندلی۔ ہمارے حلقے کے لوگوں کا کیا جرم اور کیا قصور ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: اب اگلی تحریک التوائے کار محترمہ نبیلہ حاکم علی خان، محترمہ راحیلہ انور اور محترمہ شنیلا رُوت کی طرف سے ہے۔ کیا آپ یہ تحریک پڑھنا چاہتی ہیں؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ! اسے پڑھ دیں۔ چلیں، اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"امتیازی سلوک بند کرو اور ظلم و زیادتی بند کرو"
"ساڈا حق ایتھے رکھ اور لاٹھی گولی کی سرکار، نہیں چلے گی، نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

مسودہ قانون پنجاب پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ 2014

MR ACTING SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Public Private Partnership Bill 2014. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Public Private Partnership Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Public Private Partnership Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Muhammad Siddique Khan, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan,

Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Khurram Shahzad, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Qazi Ahmad Saeed, Mr Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Mr Khurram Jahangir Wattoo, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Rais Ibrahim Khalil Ahmed, Makhdoom Syed Ali Akbar mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it?

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "ساڈا حق ایتھے رکھ" کی نعرہ بازی)

Since no one wants to move it, the same is disposed of.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Public Private Partnership Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. There are four amendments in it. The first amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Muhammad Siddique Khan, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan,

Mr Khurram Shahzad, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Qazi Ahmad Saeed, Mr Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Mr Khurram Jahangir Wattoo, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Rais Ibrahim Khalil Ahmed, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it?

Since no one wants to move it, the same is disposed of.

The second amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Muhammad Siddique Khan, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Khurram Shahzad, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Mr Khurram Jahangir Wattoo, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Rais Ibrahim Khalil Ahmed, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs

Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it?

جی، اس کو move کریں۔ آپ میں سے کیا کوئی بھی ممبر move نہیں کرنا چاہتا؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

"ظلم کے یہ ضابطے، ہم نہیں مانتے، ہم نہیں مانتے" کی نعرہ بازی)

Since no one wants to move this amendment and the other two amendments are alike hence these are disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. Since no one wants to move it, the same is disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

"لاٹھی گولی کی سرکار، نہیں چلے گی، نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 7

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جعلی مینڈیٹ، نامنظور اور No No" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 10

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. Since no one wants to move it, the same is disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. Since no one wants to move it, the same is disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. Since no one wants to move it, the same is disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 19 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جعلی کارروائی، بند کرو بند کرو" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 20

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 24

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 24 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 25

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill, do stand part of the Bill.

"(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے ایجنڈے کی کاپیاں پھاڑ کر ایوان میں اچھالیں)

CLAUSE 26

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 26 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 27

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 27 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 27 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 28

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 28 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 28 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 29

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 29 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 29 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 30

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 30 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 30 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 31

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 31 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 31 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 32

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 32 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 32 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 33

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 33 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 33 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 34

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 34 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 34 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 35

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 35 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 35 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 36

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 36 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 36 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 37

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 37 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. Since no one wants to move it, the same is disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 37 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 38

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 38 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 38 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 39

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 39 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 39 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 40

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 40 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 40 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 41

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 41 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 41 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 42

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 42 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 42 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 43

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 43 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 43 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 44

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 44 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 44 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

FIRST SCHEDULE

MR ACTING SPEAKER: Now, the First Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the First Schedule of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SECOND SCHEDULE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Second Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Second Schedule of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. Since no one wants to move it, the same is disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اذانِ ظہر)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں سے اٹھ کر سپیکر ڈائس کے سامنے آ کر بیٹھ گئے)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Public Private Partnership Bill 2014, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Public Private Partnership Bill 2014, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Public Private Partnership Bill 2014, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون محمد نواز شریف یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، ملتان 2014

MR ACTING SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Muhammad Nawaz Sharif University of Engineering and Technology Multan Bill 2014. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Muhammad Nawaz Sharif University of Engineering and Technology Multan Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Muhammad Nawaz Sharif University of Engineering and Technology Multan Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. Since no one wants to move it, the same is disposed of. Now, the motion moved and the question is:

> "That the Muhammad Nawaz Sharif University of Engineering and Technology Multan Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"لاٹھی گولی کی سرکار نہیں چلے گی، نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. Since no one wants to move it, the same is disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. Since no one wants to move it, the same is disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف سپیکر ڈائس کے قریب کھڑے ہو کر
مسلسل نعرہ بازی کرتے رہے)

CLAUSE 11

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. Since no one wants to move it, the same is disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جعلی کارروائی بند کرو" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 12

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "ظلم کے یہ ضابطے، ہم نہیں مانتے
اور لاٹھی گولی کی سرکار، نہیں چلے گی نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 15

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ڈاکو راج، نامنظور" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 19

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. Since no one wants to move it, the same is disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"سپیکر کی جانبداری، نامنظور" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 21

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. Since no one wants to move it, the same is disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ظلم کے یہ ضابطے، ہم نہیں مانتے" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 22

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جعلی مینڈیٹ نامنظور" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 24

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. Since no one wants to move it, the same is disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 24 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 25

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 26

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 26 of the Bill, do stand part of the Bill.|"

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ظلم کے یہ ضابطے ہم نہیں مانتے" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 27

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 27 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. Since no one wants to move it, the same is disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 27 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 28

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 28 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 28 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گرتی ہوئی دیواروں کو ایک دھکا اور دو ملک کے غداروں کو ایک دھکا اور دو" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 29

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 29 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 29 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 30

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 30 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 30 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 31

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 31 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 31 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

ADDITIONAL NEW CLAUSE 31-A

MR ACTING SPEAKER: There is an amendment of Addition of new clause 31-A. Since no one wants to move it, the same is lost.

(The motion was lost.)

CLAUSE 32

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 32 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 32 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 33

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 33 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 33 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ساڈا حق ایتھے رکھ" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 34

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 34 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 34 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 35

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 35 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 35 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 36

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 36 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 36 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جعلی کارروائی بند کرو" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 37

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 37 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 37 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 38

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 38 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 38 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 39

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 39 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 39 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "No, No" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 40

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 40 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. Since no one wants to move it, the same is disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 40 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 41

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 41 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 41 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"امریکہ کے ان یاروں کو ایک دھکا اور دو ضیاء کے ان یاروں کو ایک دھکا اور دو" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 42

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 42 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 42 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 43

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 43 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 43 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"سپیکر کے ان پیاروں کو ایک دھکا اور دو" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"امریکہ کے جو یار ہیں غدار ہیں" کی نعرہ بازی)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گرتی ہوئی دیواروں کو ایک دھکا اور دو سپیکر کے ان پیاروں کو ایک دھکا اور دو" کی نعرہ بازی)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Muhammad Nawaz Sharif University of Engineering and Technology Multan Bill 2014, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Muhammad Nawaz Sharif University of Engineering and Technology Multan Bill 2014, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Muhammad Nawaz Sharif University of Engineering and Technology Multan Bill 2014, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) مینٹل ہیلتھ پنجاب 2014

MR ACTING SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Mental Health (Amendment) Bill 2014. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

(معزز ممبران حزب اختلاف سپیکر ڈائس کے قریب کھڑے ہو کر
مسلسل نعرہ بازی کرتے رہے)

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Mental Health (Amendment) Bill 2014,
as recommended by the Standing Committee on Health,
be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Mental Health (Amendment) Bill 2014,
as recommended by the Standing Committee on Health,
be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Mental Health (Amendment) Bill 2014,
as recommended by the Standing Committee on Health,
be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
''جعلی کارروائی بند کرو'' کی نعرہ بازی)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف
''ظلم کے یہ ضابطے'' ہم نہیں مانتے کی نعرہ بازی)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ڈاکوراج نامنظور" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 8

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"سپیکر کی جانبداری نامنظور" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 13

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Mental Health (Amendment) Bill 2014,
be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Mental Health (Amendment) Bill 2014,
be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Mental Health (Amendment) Bill 2014, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "جعلی مینڈیٹ نامنظور" کی نعرہ بازی)

مسودہ قانون (ترمیم) صنعتی تعلقات پنجاب 2014

MR ACTING SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Industrial Relations (Amendment) Bill 2014. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Industrial Relations (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resource, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Industrial Relations (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resource, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Industrial Relations (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resource, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

(معزز ممبران حزب اختلاف سپیکر ڈائس کے قریب کھڑے ہو کر
مسلسل نعرہ بازی کرتے رہے)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Industrial Relations (Amendment) Bill 2014, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Industrial Relations (Amendment) Bill 2014, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Industrial Relations (Amendment) Bill 2014, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوا لہذا اب اجلاس مورخہ 22۔ مئی 2014 بروز جمعرات صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

364

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 22۔ مئی 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون لائیوسٹاک بریڈنگ پنجاب 2014 (مسودہ قانون نمبر 9 بابت 2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون لائیوسٹاک بریڈنگ پنجاب 2014، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون لائیوسٹاک بریڈنگ پنجاب 2014 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) سول سرونٹس پنجاب 2014 (مسودہ قانون نمبر 8 بابت 2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) سول سرونٹس پنجاب 2014، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

365

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)سول سرونٹس پنجاب 2014 منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) کارکردگی، نظم وضبط و جوابدہی ملازمین پنجاب 2014
(مسودہ قانون نمبر 7 بابت 2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کارکردگی، نظم وضبط و جوابدہی ملازمین پنجاب 2014، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کارکردگی، نظم وضبط و جوابدہی ملازمین پنجاب 2014 منظور کیا جائے۔

366

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا آٹھواں اجلاس

جمعرات، 22۔ مئی 2014

(یوم الخمیس، 22۔ رجب المرجب 1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 21 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمO

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِO

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا ‌ؕ لَهَا مَا كَسَبَتۡ وَعَلَيۡهَا
مَا اكۡتَسَبَتۡ‌ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِيۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ‌ۚ
رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَيۡنَاۤ اِصۡرًا كَمَا حَمَلۡتَهٗ عَلَى الَّذِيۡنَ
مِنۡ قَبۡلِنَا ‌ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ‌ ۚ
وَاعۡفُ عَنَّا وَاغۡفِرۡ لَنَا وَارۡحَمۡنَا ‌ ۚ اَنۡتَ مَوۡلٰٮنَا
فَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۲۸۶﴾

سُوۡرَۃُ البَقَرَۃ آیت 286

اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا بُرے کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار! اگر ہم سے بھول یا چُوک ہو گئی ہو تو ہم سے مؤاخذہ نہ کیجیو۔ اے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا اے پروردگار! جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو اور (اے پروردگار) ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب فرما (286)

وما علینا الا البلاغO

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یا مصطفیٰؐ خیرُالوریٰ تیرے جیہا کوئی نئیں
کینوں کھواں تیرے جیہا تیرے جیہا کوئی نئیں
تیرے جیہا سوہناں نبیؐ لبھاں تے تاں جے ہووے کوئی
مینوں تے ہے ایناں پتا تیرے جیہا کوئی نئیں
جھولی وچ لے کے سرکارؐ نوں سوہنے مٹھن من ٹھارنوں
آکھے حلیمہ سعدیہ تیرے جیہا کوئی نئیں
اقصیٰ دے وچ آقاؐ میرے پڑھ کے نماز پچھے تیرے
نبیاں نیں وی ایہو کہیا تیرے جیہا کوئی نئیں

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈا پر محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں ایک common بات کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

پنجاب اسمبلی کے سامنے روزانہ کے احتجاج سے معزز ممبران اسمبلی کو مشکلات کا سامنا

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! باہر واسا والوں کا کوئی احتجاج ہو رہا ہے تو مجھے اور میرے ساتھ ایک ایم پی اے کو یہاں اسمبلی تک پہنچنے میں تقریباً 45 منٹ لگے ہیں اور ہم ریگل سینما سے پیدل آئے ہیں۔ میری request صرف اتنی ہے کہ اس طرح کے احتجاج شاید روز کا معمول ہیں لیکن اگر آپ کوئی instructions دے دیں کہ پچھلا دروازہ کھل جائے تاکہ ایم پی ایز کو اسمبلی ہال تک پہنچنے میں کوئی دقّت کا سامنا نہ ہو۔ میں اور دریشک صاحب ریگل چوک سے پیدل آئے ہیں اور ڈرائیوروں کو وہاں سے واپس بھیج دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے۔ پچھلے دنوں ہماری سکیورٹی کے حوالے سے جو میٹنگ ہوئی تھی اُس میں یہی decision ہوا تھا کیونکہ ہمیں اس چیز کا خدشہ تھا کہ جیسے روزانہ باہر احتجاج کرنے کے لئے لوگ آتے ہیں تو پھر ہم نے alternate پچھلا راستہ استعمال کرنے کے لئے کہا تھا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! وہ بھی نہیں کھولا گیا اسی لئے تو بتا رہا ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! تمام ممبران پیدل آرہے ہیں۔ وہ دروازہ صرف اور صرف منسٹر مخلوق کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ پتا کریں کہ انہوں نے ہمیں کیوں نہیں بتایا لہذا اس کو فوراً دیکھیں۔ جب ایک decision ہو چکا ہے تو پھر اُس پر عمل کیوں نہیں کرایا گیا؟ موکل صاحب! اس کو ابھی دیکھتے ہیں بلکہ

میں اس کو خود ہی دیکھتا ہوں۔ جس نے بھی یہ زیادتی کی ہے کیونکہ جب ایک فیصلہ ہو چکا ہے تو اُس پر عملدرآمد کیوں نہیں کروایا؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہ ہمیں ایک آفیشل میمو دیں تاکہ پتا ہو کہ in case اگر باہر احتجاج ہو رہا ہو تو کون سے راستے سے ہم آئیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: آج فون کر کے تمام ایم پی ایز کو بتا دیں گے بلکہ اس کا باقاعدہ نقشہ بھی بتا دیں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: ڈیوٹی فری شاپ والا راستہ استعمال کریں گے اور اس حوالے سے آپ کو بتا دیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: شکریہ

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ پہلا سوال جناب فیضان خالد ورک صاحب کا ہے۔

DR SYED WASEEM AKHTAR: On his behalf.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب on his behalf ہیں۔ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 395 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب فیضان خالد ورک کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شیخوپورہ: واٹر سپلائی کے شروع کئے گئے منصوبہ جات کی تفصیلات

*395: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔166 شیخوپورہ میں سال12۔2011اور13۔2012 کے دوران واٹر سپلائی کے کتنے منصوبہ جات شروع کئے گئے؟

(ب) متذکرہ سالوں کے دوران کتنی رقم ان منصوبہ جات پر خرچ ہوئی، منصوبہ جات کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل وغیرہ کی مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) اس وقت واٹر سپلائی کے کتنے منصوبہ جات پر کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنے منصوبہ جات پر کام جاری ہے جن منصوبہ جات پر کام جاری ہے وہ کب تک مکمل ہو جائیں گے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میں سال12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران حلقہ پی پی۔166 میں فراہمی آب کا کوئی منصوبہ شروع کیا ہے اور نہ ہی فراہمی آب کا کوئی منصوبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں آیا ہے۔

(ب) محکمہ پبلک انجینئرنگ نے اس ضمن میں کوئی منصوبہ شروع کیا ہے اور نہ ہی اس مد میں کوئی رقم خرچ کی ہے۔

(ج) مذکورہ حلقہ پی پی۔166 میں اب تک مندرجہ ذیل فراہمی آپ کے منصوبے مکمل کئے گئے ہیں۔

نام سکیم	منصوبہ کی تکمیل	نام منصوبہ	منصوبہ کی تکمیل
I۔مرزاورکاں	(1982۔83)	IV۔جنڈیالہ شیر خان	(1989-90)
II۔ساہوکی ملیاں	(1982-83)	V۔ملیاں کلاں	(1995-96)
III۔کالوکے	(1982-83)	VI۔جھبراں	(2006-07)

مذکورہ بالا یہ سکیمیں بوجہ اتارے جانے بجلی کے کنکشن و درکار مرمت مشینری وغیرہ بند ہیں۔اس وقت محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میں کوئی منصوبہ زیر تکمیل نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جواب کے جز(ج) میں لکھا ہے کہ مذکورہ بالا سکیمیں بوجہ اتارے جانے بجلی کے کنکشن و درکار مرمت مشینری وغیرہ بند ہیں۔ مجھے یہ پوچھنا ہے کہ یہ کب سے کنکشن اتارے گئے ہیں اور اب تک اس میں کیا کارروائی ہوئی ہے؟ گزارش یہ ہے کہ سوال کرتے وقت تھوڑا سا reference دینا پڑتا ہے۔ میں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ ماضی میں سات آٹھ سال پہلے

بہاولپور میں Southern Punjab Basic Urban Support Programme کے تحت پانی کی سپلائی کا منصوبہ شروع ہوا اور 36 ٹیوب ویل وہاں پر لگے جن پر غریب عوام کا اربوں روپیہ خرچ ہو گیا جس کو پھر pay عوام نے کرنا ہے۔ اب ہوا یہ ہے کہ چھ جگہ سے ٹرانسفارمر چوری ہو گئے ہیں جس کے مقدمے درج ہو گئے ہیں۔ پندرہ دن پہلے میں نے ڈی سی او صاحب سے request کی کہ ایکسیئن پبلک ہیلتھ انجینئرنگ اور ٹی ایم او کو بھی بلائیں۔ ہم چاروں بیٹھے تھے مگر میں اور ڈی سی او صاحب سر پکڑ کر بیٹھے تھے کہ اتنے پیسے خرچ ہو گئے ہیں جبکہ وہ جھگڑ رہے ہیں کہ ہم نے تو مکمل کر دیا ہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ آپ نے اس میں چوکیدار نہیں رکھے اور ٹیوب ویل آپریٹر بھی نہیں رکھے۔ یہ ٹھیک ہے کہ یہاں لوگ ائرکنڈیشنڈ گاڑیوں اور ٹھنڈے دفتروں میں بیٹھتے ہیں اور یہاں افسران اور وزراء کو mineral water بھی مل جاتا ہے لیکن وہاں پر بیٹھے کچی آبادی کے غریب لوگ mineral water afford نہیں کرتے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس کا منسٹر صاحب جواب دے دیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ منسٹر صاحب اس کا notice لیں جو میں بات کر رہا ہوں۔ دوسری بات میں نے پوچھی ہے کہ بجلی کے کنکشن کب سے کٹے ہیں اس کے بارے میں بھی بتا دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلی بات جو معزز ممبر نے کی ہے یہ بالکل valid ہے کیونکہ ہماری بہت سی واٹر سپلائی سکیموں میں یہ وجہ common بنتی جا رہی ہے اور ٹرانسفارمر کی چوری بھی ایک common مسئلہ ہے جس کو ہم پولیس کے سامنے بھی اٹھاتے رہتے ہیں۔ ڈیپارٹمنٹ کی جو ذمہ داری بنتی ہے اس کے لئے ایف آئی آر بھی درج ہو جاتی ہے لیکن یہ ایک مسئلہ ہے جس کو دُور کرنے کی ضرورت ہے۔ جن functional چھ سکیموں کی انہوں نے بات کی ہے اگر میں ایک ایک سکیم کے متعلق بتاؤں تو رورل واٹر سپلائی سکیم مرزا ورکاں 1983 میں شروع ہوئی تھی جو 2005 میں non payment of WAPDA dues by the community بند ہو گئی۔ ایک مسئلہ واٹر سپلائی میں یہ بھی آ رہا ہے کہ بہت ساری ایسی communities ہیں بالخصوص sweet area zone میں جہاں پر واٹر سپلائی سکیمیں تو وہ بنوا لیتے ہیں لیکن بعد میں چونکہ اس کی ownership کمیونٹی کے پاس

چلی جاتی ہے تو وہ پھر relax ہو جاتے ہیں لہذا اکثریت میں واٹر سپلائی سکیمیں non payment of WAPDA dues کی وجہ سے بھی بند ہیں کیونکہ کمیونٹی کا interest کسی وقت بھی ختم ہو جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ payment ڈیپارٹمنٹ نے کرنی ہوتی ہے یا کمیونٹی کرتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ نے بنا کر CBOs کے حوالے کر دینی ہوتی ہے جس کے بعد ان سکیموں کو چلانا کمیونٹی کا کام ہے۔ چونکہ شیخوپورہ بیلٹ ایک sweet water zone area ہے جس پر میں نے کافی analyze کیا ہے۔ یہاں پر کمیونٹی کی unwillingness کی وجہ سے بھی کافی واٹر سپلائی سکیمیں disconnect ہو گئی ہیں جس طرح یہ سکیم non payment of WAPDA dues کی وجہ سے 2005 میں بند ہو گئی تھی۔ اس کے علاوہ واٹر سپلائی سکیم ساہوکی ملیاں 1983 میں بنی تھی اور 2003 میں non functional ہو گئی، واٹر سپلائی سکیم کالو کے 1983 میں بنی جبکہ 2012 میں non payment of WAPDA dues کی وجہ سے بند ہو گئی، رورل واٹر سپلائی سکیم جنڈیالہ شیر خان 1990 میں بنی مگر 2001 میں non payment of WAPDA dues کی وجہ سے بند ہو گئی، رورل واٹر سپلائی سکیم ملیاں کلاں 1996 میں بنی جبکہ 2006 میں بند ہو گئی۔ اب یہ سکیم 2006 میں بند کیوں ہوئی کیونکہ یہ نئی سکیم تھی لیکن non payment of WAPDA dues بند ہو گئی کیونکہ کمیونٹی یا CBO ابھی بھی اس کو چلانے کے لئے willing نہیں ہیں جس کی میں نے information gather کی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جو آپ کسی کمیونٹی کو handover کر دیتے ہیں تو ڈیپارٹمنٹ اس کو واپس نہیں لے سکتا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ گورنمنٹ کا procedure ہے اور 2001 کے بعد یہ Rules بن گئے ہیں کہ واٹر سپلائی سکیمیں بنائی ہیں تو رورل سائیڈ پر CBOs کے حوالے کر دیتی ہیں اور ٹاؤن میں TMAs کے حوالے کر دیتی ہیں۔ شہروں میں ان کو چلانا TMOs کا اور دیہاتوں میں چلانا CBOs کا کام ہے۔ اکثریتی سکیمیں non payment of WAPDA dues کی وجہ سے بند ہیں۔ جیسے میں نے پہلے بتایا ہے اور highlight بھی کرتا رہتا ہوں کہ ٹرانسفارمر کی چوری بھی ایک بہت بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے اور جب بھی ایسا کوئی واقعہ ہوتا ہے تو ڈیپارٹمنٹ اس کی ایف آئی آر بھی درج کراتا ہے۔ چونکہ وہ ایک فیڈرل ڈیپارٹمنٹ ہے اس لئے

اس طرف سے ہمیں quick response نہیں آتا۔اب واٹر سپلائی سکیمیں چونکہ کمیونٹی کے پاس چلی گئی ہیں تو جب ٹرانسفارمر چوری ہو جاتا ہے تو وہ ایک heavy amount کا ہوتا ہے لیکن کمیونٹی یا CBOs کی اتنی capacity نہیں ہوتی کہ وہ اپنی مدد آپ کے تحت change کر سکیں لہذا یہ بھی failure of the water supply schemes کی ایک big reason ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! انہوں نے بالکل درست بات کی ہے۔ گزارش یہ ہے کہ 1983 میں سکیم شروع ہوئی جو دس سال چلنے کے بعد بند ہو گئی۔ یہ سکیمیں جن کے اوپر کروڑوں اربوں روپیہ گورنمنٹ کا لگتا ہے یعنی ان پر غریب عوام کا ٹیکس لگتا ہے یا پھر باہر سے قرض لیتے ہیں جس کو ادا بھی عوام نے ہی کرنا ہے۔ گزارش یہ ہے کہ ایک منصوبہ بنتا ہے مگر وہ work نہیں کر رہا تو مسلسل نئے منصوبے بنائیں گے اور اس میں ہی شامل کر دیں گے تو پھر اس کا نتیجہ بھی وہی نکلے گا۔ جس طرح میں نے بہاولپور کی سکیم کا ذکر کیا ہے تو وہاں پر 36 ٹیوب ویل لگے ہیں جن میں سے چھ ٹیوب ویلوں کے ٹرانسفارمر چوری ہو گئے ہیں اور وہ لوگ اب ٹرانسفارمر چوری کے پرچوں کے پیچھے بھاگ رہے ہیں لیکن عوام کو تو کچھ نہیں ملا۔ ادھر ہم بڑے دعوے کر رہے ہیں کہ ہم لوگوں کو صاف پانی دیں گے۔ اس کے علاوہ بھی بہت ساری باتیں ہیں جن پر میں کوئی point scoring نہیں کرنا چاہتا۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ اس ساری پالیسی کو review کرے۔ اربوں روپے لگا کر اگر سکیم operative نہیں ہوتی تو یہ کوئی قرآن و حدیث تو نہیں ہے کہ اس پر کچھ ہو نہیں سکتا لہذا اس کو یہ review کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اس کا آپ کے پاس کوئی plan ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! definitely اس پر review ہو رہا ہے اور بالخصوص پورے پنجاب میں جو سکیمیں dysfunctional ہیں ان کے متعلق ہم یہی study کر رہے ہیں کہ جو communities willing ہوں، اپنا کچھ percent share اس میں دیں، ان واٹر سپلائی سکیموں کو functional کرنے کے لئے ہم انشاء اللہ اگلے مالی سال میں ایک پروگرام لے کر آ رہے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ as he has stated ڈاکٹر صاحب کے جواب میں کہ شہری علاقوں میں تو ٹی ایم ایز بل ادا کر دیتی ہیں اور دیہاتی علاقوں میں User Committees ہیں، ان User Committees کے پاس حکومت کی طرف سے فراہم کردہ کوئی فنڈ نہیں ہوتا تو کیا وہ چندہ اکٹھا کر کے ان کا بل ادا کرتی ہیں یا کوئی ایسی سکیم ان کے پاس ہے جبکہ ٹی ایم ایز کے پاس تو حکومت کا فنڈ ہوتا ہے دیہی علاقوں میں تو آپ کے پاس ایک بنیادی یونٹ یونین کونسل کی صورت میں ہے اور User Committees کا interaction یونین کونسل کے ساتھ تو ہے نہیں اور فنڈز بھی دستیاب نہیں تو اس لئے یہ سکیمیں وہاں پر بند ہو جاتی ہیں کہ دیہاتی لوگوں سے پیسے اور billing process کا institutionalized infrastructure نہیں ہے تو کیا institutionalized infrastructure بنانے کی طرف حکومت کا کوئی دھیان ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں نے جس طرح عرض کیا ہے کہ اس پر کافی ہوم ورک ہو رہا ہے جس کے لئے dysfunctional schemes کے حوالے سے، باقی جو ٹی ایم ایز کی بات کی ہے تو وہاں پر صرف حکومتی فنڈ استعمال نہیں ہوتا بلکہ وہ لوگوں سے پیسا collect کرتے ہیں، ہاں کہیں شارٹ فال آ جائے تو چونکہ وہ حکومت کی ایک ایجنسی ہوتی ہے وہ اسے استعمال کر سکتی ہے لیکن definitely it is a problem ہم اسے study کر رہے ہیں اور اس کا کوئی مستقل حل بھی ہونا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ میرا بھی تجربہ ہے اور آپ میں سے بھی بہت سے لوگوں کو تجربہ ہوگا کہ جب تک ہم کمیونٹی میں awareness پیدا نہیں کریں گے، جب تک وہ اپنی چیزوں کی ownership نہیں لے گی تو اس وقت تک ہمارے مسائل کا حل نہیں ہوگا۔ میں ڈاکٹر صاحب کو ایک مثال دیتا ہوں کہ میں پچھلے دنوں ایک گاؤں کے visit پر تھا، مساجد میں اعلان ہو رہا ہے کہ اس گاؤں میں گلیاں بن رہی ہیں، کنکریٹ ڈالی جا رہی ہے تو مہربانی کر کے پانی بند کر دیں اور اپنے جانور اس گلی سے نہ گزاریں لیکن جونہی میں آگے گیا ہوں تو پانی بھی بہہ رہا تھا اور جانور بھی اسی گلی سے آ رہے تھے۔ مسئلہ یہ ہے کہ جب تک کمیونٹی میں awareness پیدا نہیں ہوگی کہ یہ کام ہماری بہتری کے لئے ہیں، تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے تو دونوں کام ہمیں parallel کرنے کی ضرورت ہے لیکن definitely it's a big issue of dysfunctional schemes تیزی سے بڑھ رہی ہیں تو اسے کنٹرول کرنے کے لئے انشاء اللہ محکمہ پوری کوشش کر رہا ہے اس لئے ہم وہ

سکیمیں پہلے take up کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جہاں پر کمیونٹی کا کچھ نہ کچھ share اس میں شامل ہو، چاہے وہ دو فیصد ہو، ایک فیصد یا اڑھائی فیصد ہو یعنی کچھ نہ کچھ ان کا share آجائے تاکہ اس کی sense of ownership اس میں شامل ہو جائے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! جیسا کہ وزیر موصوف نے یہ بیان فرما دیا کہ شیخوپورہ sweet zone ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ sweet zone میں یہ واٹر سپلائی سکیمیں کیوں دی جاتی ہیں، کیا وزیر موصوف اس بات پر توجہ فرمائیں گے یا محکمہ اس بات پر توجہ فرمائے گا کہ brackish zone جہاں پر ایسی واٹر سپلائی سکیموں کی ضرورت ہے تو یہ sweet zone سے توجہ ہٹا کر brackish zone پر سوئی رکھ دیں یا توجہ رکھ دیں تاکہ brackish zone والوں کو بھی واٹر سپلائی یا صاف پانی پینے کو ملے۔ کیا یہ ایسی سکیموں پر آئندہ غور کریں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ بات بالکل valid ہے اور brackish zones میں چونکہ کھارا پانی ہے اور آپ اس چیز سے اندازہ لگالیں کہ اس حلقہ میں sweet zone کا تو میں نے لوگوں کے interest کے حوالے سے ذکر کیا لیکن need تو وہاں بھی ہوتی ہے اور اسی لئے اس حلقے میں کل چھ واٹر سپلائی سکیمیں ہیں اور شاید آپ کسی brackish zone میں چلے جائیں گے تو وہاں پر واٹر سپلائی سکیمیں آپ کو زیادہ ملیں گی۔ حکومت پنجاب اس مالی سال میں انشاء اللہ brackish zones کے حوالے سے فلٹریشن پلانٹس لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ brackish area کو پانی فلٹر کر کے مہیا کیا جاسکے اور brackish zones حکومت کے priority ایجنڈے میں شامل ہیں۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال منسٹر صاحب سے ہے کہ ہم دیہاتوں میں کروڑوں روپے لگا کر واٹر سپلائی سکیم بناتے ہیں اور لوگوں کو facilitate کرتے ہیں لیکن

جس وقت ہماری واٹر سپلائی سکیم مکمل ہو جاتی ہے تو ہم اسے وہاں کی User Committee کے حوالے کر دیتے ہیں۔ وہ کمیٹی کتنی ذمہ دار ہے، یہ جب سے پاکستان بنا ہے آج تک ان کی ذمہ داریاں سامنے آ رہی ہیں کہ جب بھی ہاؤسنگ کے محکمہ کے سوال آتے ہیں تو یہی رونا رویا جاتا ہے کہ دیہاتوں میں پانی نہیں آ رہا، جو واٹر سپلائی سکیم بنائی گئی تھی وہ صحیح طور پر operational نہیں ہو رہی اور بنائی گئی User Committees اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کر رہیں تو اس پر ہم نے کئی دفعہ اسمبلی میں تحریک التوائے کار بھی پیش کی کہ محکمہ operation and maintenance wing الگ سے بنائے جو ان واٹر سپلائی سکیموں کو چلائے کیونکہ User Committees حکومت کے کروڑوں روپے ضائع کر دیتی ہیں اور چھ ماہ یا سال بعد کروڑوں روپے کی واٹر سپلائی سکیم ختم ہو جاتی ہے اور damage ہو جاتی ہے تو کیا حکومت یا محکمہ کوئی ایسا ارادہ رکھتا ہے کہ operation and maintenance wing بنایا جائے تاکہ User Committee کی مداخلت ختم ہو اور یہ واٹر سپلائی سکیمیں صحیح طور پر کام کر سکیں اور لوگوں کو فائدہ پہنچے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اس پر میں نے پہلے ہی عرض کر دیا ہے کہ اس پر کام ہو رہا ہے اور ایسی بات بھی نہیں ہے کہ ساری C.B.Os ہی بالکل خراب ہیں۔ ظاہری بات ہے کہ اگر آپ overall analysis کریں گے تو ہمارے پاس بہت ساری ایسی آئیڈیل C.B.Os بھی ہیں جو بہت اچھی واٹر سپلائی سکیمیں چلا رہی ہیں لیکن overall اس سسٹم کو review کیا جا رہا ہے اور اس پر بہت سارا speedy work ہو رہا ہے اور انشاء اللہ کوشش ہو گی کہ اس کا بہتر سے بہتر میکانزم لے کر آئیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس پر واقعی توجہ دیں کیونکہ میرے علم میں بھی اس قسم کی بات ہے کہ راجن پور میں 80 فیصد سکیمیں اسی وجہ سے بند پڑی ہیں تو اس پر کوئی میکانزم بنایا جائے۔ اگلا سوال بھی جناب فیضان خالد ورک صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 396 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب فیضان خالد ورک کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شیخوپورہ: سیوریج کے شروع کئے گئے منصوبہ جات کی تفصیلات

*396: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔166 شیخوپورہ میں سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران سیوریج کے کتنے منصوبہ جات شروع کئے گئے؟

(ب) متذکرہ سالوں کے دوران کتنی رقم ان منصوبہ جات پر خرچ ہوئی، منصوبہ جات کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل وغیرہ کی مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) اس وقت کتنے منصوبہ جات پر کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنے منصوبہ جات پر کام جاری ہے، جن منصوبہ جات پر کام جاری ہے وہ کب تک مکمل ہو جائیں گے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میں سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران حلقہ پی پی۔166 میں نکاسی آب کا کوئی منصوبہ شروع کیا ہے اور نہ ہی نکاسی آب کا کوئی منصوبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں آیا ہے۔

(ب) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے اس ضمن میں کوئی منصوبہ شروع کیا ہے اور نہ ہی اس مد میں کوئی رقم خرچ کی ہے۔

(ج) مذکورہ حلقہ پی پی۔166 میں اب تک نکاسی آب کا کوئی ترقیاتی منصوبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں آیا ہے اور نہ ہی محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے شروع کیا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ جس پارٹی کا سوال ہوگا اسی پارٹی کے ممبر on his behalf سوال کر سکیں گے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ ضمنی سوال کر لینا۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ضمنی سوال بھی ہے اور ایک توجہ بھی ہے۔ گزارش یہ ہے کہ فیلڈ کے اندر ہم دیکھتے ہیں مثلاً میں بہاولپور کی بات کرتا ہوں کہ وہاں پر وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک منصوبے کے لئے 34 کروڑ روپے allow کئے ہیں جس پر میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اب بات یہ ہے کہ ایک لائن

پہلے بچھی ہوئی ہے اور ساتھ دوسری لائن بچھا رہے ہیں جس سے وسائل کا ضیاع ہوتا ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ بھی کہوں گا کہ اب ٹیکنالوجی بڑھ گئی ہے اور سیٹلائٹ سے بھی آپ سروے کر کے کچھ چیزیں کر لیتے ہیں تو کم از کم کچھ شہروں کا کوئی پائلٹ پراجیکٹ بنائیں جس میں آپ پورے شہر کا ماسٹر پلان بنائیں تاکہ کوئی بھی ترقیاتی منصوبہ کوئی ایم این اے یا ایم پی اے لے کر آتا ہے تو وہ اس کے اندر fit ہو، موقع پر stop gap arrangement کے طور پر تو منصوبہ بن جاتا ہے اور اس کے بعد کوئی بڑا منصوبہ آتا ہے تو وہ سارا lay off ہو جاتا ہے جس سے وسائل کا ضیاع ہوتا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا اس قسم کا کوئی سروے یا کچھ شہروں کا ماسٹر پلان یا پائلٹ پراجیکٹ بنانے کے لئے حکومت تیار ہے تاکہ وسائل کا ضیاع نہ ہو؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! پچھلے سیشن میں بھی ڈاکٹر صاحب نے یہی بات کی تھی اور میں نے اس کا جواب دیا تھا کہ ان کی یہ بڑی valid suggestion ہے اور بالکل اب وہ وقت آ گیا ہے کہ ماسٹر پلاننگ بہت ضروری ہو گئی ہے اور بہت ساری جگہوں پر overlapping بھی ہو رہی ہے، کہیں پر پبلک ہیلتھ کام کر رہا ہے، کہیں پر لوکل گورنمنٹ کام کر جاتی ہے اور کہیں پر کوئی اور کر جاتی ہے تو اس کے لئے بڑے شہروں کے لئے ہم انشاء اللہ ماسٹر پلاننگ کروائیں گے اور بہت سارے شہروں میں کام کافی آگے تک بڑھ بھی گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ چونکہ یہ شیخوپورہ کا سوال ہے تو شیخوپورہ میں آخری دفعہ سیوریج کا کون سا منصوبہ کب مکمل کیا گیا تھا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے چونکہ یہ سوال پی پی-166 کا ہے تو انہوں نے سوال کر دیا ہے تو کچھ انفارمیشن میں نے overall شیخوپورہ کی رکھی ہوئی تھی جو میں بتا دیتا ہوں کہ 12-2011 اور 13-2012 پیریڈ mention ہوا ہے تو اس دوران میں ضلع شیخوپورہ میں واٹر سپلائی کی سکیموں کے متعلق بتا دیتا ہوں کہ 725 ملین روپے ان دو سالوں میں ضلع شیخوپورہ میں واٹر سپلائی کے حوالے سے

investہوئے ہیںin the 8 constituenciesاور ڈرینج اور سیوریج کے لئے 2610 ملین روپے ضلع شیخوپورہ میں پچھلے دو سالوں کے دورانinvestہو چکے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! معذرت سے میں سمجھ نہیں سکی کہ منسٹر صاحب نے کیا فرمایا ہے؟ چونکہ میں بھی 166 حلقہ کے بارے میں بات کر رہی ہوں اور جو سوال ہے اسی سے متعلق ضمنی سوال کیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نےtotal amountبتا دی ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! سیوریج کا مسئلہ شیخوپورہ میں بہت پرانا ہے اور سوال یہی کیا گیا تھا کہ 12-2011 اور 13-2012 میں کتنے منصوبے شروع کئے گئے لیکن اس کے جواب میں ہے کہ کوئی منصوبہ شروع کیا ہے اور نہ کوئی منصوبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں آیا ہے تو میں یہی جاننا چاہتی ہوں کہ محکمہ جب ایسے پروگرامز بناتا ہے اور ADP میں ڈالتا ہے تو اس کا کیاcriteriaیا میرٹ کیا ہوتا ہے یعنی بہت سارے ایسے اضلاع ہیں جنہیں آپ تین تین، چار چار سال پوچھتے ہی نہیں ہیں اور کئی ایسے اضلاع ہیں جہاں پر کروڑوں روپے کے کام ہو جاتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! پی پی۔166 کے حوالے سے آپ کے پاس کوئی جواب ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میرے خیال میں اسی چیز کا جواب دیا ہے چونکہ انہوں نے شیخوپورہ کی بات کی ہے تو پی پی۔166 کا تو یہاں واضح طور پر جواب دے دیا گیا ہے کہ اس پیریڈ میں یہاں پر کوئی کام شروع نہیں ہوا اور اسی کوanalyzeکرنے کے لئے میں نے پورے ضلع شیخوپورہ کا ایک جائزہ لیا ہے کہ کیوں اس جگہ کام نہیں ہوا، کیا دوسری جگہ بھی ہوئے ہیں یا نہیں، تو سارے حلقوں میں کام ہوئے ہیں اور صرف اس حلقہ میں نہیں ہوئے۔ اس کی وجوہات، وہاں سےdemandکا نہ آنا، وہاں سےpursuanceکا نہ ہونا جیسی چیزیں شامل ہیں ورنہoverallشیخوپورہ میں سیوریج کے حوالے سے 2.6 بلین روپے ان دو سالوں میںinvestہوئےapart from this Constituency

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! پی پی۔166 کی نشاندہی کر رہی ہیں تو منسٹر صاحب اسے پھر دیکھ لینا۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اسی کوanalyzeکرنے کے لئے تو میں نے یہ بتایا ہے اور اس کو دیکھ رہا ہوں کہwhy this

Constituency اب اس میں problem یہ ہو سکتا ہے کہ وہاں کے جو نمائندگان پہلے رہے ہیں یا ان کی activity کمزور رہی ہے یا عوام کی demand کمزور رہی ہے تو چونکہ overall اس میں 2.6 بلین روپے ایک بڑی investment ہے جو آس پاس شیخوپورہ میں ان دو سالوں کے دوران ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! پھر آپ کو اس بارے میں جو بھی problem ہے وہ آپ بتا دیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا سوال یہی ہے کہ پی پی۔166 میں شیخوپورہ کا chunk ہے اور وہ ایریا ہے جہاں آبادی بھی بہت زیادہ ہے اور یہ وہ ایریا ہے جو بہت thickly populated ہے اور وہاں پر سیوریج کا اتنا problem ہے لیکن اس کے باوجود تین چار سال سے بلکہ پچھلے پانچ سال میں بھی اس علاقے میں سیوریج کا کوئی منصوبہ نہیں دیا گیا تو میری گزارش یہی ہے کہ محکمہ کو کم از کم یہ دیکھنا چاہئے کہ کون سے علاقے ہیں جہاں پر کروڑوں روپے کا فنڈ چلا جاتا ہے اور کئی ایسے علاقے ہیں جن کی بالکل باری نہیں آتی؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کو نوٹ کریں اور اس کا جو بھی problem ہے اس کو solve کریں۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 408 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی۔144 میں سیوریج لائن ڈالنے کی تفصیلات

*408: **محترمہ راحیلہ خادم حسین:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔144 سنگھ پورہ موڑ لاہور براستہ بھوگیوال، شوالہ چوک تا بند روڈ تک سیوریج لائن کب، کتنی لاگت سے کتنی مدت میں ڈالی گئی تھی اور اس کا ٹھیکہ کس کو کب دیا گیا تھا؟

(ب) سیوریج کا یہ منصوبہ جن واسا ملازمین کی زیر نگرانی مکمل ہوا، ان کے نام، عہدہ و گریڈ اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل بتائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) حلقہ پی پی-144 سنگھ پورہ موڑ لاہور براستہ بھوگیوال، شوالہ چوک تا بند روڈ تک سیوریج لائن جون 2009 میں دو سال تین ماہ کی مدت میں ڈالی گئی اور اس کا ٹھیکہ میسرز شیخ جاوید احمد گورنمنٹ کنٹریکٹر کو مارچ 2007 میں دیا گیا۔

(ب) سیوریج کا یہ منصوبہ جن واسا ملازمین کی زیر نگرانی مکمل ہوا ان کے نام، عہدہ و گریڈ اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نام	عہدہ	گریڈ	موجودہ تعیناتی
سہیل احمد چغتائی	سینئر کنسٹرکشن انجینئر	18	ریٹائرڈ
غفران احمد	جونیئر کنسٹرکشن انجینئر	17	ڈائریکٹر شالامار اینڈ عزیز بھٹی ٹاؤن
تحسین احمد	سب انجینئر	16	مرحوم

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! منسٹر صاحب سے میرا ضمنی سوال ہے کہ میں نے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ اس پراجیکٹ پر کتنی لاگت آئی؟ ڈیپارٹمنٹ نے اس کا جواب نہیں دیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کوئی amount اس کے جز (الف) میں ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! سوال یہ ہے کہ سیوریج لائن کب اور کتنی مدت میں ڈالی گئی تھی اور اس کا ٹھیکہ کس کو کب دیا گیا تھا۔ انہوں نے مالیت نہیں پوچھی تھی لیکن اب انہوں نے پوچھ لی ہے تو میں بتا دیتا ہوں 176 ملین روپے اس پر لاگت آئی ہے اور یہ ایک بڑے پراجیکٹ کا حصہ تھا جس کی کل لاگت 240 ملین روپے تھی یہ جو حلقہ پی پی-144 ہے اس کا scope of work آٹھ ہزار فٹ سیوریج پائپ "9 سے "72 انچ تک کے قطر کا لگایا گیا ہے جس کی 176 ملین روپے لاگت تھی۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کا جواب دینے کا شکریہ لیکن اُن کے knowledge کے لئے میں بتا دوں کہ جو میں نے سوال دیا تھا وہ سوال نامہ کے اندر موجود ہے کہ کتنی لاگت سے کتنی مدت میں ڈالی گئی اور اس کا ٹھیکہ کب اور کس کو دیا گیا؟

جناب قائم مقام سپیکر: amount تو انہوں نے بتا دی ہے 176 ملین روپے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! وہ تو میں ان کی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے جواب دے دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مدت بھی بتادیں کہ کتنے عرصہ میں complete کی گئی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! جو میرے پاس سوال ہے شاید اس میں لاگت کا لفظ نہیں ہے اگر ان کے پاس ہے تو۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس میں ہے کتنی لاگت سے کتنی مدت میں ڈالی گئی۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! جو مجھے دیا گیا ہے اس میں لاگت کا لفظ نہیں ہے لیکن پھر بھی میں نے لاگت بتادی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے آپ نے وہ بتادی ہے، اس کا tenure بھی بتا سکتے ہیں کہ کتنے عرصہ میں یہ complete ہوئی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! وہ تو لکھا ہے دو سال تین ماہ کی مدت میں۔

جناب قائم مقام سپیکر: دو سال تین ماہ میں یہ complete کی گئی۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال معزز منسٹر صاحب سے ہے کہ اس contractor کو مارچ 2000 میں contract دیا گیا اور 2009 میں دو سال تین ماہ کی مدت میں یہ سیوریج ڈالی گئی مجھے یہ بتائیں کہ یہ جو tenure انہوں نے دو سال تین ماہ کا بتایا ہے یہ 2009 سے شروع ہو رہا ہے یا 2007 سے شروع ہو رہا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اس پراجیکٹ کی admin approval جو ہے وہ 01-02-2007 کو ہوئی اور اس کی commencement مورخہ 22-03-2007 ہے اور اس کی completion 21-06-2009 ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال سردار وقاص حسن موکل صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! ایک سوال میں پوچھتا ہوں؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ سوال نہیں کر سکتے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں ویسے اس سوال کے متعلق ایوان کے knowledge میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ سوال 2009 میں بھی آیا ہے، 2011 میں بھی آیا ہے اور 2012 میں بھی آیا ہے میں بھی سوچ رہا ہوں اس میں ایسی کیا چیز ہے جو ایوان جاننا چاہتا ہے، مجھے نہیں مل سکی، میرے knowledge میں اضافہ کیا جائے چونکہ یہ regular چار سال سے same سوال آرہا ہے۔

What is the actual cause of this question?

جناب قائم مقام سپیکر: اب نہیں آئے گا انشاء اللہ سردار وقاص حسن مؤکل سوال نمبر بولیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 492 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع قصور: واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولیات فراہم کرنے کی تفصیلات

*492: سردار وقاص حسن مؤکل: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں 09-2008 سے 13-2012 کے دوران پی پی-180 قصور کے کتنے علاقوں کو واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولیات فراہم کی گئیں اور ان پر کتنے اخراجات ہوئے، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) پی پی-180 قصور کے جن علاقوں میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت نہ ہے، حکومت کب تک ان کو یہ سہولت فراہم کر دے گی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ضلع قصور حلقہ پی پی-180 میں 09-2008 سے 13-2012 تک جن علاقوں کو فراہمی آب اور نکاسی آب کی سہولیات فراہم کی گئیں ان کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضمن میں حکومت پنجاب کی نئی ترجیحات سال 15-2014 کے مطابق جن علاقوں میں زیرزمین پانی خراب ہے وہاں حکومت پنجاب ترجیحی بنیادوں پر اگلے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت مجوزہ اتھارٹی کی منظوری سے فراہمی آب کے منصوبے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا وزیر صاحب سے سوال ہے میں تھوڑی سی clarity چاہتا ہوں کہ فراہمی آب اور نکاسی آب کی schemes کیا inter linked ہوتی ہیں یا independent بنتی ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! دونوں صورتیں ہو سکتی ہیں independent schemes بھی launch کی جاتی ہیں demand کے حساب سے، resources کے حوالے سے اور funding کے حوالے سے الگ الگ بھی ہو سکتی ہیں یہ کوئی compulsion نہیں ہے کہ اکٹھی ہوں۔ (شور وغل)

MR ACTING SPEAKER: Order in the House.

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہ سوال میں نے اس لئے پوچھا تھا کہ جو میرا سوال تھا اُس کے اندر انہوں نے تین schemes highlight کی ہوئی ہیں توسیع فراہمی آب سکیم کنگن پور، فراہمی آب سکیم ٹھینگ موڑ الہ آباد اور نکاسی آب تو سوال کرنے کا مقصد یہ تھا اگر ایک واٹر سپلائی کی سکیم لگ رہی ہے تو وہاں پر ظاہری بات ہے کہ ڈرینج کی ضرورت تو ہو گی تو میرے خیال میں یہ ہونا چاہئے۔ (شور وغل)

MR ACTING SPEAKER: Order in the House. Order in the House.

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اگر فراہمی آب کی سکیم ہے تو وہاں پر نکاسی آب کی سکیم ہونی چاہئے۔ دوسری بات اس کے اندر میں یہ clarity چاہوں گا کہ دوسری سکیم میں انہوں نے لکھا ہے کہ فراہمی آب ٹھینگ موڑ الہ آباد سکیم 14-2013 میں unfunded ہو گئی تھی حکومت پنجاب سے بقایا فنڈ فراہم کرنے کی درخواست کی گئی ہے تاکہ یہ سکیم اس مالی سال میں مکمل ہو سکے، 2014 تو ختم ہو گیا کون سے مالی سال کی بات ہو رہی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ کب تک complete کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! معزز ممبر بھول گئے ہیں، یہ پہلے بھی سوال ہوا تھا، میں نے کہا تھا کہ میں انشاءاللہ کوشش کروں گا کہ اس مالی سال میں اس سکیم کو مکمل کروایا جائے اس کا تقریباً 1.23 ملین روپے باقی ہے جس میں سے 50 فیصد release ہو گیا ہے، ہماری ابھی بھی پوری کوشش ہے کہ 14-06-30 میں ایک مہینہ باقی ہے کہ اس سکیم کو اس financial year میں close کر دیا جائے اور اللہ کا حکم ہوا تو انشاءاللہ یہ سکیم اس سال

close ہو جائے گی۔ یہ میں نے آپ سے پچھلے سیشن میں اس بات کا اظہار کیا تھا اس لئے میں نے اس کو note کیا ہوا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں صرف clarity چاہتا ہوں۔ میں یہ کہنا نہیں چاہ رہا تھا کہ انہوں نے بالکل کہا تھا اور commitment بھی کی تھی لیکن onground situation جو ہے پھر وہ point scoring کی طرف چلی جائے گی کہ وہاں کچھ نہیں ہوا۔

جناب قائم مقام سپیکر: معزز منسٹر صاحب آپ سے commitment کر رہے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! commitment تو انہوں نے پہلے بھی کی تھی، اس کا کیا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! وہ بھی ٹھیک کہہ رہے ہیں، میں بھی ٹھیک کہہ رہا ہوں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہی میں کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے commitment کی تھی۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! on ground اس لئے نہیں ہوئی کہ approval کا ایک process ہوتا ہے چونکہ unfunded scheme تھی اس کی summary بھیجی اور کچھ process کے بعد اس کے تقریباً ساڑھے پانچ چھ لاکھ روپیہ اسی ہفتہ release ہو کر آگیا ہے انشاء اللہ اس پر اب کام شروع ہو جائے گا funds محکمہ کو receive ہو گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ایک ماہ میں complete ہو جائے گی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں تو کہہ رہا ہوں اللہ کا حکم ہوا تو انشاء اللہ 14-06-30 یہ سکیم ٹارگٹ ہے کہ اس کو close کیا جائے۔ چونکہ میری معزز ممبر سے last session میں یہ commitment تھی اور انشاء اللہ میری یہ کوشش ہو گی کہ اس commitment کو honour کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال بھی سردار صاحب آپ کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 493 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: آشیانہ ہاؤسنگ سکیم میں زیر تعمیر اور زیر التواء گھروں کی تفصیلات

*493: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کہاں کہاں پر کتنے کتنے رقبہ اور گھروں پر شروع کی گئی؟

(ب) ان میں سے کون کون سی سکیم و گھر مکمل ہو چکے ہیں؟

(ج) کس کس سکیم میں کتنے گھر زیر تعمیر ہیں اور یہ کب تک مکمل ہو جائیں گے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) لاہور میں دو آشیانہ ہاؤسنگ سکیمیں شروع کی گئی ہیں تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

نام سکیم/لوکیشن	رقبہ	ٹوٹل گھر	پلاٹ	مکمل گھر	زیر تعمیر گھر
آشیانہ قائد، اٹاری سروبہ	686 کنال	2537	کوئی نہیں	350	2187
آشیانہ اقبال، برکی روڈ	اس کا کل رقبہ 3100 کنال ہے، مزید تفصیلات ڈیزائن مکمل ہونے پر پیش کی جا سکے گی۔				

(ب) مکمل گھروں کی تفصیل اوپر بیان کر دی گئی ہے۔

(ج) زیر تعمیر گھروں کی تفصیل اوپر بیان کر دی گئی ہے ان کی تکمیل جون 2015 تک متوقع ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اس کے اندر میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو انہوں نے آشیانہ قائد اور اٹاری سروبہ میں مکمل گھر ساڑھے تین سو highlight کئے ہیں اس کی construction شروع کس سال میں ہوئی تھی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کب شروع کی گئی تھی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! مئی 2011 میں عملی طور پر کام کا آغاز ہوا تھا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! دوسرا ضمنی سوال آشیانہ اقبال برکی روڈ سے related ہے کہ اس کا انہوں نے لکھا ہے کہ 3100 کنال اس کا ٹوٹل رقبہ ہے، مزید تفصیلات design مکمل ہونے پر پیش کی جا سکیں گی تو اس کا کیا مطلب ہے، یہ سمجھا جائے کہ یہ سکیم صرف on paper ہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اس سکیم کے سارے processes مکمل ہو گئے ہیں۔ 3160 kanal On debt payment mod جگہ acquire کر لی ہے۔ اس کا design حتمی approval کے لئے گیا ہوا ہے۔ انشاء اللہ اب جہاں تک design کی بات ہے تو اس کی ساری چیزیں final ہو گئی ہیں۔ اس میں جہاں جہاں سے جگہ acquire ہوئی تو on ground وہ سب کچھ ہو گیا ہے اور وہ designing stage پر ہیں انشاء اللہ وہ جلد launch ہو جائے گا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ اگر next time معزز منسٹر صاحب details بتا سکیں کہ ان دونوں سکیم کے اندر ڈسپنسری، سکولز، پارکس اور اس طرح کی جو facilities ہیں ان کی اس وقت کیا position ہے، کیا وہ جو 350 گھر مکمل ہو گئے ہیں ان کے ساتھ یہ مکمل ہو چکی ہیں یا ہوں گی تو اس کے بارے میں تھوڑا سا elaborate کر دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! بالکل وہاں پر جو سکولز ہیں وہ بن گئے ہیں، functional ہیں، کام کر رہے ہیں اور ساتھ ساتھ جوں جوں یہ گھر مکمل ہوتے جا رہے ہیں وہاں پر جو باقی facilities ہیں یعنی اس میں ہر چیز کی provision موجود ہے اور وہاں پر سکول باقاعدہ functional ہو چکا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مجھے یہ پوچھنا ہے کہ ملتان، ڈی جی خان اور بہاولپور ڈویژن کے کن کن شہروں میں یہ آشیانہ سکیم شروع کی جائے گی اور اگر کی گئی ہے تو کن مراحل میں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: کیا آپ کے پاس اس کا جواب ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! سوال تو fresh بنتا ہے لیکن ڈاکٹر صاحب بہت معزز ممبر ہیں ان کا جواب دینا ضروری ہے۔ انشاء اللہ بہاولپور میں 120 کنال لینڈ پر 158 تین مرلہ ایوان اور 123 پانچ مرلہ پلاٹ کا ماسٹر پلان approve ہو گیا ہے۔ اس کی سمری seed money کے لئے submit کر دی گئی ہے۔ انشاء اللہ hopefully جلد از جلد

بہاولپور میں اس کے کام کا عملی طور پر آغاز ہو جائے گا۔اس کے علاوہ میں ایوان کے knowledge کے لئے بتاتا ہوں کہ فیصل آباد اور ساہیوال میں 99 فیصد completion ہو چکی ہے اور صرف balloting رہ گئی ہے۔اسی طرح ساہیوال فیز۔II کی ماسٹر پلاننگ منظور ہو گئی۔اسی طرح قصور اور چنیوٹ میں ہر چیز بالکل منظور ہوئی پڑی ہے اور ان جگہوں پر آشیانہ جلد از جلد practically launch ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،اگلا سوال ڈاکٹر مراد راس صاحب کی طرف سے ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!وہ ٹریفک کی وجہ سے پھنس گئے ہیں لہذا ان کے سوال pending کر دیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میرا سب سے آخری سوال ہے میں اس کو کر لوں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، نہیں۔ ڈاکٹر صاحب!میں مراد راس صاحب کے سوال pending کر دوں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!ان سوالوں کو pending کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،اس کو میں pending کرتا ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب!.sorry جی،اگلا سوال بھی ڈاکٹر مراد راس صاحب کا ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب ظہیر الدین خان علیزئی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال بھی جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود ہیں نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب جاوید اختر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال بھی جناب جاوید اختر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 805 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: پی پی۔87 کے دیہاتوں میں صاف پانی مہیا کرنے کی تفصیلات

*805: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کا زیر زمین پانی کھارا ہے جو پینے کے بھی قابل نہیں ہے؟

(ب) حلقہ پی پی۔87 جو تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کا دیہی علاقہ ہے اس کے کتنے دیہاتوں میں ابھی تک زیر زمین پانی کھارا ہے اور کتنے دیہاتوں میں واٹر سپلائی سکیم کے تحت صاف پانی مہیا نہیں کیا گیا دیہات وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اگر درج بالا سوالات کے جوابات اثبات میں ہیں تو حکومت کب تک واٹر سپلائی سکیم کے تحت صاف پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) درست ہے۔

(ب) حلقہ پی پی۔87، 63 دیہات پر مشتمل ہے۔ ان میں سے 20 چکوک کو ابھی تک واٹر سپلائی مہیا نہیں کی گئی ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان 20 دیہات میں سے جن چھ دیہات میں واٹر سپلائی سکیموں کی ضرورت ہے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ صاف پانی کی فراہمی حکومت کی اوّلین ترجیح ہے۔ مرحلہ وار حکومت کی منظوری سے ان دیہات کو صاف پانی مہیا کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ج) میں انہوں نے لکھا ہے کہ بیس دیہات میرے حلقہ کے ایسے ہیں جن میں نیچے کا پانی کھارا ہے اور ان میں واٹر سپلائی نہیں ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ چھ دیہاتوں میں واٹر سپلائی کی سخت ضرورت ہے۔ محکمہ یہ بتائے کہ محکمہ نے اس پر کیا کام کیا ہے؟ کیا ان چھ دیہات کی feasibility report بنائی

ہے ؟اور وہ کون سے چھ دیہات ہیں کیونکہ ایوان کی میز پر ان چھ دیہات کی تفصیل نہیں ہے اور میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ وہ کون سے چھ دیہات ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! فرمائیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! کون سے چھ دیہات کیونکہ سوال میں تو چھ دیہات کا ذکر نہیں ہے ؟

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب! آپ نے کون سے جز کا پوچھا ہے ؟

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! یہ جز (ج) میں لکھا ہوا ہے اور میری منسٹر صاحب سے گزارش ہو گی کہ جز (ج) کا جواب پڑھ دیا جائے کیونکہ یہ پڑھیں گے تو پھر ان کو پتا چلے گا کہ کون سے جز میں ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! جن گاؤں میں واٹر سپلائی کی ضرورت ہے ان کے تخمینہ جات لف ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، ہمارے پاس اور ہے۔ ان بیس دیہات میں سے جن چھ دیہات میں واٹر سپلائی سکیموں کی ضرورت ہے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہ ہمارے پاس جواب ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میرے پاس جواب ہے کہ جن گاؤں میں واٹر سپلائی سکیموں کی ضرورت ہے کیونکہ یہ ایک ہی بات ہے مگر تخمینہ جات لف ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ ان کی detail مانگ رہے ہیں۔ آپ کے پاس چھ دیہاتوں کی detail ہے ؟

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ میرے حلقہ میں 70 گاؤں ہیں اور 70 گاؤں میں سے بیس گاؤں میں واٹر سپلائی نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ کا نیچے کا پانی کھارا ہے اور انہوں نے خود اس بات کو تسلیم کیا ہے تو آپ یہ دیکھ لیں کہ one third of the population of my area/constituency صاف پانی سے محروم ہے تو کیا محکمہ اس بارے میں کچھ کر رہا ہے اگر محکمہ نے جو چھ دیہات choose کئے ہیں تو ان چھ دیہات کی تفصیل بتا دی جائے اور ان چھ دیہاتوں میں کیا کام کیا ہے، کیا اس میں واٹر سپلائی کا منصوبہ بنایا ہے اور اگر

بنایا ہے تو اس کی تفصیل بتادیں کہ انہوں نے گورنمنٹ کو بھیجا ہے تو کیا گورنمنٹ فنڈز دے رہی ہے یا نہیں دے رہی یا یہ کب بنانا چاہتے ہیں یہ تفصیل بتادیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! تھوڑا سا سوال جواب میں کچھ ہے لیکن overall اگر ہم پی پی۔87 کی بات کریں اور ہم جو ابھی on functional schemes کے حوالے سے بات کر رہے تھے تو جہاں پر چالیس سکیمیں functional ہیں اور وہاں پر دو سکیم non functional ہیں۔ باقی بیس چک ایسے ہیں لیکن چھ دیہات کی مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ جہاں پر واٹر سپلائی سکیم کی ضرورت ہے، ان کے تخمینہ جات بنے ہوئے ہیں بات resources کی ہے ہمیں جوں جوں resources ملیں گے انشاءاللہ ان سکیموں کو مرحلہ وار take up کرتے رہیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب! آپ بھی اس میں تھوڑی سی کوشش کریں۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! محکمہ اپنی طرف سے تھوڑی سی کوشش کرے اور اس کا کوئی تخمینہ بنا کر حکومت کو بھیجے کہ نیچے کا پانی کھارا ہے اور ان چھ دیہات میں اشد ضرورت ہے تو شاید چھ دیہات میں سے کسی ایک دیہات میں اگلے مالی سال میں کام ہو جائے تو میری منسٹر صاحب سے یہی گزارش ہے کہ محکمہ کوئی تخمینہ بھیجے اور مجھے بتایا جائے کہ اگلے مالی سال میں چھ دیہات میں سے کسی ایک دیہات میں واٹر سپلائی دینے کا ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! انشاءاللہ سیشن کے بعد ہم بیٹھ جاتے ہیں اور ان کی جو priorities ہیں وہ لے لیتے ہیں۔ ہم کوشش کریں گے لیکن بات resources کی ہے اور جتنا بھی زیادہ سے زیادہ accommodate ہو سکے انشاءاللہ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے پوری کوشش ہو گی کہ ان کو oblige کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب کے ساتھ پورا تعاون کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب! فرمائیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! کرنل (ریٹائرڈ) سردار ایوب خان صاحب کے سوال کے حوالے سے بات کروں گا کہ نہ صرف تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ بلکہ پی پی۔87 میں بھی زیرزمین پانی کھارا ہے بلکہ تحصیل

ٹوبہ ٹیک سنگھ ساری کی ساری brackish zone ہے اور کھارے پانی کی تحصیل ہے، یہ ٹیل ہیڈ پر واقع ہیں اور نہری پانی کی بھی acute shortage ہے کیا وزیر موصوف اور پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ان حالات میں تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کو priority دینے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، انہوں نے commitment کی ہے کہ ہم کوشش کر رہے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! انہوں نے commitment صرف کرنل (ریٹائرڈ) سردار ایوب خان کے چھ دیہات کے لئے کی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ میاں محمد رفیق صاحب کو بھی ساتھ بٹھا لینا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ جس میں پی پی۔87، پی پی۔86 اور پی پی۔90 یہ تین ایم پی ایز کے حلقے ہیں، ان میں سارا پانی کھارا ہے اور وہاں پر نہری پانی بھی میسر نہیں ہے تو کیا وہاں پر یہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ اور وزیر موصوف تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کو priority دینے پر رضامند ہیں یا صرف ان چھ دیہاتوں کو پانی دینے پر رضامند ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! کوئی commitment دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میرا بس چلے تو میں پورے پنجاب کے ایک ایک کونے کو priority دوں جہاں پر پانی ایک ایسا مسئلہ ہے جو بنیادی ضرورت ہے۔ باقی ٹوبہ ٹیک سنگھ as district کی بات کر لیں تو its not totally 100 % brackish water وہاں پر sweet area zone بھی ہے اور brackish area بھی ہے۔ انشاءاللہ میں نے پہلے بھی اس بات کا اظہار کیا ہے کہ حکومت کی priority ہے کہ سب سے پہلے brackish areas کو cater کیا جائے۔ اگر میں ٹوبہ ٹیک سنگھ کی overall بات کروں تو یہاں پر پورے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 192 سکیمیں چل رہی ہیں اور جس کا 41 % coverage ہے۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ کا 40 فیصد ایسا ایریا بھی ہے جو sweet area zone ہے اور وہاں کی populations کافی حد تک مستفید ہو رہی ہے۔ باقی population کا 19 فیصد ایریا رہ گیا ہے جن کو واٹر سپلائی کی واقعی ضرورت ہے۔ جس طرح میں نے پہلے بھی اظہار کیا ہے کہ resources کا اضافہ ہو جائے تو ہماری priority brackish areas ہیں لہذا انشاءاللہ ہم کوشش کریں گے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے as district جتنے پانی کے حوالے سے مسائل ہیں ان میں کمی لا سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔ان کے دو سوال ہیں اور ان کی طرف سے request تھی لہذا ان کو pending کیا جاتا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب!انہوں نے commitment کر دی ہے۔اب آپ please تشریف رکھیں،ابھی کافی سوالات باقی ہیں۔اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔جی، سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1097 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ریور پارک بنانے کا منصوبہ و دیگر تفصیلات

*1097: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دریائے راوی کے ساتھ ساتھ لاہور ضلع کی حدود میں ریور ویو پارک بنانے کا منصوبہ بنایا گیا ہے؟

(ب) اس منصوبہ کے لئے کتنے ایکڑ زمین حاصل کی جائے گی، کیا یہ اراضی سرکاری ہے یا پرائیویٹ افراد سے حاصل کی جائے گی؟

(ج) اس اراضی کے مالکان کو ان کی اراضی کی قیمت کب اور کس طریق کار کے تحت دی جائے گی؟

(د) اس کی قیمت کا تعین کیسے کیا جائے گا؟

(ہ) اس پارک کی تعمیر کہاں سے شروع ہو گی اور کہاں تک جائے گی؟

(و) یہ منصوبہ کب تک مکمل ہو گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ ایل ڈی اے نے وزیر اعظم پاکستان کے ویژن کی روشنی میں حکومت پنجاب کے تعاون سے "ریور راوی زون اربن ڈویلپمنٹ پراجیکٹ" کا منصوبہ بنایا ہے۔ 36 کلو میٹر لمبا یہ پراجیکٹ دریائے راوی کے دونوں کناروں پر واہگہ بارڈر سے 8 کلو میٹر سے شروع ہو کر موضع سندر پر اختتام پذیر ہو گا۔اس منصوبے کا بنیادی مقصد دریائے راوی کی آبی حیثیت کو

بحال کرنا اور اس کے کناروں کے دونوں اطراف واقع زمین کی اصلاح کر کے اس کو اربن ڈویلپمنٹ کے قابل بنانا ہے۔

(ب) یہ منصوبہ شمال میں ڈوگراں وہلج سے کالا شاہ کاکو کو M2 موٹروے انٹرچینج، جنوب مغرب میں M2 انٹرچینج سے شرقپور روڈ سے کوٹ محمود فیض پور ملتان روڈ پر سندر کے مقام پر ملتا ہے۔ جنوب میں ملتان روڈ پر سندر سے شروع ہو کر بابو صابو، نیازی اڈا سے محمود بوٹی بند سے جی ٹی روڈ پر بارڈر پر 8 کلو میٹر دور رہتا ہے۔ مشرق انڈین بارڈر سے 8 کلو میٹر دور رہتے ہوئے، ڈوگراں وہلج سے جا ملتا ہے۔ اس منصوبے کے لئے ضلع لاہور کا رقبہ 379899 کنال 14 مرلے (47488 ایکڑ) اور ضلع شیخوپورہ کا رقبہ 709626 کنال (88703 ایکڑ) کے نوٹیفکیشن بالترتیب مورخہ 04-11-2013 اور 08-04-2014 کو ہو چکے ہیں جو کہ پرائیویٹ ملکیتی رقبہ ہے۔

(ج) اس پراجیکٹ کی Feasibility, Pre-Feasibility اور Details Design & DEV of کے بارے میں Study کی جا رہی ہے۔ جس میں

(1) Institutional arrangements

(2) Strategic Development Plan

(3) Financial Model

(4) Socio Economics

(5) Environmental Availability

جیسے کاموں کے بارے میں studies کی جا رہی ہیں۔ تاہم زمین کے حصول کے لئے جو سفارشات مرتب کی جائیں گی اس کی روشنی میں حصول اراضی اور معاوضہ کی ادائیگی کا طریق کار طے کیا جائے گا۔

(د) جز (ج) میں تفصیلاً جواب دیا گیا ہے۔

(ہ) جز (ب) میں جواب ملاحظہ فرمائیں۔

(و) یہ منصوبہ ابھی pre feasibility رپورٹ کے مرحلے پر ہے۔ اس کی تکمیل کے بارے میں feasibility رپورٹ کی روشنی میں فیصلہ کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ یہ جو پراجیکٹ ہے، ظاہر ہے حکومت کے مختلف پراجیکٹس ہوتے ہیں اور حکومت کچھ سوچ کر عوام کی welfare کے لئے وہ پراجیکٹس شروع کرتی ہے یا اس کے پیچھے جو بھی سوچ ہوتی ہے۔ چونکہ میرا تعلق لاہور سے ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ لاہور کے ارد گرد کی یہ جو اراضی ہے جس کا ذکر اس سوال میں کیا گیا ہے وہ تمام کی تمام زرعی اراضی ہے۔ میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال ہے کہ اس زرعی اراضی کو ختم کر کے وہاں پر خوب صورت، دلکش پارک بنانے کی کیا تک بنتی ہے جبکہ لاہور جیسے بڑے شہر کو سبزیوں اور دیگر اجناس کی تمام سپلائی اسی زرعی اراضی سے ہوتی ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! محترمہ نے پارک کا لفظ استعمال کیا ہے۔۔۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ غالباً کسی ہاؤسنگ سکیم کا پراجیکٹ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرے خیال میں River View Park بنانے کا جو منصوبہ شروع کیا گیا ہے آپ اس کی بات کر رہی ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جی، ہاں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر موصوف!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): میں نے عرض کیا ہے کہ Its not only park یہ ایک بڑا concept ہے اور ابھی اس کی recently pre-feasibility stage مکمل ہوئی ہے feasibility study پر ابھی اس کا کام شروع ہوا ہے۔ پہلے اس کے exact خدو خال سامنے آ جائیں تو پھر اُس وقت ان باتوں کا decision ہو گا۔ Feasibility study کرنے کے بعد انہوں نے جن خدشات کا ذکر کیا ہے اس وقت دیکھیں گے کہ یہ خدشات valid ہیں یا نہیں، اس کے علاوہ plus and minus points اس پراجیکٹ کے کیا ہیں؟ یہ ایک بڑا پراجیکٹ ہے لیکن ابھی یہ بہت early stage پر ہے اس لئے اس کو ابھی discuss کرنا مناسب نہیں ہے۔ اس کی feasibility study اگلے اٹھارہ ہفتوں کے اندر ہونی ہے جس میں سے کچھ ٹائم گزر گیا ہے، اس کے بعد اس کی بہتر طریقے سے judgement ہو سکے گی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! وزیر موصوف یہ فرما رہے ہیں کہ یہاں ابھی ہم pre-feasibility stage پر ہیں پھر اس پر سفارشات محکمہ کو دی جائیں گی۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں پر بہت سے لوگوں کی زمینیں acquire کی جا چکی ہیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت کے اپنے چھ کنسلٹنٹ جن کی فرمیں رجسٹرڈ ہوئی ہیں، جو اسمبلی فورم پر already discuss ہو چکے ہیں۔ ان کے ذریعے غریب عوام کے حقوق پر ڈاکا ڈالا جا رہا ہے، زرعی زمینیں ختم کی جا رہی ہیں۔ وہاں پر پلاٹ مافیا جو کہ حکومت کا اپنا تیار کردہ ہے وہ لوگوں کی زرعی زمینیں acquire کر رہا ہے حالانکہ پوری دنیا کے اندر زرعی زمینوں کو protect کیا جاتا ہے کیونکہ وہاں سے اجناس آتی ہیں۔[******]

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! نہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: ان غریب لوگوں کی زمینیں acquire کر رہے ہیں، انہیں سڑکوں پر بٹھایا جا رہا ہے---

جناب قائم مقام سپیکر: وہ فرما رہے ہیں کہ زمینیں خریدی جا چکی ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! وزیر موصوف میرے ساتھ چلیں، سیکرٹری صاحب! آپ پلیز بیٹھ جائیں، آپ لقمہ بعد میں دیجئے گا۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ حکومت منصوبے ضرور بنائے[******]

جناب قائم مقام سپیکر: یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! انہوں نے جو چھ فرمیں بنائی ہیں، ان چھ فرموں کے ذریعے غریبوں کا استحصال ہو رہا ہے، کسانوں کا استحصال ہو رہا ہے اور اس میں حکومت خود شامل ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں آپ کو اس کے ثبوت دے سکتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

---

* بحکم جناب قائم مقام سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

میاں محمد اسلم اقبال: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ فرما رہے ہیں کہ ابھی feasibility تیار ہو رہی ہے، میں کہہ رہا ہوں کہ وہاں پر زمینیں acquire ہو چکی ہیں، لوگوں کو فائلیں دی جا رہی ہیں، یہ مجھے اس کا جواب دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر موصوف!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں نے بڑی وضاحت کے ساتھ بتا دیا ہے اور اس سوال کے جواب میں بھی لکھا ہے کہ جو پراجیکٹ ابھی pre-feasibility stage پر ہو اس پر اس طرح سے بات نہیں ہو سکتی۔ میرے خیال میں میاں صاحب کسی اور پراجیکٹ سے mistaken ہیں، ہو سکتا ہے وہاں پر ایل ڈی اے کی کوئی اور سکیم چل رہی ہو جس کو یہ relate کر رہے ہیں اس سکیم کے حوالے سے ابھی تک on ground کچھ نہیں ہوا ایسی کوئی forcefully acquisition میرے علم میں نہیں ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! وزیر موصوف کی بات یہیں contradict کر جاتی ہے کہ یہ فرما رہے ہیں کہ سارا منصوبہ تیار ہونے کے بعد feasibility report آتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ شاید کسی اور سکیم کے ساتھ mix کر رہے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں یہ سمجھتی ہوں کہ جو red zone ہوتا ہے، دریا کے ارد گرد کے ایریا کو red zone کہتے ہیں اور وہاں پر اجناس اسی لئے اگائی جاتی ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! ابھی تو اس پر کوئی عمل ہی نہیں ہوا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس پر عمل ہو چکا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ابھی اس پر عمل نہیں ہوا، وزیر موصوف آپ کے سامنے بات کر رہے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: کمپنیوں کو ٹھیکے بھی دے دیئے گئے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ پچھلے دنوں جب آپ نے ایل ڈی اے کا Land Acquisition Act پاس کیا اس کے اندر آپ نے لاہور کی jurisdiction بڑھا کر شیخوپورہ، سانگلہ ہل

اور قصور تک کر دی، جناب یہ اسی کے ثمرات ہیں کہ وہ لوگ جن کی ایک، دو یا تین ایکڑ زمین تھی وہ آج کھلے آسمان کے نیچے پڑے ہوئے ہیں[******]

جناب قائم مقام سپیکر: یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔ میاں صاحب! اب اس پر آپ تقریر نہ کریں، مجھے کارروائی کو آگے بڑھانے دیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس طرح الفاظ expunge کرنے سے، الفاظ ختم کرنے سے [****] ختم نہیں ہو جائے گی۔ گزارش یہ ہے کہ ---

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر موصوف! اس کا جواب دیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ اپنے جواب میں بتائیں کہ ادھر جو زمینیں acquire ہو رہی ہیں وہ کون کر رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: وہ اس پراجیکٹ کے بارے میں بتا رہے ہیں، زمینوں کے بارے میں وہ کیا جواب دیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! زمین ہو گی تو پراجیکٹ بھی ہو گا۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے عرض کرتا ہوں کہ میاں صاحب ہمارے معزز دوست بھی ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس ایریا کا کوئی ایک بندہ بھی کورٹ میں گیا ہے، یہاں پر میڈیا بھی بیٹھا ہوا ہے کیا اس پراجیکٹ سے related کوئی activity ہوئی ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید صاحب یہاں بیٹھے ہیں لوگوں نے آکر ان سے میٹنگیں کی ہیں آپ ان سے پوچھ لیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! یہ وقفہ سوالات ہے، یہ ضمنی سوال کریں انہوں نے تو یہاں لمبی لمبی تقریریں شروع کر دی ہیں۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ آپ اگلے سوال کی طرف چلیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): میاں اسلم اقبال صاحب! آپ ایل ڈی اے سٹی کے حوالے سے confuse ہو رہے ہیں۔

---

* بحکم جناب قائم مقام سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! لوگوں کو جو تکالیف ہیں میں وہ بیان کر رہا ہوں اس فورم کو میں ذاتی مسئلہ کے لئے استعمال نہیں کر رہا۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں اس پر وضاحت کر دیتا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! وزیر موصوف وضاحت کرنا چاہ رہے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): میاں صاحب! جن چھ فرموں کی بات کر رہے ہیں، میں بار بار عرض کر رہا ہوں کہ یہ اس سارے معاملے کو کسی اور پراجیکٹ سے mingle کر رہے ہیں، یہ غالباً ایل ڈی اے سٹی فیروزپور روڈ سکیم کی بات کر رہے ہیں جس کا اس پراجیکٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔ (قطع کلامیاں)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں ان چھ فرموں کی بات کر رہا ہوں۔ اس کی وضاحت نہیں آئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: وضاحت کی بات کر رہے ہیں، آپ نے ان کی بات سنی ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! وہ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے ان کی بات سنی ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! لیڈر آف دی اپوزیشن کے پاس شاہدرہ، شیخوپورہ سے لوگ آئے تھے، ہمارے ساتھ انہوں نے میٹنگ کی اور میاں صاحب اس بارے میں آپ کو بتا دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میرا تعلق بھی ضلع شیخوپورہ سے ہے ہمارے پاس تو کوئی نہیں آیا بلکہ وہ لوگ تو خوش ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! قائد حزب اختلاف کھڑے ہیں پہلے ان کی بات سن لیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ لاکھوں ایکڑ اراضی جو acquisition کے process میں ہے اگر وہاں کے لاکھوں لوگ سراپا احتجاج ہو جائیں، سڑکوں پر آ جائیں تو کیا حکومت یہ ارادہ رکھتی ہے کہ اس طرح کے پراجیکٹ کو جس کی وجہ سے

یہاں کی تمام زرعی زمینیں تباہ و برباد ہو جائیں گی، حکومت اس منصوبے کو ترک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر موصوف! اس کی وضاحت کر دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں نے ابھی عرض کی ہے کہ ابھی اس پراجیکٹ کا pre-feasibility process مکمل ہوا ہے ابھی اس کی feasibility study ہونی ہے۔ پہلے ہم اس point کو تو سمجھیں ہو سکتا ہے اس پراجیکٹ کا انجام بھی اسی طرح سے ہو۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں اسلم اقبال صاحب! آپ ان کی بات سنیں، تشریف رکھیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! جب یہ پراجیکٹ منظر عام پر آئے گا، جب یہ پراجیکٹ final stage پر آئے گا تو اس وقت جن کی جگہ کا مسئلہ ہے تو پھر ان سے بات کی جائے گی۔ اپوزیشن آج جس پراجیکٹ کو negate کر رہی ہے کل یہی اپوزیشن میٹرو بس پر بھی بہت ساری باتیں کرتی تھی لیکن آج الحمد للہ میٹرو بس پراجیکٹ ایک ایسا منصوبہ بن گیا ہے جس کی مثال دوسرے صوبے والے بھی دیتے ہیں اور اس کو replicate کرنے کا ارادہ بھی رکھتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! وزیر موصوف نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر لاکھوں لوگ سڑکوں پر آ جائیں اور وہ احتجاج کریں کہ ہماری قیمتی زرعی زمین۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ایک چیز ابھی شروع ہی نہیں ہوئی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! زرعی زمین جس کی وجہ سے لاہور شہر میں سبزیاں آتی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ ان کے متعلقہ نہیں ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: وزیر موصوف یہاں پر غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں، لوگ سڑکوں پر آ گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ ان کے متعلقہ نہیں ہے۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کی طرف سے ہے۔ آپ سوال نمبر بولیں۔ No cross talk. (قطع کلامیاں)

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! بڑے افسوس کے ساتھ مجھے آج یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ پچھلے کئی اجلاسوں سے ہمیں یہ کہتے ہوئے اور روتے ہوئے گزر گئے ہیں کہ ہم بڑی محنت کر کے اپنے علاقوں کے لئے یا شہر کے لئے کوئی سوال یہاں پر جمع کرواتے ہیں اور جس طرح سے یہ وزیران سوالوں کے جھوٹے جواب یہاں آکر دیتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! نہیں یہ بات آپ نہ کریں۔۔۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! مسلسل چار اجلاس ہو گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ tease نہ کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! مسلسل چار اجلاس ہو گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ نے اس پر بات کرنی ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! [*********]

جناب قائم مقام سپیکر: یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جوابات کے حساب سے محکموں کا جو روّیہ ہے ہم اس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس میں کون سی ایسی بات ہے جو آپ نے حذف کرائی ہے۔ میں نے پوچھا تھا کہ سمن آباد کے اندر تھانہ بنا رہے ہیں لیکن اس پر متعلقہ وزیر نے غلط جواب دیا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ابھی اس پر رہیں۔ محترمہ! اس کے متعلق کوئی سوال ہے تو بتائیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جب اس کا جواب بھی غلط ہے تو میں کیا کر سکتی ہوں۔ ہر جواب غلط ہوتا ہے ہر جواب جھوٹ پر مبنی ہوتا ہے۔ ایجوکیشن سے related میرا سوال تھا۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ صرف ان کے سپیکر نہیں بلکہ سب کے سپیکر ہیں اور آپ Custodian of the House ہیں۔

---

* بحکم جناب قائم مقام سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! اس میں maximum میری ذمہ داری ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جو غلط جواب دے رہے ہیں آپ ان کی پردہ پوشی نہ کریں بلکہ آپ اس کی انکوائری کرائیں تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو۔ حکومت غریبوں کی چھت چھیننا چاہتی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ملک احمد خان صاحب! میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ میں نے کون سی بات غلط کی ہے۔ میں نے جو باتیں کی ہیں وہ میں own کر رہا ہوں۔ کیا اب میں زبردستی، دھونس اور دھاندلی سے ماننا شروع کر دوں۔ جب میں عرض کر رہا ہوں کہ میاں صاحب جن چھ پارٹیوں یافرموں کی کوئی بات کر رہے ہیں وہ ایل ڈی اے سٹی سکیم ہے جس کا اس پراجیکٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے تو میں زبردستی کس طرح own کر لوں کہ منسٹر جواب نہیں دیتے یا own نہیں کرتے۔ابھی تک کون سا ایسا جواب ہے جو میں نے complete information کے ساتھ نہیں دیا لیکن صرف میڈیا کو ایک news دینے کے لئے ایک unnecessary بات کر دی جائے تو میں اس کے خلاف protest کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔ ڈاکٹر صاحب! پلیز آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں point of personal explanation پر بات کرنا چاہتی ہوں منسٹر صاحب نے کہا کہ میڈیا کو use کرنے یا news دینے کے لئے میں بات کر رہی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اگر آپ سوال نہیں کرنا چاہتیں تو پھر میں آگے چلوں۔ محترمہ! میں آگے چلوں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: میں اس اسمبلی کا وہ حصہ ہوں کہ جس نے کبھی بھی میڈیا میں news دینے کے لئے بات نہیں کی۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے میاں صاحب کی بات کی ہے آپ کی نہیں کی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں احتجاجاً اپنے سوالات کو نہیں پڑھنا چاہوں گی چونکہ میرے سوالات کے جوابات غلط ہوتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں! یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں ایک شعر عرض کرنا چاہتا ہوں۔ (شور وغل)

MR ACTING SPEKAER: No, no, order in the House, order in the House.

میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں اس کے end میں آپ کا شعر سنوں گا۔

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1288 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ لبنیٰ ریحان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی: سیوریج کی سکیموں کے لئے فراہم کئے گئے فنڈز و دیگر تفصیلات

*1288: **محترمہ لبنیٰ ریحان:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) راولپنڈی میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران سیوریج کی کتنی سکیموں کے لئے کتنے فنڈز فراہم کئے گئے، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ سکیموں میں کتنی مکمل ہو چکی ہیں اور کتنی ابھی تک زیر تکمیل ہیں اور کیوں؟

(ج) یہ سکیمیں شہر کے کن کن علاقوں میں شروع کی گئیں تھیں؟

(د) شہر کے کتنے علاقے ایسے ہیں جہاں پر سیوریج سسٹم بالکل نہ ہے، وہاں حکومت کب تک کام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) سال 2009 — 0

سال 2010 — 0

سال2011	محمودآباد17 UC	2.146ملین
	UC 19 7th Road	1.194ملین
	کمرشل مارکیٹ20 UC	0.574ملین
	پنڈور18-UC	0.293ملین
	ٹوٹل	4.207ملین
سال2012	PP-12	2.40ملین
	PP-14	1.36ملین
	PP-12	2.401ملین
	کنڈانUC 19 CNG	3.27ملین
	UC 24 (NA-56)	6.050ملین
	مسجداعجاز(NA-56)	3.016ملین
	گلبرگ ٹاؤن43 UC	1.994ملین
	مبارک ہوٹل18 UC	0.491ملین
	منشی ولی داد44 UC	0.541ملین
	ڈگری کالج19 UC	2.074ملین
	عباسیUC 17 CNG	3.071ملین
	سرفراز عالم21 UC	0.628ملین
	رشید کالونی	1.109ملین
	خٹک پلازہ	1.793ملین
	مشینری	1.600ملین
	رحمان آباد24 UC	2.762ملین
	موتی مسجد46 UC	0.411ملین
	بے نظیر ہسپتال	6.700ملین
	فوارہ چوک46 UC	0.693ملین
	اصغر مال سکیم20-UC	1.006ملین
	مدرسہ ضیاء العلوم19 UC	1.255ملین
	PP-14	0.424ملین
	کمرشل مارکیٹ14 PP	1.000ملین
	کنڈانCNG	4.022ملین
	6th Road چوک	12.110ملین
	ڈھوک حکمداد31 UC	4.290ملین
	ٹوٹل	66.478ملین
سال2013	مدنی کالونی37 UC	0.361ملین
	UC 12 KSS	0.262ملین
	آریہ محلہ45 UC	1.569ملین

ظہور آباد UC 9	0.071ملین
گرلز کالج UC-12	0.673ملین
محلہ راجہ سلطان UC-15	1.287ملین
محلہ راجہ سلطان UC-15	0.862ملین
موتی بازار UC-46	0.625ملین
مہر کالونی مشتاق اعوان	0.760ملین
سن رائز CNG، سٹریٹ	
Uc-46 06	1.217ملین
مرغ منڈی UC-37	0.330ملین
رام باغ اصغر مال UC-16	0.827ملین
نیشنل مارکیٹ اصغر مال سکیم	0.235ملین
رام باغ اصغر مال کالج	0.808ملین
ڈھوک نجو UC-12 KSS	0.646ملین
الصدیق پبلک سکول UC-11	0.327ملین
مسجد چودھریاں UC-11	0.208ملین
ٹوٹل	11.070ملین

(ب) تمام سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں۔

(ج) پی پی-12، پی پی-13، پی پی-14 میں کام ہوا ہے۔

(د) شہر کے مختلف حصوں میں 35 فیصد سیوریج موجود ہے اور 65 فیصد آبادی میں سیوریج موجود نہ ہے۔ ڈھوک کالا خان، شمس آباد، صادق آباد، بنی، خرم کالونی، چراہ روڈ، سروس روڈ، ڈھوک حسو، ڈھوک منگٹال، ہزارہ کالونی، ڈھوک کشمیریاں، اقبال کالونی، آفندی کالونی، چمن زار کالونی میں سیوریج کی سہولیات میسر نہ ہیں۔
جن علاقوں میں سیوریج کی سہولت میسر نہ ہے ان میں سیوریج سسٹم مہیا کرنے کے لئے خطیر رقم کی ضرورت ہے۔ واسا اپنے فنڈز سے سیوریج سسٹم کی تنصیب کرنے سے قاصر ہے۔ حکومت جب فنڈز مہیا کرئے گی تو باقی ماندہ علاقوں میں سیوریج سسٹم نصب کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! جز (د) میں پوچھا گیا تھا کہ سیوریج سسٹم کب تک مکمل ہو گا اور فنڈز کب ملیں گے چونکہ راولپنڈی میں پانی کا بہت زیادہ مسئلہ ہے لہذا وزیر صاحب بتائیں کہ اس سکیم کے لئے کب تک فنڈز ملیں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کے سوال نمبر 1288 کے بارے میں محترمہ! پوچھ رہی ہیں کہ یہ منصوبہ کب تک complete ہو جائے گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! محترمہ ذرا سوال repeat کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! ذرا سوال repeat کر دیں۔

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! جز (د) میں پوچھا گیا تھا کہ شہر کے کتنے علاقے ایسے ہیں جہاں پر سیوریج سسٹم بالکل نہ ہے، وہاں حکومت کب تک کام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، آگاہ کریں۔انہوں نے جواب دیا ہے کہ جب فنڈ ملے گا تب اس پر کام کیا جائے گا۔At least ہمیں یہ بتایا جائے کہ فنڈز کب تک ملیں گے چونکہ راولپنڈی میں پانی کا بہت بڑا مسئلہ ہے اسے جلد از جلد حل کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! فنڈز ملنے کا کب تک کوئی chance ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! محترمہ ٹھیک کہہ رہی ہیں راولپنڈی کا ابھی کافی percent area ہے جو سیوریج کی facility سے مستفید نہیں ہو رہا۔اس 65 فیصد ایریا کو کم کرنے کے لئے اگلے مالی سال میں بھی جتنے وسائل میسر ہو سکے انشاء اللہ اسے مزید کم کرنے کی پوری کوشش کریں گے اور سیوریج facility بڑھانے کی کوشش کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال بھی محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے۔

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1289 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے محترمہ لبنیٰ ریحان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی: واٹر سپلائی کے لئے لگائے گئے ٹیوب ویلز و اخراجات کی تفصیلات

*1289: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) راولپنڈی میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران واٹر سپلائی کے کتنے ٹیوب ویلز کس جگہ لگائے گئے اور ان پر کل کتنے اخراجات ہوئے، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) اس وقت ان میں سے کتنے ٹیوب ویلز چالو حالت میں ہیں اور کتنے خراب و بند پڑے ہیں؟
(ج) اس ضلع کی آبادی کے لئے روزانہ کتنے گیلن پانی کی ضرورت ہے؟
(د) ان ٹیوب ویلز سے روزانہ کتنے گیلن پانی مذکورہ شہر کو فراہم کیا جاتا ہے؟
(ہ) کیا حکومت اس شہر میں مزید ٹیوب ویلز برائے واٹر سپلائی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف)

(i) واسا راولپنڈی: راولپنڈی میں گزشتہ پانچ سالوں میں 71 ٹیوب ویلز راول ٹاؤن میں لگائے گئے اور ان پر مجموعی طور پر 243.339 ملین روپے اخراجات ہوئے۔ سال وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

(i) واسا راولپنڈی: یہ سب ٹیوب ویل چالو حالت میں ہیں۔

(ii) پبلک ہیلتھ انجینئر نگ، راولپنڈی

گزشتہ پانچ سالوں میں لگائے گئے دیہی آبادی کے تمام ٹیوب ویلز چالو حالت میں ہیں۔

(ج)

(i) واسا جس علاقے کو سپلائی کرتا ہے وہ راول ٹاؤن پر مشتمل ہے اور اس کو روزانہ 50 ملین گیلن پانی کی ضرورت ہے۔

(ii) پبلک ہیلتھ انجینئر نگ، راولپنڈی

اس ضلع کی دیہی آبادی کو روزانہ 19.300 ملین گیلن پانی درکار ہے۔

(د)

(i) واسا راولپنڈی: ان ٹیوب ویلز سے روزانہ 5.5 ملین گیلن پانی مذکورہ شہر کو فراہم کیا جاتا ہے۔

(ii) پبلک ہیلتھ انجینئر نگ، راولپنڈی

دیہی علاقوں میں یہ ٹیوب ویلز روزانہ اوسط 2.039 ملین گیلن پانی فراہم کرتے ہیں۔

(ہ)

(i) واسا راولپنڈی: اس شہر میں مزید ٹیوب ویلز برائے واٹر سپلائی لگانے کی بجائے چراہ ڈیم سے پانی لانے کے منصوبوں پر عملدرآمد کیا جائے گا۔

(ii) پبلک ہیلتھ انجینئر نگ، راولپنڈی

حکومت راولپنڈی کے نواح میں مندرجہ ذیل مقامات پر 23 عدد نئے ٹیوب ویلز لگانے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے لئے ترقیاتی بجٹ 14-2013 میں مندرجہ ذیل رقم مہیا کی گئی ہے۔

1	ڈھوک چودھریاں، مور کوٹھ کلاں وغیرہ	16 عدد	50.000 ملین روپے
2	دھمیال	06 عدد	31.881 ملین روپے
3	رزاق ٹاؤن	01 عدد	6.500 ملین روپے
	ٹوٹل	23	88.381 ملین روپے

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے صرف یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ کیا راولپنڈی کینٹ میں واٹر سپلائی منصوبے کو بہتر بنانے کے لئے کام کر رہے ہیں اگر کر رہے ہیں تو کب تک مکمل ہو جائے گا چونکہ کینٹ میں بھی پانی کا بہت بڑا مسئلہ ہے؟ راولپنڈی کینٹ بھی راولپنڈی کا ہی حصہ ہے باقی سب UCs کا ذکر ہے لیکن اس کا کوئی ذکر نہیں ہے لہذا کینٹ کے متعلق بتایا جائے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! کینٹ کا ایریا ہمارے preview میں نہیں آتا۔ ان کا اپنا الگ نظام ہوتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ کنٹونمنٹ بورڈ والوں کا ہے ان کا نہیں ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ تمام ٹیوب ویلز چالو حالت میں ہیں، یہ جواب بالکل غلط ہے۔ صرف پی پی-13 میں پانچ ٹیوب ویل جن میں جدید قبرستان کا ٹیوب ویل، ملت کالونی، گلاس فیکٹری، ڈھوک کھبہ اور چاہ سلطان کے ٹیوب ویل شامل ہیں پچھلے کئی مہینوں سے خراب ہیں لیکن اس جواب میں کہہ رہے ہیں کہ سارے ٹیوب ویل ٹھیک ہیں۔ کیا آپ اس پر کوئی action لیں گے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! آپ نے جو نشاندہی کی ہے میں اس کو بالکل چیک کرا لیتا ہوں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ ابھی ٹیلیفون کر کے وہاں کوئی بندہ بھیجیں میں نے جن علاقوں کے ٹیوب ویلوں کی نشاندہی کی ہے وہ آج سے نہیں بلکہ پچھلے کئی ماہ سے خراب پڑے ہیں اور ٹھیک نہیں ہو رہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں نے پہلے اجلاس میں یہ بتایا ہوا ہے کہ غلط information دینا is not acceptable by the department اگر آپ یہ کہہ رہے ہیں تو میں اس کو explore کرتا ہوں اور اگر واقعی آپ کی بات ٹھیک لگی تو میں action لوں گا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جدید قبرستان کے پاس جو ٹیوب ویل ہے اس کے لئے میں خود چھ دفعہ واسا کے پاس گیا ہوں وہاں ٹیوب ویل ہے لیکن چل نہیں رہا۔ ملت کالونی میں ٹیوب ویل ہے لیکن نہیں چل رہا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! وقفہ سوالات کے بعد منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): عباسی صاحب! ذرا آپ اس سوال پر دوبارہ غور فرمائیے گا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جواب میں ہے کہ راولپنڈی واسا کے سب ٹیوب ویل چالو حالت میں ہیں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ واسا۔۔۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! ایک منٹ، یہ سب وہ چالو حالت میں ہیں جو سوال سے concerning ہیں جو پچھلے پانچ سال میں لگے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جو ٹیوب ویل جدید قبرستان والا ہے یہ دو سال پہلے لگا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): ٹھیک ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: اس کے ساتھ واٹر فلٹر پلانٹ ہے وہ بھی نہیں چلا۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! پانچ سال میں واسا نے 71 ٹیوب ویل لگائے ہیں اس میں سے کتنے خراب ہیں ان کی نشاندہی کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! لگائے ہوں گے میں تو صرف پی پی۔13 کی بات کر رہا ہوں اگر پورے راولپنڈی سٹی کے چار PPs کی بات کی جائے تو شاید 30/25 فیصد ٹیوب ویل خراب ہوں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! جو 71 ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں آپ ان کی بات کر رہے ہیں؟ وقفہ سوالات کے بعد آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر یہ clear کریں۔ جی، آصف صاحب!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ابھی منسٹر صاحب نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ کنٹونمنٹ بورڈ کی حدود ہماری jurisdiction میں نہیں آتی۔ میں پنجاب اسمبلی کا ممبر ہوں اور میرا حلقہ انتخاب بھی کنٹونمنٹ بورڈ کی حدود میں آتا ہے۔ کیا حکومت پنجاب کے پاس کوئی ایسا میکنزم موجود ہے کہ اگر کنٹونمنٹ بورڈ ہمیں excuse دیتی ہے کہ ہمارے پاس limited resources ہیں جبکہ وہ عوام پنجاب کی حدود کے اندر رہ رہے ہیں تو پنجاب گورنمنٹ ان کو help out کرنے کے لئے کوئی فنڈز جاری کر سکتی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: آصف صاحب! وہ تو انہوں نے جواب دے دیا ہے۔ منسٹر صاحب! آپ کنٹونمنٹ بورڈ میں کوئی کام کر سکتے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ policy matter ہے اسے explore کر لیں گے لیکن میرے خیال میں کوئی ایسا قانون نہیں ہوگا جس سے وہ الگ handle ہو رہے ہیں۔ اگر قانون میں کوئی گنجائش ہوئی تو یہ explore کرنے والی بات ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک محمد احمد خان صاحب! آخری ضمنی سوال؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! جو بات اس floor پر کی جائے اس کی بڑی sanctity ہوتی ہے عباسی صاحب معزز ممبر ہیں انہوں نے کھڑے ہو کر کہا کہ محکمے کا جواب غلط ہے بڑی عجیب بات ہے۔ میاں اسلم اقبال صاحب معزز ممبر ہیں without even knowing کہ جو ایل ڈی اے کا ایکٹ ہے جسے آپ نے ابھی پاس کیا ہے جس میں قصور شیخوپورہ ننکانہ کو include کیا گیا ہے لاہور اس کا حصہ ہے۔ اس ایکٹ کے اندر preserving the green belt ایک کلاز ہے یعنی جو گرین ایریا ہے اسے preserve کیا جائے گا اور اس پر کوئی ٹاؤن develop نہیں کیا جائے گا۔ اس اسمبلی نے پاس کیا اور اس پر آپ نے خود اپوزیشن کی cut motions دیکھیں۔ اب آپ سے میری یہ درخواست ہے کہ عباسی صاحب نے جو کہا ہے اگر یہ صحیح ثابت ہو کہ غلط information دی گئی ہے تو The officer giving

the wrong information should be taken to taskاور بلز کو تھوڑا سا پڑھنے کے بعد پچھلی والی سکیم totally different scheme ہے اس سے گرین بیلٹ effect نہیں ہو گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے وضاحت کر دی تھی۔ اگلا سوال میاں محمود الرشید صاحب کا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! سوال نمبر 1310 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی۔151 میں سیوریج کی مد میں خرچ کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

***1310: میاں محمود الرشید:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) دسمبر 2008 تا فروری 2013 تک سے حلقہ پی پی۔151 لاہور میں سیوریج کی مد پر کتنی رقم کن کن منصوبوں پر خرچ کی گئی، ان منصوبوں کے نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔151 میں ہر سال لاکھوں روپے سیوریج سسٹم کی بہتری کے لئے خرچ کر رہی ہے مگر اس حلقے میں سیوریج سسٹم دن بدن ناکام ہوتا جا رہا ہے، اکثر آبادیوں میں گندہ پانی کھڑا رہتا ہے جس کی وجہ سے وبائی امراض پیدا ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس کے ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کرنے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) دسمبر 2008 تا فروری 2013 تک حلقہ پی پی۔151 لاہور میں سیوریج کی مد میں کل 187.266 ملین روپے سات سیوریج منصوبوں کی تکمیل پر خرچ ہوئے۔ ان منصوبوں کے نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی پی۔151 میں اقبال ٹاؤن کے راوی بلاک، رچنا بلاک، چناب بلاک، نیلم بلاک، آصف بلاک، کالج بلاک اور کشمیر بلاک میں سیوریج پرانا ہونے کی وجہ سے سیوریج بندش کی

شکایات زیادہ ہو گئی تھیں اور بعض مقامات پر سیوریج کا بالائی حصہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکا تھا جن کی تبدیلی انتہائی ناگزیر تھی مذکورہ سالوں کے دوران حکومت پنجاب نے خصوصی توجہ دیتے ہوئے ان علاقوں میں سیوریج لائنوں کی تبدیلی اور سیوریج کے نظام کی بہتری کے لئے فنڈز مہیا کئے۔ان کاموں کی تکمیل سے مذکورہ علاقوں میں سیوریج کے نظام میں بہتری ہوئی ہے اور سیوریج کے متعلقہ شکایات میں نمایاں کمی آئی ہے۔اس وقت پی پی۔151 کے کسی بھی علاقہ میں سیوریج کی شدید نوعیت کی بندش نہ ہے۔تاہم اگر کہیں سے سیوریج بند ہونے کی شکایت موصول ہوتی ہے تو فوراً عملہ بھجوا کر شکایت رفع کرا دی جاتی ہے۔بوقت ضرورت سیوریج سے گار نکالنے والی گاڑیوں (Suction Machine) اور سیوریج بندش کھولنے والی گاڑیوں (Jetting Machines) کا استعمال بھی کیا جاتا ہے۔یوں سیوریج نظام کی بہتری کے لئے تمام ممکنہ اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں۔

(ج) سیوریج بچھائی کے مذکورہ کام احسن طریقے سے مکمل کئے گئے ہیں اور متعلقہ افسران کی جانب سے کوئی کوتاہی نہ پائی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس کے جز (ب) پر میرا ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے جو جواب دیا ہے اس میں پی پی۔151 کا تھوڑا سا حصہ لے لیا اور جہاں پر problem ہے جن میں شاہ دی کھوئی، جوہر ٹاؤن، دھنا سنگھ والا، کلفٹن کالونی، غوثیہ کالونی یہ علاقے جوہڑ کی شکل اختیار کر چکے ہیں لیکن ان کے بارے میں کوئی نہیں بتایا۔ان کے ساتھ ہی ملحقہ پی پی۔151 کے اس ایریا کے اندر سے ایک برساتی نالہ تھا جس میں سیوریج کا گندہ پانی چھوڑ دیا گیا ہے۔میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا محکمہ اس کو دوبارہ برساتی نالہ بحال کرنے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے یا نہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! پہلے میں یہ بتا دوں کہ اس سکیم سے کون سی آبادیاں مستفید ہو رہی ہیں۔اقبال ٹاؤن میں راوی بلاک، رچنا بلاک، چناب بلاک، نیلم بلاک، آصف بلاک، کالج بلاک اور کشمیر بلاک جبکہ جوہر ٹاؤن میں ڈی۔II بلاک، بٹ چوک اور کالج روڈ کے گردونواح کی آبادیاں اس سے مستفید ہو رہی ہیں۔میاں محمود الرشید صاحب جن آبادیوں کی بابت کہہ رہے ہیں ان میں سے اگر کوئی رہ گئی ہے تو میں اسے further explore کر لیتا ہوں۔یہ سکیم مکمل ہو گئی ہے لیکن لاہور کی بہتری کے لئے، سیوریج کے نظام کو بہتر

کرنے اور پائپوں کو replace کرنے کے لئے ایک اور سکیم منظور ہوئی ہے۔ پچھلے دس سالوں میں لاہور میں 705 کلو میٹر سیوریج کی پائپ لائن تبدیل ہوئی ہے۔ اب ایک نیا منصوبہ منظور ہوا ہے اس کے تحت مزید 500 کلو میٹر سیوریج لائن کو replace کرنا ہے۔ میں اس کو دیکھ لوں گا اور اگر کوئی آبادی رہ گئی ہے تو ہم اس نئے منصوبے میں اس کو accommodate کر لیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ پی پی۔151 کے درمیان سے ایک برساتی ڈرین گزرتی ہے جس کے اندر اچھرہ، رحمٰن پورہ اور دوسری بے شمار آبادیوں کے سیوریج کا گندہ پانی چھوڑ دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ سے آلودگی بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ اس نالے کے آس پاس لاکھوں کی آبادی ہے ان کے گھروں کے ائر کنڈیشنرز اور فریج ہر ایک ماہ کے بعد جواب دے جاتے ہیں۔ محکمہ کو کئی مرتبہ اس بارے میں لکھا جا چکا ہے اور بات کی جا چکی ہے لیکن اس کا تدارک نہیں ہو سکا۔ کیا وزیر موصوف کوئی ایسا پروگرام یا ارادہ رکھتے ہیں کہ اس برساتی نالے کی original حالت کو بحال کیا جائے اور اس میں شامل ہونے والا سیوریج کا گندہ پانی سیوریج کے پائپ میں shift کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اس specific نالے کے بارے میں تو میرے پاس refined information نہیں ہے۔ میں اس حوالے سے information لے لیتا ہوں کیونکہ مجھے اس برساتی نالے کے بارے میں ابھی تک پوری understanding نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): ابھی آپ کے پاس پرچی آ گئی ہے اس کو پڑھ کر بتا دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): میں پرچیاں نہیں پڑھتا۔ میں آپ سے مل کر اس برساتی نالے کے حوالے سے information لے لیتا ہوں۔ محکمہ کی طرف سے اس میں اگر کوئی بہتری لائی جا سکتی ہے تو انشاء اللہ ہم وہ ضرور لائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ میاں محمود الرشید صاحب کے ساتھ بیٹھ کر یہ معاملہ دیکھ لیں اور اس مسئلہ کو حل کریں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جی، بہتر ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال شیخ علاؤالدین صاحب کا ہے۔ وہ باہر ہیں اس لئے اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کا ہے۔ جی، کھگہ صاحب! سوال نمبر بولیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1364 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پاکپتن: پی پی۔229 کے 20 سے زائد چکوک کے زیر زمین مضر صحت پانی کی تفصیلات

*1364: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔229 پاکپتن میں 20 سے زائد چکوک میں زیر زمین پانی پینے کے بھی قابل نہ ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ جن چکوک میں زیر زمین پانی مضر صحت ہے، ان چکوک میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتا ہے، نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔229 پاکپتن میں 20 سے زائد چکوک میں زیر زمین پانی پینے کے بھی قابل نہ ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب کے جن علاقوں میں زیر زمین پانی مضر صحت ہے وہاں پنجاب گورنمنٹ مرحلہ وار واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ "حلقہ پی پی۔229 پاکپتن میں 20 سے زائد چکوک میں زیر زمین پانی پینے کے قابل نہ ہے۔" میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا حکومت نئے مالی سال کے بجٹ میں ان 20 چکوک میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ بھی brackish district ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جن چکوک کا معزز ممبر ذکر کر رہے ہیں وہاں T.D.S level بہت زیادہ ہے۔ پنجاب کے عوام کو صاف پانی پہنچانا وزیر اعلیٰ پنجاب اور حکومت پنجاب کے priority agenda میں شامل ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آنے والے بجٹ میں اس حوالے سے ایک بہت بڑا project launch کیا جا رہا ہے۔ اس منصوبے کے تحت بالخصوص ایسے علاقے کہ جہاں زیر

زمین پانی brackish ہے وہاں پر واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے جائیں گے تاکہ یہ آبادیاں صاف پانی سے مستفید ہو سکیں۔انشاءاللہ ہماری پوری کوشش ہوگی کہ معزز ممبر نے جن آبادیوں کی نشاندہی کی ہے ان میں سے بھی کچھ کو لازماً take up کیا جائے اور وہاں کے لوگوں کو صاف پانی مہیا کیا جائے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! چونکہ میرا تعلق حکومتی پارٹی سے نہیں اس لئے میں وزیر موصوف سے یقین دہانی چاہتا ہوں کہ کیا نئے مالی سال کے بجٹ میں میرے حلقے کے ان 20 چکوک میں کہ جہاں پر brackish water ہے واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے جائیں گے؟ مجھے یہ خدشہ ہے کہ کہیں پہلے کی طرح اس حلقے کو ignore ہی نہ کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! شاہ صاحب کے حلقے پر خصوصی توجہ دی جائے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! لوگوں تک پینے کا صاف پانی پہنچانے کا معاملہ کسی پارٹی سے وابستہ نہیں ہونا چاہئے۔جب بطور وزیر میں اپنے حلقہ میں کوئی واٹر سپلائی سکیم launch کرتا ہوں تو حزب اختلاف کے آدمی کو اس کا انچارج بناتا ہوں اور ان سے رائے لیتا ہوں۔ہر وہ کام جس سے عام لوگوں کی بہتری ہو سکتی ہے بلا تفریق کیا جائے گا۔ پی پی۔229 کے 20 چکوک کا T.D.S level بتا رہا ہے کہ واقعی وہاں پر problem ہے۔انشاءاللہ اس problem کو دُور کرنے کی ہم بلا تفریق کوشش کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع ملتان: فنڈز کی فراہمی و دیگر متعلقہ تفصیلات

*528: جناب ظہیر الدین خان علیزئی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ ضلع ملتان کو سال 11-2010 اور 12-2011 کے دوران کتنی رقم کس کس مد کے لئے موصول ہوئی؟

(ب) مذکورہ سالوں کے دوران کتنی رقم کن کن سکیموں پر خرچ ہوئی، سکیموں کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل سے آگاہ کریں؟

(ج) ان میں سے کون کون سی کتنی سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں اور کتنی سکیمیں زیر تکمیل ہیں؟

(د) ان سکیموں کے مکمل ہونے کی تاریخ و سال سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) سالانہ ترقیاتی کاموں کی مد میں مالی سال 11۔2010 میں 138.999 ملین رقم موصول ہوئی۔ مالی سال 12۔2011 میں 71.732 ملین رقم موصول ہوئی۔

سالانہ غیر ترقیاتی اخراجات کی مد میں مالی سال 11۔2010 میں 16.731 ملین رقم موصول ہوئی۔ مالی سال 12۔2011 میں 14.274 ملین رقم موصول ہوئی۔

(ب) مذکورہ تفصیل کے لئے فہرست Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)

(i) مالی سال 11۔2010 کے دوران مکمل شدہ =53 سکیمیں (Annex-B) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ii) مالی سال 12۔2011 کے دوران مکمل شدہ =4 سکیمیں (Annex-C) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(iii) مالی سال 13۔2012 کے دوران مکمل شدہ =5 سکیمیں (Annex-D) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جبکہ باقی چھ سکیموں میں سے تین سکیمیں زیر تعمیر ہیں اور تین سکیمیں unfunded ہیں۔ تفصیل Annex-E ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) چھ سکیموں میں سے تین سکیمیں زیر تکمیل ہیں جون 2014 میں مکمل ہو جائیں گی اور جو تین سکیمیں unfunded ہیں ان واٹر سپلائی سکیموں کے فنڈز کی فراہمی کے سلسلہ میں گورنمنٹ سے درخواست کی ہے جیسے ہی فنڈز فراہم ہوں گے کام مکمل کر دیا جائے گا۔

ضلع ملتان: سیوریج کی سہولیات فراہم کرنے کی تفصیلات

*529: **جناب ظہیر الدین خان علیزئی:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع ملتان کے کتنے ایسے علاقے ہیں جن میں گزشتہ پانچ سال کے دوران نیا سیوریج نہیں ڈالا گیا۔اس کی وجوہات بیان کریں؟

(ب) حکومت ان علاقوں میں کب تک نیا سیوریج ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ضلع ملتان میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن ملتان کے زیر انتظام ملتان شہر واسا کی حدود کو چھوڑ کر تمام دیہی و شہری آبادی ہے۔ ضلع ملتان میں کل 527 گاؤں ہیں جن میں 235 بڑے گاؤں / آبادیاں ہیں ان میں 143 بڑی آبادیوں میں سیوریج اور ڈرینج کی سہولت موجود ہے باقی 92 بڑی آبادی والے گاؤں میں سے 10 گاؤں میں گزشتہ پانچ سال میں سیوریج ڈال دیا گیا ہے۔ باقی بڑی آبادیاں سیوریج سے ابھی تک محروم ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب گورنمنٹ دیہی آبادی کے لئے جو سکیمیں سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کرتی ہے اور ان کے لئے فنڈز مہیا کرتی ہے۔ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن ملتان اپنے زیر انتظام ان منصوبہ جات کو مکمل کر دیتا ہے۔

(ii) واسا ملتان

ملتان شہر میں واسا کے زیر انتظام علاقے شالامار کالونی، زکریا ٹاؤن، طارق آباد، قاسم بیلہ، بودلہ ٹاؤن، بوا پور، ممتاز آباد، قاسم پور کالونی، نوید کالونی اور نواب پور روڈ کے Extended Area میں گزشتہ پانچ سال میں سیوریج نہ ڈالا گیا ہے۔

(ب) سالانہ ترقیاتی بجٹ برائے سال 15۔2014 میں پنجاب گورنمنٹ نے صوبہ پنجاب کے دیہی نکاسی آب کے لئے کافی رقم مختص کر رہی ہے اور یہ رقم اسی سال نکاسی آب کے منصوبہ جات پر خرچ کی جائے گی۔ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن ملتان کے زیر انتظام محروم شدہ دیہی آبادیاں جن میں اب تک نیا سیوریج / ڈرینج کا نظام نہیں ہے میں مرحلہ وار فنڈ فراہم ہونے پر ان علاقوں میں سیوریج و ڈرینج کی سہولت میسر کر دی جائے گی۔

(ii) واسا ملتان

آبادی بڑھنے کے ساتھ ساتھ ان علاقوں میں سیوریج کی سہولت فراہم کر دی جائے گی۔

ملتان: پی پی۔195 سیوریج اور واٹر سپلائی کے لئے رکھے گئے فنڈز و دیگر تفصیلات

*530: جناب جاوید اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

پی پی۔195 ملتان کے کتنے ایسے علاقے ہیں جن میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کرنے کے لئے 14-2013 کے بجٹ میں فنڈز رکھے گئے ہیں، اگر نہیں رکھے گئے تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

پی پی۔195 ملتان میں واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کرنے کے لئے 14۔2013 کے بجٹ میں کوئی فنڈ نہ رکھے گئے ہیں کیونکہ حلقہ کے زیادہ تر علاقے اس سہولت سے پہلے ہی مستفید ہو رہے ہیں۔

ملتان: لگائے گئے ٹیوب ویلز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*531: جناب جاوید اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ملتان شہر میں 13-2012 کے دوران واٹر سپلائی کے لئے کتنے ٹیوب ویلز کس کس جگہ لگائے گئے ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ٹیوب ویلز چالو حالت میں اور کتنے خراب ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس شہر میں مزید ٹیوب ویل برائے واٹر سپلائی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ملتان شہر میں 13-2012 کے دوران واٹر سپلائی کے لئے کوئی ٹیوب ویل نہیں لگایا گیا ہے۔

(ب) 13-2012 میں کوئی ٹیوب ویل نہ لگا ہے۔

(ج) ملتان میں Prime Minister Southern Punjab Development Package(PSDP) کے تحت 17 ٹیوب ویل شمالی زون اور 10 ٹیوب ویل جنوبی زون میں لگانے کا منصوبہ ہے۔ دونوں سکیموں کے CDWPPC-1 حکومت پاکستان سے منظور شدہ ہیں اور ان کی ترمیمی منظوری درکار ہے جس کے بعد فنڈز مہیا ہونے پر یہ مزید ٹیوب ویل لگائے جائیں گے۔

لاہور: پینے کے پانی میں سیوریج کا گندہ پانی مکس ہونے کے حوالہ سے شکایات کی درخواستوں کی تعداد و سدباب کی تفصیلات

*607: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم مارچ 2013 سے اب تک لاہور میں عوام الناس کی جانب سے محکمہ واسا کو پینے کے پانی میں سیوریج کا گندہ پانی مکس ہونے کے حوالے سے کس کس علاقے سے کتنی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) ان درخواستوں پر محکمہ نے عوام الناس کی شکایت کا کیا سدباب کیا ہے، کتنی درخواستوں پر کام کیا اور کتنی درخواستوں پر کام کرنا باقی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے اہلکار عوام کی جانب سے شکایت موصول ہونے پر صرف عارضی کام کرتے جاتے ہیں، واٹر لائن تبدیل کرنا ضروری بھی ہو تو نہیں کرتے اور مستقل بنیادوں پر اس کا کوئی حل نہیں کیا جاتا؟

(د) حکومت کب تک عوام الناس کی جانب سے موصول ہونے والی شکایتوں کا مستقل بنیادوں پر حل تلاش کر لے گی، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یکم مارچ 2013 تا 31۔ جولائی 2013 تک واسا لاہور میں صارفین کی جانب سے پینے کے پانی میں آلودگی کے حوالے سے درج ذیل علاقوں سے کل 23 درخواستیں موصول ہوئیں۔

نیلم و ستلج بلاک اقبال ٹاؤن، نیو مسلم ٹاؤن، سمن آباد، بکر منڈی شیراکوٹ، عاقل پورہ ملتان روڈ، سبزہ زار، گرین ٹاؤن، ٹاؤن شپ، گارڈن ٹاؤن، لیاقت آباد، موتی بازار، مستی گیٹ راوی ٹاؤن، غریب نگر، شاہدرہ، چاہ موتیہ داتا نگر، علی پورہ رنگ روڈ، کریم پارک چاہ میراں اور مدینہ کالونی بھگت پورہ۔

مذکورہ درخواستوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران واسا لاہور میں پانی میں آلودگی کے حوالے سے موصول درخواستوں کے حل کے لئے فوری اقدامات اٹھائے گئے اور تمام درخواستوں پر عمل کرتے ہوئے ان میں درج تمام شکایات کو رفع کر دیا گیا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ محکمہ کے اہلکار عوام کی جانب سے شکایت موصول ہونے پر صرف عارضی کام کر کے جاتے ہیں۔ واسا کا عملہ کسی بھی شکایت کو عارضی بنیادوں پر حل نہیں کرتا۔ تمام شکایات کو ان کی نوعیت کے مطابق حل کیا جاتا ہے اگر کسی شکایت کے مستقبل حل کے لئے واٹر سپلائی پائپ کی تبدیلی ضروری ہو تو نیا پائپ ڈال کر اسے مستقل بنیادوں پر حل کیا جاتا ہے۔

(د) عوام الناس کی جانب سے موصول ہونے والی شکایتوں کو ان کی نوعیت کے مطابق مستقل بنیادوں پر حل کیا جاتا ہے۔

ملتان: گندہ نالہ چونگی نمبر 4 کی لمبائی و دیگر تفصیلات

*1116: **محترمہ فائزہ احمد ملک**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گندہ نالہ چونگی نمبر چار ملتان شہر کی لمبائی کتنی ہے اور کہاں سے شروع ہوتا ہے اور کہاں ختم ہوتا ہے؟

(ب) اس نالہ کی تعمیر پر سال 11-2010، 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ نالہ سے اکثر پانی باہر نکل کر لوگوں کے گھروں میں داخل ہو جاتا ہے جس بناء پر لوگوں کو شدید مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا ہے؟

(د) کیا حکومت اس نالہ کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) گندہ نالہ لودھی کالونی چوک سے شروع ہوتا ہے اور اعوان چوک، موضع بستی نو، ناردرن بائی پاس پر ختم ہوتا ہے اور اس کی لمبائی 3900 میٹر ہے۔

(ب) اس نالہ کی تعمیر پر سال 11-2010 اور 13-2012 کے دوران کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔

(ج) اس نالہ کی وجہ سے لوگوں کے گھروں میں پانی داخل ہونے کی بابت کوئی شکایت نہ ہے۔ جبکہ نالہ کے ساتھ نواب پور ڈسٹری بیوٹری میں علاقہ کے زمیندار خود گندہ پانی چھوڑ کر اپنی فصلوں کو سیراب کرتے ہیں تاکہ ٹیوب ویل کے پانی کے خرچ سے بچا جاسکے۔ نواب پور ڈسٹری بیوٹری چھ ماہ کے لئے پانی فراہم کرتی ہے اور وہ محکمہ انہار کے زیر سایہ بہہ رہی ہے۔ ایک دفعہ یہ نہر رات کو rat holes کی وجہ سے ٹوٹ گئی جو کہ واسا ملتان نے بحکم ڈی سی او ملتان اسی وقت مرمت کر دی کیونکہ یہ reach واسا کی حدود کے اندر تھی۔

(د) یہ نالہ مکمل طور پر پختہ تعمیر شدہ ہے۔

لاہور: جون 2013 میں ایل ڈی اے پلازہ میں آتشزدگی کے واقعات کی تفصیلات

*1241: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور ایجرٹن روڈ پر واقع ایل ڈی اے پلازہ ماہ جون 2013 میں ایک سے زائد مرتبہ آتشزدگی سے تباہ ہوا؟

(ب) کیا اس واقعہ کی کوئی انکوائری کروائی گئی؟

(ج) کیا حکومت اس واقعہ کی انکوائری رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ایل ڈی اے پلازہ لاہور میں 2013-05-09 کو ساتویں منزل پر آگ لگی جس نے ساتویں، آٹھویں اور نویں منازل کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اس سانحہ میں کل 23 افراد

جاں بحق ہوئے۔ماہ جون 2013 میں جب ایل ڈی اے پلازہ کی مسماری کا کام جاری تھا دوبارہ آگ بھڑک اٹھی لیکن اس سے کوئی جانی و مالی نقصان نہ ہوا۔

(ب) ایل ڈی اے پلازہ میں آتش زدگی کی وجہ معلوم کرنے کے لئے حکومت پنجاب کی طرف سے سیکرٹری مواصلات و تعمیرات (C&W) کی سربراہی میں مندرجہ ذیل کمیٹی بنائی گئی۔

(i) سیکرٹری C&W، گورنمنٹ آف پنجاب
(ii) نیئر علی دادا، ممبر سول سوسائٹی
(iii) ممبر ٹیکنیکل، CMIT
(iv) ڈائریکٹر سول ڈیفنس، پنجاب
(v) پروفیسر آف سول انجینئرنگ، UET، لاہور
(vi) پروفیسر آف سٹرکچرل انجینئرنگ، UET، لاہور
(vii) ایڈیشنل کمشنر لاہور۔

درج بالا کمیٹی کی تجویز وزیر اعلیٰ معائنہ (CMIT) کو انکوائری سونپی گئی۔ کمیٹی کے ممبران مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) طاہر یوسف، ممبر جنرل ۔CMIT-I
(ii) محمد اعظم اعوان جنرل CMIT-IV
(iii) انسپکٹر جنرل آف پولیس، پنجاب کا نامزد کردہ رکن اس کمیٹی کی رپورٹ میں LDA اور LOS کے چند افسران / ملازمین کے خلاف مجرمانہ غفلت پر کارروائی اور چند ایک افسران / ملازمین کے خلاف محکمانہ کارروائی کی ہدایت کی گئی ہے جو زیر عمل ہے تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) انکوائری رپورٹ تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پاکپتن شہر کی گلیوں اور سڑکوں کے گٹروں پر جالی لگانے کی تفصیلات

*1367: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پاکپتن شہر میں جب بارش ہوتی ہے تو پلاسٹک بیگز کی وجہ سے گٹروں میں مناسب طریقے سے پانی نہیں جاتا اور رکاوٹ آ جاتی ہے جس کی وجہ سے بارش کا پانی کئی کئی دنوں کھڑا رہتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہر کی سڑکوں اور گلیوں میں موجود تمام گٹروں میں کوئی جالی وغیرہ نہیں لگائی گئی؟

(ج) اگر درج بالا جز کے جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت گٹروں میں جالی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو حکومت اس سلسلے میں کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ پلاسٹک بیگز کی وجہ سے گٹر بند نہ ہو سکیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے اربن سیوریج سکیم پاکپتن کے تحت ایک سکیم مکمل کی ہے جس کے تمام In-lets پر Gully Gratings لگائے گئے ہیں تاکہ سیورز میں صرف اور صرف پانی ہی داخل ہو سکے اور پلاسٹک بیگز سیورز میں داخل نہ ہو سکیں۔ یہ سکیم ٹی ایم اے پاکپتن کے حوالے کر دی گئی ہے اور اب سکیم کی دیکھ بھال ٹی ایم اے کی ذمہ داری ہے۔

(ب) PHED کی سکیم کے تمام In-lets پر جالیاں لگی ہوئی ہیں۔

(ج) ۔ایضاً۔

لاہور: ایل ڈی اے پلازہ میں آگ لگنے کی تفصیلات

*1392: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے پلازہ لاہور میں آگ جان بوجھ کر لگائی گئی اور لگانے کا اصل مقصد کرپشن کو چھپانا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کی انکوائری رپورٹ میں آگ لگنے کی وجہ شارٹ سرکٹ بتائی گئی ہے؟

(ج) ایل ڈی اے پلازہ میں آگ لگنے کی وجہ سے جن لوگوں کی فائلیں جل گئی ہیں حکومت ان کو ریلیف دینے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی نہیں! ایسا بالکل نہیں ہے۔ یہ آگ حادثاتی طور پر بجلی کے شارٹ سرکٹ کی وجہ سے لگی۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ آگ لگنے کی وجہ شارٹ سرکٹ ہے۔

(ج) اس سانحے میں جو ریکارڈ جلا تھا اس میں ملازمین اور افسران کی ذاتی فائلیں شامل تھیں جن میں سے اکثریت کو از سر نو مرتب کر لیا گیا ہے جبکہ بقایا کو مرتب کیا جا رہا ہے۔

لاہور: پی ایچ اے کے ترقیاتی منصوبوں کی تفصیلات

*1393: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی ایچ اے نے سال 2013 میں لاہور شہر میں کل کتنے اور کون کون سے ترقیاتی منصوبے مکمل کئے؟

(ب) پی ایچ اے نے سال 2013 میں پونچھ ہاؤس لاہور اور چوبرجی گارڈن اسٹیٹ لاہور میں کون کون سے کام کروائے اور ان پر کل کتنی رقم خرچ کی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پی ایچ اے نے سال 2013 میں مندرجہ ذیل ترقیاتی منصوبے مکمل کئے جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1۔ پارک دائی آنگہ جی ٹی روڈ
2۔ نواز شریف لیڈیز پارک گجرپورہ
3۔ نواز شریف سپورٹس کمپلیکس گجرپورہ
4۔ ڈوم گراؤنڈ پارک گجرپورہ
5۔ جم خانہ گراؤنڈ شاہدرہ
6۔ MBS کے پلوں کے نیچے گرین بیلٹ اور Triangle
7۔ برکت ٹاؤن گرین بیلٹ شاہدرہ
8۔ گرین بیلٹ فرح آباد تا بیگم کوٹ
9۔ گرین بیلٹ راوی ٹول پلازہ تا شاہدرہ موڑ
10۔ گرین بیلٹ امامیہ کالونی
11۔ سپورٹس کمپلیکس نیازی انٹرچینج
12۔ F بلاک لیڈیز پارک سبزہ زار

(ب) پونچھ ہاؤس اور چوبرجی گارڈن اسٹیٹ پی ایچ اے کی حدود میں نہیں آتے۔ چنانچہ پی ایچ اے نے ان دونوں علاقوں میں کوئی کام نہیں کروایا۔

سیالکوٹ: ڈسکہ شہر میں ہاؤسنگ سکیم بنانے کی تفصیلات

*1441: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسکہ شہر ضلع سیالکوٹ میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و ہاؤسنگ کی طرف سے کوئی سرکاری سطح پر ہاؤسنگ سکیم ڈویلپ کی ہے تو اس کا نام، رقبہ اور ان میں پلاٹوں کی تفصیل سائز وار بتائیں؟

(ب) کیا اس شہر میں کوئی low انکم ہاؤسنگ سکیم بنائی گئی تھی تو کب اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس شہر کی بڑھتی ہوئی آبادی اور ضرورت کے تحت کوئی سرکاری ہاؤسنگ سکیم ڈویلپ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) تاہم ہاؤسنگ سکیم نہ بنائی ہے۔

(ب) ایجنسی ہذا نے مورخہ 1977-02-21 کو 319 کنال پر محیط رقبہ پر کم آمدنی والے لوگوں کے لئے ہاؤسنگ سکیم کا منصوبہ تجویز کیا۔ جو عدالت عالیہ کے حکم پر اصل مالکان کو ان کی اراضی واپس کر دی گئی اور منصوبہ ہذا پایۂ تکمیل تک نہ پہنچ سکا۔

(ج) مناسب فنڈز مہیا ہونے پر مجوزہ شہر میں ہاؤسنگ سکیم کے منصوبے کا جائزہ لیا جا سکتا ہے۔

ضلع لیہ: چوبارہ شہر میں سیوریج بچھانے کی تفصیلات

*1643: سردار قیصر عباس خان مگسی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لیہ کے کتنے دیہات ایسے ہیں جن میں سیوریج سکیم بچھائی گئی ہے جبکہ چوبارہ شہر جو کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہے اس میں سیوریج نہ بچھائی گئی ہے۔ یہاں پر سیوریج نہ بچھانے کی کیا وجوہات ہیں؟

(ب) کیا حکومت چوبارہ شہر میں سیوریج بچھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ضلع لیہ کے چار ایسے دیہات ہیں جن میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے سیوریج کا کام کیا ہے جن کی تفصیل Annex A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ چوبارہ شہر 1982 میں تحصیل ہیڈ کوارٹر کا درجہ دیا گیا۔ اس شہر میں سیوریج کا کوئی جامع منصوبہ محکمہ ہذا کی طرف سے نہیں بنایا گیا۔ تاہم مالی سال 10-2009 میں اس شہر کے کچھ حصہ کے لئے مین سیور لائن بچھا کر پہلے سے ٹی ایم اے کی طرف سے تعمیر کردہ ڈسپوزل سٹیشن کے ساتھ ملا دیا گیا۔ محکمہ ہذا کی طرف سے لگائی گئی اس سیور لائن کی لاگت 5.00 ملین روپے تھی۔ تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ وقتاً فوقتاً چوبارہ شہر کی سیوریج سکیم کے لئے تخمینہ لاگت بناتا رہا۔ تاہم منظوری نہ ہونے کی وجہ سے کام شروع نہ ہو سکا۔

(ب) وزیراعلیٰ پنجاب کی طرف سے مورخہ 2012-05-05 کی ہدایات کی روشنی میں محکمہ ہذا کی طرف سے تیار کردہ feasibility report کے مطابق شہر کے سیوریج منصوبہ کی تعمیر کے لئے 90.703 ملین روپے درکار ہیں۔ تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس ضمن میں حکومت پنجاب نے مالی سال 14-2013 کے ترقیاتی پروگرام کے تحت صوبہ بھر کے لئے سیوریج سکیم کی مد میں 700 ملین روپے مختص کئے ہیں۔ حکومت پنجاب کی طرف سے فنڈز کی منظوری اور فراہمی پر چوبارہ شہر میں سیوریج کا کام مرحلہ وار پروگرام کے تحت کیا جاسکے گا۔

ضلع لیہ: چوک اعظم شہر کے سیوریج کے کام کو روکنے کی وجوہات و دیگر تفصیلات

*1644: سردار قیصر عباس خان مگسی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چوک اعظم شہر ضلع لیہ کی سیوریج سکیم کا کام کیوں روک دیا گیا ہے جبکہ پورے شہر میں کھدائی ہو چکی ہے اور لوگوں کا گھروں میں آنا جانا مشکل ہو چکا ہے؟

(ب) کیا حکومت اس سکیم کو مکمل کرانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر جواب ہاں میں ہے تو کب تک یہ سکیم مکمل کرائی جائے گی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) چوک اعظم شہر کی نکاسی آب کی سکیم 10.09.2007 کو منظور ہوئی جس کا تخمینہ لاگت 56.078 ملین روپے تھا۔ تاہم مالی سال 08-2007 کے دوران فنڈز جاری ہو سکے اور نہ ہی کام شروع ہو سکا۔ بعدازاں مالی سال 09-2008 میں ریٹس کی تبدیلی کی وجہ سے مورخہ 21.08.2008 کو نکاسی آب کی سکیم کی دوبارہ منظوری ہوئی جس کا تخمینہ لاگت 74.367 ملین روپے ہو گیا۔ اس کے بعد مالی سال 10-2009 میں نئی آبادیاں شامل کرنے کی وجہ سے اس کی ترمیمی انتظامی منظوری مورخہ 10.03.2010 کو ہوئی جس میں اس سکیم کا

تخمینہ لاگت بڑھ کر 124.023 ملین روپے ہو گیا۔ اس سکیم کے منظور شدہ سکوپ کا 87 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اس کی موجودہ صورتحال یہ ہے کہ مالی سال 14-2013 کے سالانہ ترقیاتی بجٹ میں اس سکیم کے فنڈز جاری نہ ہو سکے۔ تاہم محکمہ ہذا کی طرف سے فنڈز جاری کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کو سمری بھجوادی گئی ہے۔ موجودہ مالی سال میں فنڈز جاری نہ ہونے کی وجہ سے کنٹریکٹرز نے اس سکیم کا کام روک دیا جس کی وجہ سے شہریوں کو آمدورفت میں مشکل پیش آ رہی ہے۔

مذکورہ سیوریج سکیم کا جتنا کام مکمل ہو چکا ہے عرصہ ڈیڑھ سال سے تسلی بخش طور پر چل رہا ہے اور اُس وقت سے ٹی ایم اے بجلی کے بل ادا کر رہا ہے۔

(ب) مطلوبہ فنڈز کی فراہمی کے بعد سکیم کا کام مکمل کیا جا سکے گا۔

لاہور: اہلیان فتح گڑھ کی طرف سے کی گئی شکایت کا ازالہ نہ کرنے کی تفصیلات

*1647: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اہلیان علاقہ میاں غلام نبی پارک مسلم آباد فتح گڑھ لاہور نے ماہ جولائی 2013 میں ڈائریکٹر واسا شاہ جمال کو بذریعہ ٹیلیفون اور تحریری مطلع کیا تھا کہ اس علاقہ میں مسجد سید نا صدیق اکبر کے بالمقابل خالی پلاٹوں میں بارشوں کا پانی کافی دنوں سے جمع ہے جو کہ اس علاقہ کے گٹروں کے اوور فلو ہونے سے جمع ہوا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈائریکٹر مذکورہ نے اس پانی کے نکاس کے لئے موقع پر اہلکاروں کو پیٹر انجن دے کر ارسال کیا اور فوری طور پر پانی کے نکاس کے لئے کہا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ اہلکاران پیٹر انجن وہاں رکھ کر چلے گئے جو کہ وہاں پر 10/15 دن پڑا رہا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان اہلکاروں نے ایک گھنٹہ کے لئے بھی پیٹر انجن برائے نکاس گندہ پانی نہ چلایا؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ پانی خود بخود خشک ہوا؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس بابت بھی اہل علاقہ نے ڈائریکٹر واسا شاہ جمال اور ایم ڈی واسا لاہور کو تحریری طور پر مطلع کیا تھا اور ان سے اس بابت انکوائری کروانے کی درخواست کی گئی تھی؟

(ز) کیا مذکورہ ڈائریکٹر نے اس بارے میں کوئی انکوائری کروائی ہے تو اس کی مفصل رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ کہ اہلیان علاقہ میاں غلام نبی پارک مسلم آباد فتح گڑھ لاہور نے ماہ جولائی 2013 میں ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن واسا، شاہ جمال کو بذریعہ ٹیلیفون اور تحریری مطلع کیا تھا کہ اس علاقہ میں مسجد سید نا صدیق اکبر کے بالمقابل خالی پلاٹوں میں بارشوں کا پانی کافی دنوں سے جمع ہے۔ پرائیویٹ کھلے پلاٹ روڈ لیول سے گہرا ہونے کی وجہ سے بارش کے پانی سے بھر جاتے تھے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ڈائریکٹر واسا شالامار اینڈ عزیز بھٹی ٹاؤن نے اس پانی کے نکاس کے لئے اہلکاروں کو پیٹر انجن دے کر موقع پر بھیجا اور فوری طور پر پانی کے نکاس کی ہدایت کی۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ پیٹر انجن چلا کر مذکورہ پلاٹوں سے بارشی پانی کا نکاس کیا جاتا رہا۔ تاہم مسلسل بارشیں ہونے کی وجہ سے کھلے گہرے پلاٹ بارشی پانی سے بھر جاتے تھے ان کو بار بار پیٹر انجن چلا کر خالی کیا جاتا رہا۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ واسا اہلکاروں نے متواتر پیٹر انجن چلا کر پانی کو خشک کیا۔

(ہ) یہ درست نہ ہے۔ واسا نے پیٹر انجن چلا کر موقع پر لوگوں کے کھلے اور گہرے پلاٹوں کو خشک کیا۔

(و) یہ درست ہے۔

(ز) اس دوران لگاتار بارش ہونے سے جو پلاٹ انجن چلا کر خشک کئے جاتے تھے وہ دوبارہ بھر جاتے تھے جس کی رپورٹ ڈائریکٹر واسا شاہ جمال کو موقع سے بارشی پانی نکال کر کر دی گئی تھی کہ اس وقت موقع پر کوئی پانی نہ ہے۔ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گوجرانوالہ: سیوریج سسٹم کو ٹھیک کروانے کا معاملہ

*1757: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نیو حمزہ ٹاؤن رتہ باجوہ گوجرانوالہ کے علاقہ کا سیوریج سسٹم انتہائی ناقص ہو چکا ہے جس کی وجہ سے سیوریج کا گندہ پانی ہر وقت گلیوں اور سڑکوں پر کھڑا رہتا ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ بالا مسئلہ کے حل کے لئے کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) نیو حمزہ ٹاؤن دو گلیوں پر مشتمل آبادی ہے جس کا سیوریج سسٹم درست کام کر رہا ہے موقع کا معائنہ کیا گیا کسی گلی یا مین سڑک پر کسی قسم کا گندہ پانی نظر نہیں آیا۔

تاہم شکایات کی وصولی اور ان کے ازالہ کے لئے ایک سیل سہولت مرکز میں قائم کیا گیا جس میں حسب ذیل اہلکار تعینات ہے۔

1۔ کمپلینٹ کلرک

2۔ حمزہ ٹاؤن میں سیوریج کی خرابی کے بارے میں کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی تاہم حسب ذیل ٹیم نے موقع ملاحظہ کیا ہے جس کے مطابق کوئی خرابی نہیں پائی گئی ہے۔

1۔ مینجنگ ڈائریکٹر

2۔ ڈپٹی ڈائریکٹر انجینئرنگ

3۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر انجینئرنگ

(ب) موقع پر سیوریج کا کسی قسم کا کوئی مسئلہ نہیں ہے جب کبھی کوئی مسئلہ پیدا ہوا تو مناسب اقدامات کئے جائیں گے۔

ضلع میانوالی: ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1780: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ کے کتنے ملازمین ڈیلی ویجز/کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں؟

(ب) اگر حکومت ان ملازمین کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف)

I) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن میانوالی میں ڈیلی ویجز پر کوئی ملازم نہ ہے جبکہ کنٹریکٹ پر ملازمین کی تعداد 39 ہے۔ Annex A ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

II) پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ کا ضلع میانوالی میں 3 مرلہ ہاؤسنگ سکیم میں صرف ایک ورک چارج ملازم بطور چوکیدار کام کر رہا ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن میانوالی میں 39 ملازمین کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں۔ سیکرٹری HUD & PHED کے مراسلہ نمبری SO(E-II)10-2/2012 مورخہ 09-01-2014 (مراسلہ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) کے مطابق ان کنٹریکٹ ملازمین کو گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق اشتہار دے کر بھرتی کیا جائے گا اور جو ملازمین معیار پر پورا اتریں گے انہیں ریگولر کر دیا جائے گا۔ Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

ضلع ساہیوال: سیوریج سسٹم کی تکمیل کے بعد توڑی گئی سڑکوں کی مرمت کی تفصیلات

*1819: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال کو ڈویژن کا درجہ دینے کے بعد ساہیوال شہر کو میگا ڈویلپمنٹ پروگرام دیا گیا جس میں اس کو ملین روپے ترقیاتی گرانٹ دی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس گرانٹ کے تحت فرید ٹاؤن کے سیوریج سسٹم کو شہر سے باہر آر۔89/6 تک منتقل کیا جا رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سسٹم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مین محمد پور روڈ کو جگہ جگہ سے توڑ کر سیوریج لائنز بچھائی جا رہی ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان لائنوں کے بچھانے کے بعد سڑک کی مرمت نہ کی جا رہی ہے جس سے اہل علاقہ کو شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ سیوریج سسٹم کی تکمیل کے بعد محمد پور روڈ کی مرمت کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک، ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ضلع ساہیوال کو ڈویژن کا درجہ ملنے کے بعد حکومت پنجاب نے اکتوبر 2012 میں میگا پراجیکٹ کے تحت ساہیوال شہر کے لئے سیوریج کا منصوبہ دیا جس کی لاگت 193.181 ملین روپے ہے جس پر اب تک 70 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔مزید تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ہاں! یہ درست ہے کہ اس منصوبہ کے تحت فرید ٹاؤن کے صرف شمالی علاقے کے سیوریج سسٹم جو کہ کافی پرانا اور اپنی مدت زندگی مکمل کر چکا ہے کو شہر سے باہر R-6/89 ڈسپوزل ورکس کے ساتھ منسلک کیا جا رہا ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ محمد پور روڈ کو صرف تین جگہوں سے کٹ کیا گیا ہے۔

(د) لائنوں کو بچھانے کے بعد جن تین جگہوں سے سڑک کو کٹ کیا گیا تھا اُن پر پتھر اور لک ڈال کر ٹھیک کر دیا گیا ہے اور ٹریفک بحال کر دی گئی ہے۔اس طرح اب اہل علاقہ کو کوئی مشکل پیش نہ آرہی ہے۔

(ہ) ہاں! محکمہ نے محمد پور روڈ کی مرمت کا کام بجری اور لک ڈال کر اپریل 2014 کے آخری ہفتے میں مکمل کر دیا ہے۔

لاہور: پی پی۔148 رانجھا روڈ کے سیوریج کی خرابی کی تفصیلات

*1861: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔148 لاہور رانجھا روڈ پر سیوریج پچھلے پانچ سال سے زائد عرصہ سے خراب ہے یہ ٹھیک کیوں نہیں ہو رہا؟

(ب) مذکورہ مسئلہ کب تک حل ہو جائے گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ رانجھا روڈ سمن آباد لاہور میں نکاسی آب کے مسائل ہیں اس کی وجہ سیوریج سسٹم کا پرانا ہونا اور آبادی میں اضافہ کے بعد سائز میں کم پڑ جانا ہے تاہم واسا کا عملہ ان تھک محنت کر کے سیوریج کو چالو رکھے ہوئے ہے۔

(ب) حکومت پنجاب کی ہدایت پر واسا لاہور نے پونچھ روڈ، غزالی روڈ، محمود روڈ اور سمن آباد کی ملحقہ آبادیوں کے سیوریج نظام کی بہتری کے لئے 144 ملین روپے لاگت کا ایک جامع منصوبہ تیار کیا ہے جو کہ منظوری کے مراحل میں ہے اس منصوبہ کی منظوری اور فنڈز کی دستیابی ہوتے ہی کام کا آغاز کر دیا جائے گا۔ اس منصوبہ کی تکمیل سے مذکورہ علاقوں کے ساتھ ساتھ رانجھا روڈ کے نکاسی آب کا مسئلہ بھی مستقل بنیادوں پر حل ہو جائے گا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ باہر واسا کے ملازمین سڑکوں پر کھڑے ہیں اور سراپا احتجاج ہیں۔ ہر دوسرے دن کوئی نہ کوئی بندہ یہاں پر سراپا احتجاج ہوتا ہے۔ اس حکومت نے لوگوں سے ووٹ روزگار مہیا کرنے کے وعدے پر لئے تھے نہ کہ روٹی چھیننے کے لئے ووٹ حاصل کئے تھے۔ ایک طرف تو Youth Festival کا ڈرامہ رچایا گیا اور دوسری طرف نوجوان ملازمین کو بے روزگار کیا جا رہا۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہی ہیں اس لئے اپنی بات کو مختصر کر لیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ باہر واسا والے احتجاج کر رہے ہیں اور ان لوگوں کے کچھ تحفظات ہیں۔ تقریباً آٹھ یا نو ہزار ملازمین کا روزگار چھینا جا رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے محترمہ کی بات سُنی ہے۔ باہر واسا کے ملازمین احتجاج کر رہے ہیں۔ آپ ان کے نمائندوں کو بُلا کر ان کے ساتھ میٹنگ کریں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1781 انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور وقت ختم ہونے کی وجہ سے یہ take up نہیں ہو سکا لہذا میری گزارش ہے کہ اس کو pending فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: احمد خان بھچر صاحب کے سوال نمبر 1781 کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں ایک اور گزارش کرنا چاہتی ہوں۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! ابھی تشریف رکھیں۔ پہلے رپورٹ پیش ہو جائے تو پھر میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ اب چوہدری محمد اکرم صاحب مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون خواجہ غلام فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، رحیم یار خان 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

چوہدری محمد اکرم: میں یہ رپورٹ پیش کرتا ہوں کہ:

"Khwaja Fareed University of Engineering and Information Technology, Rahim Yar Khan Bill 2014. (Bill No.17 of 2014)"

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب قائم مقام سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ صوبائی بہبود فنڈ کے اہلکاران اور افسران نے منسٹر صاحب سے ملنا تھا کیونکہ انہوں نے اپنے سارے کوائف پورے کر دیئے ہیں۔ ان کا

دوسرے شہروں سے تعلق ہے۔ان کو اتنا وظیفہ نہیں ملتا جتنے چکر لگا لگا کر یہ اخراجات کر لیتے ہیں۔ان کا سارا وظیفہ کرایوں کی مد میں خرچ ہو جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے منسٹر صاحب کو کہہ دیا ہے وہ ان کے ساتھ بیٹھ کر مذاکرات کرتے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں specifically دو نام بتانا چاہتی ہوں۔یہ دونوں لوگ باہر آکر کھڑے ہوئے ہیں۔ایک کا نام سید سلطان حیدر ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 567 ہے۔

باغبانپورہ لاہور میں بیس لاکھ روپے کی ڈکیتی سے متعلقہ تفصیلات

567: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 13-05-2014 کی خبر کے مطابق باغبانپورہ لاہور کے علاقے مومن پورہ میں واقع رحمت علی کی فیکٹری سے تین ڈاکوؤں نے گن پوائنٹ پر 20 لاکھ 35 ہزار روپے نقدی لوٹ لئے اور فرار ہو گئے؟

(ب) ڈکیتی کا مقدمہ کس تھانہ میں درج ہوا، تھانہ کا نام اور ایف آئی آر کی کاپی فراہم کی جائے اور اس واقعہ میں اب تک ہونے والی کارروائی کی مکمل تفصیل ایوان میں پیش کی جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے جواب پڑھ دیتا ہوں۔

(الف) درست ہے۔

(ب) مقدمہ مندرجہ بالا تھانہ باغبانپورہ میں درج رجسٹر ہو کر تفتیش مقدمہ محمد اشرف سب انسپکٹر، انوسٹی گیشن کے سپرد ہوئی اور دریافت کا عمل شروع کیا گیا ہے۔اس فیکٹری میں کام کرنے والے 59 ملازمین کے موبائل نمبرز حاصل کر کے ان کی CDRs حاصل کی گئی ہیں۔ان پر ورک کیا جا رہا ہے کہ کتنے ملازمین کے موبائل فون نمبرز پر وقوعہ کے وقت calls ہو رہی تھیں اور وقت وقوعہ فیکٹری ملازمین کا کسی ملزم سے کوئی رابطہ تو نہ تھا۔اس واردات میں جو موبائل فون چوری ہوئے ہیں ان کا بھی data حاصل کیا جا رہا ہے اور امید ہے کہ نامعلوم

ملزمان کا clue مل جائے گا۔انشاء اللہ جلد ملزمان کو گرفتار کر کے اس کا چالان عدالت میں پیش کیا جائے گا۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر:اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔کوئی تحریک استحقاق نہیں ہے۔اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔تحریک التوائے کار نمبر 474/14 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان، محترمہ راحیلہ انور، محترمہ شُنیلا رُوت صاحبہ کی طرف سے ہے۔جی، محترمہ!

لاہور میں مقبرہ ملکہ نور جہاں محکمہ آثار قدیمہ کی عدم دلچسپی کی وجہ سے کھنڈرات میں تبدیل

محترمہ شُنیلا رُوت:میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نئی بات" مورخہ 31۔مارچ 2014 کی خبر کے مطابق لاہور محکمہ آثار قدیمہ کی طرف سے مغل ملکہ نور جہاں کے 369 سال سے زائد پرانے مقبرہ کی بحالی کے لئے اقدامات نہ کئے جانے کی بناء پر عمارت کی صرف دو بیرونی دیواریں اپنی حالت میں برقرار ہیں جبکہ باقی پورا حصہ کھنڈرات میں تبدیل ہو چکا ہے۔مقبرہ کی عمارت کی ٹوٹ پھوٹ کے علاوہ اراضی پر گندگی کے ڈھیر بھی موجود ہیں۔ اپریل 2011 میں اٹھارہویں ترمیم کے بعد 9 ایکڑ اراضی پر محیط یہ مقبرہ پنجاب حکومت کی زیر نگرانی آ چکا ہے لیکن تاحال اس کی بحالی کے لئے کوئی اقدام نہیں اٹھایا گیا جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے۔موجودہ دور میں نور جہاں کے مقبرہ کی صرف دو بیرونی دیواروں کے علاوہ باقی پوری عمارت بری طرح ٹوٹ پھوٹ کا شکار اور خستہ حال ہو چکی ہے۔دیواروں میں جگہ جگہ دراڑیں اور سوراخ ہونے کے ساتھ ساتھ چھت اور فرش میں گڑھے پڑ چکے ہیں اور عمارت کا رنگ بھی اتر چکا ہے اور ایک تاریخی عمارت کو جان بوجھ کر زیادہ سے زیادہ بدنما بنایا جا رہا ہے اور پنجاب کی ثقافت کو تباہی کی طرف لے جایا جا رہا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی، وزیر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ تحریک آج ہی پڑھی گئی ہے تو اس میں میری humble submission ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending فرمایا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/526 ڈاکٹر مراد راس، جناب احمد خان بھچر صاحب!

لاہور میں سلنڈر گیس کی منتقلی کے غیر قانونی کاروبار کو روکنے میں ضلعی انتظامیہ بُری طرح ناکام

جناب احمد خان بھچر: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 3۔اپریل 2014 کی خبر کے مطابق ضلعی انتظامیہ لاہور میں بڑے گیس سلنڈر سے چھوٹے سلنڈروں میں گیس کی غیر قانونی منتقلی کا سلسلہ نہ روک سکی۔ شہر کی چھوٹی بڑی سڑکوں پر چند فٹ چوڑی دکانوں میں یہ خطرناک کام جاری ہے اور کسی بھی وقت کسی حادثے کی صورت میں قیمتی جانیں ضائع ہو سکتی ہیں۔ لاہور میں مصری شاہ، چاہ میراں، فتح شیر روڈ، حمید نظامی روڈ، مزنگ روڈ، راوی روڈ سمیت شہر بھر میں 100 سے 200 مربع فٹ کی دکانوں میں سلنڈرز غیر قانونی طور پر جمع کئے جاتے ہیں اور پھر ان سلنڈروں سے چھوٹے سلنڈروں میں گیس منتقلی کا کام کیا جاتا ہے۔ گیس سلنڈرز کو کسی جگہ ذخیرہ کرنے کا طے شدہ طریق کار ہے جس کے تحت سلنڈرز صرف کسی ہوادار جگہ پر جو دوسری عمارتوں سے علیحدہ ہو ذخیرہ کر سکتے ہیں مگر پورے لاہور میں سلنڈرز بھرے مصروف بازاروں کی چھوٹی چھوٹی دکانوں میں رکھے جاتے ہیں۔ لاہور میں سلنڈر پھٹنے کا بدترین واقعہ سے اقبال ٹاؤن سبزی منڈی کی عمارت زمین بوس ہو گئی تھی۔ سلنڈر یکے بعد دیگرے پھٹتے رہے اور سات افراد پر مشتمل خاندان سمیت انتیس افراد اسی حادثے کی نذر ہوئے تھے۔ سبزی منڈی کی تین منزلہ عمارت میں یہ سلنڈر گودام کیسے بنا اسی پر بہت شور تھا مگر بدقسمتی سے کسی بھی ذمہ دار کو سزا نہ ملی۔ تین منزلہ عمارت کے اندر برسوں سے ایل پی جی ڈسٹری بیوشن کا کام جاری تھا۔ اس حادثے کے بعد شہر میں بہت شور اٹھا مگر اس واقعہ کو گزرے 9 سال ہو چکے ہیں شہر میں آج بھی ایل پی جی سلنڈروں کا غیر قانونی کاروبار جاری ہے۔ سلنڈروں کے غیر مناسب جگہوں پر رکھنے اور غیر قانونی منتقلی کا کاروبار دھڑلے سے جاری ہے اور جاری

رہے گا۔ ضلعی انتظامیہ بیان بازی کرتی رہے گی مگر قیمتی انسانی جانیں بچانے کے لئے حفاظتی اقدامات ماضی میں ہوئے اور نہ اب کئے جائیں گے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر صاحب! یہ تحریک التوائے کار 10۔اپریل کو آپ کو بھجوائی گئی ہے اور دیکھ لیں کہ آج بھی اس کا جواب نہیں آیا۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! مجھے صرف تین دن اور دے دیں اس کا جواب آ جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending کرتا ہوں لیکن آئندہ کسی تحریک کا جواب اتنی دیر سے نہیں آنا چاہئے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جی، ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 531/14 محترمہ شُنیلا رُوت، محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی طرف سے ہے۔ جی، محترمہ!

صوبائی دارالحکومت لاہور میں لگائے گئے اتوار بازار ضلعی انتظامیہ کی عدم توجہ کے باعث غیر فعال صورتحال کا شکار

محترمہ شُنیلا رُوت: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 7۔اپریل 2014 کی خبر کے مطابق لاہور ضلعی انتظامیہ کی عدم توجہ کے باعث صوبائی دارالحکومت میں لگائے گئے اتوار بازار غیر فعال صورتحال کا شکار ہو کر رہ گئے۔ ایک کروڑ سے زائد آبادی والے شہر میں صرف 8 اتوار بازار لگائے جاتے ہیں جبکہ دوسری جانب بیس لاکھ سے زائد آبادی والے علاقے اندرون شہر میں ایک بھی اتوار بازار نہ ہونے کی وجہ سے مذکورہ علاقے کے

شہریوں میں نفرت کا جذبہ پیدا کیا جا رہا ہے۔ پہلے لاہور کے تمام چھوٹے بڑے علاقوں میں بیس سے زائد اتوار بازار لگائے جاتے تھے۔ عام انتخابات کے بعد جن کی تعداد سکڑ کر آٹھ رہ گئی ہے۔ ان میں بھی صرف چند بازار ہی حکومتی اور انتظامیہ توجہ کا مرکز بنے ہوئے ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو بھی Monday تک pending فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو Monday تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کی ہے--- موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو Monday تک pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے--- وہ بھی موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو بھی Monday تک pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 560/14 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب!

سرگودھا شہر میں ذخیرہ اندوزی کی وجہ سے آٹے کی قلت کا خدشہ

چودھری عامر سلطان چیمہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" (سرگودھا) مورخہ 4۔ اپریل 2014 کی خبر کے مطابق آٹے کی قلت پر قابو پانے کے لئے محکمہ خوراک کی طرف سے سرگودھا شہر میں سیل سنٹرز تو قائم کر دیئے گئے ہیں جہاں مقررہ قیمت پر آٹے کی فروخت جاری ہے مگر افسران نے ذخیرہ اندوزی کے حوالے سے چپ سادھ رکھی ہے۔ ذرائع کے مطابق ذخیرہ اندوزوں نے کھلی مارکیٹ میں آٹے کی فراہمی کی مقدار میں کمی کر دی ہے اور تاجروں اور دکانداروں کو ڈیمانڈ سے کم آٹا فراہم کر رہے ہیں۔ اسسٹنٹ کمشنر حضرات کو مؤثر حکمت عملی اختیار کرنے کی ہدایات جاری کی گئی ہیں مگر کھلی مارکیٹ میں آٹے کی قلت بڑھنے کا اندیشہ ہے۔ دوسری طرف دکانداروں نے مرضی کے ریٹ لگا رکھے ہیں جس سے عوام کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ شہری حلقوں نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا ہے کہ ذخیرہ اندوزوں کے خلاف

کارروائی کے سلسلے میں کوئی پیشرفت نہیں ہو رہی لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو بھی Monday تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو Monday تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/587 ڈاکٹر صلاح الدین خان صاحب کی ہے۔

ضلع میانوالی کے حاضر سروس اور مرحوم سرکاری ملازمین کو محکمہ بہبود فنڈ کی جانب سے جہیز فنڈز کی درخواستیں التواء میں رکھنے سے پریشانی کا سامنا

ڈاکٹر صلاح الدین خان: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اس معزز ایوان کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ فیکٹری ملازمین کی تنخواہوں سے ایک مخصوص شرح سے ہر ماہ بینوولینٹ فنڈ (بہبود فنڈ) کٹوتی کی جاتی ہے۔ اس فنڈ سے سرکاری ملازمین کے بچوں کے تعلیمی وظائف، جہیز فنڈ اور تدفین کے لئے گرانٹ فراہم کی جاتی ہے لیکن ضلع میانوالی میں بینوولینٹ فنڈ (بہبود فنڈ) سے حاضر سروس اور مرحوم سرکاری ملازمین کی سینکڑوں جہیز فنڈ کی درخواستیں 2010 سے زیر التواء ہیں اور ان پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ تمام متاثرہ سائلین کا مطالبہ ہے کہ ان زیر التواء درخواستوں پر کارروائی کر کے تمام مستحق افراد کو وظائف اور جہیز فنڈ کی گرانٹ جاری کی جائیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری التماس ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو بھی Monday تک کے لئے pending فرما دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو Monday تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/589 سردار شہاب الدین خان، خواجہ محمد نظام المحمود، قاضی احمد سعید صاحب کی طرف سے ہے۔ جی، سردار صاحب!

لاہور میں ایل ای ڈی لائٹس کے ٹھیکوں میں گھپلوں کا انکشاف

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ لاہور میں ایل ای ڈی لائٹس میں گھپلے، مرکزی کردار میاں مدثر سیٹ پر براجمان۔ روزنامہ "جناح" مورخہ 14۔ اپریل 2014 کے مطابق لاہور میں ایل ای ڈی لائٹس میں بڑے پیمانے پر گھپلوں کا انکشاف ہوا ہے۔ علامہ اقبال ٹاؤن میں ایل ای ڈی لائٹس کے ٹھیکوں میں گھپلوں کے مرکزی کردار کے خلاف انکوائری کے باوجود سیٹ پر براجمان ہے۔ میاں مدثر اس سے قبل داتا گنج بخش ٹاؤن اور سمن آباد ٹاؤن میں تعینات رہ چکے ہیں اور وائٹ کالر کرائم کے ماہر سمجھے جاتے ہیں۔ فرضی ترقیاتی سکیمیں تیار کر کے دہاڑیاں لگانے کے ہنر میں اس قدر ماہر ہیں کہ پکڑے ہی نہیں جاتے۔ اپنے ہی کارندوں کو ترقیاتی سکیموں کے ٹھیکے دے کر عرصہ دراز سے انتظامیہ کی آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو بھی next week کے لئے pending فرما دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار next week تک pending کی جاتی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/590 قاضی احمد سعید صاحب، سردار شہاب الدین خان صاحب اور خواجہ محمد نظام المحمود صاحب کی ہے۔ جی، سردار صاحب! آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

وحدت روڈ لاہور کے اتوار بازار میں پنجاب فوڈ اتھارٹی اور مانیٹرنگ ٹیموں کی موجودگی میں جعلی اشیاء کی سر عام فروخت

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ وحدت روڈ اتوار بازار میں جعلی اشیاء کی سر عام فروخت۔ روزنامہ "نئی بات" مورخہ 14۔اپریل 2014 کی خبر کے مطابق وحدت روڈ لاہور اتوار بازار میں جعلی اشیاء کی سر عام فروخت کی جاتی ہے۔ چھاپہ مار ٹیمیں کارروائی سے گریز کرتی ہیں۔ سٹالوں پر مختلف برانڈز کا نام دے کر جعلی سرف، صابن، گھی، کوکنگ آئل اور بوتلیں فروخت کی جاتی رہیں۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے بھی کوئی کارروائی نہیں کی جاتی۔ علاوہ ازیں ملاوٹ شدہ مرچیں، نمک اور ہلدی کی خرید و فروخت کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ مانیٹرنگ ٹیموں کی جانب سے خاطر خواہ کارروائی نہ ہونے کے باعث صارفین غیر معیاری اشیاء خریدنے پر مجبور ہیں۔ اس وجہ سے عوام میں شدید غم و غصہ اور تشویش پائی جاتی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو بھی next week کے لئے pending فرما دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک التوائے کار بھی next week تک pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 628/14 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ، ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ اور محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کی ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ! آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

پنجاب میں حکومتی عدم دلچسپی اور سیاسی مداخلت کی وجہ سے لوکل زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل میں تاخیر

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 18۔اپریل 2014 کی خبر کے مطابق پنجاب حکومت کی عدم دلچسپی اور سستی کے باعث چار ماہ گزرنے کے باوجود لوکل زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل نہ ہو سکی جس کے باعث

صوبائی دارالحکومت لاہور سمیت صوبہ بھر کے 36 اضلاع میں مستحقین میں زکوٰۃ کی تقسیم کا کام رک گیا۔ پنجاب میں دسمبر 2013 میں لوکل زکوٰۃ کمیٹیوں کی مدت میعاد ختم ہو چکی ہے جس کے بعد سے اب تک پنجاب حکومت کمیٹیاں بنانے میں کامیاب نہیں ہو سکی جس کی وجہ سے ہر قسم کی زکوٰۃ کی تقسیم کا کام رک گیا ہے وہ مستحقین جن کا بسر اوقات زکوٰۃ الاؤنس پر ہوتا ہے شدید پریشان ہیں اور محکمہ کے دفتر کے چکر لگا رہے ہیں کیونکہ محکمہ کی طرف سے گزارہ الاؤنس، شادی الاؤنس، تعلیمی وظائف سمیت زکوٰۃ کی تقسیم کا تمام کام لوکل کمیٹیوں کے ذریعے ہوتا ہے جب تک یہ کمیٹیاں مکمل نہیں ہوں گی زکوٰۃ کی تقسیم نہیں ہو سکتی۔ لوکل سطح پر لاہور سمیت پنجاب بھر میں ساڑھے 24 ہزار کمیٹیاں بنائی جائیں گی۔ ذرائع کے مطابق لوکل سطح پر سیاسی مداخلت کی وجہ سے بھی کمیٹیاں بننے میں مشکل پیش آ رہی ہے کیونکہ مقامی ممبران قومی اور صوبائی اسمبلی کمیٹیوں میں اپنے لوگوں کو accommodate کرانا چاہتے ہیں اس وجہ سے یہ کام تاخیر کا شکار ہو رہا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو بھی next week کے لئے pending فرما دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار next week تک pending کی جاتی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 632/14 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی ہے۔ جی، محترمہ!

محکمہ تحفظ ماحول آلودگی پھیلانے والے کارخانوں اور گاڑیوں کے خلاف کارروائی کرنے میں ناکام

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک مؤقر اخبار روزنامہ "اوصاف" کی خبر کے مطابق "محکمہ تحفظ ماحول غیر مؤثر ڈینگی و رہائشی علاقوں میں فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کی آڑ میں دفتری امور ٹھپ" فضائی آلودگی پھیلانے والی گاڑیوں، غیر معیاری کالے شاپنگ بیگز کے خلاف کارروائی عملی طور پر بند، کبھی کبھار کارروائی سے فائلوں کا پیٹ بھرا گیا۔ ہسپتالوں کی مہلک ویسٹ کی نامناسب تلفی، لاہور کینال کے ساتھ ڈرین سسٹم میں زہریلا پانی ڈالنے کا سلسلہ جاری، کارروائی نوٹسز تک محدود۔ تفصیلات کے مطابق محکمہ تحفظ ماحول پنجاب 2013

میں آلودگی پھیلانے والوں کے خلاف کارروائی میں کچھوے کی چال چلتا رہا۔آلودگی کے خلاف عوامی شکایات سنی ان سنی کر دی گئیں۔ڈینگی کے خلاف مہم میں محکمہ تحفظ ماحول کا عملہ پھرتیاں دکھاتا رہا مگر ڈینگی لاروا جگہ جگہ ملتا رہا۔امسال ڈینگی مہم کی آڑ میں آلودگی پھیلانے والوں کے خلاف کارروائی عملاً بند ہی رہی اور محکمہ تحفظ ماحول لاہور سمیت دیگر بڑے شہروں تک ہی محدود رہا جبکہ آلودگی پھیلانے والوں کے خلاف ٹریبونل کو بھجوائے گئے مقدمات عملہ کی ماحولیاتی قوانین سے لاعلمی کے سبب خارج ہوئے، اسی طرح سیکرٹری تحفظ ماحول انور رشید کی جانب سے آلودگی پھیلانے والوں کے خلاف کارروائی کی روزانہ کی رپورٹ نے ماتحت عملہ کو مصروف رکھا۔ ہسپتالوں کی مہلک ویسٹ کی نامناسب تلفی اور خرید وفروخت کے خلاف محکمہ تحفظ ماحول کی کارکردگی مایوس کن رہی۔ محکمہ تحفظ ماحول کی جانب سے نہ تو ہسپتالوں میں مہلک ویسٹ کے حوالے سے ماہانہ میٹنگز کو یقینی بنانے کے لئے کوئی اقدامات ہو سکے۔ لاہور جیسے بڑے شہر میں جہاں ہزاروں کی تعداد میں سرکاری و نجی ہسپتال، لیبارٹریز، کلینکس، بلڈ بنک اور کولیکشن سنٹرز کی چیکنگ کے لئے صرف ایک تحفظ ماحول انسپکٹر فرضی کارروائی ڈالتا رہا جس کو بعد میں ڈینگی مہم میں لگا دیا گیا۔ سیکرٹری تحفظ ماحول کا کہنا ہے کہ چند انسپکٹرز کے ساتھ تمام آلودگی پھیلانے والوں کے خلاف کارروائی مشکل ہے۔ اسی طرح کالا اور غیر معیاری شاپنگ بیگ بنانے اور فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی ہمت ہی نہ کی گئی۔ رہائشی علاقوں میں کئی بار فیکٹریوں کا سروے کیا گیا جبکہ لاہور کینال کے ساتھ ڈرین سسٹم میں فیکٹریوں، کارخانوں، ہسپتالوں کا زہریلا پانی ڈالنے کا سلسلہ جاری رہا جس کے خلاف کارروائی نوٹسز سے آگے نہ بڑھ سکی۔آلودگی کے حوالے سے صوبائی دارالحکومت سمیت پنجاب کے صنعتی شہروں میں آلودگی پھیلانے والا مافیا آزاد رہا جبکہ صرف لاہور میں ناکارہ ٹائر جلانے والوں کے خلاف عوام کے شدید احتجاج پر چند ایک سٹیل فرنس ملوں کو بند کیا گیا جن میں سے چند ایک نے ائرپولیشن کنٹرول ڈیوائس نصب کئے باقی مزے لوٹ رہے ہیں اور زہریلا دھواں خارج کر رہے ہیں۔ ماہرین ماحول کے مطابق آلودگی کنٹرول کرنے کے ذمہ داروں کی کارکردگی کا یہی حال رہا تو مستقبل قریب میں ماحولیاتی اور فضائی آلودگی ایک سنگین مسئلہ بن جائے گا۔ محکمہ تحفظ ماحول کا فضائی آلودگی پیدا کرنے والے صنعتی اداروں، ناقص ایندھن جلانے والوں اور مہلک ویسٹ کی مناسب تلفی نہ کروانے کی وجہ سے صوبہ بھر کی عوام میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جا رہا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! جواب سے پہلے میری اس میں ایک گزارش ہوگی۔اگر آپ سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ پہلے اس کا جواب تو سن لیں۔ جی، وزیر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو بھی next week کے لئے pending فرمادیں اس کا تفصیلی جواب آ جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اس کا جب جواب آئے گا تو آپ اس کے متعلق گزارش کر لیجئے گا۔ یہ تحریک التوائے کار next week تک pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 638/14 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے۔ جی، چیمہ صاحب! آپ اپنی تحریک پڑھیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ جواب نہیں آیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: چیمہ صاحب! آپ پڑھ دیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! جواب تو آنا نہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ جواز تو نہیں رہے گا کہ یہ تحریک التوائے کار پڑھی نہیں گئی اس لئے آپ اسے پڑھ دیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں تو یہ سوچ رہا تھا کہ withdraw ہی کر لوں کیونکہ جواب تو آتا کوئی نہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چیمہ صاحب! آپ پڑھ دیں۔

کرول گھاٹی بند روڈ لاہور کی فیکٹریوں میں ٹائروں اور پاؤڈر کوئلہ کو جلانے سے آلودگی میں خطرناک حد تک اضافہ

چودھری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جناح" مورخہ 12۔اپریل 2014 کی خبر کے مطابق کرول گھاٹی بند روڈ لاہور فیکٹریوں میں ٹائروں اور پاؤڈر کوئلہ کو ایندھن کے طور پر استعمال کرنے سے ماحولیاتی آلودگی کے تناسب میں خطرناک حد تک اضافہ ہو گیا۔ اہل علاقہ سانس کی خطرناک بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ محکمہ تحفظ ماحول کے اہلکاروں کی مجرمانہ غفلت انسانی جانوں کے ضیاع کا سبب بننے لگی۔ تفصیلات کے مطابق ٹائروں اور پاؤڈر کوئلہ کے استعمال سے انسانی جانوں کے لئے انتہائی خطرناک

گیس خارج ہوتی ہے جس سے فضا آلودہ ہو جاتی ہے اور ماحول میں سانس لینے سے انسانی جانوں کو سنگین خطرات لاحق ہو جاتے ہیں۔ اس علاقے میں پرانی بیٹریوں سے سکہ نکال کر پگھلانے والے پلانٹ لگے ہوئے ہیں جو کہ انتہائی خطرناک گیسوں کے اخراج کا باعث بنتے ہیں اور ان کے اثرات سے انسان پاگل ہو جاتے ہیں۔ پرانی بیٹریوں کو جلانے سے تیزاب کے خطرناک بخارات خارج ہوتے ہیں۔ کرول گھاٹی بند روڈ کے علاقے میں لاتعداد فیکٹریوں میں محکمہ تحفظ ماحول کے اہلکاروں کی سرپرستی کی وجہ سے فیکٹری مالکان پاؤڈر کوئلہ اور پرانے ٹائروں کو بطور ایندھن استعمال کر رہے ہیں۔ اہل علاقہ کے کئی بار احتجاج کے باوجود ان فیکٹریوں کے خلاف کوئی مؤثر کارروائی نہیں کی گئی۔ صرف کارروائی کے طور پر چند فیکٹریوں کو کچھ روز کے لئے سیل کر کے پھر کھول دیا جاتا ہے۔ بلند و بانگ دعوؤں کے برعکس محکمہ تحفظ ماحول کی کارکردگی غیر تسلی بخش ہے۔ علاقہ میں انسان تو انسان مویشی بھی آلودگی سے متاثر ہو رہے ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! پہلی گزارش تو یہ ہے کہ جواب تو تحریک پڑھنے کے بعد ہی ایوان میں آتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کے پاس جواب ہونا چاہئے تھا۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار آج پڑھی گئی ہے، اس کا جواب آ جائے گا لہذا اس کو next week کے لئے pending فرما دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ کس تاریخ کو بھیجی گئی تھی؟

جناب قائم مقام سپیکر: ہم نے یہ 8۔ مئی 2014 کو بھیجی ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ محکموں کو چلی جاتی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو Monday تک pending کیا جاتا ہے۔ تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! میں ایک تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں آپ مجھے out of turn یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آپ یہ تحریک جمع کروادیں۔

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! یہ عوامی مفاد کی تحریک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! ساری تحاریک عوامی مفاد کی ہی ہوتی ہیں۔

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! میں نے یہ تحریک پہلے جمع کروائی ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! یہ ابھی میرے پاس نہیں آئی۔

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! آپ مجھے یہ تحریک التوائے کار out of turn پڑھنے کی اجازت دے دیں۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ سردار صاحب! میں اس کو ایسے نہیں لے سکتا۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! یہ بہت اہم تحریک ہے۔ یہ تحریک آپ کے خلاف ہے اور اسے آپ سن ہی نہیں سکتے۔ آپ پینل آف چیئرمین میں سے کسی کو بٹھائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! اس پر ایک بات کر لیتے ہیں۔ آپ ویسے بھی سپیکر کے خلاف بات نہیں کر سکتے۔ ایک کام کر لیتے ہیں، آپ اور میں اجلاس ختم ہونے کے بعد بات کر لیتے ہیں۔ میری بات سن لیں۔

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! آپ پینل آف چیئرمین میں سے کسی کو بلائیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! نہیں۔ نہیں۔ آپ بات سنیں۔ یہ تحریک سپیکر کے خلاف نہیں ہو سکتی۔ آپ اس کے بعد میڈیا کے سامنے چلے چلیں اور میں بھی آپ کے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوں۔ آپ نے کسی کمیٹی میں بیٹھ کر میرے ساتھ فیصلہ کرنا ہے۔ میں آپ کے لئے چلنے کو تیار ہوں۔ ابھی آپ اس پر سپیکر کے خلاف بات نہیں کر سکتے۔ (قطع کلامیاں)

مسودہ قانون لائیوسٹاک بریڈنگ پنجاب 2014

MR ACTING SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Livestock Breeding Bill 2014. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Livestock Breeding Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Livestock and Dairy Development, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Livestock Breeding Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Livestock and Dairy Development, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Muhammad Siddique Khan, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Khurram Shahzad, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-Ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Rais Ibrahim Khalil Ahmed,

Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it? Since no one wants to move it, the same is disposed of.

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! میں اس کے بعد آپ کے ساتھ press میں جانے کے لئے تیار ہوں۔ ابھی آپ چیئر پر بات نہیں کر سکتے۔ یہ میں نے آپ سے بات کر لی، وہی باہر چل کر بات کریں گے اور پریس کے سامنے بات کریں گے۔ میں میڈیا میں آپ کے ساتھ چلوں گا۔ یہ اب آپ میں سے کوئی بھی move نہیں کرنا چاہتا؟۔۔۔

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Livestock Breeding Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Livestock and Dairy Development, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ظلم کے یہ ضابطے، ہم نہیں مانتے" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے ایجنڈے کی کاپیاں پھاڑ کر ایوان میں اچھالیں)

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گرتی ہوئی دیواروں کو، ایک دھکا اور دو" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 11

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "کون بچائے گا پاکستان، عمران خان عمران خان" اور
لاٹھی گولی کی سرکار، نہیں چلے گی نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 17

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 24

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 24 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 25

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 26

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 26 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 27

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 27 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 27 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"قبضہ گروپ، نامنظور نامنظور" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 28

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 28 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 28 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 29

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 29 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 29 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"قبضہ گروپ، نامنظور اور مودی کے یاروں کو، ایک دھکا اور دو" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 30

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 30 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 30 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 31

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 31 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 31 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 32

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 32 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 32 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 33

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 33 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 33 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 34

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 34 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 34 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 35

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 35 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 35 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"بجلی چور، گیس چور، جان چھوڑو" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 36

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 36 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 36 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 37

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 37 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 37 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 38

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 38 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 38 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 39

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 39 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 39 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"انڈیا کا جو یار ہے، غدار ہے" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 40

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 40 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 40 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 41

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 41 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 41 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 42

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 42 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 42 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"قبضہ گروپ، نامنظور" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 43

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 43 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 43 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 44

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 44 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 44 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جعلی قانون سازی، نامنظور اور قبضہ مافیا نامنظور نامنظور" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 45

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 45 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 45 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 46

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 46 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 46 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 47

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 47 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 47 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے پاکستان کا قومی ترانہ پڑھا)

CLAUSE 48

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 48 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 48 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 49

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 49 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 49 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 50

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 50 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 50 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ظالمو سے اقتدار چھین لو" کی نعرہ بازی)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/ LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Livestock Breeding Bill 2014, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Livestock Breeding Bill 2014, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Livestock Breeding Bill 2014, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(نعرہ ہائے تحسین)

مسودہ قانون (ترمیم) سول سرونٹس پنجاب 2014

MR ACTING SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2014. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

(اذانِ ظہر)

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/ LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ظلم کے یہ ضابطے، ہم نہیں مانتے اور قبضہ گروپ، نامنظور" کی نعرہ بازی)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "No, No" کی نعرہ بازی)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/ LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2014, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2014, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2014, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(نعرہ ہائے تحسین)

مسودہ قانون (ترمیم) کارکردگی، نظم وضبط وجوابدہی ملازمین پنجاب 2014

MR ACTING SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill 2014. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Services

and General Administration, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill 2014, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill 2014, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill 2014, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

جناب قائم مقام سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے اور اب اجلاس 23۔ مئی 2014 بروز جمعتہ المبارک کی صبح 9:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

INDEX

PAGE NO.

A

AAMIR SULTAN CHEEMA, CH.

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Great increase in pollution due to burning tyres and powder coal in factories of Karol Ghati Bund Road Lahore 444

-Shortage of flour in Sargodha due to hoarding 438

question REGARDING-

-Incidents of torture on Lady Health Workers in the province and other details *(Question No. 1699*)* 314

Resolution REGARDING-

-Demand for refixing pay scales of Government Servants 238

ABDUL WAHEED CHAUDHRY, MR. *(Minister for Prisons)*

Answers to the questions REGARDING-

-Area of Kot Lakhpat Jail Lahore and other details *(Question No. 1870*)* 189

-Capacity for prisoners in District Jail Kasur and other details *(Question No. 1941*)* 195

-Details about construction of District Jail in Nankana Sahib *(Question No. 3150*)* 212

-Details about construction of new prisons in the province *(Question No. 2530*)* 200

-Details about steps taken for education of children confined with women in prisons *(Question No. 860*)* 205

-Details about steps taken for women education in prisons of the Punjab *(Question No. 861*)* 183

-Details about women confined in Central Jail Gujranwala *(Question No. 3368*)* 213

-Funds allocated for diet of prisoners in Kot Lakhpat Jail Lahore and other details *(Question No. 1921*)* 192

-Number of doctors in hospitals of Camp Jail Lahore *(Question No. 2277*)* 210

-Number of prisoners confined in Adyala Jail Rawalpindi due to non-payment of "Deeyat" and other details *(Question No. 1248*)* 208

-Number of prisons in Sahiwal and other details *(Question No. 2723*)* 211

-Number of women and children confined in jails of Lahore *(Question No. 1152*)* 206

-Provision of facilities to women and children confined in jails of

PAGE NO.

the province *(Question No. 1153*)* 207

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Activities for giving precious land of Punjab University to Daewoo Bus Service and United Bank of Pakistan 167
-Anxiety amongst Government servants of district Mianwali due to their pending applications for Dowry Fund with Benevolent Fund Department 439
-Breaking out fatal diseases like Hepatitis due to wastage of distillery of Colony Sugar Mills tehsil Phalia 321
-Carelessness of District Administration in holding "Itwar Bazar" in Lahore 437
-Charging of excessive fare in the public transport running in Lahore 328
-Corruption in TMA Darya Khan 229
-Delay in constitution of Zakat Committees in the Punjab due to political interference 441
-Disappointment amongst poor patients due to non-payment of Zakat Fund to Government Hospitals 327
-Disclosure of embezzlement in contracts of LED lights in Lahore 440
-Disclosure of payment of more rupees two hundred million for the land purchased for UET Taxila 220
-Failure of District Administration in stopping illegal business of cylinder gas transfer in Lahore 436
-Failure of Environment Protection Department in taking action against factories and vehicles spreading pollution 442
-Great increase in pollution due to burning tyres and powder coal in factories of Karol Ghati Bund Road Lahore 444
-Heavy loss to Government exchequer in the name of work charge employees in Irrigation Department 233
-Illegal transfer of precious land adjacent to Airport Lahore 326
-Increase in problems of tourists due to parking of irrelevant vehicles around Badshahi Mosque and Lahore Fort 231
-Non-availability of Audiologists in hospitals of the Punjab 320
-Openly sale of sick animals' meat in Tollinton Market Lahore 319
-Openly sale of spurious commodities in "Itwar Bazars" held at Wahdat Road Lahore in presence of Punjab Food Authority and monitoring teams 441
-Problems faced by farmers due to late starting of crushing season 224
-Problems faced by passengers due to worst conditions of Narowal-Muridke Road 322
-Problems faced by patients due to out of order Anti Fire X-Ray machines in hospitals of Lahore 232
-Recruitment of favourite persons by Vice-Chancellor University of

PAGE

NO.

Education 227
-Sale of substandard imported seeds with the connivance of staff of Punjab Seed Corporation 323
-Shortage of flour in Sargodha due to hoarding 438
-Turning tomb of Queen Noor Jahan Lahore into ruins due to carelessness of Archeology Department 435

AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-

-16th May, 2014 3
-19th May, 2014 93
-20th May, 2014 173
-21st May, 2014 240
-22nd May, 2014 364

AHMAD SHAH KHAGGA, MR.

questionS REGARDING-

-Details about fixing grilles at manholes in Pakpattan city *(Question No. 1367*)* 422
-Details about unhygienic subsoil water in PP-229, Pakpattan *(Question No. 1364*)* 414

AHMED KHAN BHACHER. MR

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Failure of District Administration in stopping illegal business of cylinder gas transfer in Lahore 436

question REGARDING-

-Number of employees of Housing, Urban Development & Public Health Engineering Department in district Mianwali *(Question No. 1780*)* 429

AHMED SAEED, QAZI

question REGARDING-

-Details about Token Tax and registration of motor vehicles in district Rahim Yar Khan *(Question No. 3808*)* 72

AHMED YAR HUNJRA, MALIK

question REGARDING-

-Provision of facilities to patients in THQ Hospital Kot Addu, district Muzaffargarh and other details *(Question No. 1743*)* 316

AKHTAR ALI, BAO

question REGARDING-

-Obscene dances in stage dramas in the province and other details *(Question No. 3001*)* 184

74

PAGE NO.

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 74
- -The Punjab Civil Servants (Amendment) Bill, 2014 (Bill No. 8 of 2014)
- -The Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill, 2014 (Bill No. 7 of 2014)

ALI RAZA KHAN DRESHAK, SARDAR

Condolence ***(PRAY FOR FORGIVENESS)***-
- -On sad demises of mother of Mr. Nazar Hussain Gondal Parliamentary Secretary, father of Mr. Sheharyar Riaz MPA, Ms. Tallat Yaqoob Ex-MPA, Mr. Javed Qureshi, Ex-Chief Secretary and Mr. Umair Ali, Reporter of Daily Jang 97

ALLAUDDIN, SHEIKH

point of order REGARDING-
- -Demand for payment against post dated cheques given to farmers by sugar mills owners 86

questions REGARDING-
- -Details about Health Centre Chak Faizabad district Okara *(Question No. 1480*)* 296
- -Matter about repair of sewerage system in Gujranwala *(Question No. 1757*)* 429
- -Number of health workers in the Punjab and other details (*Question No. 1592**) 308

AMJAD ALI JAVAID, MR

questions REGARDING-
- -Details about establishment of Small Industrial Estate in Toba Tek Singh *(Question No. 3716*)* 149
- -Details about establishment of technical college in Toba Tek Singh *(Question No. 3739*)* 150
- -Details about licenses for sale of spirit in district Toba Tek Singh *(Question No. 3714*)* 71
- -Details about office of Information Department in Toba Tek Singh *(Question No. 3939*)* 209

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 76
- -The Punjab Mental Health (Amendment) Bill, 2014 (Bill No.13 of 2014)

ASHRAF ALI ANSARI, CH.

questions REGARDING- 68

PAGE NO.

-Details about computerized number plates of motor vehicles in Gujranwala *(Question No. 3692*)* 147
-Details about Leather Institute Gujranwala *(Question No. 3703*)* 70
-Details about powers of Excise & Taxation Department *(Question No. 3693*)* 213
-Details about women confined in Central Jail Gujranwala *(Question No. 3368*)*

ASIF MEHMOOD, MR.

question REGARDING-
-Details about officers and officials of Health Department posted in Civil Secretariat Lahore since long *(Question No. 1460*)* 287

AUTHORITIES-
-Of the House 5

AYESHA JAVED, MRS.

questions REGARDING-
-Number of applications regarding mixing sewerage water into drinking water in Lahore and details about redressal thereof *(Question No. 607*)* 419
-Number of employees in Allied School of Health Sciences Lahore and other details *(Question No. 1038*)* 245
-Number of women and children confined in jails of Lahore *(Question No. 1152*)* 206
-Provision of facilities to women and children confined in jails of the province *(Question No. 1153*)* 207

AZMA ZAHID BUKHARI, MRS.

Condolence ***(PRAY FOR FORGIVENESS)-***
-On sad demises of mothers of Mrs. Sultana Shaheen, MPA, Mr. Arif Mehmood Gill, MPA and Gohar Ali, Journalist 14

questions REGARDING- 52
-Details about equipment held against employees of Excise & Taxation Department Gujranwala *(Question No. 2762*)* 141
-Details of worst condition of Punjab Small Industries Estate Faisalabad *(Question No. 2655*)* 50
-Number of employees in Excise & Taxation Department Gujranwala *(Question No. 2761*)*

B

BILLS-
-Khawaja Fareed University of Engineering and Information Technology

PAGE NO.

Rahim Yar Khan Bill, 2014 *(Introduced in the House)* 171
-The Muhammad Nawaz Sharif University of Engineering and Technology Multan Bill, 2014 *(Considered and passed by the House)* 344-355
-The Punjab Civil Servants (Amendment) Bill, 2014 *(Considered and passed by the House)* 459-461
-The Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill, 2014 *(Considered and passed by the House)* 461-463
-The Punjab Industrial Relations (Amendment) Bill, 2014 *(Considered and passed by the House)* 360-362
-The Punjab Livestock Breeding Bill, 2014 *(Considered and passed by the House)* 447-459
-The Punjab Mental Health (Amendment) Bill, 2014 *(Considered and passed by the House)* 355-360
-The Punjab Public Private Partnership Bill, 2014 *(Considered and passed by the House)* 331-343

C

CABINET-
-Of the Punjab 5

Call attention Notices REGARDING-
-Details about arrest of accused persons of murder of a citizen in Police Station Dinga Gujrat 158
-Details about murder after rape of 3 years old girl in Rahim Yar Khan 156
-Details about robbery of Rs.20 lac in Baghbanpura, Lahore 434

-DETAILS OF KIDNAP FOR RANSOM AND RAPE OF 20 WOMEN IN DISTRICT DERA GHAZI KHAN 155

CHIEF MINISTER OF THE PUNJAB

-SEE UNDER MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF, MIAN

PAGE NO.

Condolence ***(PRAY FOR FORGIVENESS)-***

-On sad demises of mother of Mr. Nazar Hussain Gondal Parliamentary Secretary, father of Mr. Sheharyar Riaz MPA, Ms. Tallat Yaqoob Ex-MPA, Mr. Javed Qureshi, Ex-Chief Secretary and Mr. Umair Ali Reporter of Daily Jang 97

-On sad demises of mothers of Mrs. Sultana Shaheen, MPA, Mr. Arif Mehmood Gill, MPA and Gohar Ali, Journalist 14

E

EHSAN RIAZ FATYANA, MR.

questions REGARDING-

-Details about MLCs issued by hospitals of Faisalabad *(Question No. 1569*)* 302

-Number of BHUs in PP-58, Faisalabad and other details *(Question No. 1403*)* 293

QUORUM-

-Indication of quorum of the House during session held on 19th May, 2014 166

EXCISE & TAXATION DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Details about computerized number plates of motor vehicles in Gujranwala *(Question No. 3692*)* 68

-Details about equipment held against employees of Excise & Taxation Department Gujranwala *(Question No. 2762*)* 52

-Details about imposing sales tax on hotels and restaurants of the Punjab *(Question No. 1888*)* 31

-Details about licenses for sale of spirit in district Toba Tek Singh *(Question No. 3714*)* 71

-Details about office of property tax in Bhabra Gulberg, Lahore *(Question No. 3453*)* 66

-Details about offices for receiving of registration fee of motor vehicles in district Lahore *(Question No. 2718*)* 61

-Details about offices of Excise & Taxation Department established in Gulberg, Aziz Bhatti Town and Nishat Town Lahore *(Question No. 3454*)* 67

-Details about powers of Excise & Taxation Department *(Question No. 3693*)* 70

-Details about property tax imposed in Lahore *(Question No. 1886*)* 27

-Details about provision and sale of wine by hotels of district Faisalabad *(Question No. 2728*)* 62

PAGE NO.

-Details about receipt of property tax from district Sheikhupura *(Question No. 1204*)* 17
-Details about survey of property tax in district Mianwali *(Question No. 3443*)* 66
-Details about token tax and registration of motor vehicles in district Layyah *(Question No. 3809*)* 73
-Details about Token Tax and registration of motor vehicles in district Rahim Yar Khan *(Question No. 3808*)* 72
-Improvement of recovery system of property tax in district Sheikhupura and other details *(Question No. 1205*)* 20
-Matter about recovery of one hundred and fifty million rupees under the head of property tax from Rawalpindi *(Question No. 836*)* 57
-Number of 'A' Category five marla houses in Lahore and other details *(Question No. 1668*)* 25
-Number of employees in Excise & Taxation Department Gujranwala *(Question No. 2761*)* 50
-Number of employees in Excise & Taxation Department in district Chakwal and other details *(Question No. 837*)* 57
-Number of employees of Excise & Taxation Department in district Gujranwala and other details *(Question No. 2760*)* 64
-Number of hotels in Sahiwal division and other details *(Question No. 2737*)* 63
-Number of permit holders of wine in district Lahore and other details *(Question No. 2403*)* 59
-Provision of wine to hotels of district Lahore and other details *(Question No. 2734*)* 40
-Provision of wine to hotels of district Multan and other details *(Question No. 2736*)* 45
-Provision of wine to hotels of district Rawalpindi and other details *(Question No. 2729*)* 33
-Recovery of property tax from Gujranwala and other details *(Question No. 1437*)* 58
-Survey of property tax in Lahore and other details *(Question No. 2404*)* 60

f

FAIZA AHMED MALIK, MRS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Disappointment amongst poor patients due to non-payment of Zakat Fund to Government Hospitals 327

Condolence ***(PRAY FOR FORGIVENESS)-***
-On sad demises of mother of Mr. Nazar Hussain Gondal Parliamentary

PAGE NO.

Secretary, father of Mr. Sheharyar Riaz MPA, Ms. Tallat Yaqoob Ex-MPA,
Mr. Javed Qureshi, Ex-Chief Secretary and Mr. Umair Ali, Reporter of Daily Jang 97
-On sad demises of mothers of Mrs. Sultana Shaheen, MPA, Mr. Arif Mehmood Gill, MPA and Gohar Ali, Journalist 14

249

questionS REGARDING- 420
-Details about establishment of new emergency unit in Institute of Cardiology Multan *(Question No. 1361*)* 254
-Length of sewerage drain Chungi No. 4 Multan, and other details *(Question No. 1116*)* 393
-Number of CT Scan machines in Nashter Hospital Multan and other details *(Question No. 1362*)* 40
-Project of River View Park Lahore and other details *(Question No. 1097*)*
-Provision of wine to hotels of district Lahore and other details *(Question No. 2734*)*

FAIZAN KHALID VIRK, MR.

questions REGARDING-
-Details about receipt of property tax from district Sheikhupura *(Question No. 1204*)* 17
-Details about sewerage projects of Sheikhupura *(Question No. 396*)* 377
-Details about water supply projects of Sheikhupura *(Question No. 395*)* 369
-Improvement of recovery system of property tax in district Sheikhupura and other details *(Question No. 1205*)* 20
-Number of vocational institutions in Sheikhupura and other details *(Question No. 1202*)* 104

FARZANA NAZIR, DR.

question REGARDING-
-Number of students in school of Physiotherepy, Mayo Hospital, Lahore and other details *(Question No. 1686*)* 311

h

HEALTH DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Construction of Civil Hospital Dinga district Gujrat and other 300

PAGE NO.

details *(Question No. 1539*)*
-Details about action taken against quacks and Hakeems in the province *(Question No. 1692*)* 313
-Details about ambulances purchased for hospitals of Lahore *(Question No. 1575*)* 303
-Details about BHUs and RHCs of tehsil Chobara, district Layyah *(Question No. 1641*)* 309
-Details about challanes of medical stores in district Jhelum *(Question No. 1298*)* 273
-Details about establishment of new emergency unit in Institute of Cardiology Multan *(Question No. 1361*)* 249
-Details about extension in Gynae ward and provision of other facilities in Holy Family Hospital Rawalpindi *(Question No. 1259*)* 270
-Details about Health Centre Chak Faizabad district Okara *(Question No. 1480*)* 296
-Details about machinery for medical tests in Holy Family Hospital Rawalpindi *(Question No. 1258*)* 268
-Details about medical machinery and free medicines in THQ Hospital Chunian, Okara *(Question No. 1588*)* 307
-Details about MLCs issued by hospitals of Faisalabad *(Question No. 1569*)* 302
-Details about officers and officials of Health Department posted in Civil Secretariat Lahore since long *(Question No. 1460*)* 287
-Details about officers and officials of Health Department working in Civil Secretariat Lahore for more than ten years *(Question No. 1466*)* 295
-Details about provision of facilities to Government Servants in Diabetic Centre Services Hospital Lahore *(Question No. 1645*)* 311
-Details about recruitments in Institute of Public Health Lahore *(Question No. 1504*)* 298
-Details about short training courses by College of Physicians and Surgeons Lahore *(Question No. 1576*)* 304
-Details about steps taken for control over deaths of babies under one year *(Question No. 113*)* 259
-Details about use of motor vehicles in Institute of Transfer of Blood Lahore *(Question No. 1415*)* 281
-Establishment of Punjab Dental Hospital Lahore and other details *(Question No. 1526*)* 299
-Establishment of THQ Hospital Chunian district Kasur and other details *(Question No. 1587*)* 305
-Funds allocated for provision of free medicines in hospitals of Lahore and other details *(Question No. 868*)* 291
-Incidents of torture on Lady Health Workers in the province and other details *(Question No. 1699*)* 314
-Number of BHUs in PP-58, Faisalabad and other details *(Question No. 1403*)* 293

PAGE NO.

-Number of CT Scan machines in Nashter Hospital Multan and other details *(Question No. 1362*)* 254
-Number of doctors working in Institute of Transfer of Blood Lahore and other details *(Question No. 1409*)* 294
-Number of Drug Inspectors in district Faisalabad and other details *(Question No. 1372*)* 277
-Number of employees in Allied School of Health Sciences Lahore and other details *(Question No. 1038*)* 245
-Number of Government hospitals in district Jhelum and other details *(Question No. 1228*)* 261
-Number of health workers in the Punjab and other details (*Question No. 1592**) 308
-Number of lady doctors and staff nurses in DHQ Hospital Gujranwala and other details *(Question No. 1438*)* 285
-Number of RHCs and BHUs in PP-57, Faisalabad and other details *(Question No. 1711*)* 315
-Number of students in school of Physiotherepy, Mayo Hospital, Lahore and other details *(Question No. 1686*)* 311
-Number of unregistered private laboratories in Haveli Lakha, Okara *(Question No. 1562*)* 301
-Provision of facilities to patients in THQ Hospital Kot Addu, district Muzaffargarh and other details *(Question No. 1743*)* 316
-Repair of MRI machines in hospitals of Lahore *(Question No. 869*)* 292

HINA PERVAIZ BUTT, MISS.

questions REGARDING-

-Details about complaint of residents of Fatehgarh Lahore regarding blockage of sewerage *(Question No. 1647*)* 427
-Details about imposing sales tax on hotels and restaurants of the Punjab *(Question No. 1888*)* 31
-Details about incident of setting fire at LDA Plaza Lahore in 2013 *(Question No. 1241*)* 421
-Details about property tax imposed in Lahore *(Question No. 1886*)* 27
-Details about steps taken for education of children confined with women in prisons *(Question No. 860*)* 204
-Details about steps taken for women education in prisons of the Punjab *(Question No. 861*)* 182
-Funds allocated for provision of free medicines in hospitals of Lahore and other details *(Question No. 868*)* 291
-Repair of MRI machines in hospitals of Lahore *(Question No. 869*)* 292

HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT-

questions REGARDING-

PAGE NO.

-Details about complaint of residents of Fatehgarh Lahore regarding blockage of sewerage *(Question No. 1647*)* 427
-Details about damage of sewerage system of PP-148, Lahore *(Question No. 1861*)* 431
-Details about development projects of PHA Lahore *(Question No. 1393*)* 424
-Details about establishment of housing scheme in Daska city, Sialkot *(Question No. 1441*)* 424
-Details about incident of setting fire at LDA Plaza Lahore in 2013 *(Question No. 1241*)* 421
-Details about fixing grilles at manholes in Pakpattan city *(Question No. 1367*)* 422
-Details about laying sewerage line in PP-144, Lahore *(Question No. 408*)* 380
-Details about laying sewerage system in Chobara City, district Layyah *(Question No. 1643*)* 425
-Details about provision of facilities of sewerage and water supply in district Kasur *(Question No. 492*)* 383
-Details about provision of facilities of sewerage in district Multan *(Question No. 529*)* 417
-Details about roads repaired after sewerage work in district Sahiwal *(Question No. 1819*)* 430
423
-Details about setting fire at LDA Plaza Lahore *(Question No. 1392*)* 377
-Details about sewerage projects of Sheikhupura *(Question No. 396*)*
-Details about under construction houses in Ashiana Housing Scheme Lahore *(Question No. 493*)* 386
-Details about unhygienic subsoil water in PP-229, Pakpattan *(Question No. 1364*)* 414
-Details about water supply projects of Sheikhupura *(Question No. 395*)* 369
-Details about water supply tube wells in Rawalpindi and expenditures incurred thereupon *(Question No. 1289*)* 406
-Funds allocated for sewerage and water supply in PP-195, Multan *(Question No. 530*)* 418
-Funds allocated for sewerage schemes in Rawalpindi and other details *(Question No. 1288*)* 403
-Funds incurred upon sewerage system in PP-151, Lahore and other details *(Question No. 1310*)* 411
-Justifications for stoppage of sewerage work in Chowk Azam district Layyah *(Question No. 1644*)* 426
-Length of sewerage drain Chungi No. 4 Multan, and other details *(Question No. 1116*)* 420
-Matter about repair of sewerage system in Gujranwala *(Question No. 1757*)* 429
-Number of applications regarding mixing sewerage water into

PAGE

NO.

drinking water in Lahore and details about redressal thereof *(Question No. 607*)* 419

-Number of employees of Housing, Urban Development & Public Health Engineering Department in district Mianwali *(Question No. 1780*)* 429

-Number of water supply tube wells in Multan and other details *(Question No. 531*)* 418

-Project of River View Park Lahore and other details *(Question No. 1097*)* 393

-Provision of clean water to villages of PP-87, Toba Tek Singh *(Question No. 805*)* 389

-Provision of funds to Public Health Department district Multan and other details *(Question No. 528*)* 416

I

IMRAN NAZIR, KHAWAJA *(Parliamentary Secretary for Health)*

Answers to the questions REGARDING-

-Details about challanes of medical stores in district Jhelum *(Question No. 1298*)* 273

-Details about establishment of new emergency unit in Institute of Cardiology Multan *(Question No. 1361*)* 250

-Details about extension in Gynae ward and provision of other facilities in Holy Family Hospital Rawalpindi *(Question No. 1259*)* 271

-Details about officers and officials of Health Department posted in Civil Secretariat Lahore since long *(Question No. 1460*)* 288

-Details about machinery for medical tests in Holy Family Hospital Rawalpindi *(Question No. 1258*)* 268

-Details about steps taken for control over deaths of babies under one year *(Question No. 113*)* 259

-Details about use of motor vehicles in Institute of Transfer of Blood Lahore *(Question No. 1415*)* 282

-Number of CT Scan machines in Nashter Hospital Multan and other details *(Question No. 1362*)* 255

-Number of Drug Inspectors in district Faisalabad and other details *(Question No. 1372*)* 277

-Number of employees in Allied School of Health Sciences Lahore and other details *(Question No. 1038*)* 245

-Number of Government hospitals in district Jhelum and other details *(Question No. 1228*)* 261

-Number of lady doctors and staff nurses in DHQ Hospital Gujranwala and other details *(Question No. 1438*)* 285

PAGE NO.

INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Details about allotment of plots in Small Industrial Estate Silakot *(Question No. 3187*)* 145
-Details about closures of Parras Taxtile Mill Bahawalpur *(Question No. 2003*)* 138
-Details about deaths of workers due to blast of boiler in Dawood Textile Mills Faisalabad *(Question No. 3944*)* 152
-Details about establishment of Small Industrial Estate in Toba Tek Singh *(Question No. 3716*)* 149
-Details about establishment of technical college in Toba Tek Singh *(Question No. 3739*)* 150
-Details about export of Basmati rice from the Punjab *(Question No. 3501*)* 146
-Details about incentives given for establishment of industries in Industrial Estates of the province *(Question No. 1942*)* 122
-Details about Industrial Estate in Rawat *(Question No. 3917*)* 151
-Details about Industrial Estates in the province *(Question No. 1944*)* 127
-Details about industries established in 2013 in district Lahore *(Question No. 3311*)* 146
-Details about Leather Institute Gujranwala *(Question No. 3703*)* 147
-Details about recruitments in vocational institutions of TEVTA district Rawalpindi *(Question No. 1486*)* 117

-Details about steps taken for control over blast of boilers in factories of the province *(Question No. 2961*)* 144
-Details about vacant posts of lecturers in Government Technical Training Centre Chak Dolatpur, Jhelum *(Question No. 1299*)* 134
-Details of worst condition of Punjab Small Industries Estate Faisalabad *(Question No. 2655*)* 141
-Establishment of Consumer Protection Council and other details *(Question No. 2792*)* 143
-Number of technical institutions in district Gujrat and other details *(Question No. 2221*)* 140
-Number of vocational institutions in Sheikhupura and other details *(Question No. 1202*)* 104
-Offices of Industries Department in district Gujrat and other details *(Question No. 2220*)* 138
-Procedure for establishment of technical institutes in the Punjab and other details *(Question No. 2002*)* 136
-Provison and utilization of budget to vocational institutions in district Rawalpindi *(Question No. 1485*)* 112
-Rules and regulations for appointment of Chairman and Secretary 119

PAGE NO.

TEVTA *(Question No. 1681*)*

INFORMATION & CULTURE DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Details about office of Information Department in Toba Tek Singh *(Question No. 3939*)* 209

-Details about paintings displayed in Lahore Museum *(Question No. 1356*)* 179

-Number of employees of Culture Department in district Lahore *(Question No. 2318*)* 205

-Obscene dances in stage dramas in the province and other details *(Question No. 3001*)* 184

-Provision of budget to Information and Culture Department district Vehari and other details *(Question No. 742*)* 177

J

JAFAR ALI HOCHA, MR.

question REGARDING-

-Number of RHCs and BHUs in PP-57, Faisalabad and other details *(Question No. 1711*)* 315

JAVED AKHTAR, MR.

questions REGARDING-

-Funds allocated for sewerage and water supply in PP-195, Multan *(Question No. 530*)* 418

-Number of unregistered private laboratories in Haveli Lakha, Okara *(Question No. 1562*)* 301

-Number of water supply tube wells in Multan and other details *(Question No. 531*)* 418

PAGE NO.

K

Khalil Tahir Sindhu, mr. ***(MINISTER FOR HUMAN RIGHTS & MINORITIES AFFAIRS ADDITIONAL CHARGE HEALTH)***

ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-

-Activities for giving precious land of Punjab University to Daewoo Bus Service and United Bank of Pakistan 167
-Breaking out fatal diseases like Hepatitis due to wastage of distillery of Colony Sugar Mills tehsil Phalia 321
-Charging of excessive fare in the public transport running in Lahore 329
-Corruption in TMA Darya Khan 229
-Disclosure of payment of more rupees two hundred million for the land purchased for UET Taxila 220
-Heavy loss to Government exchequer in the name of work charge employees in Irrigation Department 233
-Illegal transfer of precious land adjacent to Airport Lahore 327
-Increase in problems of tourists due to parking of irrelevant vehicles around Badshahi Mosque and Lahore Fort 231
-Non-availability of Audiologists in hospitals of the Punjab 320
-Openly sale of sick animals' meat in Tollinton Market Lahore 319
-Problems faced by farmers due to late starting of crushing season 224
-Problems faced by passengers due to worst conditions of Narowal-Muridke Road 322
-Problems faced by patients due to out of order Anti Fire X-Ray machines in hospitals of Lahore 232
-Recruitment of favourite persons by Vice-Chancellor University of Education 227
-Sale of substandard imported seeds with the connivance of staff of Punjab Seed Corporation 324

point of order REGARDING-

-Demand for provision of same facilities to non-Muslim students of institutions working under Punjab Vocational Council as provided to Muslim students 219

KHADIJA UMAR, MRS.

-Oath of office 13

L

LEADER OF THE OPPOSITION

-See under Mehmood-ur-Rasheed, Mian

LUBNA REHAN, MRS.

PAGE NO.

questions REGARDING- 270
-Details about extension in Gynae ward and provision of other facilities in Holy Family Hospital Rawalpindi *(Question No. 1259*)* 268
-Details about machinery for medical tests in Holy Family Hospital Rawalpindi *(Question No. 1258*)* 117
-Details about recruitments in vocational institutions of TEVTA district Rawalpindi *(Question No. 1486*)* 406
-Details about water supply tube wells in Rawalpindi and expenditures incurred thereupon *(Question No. 1289*)* 403
-Funds allocated for sewerage schemes in Rawalpindi and other details *(Question No. 1288*)* 112
-Provison and utilization of budget to vocational institutions in district Rawalpindi *(Question No. 1485*)*

M

MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN *(Leader of the Opposition)*

Call attention Notice REGARDING- 156
-Details about murder after rape of 3 years old girl in Rahim Yar Khan
MOTION regarding- 77
-Suspension of rules for presentation of a resolution

question REGARDING- 411
-Funds incurred upon sewerage system in PP-151, Lahore and other details *(Question No. 1310*)*

Resolution REGARDING- 78
-Demand for taking action against persons committing violation of sacredness of heritage of Islam and Ahle Bait at GEO TV Channel

MINISTER FOR FINANCE ADDITIONAL CHARGE OF EXCISE & TAXATION
-See under Mujtuba Shuja-ur-Rehman, Mian

MINISTER FOR HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING ADDITIONAL CHARGE OF C &W
-See under Tanveer Aslam Malik, Mr.

Minister for Human Rights & Minorities Affairs Additional Charge Health
-See under Khalil Tahir Sindhu, Mr.

MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT
-See under Muhammad Shafique, Ch.

PAGE NO.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT ADDITIONAL CHARGE OF LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS
-See under Sana Ullah Khan, Rana
MINISTER FOR PRISONS
-See under Abdul Waheed Chaudhry, Mr.
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 77, 81, 164
MUHAMMAD AFZAL, DR.

questionS REGARDING-
-Details about incentives given for establishment of industries in Industrial Estates of the province *(Question No. 1942*)* 122

-Details about provision of facilities to Government Servants in Diabetic Centre Services Hospital Lahore *(Question No. 1645*)* 311
MUHAMMAD AKRAM, CHODHARY

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-Khawaja Fareed University of Engineering and Information Technology, Rahim Yar Khan Bill, 2014 (Bill No. 17 of 2014) 433
-Muhammad Nawaz Sharif University of Engineering and Technology, Multan Bill, 2014 (Bill No.10 of 2014) 75
MUHAMMAD ANEES QURESHI, MR.

question REGARDING-
-Details about export of Basmati rice from the Punjab *(Question No. 3501*)* 146
MUHAMMAD ARSHAD, RANA *(Parliamentary Seceretary for Information & Culture)*

Answers to the questions REGARDING- 180
-Details about paintings displayed in Lahore Museum *(Question No. 1356*)* 184
-Obscene dances in stage dramas in the province and other details *(Question No. 3001*)* 178
-Provision of budget to Information and Culture Department district Vehari and other details *(Question No. 742*)*
MUHAMMAD ASIF BAJWA, ADVOCATE, MR.

questions REGARDING-
-Details about allotment of plots in Small Industrial Estate Silakot *(Question No. 3187*)* 145
-Details about establishment of housing scheme in Daska city, 424

PAGE NO.

Sialkot *(Question No. 1441*)*

MUHAMMAD ASIF NAKAI, SARDAR

QUESTIONS regarding-

-Capacity for prisoners in District Jail Kasur and other details *(Question No. 1941*)* 195

-Details about action taken against quacks and Hakeems in the province *(Question No. 1692*)* 313

-Details about Industrial Estates in the province *(Question No. 1944*)* 127

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN

Condolence ***(PRAY FOR FORGIVENESS)-***

-On sad demises of mother of Mr. Nazar Hussain Gondal Parliamentary Secretary, father of Mr. Sheharyar Riaz MPA, Ms. Tallat Yaqoob Ex-MPA, Mr. Javed Qureshi, Ex-Chief Secretary and Mr. Umair Ali, Reporter of Daily Jang 97

question REGARDING- 431

-Details about damage of sewerage system of PP-148, Lahore *(Question No. 1861*)*

MUHAMMAD AYUB KHAN, SARDAR, LT COL (RETD)

Condolence ***(PRAY FOR FORGIVENESS)-***

-On sad demises of mothers of Mrs. Sultana Shaheen, MPA, Mr. Arif Mehmood Gill, MPA and Gohar Ali, Journalist 14

questionS REGARDING- 143

-Establishment of Consumer Protection Council and other details *(Question No. 2792*)* 389

-Provision of clean water to villages of PP-87, Toba Tek Singh *(Question No. 805*)*

MUHAMMAD SAQIB KHURSHID, MR.

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 76

-The Punjab Public Private Partnership Bill, 2014 (Bill No.5 of 2014)

MUHAMMAD SHAFIQUE, CH. *(Minister for Industries, Commerce & Investment)*

Answers to the questions REGARDING-

-Details about allotment of plots in Small Industrial Estate Silakot *(Question No. 3187*)* 145

-Details about closures of Parras Taxtile Mill Bahawalpur *(Question No. 2003*)* 138

PAGE NO.

-Details about deaths of workers due to blast of boiler in Dawood Textile Mills Faisalabad *(Question No. 3944*)* 152
-Details about establishment of Small Industrial Estate in Toba Tek Singh *(Question No. 3716*)* 150
-Details about establishment of technical college in Toba Tek Singh *(Question No. 3739*)* 151
-Details about export of Basmati rice from the Punjab *(Question No. 3501*)* 147
-Details about incentives given for establishment of industries in 123
Industrial Estates of the province *(Question No. 1942*)* 151
-Details about Industrial Estate in Rawat *(Question No. 3917*)* 127
-Details about Industrial Estates in the province *(Question No. 1944*)*
-Details about industries established in 2013 in district Lahore 146
(Question No. 3311)* 148
-Details about Leather Institute Gujranwala *(Question No. 3703*)*
-Details about recruitments in vocational institutions of TEVTA district Rawalpindi *(Question No. 1486*)* 118
-Details about steps taken for control over blast of boilers in factories of the province *(Question No. 2961*)* 144
-Details about vacant posts of lecturers in Government Technical Training Centre Chak Dolatpur, Jhelum *(Question No. 1299*)* 134
-Details of worst condition of Punjab Small Industries Estate Faisalabad *(Question No. 2655*)* 142
-Establishment of Consumer Protection Council and other details *(Question No. 2792*)* 143
-Number of technical institutions in district Gujrat and other details *(Question No. 2221*)* 140
-Number of vocational institutions in Sheikhupura and other details *(Question No. 1202*)* 104
-Offices of Industries Department in district Gujrat and other details *(Question No. 2220*)* 139
-Procedure for establishment of technical institutes in the Punjab and other details *(Question No. 2002*)* 136
-Provison and utilization of budget to vocational institutions in district Rawalpindi *(Question No. 1485*)* 112
-Rules and regulations for appointment of Chairman and Secretary TEVTA *(Question No. 1681*)* 119

MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF, MIAN *(Chief Minister of the Punjab)*

Answers to the questions REGARDING-

-Construction of Civil Hospital Dinga district Gujrat and other details *(Question No. 1539*)* 300
-Details about action taken against quacks and Hakeems in the 314

PAGE NO.

province *(Question No. 1692*)* 303
-Details about ambulances purchased for hospitals of Lahore *(Question No. 1575*)* 310
-Details about BHUs and RHCs of tehsil Chobara, district Layyah *(Question No. 1641*)* 297
-Details about Health Centre Chak Faizabad district Okara *(Question No. 1480*)* 307
-Details about medical machinery and free medicines in THQ Hospital Chunian, Okara *(Question No. 1588*)* 302
-Details about MLCs issued by hospitals of Faisalabad *(Question No. 1569*)* 209
-Details about office of Information Department in Toba Tek Singh *(Question No. 3939*)* 296
-Details about officers and officials of Health Department working in Civil Secretariat Lahore for more than ten years *(Question No. 1466*)* 311
-Details about provision of facilities to Government Servants in Diabetic Centre Services Hospital Lahore *(Question No. 1645*)* 298
-Details about recruitments in Institute of Public Health Lahore *(Question No. 1504*)* 304
-Details about short training courses by College of Physicians and Surgeons Lahore *(Question No. 1576*)* 299
-Establishment of Punjab Dental Hospital Lahore and other details *(Question No. 1526*)* 305
-Establishment of THQ Hospital Chunian district Kasur and other details *(Question No. 1587*)* 291
-Funds allocated for provision of free medicines in hospitals of Lahore and other details *(Question No. 868*)* 314
-Incidents of torture on Lady Health Workers in the province and other details *(Question No. 1699*)* 294
-Number of BHUs in PP-58, Faisalabad and other details *(Question No. 1403*)* 294
-Number of doctors working in Institute of Transfer of Blood Lahore and other details *(Question No. 1409*)* 205
-Number of employees of Culture Department in district Lahore *(Question No. 2318*)* 308
-Number of health workers in the Punjab and other details (*Question No. 1592*)* 315
-Number of RHCs and BHUs in PP-57, Faisalabad and other details *(Question No. 1711*)* 312
-Number of students in school of Physiotherepy, Mayo Hospital, Lahore and other details *(Question No. 1686*)* 301
-Number of unregistered private laboratories in Haveli Lakha, Okara *(Question No. 1562*)* 316
-Provision of facilities to patients in THQ Hospital Kot Addu, district 292

PAGE NO.

Muzaffargarh and other details *(Question No. 1743*)*
-Repair of MRI machines in hospitals of Lahore *(Question No. 869*)*

MUHAMMAD YOUSAF KASELYIA, CHAUDHARY
QUESTION regarding-
-Number of doctors in hospitals of Camp Jail Lahore *(Question No. 2277*)* 210

MUJTUBA SHUJA-UR-REHMAN, MIAN *(Minister for Finance Additional Charge of Excise & Taxation)*

Answers to the questions REGARDING-
-Details about computerized number plates of motor vehicles in Gujranwala *(Question No. 3692*)* 69
-Details about equipment held against employees of Excise & Taxation Department Gujranwala *(Question No. 2762*)* 53
-Details about imposing sales tax on hotels and restaurants of the Punjab *(Question No. 1888*)* 31
-Details about licenses for sale of spirit in district Toba Tek Singh *(Question No. 3714*)* 71
-Details about office of property tax in Bhabra Gulberg, Lahore *(Question No. 3453*)* 67
-Details about offices for receiving of registration fee of motor vehicles in district Lahore *(Question No. 2718*)* 61
-Details about offices of Excise & Taxation Department established in Gulberg, Aziz Bhatti Town and Nishat Town Lahore *(Question No. 3454*)* 68
-Details about powers of Excise & Taxation Department *(Question No. 3693*)* 70
-Details about property tax imposed in Lahore *(Question No. 1886*)* 27
-Details about provision and sale of wine by hotels of district Faisalabad *(Question No. 2728*)* 62
-Details about receipt of property tax from district Sheikhupura *(Question No. 1204*)* 18
-Details about survey of property tax in district Mianwali *(Question No. 3443*)* 66
-Details about token tax and registration of motor vehicles in district Layyah *(Question No. 3809*)* 73
-Details about Token Tax and registration of motor vehicles in district Rahim Yar Khan *(Question No. 3808*)* 72
-Improvement of recovery system of property tax in district Sheikhupura and other details *(Question No. 1205*)* 21
-Matter about recovery of one hundred and fifty million rupees under the head of property tax from Rawalpindi *(Question No. 836*)* 57
-Number of 'A' Category five marla houses in Lahore and other details *(Question No. 1668*)* 25

PAGE NO.

-Number of employees in Excise & Taxation Department Gujranwala *(Question No. 2761*)* 50
-Number of employees in Excise & Taxation Department in district Chakwal and other details *(Question No. 837*)* 58
-Number of employees of Excise & Taxation Department in district Gujranwala and other details *(Question No. 2760*)* 65
-Number of hotels in Sahiwal division and other details *(Question No. 2737*)* 64
-Number of permit holders of wine in district Lahore and other details *(Question No. 2403*)* 60
-Provision of wine to hotels of district Lahore and other details *(Question No. 2734*)* 41
-Provision of wine to hotels of district Multan and other details *(Question No. 2736*)* 46
-Provision of wine to hotels of district Rawalpindi and other details *(Question No. 2729*)* 34
-Recovery of property tax from Gujranwala and other details *(Question No. 1437*)* 59
61
-Survey of property tax in Lahore and other details *(Question No. 2404*)*

MURAD RAAS, DR.

point of order REGARDING-

216

-DEMAND FOR MAKING WALTON AIRPORT LAHORE A NATIONAL HERITAGE INSTEAD OF COMMERCIALIZING IT

64

question REGARDING-

-Number of employees of Excise & Taxation Department in district Gujranwala and other details *(Question No. 2760*)*

PAGE

NO.

N

Naat-e-Rasool-e-MaqbooL (saw) Presented in the House in sessions held on-

-16th May, 2014 12
-19th May, 2014 96
-20th May, 2014 176
-21st May, 2014 243
-22nd May, 2014 367

NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.

questions REGARDING-

-Details about roads repaired after sewerage work in district Sahiwal *(Question No. 1819*)* 430
-Number of hotels in Sahiwal division and other details *(Question No. 2737*)* 63
-Number of prisons in Sahiwal and other details *(Question No. 2723*)*
-Provision of wine to hotels of district Multan and other details *(Question No. 2736*)* **211**

45

NADIA AZIZ, DR.

privilege motion REGARDING-

-Insulting behaviour of Pro-Vice Chancellor University of Sargodha with MPA 215

NAHEED NAEEM, MRS.

questionS REGARDING-

-Number of lady doctors and staff nurses in DHQ Hospital Gujranwala and other details *(Question No. 1438*)*
-Recovery of property tax from Gujranwala and other details *(Question No. 1437*)*

285

58

NASEER AHMAD, MIAN.

PAGE

NO.

question REGARDING-

-Details about steps taken for control over deaths of babies under one year *(Question No. 113*)*

259

NAUSHEEN HAMID, DR.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Delay in constitution of Zakat Committees in the Punjab due to political interference 441

Call attention Notice REGARDING- 434

-Details about robbery of Rs.20 lac in Baghbanpura, Lahore

188

questions REGARDING-

303

-Area of Kot Lakhpat Jail Lahore and other details *(Question No. 1870*)*

-Details about ambulances purchased for hospitals of Lahore 424

(Question No. 1575)* 423

-Details about development projects of PHA Lahore *(Question No. 1393*)*

304

-Details about setting fire at LDA Plaza Lahore *(Question No. 1392*)*

-Details about short training courses by College of Physicians and Surgeons Lahore *(Question No. 1576*)* 192

-Funds allocated for diet of prisoners in Kot Lakhpat Jail Lahore 25

AND OTHER DETAILS *(QUESTION NO. 1921*)* 119

-NUMBER OF 'A' CATEGORY FIVE MARLA HOUSES IN LAHORE AND OTHER DETAILS *(QUESTION NO. 1668*)*

-Rules and regulations for appointment of Chairman and Secretary TEVTA *(Question No. 1681*)*

NIGHAT SHEIKH, MS.

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Failure of Environment Protection Department in taking action against factories and vehicles spreading pollution

-Illegal transfer of precious land adjacent to Airport Lahore 442

326

questionS REGARDING-

-Details about construction of new prisons in the province *(Question No. 2530*)* 200

-Details about industries established in 2013 in district Lahore *(Question No. 3311*)* 146

-Details about offices for receiving of registration fee of motor

PAGE NO.

vehicles in district Lahore *(Question No. 2718*)* 61
-Details about recruitments in Institute of Public Health Lahore *(Question No. 1504*)* 298
-Establishment of Punjab Dental Hospital Lahore and other details *(Question No. 1526*)* 299
-Number of employees of Culture Department in district Lahore *(Question No. 2318*)* 205

NOTIFICATION of-
-Acting Speaker
-Summoning of 8th session of 16th Assembly of the Punjab commenced on 16th May, 2014 **91**

1

O

OATH OF OFFICE by-
-Khadija Umar, Mrs.

13

OFFICERS-
-Of the House

9

ORDINANCES *(Laid in the House as a Bill)*-

-MANAGEMENT AND TRANSFER OF PROPERTIES BY DEVELOPMENT AUTHORITIES ORDINANCE 88
88
-The Bab-e-Pakistan Foundation Ordinance 2014 89
-The Punjab Free and Compulsory Education Ordinance 2014

PAGE NO.

P

Panel of Chairmen-

-Announcement regarding Panel of Chairmen for 8th session of 16th Assembly of the Punjab commenced on 16th May, 2014 13

Parliamentary Secretaries- 7

-OF THE PUNJAB

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HEALTH

-See under Imran Nazir, Khawaja

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR INFORMATION & CULTURE

-SEE UNDER MUHAMMAD ARSHAD, RANA

pointS of order REGARDING-

-DEMAND FOR MAKING WALTON AIRPORT LAHORE A NATIONAL HERITAGE INSTEAD OF COMMERCIALIZING IT 216

-DEMAND FOR PAYMENT AGAINST POST DATED CHEQUES GIVEN TO FARMERS BY SUGAR MILLS OWNERS 86

-Demand for provision of IT teacher for Degree College Talianwala Jhelum 154

-Demand for provision of same facilities to non-Muslim students of institutions working under Punjab Vocational Council as provided to Muslim students 218

-Demand for starting Assembly Session in time 98

-Problems faced by MPAs to enter Assembly building due to everyday protest in front of the Assembly Building 368

PRISONS DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Area of Kot Lakhpat Jail Lahore and other details *(Question No. 1870*)* 188

-Capacity for prisoners in District Jail Kasur and other details *(Question No. 1941*)* 195

-Details about construction of District Jail in Nankana Sahib *(Question No. 3150*)* 212

200

PAGE NO.

-Details about construction of new prisons in the province *(Question No. 2530*)* 204
-Details about steps taken for education of children confined with women in prisons *(Question No. 860*)* 182
-Details about steps taken for women education in prisons of the Punjab *(Question No. 861*)* 213
-Details about women confined in Central Jail Gujranwala *(Question No. 3368*)* 192
-Funds allocated for diet of prisoners in Kot Lakhpat Jail Lahore and other details *(Question No. 1921*)* 210
-Number of doctors in hospitals of Camp Jail Lahore *(Question No. 2277*)* 208
-Number of prisoners confined in Adyala Jail Rawalpindi due to non-payment of "Deeyat" and other details *(Question No. 1248*)* 211
-Number of prisons in Sahiwal and other details *(Question No. 2723*)* 206
-Number of women and children confined in jails of Lahore *(Question No. 1152*)* 207

-PROVISION OF FACILITIES TO WOMEN AND CHILDREN CONFINED IN JAILS OF THE PROVINCE *(QUESTION NO. 1153*)*

privilege motions REGARDING- 161
-Insulting and baseless blames upon MPA by Dr. Safdar Mehmood, Columnist 215
-Insulting behaviour of Pro-Vice Chancellor University of Sargodha with MPA 84, 160
-Use of improper words by DEO Education (Multan) against MPA

Q

QAISAR ABBAS KHAN MAGASSI, SARDAR

questions REGARDING-
-Details about BHUs and RHCs of tehsil Chobara, district Layyah *(Question No. 1641*)* 309
-Details about laying sewerage system in Chobara City, district Layyah *(Question No. 1643*)* 425
-Justifications for stoppage of sewerage work in Chowk Azam district Layyah *(Question No. 1644*)* 426

PAGE NO.

questions REGARDING-

EXCISE & TAXATION DEPARTMENT-

-Details about computerized number plates of motor vehicles in Gujranwala *(Question No. 3692*)* 68
-Details about equipment held against employees of Excise & Taxation Department Gujranwala *(Question No. 2762*)* 52
-Details about imposing sales tax on hotels and restaurants of the Punjab *(Question No. 1888*)* 31
-Details about licenses for sale of spirit in district Toba Tek Singh *(Question No. 3714*)* 71
-Details about office of property tax in Bhabra Gulberg, Lahore *(Question No. 3453*)* 66
-Details about offices for receiving of registration fee of motor vehicles in district Lahore *(Question No. 2718*)* 61
-Details about offices of Excise & Taxation Department established in Gulberg, Aziz Bhatti Town and Nishat Town Lahore *(Question No. 3454*)* 67
-Details about powers of Excise & Taxation Department *(Question No. 3693*)* 70
27
-Details about property tax imposed in Lahore *(Question No. 1886*)*
-Details about provision and sale of wine by hotels of district Faisalabad *(Question No. 2728*)* 62
-Details about receipt of property tax from district Sheikhupura *(Question No. 1204*)* 17
-Details about survey of property tax in district Mianwali *(Question No. 3443*)* 66
-Details about token tax and registration of motor vehicles in district Layyah *(Question No. 3809*)* 73
-Details about Token Tax and registration of motor vehicles in district Rahim Yar Khan *(Question No. 3808*)* 72
-Improvement of recovery system of property tax in district Sheikhupura and other details *(Question No. 1205*)* 20
-Matter about recovery of one hundred and fifty million rupees under the head of property tax from Rawalpindi *(Question No. 836*)* 57

-Number of 'A' Category five marla houses in Lahore and other details *(Question No. 1668*)* 25
-Number of employees in Excise & Taxation Department Gujranwala *(Question No. 2761*)* 50
-Number of employees in Excise & Taxation Department in district Chakwal and other details *(Question No. 837*)* 57
-Number of employees of Excise & Taxation Department in district Gujranwala and other details *(Question No. 2760*)* 64
63

PAGE NO.

-Number of hotels in Sahiwal division and other details *(Question No. 2737*)* 59
-Number of permit holders of wine in district Lahore and other details *(Question No. 2403*)* 40
-Provision of wine to hotels of district Lahore and other details *(Question No. 2734*)* 45
-Provision of wine to hotels of district Multan and other details *(Question No. 2736*)* 33
-Provision of wine to hotels of district Rawalpindi and other details *(Question No. 2729*)* 58
-Recovery of property tax from Gujranwala and other details 60 *(Question No. 1437*)*
-Survey of property tax in Lahore and other details *(Question No. 2404*)*

HEALTH DEPARTMENT- 300

-Construction of Civil Hospital Dinga district Gujrat and other details *(Question No. 1539*)* 313
-Details about action taken against quacks and Hakeems in the province *(Question No. 1692*)* 303
-Details about ambulances purchased for hospitals of Lahore *(Question No. 1575*)* 309
-Details about BHUs and RHCs of tehsil Chobara, district Layyah *(Question No. 1641*)* 273
-Details about challanes of medical stores in district Jhelum *(Question No. 1298*)* 249
-Details about establishment of new emergency unit in Institute of Cardiology Multan *(Question No. 1361*)* 270
-Details about extension in Gynae ward and provision of other facilities in Holy Family Hospital Rawalpindi *(Question No. 1259*)* 296
-Details about Health Centre Chak Faizabad district Okara *(Question No. 1480*)* 268
-Details about machinery for medical tests in Holy Family Hospital Rawalpindi *(Question No. 1258*)* 307
-Details about medical machinery and free medicines in THQ Hospital Chunian, Okara *(Question No. 1588*)* 302
-Details about MLCs issued by hospitals of Faisalabad *(Question No. 1569*)* 287
-Details about officers and officials of Health Department posted in Civil Secretariat Lahore since long *(Question No. 1460*)* 295
-Details about officers and officials of Health Department working in Civil Secretariat Lahore for more than ten years *(Question No. 1466*)* 311
-Details about provision of facilities to Government Servants in Diabetic Centre Services Hospital Lahore *(Question No. 1645*)* 298
-Details about recruitments in Institute of Public Health Lahore *(Question No. 1504*)* 304
-Details about short training courses by College of Physicians and

PAGE NO.

Surgeons Lahore *(Question No. 1576*)* 259
-Details about steps taken for control over deaths of babies under one year *(Question No. 113*)* 281
-Details about use of motor vehicles in Institute of Transfer of Blood Lahore *(Question No. 1415*)* 299
-Establishment of Punjab Dental Hospital Lahore and other details *(Question No. 1526*)* 305
-Establishment of THQ Hospital Chunian district Kasur and other details *(Question No. 1587*)* 291
-Funds allocated for provision of free medicines in hospitals of Lahore and other details *(Question No. 868*)* 314
-Incidents of torture on Lady Health Workers in the province and other details *(Question No. 1699*)* 293
-Number of BHUs in PP-58, Faisalabad and other details *(Question No. 1403*)* 254
-Number of CT Scan machines in Nashter Hospital Multan and other details *(Question No. 1362*)* 294
-Number of doctors working in Institute of Transfer of Blood Lahore and other details *(Question No. 1409*)* 277
-Number of Drug Inspectors in district Faisalabad and other details *(Question No. 1372*)* 245
-Number of employees in Allied School of Health Sciences Lahore and other details *(Question No. 1038*)* 261
-Number of Government hospitals in district Jhelum and other details *(Question No. 1228*)* 308
-Number of health workers in the Punjab and other details *(Question No. 1592*)* 285
-Number of lady doctors and staff nurses in DHQ Hospital Gujranwala and other details *(Question No. 1438*)* 315
-Number of RHCs and BHUs in PP-57, Faisalabad and other details *(Question No. 1711*)* 311
-Number of students in school of Physiotherepy, Mayo Hospital, Lahore and other details *(Question No. 1686*)* 301
-Number of unregistered private laboratories in Haveli Lakha, Okara *(Question No. 1562*)* 316
-Provision of facilities to patients in THQ Hospital Kot Addu, district 292
Muzaffargarh and other details *(Question No. 1743*)*
-Repair of MRI machines in hospitals of Lahore *(Question No. 869*)*

HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT- 427
-Details about complaint of residents of Fatehgarh Lahore regarding blockage of sewerage *(Question No. 1647*)* 431
-Details about damage of sewerage system of PP-148, Lahore 424

PAGE NO.

(*Question No. 1861**)
-Details about development projects of PHA Lahore *(Question No. 1393*)* 424
-Details about establishment of housing scheme in Daska city, Sialkot *(Question No. 1441*)* 421
-Details about incident of setting fire at LDA Plaza Lahore in 2013 *(Question No. 1241*)* 422
-Details about fixing grilles at manholes in Pakpattan city *(Question No. 1367*)* 380
-Details about laying sewerage line in PP-144, Lahore *(Question No. 408*)* 425
-Details about laying sewerage system in Chobara City, district Layyah *(Question No. 1643*)* 383
-Details about provision of facilities of sewerage and water supply in district Kasur *(Question No. 492*)* 417
-Details about provision of facilities of sewerage in district Multan 430
(Question No. 529)* 423
-Details about roads repaired after sewerage work in district Sahiwal 377
(Question No. 1819)*
-Details about setting fire at LDA Plaza Lahore *(Question No. 1392*)* 386
-Details about sewerage projects of Sheikhupura *(Question No. 396*)*
-Details about under construction houses in Ashiana Housing Scheme Lahore *(Question No. 493*)* 414
-Details about unhygienic subsoil water in PP-229, Pakpattan *(Question No. 1364*)* 369
-Details about water supply projects of Sheikhupura *(Question No. 395*)* 406
-Details about water supply tube wells in Rawalpindi and expenditures incurred thereupon *(Question No. 1289*)* 418
-Funds allocated for sewerage and water supply in PP-195, Multan *(Question No. 530*)* 403
-Funds allocated for sewerage schemes in Rawalpindi and other details *(Question No. 1288*)* 411
-Funds incurred upon sewerage system in PP-151, Lahore and other details *(Question No. 1310*)* 426
-Justifications for stoppage of sewerage work in Chowk Azam district Layyah *(Question No. 1644*)* 420
-Length of sewerage drain Chungi No. 4 Multan, and other details *(Question No. 1116*)* 429
-Matter about repair of sewerage system in Gujranwala *(Question No. 1757*)* 419
-Number of applications regarding mixing sewerage water into drinking water in Lahore and details about redressal thereof *(Question No. 607*)* 429

PAGE NO.

-Number of employees of Housing, Urban Development & Public Health Engineering Department in district Mianwali *(Question No. 1780*)* 418
-Number of water supply tube wells in Multan and other details *(Question No. 531*)* 393
-Project of River View Park Lahore and other details *(Question No. 1097*)* 389
-Provision of clean water to villages of PP-87, Toba Tek Singh *(Question No. 805*)* 416
-Provision of funds to Public Health Department district Multan and other details *(Question No. 528*)* 145

INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT DEPARTMENT- 138

-Details about allotment of plots in Small Industrial Estate Silakot *(Question No. 3187*)* 152
-Details about closures of Parras Taxtile Mill Bahawalpur *(Question No. 2003*)* 149
-Details about deaths of workers due to blast of boiler in Dawood Textile Mills Faisalabad *(Question No. 3944*)* 150
-Details about establishment of Small Industrial Estate in Toba Tek Singh *(Question No. 3716*)* 146
-Details about establishment of technical college in Toba Tek Singh *(Question No. 3739*)* 122
-Details about export of Basmati rice from the Punjab *(Question No. 3501*)* 151 127
-Details about incentives given for establishment of industries in Industrial Estates of the province *(Question No. 1942*)* 146
-Details about Industrial Estate in Rawat *(Question No. 3917*)* 147
-Details about Industrial Estates in the province *(Question No. 1944*)*
-Details about industries established in 2013 in district Lahore *(Question No. 3311*)* 117
-Details about Leather Institute Gujranwala *(Question No. 3703*)* 144
-Details about recruitments in vocational institutions of TEVTA district Rawalpindi *(Question No. 1486*)* 134
-Details about steps taken for control over blast of boilers in factories of the province *(Question No. 2961*)* 141
-Details about vacant posts of lecturers in Government Technical Training Centre Chak Dolatpur, Jhelum *(Question No. 1299*)* 143
-Details of worst condition of Punjab Small Industries Estate Faisalabad *(Question No. 2655*)* 140
-Establishment of Consumer Protection Council and other details *(Question No. 2792*)* 104
-Number of technical institutions in district Gujrat and other details *(Question No. 2221*)* 138
-Number of vocational institutions in Sheikhupura and other details 136

	PAGE NO.
(Question No. 1202)*	
-Offices of Industries Department in district Gujrat and other details *(Question No. 2220*)*	112
-Procedure for establishment of technical institutes in the Punjab and other details *(Question No. 2002*)*	119
-Provison and utilization of budget to vocational institutions in district Rawalpindi *(Question No. 1485*)*	209
-Rules and regulations for appointment of Chairman and Secretary TEVTA *(Question No. 1681*)*	179
INFORMATION & CULTURE DEPARTMENT-	205
-Details about office of Information Department in Toba Tek Singh *(Question No. 3939*)*	184
-Details about paintings displayed in Lahore Museum *(Question No. 1356*)*	
-Number of employees of Culture Department in district Lahore *(Question No. 2318*)*	177
-Obscene dances in stage dramas in the province and other details *(Question No. 3001*)*	188
-Provision of budget to Information and Culture Department district Vehari and other details *(Question No. 742*)*	195
PRISONS DEPARTMENT-	212
-Area of Kot Lakhpat Jail Lahore and other details *(Question No. 1870*)*	
-Capacity for prisoners in District Jail Kasur and other details *(Question No. 1941*)*	200
-Details about construction of District Jail in Nankana Sahib *(Question No. 3150*)*	204
-Details about construction of new prisons in the province *(Question No. 2530*)*	182
-Details about steps taken for education of children confined with women in prisons *(Question No. 860*)*	213
-Details about steps taken for women education in prisons of the Punjab *(Question No. 861*)*	192 210
-Details about women confined in Central Jail Gujranwala *(Question No. 3368*)*	208
-Funds allocated for diet of prisoners in Kot Lakhpat Jail Lahore and other details *(Question No. 1921*)*	211
-Number of doctors in hospitals of Camp Jail Lahore *(Question No. 2277*)*	206
-Number of prisoners confined in Adyala Jail Rawalpindi due to non-payment of "Deeyat" and other details *(Question No. 1248*)*	207
-Number of prisons in Sahiwal and other details *(Question No. 2723*)*	
-Number of women and children confined in jails of Lahore *(Question No. 1152*)*	
-Provision of facilities to women and children confined in jails of the province *(Question No. 1153*)*	
QUORUM-	
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SESSION	

PAGE NO.

HELD ON-
-19th May, 2014 166

R

RAHEELA ANWAR, MRS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Charging of excessive fare in the public transport running in Lahore 328

point of order REGARDING-
-Demand for provision of IT teacher for Degree College Talianwala Jhelum 154
QUESTIONS regarding-
-Details about challanes of medical stores in district Jhelum *(Question No. 1298*)* 273
-Details about paintings displayed in Lahore Museum *(Question No. 1356*)* 179
-Details about vacant posts of lecturers in Government Technical Training Centre Chak Dolatpur, Jhelum *(Question No. 1299*)* 134
-Number of Government hospitals in district Jhelum and other details *(Question No. 1228*)* 261
RAHEELA KHADIM HUSSAIN, MRS.
QUESTION regarding-
-Details about laying sewerage line in PP-144, Lahore *(Question No. 408*)* 380

PAGE NO.

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -

- -16th May, 2014 11
- -19th May, 2014 95
- -20th May, 2014 175
- -21st May, 2014 242
- -22nd May, 2014 366

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

- -Khawaja Fareed University of Engineering and Information Technology, Rahim Yar Khan Bill, 2014 (Bill No. 17 of 2014) 433
- -Muhammad Nawaz Sharif University of Engineering and Technology, Multan Bill, 2014 (Bill No.10 of 2014) 75
- -The Punjab Civil Servants (Amendment) Bill, 2014 (Bill No.8 of 2014) 74
- -The Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill, 2014 (Bill No.7 of 2014) 74
- -The Punjab Industrial Relations (Amendment) Bill, 2014 (Bill No.11 of 2014) 75
- -The Punjab Livestock Breading Bill, 2014 (Bill No.9 of 2014) 77
- -The Punjab Mental Health (Amendment) Bill, 2014 (Bill No.13 of 2014) 76
- -The Punjab Public Private Partnership Bill, 2014 (Bill No.5 of 2014) 76

Resolutions REGARDING-

- -Demand for not charging fee for making new CNIC and renewal thereof 237
- -Demand for refixing pay scales of Government Servants 238
- -Demand for taking action against persons committing violation of sacredness of heritage of Islam and Ahle Bait at GEO TV Channel 78
- -Payment of homage to Pakistan Army on guarding the boundaries of the country and bravely fighting against the terrorism 165
- -Show of condolence on blast and fire in coal mine in western Turkey 82

S

SAADIA SOHAIL RANA, MRS.

question REGARDING-

- -Details about steps taken for control over blast of boilers in factories of the province *(Question No. 2961*)* 144

SALAH-UD-DIN KHAN, DR.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

- -Anxiety amongst Government servants of district Mianwali due to their pending applications for Dowry Fund with Benevolent Fund

PAGE NO.

Department
439

question REGARDING-

-Details about survey of property tax in district Mianwali *(Question No. 3443*)* 66

SANA ULLAH KHAN, RANA *(Minister for Local Government & Community Development Additional Charge of Law & Parliamentary Affairs)*

BILLS *(Discussed)*-

-Khawaja Fareed University of Engineering and Information Technology Rahim Yar Khan Bill, 2014 171
-The Muhammad Nawaz Sharif University of Engineering and Technology Multan Bill, 2014 344
-The Punjab Civil Servants (Amendment) Bill, 2014 459
-The Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill, 2014 461
-The Punjab Industrial Relations (Amendment) Bill, 2014 360
-The Punjab Livestock Breeding Bill, 2014 447
-The Punjab Mental Health (Amendment) Bill, 2014 355
-The Punjab Public Private Partnership Bill, 2014 331

Call attention Notices (ANSWERS) REGARDING-

158
-Details about arrest of accused persons of murder of a citizen in 157
Police Station Dinga Gujrat 434
-Details about murder after rape of 3 years old girl in Rahim Yar Khan
-Details about robbery of Rs.20 lac in Baghbanpura, Lahore 155
-Details of kidnap for ransom and rape of 20 women in district Dera Ghazi Khan 81, 164

MOTION regarding-

-Suspension of rules for presentation of a resolution

ORDINANCES *(Laid in the House as a Bill)*-
88
89
-MANAGEMENT AND TRANSFER OF PROPERTIES BY DEVELOPMENT AUTHORITIES ORDINANCE 89

-The Bab-e-Pakistan Foundation Ordinance 2014 161
-The Punjab Free and Compulsory Education Ordinance 2014

privilege motion (ANSWER) REGARDING- 79

-Insulting and baseless blames upon MPA by Dr. Safdar Mehmood, Columnist 165
82

Resolutions REGARDING-

PAGE NO.

-Demand for taking action against persons committing violation of sacredness of heritage of Islam and Ahle Bait at GEO TV Channel

-Payment of homage to Pakistan Army on guarding the boundaries of the country and bravely fighting against the terrorism

-Show of condolence on blast and fire in coal mine in western Turkey

SHAHABUDDIN KHAN, SARDAR

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Disclosure of embezzlement in contracts of LED lights in Lahore 440

-Openly sale of spurious commodities in "Itwar Bazars" held at Wahdat Road Lahore in presence of Punjab Food Authority and monitoring teams 441

question REGARDING-

-Details about token tax and registration of motor vehicles in district Layyah *(Question No. 3809*)* 73

SHAHZAD MUNSHI, MR.

questionS REGARDING-

-Details about office of property tax in Bhabra Gulberg, Lahore *(Question No. 3453*)* 66

-Details about offices of Excise & Taxation Department established in Gulberg, Aziz Bhatti Town and Nishat Town Lahore *(Question No. 3454*)* 67

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-The Punjab Industrial Relations (Amendment) Bill, 2014 (Bill No.11 of 2014) 75

SHAMEELA ASLAM, MRS.

question REGARDING-

-Provision of budget to Information and Culture Department district Vehari and other details *(Question No. 742*)* 177

Resolution REGARDING-

-Demand for not charging fee for making new CNIC and renewal thereof 237

SHUNILA RUTH, MS.

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Carelessness of District Administration in holding "Itwar Bazar" in Lahore 437

-TURNING TOMB OF QUEEN NOOR JAHAN LAHORE INTO RUINS DUE TO CARELESSNESS OF ARCHEOLOGY DEPARTMENT 435

PAGE NO.

point of order REGARDING-

-Demand for provision of same facilities to non-Muslim students of institutions working under Punjab Vocational Council as provided to Muslim students **218**

SUMMONING-

-Notification of summoning of 8th session of 16th Assembly of the Punjab commenced on 16th May, 2014 1

T

TAHIR, MIAN

questionS REGARDING-

-Details about deaths of workers due to blast of boiler in Dawood Textile Mills Faisalabad *(Question No. 3944*)* 152

-Details about provision and sale of wine by hotels of district Faisalabad *(Question No. 2728*)* 62

-Number of Drug Inspectors in district Faisalabad and other details *(Question No. 1372*)* 277

TAHIR SHABBIR, RANA

privilege motion REGARDING-

-Use of improper words by DEO Education (Multan) against MPA **84**

TAIMOOR MASOOD, MALIK

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Sale of substandard imported seeds with the connivance of staff of Punjab SEED CORPORATION 323

question REGARDING- 281

-Details about use of motor vehicles in Institute of Transfer of Blood Lahore *(Question No. 1415*)*

TAMKEEN AKHTAR NIAZI, MRS.

question REGARDING-

-Details about Industrial Estates in Rawat *(Question No. 3917*)* **151**

PAGE NO.

TANVEER ASLAM MALIK, MR. *(Minister for Housing, Urban Development & Public Health Engineering Additional Charge of C&W)*

Answers to the questions REGARDING-

-Details about complaint of residents of Fatehgarh Lahore regarding blockage of sewerage *(Question No. 1647*)* 428
-Details about damage of sewerage system of PP-148, Lahore *(Question No. 1861*)* 432
-Details about development projects of PHA Lahore *(Question No. 1393*)* 424
-Details about establishment of housing scheme in Daska city, Sialkot *(Question No. 1441*)* 425
-Details about incident of setting fire at LDA Plaza Lahore in 2013 *(Question No. 1241*)* 421
-Details about fixing grilles at manholes in Pakpattan city *(Question No. 1367*)* 423
-Details about laying sewerage line in PP-144, Lahore *(Question No. 408*)* 381
-Details about laying sewerage system in Chobara City, district Layyah *(Question No. 1643*)* 425
-Details about provision of facilities of sewerage and water supply in district Kasur *(Question No. 492*)* 383
-Details about provision of facilities of sewerage in district Multan *(Question No. 529*)* 417
-Details about roads repaired after sewerage work in district Sahiwal *(Question No. 1819*)* 431
-Details about setting fire at LDA Plaza Lahore *(Question No. 1392*)* 423
-Details about sewerage projects of Sheikhupura *(Question No. 396*)* 377
-Details about under construction houses in Ashiana Housing Scheme Lahore *(Question No. 493*)* 386
-Details about unhygienic subsoil water in PP-229, Pakpattan *(Question No. 1364*)* 414
-Details about water supply projects of Sheikhupura *(Question No. 395*)* 370
-Details about water supply tube wells in Rawalpindi and expenditures incurred thereupon *(Question No. 1289*)* 407
-Funds allocated for sewerage and water supply in PP-195, Multan *(Question No. 530*)* 418
-Funds allocated for sewerage schemes in Rawalpindi and other details *(Question No. 1288*)* 403
-Funds incurred upon sewerage system in PP-151, Lahore and other details *(Question No. 1310*)* 411
-Justifications for stoppage of sewerage work in Chowk Azam district Layyah *(Question No. 1644*)* 426
-Length of sewerage drain Chungi No. 4 Multan, and other details

PAGE NO.

(Question No. 1116*) 421
-Matter about repair of sewerage system in Gujranwala (Question No. 1757*) 429
-Number of applications regarding mixing sewerage water into drinking water in Lahore and details about redressal thereof (Question No. 607*) 419
-Number of employees of Housing, Urban Development & Public Health Engineering Department in district Mianwali (Question No. 1780*) 430
-Number of water supply tube wells in Multan and other details (Question No. 531*) 418
-Project of River View Park Lahore and other details (Question No. 1097*) 393
-Provision of clean water to villages of PP-87, Toba Tek Singh (Question No. 805*) 389
-Provision of funds to Public Health Department district Multan and other details (Question No. 528*) 416

TARIQ MEHMOOD, MIAN

Call attention Notice REGARDING-
-Details about arrest of accused persons of murder of a citizen in Police Station Dinga Gujrat 158

questions REGARDING- 300
-Construction of Civil Hospital Dinga district Gujrat and other details (Question No. 1539*) 140
-Number of technical institutions in district Gujrat and other details (Question No. 2221*) 138
-Offices of Industries Department in district Gujrat and other details (Question No. 2220*) 33
-Provision of wine to hotels of district Rawalpindi and other details (Question No. 2729*)

TARIQ YAQOOB, SYED

ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Breaking out fatal diseases like Hepatitis due to wastage of distillery of Colony Sugar Mills tehsil Phalia 321

V

VICKAS HASSAN MOKAL, SARDAR

point of order REGARDING-
-Problems faced by MPAs to enter Assembly building due to everyday 368

PROTEST IN FRONT OF THE ASSEMBLY BUILDING 307

PAGE NO.

questions REGARDING- 383

-Details about medical machinery and free medicines in THQ Hospital Chunian, Okara *(Question No. 1588*)* 386

-Details about provision of facilities of sewerage and water supply in district Kasur *(Question No. 492*)* 305

-Details about under construction houses in Ashiana Housing Scheme Lahore *(Question No. 493*)*

-Establishment of THQ Hospital Chunian district Kasur and other details *(Question No. 1587*)*

W

WASEEM AKHTAR, DR SYED

point of order REGARDING- 98

-DEMAND FOR STARTING ASSEMBLY SESSION IN TIME 138

questions REGARDING- 59

-Details about closures of Parras Taxtile Mill Bahawalpur *(Question No. 2003*)* 136

-Number of permit holders of wine in district Lahore and other details *(Question No. 2403*)* 60

-Procedure for establishment of technical institutes in the Punjab and other details *(Question No. 2002*)*

-Survey of property tax in Lahore and other details *(Question No. 2404*)*

Z

ZAHEER-UD-DIN KHAN ALIZAI, MR.

questions REGARDING-

-Details about officers and officials of Health Department working in Civil Secretariat Lahore for more than ten years *(Question No. 1466*)* 295

-Details about provision of facilities of sewerage in district Multan *(Question No. 529*)* 417

-Number of doctors working in Institute of Transfer of Blood Lahore and other details *(Question No. 1409*)* 294

-Provision of funds to Public Health Department district Multan and other details *(Question No. 528*)* 416

PAGE NO.

ZEB-UN-NISA AWAN, MRS.

questions REGARDING-

-Matter about recovery of one hundred and fifty million rupees under the head of property tax from Rawalpindi *(Question No. 836*)* 57
-Number of employees in Excise & Taxation Department in district Chakwal and other details *(Question No. 837*)* 57
-Number of prisoners confined in Adyala Jail Rawalpindi due to non-payment of "Deeyat" and other details *(Question No. 1248*)* 208

ZULFIQAR GHORI, MR.

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-The Punjab Livestock Breading Bill, 2014 (Bill No.9 of 2014) **77**

ZULQARNAIN DOGAR, MALIK

question REGARDING-

-Details about construction of District Jail in Nankana Sahib *(Question No. 3150*)* **212**

465

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 23- مئی 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ تحفظ ماحول)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

"امن وامان پر عام بحث"

467

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا آٹھواں اجلاس

جمعۃ المبارک، 23-مئی 2014

(یوم الجمع، 23-رجب المرجب 1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 25 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ (26) وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ
ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ (27) فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ (28)
يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ (29)
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ (30) سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ (31)
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ (32) يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ
اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ (33) فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ (34)

سورة الرّحمٰن 26 تا 34

جو (مخلوق) زمین پر ہے سب کو فنا ہونا ہے (26) اور تمہارے پروردگار کی ذات (بابرکت) جو صاحب جلال وعظمت ہے باقی رہے گی (27) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (28) آسمانوں اور زمینوں میں جتنے لوگ ہیں سب اُسی سے مانگتے ہیں۔ وہ ہر روز کام میں مصروف رہتا ہے (29) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (30) اے دونوں جماعتو! ہم عنقریب تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں (31) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (32) اے گروہِ جن وانس اگر تمہیں قدرت ہو کہ آسمان اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ۔ اور زور کے سوا تو تم نکل سکنے ہی کے نہیں (33) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (34)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

درِ نبی پر پڑا رہوں گا پڑے ہی رہنے سے کام ہوگا
کبھی تو قسمت کھلے گی میری کبھی تو میرا سلام ہوگا
خلافِ معشوق کچھ ہوا ہے نہ کوئی عاشق سے کام ہوگا
خدا بھی ہوگا اُدھر ہی اے دل جدھر وہ عالی مقام ہوگا
کئے ہی جاؤں گا عرضِ مطلب ملے گا جب تک نہ دل کا مطلب
نہ شام مطلب کی صبح ہوگی نہ یہ فسانہ تمام ہوگا
جو دل سے ہے مائلِ پیغمبر یہ اس کی پہچان ہے مقرر
کہ ہر دم اس بے نوا کے لب پر دُرود ہوگا سلام ہوگا
اسی توقع پہ جی رہا ہوں یہی تمنا جِلا رہی ہے
نگاہ لطف و کرم نہ ہوگی تو مجھ کو جینا حرام ہو گا

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈا پر محکمہ تحفظ ماحول سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انتہائی اہم مسئلہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کیا فرما رہے ہیں؟

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کورم پورا کیا جائے پھر کارروائی ہونی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ویسے ایسا ہوتا نہیں ہے اور اس طرح کی روایت نہیں رہی کہ وقفہ سوالات میں کورم point out کیا جائے بہر حال کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا آدھ گھنٹہ کے لئے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کی گئی)

(آدھ گھنٹہ وقفہ کے بعد 11:35 پر جناب قائم مقام سپیکر
کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب قائم مقام سپیکر: تمام معزز ممبران اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں تاکہ گنتی کی جائے۔ جی، گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہذا اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سوالات

(محکمہ تحفظ ماحول)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: وقفہ سوالات شروع ہو چکا ہے، پہلا سوال جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کا ہے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: ابھی تشریف رکھیں۔ وقفہ سوالات کے بعد بات کرنا۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! بہت اہم مسئلے کی طرف نشاندہی کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں ابھی آپ تشریف رکھیں۔ جناب احمد شاہ کھگہ صاحب!

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 737 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: رکشوں کے دھوئیں کے باعث فضائی آلودگی میں اضافہ کی تفصیلات

*737: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور جیسے خوبصورت شہر میں ٹو سٹروک آٹو رکشوں اور موٹر سائیکل رکشوں کے گندے دھوئیں کی وجہ سے فضا آلودہ ہو رہی ہے؟

(ب) کیا حکومت فضائی ماحول بہتر کرنے کے لئے ٹو سٹروک آٹو رکشوں اور موٹر سائیکل رکشوں کو مکمل طور پر بند کر کے فور سٹروک رکشوں کو چلانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں ٹو سٹروک آٹو رکشا اور موٹر سائیکل رکشا شہر میں فضائی آلودگی کی اہم وجہ ہیں۔ ان رکشوں سے پیدا ہونے والی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے محکمہ تحفظ ماحول نے سٹی ٹریفک پولیس کے تعاون سے 2012 میں 4791 اور 2013 (جنوری تا جولائی) 2419 گاڑیوں کے چالان کئے جن میں کثیر تعداد میں رکشے بھی شامل تھے۔ شہر میں تمام ٹو سٹروک آٹو رکشے اور موٹر سائیکل رکشے غیر قانونی طور پر چل رہے ہیں۔

موٹر سائیکل رکشے پبلک وہیکل کے طور پر منظور شدہ نہ ہیں۔ اس غیر قانونی ٹریفک کو بند کرنے کی ذمہ داری ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ اور سٹی ٹریفک پولیس کی ہے اگر یہ غیر قانونی ٹریفک شہر کی سڑکوں پر نہ آئے تو آلودگی کے مسائل کم ہو سکتے ہیں۔

(ب) سوال کا یہ جز ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ سے متعلق ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ضمنی سوال کریں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! محکمہ نے اپنے جواب میں یہ تسلیم کیا ہے کہ ٹو سٹروک موٹر سائیکل رکشوں اور آٹو رکشوں کے گندے دھوئیں کی وجہ سے فضائی آلودگی پھیل رہی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ٹو سٹروک رکشوں کی وجہ سے جو فضائی ماحول خراب ہو رہا ہے اس کو بہتر کرنے کے لئے محکمہ کیا اقدامات اُٹھا رہا ہے، ذرا تفصیل سے ایوان کو brief کریں؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں اس پورے ایوان کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں کیونکہ ہماری حکومت "اورنج لائن میٹرو ٹرین پراجیکٹ" کے نام سے ایک نیا ترقیاتی منصوبہ شروع کر رہی ہے۔ اس منصوبے کے فوائد سے نہ صرف لاہور کے شہری مستفید ہوں گے بلکہ اس کے ماحول پر بھی بہت اچھے اثرات مرتب ہوں گے۔ اس کی appreciation میں وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو دیتا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ منصوبہ drone attack ہے۔ یہ وقفہ سوالات ہے اور اگر انہوں نے تقریر کرنی ہے تو پھر ہمیں بھی بات کرنے کا موقع دیا جائے۔ یہ منصوبہ غریبوں کی جائیداد پر drone attack ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں اسلم اقبال صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب جواب دے رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ان کو شرم آنی چاہئے۔ یہ بات کرنے کا کوئی طریق کار نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب جواب دے رہے ہیں۔ منسٹر صاحب! شاہ صاحب کو تفصیل سے جواب دیں۔ اُن کو detail سے آگاہ کریں۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً اپنی نشستوں سے کھڑے ہو گئے
اور ایجنڈے کی کاپیاں پھاڑ کر پھینکنا شروع کر دیں)

ڈاکٹر صاحب! آپ پڑھے لکھے آدمی ہیں۔ ایجنڈے کے کاغذات پر اللہ تعالیٰ اور حضور پاک ﷺ کا نام لکھا ہوتا ہے۔ کچھ تو لحاظ کر لیا کریں۔

جناب محمد وحید گل: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! حزب اختلاف کے ممبران جو کاغذات پھاڑ کر پھینک رہے ہیں ان پر اللہ اور رسول ﷺ کا نام لکھا ہوا ہے۔ ان کو ایسا کرنے سے روکیں۔ ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جعلی جمہوریت ٹھاہ، کالی جمہوریت ٹھاہ" کی نعرہ بازی)
(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"یہودی لابی ہائے ہائے" کی نعرہ بازی)

جناب قائم مقام سپیکر: ان کاغذات پر اللہ اور رسول ﷺ کا نام لکھا ہوتا ہے کچھ تو دیکھ لیا کریں۔ یہ کاغذات آپ کے پاؤں کے نیچے پڑے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب! یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ جی، منسٹر صاحب! آپ ضمنی سوال کا جواب دیں۔

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! حکومت پنجاب کی سال 2005 سے 2007 کی پالیسی کے تحت جتنے بھی ٹو سٹروک رکشے ہیں ان کو بند کرنا تھا۔ اس سلسلے میں ہماری پالیسی سیدھے راستے پر چل رہی ہے اور اس پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔ اس کی وجہ سے ماحول کی آلودگی میں بہت کمی واقع ہوئی ہے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"امریکہ کا جو یار ہے غدار ہے غدار ہے، گرتی ہوئی دیوار کو ایک دھکا اور دو"
کی نعرہ بازی اور اس کے جواب میں معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"یہودی لابی ہائے ہائے" کی نعرہ بازی)

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ آپ بچوں کی طرح behave کر رہی ہیں۔

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ ہم پورے ماحول کو بہتر کر دیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایجنڈے کی کاپیاں پھاڑ کر پھینکتے رہے)

جناب قائم مقام سپیکر: کاغذات پر اللہ اور ہمارے نبی ﷺ کا نام لکھا ہوا ہوتا ہے۔ ایسا نہ کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"لاٹھی گولی کی سرکار نہیں چلے گی، ظلم کے ضابطے ہم نہیں مانتے"
مودی کا جو یار ہے وہ غدار ہے غدار ہے، سپیکر کے ان پیاروں کو ایک دھکا اور دو
بند کرو بند کرو جعلسازی بند کرو" کی نعرہ بازی)

کھگہ صاحب! آپ کوئی اور ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں۔ میں حزب اختلاف کے معزز ممبران سے یہ گزارش کروں گا کہ آج لاء اینڈ آرڈر پر بحث آپ لوگوں کے کہنے پر رکھی گئی ہے۔ محترمہ! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ آپ کو اُوپر بیٹھے ہوئے بچے دیکھ رہے ہیں۔ وہ آپ کا مستقبل ہیں لہذا کچھ تو خیال کریں۔ آپ بچوں والی حرکتیں کر رہی ہیں۔ ایسا نہیں ہوتا۔ آپ کچھ تو خیال کریں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! یہ ٹھیک نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! کیا آپ کو اپنے ضمنی سوال کا جواب مل گیا ہے؟ اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔ محترمہ! آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! سوال نمبر 871 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: فیکٹریوں میں ٹائر جلانے کے باعث فضائی آلودگی میں اضافہ

*871: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔144 یو سی۔37 لاہور میں فیکٹریوں، لوہے کی ملوں میں ٹائر جلائے جاتے ہیں جس سے پورے علاقے میں روز بروز فضائی آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان فیکٹریوں اور ملوں کو آبادی سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ پی پی۔144 میں 98 کے قریب سٹیل ملز ہیں۔ گیس کی کمی اور لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے مل مالکان پاؤڈر کوئلہ اور ٹائر وغیرہ کو بطور ایندھن استعمال کرتے ہیں جس کی وجہ سے فضائی آلودگی میں اضافہ ہوتا ہے۔

(ب) محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے فضائی آلودگی کے اس مسئلے سے نمٹنے کے لئے پنجاب تحفظ ماحول قانون 1997 (ترمیمی 2012) کے تحت کارروائی کرتے ہوئے تمام 98 فیکٹریوں کا سروے مکمل کر لیا ہے۔ مذکورہ بالا قانون کے مطابق ان تمام ملز کو Hearing Notice جاری کئے اور قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد 79 فیکٹریوں کو Environmental Protection Order (EPO) جاری ہو چکے ہیں۔ Environmental Protection Order میں دی گئی ہدایات پر عمل نہ کرنے کی صورت میں، 40 فیکٹریوں کے کیس عدالتی کارروائی کے لئے ماحول ٹربیونل کو بھیج دیئے گئے ہیں جبکہ باقی فیکٹریوں کے کیسز ماحول ٹربیونل کو بھجوانے کے لئے تیار کئے جا رہے ہیں۔ 19 سٹیل ملز کی مندرجہ بالا ایکٹ کے تحت hearing جاری ہے۔

محکمہ تحفظ ماحول پنجاب ان تمام فیکٹریوں کے خلاف پنجاب قانون تحفظ ماحول 1997 (ترمیمی 2012) کے تحت کارروائی کر رہا ہے۔ ان فیکٹریوں کا محکمہ کی دی گئی ہدایات پر عمل کرنے کے نتیجے میں، آلودگی میں خاطر خواہ کمی آئے گی۔ محکمہ ان کارخانوں کے خلاف پنجاب تحفظ ماحول ایکٹ کے تحت کارروائی جاری رکھے گا جس کے تحت 50 لاکھ تک جرمانہ اور کاروبار کی بندش بھی شامل ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) کا جواب دیتے ہوئے محکمہ تسلیم کر رہا ہے کہ پی پی۔144 میں 98 کے قریب سٹیل ملز میں پاؤڈر کوئلہ اور ٹائر وغیرہ کو بطور ایندھن استعمال کرنے کی وجہ سے فضائی آلودگی میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کی روک تھام کے لئے محکمہ نے کیا اقدامات اُٹھائے ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! حلقہ پی پی۔144 میں محکمہ تحفظ ماحول نے قانونی تقاضے پورے کرنے کے لئے 79 فیکٹریوں کو Environmental Protection

Order(EPO) جاری کئے ہیں۔اسی طرح forty cases ٹربیونل میں ہیں۔جن فیکٹریوں کے خلاف اب تک محکمہ تحفظ ماحول نے کارروائی کی ہے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! کیا آپ جواب سے مطمئن ہیں؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! جواب کے جز(ب) میں کہا گیا ہے کہ "ان فیکٹریوں کا محکمہ کی دی گئی ہدایات پر عمل کرنے کے نتیجے میں آلودگی میں خاطر خواہ کمی آئے گی۔" میں نے یہ سوال یکم جولائی 2013 کو کیا تھا اور آج اس سوال کو کئے ہوئے نو ماہ گزر چکے ہیں تو اس وقت تک محکمہ تحفظ ماحول آلودگی میں کیا کمی لا سکا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! محکمہ تحفظ ماحول نے آلودگی کا باعث بننے والی فیکٹریوں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی شروع کر دی ہے اور اس کے مثبت نتائج حاصل ہو رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں سیٹی کی آواز سنائی دی)

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! ان کی عورتیں سیٹی بجا رہی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگر دوبارہ کسی نے سیٹی بجائی تو میں اس کے خلاف ایکشن لوں گا۔یہ مقدس ایوان ہے یہاں پر سیٹی نہیں بجائی جا سکتی۔ میں یہ بتا رہا ہوں کہ اگر اب کسی نے سیٹی بجائی تو میں اس کے خلاف ایکشن لوں گا۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! جواب کے جز(ب) میں لکھا ہوا ہے کہ "19 سٹیل ملز کی مندرجہ بالا ایکٹ کے تحت hearing جاری ہے تو یہ hearing کتنا عرصہ جاری رہے گی؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! مجھے محترمہ کے سوال کی سمجھ نہیں آ سکی۔ مہربانی کر کے وہ اپنا سوال دہرا دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اپنے سوال کو ذرا دہرا دیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ جن 19 سٹیل ملوں کے خلاف hearing ابھی تک جاری ہے تو یہ مزید کتنا عرصہ جاری رہے گی؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جعلی جمہوریت نامنظور" کی نعرہ بازی)

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! تقریباً 79 فیکٹریوں کے خلاف Environmental Protection Order جاری ہو چکے ہیں۔ اسی طرح 40 کے قریب فیکٹریوں کے خلاف مقدمات ماحولیاتی ٹربیونل میں بھیج دیئے گئے ہیں۔ اب تحفظ ماحول ٹربیونل ان کے خلاف ایکشن لے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال ڈاکٹر مراد راس کا ہے۔ ڈاکٹر صاحب! آپ کا سوال ہے۔ ڈاکٹر صاحب اس پر بات نہیں کرنا چاہتے تو اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر مراد راس کا ہے۔ وہ بات نہیں کرنا چاہتے۔ اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کا ہے۔ وہ بات نہیں کرنا چاہتے۔ اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستیں چھوڑ کر
جناب سپیکر کے سامنے آکر حزب اقتدار کے خلاف مسلسل نعرہ بازی کرنے لگے)

اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔ وہ بات نہیں کرنا چاہتیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جعلی جمہوریت ٹھاہ، کالی جمہوریت ٹھاہ" کی نعرہ بازی اور
معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"یہودی لابی ہائے ہائے" کی نعرہ بازی)

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1551 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع اوکاڑہ: تحفظ ماحول کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*1551: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع اوکاڑہ میں تحفظ ماحول کے کتنے دفاتر کام کر رہے ہیں اور ان میں کس کس گریڈ کے کتنے ملازمین وافسران ہیں؟

(ب ان دفاتر کے لئے حکومت نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے کتنے فنڈز فراہم کئے سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیاان دفاتر میں strength کے مطابق ملازمین ہیں اگر نہیں تو کیوں ؟

(د) ان افسران وملازمین نے ضلع اور اس کی حدود میں آنے والے علاقوں میں گزشتہ پانچ سال کے دوران کون سے ایسے اقدامات اٹھائے جن سے فضائی آلودگی میں بتدریج کمی واقع ہوئی، اگر نہیں تو کیوں؟

(ہ) مذکورہ افسران وملازمین نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران فضائی آلودگی کا باعث بننے والی کن کن فیکٹریوں، کارخانوں کے خلاف کارروائی کی، علیحدہ علیحدہ سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) ضلع اوکاڑہ میں تحفظ ماحول کا ایک ضلعی دفتر موجود ہے جس میں گریڈ 17 کا ایک آفیسر، گریڈ 13 کے دوانسپکٹرز، گریڈ 7 کا ایک کلرک، گریڈ 6 کے دو فیلڈ اسسٹنٹ، گریڈ 4، کا ایک ڈرائیور اور گریڈ 1 کے تین ملازمین ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) دفتر ڈسٹرکٹ آفیسر تحفظ ماحول اوکاڑہ کے لئے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران جاری کردہ بجٹ کی سال وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہاں! ضلعی دفتر اوکاڑہ میں strength کے مطابق ملازمین موجود ہیں۔

(د) ضلعی دفتر تحفظ ماحول اوکاڑہ نے ماحولیاتی آگاہی کے لئے متعدد سیمینارز، واک، لیکچرز کا اہتمام کیا اور اس کے ساتھ ساتھ میڈیا کے ذریعے بھی لوگوں میں بیداری پیدا کرنے کے لئے اقدامات کئے جس کے ذریعے نہ صرف عوام الناس کا تحفظ ماحول کے بارے میں شعور اجاگر ہوا بلکہ ماحول میں بتدریج بہتری ہوئی۔

(ہ) دفتر ڈسٹرکٹ آفیسر تحفظ ماحول، اوکاڑہ نے ایسے تمام انڈسٹریل یونٹس جو کہ فضائی آلودگی کا باعث بن رہے تھے ان کے خلاف گزشتہ پانچ سالوں میں تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے تحت کارروائی کی ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ polluting vehicles، لیبارٹریز اور دیگر چھوٹی انڈسٹریز جو آلودگی کا باعث بن رہی تھیں ان کے چالان بنا کر انوائرنمنٹل مجسٹریٹ کی عدالت میں جمع کروائے ہیں۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ ضلع اوکاڑہ میں محکمہ تحفظ ماحول کے کل 10 ملازمین ہیں اور فیلڈ انسپکٹر دو ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 10 لاکھ کی آبادی میں ماحولیاتی آلودگی کو روکنے کے لئے صرف دو انسپکٹر کیا اقدامات کریں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر صاحب!

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! ضلع اوکاڑہ کے محکمہ تحفظ ماحول کے دفتر میں دو فیلڈ انسپکٹر کی اسامیاں ہیں، اُن پر دونوں انسپکٹر تعینات ہیں اور وہ احسن طریقہ سے اپنی ڈیوٹی انجام دے رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جعلی جمہوریت ٹھاہ، کالی جمہوریت ٹھاہ" کی نعرہ بازی اور
(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"یہودی لابی ہائے ہائے" کی نعرہ بازی)

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کا ہے۔ وہ بات نہیں کرنا چاہتے لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کا ہے وہ بھی بات نہیں کرنا چاہتے لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کا ہے وہ بات نہیں کرنا چاہتے لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے وہ بھی بات نہیں کرنا چاہتیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے وہ بات نہیں کرنا چاہتیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے وہ بات نہیں کرنا چاہتیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ مدیحہ رانا صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2097 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: این او سی کے بغیر چلنے والے پولٹری فارمز کی تفصیلات

*2097: **محترمہ مدیحہ رانا:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ضلع فیصل آباد میں ایسے بھی پولٹری فارمز ہیں جنہوں نے محکمہ سے این او سی حاصل نہیں کیا اگر ہاں تو ان کی تعداد مع نام کیا ہے؟

(ب) کیا محکمہ نے این او سی نہ لینے والے پولٹری فارمز کے خلاف کوئی عملی کارروائی کی ہے، اگر ہاں تو کیا؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) ضلع فیصل آباد میں کل 154 پولٹری فارمز / کنٹرول شیڈ واقع ہیں۔ (Annex-I) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ جن میں سے چار عدد نے این او سی حاصل کیا ہے۔ (Annex-2) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) این او سی نہ لینے والے 150 پولٹری فارمز / کنٹرول شیڈ میں سے پانچ عدد پولٹری فارمز / کنٹرول شیڈز کے خلاف تحفظ ماحول کا حکم نامہ (EPO) جاری ہوا ہے (Annex-3) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے جبکہ بقایا 145 پولٹری فارمز / کنٹرول شیڈز کا سروے جاری ہے تاکہ ان کے خلاف قانونی کارروائی ہو سکے۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "جھوٹ کے پیروکاروں کو ایک دھکا اور دو"، "سپیکر کے یاروں کو ایک دھکا اور دو، سپیکر کے پیاروں کو ایک دھکا اور دو" کی نعرہ بازی)

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! میرے سوال کے جواب کے جز (ب) کے حوالہ سے میرا ضمنی سوال ہے کہ کیا میرے سوال جمع کرانے کے بعد اُن کے خلاف کارروائی کی گئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر صاحب!

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ہمارا محکمہ اُن پولٹری فارمز / کنٹرول شیڈ یا کوئی بھی انڈسٹری جو ماحولیاتی آلودگی کا باعث بن رہی ہوتی ہے اُس کے خلاف کارروائی کرتا رہتا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایجنڈے کی کاپیاں پھاڑ کر معزز ایوان میں اچھال کر پھینکنے لگے)

جناب قائم مقام سپیکر: ایجنڈے کے کاغذات پر اللہ تعالیٰ اور حضور پاک ﷺ کا نام لکھا ہوتا ہے اور ایسا کرنے سے بے ادبی ہوتی ہے۔ آپ ایسا نہ کریں۔ کچھ تو لحاظ کر لیا کریں۔ اگلا سوال بھی محترمہ مدیحہ رانا صاحبہ کا ہے۔

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2098 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: آلودگی کو کم کرنے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*2098: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں اس وقت ماحولیاتی آلودگی کا تناسب کتنا ہے؟

(ب) کیا محکمہ مذکورہ ضلع میں آلودگی کو کم کرنے کے لئے کوئی عملی اقدامات اٹھا رہا ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) فیصل آباد کے شہری علاقوں میں اہم گیسیں مثلاً سلفر ڈائی آکسائیڈ، کاربن ڈائی آکسائیڈ اور اوزون کی مقدار National Environmental Quality Standards سے متجاوز نہ ہے تاہم کمرشل علاقوں و مصروف شاہراہوں پر سلفر ڈائی آکسائیڈ، نائٹروجن ڈائی آکسائیڈ اور گردوغبار کی مقدار National Environmental Quality Standards سے زیادہ پائی گئی ہے۔ اس کی وجہ قدرتی موسمیاتی عوامل، گاڑیوں و فیکٹریوں کا دھواں اور سڑکوں کے divider اور کناروں پر مٹی کی موجودگی و کچا ہونا ہے۔

(ب) محکمہ تحفظ ماحول فیصل آباد سے کل 307 عدد فیکٹریوں اور کارخانوں کی سروے رپورٹس ادارہ تحفظ ماحول پنجاب لاہور کو موصول ہوئیں (Annex-1) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے اور اب تک 234 صنعتی اداروں کو ماحولیاتی تحفظ کے حکم نامے (EPO,s) جاری کر دیئے گئے ہیں۔ تفصیل (Annex-2) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ باقی ماندہ فیکٹریوں کے کیسز زیر کارروائی ہیں۔

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ ضلع فیصل آباد میں جو 154 پولٹری فارمز ہیں کیا اُنہوں نے NOC's لئے ہوئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر صاحب!

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! چار پولٹری فارمز نے NOC's حاصل کر لئے ہیں۔ ہم نے تمام پولٹری فارمز کا سروے کر لیا ہے جنہوں نے NOC's کے لئے درخواستیں دی ہوئی ہیں اُن کو ہم نے NOC's دینا شروع کر دیئے ہیں اور جن کے پاس NOC's نہیں ہیں یا انہوں نے NOC's کے لئے درخواستیں جمع نہیں کرائیں ہم اُن کے خلاف کارروائی کریں گے۔

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! چار ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے اور ابھی تک انہوں نے صرف چار لوگوں کو NOC's دیئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر صاحب! آپ NOC's دینے کا کام کب تک complete کر لیں گے ؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! اس پر کافی حد تک کام ہو چکا ہے اور ایک ماہ تک یہ complete ہو جائے گا۔

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! 150 پولٹری فارمز میں سے صرف چار لوگوں کو انہوں نے EPO's جاری کئے ہیں اور یہاں پر انہوں نے Annex-1, Annex-2 and Annex-3 کہا ہے لیکن انہوں نے یہاں پر کسی قسم کی کوئی معلومات فراہم نہیں کیں۔ ہمیں یہ بھی نہیں پتا کہ انہوں نے کیا EPO's جاری کئے ہیں یعنی اُس کی جزا و سزا کیا ہے ؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ Question Hour کے بعد منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر اس معاملہ کو discuss کر لیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جعلی جمہوریت ٹھاہ، کالی جمہوریت ٹھاہ" کی نعرہ بازی اور
(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"یہودی لابی ہائے ہائے" کی نعرہ بازی)

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال میاں طاہر صاحب کا ہے۔ ان کی طرف سے request آئی تھی لہذا میں ان کے دونوں سوال pending کرتا ہوں۔ اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔ اُن کی بھی request آئی تھی تو ان کے دونوں سوال pending کئے جاتے ہیں۔ اگلا سوال باؤ اختر علی صاحب کا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2182 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور ماحولیاتی آلودگی کا level و دیگر تفصیلات

*2182: باؤ اختر علی: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں اس وقت ماحولیاتی آلودگی کا لیول کتنا ہے؟

(ب) محکمہ نے پچھلے دو سالوں کے دوران ضلع لاہور میں آلودگی کو کم کرنے کے لئے کون کون سے اقدامات اٹھائے ہیں اور ان اقدامات سے کتنے فیصد آلودگی میں کمی واقع ہوئی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) لاہور شہر میں فضائی آلودگی کا بڑا سبب پرانے ٹو سٹروک رکشے اور ڈیزل گاڑیوں سے خارج ہونے والا دھواں ہے۔ تاہم اس کے اثرات مصروف شاہراؤں کے قرب و جوار تک محدود ہیں جبکہ رہائشی علاقوں میں اہم گیسیں، یعنی کاربن مونو آکسائیڈ (CO) اور سلفر ڈائی آکسائیڈ (SO2) National Environmental Quality Standard (NEQS) کے اندر ہیں تاہم گرد و غبار کا لیول تمام مقامات پر NEQS سے زیادہ ہے۔

(ب) لاہور شہر میں فضائی آلودگی کا باعث بننے والی 240 سٹیل ملوں کا سروے مکمل کرنے کے بعد ان کو پنجاب تحفظ ماحول قانون 1997 کے تحت Environmental Protection Order جاری ہو چکے ہیں۔ مزید مقامی طور پر ڈسٹرکٹ آفس تحفظ ماحول نے ٹائروں کو بطور ایندھن استعمال کرنے والی 43 سٹیل ملوں کے خلاف کارروائی کی اور 23 ملوں کو seal کیا محکمہ تحفظ ماحول کی کارروائی کے نتیجے میں 63 ملوں نے فضائی آلودگی کو کنٹرول کرنے والے آلات نصب کر لئے ہیں۔

فضائی آلودگی کا باعث بننے والے Pyrolysis Plant جو ٹائروں سے تیل نکالتے اور ٹائر کاربن تیار کرتے ہیں ان میں سے 14 غیر قانونی کارخانوں کو بند کر دیا گیا ہے اور بقیہ کے خلاف کارروائی جاری ہے۔ محکمہ تحفظ ماحول کی کاوشوں کے نتیجے میں واسا لاہور Sewerage Treatment Plant لگانے کے منصوبوں پر کام کر رہا ہے۔ شمالی لاہور کے لئے ٹریٹمنٹ پلانٹ شاد باغ کے قریب جبکہ مغربی لاہور کے لئے ٹریٹمنٹ پلانٹ سبزہ زار کے قریب لگانے کی منصوبہ بندی ہو رہی ہے۔ لاہور کینال میں پڑنے والے گندے پانی کے 32 نالوں کو مکمل طور پر ختم کر دیا گیا ہے۔ گاڑیوں کی آلودگی کے کنٹرول کے لئے 2012-13 میں 5600 گاڑیوں کے چالان کئے گئے۔

ہسپتال ویسٹ مینجمنٹ کے سلسلے میں کارروائی کے نتیجے میں، 213 ہسپتال اور لیبارٹریاں جراثیمی فضلے کو سائنسی بنیادوں پر تلف کر رہی ہیں۔ اس سے پہلے یہ خطرناک فضلہ عام کوڑے کے ساتھ ہی پھینکا جاتا تھا ہسپتال ویسٹ ری سائیکل کرنے والے 25 کارخانوں کے خلاف کارروائی کی گئی۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا محکمہ اس حوالے سے کوئی اقدامات کر رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں سمجھ نہیں سکا معزز ممبر اپنا سوال دہرا دیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ آپ ہاؤس کو بتائیں کہ جز (الف) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ National Environmental Quality Standard سے گرد و غبار کا لیول ابھی تک high بتایا ہے۔ اس کے متعلق محکمہ کیا اقدامات کر رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گولی لاٹھی کی سرکار نہیں چلے گی، نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! یہ بہت اچھا سوال ہے۔ اس پر میں بہت کچھ بولنا چاہتا ہوں اگر میرے یہ معزز ممبران بھائی بیٹھ جائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ جواب دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "نو، نو" کی نعرہ بازی)

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! ماحولیاتی آلودگی کا جو problem ہے اس میں فاسفیٹ maximum contribute کر رہی ہے۔ اس میں ٹو سٹروک رکشے بھی کافی contribute کر رہے تھے۔ ان کے بڑے negative اثرات تھے۔ اب ٹو سٹروک رکشے ختم کئے جا رہے ہیں جن کی جگہ فور سٹروک رکشے آ گئے ہیں اور میٹرو بس آ گئی ہے۔ انشاء اللہ ہماری environment بہت بہتر ہو جائے گی۔ اس وقت موجودہ حالات میں جب میں آپ سے بات کر رہا

ہوں تو NEQS latest جو ہمارے لاہور کے indicators ہیں وہ میرے پاس ہیں۔ نائٹروجن ڈائی آکسائیڈ کے مائیکروز فی مکعب فٹ 80 ہونے چاہئیں شاہدرہ میں 120 ہیں جو بہت زیادہ ہیں اور اسی طرح مختلف جگہوں پر مختلف ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گرتی ہوئی دیواروں کو ایک دھکا اور دو" اور "گولی لاٹھی کی سرکار نہیں چلے گی،
نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، باؤاختر علی صاحب!

باؤاختر علی: جناب سپیکر! انہوں نے جواب (ب) میں یہ فرمایا ہے کہ 240 سٹیل ملیں پورے لاہور میں ہیں۔ آپ اس بات سے اندازہ لگائیں کہ لاہور میں پی پی۔144 میں ہی صرف 98 سٹیل ملیں ہیں۔ اس جواب کے مطابق 43 ملوں کو notices جاری کئے گئے ہیں جبکہ ماحولیاتی آلودگی کی وجہ سے عوام دمہ اور ٹی بی جیسے امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں جن کی تعداد پانچ لاکھ ہے۔ ان ملوں کے علاوہ ٹو سٹروک رکشے اور ڈیزل بسیں بھی ماحولیاتی آلودگی پھیلا رہی ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار نے play cards دکھائے)

جناب قائم مقام سپیکر: آپ سب play cards نیچے کریں۔

باؤاختر علی: جناب سپیکر! انہوں نے اپنے جواب میں یہ کہا ہے کہ ہمارے پاس ماحول کی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے آٹھ انسپکٹر ہیں جن میں سے پانچ انسپکٹر ڈینگی مہم پر لگے ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب! آپ کا سوال کیا ہے؟

باؤاختر علی: میرا سوال یہ ہے کہ کیا آٹھ انسپکٹر پورے لاہور کو کنٹرول کرنے کے لئے کافی ہیں اور کیا محکمہ تحفظ ماحول انسپکٹروں کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: کیا آپ کا محکمہ انسپکٹروں کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گرتی ہوئی دیواروں کو ایک دھکا اور دو" کی نعرہ بازی)

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! ہم نے فضائی آلودگی کا باعث بننے والی تمام سٹیل ملوں کے خلاف کارروائی کی ہے سوائے ان کے جنہوں نے فضائی آلودگی کو کنٹرول کرنے

والے آلات نصب کروائے ہوئے ہیں۔ اس معاملہ پر محکمہ اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہا ہے۔ معزز ممبر ہمارے پاس آ جائیں جہاں پر یہ ہماری مدد کر سکتے ہیں تو یہ ضرور کریں۔ ہم ان کے ساتھ جائیں گے اور ان کی مدد بھی لیں گے اور معاملات کو حل کر کے انشاء اللہ ماحول کو صاف کریں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "نو، نو" کی نعرہ بازی)

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! کیا محکمہ کا انسپکٹروں کی تعداد بڑھانے کا ارادہ ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! محکمہ کا مزید بھرتیوں کا ارادہ ہے اور اس حوالے سے کام ہو رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ باؤ اختر صاحب! محکمہ کا مزید بھرتیوں کا ارادہ ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ لاہور میں مختلف جگہوں پر Sewerage Treatment Plants لگائے جا رہے ہیں جن میں سے ایک شمالی لاہور کے لئے اور ایک مغربی لاہور میں لگایا جا رہا ہے۔ کیا منسٹر صاحب بتا سکتے ہیں کہ یہ دونوں plants اب functional ہو چکے ہیں یا process میں ہیں اور کب تک ان پر کام مکمل کر لیا جائے گا؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گرتی ہوئی دیواروں کو ایک دھکا اور دو" اور "گولی لاٹھی کی سرکار نہیں چلے گی،
نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں پورے پنجاب اور خاص طور پر بڑے شہروں کی environment کی detail دیتا ہوں۔ چیف منسٹر صاحب نے ایک کمیٹی قائم کی تھی جس کا کام ماحول کو آلودہ کرنے والی انڈسٹریز کی نشاندہی کرنا تھا۔ اس پر کمیٹی نے انڈسٹریز پر search کی کہ جو انڈسٹریز ماحول کو آلودہ کر رہی ہیں اور health human کے لئے injurious ہیں۔ اس search کے بعد کمیٹی نے 279 انڈسٹریز کو mark کیا اور رپورٹ چیف منسٹر صاحب کو submit کر دی گئی ہے۔ ان انڈسٹریز کو ہم شہر سے باہر نکالیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار نے play cards اوپر اٹھائے رکھے)

جناب قائم مقام سپیکر: آپ play cards نیچے کریں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! Sewerage Treatment Plants کہاں کہاں کام کر رہے ہیں؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "ٹھاہ، ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں ان کا سوال نہیں سمجھ سکا۔ معزز ممبر مجھ سے مل لیں۔ میں انہیں تفصیل فراہم کر دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی باؤ اختر علی صاحب کا ہے۔ جی، باؤ اختر علی صاحب!

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2183 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: دھواں چھوڑتی گاڑیوں کے چالان و دیگر تفصیلات

*2183: باؤ اختر علی: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے چالان کرنے کے لئے محکمہ کا کتنا عملہ تعینات ہے؟

(ب) مذکورہ ملازمین نے 13-2012 کے دوران کتنی دھواں چھوڑتی گاڑیوں کے چالان کئے اور ان سے کتنی رقم حکومت کے خزانے میں جمع ہوئی؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول کے ضلعی آفس لاہور میں کل آٹھ انسپکٹر تعینات ہیں جن میں سے پانچ انسپکٹر انسداد ڈینگی مہم پر کام کر رہے ہیں اور دو انسپکٹر ماحولیاتی آلودگی سے متعلق شکایات، معائنہ، کارروائی اور عدالتی کیسز پر مامور ہیں جبکہ ایک انسپکٹر ٹریفک پولیس لاہور کے ہمراہ گاڑیوں سے پیدا ہونے والی آلودگی کو چیک کرنے اور اس کے خلاف کارروائی میں مصروف ہے۔

(ب) محکمہ تحفظ ماحول کے انسپکٹر نے ٹریفک پولیس کے عملہ کے ساتھ مل کر 13-2012 میں کل 5600 گاڑیوں کے چالان کئے اور -/14,06,650 روپے جرمانے کی مد میں حکومتی خزانے میں جمع ہوئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آپ نے دو انسپکٹر تعینات کئے ہوئے ہیں اور 5600 کے قریب گاڑیوں کے چالان ہوئے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: باؤ اختر علی صاحب! آپ کا یہ سوال میں pending کر دیتا ہوں۔ اگلا سوال ملک محمد جاوید اقبال اعوان صاحب کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب اویس قاسم خان صاحب کا ہے۔۔۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید طارق یعقوب صاحب کا ہے۔

سید طارق یعقوب: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2286 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع منڈی بہاؤالدین: کالونی شوگر ملز کے ویسٹیج کو سیم نالہ میں گرانے سے بیماریوں کے پھیلنے کی تفصیلات

*2286: سید طارق یعقوب: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کالونی شوگر ملز واقع کرمانوالہ تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین نے شوگر ملز کے ساتھ الکوحل کشید کرنے کا پلانٹ بھی لگا رکھا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کھلے سیم نالہ میں الکوحل کی wastage گرانے سے آبی حیات ختم ہو رہی ہے اور زہریلی گیس اور زہر آلودہ انتہائی بدبودار فضلہ کی وجہ سے تقریباً پچیس گاؤں کے باشندوں کا جینا دوبھر ہے اور طرح طرح کی بیماریاں پھیل رہی ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ نے عوام اور آبی حیات کو بچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ کالونی شوگر ملز واقع کرمانوالہ تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین میں شوگر ملز کے ساتھ الکوحل کشید کرنے کا پلانٹ بھی لگا رکھا ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بھی درست ہے کہ کالونی شوگر ملز واقع کرمانوالہ تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین کے بدبودار فضلہ کی وجہ سے آبی حیات و دیگر گاؤں متاثر ہونے کا اندیشہ ہے۔

(ج) محکمہ تحفظ ماحول نے کالونی شوگر ملز اینڈ ڈسٹلری کرمانوالہ کے خلاف کارروائی کا آغاز 2007 میں کیا۔ مختلف اوقات میں کالونی شوگر ملز اینڈ ڈسٹلری کے ویسٹیج کے نمونہ جات ماحولیاتی لیبارٹری لاہور کو بھجوائے گئے اور ان کے تجزیے سے ثابت ہوا کہ یہ

بہت آلودہ ہیں۔ ڈائریکٹر جنرل پنجاب انوائرنمنٹ پروٹیکشن ایجنسی لاہور کے حکم کے مطابق کالونی شوگر ملز اینڈ ڈسٹلری کرمانوالہ کے مالکان کو ذاتی شنوائی کا نوٹس جاری کیا گیا۔ ان کو ہدایات جاری کی گئیں کہ اپنا ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب کریں جس سے آلودگی کو کنٹرول کیا جا سکے لیکن کالونی شوگر اینڈ ڈسٹلری کے مالکان نے ایسا کوئی پلانٹ نصب نہ کیا جس کی بناء پر ان کو انوائرنمنٹ پروٹیکشن آرڈر جاری کیا گیا۔ ان کے خلاف کیس انوائرنمنٹ ٹربیونل لاہور میں بھیج دیا گیا۔ جس کی آخری تاریخ 2013-11-25 تھی۔

سید طارق یعقوب: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محرک اپنے سوال کے جواب سے مطمئن ہیں۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔ ڈاکٹر صاحب بات نہیں کرنا چاہتے لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان کا ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2794 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شاپنگ بیگز کے استعمال پر پابندی لگانے کی تفصیلات

*2794: **لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پلاسٹک بیگ کے بے تحاشا استعمال سے انسانی صحت کا نقصان اور ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے؟

(ب) حکومت پلاسٹک بیگ کے بے جا اور بے تحاشا استعمال پر قابو پانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ج) کیا حکومت ہر قسم کے شاپنگ بیگز کے استعمال پر پابندی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر تحفظ ماحول(کرنل(ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) یہ درست ہے کہ پلاسٹک بیگ کے بے تحاشا استعمال سے انسانی صحت کو نقصان اور ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ کا سبب ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے پولی تھین شاپنگ بیگز کے بننے ،فروخت اور اس کے استعمال کو regulate کرنے کے لئے 2002 میں پنجاب پولی تھین بیگ آرڈیننس اور 2004 میں اس کے رولز بنائے تھے۔ جن کے تحت کالے شاپنگ بیگز پر مکمل طور پر پابندی اور دیگر شاپنگ بیگز کے لئے پندرہ مائیکرون سے زیادہ thickness ہونا ضروری قرار دی گئی۔ محکمہ تحفظ ماحول صوبہ بھر میں اپنے ضلعی سٹاف کے ذریعے پولی تھین بیگ 2002 اور رولز 2004 پر عملدرآمد کروارہاہے اور خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی بھی کی جارہی ہے محکمہ تحفظ ماحول نے موجودہ قانون کو مؤثر بنانے کے لئے ترامیم وضع کی ہیں جس میں شاپنگ بیگ کا وزن کم از کم پندرہ مائیکرون سے بڑھا کر تیس مائیکرون کر دیا جائے گا اور سزا تین ماہ سے بڑھا کر چھ ماہ جبکہ جرمانہ پچاس ہزار سے بڑھا کر۔/3,50,000 روپے تجویز کیا گیا ہے۔

(ج) حکومت پنجاب کا پولی تھین شاپنگ بیگز پر یکمشت پابندی لگانے کا فوری ارادہ نہ ہے کیونکہ مختلف اشیاء کی ترسیل کرنے کے لئے فی الوقت کوئی اور مناسب متبادل سستا انتظام نہ ہے۔ مزید یہ کہ صوبہ بھر میں شاپنگ بیگ بنانے والی انڈسٹری سے بہت سے لوگوں کا روزگار وابستہ ہے، جن کی بے روزگاری کا معاملہ بھی زیر غور لانا ضروری ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل(ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! میں اپنے سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب! کیا آپ جواب سے مطمئن ہیں؟

لیفٹیننٹ کرنل(ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! جی، میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محرک اپنے سوال کے جواب سے مطمئن ہیں۔ اگلا سوال بھی لیفٹیننٹ کرنل(ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان صاحب کا ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2795 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: سلنڈرز میں گیس بھرنے والی ایجنسیوں کی بھرمار و دیگر تفصیلات

*2795: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے تمام قصبوں، گلیوں بازاروں میں سلنڈر میں گیس بھرنے والی ایجنسیاں بن گئی ہیں جو کہ بہت خطرناک ہیں؟

(ب) کیا ان ایجنسیوں پر گھریلو سلنڈرز کے علاوہ رکشوں اور کاروں میں بھی گیس بھری جاتی ہے؟

(ج) کیا ایجنسیوں کے مالکان ایجنسیوں کے لائسنس رکھتے ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ٹوبہ ٹیک سنگھ میں خطرناک کاروبار کرنے والے ایجنسیوں کے مالکان کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) یہ درست ہے کہ بعض جگہوں پر گیس سلنڈر بھرنے والی ایجنسیاں بن گئی ہیں۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ ان ایجنسیوں میں گھریلو سلنڈر کے علاوہ رکشوں و گاڑیوں کے سلنڈروں میں بھی گیس بھری جاتی ہے۔

(ج) سروے کے دوران ان ایجنسیوں کے پاس گیس کمپنیوں کی ڈیلر شپ پائی گئی تاہم ضلعی حکومت و دیگر سرکاری محکموں کی طرف سے ان کے پاس لائسنس موجود نہ تھے۔

(د) ضلعی آفیسر تحفظ ماحول، ٹوبہ ٹیک سنگھ نے اب تک بارہ مالکان کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے تحت ان کی غیر قانونی دکانیں seal کر دی ہیں اور ان کا سامان قبضہ میں لے کر سرکاری مال خانے میں جمع کروادیا ہے جبکہ دو مالکان کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے کیس عدالت میں بھیج دیئے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ مزید کارروائی جاری ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! میں اپنے اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب اس سوال کے جواب سے بھی مطمئن ہیں۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔۔۔ محترمہ سوال نہیں کرنا چاہتیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خان کا ہے۔ ان کی طرف سے کہا گیا ہے کہ اس کو pending کر دیا جائے لہذا یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ نبیلہ حاکم علی خان کا ہے۔ اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک ذوالقرنین ڈوگر صاحب کا ہے۔

ملک ذوالقرنین ڈوگر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3062 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع شیخوپورہ و ننکانہ صاحب: نالہ ڈیک میں گرنے والا فیکٹریوں و کارخانوں کا زہر آلود پانی و دیگر تفصیلات

*3062: **ملک ذوالقرنین ڈوگر:** کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نالہ ڈیک جو کہ ضلع شیخوپورہ اور ضلع ننکانہ صاحب سے گزر کر سیّد والا کے مقام پر دریائے راوی میں گرتا ہے۔ اس نالہ میں فیکٹریوں اور کارخانوں کا زہر آلود پانی ڈال دیا گیا ہے جو کہ انسانی صحت کے لئے انتہائی مضر ہے؟

(ب) کیا محکمہ اس کے تدارک کے لئے کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے اور اب تک کئے جانے والے اقدامات کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ج) نالہ ڈیک میں گندہ پانی ڈالنے والی فیکٹریوں اور کارخانوں کی تفصیل اور ان کے مالکان کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) یہ درست ہے کہ نالہ ڈیک جو کہ ضلع شیخوپورہ اور ننکانہ صاحب سے گزر کر سیّد والا کے مقام پر دریائے راوی میں گرتا ہے۔ اصل میں یہ بنیادی طور پر ایک سیم نالہ ہے جو کہ اب مکمل طور پر Industrial Waste Water Channel میں تبدیل ہو چکا ہے۔ ضلع شیخوپورہ سے 23 فیکٹریوں کا پانی باڑیاں والا ڈرین میں اور تین فیکٹریوں کا پانی چیچو کی ملیاں

ڈرین میں ڈالا جا رہا ہے۔ آخر میں دونوں ڈرینوں کا پانی نالہ ڈیک میں ڈالا جا رہا ہے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ضلع ننکانہ صاحب میں کوئی ایسی فیکٹری یا کارخانہ نہیں ہے جس کا زہر آلود پانی اس نالہ ڈیک میں گرتا ہے۔

(ب) محکمہ ہذا نے ضلع شیخوپورہ میں واقع تمام فیکٹریوں کے خلاف تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے سیکشن 16 کے تحت کارروائی کی ہے جو کہ مختلف مراحل میں ہے۔ کارروائی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ملک ذوالقرنین ڈوگر: جناب سپیکر! میں اپنے اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محرک اپنے سوال کے جواب سے مطمئن ہیں۔ اگلا سوال سید محمد محفوظ مشہدی صاحب کا ہے

سید محمد محفوظ مشہدی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3379 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع منڈی بہاؤالدین میں صنعتی پانی کو صاف کرنے کے منصوبہ جات کی تفصیل

*3379: **سید محمد محفوظ مشہدی:** کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) غیر شفاف صنعتی پانی کو شفاف بنانے کے لئے ضلع منڈی بہاؤالدین میں کتنے فلٹریشن پلانٹ کہاں کہاں لگائے گئے؟

(ب) اگر ان فلٹریشن پلانٹس کی تعداد میں اضافہ کی تجویز ہے تو کن جگہوں پر یہ پلانٹس لگائے جائیں گے؟

(ج) جو فلٹریشن پلانٹس لگائے گئے ہیں کیا ان کی صفائی ستھرائی سمیت دیگر معاملات وقت پر سر انجام پائے ہیں؟

(د) ماحولیاتی آلودگی سے پھیلنے والی امراض کیا ہیں اور ان کے تدارک کے لئے ضلع منڈی بہاؤالدین میں کون سے اقدامات محکمہ کی طرف سے اٹھائے گئے ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) غیر شفاف صنعتی پانی کو شفاف بنانے کے لئے ضلع منڈی بہاؤالدین میں کوئی بھی (ٹریٹمنٹ) فلٹریشن پلانٹ نہیں لگایا گیا۔

(ب) فلٹریشن (ٹریٹمنٹ) پلانٹس دوجگہوں پر بہت ضروری ہیں (1) شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین (2) کالونی شوگر ملز اینڈ ڈسٹلری، کرمانوالہ تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین۔

(ج) کوئی بھی ٹریٹمنٹ فلٹریشن پلانٹ نہیں لگایا گیا ہے۔

(د) کالونی شوگر ملز اینڈ ڈسٹلری سے نکلنے والا غیر شفاف پانی ڈرین میں بغیر ٹریٹ کئے ڈال دیا جاتا ہے جو کہ تقریباً بائیس گاؤں سے ہوتی ہوئی دریائے چناب میں گرتی ہے جس کی وجہ سے لوگوں میں ہیپاٹائٹس، پیٹ کی بیماریوں اور مویشیوں میں بھی پانی پینے سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے تدارک کے لئے محکمہ تحفظ ماحول نے دونوں ملز کے کیسز پنجاب انوائرنمنٹ پروٹیکشن ایکٹ 1997 (Amended-2012) کے تحت مکمل کر کے Punjab Environment Tribunal Lahore میں قانونی کارروائی کے لئے بھیج دیئے ہیں۔

سید محمد محفوظ مشہدی: جناب سپیکر! میں اپنے اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محرک اپنے سوال کے جواب سے مطمئن ہیں۔ اب تمام سوالات ختم ہوتے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

(جوایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: فیکٹریوں میں ٹائر جلانے سے فضائی آلودگی میں اضافہ ودیگر تفصیلات

*1033: ڈاکٹر مراد راس: کیاوزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ افشاں پارک احمد ٹاؤن نزد بھٹہ عبدالحمید داروغہ والا لاہور میں متعدد ایسی سٹیل ملز ہیں جن میں ٹائر جلائے جاتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان فیکٹریوں میں ٹائر جلانے سے فضائی آلودگی میں بے حد اضافہ ہو گیا ہے جس سے علاقے کے لوگوں میں موذی وبائی امراض تیزی سے پھیل رہی ہیں؟

(ج) محکمہ تحفظ ماحول نے مذکورہ علاقے میں فضائی آلودگی کو چیک کرنے کے لئے کوئی visit کیا، اگر ہاں تو وہاں پر فضائی آلودگی میں کس حد تک اضافہ نوٹ کیا گیا؟

(د) محکمہ تحفظ ماحول نے ان فیکٹریوں / سٹیل ملز کے خلاف پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنی دفعہ چالان کئے اور کتنی فیکٹریوں کو بند کیا؟

(ہ) کیا حکومت ان فیکٹریوں کو آبادی والے علاقے سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا کوئی دوسرا تدارک کرنے پر غور کر رہی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ تحفظ ماحول لاہور کے سروے کے مطابق افشاں پارک، احمد ٹاؤن، مومن پورہ روڈ اور گلبہار روڈ پر تقریباً 35 سٹیل ملز کام کر رہی ہیں۔ گیس کی لوڈشیڈنگ اور کمی کی وجہ سے یہ مل مالکان پاؤڈر کوئلہ اور ٹائر وغیرہ کو بطور ایندھن استعمال کرتے ہیں۔

(ب) ان فیکٹریوں میں جلائے جانے والے ٹائر، ربڑ اور کوئلہ سے فضائی آلودگی پیدا ہوتی ہے تاہم محکمہ تحفظ ماحول کو اس علاقے میں موذی و وبائی امراض کے پھیلنے کی کوئی اطلاع موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) محکمہ تحفظ ماحول لاہور نے مذکورہ علاقے میں سٹیل ملوں سے پیدا ہونے والی فضائی آلودگی کو چیک کرنے کے لئے متعلقہ فیکٹریوں کا معائنہ کیا اور اس علاقے میں موجود 35 سٹیل ملز سے پیدا ہونے والی فضائی آلودگی کا جائزہ لیا۔ معائنہ کے دوران یہ پایا گیا کہ فیکٹری مالکان نے کوئلہ

اور ٹائر کے جلنے سے پیدا ہونے والی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے کوئی مناسب اقدامات نہ کئے ہیں جس سے علاقے میں فضائی آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

(د) سٹیل ملز میں پرانے ٹائر، ربڑ اور پاؤڈر کوئلہ کا استعمال ماضی قریب میں شروع ہوا جب بجلی اور گیس کی لوڈ شیڈنگ میں بہت زیادہ اضافہ ہوا۔ محکمہ تحفظ ماحول لاہور نے مذکورہ علاقے میں واقع 35 سٹیل ملوں کا تفصیلی معائنہ کیا اور ان فیکٹریوں سے پیدا ہونے والی آلودگی کی مفصل رپورٹس تیار کیں جس پر محکمہ تحفظ ماحول پنجاب کی جانب سے تحفظ ماحول کے قانون مجریہ 1997 (ترمیمی 2012) کی دفعہ (1)16 کے تحت کارروائی کرتے ہوئے 26 فیکٹریوں کو اپنی آلودگی کنٹرول کرنے کے لئے Environmental Protection Order (EPO) جاری ہو چکے ہیں۔

EPO میں دی گئی ہدایات پر عمل نہ کرنے کی صورت میں، ان فیکٹریوں کے کیسز عدالتی کارروائی کے لئے تحفظ ماحول ٹربیونل کو بھیجے جائیں گے۔ چار فیکٹریوں کے کیسز پہلے ہی عدالتی کارروائی کے لئے تحفظ ماحول ٹربیونل کو بھجوا دیئے گئے ہیں۔ 9 سٹیل ملز کو مندرجہ بالا ایکٹ کے تحت دوبارہ hearing notice جاری ہو چکے ہیں۔

(ہ) محکمہ تحفظ ماحول لاہور ان فیکٹریوں کے خلاف قانون تحفظ ماحول 1997 (ترمیمی 2012) کے تحت کارروائی کر رہا ہے۔ ان فیکٹریوں کا محکمہ کی ہدایات پر عمل کرنے کے نتیجے میں، آلودگی میں خاطر خواہ کمی آئے گی۔

لاہور: افشاں پارک احمد ٹاؤن میں فیکٹریوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1034: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) افشاں پارک احمد ٹاؤن نزد بھٹہ عبدالحمید داروغہ والا لاہور میں فیکٹریوں، سٹیل ملز کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) یہ فیکٹریاں / سٹیل ملز کب سے مذکورہ علاقہ میں قائم ہیں، علیحدہ علیحدہ فیکٹری وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) یہ فیکٹریاں / سٹیل ملز کن کن کی ملکیت ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان فیکٹریوں میں ٹائر جلائے جاتے ہیں جس سے فضائی آلودگی میں بے انتہا اضافہ ہو گیا ہے؟

(ہ) کیا حکومت پنجاب مذکورہ مسئلے کا سنجیدگی سے حل نکالنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ علاقے کے لوگوں کو اس گھمبیر مسئلہ سے چھٹکارا دلوایا جاسکے؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول کے سروے کے مطابق افشاں پارک، احمد ٹاؤن، مومن پورہ، گلبہار روڈ پر تقریباً 35 کے قریب سٹیل ملز کام کر رہی ہیں۔

(ب) مطلوبہ تفصیل Annex A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ۔ایضاً۔

(د) محکمہ تحفظ ماحول کے سروے کے مطابق سوئی گیس کی لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے ان فیکٹریوں میں ٹائر اور پاؤڈر کوئلہ جلایا جاتا ہے اور اس سے پیدا ہونے والی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے مناسب اقدامات نہ ہیں جس کی وجہ سے آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

(ہ) محکمہ تحفظ ماحول نے مذکورہ علاقے میں واقع 35 فیکٹریوں / سٹیل ملوں کے تفصیلاً معائنے / سروے کے بعد تحفظ ماحول کے قانون کی دفعہ (1)16 کے تحت کارروائی کا آغاز کیا۔ آلودگی پیدا کرنے والی 28 فیکٹریوں کو ذاتی شنوائی کا موقع فراہم کرنے کے بعد Environment Protection Order (EPO) جاری ہو چکے ہیں جس میں انہیں ٹائر اور پاؤڈر کوئلہ جلانے سے منع کیا گیا ہے اور انہیں دھوئیں کو کنٹرول کرنے والی ٹیکنالوجی کو استعمال کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ آلودگی پھیلانے والے کارخانوں کے خلاف قانونی کارروائی عملاً جاری رہے گی۔

ضلع فیصل آباد: فیکٹریوں، کارخانوں میں واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹس لگوانے کی تفصیلات

*1244: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں ایسی فیکٹریوں، کارخانوں اور دیگر اداروں کے نام بتائیں جنہوں نے used پانی کے لئے واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ نہ لگوائے ہوئے ہیں، ان کے نام، مالکان کے نام اور جگہ کی تفصیل بتائیں؟

(ب) ان کا سال 2012 اور 2013 کے دوران محکمہ نے کتنی دفعہ وزٹ کیا ہے اور ہر دفعہ ان کے خلاف کیا ایکشن کس بناء پر لیا اور ان کو کتنا کتنا جرمانہ کیا؟

(ج) کیا حکومت ان فیکٹریوں / کارخانوں اور دیگر صنعتی اداروں کو واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کے احکامات جاری کرنے اور اس کو اس سلسلہ میں ensure کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) ضلع فیصل آباد میں ٹوٹل 329 ایسی فیکٹریاں ہیں جو used پانی (ویسٹ واٹر) پیدا کرتی ہیں۔ ان میں سے چودہ عدد فیکٹریوں نے اپنے استعمال شدہ پانی کو ٹریٹ کرنے کے لئے ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگا رکھے ہیں۔(Annex-I) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے جبکہ 315 عدد فیکٹریاں، کارخانے ایسے ہیں جنہوں نے استعمال شدہ پانی ٹریٹمنٹ کرنے کا انتظام نہ کیا ہے فیکٹری / کارخانے کا نام، مالک کا نام اور جگہ / پتا کی تفصیلات (Annex-II) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) ادارہ تحفظ ماحول فیصل آباد نے مختلف فیکٹریوں / کارخانوں کے سال 2012 میں 34 وزٹ سائیڈ انسپکشن رپورٹ (SIR) تیار کرنے کے لئے کئے۔ سال 2013 میں 207 وزٹ سائیڈ انسپکشن رپورٹ (SIR) تیار کرنے لئے اور 53 وزٹ ویسٹ واٹر سیمپل لینے کے لئے کئے ہیں 213 فیکٹریوں کی رپورٹ ادارہ تحفظ ماحول پنجاب میں موصول ہونے کے بعد 182 فیکٹریوں کو ماحول ایکٹ 1997 (ترمیم شدہ 2012) کے سیکشن 16 کے تحت انوائرمینٹل پروٹیکشن آرڈرز (EPO,s) جاری ہو چکے ہیں جس میں انہیں 180 دن کا وقت آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے دیا گیا ہے۔ اگر ان فیکٹریوں نے محکمہ تحفظ ماحول کی ہدایت پر عملدرآمد نہ کیا تو ان فیکٹریوں کے خلاف کیسز بنا کر انوائرمینٹل ٹربیونل میں دائر کر دیئے جائیں گے۔ جہاں پر انوائرمینٹل ٹربیونل کو ایکٹ کی دفعہ 17 کے تحت 50 لاکھ تک جرمانہ کرنے کا اختیار حاصل ہے جبکہ بقیہ 31 فیکٹریوں کے خلاف تحفظ ماحول ایکٹ 1997 (ترمیم شدہ 2012) کے سیکشن 16 کے تحت کارروائی جاری ہے۔

(ج) حکومت ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹس تنصیب کروانے کا مکمل ارادہ رکھتی ہے۔ فیصل آباد کی جن 182 عدد فیکٹریوں / کارخانوں کو EPO,s جاری کئے گئے ہیں ان کو ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ / ٹریٹمنٹ فسیلٹی لگانے کی ہدایت جاری کی گئی ہیں۔ (Annex-III)

ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ باقی ماندہ فیکٹریوں کے خلاف محکمہ ہذا میں مرحلہ وار کارروائی کی جارہی ہے اس طرح محکمہ ہذا اپنے فرائض کو بخوبی سرانجام دے رہا ہے۔

ضلع جہلم: فیکٹریوں کی جانب سے ماحول میں آلودگی پیدا کرنے کے باعث کئے گئے چالانوں کی تفصیلات

*1328: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع جہلم میں 13-2012 کے دوران کتنی فیکٹریوں / کارخانوں کی جانب سے ماحول میں آلودگی پیدا کرنے کی وجہ سے چالان کئے گئے؟

(ب) کیا محکمہ نے ان فیکٹریوں کو ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کے لئے کوئی نوٹسز جاری کئے ہیں، اگر نہیں تو جاری کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) 13-2012 کے دوران ضلعی افسر تحفظ ماحول جہلم نے 97 کارخانوں کا سروے کیا جن میں سے 25 کارخانوں کو تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے سیکشن 16 کے تحت Environment Protection Order جاری کر دیئے گئے اور ان کو تحفظ ماحول کے لئے ہدایات جاری کی گئیں اور اس مقصد کے لئے وقت دیا گیا ان میں سے 14 کارخانوں نے مقررہ وقت میں ہدایات پر عملدرآمد نہ کیا لہذا ان کے کیسز انوائرمینٹل ٹربیونل میں دائر کر دیئے گئے جو کہ ٹربیونل میں زیر سماعت ہیں۔ باقی 9 کارخانوں کا وقت مکمل ہونے کے بعد Environment Protection Order کی عدم تعمیل کی صورت میں ان کے کیسز ٹربیونل میں دائر کر دیئے جائیں گے جبکہ 97 سے بقیہ 72 کارخانوں کے خلاف تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے تحت کارروائی جاری ہے۔ ان کو ذاتی شنوائی کا موقع دینے کے بعد تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے سیکشن 16 کے تحت Environment Protection Order جاری کئے جائیں گے۔

(ب) جی ہاں! ان تمام کارخانوں کے خلاف ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کے لئے ہی کارروائی جاری ہے۔ اب تک میسرز پاکستان ٹوبیکو کمپنی اور آئی سی آئی سوڈا ایش نے ٹریٹمنٹ پلانٹ لگالئے ہیں۔

ضلع فیصل آباد: تحصیل تاندلیانوالہ میں فضائی آلودگی کی تفصیلات

*1573: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا ضلع فیصل آباد خاص کر تحصیل تاندلیانوالہ میں فضائی آلودگی اور گندے پانی کا سروے کروایا گیا ہے تو اس کی رپورٹ نیز یہ سروے کب کروایا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ فضائی آلودگی اور گندے پانی کی وجہ سے ہیپاٹائٹس کی امراض پھیل رہی ہیں؟

(ج) جن علاقہ جات کا فضائی آلودگی کا لیول مقررہ لیول سے زیادہ ہے اس پر محکمہ نے کیا ایکشن لیا اور اس کے کیا نتائج آئے ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) ضلع فیصل آباد بشمول تاندلیانوالہ ٹاؤن میں ادارہ تحفظ ماحول فیصل آباد نے فضائی آلودگی اور گندے پانی کی بابت 2013 میں تفصیلی سروے کیا ہے۔ سروے کے دوران ماحولیاتی آلودگی کا سبب بننے والی 230 فیکٹریوں کی تفصیلاً انسپکشن رپورٹس مرتب کی گئیں۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں 29 مدوآنہ سمندری ڈرین سے گندے پانی کے اور 80 عدد فیکٹریوں کے آلودہ پانی کے نمونوں کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ نیز ڈجکوٹ اور ماموں کانجن / تاندلیانوالہ کی حدود اور سمندری ڈرین کی حدود کے ارد گرد سے پینے والے پانی / زمینی پانی کے 72 نمونوں کا تجزیہ کیا گیا۔ لیبارٹری کی تجرباتی رپورٹ کے مطابق فیکٹریوں کے خارج کردہ آلودہ پانی کی کوالٹی قومی ماحولیاتی معیاروں سے متجاوز ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ فیصل آباد کا زمینی پانی حل شدہ نمکیات کی وجہ سے قدرتی طور پر قومی ماحولیاتی معیاروں کے مطابق پینے کے قابل نہیں ہے۔

محکمہ ہذا نے ضلعی آفیسر تحفظ ماحول فیصل آباد کی رپورٹ کی روشنی میں 230 فیکٹریوں کے خلاف پنجاب تحفظ ماحول ایکٹ مجریہ 1997 (ترمیمی 2012) کے تحت کارروائی کرتے ہوئے نوٹس جاری کئے جن میں سے 184 فیکٹریوں کو آلودگی کنٹرول کرنے کے احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں۔ تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ 46 کے خلاف کارروائی جاری ہے نیز مذکورہ 230 فیکٹریوں کے علاوہ آلودگی کا سبب بننے والی بقایا فیکٹریوں کا سروے جاری ہے اور ان کے خلاف بھی حسب ضابطہ کارروائی کی جائے گی۔ محکمہ ہذا کی

کوششوں سے چودہ فیکٹریوں کے علاوہ آلودگی کا سبب بننے والی بقایا فیکٹریوں کا سروے جاری ہے اور ان کے خلاف بھی حسب ضابطہ کارروائی کی جائے گی۔ محکمہ ہذا کی کوششوں سے چودہ فیکٹریوں نے اپنے آلودہ پانی کو صاف کرنے کے ٹریٹمنٹ پلانٹ لگا لئے ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ 50 فیکٹریوں نے فضائی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے مختلف آلات لگائے ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے مزید برآں حکومت پنجاب نے فیصل آباد میں 4500 ایکڑ پر مشتمل انڈسٹریل اسٹیٹ بنائی ہے۔ جہاں شہری علاقہ میں موجود فیکٹریاں منتقل ہونا شروع ہو گئی ہیں۔ اس انڈسٹریل اسٹیٹ میں ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ کی تنصیب کے لئے 75 ایکڑ رقبہ اور سالڈ ویسٹ لینڈ فل سائیٹ کے لئے 1.5 ایکڑ رقبہ مختص کر دیا گیا ہے۔ واسا اور تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کو بھی نوٹس دیئے جا رہے ہیں کہ وہ آلودہ پانی اور کوڑا کرکٹ کو ماحولیاتی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے تلف کریں۔ درج بالا اقدامات کی وجہ سے ماحول میں بتدریج بہتری آتی جائے گی۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ فضائی آلودگی براہ راست ہیپاٹائٹس کا سبب نہیں بنتی تاہم آلودہ پانی پینے کی وجہ سے ہیپاٹائٹس کی بیماری ہو سکتی ہے تاہم آلودہ پانی ابال کر پینے سے اس بیماری سے بچا جا سکتا ہے۔

(ج) فضائی آلودگی پیدا کرنے والے 92 یونٹس کے خلاف آلودگی کنٹرول کرنے کے احکامات جاری کئے جا چکے ہیں جس میں ان کو فضائی آلودگی کنٹرول کرنے والے آلات لگانے کا کہا گیا ہے۔ مزید برآں محکمہ ہذا سٹی ٹریفک پولیس فیصل آباد کے تعاون سے دھواں دینے والی گاڑیوں کے خلاف وقتاً فوقتاً مہم چلاتا رہتا ہے تاکہ فضائی آلودگی کو مقررہ معیار میں رکھا جا سکے۔

ضلع اوکاڑہ: فضائی آلودگی میں اضافہ کرنے والی ورکشاپس، فیکٹریوں و بھٹہ جات کے چالان کرنے کی تفصیلات

*1585: سردار وقاص حسن مؤکل: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے ایسے مقامات، فیکٹریاں، بھٹہ جات ورکشاپس کی فضائی آلودگی میں اضافہ کرنے کے باعث چالان کئے، ان کے نام ومقام سے آگاہ کریں، اگر ایسا نہیں کیا گیا تو کیوں؟

(ب) محکمہ کے یہاں پر کتنے ملازمین وافسران کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے پر گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے اخراجات ہوئے سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) محکمہ نے حویلی لکھا شہر کی حدود میں کتنی گاڑیوں، بسوں، موٹر سائیکلوں کے گزشتہ دو سال کے دوران کتنے چالان کئے جو فضائی آلودگی کا باعث بن رہے تھے؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ میں محکمہ ہذا نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران فضائی آلودگی پھیلانے والے مندرجہ ذیل یونٹس کے خلاف قانونی کارروائی کی ہے۔

ورکشاپس	33	بھٹہ جات	03	ہسپتال	02	پولٹری فارم	04
کولڈ سٹور	01	BTS ٹاور	01	تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔			

(ب) محکمہ کے ضلع اوکاڑہ میں کل ملازمین کی تعداد 10 ہے جس میں 5 ملازمین فیلڈ سٹاف کے ہیں۔

(ج) ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے کے اخراجات کی سالانہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ ہذا کے پاس ضلع اوکاڑہ میں صرف دو انسپکٹرز ہیں۔ محدود سٹاف کی بناء پر ضلعی ہیڈ کوارٹرز اور تحصیل ہیڈ کوارٹرز کی حدود میں ہی ٹریفک پولیس کے ہمراہ فضائی آلودگی پھیلانے والی گاڑیوں کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔ محکمہ ہذا نے ٹریفک پولیس کے ہمراہ ضلع اوکاڑہ کی حدود میں گزشتہ دو سالوں کے دوران کل 964 گاڑیوں، بسوں، رکشا اور ٹرک وغیرہ کے چالان کئے۔ اس کے علاوہ دھواں اور شور پیدا کرنے والی گاڑیوں کے خلاف ٹریفک پولیس بھی کارروائی کر رہی ہے۔

ضلع اوکاڑہ: حویلی لکھا شہر کی آبادی میں کام کرنے والی ورکشاپس و سروے رپورٹ کی تفصیلات

*1586: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ میں کون کون سی کتنی ورکشاپس آبادی کے اندر قائم ہیں، ان سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان ورکشاپس کی وجہ سے فضائی آلودگی میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور جس سے ان آبادیوں کے لوگوں میں دمہ، سانس و دیگر وبائی امراض میں اضافہ ہو رہا ہے؟

(ج) کیا محکمہ تحفظ ماحول نے مذکورہ شہر کا سروے کیا ہے، اگر ہاں تو کب اور سروے سے فضائی آلودگی میں کمی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے، اگر نہیں اٹھائے گئے تو اس کی وجوہات؟

(د) کیا محکمہ تحفظ ماحول اس شہر کا دوبارہ سروے کر کے فضائی آلودگی میں اضافہ کرنے والے ان مقامات کی نشاندہی کر کے ان کے خلاف فوری کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ میں موٹر کار، ٹریکٹر اور موٹر سائیکل کی تقریباً 64 ورکشاپس کام کر رہی ہیں اور ان میں سے 11 ورکشاپس آبادی کے اندر واقع ہیں۔

(ب) یہ بات اس حد تک درست ہے کہ رہائشی علاقوں میں واقع ورکشاپس کی وجہ سے فضائی آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے جو کہ قریبی رہائشی لوگوں کے لئے تکلیف (Nuisance) کا باعث ہے۔

(ج) جی ہاں! ضلعی آفس تحفظ ماحول اوکاڑہ نے سروے کیا ہے۔ رہائشی علاقوں میں 11 میں سے 9 ورکشاپس کم گنجان آباد علاقوں میں واقع ہیں اور ان کے خلاف کوئی شکایت بھی موصول نہیں ہوئی تاہم پھر بھی ان کو تحفظ ماحول کے لئے ہدایات جاری کی گئی ہیں جبکہ 2 ٹریکٹر ورکشاپس میسرز مدینہ ٹریکٹر ورکشاپ اور شاہین ٹریکٹر ورکشاپ کے چالان بنا کر انوائرمینٹل مجسٹریٹ کی عدالت میں جمع کروائے جا چکے ہیں۔ ان میں سے ایک ورکشاپس میسرز شاہین ٹریکٹر ورکشاپ بند ہو چکی ہے جبکہ دوسری ورکشاپ میسرز مدینہ ٹریکٹر ورکشاپ کا کیس عدالت میں زیر سماعت ہے۔

(د) ضلعی آفیسر محکمہ تحفظ ماحول اوکاڑہ کو دوبارہ سروے کر کے ایسے تمام آلودگی پھیلانے والے یونٹس کے خلاف کارروائی کا آغاز کرنے کی ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

ضلع رحیم یار خان: فیکٹریوں میں پرانے ٹائر جلانے کی تفصیلات

*1635: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محلہ توحید آباد، باغ و بہار کوٹ روڈ سمابہ (ضلع رحیم یار خان) کے رہائشی علاقہ میں متعدد فیکٹریاں چل رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان فیکٹریوں میں پرانے ٹائر و ٹیوب جلائے جاتے ہیں اور کیمیکل تیار کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان پرانے ٹائر و ٹیوب اور کیمیکل کے جلنے سے اس علاقہ میں ہر وقت دھواں کے بادل چھائے رہتے ہیں جس کی بناء پر اس علاقہ کے رہائشی ٹی بی، سانس، دمہ جیسی بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت اس سلسلہ میں کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) ضلعی افسر (تحفظ ماحول)، رحیم یار خان کے سروے کے مطابق محلہ توحید آباد، باغ روڈ کوٹ سمابہ ضلع رحیم یار خان میں صرف ایک کھویا بنانے کی فیکٹری (بھٹی) چھوٹے پیمانے پر موجود ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ ایک فیکٹری منور باجوہ کھویا فیکٹری (چھوٹے پیمانہ) پر موجود ہے اس میں پرانے ٹائر ٹیوب نہیں جلائے جاتے ہیں بلکہ گنے کا چھلکا جسے کھوری کہتے ہیں جلایا جاتا ہے اور دودھ سے کھویا تیار کیا جاتا ہے اور کوئی کیمیکل تیار نہیں ہوتا ہے۔

(ج) منور باجوہ کی کھویا فیکٹری میں چونکہ کھوری یعنی گنے کا چھلکا جلایا جاتا ہے جس کی وجہ سے دھواں پیدا ہوتا ہے جو کہ قریبی آبادی کے لئے پریشانی کا باعث بنتا ہے۔

(د) اس کھویا فیکٹری کے خلاف ضلعی آفیسر (تحفظ ماحول) رحیم یار خان نے PEP Act 1997 کے تحت کارروائی مکمل کر کے استغاثہ پہلے ہی ماحولیاتی مجسٹریٹ / سینئر سول جج رحیم یار خان کی عدالت میں دائر کر دیا ہے جو زیر سماعت ہے۔

ضلع لاہور: فیکٹریوں کے زہریلے پانی کے باعث شہر کے لوگوں میں موذی امراض میں اضافہ کی تفصیلات

*1674: ڈاکٹر نوشین حامد: کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں فیکٹریوں/کارخانوں کے زہریلے اور آلودہ پانی کو ٹھکانے لگانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) کیا حکومت بین الاقوامی جدید تحقیق کی روشنی میں مذکورہ بالا مسئلے کو فوری حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) ضلع لاہور میں آلودہ پانی خارج کرنے والی زیادہ تر فیکٹریاں ہڈیارہ ڈرین، چرر ڈرین اور کوٹ لکھپت ایریا میں ہیں۔ ان میں سے 22 فیکٹریوں نے آلودہ پانی صاف کرنے کے لئے "Waste Water Treatment Plant" لگائے ہوئے ہیں۔

(ب) محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے پنجاب تحفظ ماحول ایکٹ 1997 (ترمیمی 2012) کے تحت کارروائی کرتے ہوئے ضلع لاہور کے 226 کارخانوں کو Waste Water Treatment Plant لگانے کے لئے Environmental Protection Order جاری کئے ہیں۔ مزید یہ کہ لاہور میں واسا دو سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کے لئے کام کر رہا ہے جس سے شہر کے اندر موجود لائٹ اور میڈیم انڈسٹری سے خارج ہونے والا untreated waste water بھی ٹریٹ ہو جائے گا۔

لاہور: فضائی آلودگی میں اضافہ کی تفصیلات

*1789: ڈاکٹر نوشین حامد: کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بسوں، موٹر سائیکل رکشوں نے صوبائی دارالحکومت میں فضائی آلودگی میں خطرناک حد تک اضافہ کر دیا ہے؟

(ب) کیا حکومت ٹو سٹروک رکشوں کی طرح ان بسوں اور رکشوں کے خلاف بھی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) یہ درست ہے کہ پرانی بسیں اور موٹر سائیکل رکشے فضائی آلودگی میں اضافہ کا سبب ہیں۔ایسی بسوں اور رکشوں کے خلاف محکمہ تحفظ ماحول پنجاب اور ٹریفک پولیس لاہور کارروائی کر رہے ہیں۔

(ب) فضائی آلودگی میں اضافے کا سبب بننے والی پرانی بسوں اور رکشوں کے خلاف محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے سٹی ٹریفک پولیس لاہور کے تعاون سے کارروائی کرتے ہوئے 2012 میں 4279 اور 2013 میں 4460 چالان کئے۔

ضلع خوشاب: سیمنٹ فیکٹری سے نکلنے والی آلودگی سے متعلقہ تفصیل

*2191: **ملک محمد جاوید اقبال اعوان:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زمان سیمنٹ فیکٹری موضع راہوال کھٹہ للہ روڈ ضلع خوشاب کس سال سے سیمنٹ بنا رہی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سیمنٹ فیکٹری نے محکمہ تحفظ ماحول پنجاب سے سرٹیفکیٹ حاصل نہ کیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سیمنٹ فیکٹری کا دھواں ارد گرد کے علاقہ جات کے انسانوں، جانوروں، پرندوں اور نباتات کو نقصان پہنچا رہا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب مذکورہ فیکٹری مالکان کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) زمان سیمنٹ فیکٹری خوشاب میں سال 05-2004 سے سیمنٹ بنا رہی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ سیمنٹ فیکٹری نے محکمہ تحفظ ماحول سے سرٹیفکیٹ حاصل نہیں کیا ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سیمنٹ فیکٹری سے خارج ہونے والا گرد و غبار ارد گرد کے علاقہ جات کے انسانوں، جانوروں، پرندوں اور نباتات کو متاثر کر رہا ہے۔

(د) حکومت پنجاب نے مذکورہ فیکٹری کے مالکان کے خلاف پہلے ہی کارروائی شروع کر رکھی ہے۔ محکمہ تحفظ ماحول نے مذکورہ فیکٹری کے خلاف کیس مرتب کر کے پہلے ہی ماحولیاتی ٹربیونل میں دائر کر رکھا جو کہ زیر سماعت ہے۔

صوبہ میں پولی تھین بیگ بنانے والوں کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*2244: جناب اویس قاسم خان: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قانون کے مطابق صوبہ میں کالے رنگ والے اور پندرہ مائیکرون سے کم موٹائی والے پولی تھین بیگ بنانے اور استعمال کرنے والوں کے خلاف کارروائی ہو سکتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو سال 11۔2010 کے دوران قانون ہذا کی خلاف ورزی پر صوبہ میں کل کتنے چالان کئے گئے اور خلاف ورزی کرنے والوں کو کیا سزا ہوئی؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) یہ درست ہے کہ قانون کے مطابق صوبہ میں کالے رنگ والے اور پندرہ مائیکرون سے کم موٹائی والے پولی تھین بیگ بنانے اور استعمال کرنے والوں کے خلاف کارروائی ہو سکتی ہے۔

(ب) محکمہ تحفظ ماحول نے پنجاب پولی تھین بیگ آرڈیننس 2002 اور پنجاب پولی تھین بیگ رولز 2004 کے تحت کالے شاپنگ بیگز اور پندرہ مائیکرون سے کم شاپنگ بیگز کی تیاری، فروخت اور استعمال پر 11۔2010 میں 3121 یونٹس کے خلاف کارروائی کی اور 554900 روپے جرمانہ عائد کیا۔

بہاولپور: کچی آبادی ٹبہ بدر شیر میں سیوریج کے پانی کی ڈسپوزل کے لئے بنائے گئے تالابوں کی تفصیلات

*2537: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور کی ایک بہت بڑی کچی آبادی ٹبہ بدر شیر سے متصل سیوریج کے پانی کی ڈسپوزل کے لئے بڑے بڑے تالاب بنائے گئے ہیں، ہر تالاب کی لمبائی، چوڑائی اور گہرائی کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان تالابوں کی وجہ سے زیر زمین پانی اب پینے کے قابل نہ رہا ہے اور یہاں سے اٹھنے والی بدبو سے ملحقہ آبادی کے لوگ سخت اذیت میں ہیں؟

(ج) یہ تالاب بن رہے تھے تو اس وقت محکمہ نے کیا پیش بندی کی تھی اور اب اس زمین میں محکمہ کیا اقدامات اٹھا رہا ہے کیا محکمہ نے یہ سفارش کی ہے کہ یہ تالاب یہاں سے کہیں اور شفٹ کئے جائیں؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) درست ہے کہ ٹبہ بدر شیر بہاولپور کی ایک کچی آبادی ہے۔ وہاں پر ایشین ڈویلپمنٹ بنک کی مدد سے بہاولپور شہر کے سیوریج کے پانی کو treat کرنے کی غرض سے Southern Punjab Basic Urban Services Project کے تحت غیر آباد زمین پر واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگایا گیا اس پلانٹ کے مغرب کی جانب 100 میٹر دور کچی آبادی ہے اور باقی اطراف غیر آباد وزرعی زمین ہے۔

Anaerobic Pond تعداد 6 عدد			Facultative Pond تعداد 6 عدد		
لمبائی	چوڑائی	گہرائی	لمبائی	چوڑائی	گہرائی
73'	70 X	4 میٹر	239'	70' x	1.5 میٹر

جن کی قدرتی طریقے سے بیکٹیریا، سورج کی روشنی اور ہوا کی مدد سے سیوریج کے پانی کی ٹریٹمنٹ ہوتی ہے۔

(ب) اس کچی آبادی (ٹبہ بدر شیر) کا زیر زمین پانی پہلے ہی کڑوا اور بہت زیادہ نمکین ہے اور پینے کے قابل نہ ہے۔ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے علاوہ ازیں اس ٹریٹمنٹ پلانٹ کی دیواریں پکی ہیں اور تہہ میں ریت اور تار کول (Geo Membrane/Impervious Layer) بچھائی گئی ہے جس سے زیر زمین پانی کی خرابی کا اندیشہ نہ ہے۔ پلانٹ کے چاروں طرف چار دیواری بنادی گئی ہے اور 1600 کے قریب پودے تین قطاروں میں لگائے گئے ہیں جس سے ماحول بھی بہتر ہو گا اور بدبو میں کمی آئے گی۔ مزید یہ کہ محکمہ باقاعدگی سے اس پراجیکٹ کی monitoring کرتا رہتا ہے۔ لیبارٹری رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضمن میں ساؤدرن پنجاب بیسک اربن سروسز پراجیکٹ کے تحت اس علاقے کی ابتدائی ماحولیاتی رپورٹ تیار کرنے کے بعد تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا اور متعلقہ حکام سے اجازت کے بعد تعمیر کا کام کیا گیا۔ اب اس پلانٹ کو چلانے اور دیکھ بھال کی ذمہ داری ٹی ایم او سٹی بہاولپور کی ہے۔ نیز ان تالابوں میں پانی سٹور نہیں کیا جاتا بلکہ ٹریٹمنٹ کے بعد ایک چینل کے ذریعے کچھ پانی فصلوں کے لئے استعمال ہو جاتا ہے اور باقی دریائے ستلج میں پھینک دیا جاتا ہے۔

ضلع قصور: فضائی اور آبی آلودگی کا باعث بننے والی فیکٹریوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2842: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں کون کون سی فیکٹری / کارخانہ فضائی آلودگی اور آبی آلودگی کا باعث بن رہا ہے، اس کا نام، مالک کا نام اور جگہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان کے سال 12-2011 اور 2013 کے دوران کتنی دفعہ چالان کئے گئے ہر دفعہ ان کے خلاف کیا کیا ایکشن لیا گیا؟

(ج) حکومت ان فیکٹریوں اور کارخانوں کی فضائی آلودگی اور آبی آلودگی کے سد باب کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) ضلع قصور میں 261 ٹینریز آبی اور فضائی آلودگی کا باعث ہیں۔ تفصیل تتمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اس کے علاوہ قصور میں 55 یونٹ آبی اور فضائی آلودگی کے باعث ہیں جن کی تفصیل تتمہ (بی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ماحولیاتی آلودگی پھیلانے والی سات فیکٹریوں ساجد گلیو مینو فیکچر نگ، اللہ دتہ گلیو مینو فیکچر نگ، نیاز گلیو مینو فیکچر نگ، مختیار گلیو فیکچر نگ، صادق گلیو مینو فیکچر نگ، حیات گلیو مینو فیکچر نگ، اکرم گلیو مینو فیکچر نگ یونٹس کو اس عرصہ کے دوران آبادی سے باہر منتقل کروایا گیا۔ کل 80 یونٹ کے خلاف اب تک تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کی سیکشن 16 کے تحت Environment Protection Orders جاری کئے جا چکے ہیں جن میں سے 2011 میں بیس EPOs، 2012 میں پچیس اور 2013 میں پینتیس EPOs جاری کئے گئے جبکہ 65 کیسز اس وقت Environment Tribunal میں زیر سماعت ہیں۔

(ج) قصور میں 261 ٹینریوں کے لئے پہلے ہی 2001 میں حکومت پنجاب نے ایک Combined Effluent Treatment Plant لگایا ہے اور یونس نگر کے فضائی آلودگی کا باعث بننے والے یونٹس کے لئے UNIDO کے تعاون سے ایک Fat Extraction Unit لگایا گیا ہے اس کے علاوہ تقریباً بیس فیکٹریوں نے انفرادی Waste Water Treatment Plant

لگائے ہیں تفصیل تتمہ (سی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں تیس فیکٹریوں میں فضائی آلودگی پر قابو پانے کے لئے Wet Scrubbersاور Multi Cyclone Systems بھی لگوائے گئے ہیں۔ تفصیل تتمہ (ڈی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں ڈی سی او قصور اور KTWMA Managing Director کو موجودہ Treatment Plant کی Capacity Enhancement اور Secondary treatment plant لگانے کے لئے لیٹر نمبر SO(T)EPD1-3/2005(Vol-III) مورخہ 03-04-2013 اور نمبر SO(T)EPD 1-3/2005(Vol-III) مورخہ 13-07-08 کے تحت اقدامات کا کہہ دیا گیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"نعرہ تکبیر" کے نعرے)

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ تحریک استحقاق ڈاکٹر نادیہ عزیز صاحبہ کی ہے۔ اس کو Monday تک pending کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 428/14 شیخ علاؤالدین صاحب اور محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی طرف سے ہے۔ کیا یہ پڑھی نہیں گئی؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ پڑھنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ علاؤالدین صاحب! اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے، چیمہ صاحب اپنی تحریک التوائے کار پڑھنا نہیں چاہتے لہذا اس تحریک التوائے کو dispose of کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ظلم کے یہ ضابطے، ہم نہیں مانتے" کی نعرہ بازی)

سرکاری کارروائی

بحث

امن وامان پر عام بحث

جناب قائم مقام سپیکر: آج چونکہ جمعہ ہے اور وقت کم ہے اس لئے اب ہم سرکاری کارروائی کا آغاز کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر لاء اینڈ آرڈر پر عام بحث ہے اور بحث کا آغاز متعلقہ وزیر کی تقریر سے ہو گا۔ دیگر معزز ممبران جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہوں وہ اپنے نام سیکرٹری اسمبلی کو بھجوادیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"قبضہ گروپ، نامنظور نامنظور" کی نعرہ بازی)

آپ کے کہنے پر لاء اینڈ آرڈر پر بحث رکھی گئی تھی۔ جو بھی اس پر بات کرنا چاہتا ہے وہ اپنا نام سیکرٹری اسمبلی کو بھجوادے۔ آپ اپنی side پر تشریف لے جائیں سامنے کھڑے نہ ہوں۔ جن ممبران نے لاء اینڈ آرڈر پر بحث کرنی ہے وہ بتادیں۔ لاء اینڈ آرڈر پر بحث آپ کے کہنے پر ہی رکھی گئی تھی۔ کیا بات کرنی ہے، کیا لاء اینڈ آرڈر پر آپ نے بحث کرنی ہے؟ لاء اینڈ آرڈر پر بحث میاں محمود الرشید صاحب اور آپ سب لوگوں کے کہنے پر رکھی گئی تھی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گو سپیکر گو" کی نعرہ بازی)

کیا آپ بات کرنا چاہتے ہیں؟ دیکھیں، آپ کے کہنے پر ہی آج یہ بحث رکھی گئی تھی۔ میاں صاحب! آپ کے کہنے پر یہ بحث رکھی گئی تھی۔ آپ لوگوں کے کہنے پر یہ بحث آج رکھی گئی تھی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رانا صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! بات بڑی سیدھی ہے اور آج یہ ایوان مطالبہ کر رہا ہے کہ پنجاب کے اندر عوام کے بنیادی حقوق کا تحفظ کیا جائے۔ آج عوام کو تحفظ فراہم کیا جائے اور اس کے لئے میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میں ہم کام کر رہے ہیں۔ آج

یہودی لابی کے ایجنڈے اور سسرالی ایجنڈے کو ہم کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔آج ان کے کہنے پر لاء اینڈ آرڈر پر بحث رکھی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا آپ لوگوں نے بحث نہیں کرنی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ یہودی اشاروں پر ڈانس کرنے والے لوگ ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کے کہنے پر لاء اینڈ آرڈر پر بحث رکھی گئی ہے۔ میاں صاحب! کیا آپ نے لاء اینڈ آرڈر پر بحث نہیں کرنی؟ براہ مہربانی یہ پلے کارڈ نیچے کر لیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"نعرہ تکبیر" کے نعرے)

آپ بحث نہیں کرنا چاہتے؟ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 26۔ مئی 2014 سہ پہر 3:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

513

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 26- مئی 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات محنت و انسانی وسائل اور سماجی بہبود و بیت المال)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون پر غور و خوض اور اس کی منظوری

مسودہ قانون خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی ،رحیم یار خان 2014

(مسودہ قانون نمبر 17 بابت 2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، رحیم یار خان، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، رحیم یار خان 2014 منظور کیا جائے۔

(بی) صحت پر عام بحث

515

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا آٹھواں اجلاس

سوموار،26۔ مئی 2014

(یوم الاثنین،26۔ رجب المرجب1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 30 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ

هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ①

سُوۡرَۃُ بنیٓ اسرآئیل آیت 1

وہ (ذات) پاک ہے جو ایک رات اپنے بندے کو مسجد الحرام (یعنی خانہ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) تک جس کے گرداگرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں لے گیا تاکہ ہم اسے اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھائیں۔ بے شک وہ سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے (1)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضورؐ ایسا کوئی انتظام ہو جائے
سلام کے لئے حاضر غلام ہو جائے
میں شاد شاد رہوں گا اگر دمِ آخر
زباں پہ جاری محمدؐ کا نام ہو جائے
میں صرف دیکھ لوں اِک بار سوئے بطحا کو
بلا سے پھر میری دنیا میں شام ہو جائے
حضورؐ آپ جو سُن لیں تو بات بن جائے
حضورؐ آپ جو کہہ دیں تو کام ہو جائے

سوالات

(محکمہ جات محنت وانسانی وسائل اور سماجی بہبود وبیت المال)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ محنت وانسانی وسائل اور سماجی بہبود وبیت المال سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! پچھلے دنوں ہمارے وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات یہاں پر تشریف لائے اور سیر حاصل بحث ہوئی جس میں شراب اور اس کی فروخت کے متعلق بات چیت ہوئی تھی۔ میں اس ایوان میں آج یہ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منشی صاحب! نہیں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! ایک بات سُن لیں کہ دین مسیحیت اور دین اسلام شراب نوشی اور اس کی فروخت پر پابندی عائد کرتا ہے اور اس کو حرام بھی قرار دیتا ہے۔ میں آج اس ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام معززین سے آپ کے توسط سے اپیل کروں گا کہ یہ جو الزام غیر مسلموں پر لگا ہوا ہے کہ ان کو permit issue کیا جاتا ہے، یہ شراب پیتے اور فروخت کرتے ہیں جبکہ ادیان میں اس کی ممانعت ہے اور اس کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منشی صاحب! بہت شکریہ

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! اس کے لائسنس اور permit پر پابندی عائد کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منشی صاحب! جس دن منسٹر صاحب آئیں گے تو وہ اس کا جواب دیں گے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! اس کو قرارداد کا حصہ بنا دیا جائے اور اس پر ووٹنگ کروالیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منشی صاحب! آپ اس کو قرارداد کی شکل میں لے کر آئیں پھر ہم اس پر بات کر لیں گے۔ جی، فیضان خالد ورک صاحب!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں Question Hour کے بعد آپ کی بات سنتے ہیں۔ فیضان خالد ورک صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! .On his behalf

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں کہ آج کے دن نبی پاکؐ کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر بلایا تھا چونکہ وہ اشرف الانبیاء ہیں تو میں سب کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ ڈاکٹر صاحب On his behalf ہیں۔ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 606 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب فیضان خالد ورک کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کی جانب سے بنائی گئی لیبر کالونیوں کی تفصیلات

*606: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کی طرف سے تعمیر کردہ لیبر کالونیوں کی تعداد کیا ہے اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) مذکورہ کالونیاں کب تعمیر کی گئیں، ضلع وار تفصیل بتائی جائے؟

(ج) سال 2008 سے آج تک کتنی کالونیاں بنائی گئیں اور ان پر کتنی لاگت آئی، تفصیل الگ الگ کالونی وار فراہم کریں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کی طرف سے مزدوروں کو رہائشی سہولیات فراہم کرنے کے لئے 29 لیبر کالونیاں بنائی گئی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	کالونی کا نام	کہاں واقع ہے / تحصیل و ضلع
01	مدینہ لیبر کالونی گجرات	بھمبر روڈ گجرات
02	کلیم شہید لیبر کالونی، فیصل آباد	چک نمبر 124 / ج ب، نڑوالا روڈ فیصل آباد
03	حسین شہید سہروردی لیبر کالونی، فیصل آباد	چک نمبر 241 / آر بی جھنگ روڈ فیصل آباد
04	جوہر لیبر کالونی، فیصل آباد	چک نمبر 207 شیخوپورہ روڈ، حاجی آباد، فیصل آباد
05	محمد بن قاسم لیبر کالونی، فیصل آباد	چک نمبر 194 آر، بی شیخوپورہ روڈ، فیصل آباد
06	ٹیپو سلطان لیبر کالونی فیصل آباد	چک نمبر 76 آر بی، رسول پورہ کھرڑیانوالہ جڑانوالہ روڈ، فیصل آباد
07	راجہ غضنفر علی خان، لیبر کالونی فیصل آباد	چک نمبر 228 آر ٹی بی، ککوآنہ فیصل آباد
08	آئی آئی چندریگر لیبر کالونی فیصل آباد	جڑانوالہ روڈ، نزد حسین شوگر ملز جڑانوالہ فیصل آباد
09	512 ملٹی سٹوری فلیٹس فیصل آباد	جڑانوالہ روڈ، فیصل آباد
10	علامہ اقبال لیبر کالونی، سیالکوٹ	پسرور روڈ نزد گلشن اقبال پارک سیالکوٹ
11	272 ملٹی سٹوری فلیٹس علامہ اقبال ٹاؤن لاہور	خیبر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور
12	نشتر لیبر کالونی لاہور	فیروزپور روڈ، نزد گلیکسو فیکٹری، لاہور
13	گلشن لیبر کالونی، گوجرانوالہ	نزد کمشنر، انکم ٹیکس آفس جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ
14	لیبر کالونی، رحیم یار خان	نزد گلشن عثمان سکیم، رحیم یار خان
15	شیر بنگال لیبر کالونی فیز I، تحصیل شیخوپورہ	راناٹاؤن، جی ٹی روڈ شیخوپورہ
16	شیر بنگال لیبر کالونی فیز II، تحصیل شیخوپورہ	راناٹاؤن، جی ٹی روڈ، شیخوپورہ
17	لیبر کالونی کالاشاہ کاکو ڈسٹرکٹ شیخوپورہ	جی ٹی روڈ بالمقابل راوی ریان فیکٹری ضلع شیخوپورہ
18	ساہوکی ملیاں لیبر کالونی شیخوپورہ	نزد جوئیاں والہ موڑ، شیخوپورہ
19	قاسم پور لیبر کالونی، ملتان	بہاولپور روڈ نزد بائی پاس، ملتان
20	لیبر کالونی، جہلم	جہلم
21	ورکرز سٹی میاں چنوں	نزد دربار میاں چنوں
22	گلبہار لیبر کالونی، بورے والا	متصل بوریوالا ٹیکسٹائل ملز تحصیل بورے والا
23	لیبر کالونی، ساہیوال	نزد طارق بن زیاد کالونی ساہیوال
24	گلگشت لیبر کالونی، ساہیوال	طالب والہ روڈ، سرگودھا
25	لیبر کالونی، ٹوبہ ٹیک سنگھ	اکال والا روڈ، ٹوبہ ٹیک سنگھ
26	لیبر کالونی کمالیہ	ڈولڑی شریف روڈ چک نمبر 709 گ ب کمالیہ
27	لیبر کالونی جھنگ	چنیوٹ روڈ، جھنگ
28	لیبر کالونی ڈیفنس روڈ، لاہور	ڈیفنس روڈ، رائیونڈ روڈ نزد بھوبتیاں چوک کامسیٹس انسٹیٹیوٹ، لاہور
29	لیبر کالونی مظفر گڑھ	ڈی جی خان روڈ، مظفر گڑھ

(ب) پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کی طرف سے تعمیر کردہ لیبر کالونیوں کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	کالونی کا نام	تعمیراتی کام شروع ہونے کی تاریخ
	ضلع گجرات	
01	مدینہ لیبر کالونی گجرات	1999
	ضلع فیصل آباد	
02	کلیم شہید لیبر کالونی، فیصل آباد	1987
03	حسین شہید سہروردی لیبر کالونی، فیصل آباد	1987
04	جوہر لیبر کالونی، فیصل آباد	1987
05	محمد بن قاسم لیبر کالونی، فیصل آباد	1987
06	ٹیپو سلطان لیبر کالونی فیصل آباد	1992
07	راجہ غضنفر علی خان، لیبر کالونی فیصل آباد	1975
08	آئی آئی چندریگر لیبر کالونی فیصل آباد	1987
09	512ملٹی سٹوری فلیٹس فیصل آباد	1976
	ضلع سیالکوٹ	
10	علامہ اقبال لیبر کالونی، سیالکوٹ	2002
	ضلع لاہور	
11	272ملٹی سٹوری فلیٹس علامہ اقبال ٹاؤن لاہور	1997
12	نشتر لیبر کالونی لاہور	1987
13	لیبر کالونی ڈیفنس روڈ، لاہور	2009
	ضلع گوجرانوالہ	
14	گلشن لیبر کالونی، گوجرانوالہ	1977
	ضلع رحیم یار خان	
15	لیبر کالونی، رحیم یار خان	2002
	ضلع شیخوپورہ	
16	شیر بنگال لیبر کالونی فیزI، تحصیل شیخوپورہ	2000
17	شیر بنگال لیبر کالونی فیزII، تحصیل شیخوپورہ	2002
18	لیبر کالونی کالا شاہ کاکو ڈسٹرکٹ شیخوپورہ	1988
19	ساہو کی ملیاں لیبر کالونی شیخوپورہ	1977
	ضلع ملتان	
20	قاسم پور لیبر کالونی، ملتان	1987
	ضلع جہلم	
21	لیبر کالونی، جہلم	1991

ضلع خانیوال

22	ورکرز سٹی میاں چنوں	2004

ضلع وہاڑی

23	گلبہار لیبر کالونی، بورے والا	1987

ضلع ساہیوال

24	لیبر کالونی، ساہیوال	1992

ضلع سرگودھا

25	گلگشت لیبر کالونی، سرگودھا	1992

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

26	لیبر کالونی، ٹوبہ ٹیک سنگھ	1988
27	لیبر کالونی کمالیہ	1987

ضلع جھنگ

28	لیبر کالونی جھنگ	1987

ضلع مظفر گڑھ

29	لیبر کالونی مظفر گڑھ	2008

(ج) سال2008 سے آج تک دو لیبر کالونیاں بنائی گئی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہیں:

1) لیبر کالونی ڈیفنس روڈ، لاہور جس کی منظور شدہ لاگت 2,177.200 ملین روپے ہے۔

2) لیبر کالونی مظفر گڑھ، جس کی منظور شدہ لاگت 407.089 ملین روپے ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنے سے پہلے محض یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ آج ہمارے وزیراعظم نریندر مودی کی دعوت پر ان کی حلف برداری کی تقریب میں گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! نہیں۔ اگر کوئی ضمنی سوال کرنا ہے تو کر لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں سوال ہی کرتا ہوں۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، نہیں۔ ڈاکٹر صاحب! کیا آپ بات نہیں کرنا چاہتے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ نواز شریف صاحب نے ان کو دعوت دی لیکن وہ نہیں آئے۔ پوری قوم یہ سمجھتی ہے کہ میاں صاحب کو یہ بات وہاں کرنی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس پر تقریر نہ کریں۔ یہ آپ بالکل غلط بات کر رہے ہیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحب! ضمنی سوال کریں مگر یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! انہوں نے کوئی 29 کے قریب لیبر کالونیز گنوائی ہیں۔ بہت سارے districts کے اندر لیبر کالونیز نہیں ہیں۔ مجھے یہ سوال پوچھنا ہے کہ گورنمنٹ کا لیبر کالونیز بنانے کا کیا criteria ہے اور کیا بہاولپور میں بھی کوئی لیبر کالونی بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! لیبر کالونیز بنانے کا ایک criteria موجود ہے کہ اُس علاقے میں کتنے ورکرز موجود ہیں اور ہر district میں لیبر کالونیز نہیں ہیں۔ لیبر کالونیز جہاں بھی بنائی گئی ہیں پہلے ان کا طریق کار کچھ اور تھا جس کی وجہ سے وہ لیبر کالونیز successful بھی نہیں ہوئیں۔ پہلے لیبر کالونیز کرائے پر اور lease پر دی جاتی تھیں مگر 2012 سے ان کا طریق کار بدلا گیا یعنی اس کو amend کیا گیا اور اب جو فلیٹس بنائے جا رہے ہیں وہ فلیٹس مالکانہ حقوق پر مفت قرعہ اندازی کے ذریعے دیئے جا رہے ہیں۔ اگر میرے معزز ممبر یہ سمجھتے ہیں کہ جہاں ورکرز کی اتنی تعداد موجود ہے لیکن اس کا feasible ہونا ضروری ہے۔ اگر وہاں پر اتنے ورکرز رجسٹرڈ ہوں گے جو کہ required ہیں تو وہاں پر انشاء اللہ لیبر کالونی بنائی جا سکتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! بہاولپور میں کوئی لیبر کالونی بنانے کا ارادہ ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! ہم دیکھیں گے اگر وہاں پر requirements پوری ہیں تو میں ان سے بیٹھ کر بات کر لوں گا اور میں ضرور اس کو support بھی کروں گا اور اُدھر انشاء اللہ لیبر کالونی بنائیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ لیبر کالونی بنانے کے لئے گورنمنٹ کیا criteria رکھتی ہے؟ criteria کی تفصیل ذرا بتائیں کہ اِس ضلع میں آپ بناتے ہیں اور اس ضلع میں نہیں بناتے ہیں۔ What is the criteria?

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! میں نے بتایا ہے کہ ورکرز کی تعداد پر depend کرتا ہے۔ وہاں پر کتنی فیکٹریاں ہیں؟ اگر اس کا breakdown آپ کو چاہئے تو وہ میں سارا آپ کو دے دوں گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! دیکھیں میرا ضمنی سوال بالکل جائز ہے۔ Criteria کیا ہے وہ ہم کو معلوم ہونا چاہئے تاکہ اس کے مطابق ہم اپنی بات کر سکیں؟ criteria کی تفصیل اگر منسٹر صاحب کے پاس نہیں ہے تو میں درخواست کروں گا کہ یہ مجھے بعد میں دے دیں۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! اگر ورکرز کی تعداد ten thousand یا ten thousand plus ہو تو پھر وہاں پر Housing Colony بنائی جا سکتی ہے کیونکہ وہ feasible ہوتی ہے اور ان ورکرز کے پیسے سے ہی ان کالونیز کو develop کیا جا سکتا ہے تو lately ہم نے کچھ اضلاع میں کالونیز develop کی ہیں، کئی ایسے اضلاع ہیں اور فیصل آباد میں کئی ایسی کالونیز ہیں جو abandoned پڑی ہوئی ہیں میں نے ان کا دورہ کیا ہے اور ان کالونیز کے بارے میں، میں نے یہ بھی آرڈر کیا ہے کہ ان کو reactivate اور functional کیا جائے اس حوالے سے بات بھی چل رہی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ next financial year 2015 میں گورنمنٹ کتنے اضلاع میں نئی لیبر کالونیز بنانے کا منصوبہ رکھتی ہے ذرا یہ بتا دیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! اس وقت نشتر لیبر کالونی بُورے والا کو extend کیا جا رہا ہے، گلبہار کالونی بُورے والا کے 203 پلاٹس کو واپس develop کیا جا رہا ہے اور ڈیفنس روڈ پر اس سال ہماری کالونی functional ہوئی ہے اس کی ابھی اسی سال میں allotment ہوئی ہے۔ انشاء اللہ ہم دوسری کالونیز بھی بنائیں گے، 2008 پلاٹس نشتر لیبر کالونی لاہور میں بھی بنائے جا رہے ہیں اور بھی کافی علاقوں سے feasibilities آ رہی ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! چونکہ یہ سوال Workers Welfare Board اور لیبر کالونیوں و انسانی وسائل کے متعلق ہے۔ میرا وزیر موصوف سے یہ سوال ہے کہ پنجاب بھر میں بھٹہ مزدور بھی اس category میں آتا ہے۔ بھٹہ مالکان نے اپنی رجسٹریشن کروائی ہے، بھٹہ مزدوروں کی کرواتے ہیں اور نہ ہی بھٹہ مزدور کسی قسم کی social security سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! سوال کیا ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! کیا وزیر صاحب یہ بیان فرمائیں گے کہ بھٹہ مزدوروں کے لئے بھی کوئی لیبر کالونی بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں تاکہ بھٹہ مزدور بھٹہ مالکان کے استحصال سے بچ سکیں اور اُن کو چھت میسر آسکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! بھٹہ مزدوروں کے حوالے سے لوگوں کو بڑی تشویش ہے اور آپ کو سن کر خوشی ہوگی کہ ابھی ابھی elimination of bounded and worst kind of child labour کے حوالے سے چیف منسٹر پنجاب نے 5.5 بلین روپے کا ایک پراجیکٹ approve کیا ہے جس میں ان بھٹہ مزدوروں اور ان کے بچوں کی جو exploitation ہوتی ہے اس کے حوالے سے eradicate کرنے کے لئے انشاء اللہ پورا کام ہوگا۔ دوسرا میں ان کی بات کے حوالے سے بتادوں کہ کسی بھی مزدور کا رجسٹرڈ ہونا انتہائی ضروری ہے تاکہ وہ ساری facilities سے مستفید ہو سکے۔ جو ادارے رجسٹرڈ نہیں تھے یا جو مزدور عرصہ دراز سے کام کر رہے تھے لیکن وہ رجسٹرڈ نہیں تھے اُن کے پاس ہمارے انسپکٹر جاتے تھے تو وہ انہیں کہہ دیتے تھے کہ تیری فیکٹری دس سال سے بنی ہوئی ہے لہذا تم دس سال کے پیسے دو۔ میں نے ایک amnesty announce کی ہے اور کہا ہے کہ جو بھی بھٹہ یا فیصل آباد میں looms کے مالکان ہیں ان سب سے کہیں کہ رجسٹریشن کروائیں اور کوئی انسپکٹر اُن سے پچھلے سالوں کا نہیں پوچھے گا۔ اسی طرح مزدوروں کے حوالے سے بھی انہیں رجسٹرڈ کریں لیکن ان سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ وہ کب سے کام کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ اس سے بہتر results سامنے آئیں گے۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! ایک ضمنی سوال ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

جناب قائم مقام سپیکر: غوری صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔ پہلے ہی تین ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اپوزیشن بنچوں کو بھی مہربانی کر کے ٹائم دیا کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: زیادہ سوال اپوزیشن بنچوں سے ہی ہیں۔ جی، سردار صاحب! آپ آخری ضمنی سوال کر لیں۔

سردار شہاب الدین خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں معزز منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ابھی میں نے جو لسٹ لیبر کالونیز کی دیکھی ہے میرے خیال میں اخباروں، الیکٹرانک میڈیا اور مختلف جگہوں پر جنوبی پنجاب کا نام لیا جاتا ہے مگر مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ اس لسٹ میں جنوبی پنجاب کے صرف دو اضلاع میں لیبر کالونیاں ہیں۔ کیا معزز منسٹر صاحب بتائیں گے کہ وہ جنوبی پنجاب کے اٹھارہ اضلاع لیہ، بھکر، میانوالی، خوشاب یا راجن پور وغیرہ میں لیبر کالونیاں بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی اور اب پھر on the cost of repetition یہ گزارش کر رہا ہوں کہ لیبر کالونی بنانے کے لئے ایک required number of workers ہونا ضروری ہے۔ اگر required number of workers موجود ہیں تو وہاں لیبر کالونی by rules بن سکتی ہے۔ This is not just a regular labour colony کہ گورنمنٹ announce کرے اور جا کر لیبر کالونی بنا دے۔ یہ number of workers کے ساتھ link ہے لہذا میری آپ سے جنوبی پنجاب کے حوالے سے یہ گزارش ہو گی کہ جہاں آپ سمجھتے ہیں کہ required number of workers موجود ہیں تو مجھے بتائیں میں اس پر immediately ایک ٹیم بھیجوں گا جو وہاں پر موقع دیکھے گی، وہاں جو land acquire کرنی ہے وہ بھی کرے گی اور انشاء اللہ آپ کو لیبر کالونی بنا کر دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 768 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں اجتماعی شادیوں کے لئے اٹھائے گئے اقدامات و دیگر تفصیلات

*768: **محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت اجتماعی شادیوں کا پروگرام صوبہ بھر میں خصوصاً دیہات میں شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا محکمہ بھی اس کار خیر میں مالی تعاون کرتا ہے اگر ہاں تو کتنا نیز ان اجتماعی شادیوں کا طریق کار کیا ہے، اس سلسلہ میں غریب سائل کہاں رابطہ کرے، تفصیل بتائیں؟

(ج) محکمہ کے پاس 2011 اور 2012 میں کتنی درخواستیں موصول ہوئیں اور چھان بین کے بعد کتنی اجتماعی شادیوں کا انتظام کیا گیا، تفصیل بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) جی ہاں! حکومت غیر سرکاری رفاہی اداروں کے ساتھ مل کر اجتماعی شادیوں کا پروگرام صوبہ بھر میں شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ب) محکمہ اس سلسلہ میں وہ غیر سرکاری رفاہی انجمنیں جو کہ کم از کم دس اور زیادہ سے زیادہ پچاس شادیاں کروانے کا ارادہ رکھتی ہوں وہ پنجاب بیت المال کونسل سے رجوع کریں گی تو ان کی پچاس ہزار فی جوڑا مالی امداد کی جا سکتی ہے لیکن اس کا انحصار دستیاب فنڈز پر ہے۔

(ج) چونکہ یہ فیصلہ پنجاب بیت المال کونسل کے اجلاس منعقدہ مورخہ 2014-05-05 میں کیا گیا ہے لہذا گزشتہ سالوں اس سلسلے میں کوئی درخواست موصول نہ ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) کے حوالے سے جواب دیا گیا ہے کہ "جی ہاں حکومت غیر سرکاری رفاہی اداروں کے ساتھ مل کر اجتماعی شادیوں کا پروگرام صوبہ بھر میں شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔" میرا آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ ضمنی سوال ہے کہ این جی اوز یا غیر سرکاری رفاہی ادارے already یہ کام کر رہے ہیں تو ان کا کیا criteria ہے kindly اس بارے میں بتائیں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! اجتماعی شادیوں کے حوالے سے گورنمنٹ نے پالیسی یہ بنائی ہے کہ غیر سرکاری اداروں سے مل کر apply کریں گے اور ابھی اس 5- مئی کو ہی فیصلہ ہوا ہے۔ ابھی تک ہمیں اس بارے میں کوئی application بھی موصول نہیں ہوئی تو انشاء اللہ جب ہمیں اس بارے کوئی application موصول ہو گی تو procedure کے مطابق کام چلایا جائے گا۔ میں ان کے پہلے سوال کا جواب دینا چاہتا ہوں کہ جس طرح انہوں نے کہا کہ کتنی شادیاں ہونی چاہئیں تو دس سے لے کر پچاس تک اکٹھی شادیاں ہوں گی اور

گورنمنٹ ان این جی اوز کو فی جوڑا پچاس ہزار روپے دے گی جس کا check and balance بھی اسی طریق کار سے ہو گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! منسٹر صاحب اگر جواب دے رہے ہوں تو کیا پارلیمانی سیکرٹری اُن کی جگہ پر جواب دے سکتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! یہ دوسرا ڈیپارٹمنٹ ہے۔ آج دو ڈیپارٹمنٹ کے اکٹھے سوالات ہیں۔ یہ لیبر کے حوالے سے نہیں بلکہ محکمہ بیت المال کے متعلق سوال کر رہی ہیں۔ جی، محترمہ! آپ سوال کریں۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! مجھے ابھی جو جواب دیا گیا ہے اس میں انہوں نے کہا ہے کہ پچاس ہزار روپے فی جوڑا دیا جائے گا تو آج مہنگائی کے دور میں یہ پچاس ہزار روپے کی رقم کچھ بھی نہیں ہے جسے آپ بھی سمجھتے ہیں اور میں بھی سمجھتی ہوں۔ Kindly اس کو تھوڑا مزید elaborate کر دیں کہ یہ پچاس ہزار روپے رقم دیں گے یا چیزیں خرید کر دیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! جس طرح ہم میرج گرانٹ 35 ہزار روپے دے سکتے ہیں اسی طرح وہ این جی اوز جو ہمارے پاس رجسٹرڈ ہیں اور اپنا سالانہ آڈٹ پیش کرتی ہیں۔ انشاء اللہ اس میں بھی check and balance ہو گا جبکہ cash کی صورت میں یہ amount دی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! یہ آخری ضمنی سوال ہو گا۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں پھر دونوں سوال ایک ہی دفعہ کر لیتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کر لیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) میں بتایا ہے کہ "محکمہ اس سلسلہ میں وہ غیر سرکاری رفاہی انجمنیں جو کہ کم از کم دس اور زیادہ سے زیادہ پچاس شادیاں کروانے کا ارادہ رکھتی ہوں وہ پنجاب بیت المال کونسل سے رجوع کریں گی تو ان کی پچاس ہزار فی جوڑا مالی امداد کی جا سکتی ہے لیکن اس کا انحصار دستیاب فنڈز پر ہے۔" اسی طرح جز (ج) میں یہ فرماتے ہیں کہ "چونکہ یہ فیصلہ پنجاب بیت المال کونسل کے اجلاس منعقدہ مورخہ 2014-05-05 میں کیا گیا ہے لہذا گزشتہ سالوں میں اس سلسلے میں کوئی درخواست موصول نہ ہوئی ہے۔" مجھے یہ جواب دے دیا جائے کہ دستیاب فنڈز کتنے ہیں

نیز جز (ج) کے حوالے سے بھی جواب دے دیں کہ جس طرح یہ کہہ رہے ہیں کہ اس کا ابھی فیصلہ ہوا ہے تو ڈی سی او آفس یا سوشل ویلفیئر کے دفتر میں کس طرح سے اس کو مشتہر کریں گے اور لوگوں کو کس طرح پتا چلے گا کہ انہوں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے تاکہ لوگ پھر اس حساب سے اپنی درخواستیں دینا شروع کریں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! انہوں نے جس طرح فرمایا کہ لوگوں کو کس طرح پتا لگے گا تو میرا خیال ہے کہ ہم پورے پنجاب سے یہاں بیٹھے ہیں تو سب کو ہی پتا چل جانا چاہئے کہ ہم نے ایوان میں یہ فیصلہ کیا ہے۔ دوسری بات یہ کہ ہم نے پچاس ہزار روپے کیسے دینے ہیں اور فنڈز کتنے ہوں گے، بالفرض بیت المال کی جتنی گرانٹ ہوگی یعنی اگر دس کروڑ روپے کی گرانٹ ہے تو بیس فیصد equal to districts دیئے جاتے ہیں جبکہ باقی آبادی کے تناسب سے دیئے جاتے ہیں۔ جب فنڈز ہوں گے تو انشاء اللہ لوگوں کو دیئے بھی جائیں گے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! مجھے سیدھا سیدھا جواب دیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور لوگوں کو ضرور پتا چل جائے گا مگر میں نے پوچھا ہے کہ یہ سوشل ویلفیئر کے آفس میں کس طرح سے اسے مشتہر کریں گے kindly اس کا مجھے جواب دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے already بتا دیا ہے کہ این جی اوز بھی ان کے پاس رجسٹرڈ ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں تو ان سے طریقہ پوچھ رہی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: طریقہ تو انہوں نے بتا دیا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ repeat کر دیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! طریقہ صرف یہ نہیں ہے کہ ہم لوگ ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں تو تمام لوگوں کو اطلاع ہو گئی ہے۔ لوگوں کو اطلاع کے لئے اخبار میں اشتہار دیا جاتا ہے یا سوشل ویلفیئر کے آفس کے ذریعے دیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ان کی بات کا جواب دیں۔ محترمہ! کیا آپ خاموش ہو کر نہیں بیٹھ سکتیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! طریق کار یہی ہے کہ جو این جی او application دے گی کہ ہم نے اتنی شادیاں کروانی ہیں تو ہر ضلع میں ہمارا ڈسٹرکٹ سوشل ویلفیئر آفیسر ہے جس کے پاس وہ درخواست جائے گی پھر وہ بیت المال کمیٹی اُس کی جانچ پڑتال کرے گی کہ واقعی یہ این جی او صحیح لوگوں کو دے رہی ہے۔ یہ نہیں ہو گا کہ وہ این جی او چاہے جس کو مرضی دے دے۔ انشاء اللہ ایسا نہیں ہو گا بلکہ اس کو check کیا جائے گا اور جو لوگ مستحق ہوں گے اُن کو یہ رقم دی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 1126 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سوشل سکیورٹی کے ہسپتالوں میں جدید آلات و دیگر تفصیلات

*1126: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب کے مختلف سوشل سکیورٹی ہسپتالوں میں کس قسم کے جدید آلات نصب کئے گئے ہیں، مثلاً ایم آر آئی اور ڈیجیٹل ایکسرے مشینیں وغیرہ؟

(ب) کیا مذکورہ ہسپتال مختلف اقسام کی لیبارٹری سہولیات سے لیس ہیں؟

(ج) کیا مریضوں کو اپنے ٹیسٹ مقامی پرائیویٹ لیبارٹریوں اور کلینکوں سے کرانے کا کہا جاتا ہے، تفصیل سے معزز ایوان کو مطلع کریں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) ادارہ سماجی تحفظ کے زیر انتظام 13 بڑے سوشل سکیورٹی ہسپتال پنجاب بھر میں تحفظ یافتہ مریض کارکنان کو علاج معالجہ کی سہولت فراہم کرنے کے لئے قائم کئے گئے ہیں۔ مذکورہ ہسپتالوں میں علاج معالجہ کی غرض سے آنے والے تحفظ یافتہ کارکنان اور ان کے لواحقین کو بیماریوں کی تشخیص کے لئے جدید طبی آلات و مشینری کی سہولیات مہیا ہیں۔ ادارہ سماجی تحفظ کے تمام ہسپتال جدید طبی آلات و مشینری سے لیس ہیں۔ ہر ہسپتال میں نصب جدید آلات و مشینری کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! ادارہ ہذا کے زیر انتظام قائم مذکورہ بالا ہسپتالوں میں موجود لیبارٹریوں میں بیماریوں کی تشخیص کے لئے آنے والے مریضوں کو ہر قسم کی لیبارٹری سہولیات میسر ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	لیبارٹری سہولیات
1	بلڈ کیمسٹری
2	ہیماٹالوجی
3	ہسٹوپتھالوجی
4	سیرالوجی
5	کلینکل پتھالوجی
6	مائیکروبائیولوجی

جبکہ نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال ملتان روڈ لاہور میں تشخیصی نیوکلیئر سکین کی سہولت بھی میسر ہے۔

(ج) ادارہ ہذا کے قائم کردہ تمام ہسپتالوں میں کسی بھی مریض کو ٹیسٹوں کے لئے پرائیویٹ لیبارٹری اور کلینک میں نہیں بھیجا جاتا تاہم اگر کسی تجویز کردہ ٹیسٹ کی سہولت ہسپتال ہذا میں میسر نہیں ہے تو وہ ٹیسٹ ہسپتال اپنے اخراجات پر معاہدہ کردہ لیبارٹریوں سے کرواتا ہے۔ مزید برآں، اگر ماہرین ڈاکٹرز کوئی خاص قسم کا ٹیسٹ تجویز کرتے ہیں تو وہ ہسپتال ہذا کے میڈیکل بورڈ کے ذریعے متعلقہ لیبارٹریوں کو بھیج دیا جاتا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: اس سوال کے جز (ج) میں ہے کہ اگر specialized ڈاکٹر کوئی خاص قسم کا ٹیسٹ recommend کرتے ہیں جس کی سہولت ہسپتال میں موجود نہیں تو میڈیکل بورڈ کو کہا جاتا ہے اور پھر میڈیکل بورڈ کے ذریعے لیبارٹری کو بھیج دیا جاتا ہے تو اس حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ہر ہسپتال کا الگ الگ میڈیکل بورڈ قائم ہے اور کیا بورڈ کی میٹنگ ماہانہ ہوتی ہے یا ہفتہ وار، اگر ہفتہ وار ہوتی ہے تو اس ٹیسٹ کی تاخیر کی وجہ سے مریض کو جو تکلیف برداشت کرنا پڑتی ہے یا بیماری کا مقابلہ کرتے ہوئے وہ دم توڑ دیتا ہے تو یہ کس کی ذمہ داری ہے یا ایمرجنسی میں مریضوں کے لئے کوئی ایمرجنسی alternative plan ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل(راجہ اشفاق سرور):جناب سپیکر!ایک تو majority of the tests مقامی ہسپتالوں میں ہو جاتے ہیں۔

(اذانِ عصر)

وزیر محنت و انسانی وسائل(راجہ اشفاق سرور):جناب سپیکر!جیسے میں گزارش کر رہا تھا کہ majority of the tests ہمارے ہسپتالوں میں ہی ہو جاتے ہیں کیونکہ وہاں پر ہماری لیبارٹریاں ہیں مگر کینسر اور ہارمون کے ٹیسٹ جو کہ expensive tests ہیں انہیں ہم باہر بھیجتے ہیں، ہسپتالوں میں سرکاری یا غیر سرکاری طور پر جتنا خرچ ہو جاتا ہے وہ سوشل سکیورٹی ہسپتال اٹھاتا ہے۔ She is right about the Board مگر اس حد تک کہ جو ریگولر ٹیسٹ آتے ہیں اس پر بورڈ کے بیٹھنے کی ضرورت نہیں ہے مگر بورڈ اس وقت بیٹھتا ہے جب ہم کسی مزدور یا ورکر مریض کو علاج کے لئے باہر بھیجیں مثلاً بون میر و اور لیور ٹرانسپلانٹ کے لئے یقیناً بورڈ بیٹھتا ہے لیکن ہر ہسپتال کا اپنا بورڈ ہے اور یہ کوئی اتنا لمبا process نہیں ہے بلکہ اسے immediately بٹھا کر ایمرجنسی میں expedite ہو جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 1167 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم: گھر سے بھاگے گمشدہ بچوں کی بازیابی کے لئے
اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*1167: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ سماجی بہبود لاوارث، گھر سے بھاگے ہوئے گم شدہ بچوں اور بچیوں کی بازیابی کے لئے کیا خدمات سرانجام دے رہا ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) 2010 تا 2013 ضلع جہلم میں کتنے لاوارث گھر سے بھاگے ہوئے گم شدہ بچوں اور بچیوں کو بازیاب کرایا گیا، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) محکمہ سماجی بہبود کے تحت لاوارث اور گھر سے بھاگے ہوئے گمشدہ بچوں اور بچیوں کی بازیابی کے لئے نگہبان کے نام سے آٹھ ادارے ڈویژن کی سطح پر چلائے جا رہے ہیں۔

1۔	لاہور	2۔	گوجرانوالہ
3۔	راولپنڈی	4۔	فیصل آباد
5۔	سرگودھا	6۔	ملتان
7۔	بہاولپور	8۔	ڈیرہ غازی خان

ان اداروں کی دو سال کی خدمات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 2010 سے اگست 2013 تک ضلع جہلم کا ایک بچہ نگہبان راولپنڈی کے ذریعے بازیاب کروایا گیا اور جہلم میں والدین کے حوالے کیا گیا جس کا نام اور پتا درج ذیل ہے۔ نواب احمد ولد شفیق احمد مشین محلہ جہلم۔

محترمہ راحیلہ انور: اس سوال کے جز (الف) میں ہے کہ "محکمہ سماجی بہبود لاوارث اور گھر سے بھاگے ہوئے گمشدہ بچوں اور بچیوں کی بازیابی کے لئے نگہبان کے نام سے آٹھ ادارے ڈویژن کی سطح پر چلا رہا ہے"۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ان کے ادارے کا ضلع کی سطح پر بھی ایسا کوئی پروگرام چلانے یا کوئی ادارہ بنانے کا ارادہ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! تمام ڈویژنوں میں یہ ادارے قائم ہوئے ہیں۔ ابھی ہم نے شیخوپورہ، مرید کے اور شاہ پور سرگودھا کی تین تحصیلوں میں یہ ادارے قائم کئے ہیں اور انشاء اللہ اسے ہم ضلع کی سطح پر لے کر آئیں گے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! کیا انہوں نے ان اداروں کے قیام کے لئے بجٹ میں کوئی پیسے رکھے ہیں اور اس سوال کے جز (ب) میں جواب ہے کہ "2010 سے اگست 2013 تک ضلع جہلم کا ایک بچہ نگہبان راولپنڈی کے ذریعے بازیاب کروایا گیا ہے اور جہلم میں والدین کے حوالے کیا گیا جس کا آگے نام لکھا ہوا ہے"۔ سب سے پہلے تو میں انہیں مبارکباد دوں گی کہ جہلم کے اتنے بچے گم ہوتے ہیں اور ان میں سے صرف ایک بچہ ڈھونڈ کر انہوں نے ہمیں دیا جس پر ان کا شکریہ۔ ساتھ ہی مجھے یہ بھی بتا دیں کہ بچے بازیاب کروانے کا کیا criteria ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! پہلے تو فنڈز کے حوالے سے بتائیں کہ جو ضلع کی سطح پر رکھے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ظاہر ہے کہ فنڈز رکھے ہیں تو اس پر سارا کام ہو رہا ہے ورنہ تو نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ شکر ہے کہ جہلم میں ایک ہی بچہ برآمد ہوا ہے تو میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا بہت شکر ادا کرنا چاہئے کہ بچے گم نہیں ہو رہے کیونکہ ہماری حکومت کی اتنی اچھی گرفت ہے بقول ان کے کہ وہاں پر ایک ہی بچہ برآمد ہوا ہے۔ میں اس حوالے سے واضح کرنا چاہتا ہوں آپ سمجھتے ہوں گے کہ محکمہ کام نہیں کر رہا لیکن اس کے parallel ہوم ڈیپارٹمنٹ کے تحت چائلڈ پروٹیکشن بیورو کام کر رہا ہے۔ جہاں پر کچھ problems آ رہی تھیں کہ اس محکمہ کو include کر دیں تو وہ سمری وزیر اعلیٰ صاحب کو بھجوا دی ہے جس کی منظوری ہونے کے بعد اس کا کام مزید بہتر ہو جائے گا۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے ابھی کہا ہے کہ بجٹ میں فنڈز رکھے گئے ہیں تو مہربانی کرکے اگر یہ مجھے figures بتادیں تو میں ان کی بڑی شکر گزار ہوں گی اور دوسرا انہوں نے ابھی کہا کہ واقعی ہم بڑے خوش نصیب ہیں کہ ہمارا ایک ہی بچہ بازیاب ہوا، بات یہ ہے کہ ضلع کے مقامی اخبار بھرے ہوتے ہیں کہ روز کوئی نہ کوئی بچہ گم ہوا ہوتا ہے۔ اگر ہم یہاں پر point scoring نہ کریں اور facts میں جائیں تو وہ زیادہ بہتر ہو گا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! ایسی کوئی بات ہے تو بتائیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں نے اسی لئے پوچھا ہے۔ اگر یہ چاہیں تو میں انہیں اخباروں کے تراشے لا کر دینے کو تیار ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ لا کر دیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! کتنے بچے روزانہ گم ہوتے ہیں تو ان میں سے صرف ایک بچہ بازیاب ہوا ہے اس لئے پوچھا ہے کہ اس کا کیا criteria ہے تاکہ ہمیں بھی پتا ہو کہ صرف ایک بچہ تین سال میں انہیں ابھی تک ملا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اگر کوئی ایسا معاملہ ہے تو آپ point out کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! محترمہ کہتی ہیں کہ ایک ہی بچہ برآمد کیا۔ یہ نہیں ہے کہ ہمارے پاس کوئی complaint آئے گی بلکہ ہوتا یہ ہے کہ ہمارا ایک ڈیپارٹمنٹ کام کر رہا ہے تو لوگ ان سے consult کرتے ہیں کہ یہ بچہ پھر رہا ہے otherwise تو وہ اغواء ہو جائے گا۔ جو بات آپ کر رہی ہیں کہ اتنے گم ہو گئے ہیں تو یہ اغواء والی بات ہے۔ ایسی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ جیسا میں نے پہلے بتایا کہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے پاس لوگ زیادہ جاتے ہیں کیونکہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے ابھی کام شروع کیا ہے تو پہلی بات یہ ہے کہ جب ہمارے پاس کوئی اطلاع آئے گی کہ فلاں بچہ گم ہو گیا ہے تو پھر ہی اسے تلاش کیا جائے گا اور تلاش کرنے کا طریق کار یہ ہے، محترمہ نے criteria کا پوچھا ہے کہ وہ کیا ہے تو میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ اس کے لئے ہر ضلع میں ہمارا دفتر ہے جسے deal کرنے کے لئے پورا اسٹاف موجود ہے جہاں پر ڈی ڈی او اور ضلعی سوشل ویلفیئر آفیسر بیٹھتے ہیں، جب لوگ ان کے پاس جاتے ہیں تو ان کی شکایات کو دور کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال جناب فیضان خالد ورک صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1352 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی: محکمہ سماجی بہبود کے اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1352: **محترمہ لبنیٰ ریحان:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع راولپنڈی میں خواتین کے لئے محکمہ کے تحت کتنے ادارہ جات کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا ان اداروں میں خواتین کو کوئی ہنر بھی سکھایا جاتا ہے ان اداروں کے اپنے ذرائع آمدن بھی ہیں اگر نہیں تو یہاں پر رہنے والی خواتین کے کھانے پینے کے انتظام کے لئے کون فنڈز فراہم کرتا ہے؟

(ج) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنی خواتین کو اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے لئے روزگار فراہم کیا گیا؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ خواتین کو ہنر سکھا کر اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لئے ٹاؤن کی سطح پر صنعت زار کا منصوبہ 07۔2006 میں شروع کیا گیا تھا، وہ کن مراحل میں ہے اور یہ کب تک مکمل ہو جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) ضلع راولپنڈی میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے چھ ادارہ جات کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ صنعت زار 2۔ کاشانہ
3۔ دارالامان 4۔ دارالفلاح
5۔ سلائی مرکز 6۔ جیل پراجیکٹ

(ب) ان اداروں کے کوئی ذرائع آمدن نہ ہیں، حکومت سالانہ بجٹ برائے اخراجات فراہم کرتی ہے۔

(ج) محکمہ کا مقصد صرف مذکورہ خواتین و بچیوں کو تربیت دینا ہے جس کے تحت وہ گھر بیٹھ کر روزگار کمانے کے قابل ہو جاتی ہیں، ان اداروں سے سالانہ تقریباً 700 خواتین تربیت حاصل کرتی ہیں۔

(د) جی ہاں! یہ درست ہے اور یہ منصوبہ شروع کیا گیا تھا جس کے تحت ضلع راولپنڈی میں تحصیل کی سطح پر رفاعی ادارہ جات جو کہ خواتین کو ہنر سکھانے کا کام کر رہے ہیں ان میں سے پانچ کو سب صنعت زار کے طور پر کام کرنے کے لئے ہدایات دی گئی تھیں جو تاحال جاری ہیں۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: اس سوال کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ "ضلع راولپنڈی میں خواتین کی فلاح و بہبود کے صرف چھ ادارہ جات کام کر رہے ہیں" میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ ادارے پورے ضلع کی آبادی کے لئے کم نہ ہیں اور کیا حکومت ان کی تعداد بڑھانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! اس وقت ضلع راولپنڈی میں ہمارے چھ ادارے کام کر رہے ہیں، اگر ضرورت محسوس ہوئی تو انشاء اللہ تعالیٰ صنعت زار، دارالفلاح یا شیلٹرز ہوم میں مزید ادارے قائم کر کے ان کی تعداد بڑھا دی جائے گی۔ اگر ضلع سے تعداد بڑھانے کی requirement آئی تو ضرور بڑھا دی جائے گی۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ ان اداروں میں خواتین کو کوئی ہنر سکھایا جاتا ہے، اگر سکھایا جاتا ہے تو 13-2012 اور 14-2013 میں کتنی خواتین کو کون کون سے ہنر سکھائے گئے اور کل کتنی خواتین اب تک مستفید ہو چکی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: ویسے تو یہ fresh question بنتا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس حوالے سے آپ کے پاس کوئی detail ہے تو بتا دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! پہلے تو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان اداروں میں سلائی، کڑھائی، ایمبرائیڈری، کمپیوٹر، بیوٹیشن اور گلاس ورک کی ٹریننگ دی جاتی ہے اور جہاں تک بات ہے کہ ان اداروں سے اب تک کتنی خواتین مستفید ہو چکی ہیں تو اس حوالے سے ابھی میرے پاس تفصیل نہیں ہے جو کہ بعد ازاں انہیں دے دی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بعد میں محترمہ کو یہ تفصیل provide کر دیں۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! جز (د) میں پوچھا گیا تھا کہ ٹاؤن کی سطح پر صنعت زار کا منصوبہ 07-2006 میں شروع کیا گیا تھا تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جن پانچ اداروں کو سب صنعت زار کے طور پر کام کرنے کی ہدایت جاری کی گئی ہے وہ کن مراحل میں ہیں کیونکہ مذکورہ دی گئی ہدایت کو تقریباً آٹھ سال گزر چکے ہیں لیکن ابھی تک عمل درآمد نہیں ہو سکا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): sorry محترمہ! ذرا repeat کر دیں۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ جن پانچ اداروں کو سب صنعت زار کے طور پر کام کرنے کی ہدایت جاری کی گئی ہے وہ کن مراحل میں ہیں کیونکہ مذکورہ دی گئی ہدایت کے مطابق تقریباً آٹھ سال ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک عملدرآمد نہیں ہو سکا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ابھی انہوں نے فرمایا ہے کہ آٹھ سال ہو چکے ہیں اور ابھی تک اُس پر عملدرآمد نہیں ہوا تو میری ان سے التماس ہو گی کہ آپ نے پہلے بھی ادارہ سے contact کیا ہو گا اس کا جواب موصول ہوا ہو گا تو اس بارے میں بھی انہیں انشاء اللہ information دے دی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال میاں طاہر صاحب کا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! On his behalf

جناب قائم مقام سپیکر: جی، On his behalf

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ جو سوال کا جواب دے رہے ہیں کیا یہ جواب بنتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی انہوں نے انہیں بتادیا ہے اور محترمہ مطمئن ہیں۔ جی، فتیانہ صاحب!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1273 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے میاں طاہر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: رجسٹرڈ اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1273: میاں طاہر: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ محنت سے کون کون سی فیکٹری/کارخانہ اور صنعتی و دیگر ادارہ جات رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) ان میں کل ملازمین/لیبر کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) ان سے محکمہ محنت ماہانہ کتنی رقم وصول کرتا ہے اور کس کس مد/سلسلہ میں وصول کرتا ہے؟

(د) اس رقم کی وصولی پر محکمہ ان اداروں کے ورکر/لیبر کو کیا کیا سہولیات فراہم کرتا ہے؟

(ہ) اس وقت کس کس ادارہ سے کتنی رقم وصول کرنا ہے، ان اداروں کے نام اور رقم کی تفصیل بتائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ محنت تحت رجسٹرڈ صنعتی و تجارتی ادارہ جات کی تعداد 8747 ہے۔

(ب) مذکورہ اداروں میں کام کرنے والے تحفظ یافتہ کارکنان کی کل تعداد 1,55,100 ہے

(ج) ادارہ سماجی تحفظ مذکورہ بالا اداروں سے سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن کی مد میں -/10,09,79,509 روپے وصول کر چکا ہے۔

(د) مذکورہ ضلع میں محکمہ نے تحفظ یافتہ کارکنان کی فلاح کے لئے صنعتی علاقوں کے نزدیک طبی مراکز و ہسپتال قائم کر رکھے ہیں تاکہ مریضوں کو بروقت طبی امداد و دیگر طبی سہولیات

فراہم کی جاسکیں۔ادارہ ہذا کی جانب سے سماجی تحفظ کے قوانین کے مطابق مذکورہ بالا کارکنان کو بیماری و دیگر صورتوں میں جو سہولیات فراہم کی جاتی ہیں،ان کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اس کے علاوہ ورکرز ویلفیئر بورڈ کی طرف سے اہل ورکرز کو درج ذیل سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں۔

میرج گرانٹ:مزدور کی بچیوں اور خواتین ورکرز کو ان کی اپنی شادی پر مبلغ ایک لاکھ روپیہ گرانٹ دی جاتی ہے۔

ڈیتھ گرانٹ:مزدور کی وفات کی صورت میں مبلغ پانچ لاکھ روپیہ بیوہ / ورثا کو ادا کیا جاتا ہے۔

ٹیلنٹ سکالرشپ:مزدور کا جو بچہ میٹرک کے بعد تعلیم حاصل کرتا ہے اس کو سکالرشپ ادا کیا جاتا ہے۔

ورکر ویلفیئر سکول: ضلع بھر میں ورکرز کے بچوں کے چار سکول کام کر رہے ہیں جس میں مزدوروں کے بچوں کو مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

رہائشی سہولتیں: ضلع بھر میں ورکرز کی رہائش کے لئے آٹھ لیبر کالونیاں بنائی گئی ہیں۔

(ہ) جن رجسٹرڈ صنعتی و تجارتی اداروں سے سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن کے بقایاجات کی مد میں مبلغ -/35,00,99,057 روپے وصول کرنا ہیں ان کے نام اور رقم کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال کے جز(ج) کے اندر لکھا ہوا ہے کہ دس کروڑ روپے انہوں نے receive کئے ہیں تو کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ monthly per labour کتنا charge کرتے ہیں اور جواب میں انہوں نے دس کروڑ روپے کہا ہوا ہے کہ انہوں نے receive کئے ہیں تو کیا یہ مجھے بتا سکتے ہیں 155 thousand and one hundred registered labours ہیں اور یہ per month کتنا ہر صنعتی ادارے سے charge کرتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب جز(ج) سے متعلق انہوں نے سوال کیا ہے۔

MINISTER FOR LABOUR AND HUMAN RESOURCES (Raja Ashfaq Sarwar): Can you repeat?

جناب قائم مقام سپیکر: جز(ج) سے متعلق انہوں نے سوال کیا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں دوبارہ بتاتا ہوں میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ محکمہ نے فی مزدور ہر صنعتی ادارہ سے کچھ monthly fix کیا ہو گا کہ ہر ادارہ فی مزدور اتنے پیسے ادارے کو جمع کروائے گا ماہانہ وہ کتنی amount ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! amount vary کرتی ہے کیونکہ Workers Welfare Board میں جتنی بھی amount collect ہوتی ہے یہ مرکز وصول کرتا ہے پھر مرکز جو ہے وہ Finance Ministry میں دیتا ہے and then distribute it among the provinces اور آپ کے توسط سے بتانا چاہتا ہوں کہ پچھلے دور میں اس میں پنجاب کے ساتھ کافی ناانصافی ہوئی ہے مگر actual جو اس کا six percent جو worker کے حوالے سے وصول کیا جاتا ہے---

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے کہا ہے کہ محکمہ میں جتنی بھی رقم جمع ہوتی ہے وہ ان سے فیڈرل وصول کرتا ہے اور دیتا ہے اگر آپ اسی کے آگے last part کے جواب کو دیکھیں گے تو وہاں پر وہ کہہ رہے ہیں کہ 35 کروڑ روپے ابھی وصول کرنا باقی ہیں اور انہوں نے یہاں پر جو لسٹ مہیا کی ہے وہ ضلع فیصل آباد کی factories کی لسٹ ہے تو اگر لسٹ ان کے پاس ہے، ان کو پتا ہے کہ کس mill سے کتنے پیسے دیئے جانے ہیں تو کیا ان سے recovery ان کا part نہیں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وہ تو انہوں نے بتا دیا ہے کہ مرکز وصول کرتا ہے اس کے بعد وہ صوبوں کو آگے دیتا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ تو بڑی contradictory چیز ہے کہ دیکھیں اگر یہ کام مرکز کا ہے اور details ان کے پاس ہیں کس نے کتنے دینے ہیں تو ان کا بھی تو کچھ نہ کچھ کردار تو ہو گا یہ تو نہیں ہو گا کہ محکمے کا کوئی کردار ہی نہیں بس فیڈرل ہی ان کو جو کہہ دے گا اُس کے مطابق فیڈرل دے گا تو ہو جائے گا؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! یقیناً ان کی بات ٹھیک ہے اُس میں recovery ہمارا کام ہے اور اس میں recovery کے حوالے سے کیونکہ یہ recovery کریں گے، وصولی کریں گے تو eventually ان کے بچوں کو scholarships ملیں گے death grants

ملیں گی، marriage grants ملیں گی تو یہ وصولی ہو گی مزید یہ کہ recovery کے حوالے سے ہم نے پوری ایک campaign چلائی ہوئی ہے اور انشاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ اس میں بہتری ہو گی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ کتنے عرصے کی وصولیاں ہیں یا یہ 35 کروڑ روپے کب تک وصول کر لیں گے، یہ ہمیں ایوان کے اندر کوئی insurance دے دیں کہ کتنے عرصے میں آپ اُن سے وصول کروالیں گے۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! اسی حوالے سے میں نے شروع میں شاید آپ تشریف نہیں لائے تھے کہا تھا کہ پنجاب کے level پر ہم Amnesty announce کر رہے ہیں آج اُس کا notification جاری کرنے کے لئے میں نے سیکرٹری صاحب سے کہہ دیا ہے اور وہ Amnesty اسی حوالے سے ہے کہ یہ جو ادارے رجسٹرڈ نہیں ہوتے، دس دس سال سے کام کر رہے ہیں وہ رجسٹرڈ اس لئے نہیں ہوتے کہ جب ہمارے افسران وہاں جاتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ آپ پہلے دس سال کے بھی arrears ہمیں دیں اور اُن کو رجسٹرڈ کریں، ورکر کو رجسٹرڈ کرائیں تو انشاء اللہ اس campaign سے جو رزلٹ سامنے آئیں گے جو آپ کی بات recovery کی ہے وہ انشاء اللہ بہت خوش آئند ہوں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے سوال کچھ اور پوچھا تھا وہ جو منسٹر صاحب نے شروع میں بتایا تھا کہ پچھلے معاف کر دیئے جائیں گے آگے دیا جائے۔ میں اس کو totally سن چکا ہوں اور میں agree کرتا ہوں کہ یہ بہت اچھی چیز ہے یہ 35 کروڑ روپے تو وہ ہیں جو کہ رجسٹرڈ اداروں نے دینے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ جو 35 کروڑ روپے ہیں ان کی recovery کے لئے آپ نے کوئی اقدامات کئے ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! آج صبح ہی اس 35 کروڑ روپے کے حوالے سے میری meeting ہوئی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ کب تک recover ہو جائیں گے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! انشاء اللہ بہت جلد آپ کو نظر آئے گا within two or three month ہم اس کی recovery کر لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا ضمنی سوال؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، محترمہ تین ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔ اب اگلا سوال محترمہ ناہید نعیم صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب جاوید اختر صاحب کا ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! On his behalf.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، On his behalf

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! سوال نمبر 1405 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب جاوید اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع اوکاڑہ: محکمہ محنت کے دفاتر کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1405: **جناب جاوید اختر:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ محنت کے کتنے دفاتر ہیں؟

(ب) ان میں کس کس گریڈ کے کتنے ملازمین اپنے فرائض سر انجام دے رہے ہیں، ان کے نام وعہدہ سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان دفاتر میں strength کے مطابق ملازمین نہ ہیں؟

(د) کیا حکومت ان دفاتر میں strength کے مطابق ملازمین کی تعداد کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ محنت کے تحت مندرجہ ذیل دفاتر کام کر رہے ہیں۔

(i) ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر ویلفیئر

(ii) سوشل سکیورٹی ڈائریکٹوریٹ

(iii) پچاس بستروں پر مشتمل ایک سوشل سکیورٹی ہسپتال اور تین طبی مراکز قائم ہیں۔ ان کے نام و پتاجات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام	پتاجات
1	ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سکیورٹی	W-31 بلاک مین روڈ، گورنمنٹ کالونی، اوکاڑہ
2	کلثوم سوشل سکیورٹی ہسپتال	علاقہ اقبال روڈ، اوکاڑہ
3	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری	عبداللہ شوگر ملز حجرہ
4	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری	رینالہ خورد
5	سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر	بابا فرید شوگر ملز، اوکاڑہ

(ب) ضلع دفاتر لیبر ویلفیئر میں کام کرنے والے ملازمین کی تعداد 10 ہے۔ جن کے نام و عہدہ حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ
1	طاہر اقبال	اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیبر	17
2	عبدالرشید	مینجر ایمپلائمنٹ ایکسچینج	17 (قبل از ریٹائرمنٹ رخصت پر ہے)
3	محمد افضل	لیبر آفیسر	16
4	سید عرفان اقبال	لیبر آفیسر	16
5	عمران سرور	لیبر آفیسر	16
6	شمس الحق	سٹینو گرافر	12
7	محمد نعیم خان	سینئر کلرک	09
8	تنویر احمد	نائب قاصد	02
9	علی شیر	نائب قاصد	02
10	شہادت علی	چوکیدار	02

ضلع میں قائم سوشل سکیورٹی ڈائریکٹوریٹ، ہسپتال اور طبی مراکز میں بالترتیب 23، 29 اور 109 ملازمین فرائض سرانجام دے رہے ہیں ان ملازمین کی عہدہ و گریڈ وار تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے چونکہ حکومت پنجاب نے نئی بھرتی پر پابندی عائد کر رکھی ہے اس لئے خالی اسامیوں پر ملازمین کی بھرتی نہ ہو سکتی ہے۔

(د) فی الحال حکومت نے نئی بھرتیوں پر پابندی عائد کی ہوئی ہے جونہی حکومت بھرتیوں سے پابندی اٹھائے گی بھرتیوں کا عمل شروع ہو جائے گا۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ ضلع اوکاڑہ میں دس officers ہیں تو کیا ضلع اوکاڑہ میں یہ اتنی تعداد کافی رہے گی کیونکہ ضلع اوکاڑہ میں کافی factories اور کافی area fertile ہے اور ادھر social sector میں کافی کام ہوتا ہے تو کیا یہ دس پر ہی کام چلے گا چونکہ اس میں ایک تو قبل از وقت ریٹائرمنٹ رخصت پر ہیں تو کیا انہی پر کام چلے گا یا حکومت کوئی بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! یہ درست فرمارہے ہیں کہ وہاں پر total strength نہیں ہے اور وہاں اس وقت because of the ban ہم لوگوں کو hire نہیں کر سکے اور ان کی یہ بات درست ہے اور ہم نے ابھی ایک summary بھی move کی ہے کہ جہاں ہمیں ان لوگوں کی requirements ہیں ہمیں اجازت دی جائے اور ان کی بات صحیح ہے کہ وہاں total strength نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1701 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: بچیوں کی شادی کے لئے رکھی گئی رقم ودیگر تفصیلات

*1701: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر سماجی بہبود وبیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) غریب والدین کی بچیوں کی شادی کے لئے ضلع لاہور کے لئے سال 14-2013 کل کتنی رقم رکھی گئی ہے؟

(ب) غریب والدین اپنی بیٹی کی شادی کے لئے بیت المال سے کس طریق کار سے امداد لے سکتے ہیں؟

(ج) غریب بچی کی شادی پر بیت المال کتنی رقم دیتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود وبیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) غریب والدین کی بچیوں کی شادی کے لئے ضلع لاہور کے لئے مالی سال 14۔2013 میں مبلغ۔/1765104 روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

(ب) بیت المال قواعد کے مطابق والدین بیٹی کے نکاح کے بعد 90 دن کے اندر اپنی درخواست اپنے متعلقہ چیئرمین بیت المال کمیٹی کے دفتر جمع کرائے گا اور چھان بین کے بعد مستحق قرار پانے کے بعد انہیں مالی امداد دی جاسکتی ہے۔ استحقاق طے کرتے وقت مندرجہ ذیل ترجیحات کو بالترتیب مدنظر رکھا جاتا ہے۔

1۔ بیوائیں 2۔ یتیم بچیوں کے غریب سرپرست

3۔ غریب اور نادار والدین

(ج) غریب والدین کو بچی کی شادی کے لئے مبلغ۔/35000 روپے کی رقم مختص ہے اس سے تجاوز نہیں کر سکتے البتہ فنڈ کی موجودہ صورتحال کے پیش نظر متعلقہ ضلعی بیت المال کمیٹی اس میں کمی کرنے کی مجاز ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جز (الف) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ ضلع لاہور میں جو کل رقم رکھی گئی تھی وہ 17 لاکھ 65 ہزار روپے ہے کیا میں یہ پوچھ سکتی ہوں کہ اس رقم سے کتنی بچیاں مستفید ہوئی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ہم نے جو amount لاہور کے لئے رکھی ہے یہ 17,65,104 بنتی ہے۔ میں نے یہ بات پہلے بھی واضح کی تھی کہ فنڈز پورے پنجاب میں equal to district دیئے جاتے ہیں اور اس کے بعد بقیہ 80 فیصد وہ ہم آبادی کے تناسب سے تقسیم کرتے ہیں۔ اس سال 14-2013 میں کوئی application تو آئی ہو گی لیکن اس سال میں کسی کو امداد نہیں دی گئی اور process پیچھے والا ہوتا ہے۔ جس طرح فنڈز نہیں آتے اس کی گنتی 13-2012 میں ہو گی لیکن اس سال کسی کو امداد نہیں دی گئی۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ عجیب سی بات ہے کیونکہ میرا خیال ہے کہ 2014 کا اب یہ آخری مہینہ ہے اور نیا بجٹ آنے والا ہے۔ اگر یہ پورے budget year میں utilizes نہیں ہوئے تو میرا خیال ہے کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! وہ بتا رہے ہیں کہ ان کے پاس کوئی application نہیں آئی تو ڈیپارٹمنٹ زبردستی جاکر شادیاں تو نہیں کروائے گا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں کہا ہوا ہے کہ میرج گرانٹ کے لئے ورکرز کی 1479 درخواستیں موصول ہوئی ہیں تو اگر اتنی درخواستیں موصول ہونے کے باوجود فنڈز issue نہیں کئے گئے تو میرا خیال ہے کہ اس کے لئے ان کو جواب دینا چاہئے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ کون سے سوال کی بات کر رہی ہیں؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اگلا سوال جو ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے اس کے جواب میں انہوں نے لکھا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سوال نمبر 2424 کا حوالہ دے رہی ہیں؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس میں ان کا جواب ہے کہ میرج گرانٹ کے لئے ورکرز کی 1479 درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! سال 2012 میں ان کو 1479 درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ہمیں کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی۔۔۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ possible نہیں ہے کہ ان کو درخواستیں موصول نہ ہوئی ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اگر آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے کہ application دی گئی ہے اور ڈیپارٹمنٹ نے اس پر عمل نہیں کیا تو وہ بتا دیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اگر موصول نہیں ہوئی ہیں تو اس کی کوئی وجہ تو ہو گی کہ کیوں موصول نہیں ہوئیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اس کا کیا جواب دے سکتے ہیں؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! کیونکہ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! محترمہ نے جو figures دی ہیں میرے خیال میں اس میں لیبر ڈیپارٹمنٹ کا حوالہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لیبر ڈیپارٹمنٹ کا ہی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! کیا ان کے بیت المال کے چیئرمین effective نہیں ہیں، کیا وہ لوگوں سے رابطہ نہیں کر پا رہے یا لوگ ان تک نہیں پہنچ پا رہے کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ کروڑوں کی آبادی کے ضلع میں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگر آپ کے پاس کوئی کیس ہے تو نشاندہی کر دیں ہم ان سے جواب لیتے ہیں؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! نشاندہی تو انہوں نے کرنی ہے جو اس چیز کے responsible ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ تو بتا رہے ہیں کہ کوئی application ہی نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ہمارے پاس کوئی آئے گا تو ہم نشاندہی کریں گے۔ ہمارے پاس جو بھی applicant آتا ہے، ہم نے کسی کو جاکر تو نہیں کہنا، یہ فنڈز بیت المال کے ہوتے ہیں اور جو مستحق لوگ ہوتے ہیں وہی apply کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، این جی اوز کے ذریعے وہ apply کرتے ہیں اور این جی اوز ان کے پاس رجسٹرڈ ہیں اور وہ فنڈز ان کو دیتے ہیں۔ آپ نے پہلے کا بھی جواب سنا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ جو گرانٹ رکھی گئی ہے اور ان کے پاس کوئی درخواست نہیں آئی تو اس گرانٹ کا کیا مستقبل ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: اس کا یہ مستقبل ہے کہ واپس ہو جائے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ تو میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ گرانٹس رکھی ہیں لیکن اب ہم انشاءاللہ پورے پنجاب میں یہ سسٹم computerize کر رہے ہیں اور یہ پہلی دفعہ ہو رہا ہے۔ اس میں پہلے آئیے پہلے پائیے کی بنیاد پر جو بھی مستحق ہو گا اس کی نمبرنگ ہو گی، انشاءاللہ ہم اس کو net پر بھی online کریں گے اور پورے شفاف طریقے سے اس کی distribution ہو گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب آپ تینوں آپس میں فیصلہ کر لیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا چھوٹا سا سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کس نے سوال کرنا ہے؟ تینوں آپس میں فیصلہ کر لیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلے آدھے سیکنڈ میں فیصلہ کر لیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پہلے آیئے پہلے پایئے کی بنیاد پر سوال کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں! آپ پہلے بیٹھ تو جائیں کہ کس نے پہلے سوال کرنا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ! فرمائیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھنا چاہوں گی کہ مجھے جواب سن کر بڑی حیرت ہوئی ہے کہ محکمہ بیت المال پنجاب کا ہو اور اس کے پاس ایک سال کے اندر شادی کے جہیز کے لئے کوئی درخواست بھی موصول نہ ہوئی ہو۔ یہ جواب غلط اور جھوٹ پر مبنی ہے اور پھر اس کا اللہ ہی حافظ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! یہ آپ کا ضمنی سوال تو نہیں بنتا؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے ہم یہ ثابت کریں گے کہ بیت المال کے پاس ایک مہینہ کے اندر لاکھوں درخواستیں آتی ہیں اور میں as a member of parliament یہ ماننے کے لئے تیار ہی نہیں ہوں کہ بیت المال پنجاب کے پاس ایک سال کے اندر جہیز گرانٹ کے لئے کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی۔ کیا ہماری پنجاب حکومت نے عوام کو ایک سال کے اندر اتنا امیر کر دیا ہے کہ کسی کو مالی امداد لینے کی ضرورت نہیں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں! پورے ہاؤس میں کوئی بھی معزز ممبر کھڑا ہو کر کسی ایک درخواست کی نشاندہی کر دے کہ انہوں نے ڈیپارٹمنٹ کو دی ہے تو میں ان سے اس کا جواب لوں گا۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں پہلے بتا چکا ہوں۔۔۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ ان کا کام ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں! بات یہ ہے کہ مجھے پتا ہے کہ ان کا کام ہے لیکن وہ چار دفعہ جواب دے چکے ہیں۔ آپ کہتی ہیں کہ میں ماننے کے لئے تیار ہی نہیں ہوں جبکہ وہ کہتے ہیں کہ ہم جواب دے چکے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں نے پہلے کہا ہے کہ اس کا ایک process ہوتا ہے۔ اس میں لوکل سکروٹنی کمیٹی ہوتی ہے، جو محلہ وار ہوتی ہے، وہ اس کو چیک کرتی ہے پھر یہ بیت المال کمیٹی کے پاس جاتا ہے اس کے بعد ڈسٹرکٹ کمیٹی کی میٹنگ ہوتی ہے اس میں اس کی approval دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ان کے فنڈز کی تقسیم calendar سال کے حساب سے ہوتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ! آپ کا کیا ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری موصوف سے سوال یہ ہے کہ بیت المال کمیٹیز کب سے effectively کام کر رہی ہیں اور انہوں نے بتایا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اب ہم آئندہ یہ کریں گے اور ہر منسٹر صاحب یہ کہتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ ہمارا یہ پروگرام ہے تو میری ان سے گزارش یہ ہے کہ پچھلے چھ سالوں سے انہوں نے کیا کیا ہے؟ کیونکہ چھ سال سے آپ کی حکومت ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ ابھی کی بات کریں، چھ سال پہلے وہ پارلیمانی سیکرٹری نہیں تھے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میری بات سنیں کہ یہ محکمہ بیت المال، مطلب کب سے آپ کے پاس ہے کیونکہ ہر چیز میں یہ کہتے ہیں کہ انشاء اللہ اب ہم یہ کریں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ کی بات کا جواب دیتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں، 21 کمیٹیاں جو ابھی اسی ماہ ختم ہوئیں، باقی 14-07-05 کو ختم ہو جانی ہیں اور پورے پنجاب میں بیت المال کی ٹوٹل 39 کمیٹیاں ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ان کو کتنے سال ہو گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ان کو تین سال ہو گئے ہیں، وہ expire ہو گئی ہیں اور یہ بنتی ہی تین سال کے لئے ہیں۔ ان کا tenure period

تین سال کا ہوتا ہے جن کمیٹیوں کا پیریڈ اسی ماہ میں مکمل ہوا ہے تو وہ نئے process کے ذریعے انشاء اللہ fulfill کر لی جائیں گی۔ باقی 21 کمیٹیوں میں سے 18 کمیٹیاں جولائی میں ختم ہو رہی ہیں اور وہ بھی انشاء اللہ نئی بنا دی جائیں گی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ہمارے پاس کچھ applications ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ان کو applications دیں اور یہ ان کو verify کروائیں گے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ان کا جو بیت المال کا دفتر ہے، وہاں کے جو آفیسرز ہیں شاید ان کو تنخواہیں ٹائم پر نہ ملی ہوں اور وہ وہاں پر بیٹھتے نہ ہوں جس کی وجہ سے ان کو درخواستیں موصول نہیں ہو رہیں ورنہ یہ تو ممکن ہی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! میں نے کہہ دیا ہے کہ آپ یا ایوان میں سے کوئی بھی معزز ممبر نشاندہی کر دے تو میں ان سے جواب لیتا ہوں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، قریشی صاحب! یہ آخری ضمنی سوال ہوگا۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب جو ابھی فرما رہے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ انہوں نے آج تک یہ سسٹم streamline ہی نہیں کیا اور علاقوں میں کسی کو کوئی علم ہی نہیں ہے کہ انہوں نے کون کون سی کمیٹیاں بنائی ہیں، کون کون سی operate کر رہی ہیں اور کہاں کہاں سے درخواستیں وصول کی جا رہی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! یہ لائلپور کے گھنٹہ گھر کی طرح سارا کام انہوں نے خود اپنے پاس رکھا ہوا ہے۔ کسی ایم پی اے کو associate نہیں کیا گیا کہ اس کے بارے میں آپ بتائیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے تو کریں؟

جناب محمد انیس قریشی: یہاں پر جتنے بھی ایم پی ایز بیٹھے ہوئے ہیں کسی کو علم ہی نہیں ہے یعنی یہ burning question ہے اور معاشرے کا سب سے burning question ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ میں ایک حلقے کا ایم پی اے ہوں، میں ایک ڈسٹرکٹ کا ایم پی اے ہوں اور مجھے یہ نہیں پتا کہ ڈسٹرکٹ بیت المال کا آفس کدھر ہے؟ بات تو یہ ہے کہ ایم پی اے موصوف نے تو کہا ہے کہ کسی کو پتا نہیں ہے، میں اس کی detail بتا رہا ہوں، مجھے یہ ڈسٹرکٹ بتائیں کہ ان کا کون سا ڈسٹرکٹ ہے میں پوری کمیٹی کے نام ان کو بتا دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب شہزاد منشی صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 3489 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: محکمہ لیبر کے سکولوں میں خالی اسامیوں کی تعداد کے بارے میں تفصیلات

*3489: **جناب شہزاد منشی:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ لیبر کے تحت لاہور کے سکولوں میں کتنی اسامیاں کس کس گریڈ کی کب سے کہاں کہاں خالی ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں ٹیچرز اور نان ٹیچنگ سٹاف کی بھرتی کا اختیار کس کے پاس ہے؟

(ج) ان اداروں میں ٹیچرز اور نان ٹیچنگ سٹاف کو کون کون سی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں؟

(د) ان اداروں میں خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے محکمہ کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(ہ) ان اداروں میں خالی اسامیاں کب تک پُر کر دی جائیں گی؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) محکمہ لیبر کے تحت لاہور کے سکولوں میں خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان سکولوں میں ٹیچرز اور نان ٹیچنگ سٹاف کی بھرتی کا اختیار ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن، پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے پاس ہے۔

(ج) ان اداروں میں ٹیچرز اور نان ٹیچنگ سٹاف کو دیگر صوبائی ملازمین سے بہتر تنخواہ اور الاؤنسز دیئے جارہے ہیں۔اس کے علاوہ فری میڈیکل کی سہولت بھی دی جارہی ہے۔

(د) اس وقت حکومت کی طرف سے بھرتیوں پر پابندی ہے۔ پابندی ہٹانے کے لئے سمری وزیراعلیٰ کوارسال کردی گئی ہے۔

(ہ) ان اداروں میں خالی اسامیاں پر وزیراعلیٰ سے سمری کی منظوری کے بعد فوری طور پر بھرتی شروع کردی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،ضمنی سوال ہے؟

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے جز(الف) میں لکھا ہے کہ ورکرز ویلفیئر زہائر سیکنڈری سکول ڈیفنس روڈ لاہور طلباء وطالبات کے لئے نئے سکول بنائے گئے ہیں یہ اچھی بات ہے کہ نئے سکول بن گئے ہیں لیکن کیا وزیر موصوف یہ بتانا چاہیں گے کہ کیا ان سکولوں میں بچوں کے مزید داخلے ہوئے ہیں اگر داخلے بڑھ گئے ہیں اور بچوں کی تعداد بڑھ گئی ہے تو وہاں پر جو ٹیچروں کی اسامیاں خالی ہیں ان کو بھی پُر کیا جارہا ہے یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی،وزیر موصوف!

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! ڈیفنس روڈ پر جو سکول بنے ہیں وہاں پر ماشاءاللہ ہر قسم کی facilities موجود ہیں،وہاں 1296 فلیٹس ہیں،جوں،جوں residents move کر رہے ہیں سکول میں بچوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے۔آپ کے توسط سے میں اپنے بھائی سے یہ گزارش کروں گا کہ employment پر ban تھا مگر ہم نے اس کے باوجود ایک سپیشل سمری چیف منسٹر کو اس حوالے سے move کی ہوئی ہے،انشاءاللہ تعالیٰ اس کی approval آجائے گی۔ مگر ابھی وہاں پر required number کو cater کرنے کی ضرورت ہے۔وہاں پر flats fully occupied نہیں ہیں کیونکہ وہاں پر حال ہی میں نئی development ہوئی ہے۔ جوں جوں بچے آرہے ہیں ان کو وہاں پر داخلے دیئے جارہے ہیں،اب ساتھ ساتھ اس کو strengthen بھی کرتے جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بچوں کی تعداد تو بڑھ گئی،کیا ان بچوں کی تعلیم وتربیت کے لئے،فرض کریں کلاس میں اگر پچاس بچے بیٹھتے ہیں اس کے بعد ایڈمیشن زیادہ بچوں کا ہو گیا

اور کلاسز بھی بڑھ گئیں تو دیگر کلاسز بچوں کے لئے خالی رکھ دی گئی ہیں، کیاان بچوں کو ٹیچرز کی ضرورت نہیں ہے؟ میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ تو necessity of the school ہے۔ میرے خیال میں ٹیچرز کو priority basis پر وہاں پر تعینات کرنا چاہئے اور ٹیچرز کی اسامیوں کو بھی بڑھانا چاہئے۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے اور اب دوبارہ وہی گزارش کر رہا ہوں کہ وہاں پر نئے بچے داخل ہوتے جا رہے ہیں چونکہ نئی appointments پر پابندی تھی اسی لئے ہم نے ایک سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کو move کی ہوئی ہے اور جوں ہی ban lift ہوگا، جتنے بھی وہاں پر required teachers ہوں گے ان کو cater کرنے کے لئے جتنے بھی ٹیچرز کی ضرورت ہوگی وہ انشاء اللہ ہم پورے کریں گے۔

جناب شہزاد منشی: میرا ضمنی سوال ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تیسرا اور آخری ضمنی سوال ہوگا۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! ابھی تو میں نے ایک ہی سوال کیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، آپ دو سوال کر چکے ہیں اب یہ تیسرا ضمنی سوال ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا بھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تشریف رکھیں، جن کا سوال ہے انہیں ضمنی سوال کرنے دیں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال یہ ہے کہ سال 2014 سے پہلے جو اسامیاں پُر کی گئی تھیں، جواب میں تمام اسامیوں کے نام بھی لکھے ہوئے ہیں جس میں very important positions جیسے SST، EST ہیں یہ ایسی پوسٹیں ہیں جو میرے خیال میں students کے لئے بہت ضروری ہیں۔ یہاں پر اس بات کا بھی ذکر کیا گیا ہے کہ فروری میں کسی جگہ 9 اسامیاں خالی ہیں، حالانکہ اس سے پہلے یہ اسامیاں پر ہو چکی تھیں لیکن 2014 سے اب یہ اسامیاں خالی پڑی ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایسی اسامیاں خالی ہونے سے کیا طلباء وطالبات کی تعلیم وتربیت پر بُرا اثر نہیں پڑ رہا، کیا یہ اسامیاں پُر نہیں ہونی چاہئیں تھیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: اس سے پہلے تو سکول exist ہی نہیں کرتا تھا کیونکہ ڈیفنس میں سکول ہی نیا بنا ہے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول نشتر کالونی سے متعلق ہے جو existکر رہا ہے ، جوrunکر رہا ہے ، میں اس کے متعلق سوال کر رہا ہوں اور اسی طرح ورکرز سیکنڈری سکول نشتر کالونی جو کہ طالبات کا سکول ہے، یہ نئے سکول نہیں ہیں بلکہ پرانے ہیں اور فروری سے ٹیچرز وہاں سے چلے گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شہزاد منشی صاحب!وزیر موصوف نے تو کہہ دیا ہے کہ اس سلسلے میں سمری چیف منسٹر صاحب کو بھیج دی گئی ہے وہ یہ بھی فرما رہے ہیں جیسے جیسے enrolmentزیادہ ہو رہی ہے ، جیسے ہیsummary approveہوتی ہے وہ بھرتی شروع کر دیں گے۔اس سلسلے میں سمری انہوں نے پہلے ہی وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس بھیجی ہوئی ہے۔اگلا سوال نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کی طرف سے ہے ،ان کی طرف سے requestآئی ہے کہ ان کا سوال pendingکر دیا جائے لہذا ان کے سوال کو pendingکیا جاتا ہے،اگلا سوال جناب شہزاد منشی صاحب کی طرف سے ہے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 3490 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سکولوں میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3490: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں محکمہ لیبر کے کتنے سکول کس کس جگہ چل رہے ہیں، ان کے نام اور ان کا رقبہ اور ان میں کہاں تک تعلیم دی جاتی ہے؟

(ب) ان سکولوں میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد سکول وار اور کلاس وار بتائیں؟

(ج) ان سکولوں کے سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے اخراجات کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) ان اداروں کے اخراجات کہاں سے حاصل کئے جاتے ہیں؟

(ہ) ان اداروں میں زیر تعلیم بچوں کو کیا کیا سہولیات محکمہ فراہم کر رہا ہے؟

(و) صنعتی کارکن کے بچوں کے علاوہ سویلین کے بچوں سے کتنی فیس ماہانہ کلاس وار وصول کی جا رہی ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) لاہور میں محکمہ لیبر کے پانچ سکول کام کر رہے ہیں جن کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام سکول وایڈریس	رقبہ	درجہ تعلیم
1	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول(طلباء)نشتر کالونی،لاہور	21کنال7مرلہ	ہائر سیکنڈری
2	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول(طالبات)نشتر کالونی،لاہور	25کنال	ہائر سیکنڈری
3	ورکرز ویلفیئر پرائمری سکول(طلباء وطالبات)نشتر کالونی،لاہور (مارننگ وایوننگ شفٹ)	19.70کنال	پرائمری
4	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول(طلباء)ڈیفنس روڈ،لاہور	17.90کنال	ہائر سیکنڈری
5	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول(طالبات)ڈیفنس روڈ،لاہور	16.06کنال	ہائر سیکنڈری

(ب) ان سکولوں میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد سکول وار اور کلاس وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان سکولوں کے سال12۔2011اور13۔2012کے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام سکول وایڈریس	اخراجات12۔2011	اخراجات13۔2012
1	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول(طلباء)نشتر کالونی،لاہور	50,917,971	55,979,775
2	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول(طالبات)نشتر کالونی،لاہور	35,667,380	42,807,811
	ورکرز ویلفیئر پرائمری سکول(طلباء وطالبات)نشتر کالونی،لاہور (مارننگ شفٹ)	19,248,873	18,422,385
3	ورکرز ویلفیئر پرائمری سکول(طلباء وطالبات)نشتر کالونی،لاہور (مارننگ وایوننگ شفٹ)	5,136,962	6,563,825
4	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول(طلباء)ڈیفنس روڈ،لاہور	472,798	3,070,540
5	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول(طالبات)ڈیفنس روڈ،لاہور	603,653	6,809,014

(د) ان اداروں کے اخراجات ورکرز ویلفیئر فنڈ اسلام آباد فراہم کرتا ہے۔

(ہ) ان اداروں کے بچوں کو محکمہ درج ذیل سہولیات بالکل مفت فراہم کر رہا ہے:

(الف) یونیفارم(موسم سرما اور گرما کے لئے)

(ب) ٹرانسپورٹ(گھر سے سکول اور سکول سے گھر پہنچانے کے لئے)

(ج) درسی کتب

(د) کاپیاں

(ر) سٹیشنری

(و) صنعتی کارکن کے بچوں سے کوئی فیس وصول نہیں کی جاتی،ان کے علاوہ سولین(پرائیویٹ) بچوں سے درج ذیل فیس وصول کی جاتی ہے داخلہ فیس پرائیویٹ بچوں کے لئے نرسری تا بارہویں:2000روپے۔

ماہانہ فیس:

1	نرسری تا پنجم	500روپے ماہانہ
2	ششم تا ہشتم	800روپے ماہانہ

3	نہم دہم	1000روپے ماہانہ
4	گیارہویں بارہویں	1200روپے ماہانہ

ٹرانسپورٹ کی سہولت حاصل کرنے کے لئے ماہانہ 800روپے فی طالب علم

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے اپنے سوال کے جز(ب) میں پوچھا ہے کہ ان سکولوں میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد سکول وار اور کلاس وار بتائیں جبکہ اس کی تفصیل مجھے مہیا نہیں کی گئی، اسی طرح جز(ج) میں ان سے سوال کیا ہے کہ ان سکولوں کے سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے اخراجات کی تفصیل فراہم کریں؟ جز (ج) میں نمبر چار اور پانچ میں جہاں پر 12-2011 اور 13-2012 کے اخراجات لکھے گئے ہیں۔ اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 12-2011 میں 4 لاکھ 72 ہزار 7 سو 98 روپے کے اخراجات ہوئے ہیں۔ 13-2012 میں یہ اخراجات 4 لاکھ 72 ہزار سے بڑھ کر 30 لاکھ 70 ہزار 5 سو 40 روپے ہو گئے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ایک سال میں difference اتنا زیادہ کیسے ہو گیا ہے، اس کی کیا وجہ ہے اور اتنا زیادہ gap کیسے آ گیا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! ان کلاسز کا اجراء جب ہوا تو یہ اس وقت کے expenses ہیں کیونکہ اس سے پہلے کلاسز کا اجراء ہی نہیں ہوا تھا، یہ جو 4 لاکھ 72 ہزار کے اخراجات ہیں اس وقت تک وہاں پر کلاسز شروع نہیں ہوئی تھیں، اس کے بعد کلاسز شروع ہو گئی ہیں جس کی وجہ سے expenses بڑھ گئے ہیں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال جز (د) سے متعلق ہے، میں نے پوچھا تھا کہ ان اداروں کے اخراجات کہاں سے حاصل کئے جاتے ہیں؟ جس کا جواب دیا گیا ہے کہ ورکرز ویلفیئر فنڈ اسلام آباد فراہم کرتا ہے، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو فنڈز آپ کو ملتے ہیں کیا اس کا آڈٹ بھی ہوتا ہے اگر ان فنڈز کا آڈٹ ہوتا ہے تو کیا یہ صوبائی حکومت کرتی ہے یا فیڈرل گورنمنٹ کرتی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! آڈٹ تو ایک ongoing process ہے، صوبائی حکومت بھی کرتی ہے، فیڈرل گورنمنٹ بھی کرتی ہے لہذا میری یہ گزارش ہے کہ یہ ایک

ongoing process ہے اگر ان کو کوئی specific information چاہئے تو میرے پاس آ جائیں میں ان کو یہ انفارمیشن دے دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کی طرف سے ہے ان کی طرف سے request آئی ہے اس لئے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) صاحب کی طرف سے ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): سوال نمبر 3561 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چائلڈ لیبر کے خاتمے کے لئے جامع پالیسی بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*3561: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 2010 سے آج تک چائلڈ لیبر کے کتنے کیس سامنے آئے اور ان پر قانون کے مطابق کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

(ب) حکومت نے چائلڈ لیبر کے خاتمے کے لئے کیا ٹھوس اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ج) کیا حکومت چائلڈ لیبر کے مکمل خاتمے کے لئے مزید جامع پالیسی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) صوبہ پنجاب میں 2010 سے لے کر دسمبر 2013 تک چائلڈ لیبر کے حوالے سے محکمہ محنت نے 491610 معائنہ جات کئے ہیں جن کے نتیجے میں قوانین بابت چائلڈ لیبر کی مختلف دفعات کے تحت 6036 خلاف ورزیاں متعلقہ فیلڈ افسران نے رپورٹ کیں اور انجام کار درج بالا قانون کی خلاف ورزی پر آجران کے خلاف 6036 چالان درج کروائے گئے۔ مجاز عدالتوں نے تادم تحریر۔/10,98,736 روپے جرمانہ عائد کیا ہے اور یہ ایک لگاتار عمل ہے جو کہ ہمہ وقت جاری رہتا ہے۔

(ب) محکمہ محنت کے فیلڈ افسران متعلقہ چائلڈ لیبر قوانین پر عملدرآمد کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں اور خلاف ورزی کی صوت میں مجاز عدالتوں میں آجران کے خلاف چالان پیش کرتے

ہیں۔بعد ازاں محکمہ کی کاوشوں کے نتیجے میں آجران کو جرمانہ بھی کیا جاتا ہے جس کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے حکومت پاکستان نے کنونشن نمبر 138 برائے کم عمری اور کنونشن نمبر 182 برائے Worst Forms of Child Labour کو ratify کیا ہوا ہے جو کہ حکومت کی غیر متزلزل عزم اور کاوشوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔آئین پاکستان کے تحت بھی بچوں کا تحفظ تسلیم شدہ ہے۔درج بالا آئینی اور بین الاقوامی وعدوں کی تکمیل کے لئے قانونی اور انتظامی اقدامات اٹھائے گئے ہیں مثلاً Factories Act, 1934 کے سیکشن 50 اور Shops & Establishment Ordinance, 1969 کے سیکشن 20 کے تحت بچوں کی ملازمت ممنوع قرار دی گئی ہے۔تاہم خصوصی قانون یعنی Employment of Children Act,1991 کے تحت بعض خطرناک شعبوں میں بچوں کی ملازمت ممنوع قرار دی گئی ہے۔ممنوعہ خطرناک شعبہ جات کی لسٹ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔موجودہ قانون Employment of Children Act, 1991 کو مزید مؤثر اور ILO کے متعلقہ کنونشنز کے عین مطابق بنانے کے لئے اس پر نظر ثانی کرتے ہوئے ایک نیا قانون Punjab Prohibition of Employment of Children Act, 2013 ڈرافٹ کیا گیا ہے جس کی منظوری وزیر اعلیٰ پنجاب دے چکے ہیں اور بعد از ضروری کارروائی اسے قانون سازی کے لئے اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔ان قانونی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے علاوہ محکمہ محنت نے چائلڈ لیبر کے خاتمے کے ضمن میں درج ذیل سالانہ ترقیاتی سکیموں کا اجراء بھی کیا ہے جن کا مقصد بھٹوں پر کام کرنے والے مزدوروں کے بچوں کو تعلیمی سہولیات فراہم کرنا ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

Sr.No	Title of Scheme	Approved cost	Targets	Achievements
1	Elimination of Bonded Labour in Brick Kilns in Lahore & Kasur(2008-14)	Rs. 123.367 Million	Establishment of 200 non-formal schools at brick kilns for 7000 children. 2. Distribution of Rs. 40 M as interest free loans to 4500 workers. 3. Registration of 13000 workers with NADRA	1. Establishment of 200 non-formal schools at brick kilns in which 9275 learners enrolled out of which approximately 938 learners maintained in to formal education centers in Lahore & Kaiser. 6601 2. Brick kilns workers were helped to get CNIC from NADRA in both districts. 3. 1250 workers were provided with advice, medicines and hygiene kit in the health and hygiene camps organized in collaboration with BHUs. 4. Rs.148 million micro credits (interest free) disbursed among 7128 workers. 5. 952 animals were provided veterinary treatment at 160 brick kilns.

				6. This project has been appreciated by State Department of USA in its annual report of Human Trafficking
2	Combating Worst Forms of Child Labour in Jhang, Layyah, Chakwal & Jhelum (2011-16)	Rs. 180.832 Million	Establishment of 120 non-formal schools for 4200 children engaged in worst forms of child Labour. 2. Establishment of 160 Adult Literacy cum Skills Training Centres for 4000 children. 3. Provision of micro credit to the families of children enrolled in NFE Centres. 4. Establishment of 50 model work places for healthy youth employment	A Project management unit to combat Worst Forms of Child Labour (PMU-WFCL) located at Directorate General Labour Welfare, Punjab has been established. 2. Rapid assessment surveys have been carried out in all 4 Districts. 3. 171 locations have been identified for the establishment of non formal education centres. 4. 196 locations have been identified for establishment of Adult Literacy Cum Skills Training Centers. 5. The Tool for Survey of "Situation Analysis" has also been developed through 51 surveys. 6. 200 Child Labourer Groups and 34 mother groups formed. 7. 113 focus groups discussions have been conducted with child labourers whereas 34 focus groups discussions have been conducted with mother groups. 8. 80 proposed locations have been identified for establishment of model work places.
3	Extension of Elimination of Bonded Labour in 4 districts of Punjab including Gujarat, Faisalabad, Sargodha & Bahawalpur (2012-18)	Rs. 196.987 Million	Establishment of 200 NFE Centres at brick kilns for 6000 children. 2. Facilitation to get CNICs for 7000 workers . 3. Interest free micro credit. 4. Health and hygiene Camps for brick kiln workers	DCC committee's notifications issued by 4 districts Sargodha, Gujarat, Bahawalpur & Faisalabad. 2. Chief Minister approved the summary for recruitment of staff and the recruitment process is in progress. 3. Lists have been prepared for the brick kilns; locations for establishment of NFE's and ACL's are being finalized. 4. Mapping and Establishment of 200 NFE Centres at brick kilns for 6000 children. 2. Facilitation to get CNICs for 7000 workers. 3. Interest free micro credit. 4. Health and hygiene Camps for brick kiln workers finalization of centres locations are being finalized. 5. Project launching ceremonies are in process

حکومت پنجاب چائلڈ لیبر کے خاتمہ کے لئے ایک جامع پراجیکٹ کی تیاری پر بھی کام کر رہی ہے۔ جو کہ پورے صوبے میں متعلقہ محکمہ جات کے تعاون سے شروع کیا جائے گا۔

(ج) جیسا کہ سوال ب کے جواب میں بیان کیا گیا ہے موجودہ قانون Employment of Children Act,1991 کو مزید مؤثر اور ILO کے متعلقہ کنونشنز کے عین مطابق بنانے کے لئے اس پر نظر ثانی کرتے ہوئے ایک نیا قانون Punjab Prohibition of Employment of Children Act,2013 ڈرافٹ کیا گیا ہے جس کی منظوری

وزیراعلیٰ پنجاب دے چکے ہیں اور بعد از ضروری کارروائی اسے قانون سازی کے لئے اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔ نئے قانون کا مقصد تمام شعبہ جات میں چائلڈ لیبر کا مکمل خاتمہ ہے اور اس کا اطلاق قانون سازی کا عمل مکمل ہوتے ہی شروع ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ Employment of Children Act 1991 جس کا ڈرافٹ بھی تیار ہو چکا ہے، Punjab Prohibition of Employment of Children Act,2013 جس کی منظوری بھی ہو چکی ہے، میری اس میں یہ گزارش ہے کہ وزیر صاحب مجھے صرف اتنا بتا دیں کہ اس کی implementation کب تک ہو جائے گی اور کب تک یہ enforce ہو جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! اس پر implementation ہونے جا رہی ہے۔ He is right. کہ اس پر سارا کام ہو گیا ہے بلکہ میں نے شروع میں جو گزارش کی تھی یعنی Child Labour اور Women کے حوالے سے گزارش کی تھی کہ وزیراعلیٰ صاحب نے اس سلسلے میں further funds بھی approve کئے ہیں جو کہ 5.5 بلین ہیں۔ پہلے ہم اس کی implementation صرف تین چار اضلاع میں کر رہے تھے، پھر چھ اضلاع کا منصوبہ تھا اب انشاءاللہ تعالیٰ across the Punjab ہوگا۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر موصوف! کب تک possible ہے، کیا آپ اس کے لئے کوئی timeframe دے سکتے ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! اس پر عمل ہونے ہی جا رہا ہے لیکن یہ کئی حصوں میں ہوگا، اس سال پہلے دس اضلاع لے لیں گے اور اگلے سال دو اضلاع لے لیں گے۔
It is spread over four years.

جناب قائم مقام سپیکر: یعنی یہ چار سال کا process ہے۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جی، ہاں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری وزیر موصوف سے آخری گزارش یہ ہے کہ جن دو یا چار اضلاع کو پہلے شروع کیا جائے ان میں ساہیوال کا نام پہلے رکھ لیں تو بہت مہربانی ہوگی۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ ساہیوال کو priority دیں۔ اگلا سوال میاں طاہر صاحب کی طرف سے ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2839 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: محکمہ سماجی بہبود میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2839: میاں طاہر: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ سماجی بہبود کے کتنے ملازم عہدہ، گریڈ وار کام کر رہے ہیں؟

(ب) گریڈ 14 اور اوپر کے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، پتاجات اور ڈومیسائل کی تفصیل بتائیں؟

(ج) گریڈ 14 اور اوپر کے ملازمین کے اخراجات کی تفصیل 12-2011 سے آج تک کی فراہم کریں؟

(د) ان میں سے کس کس ملازم کے خلاف اس وقت کس کس بناء پر قانونی / محکمانہ کارروائی چل رہی ہے؟

(ہ) ان میں سے کس کس ملازم کے پاس سرکاری گاڑی ہے اور ان کو یہ گاڑی کس قاعدہ / قانون کے تحت دی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) ضلع فیصل آباد محکمہ سماجی بہبود کے ملازمین کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گریڈ 14 اور اوپر کے ملازمین کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان ملازمین پر 12-2011 سے اب تک تنخواہوں اور ٹی اے، ڈی اے کی مد میں -/3,74,69,370 روپے خرچ ہوئے۔

(د) کسی کے ملازم کے خلاف کسی قسم کی کوئی قانونی یا محکمانہ کارروائی نہ چل رہی ہے۔

(ہ) 1۔ سینئر ڈسٹرکٹ آفیسر

2۔ سپرنٹنڈنٹ، دارالامان

3۔ مینجر، صنعت زار

4۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیر، ہیڈ کوارٹر

5۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر، ادارہ نگہبان

6۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر، ڈسٹرکٹ جیل پراجیکٹ

7۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر بورسٹل جیل پراجیکٹ

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا حکومت فیصل آباد میں مزید دارالامان بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! فیصل آباد میں کوئی مزید دارالامان بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! فیصل آباد میں جو دارالامان کام کر رہے ہیں فی الحال وہ کافی ہیں اور ابھی تک وہاں سے کوئی ایسی ڈیمانڈ نہیں آئی، جب کوئی ڈیمانڈ آئی تو پھر اس پر غور کریں گے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پلیز! اب آپ آخری ضمنی سوال کر لیں تاکہ وقفہ سوالات ختم ہو۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی میں نے یہ پوچھا تھا کہ حکومت فیصل آباد میں مزید دارالامان بنانے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟ اس کے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ ابھی ایسا کوئی پلان نہیں ہے جبکہ فیصل آباد میں جو دارالامان کام کر رہے ہیں ان میں عملہ نام کی کوئی چیز نہیں ہے اور جس طرح working ہونی چاہئے وہ بھی نہیں ہو رہی۔ کیا ہمارے پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کبھی وہاں پر visit کرنا پسند کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں میاں صاحب کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ میں نے visit کیا ہے اور میں ان کے ساتھ بھی ضرور visit کروں گا۔ جہاں تک انہوں نے یہ بات کی ہے کہ کام نہیں ہو رہا اس سلسلے میں عرض ہے کہ ہمارا

پورا ایک ڈیپارٹمنٹ ہے وہاں پر جو بچیاں آتی ہیں گورنمنٹ ان کی رہائش کے علاوہ ان کے کھانے اور باقی جو بھی requirements ہوتی ہیں حکومت مختلف NGOs کے through بھی ان کی favour کرتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ میاں صاحب کے ساتھ مل کر visit کر لیں۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع شیخوپورہ: ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1199: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ کے تحت کتنے ہسپتال اور ڈسپنسریاں چل رہی ہیں؟

(ب) ان کو سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم کس کس مد میں دی گئی اور کن کن مدات میں خرچ کی گئی، آگاہ فرمائیں؟

(ج) ان میں ڈاکٹرز کی کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں، خالی اسامیاں پُر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت اس ضلع میں مزید ہسپتال / ڈسپنسریاں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) سماجی تحفظ کی سکیم کے تحت تحفظ یافتہ کارکنان کو نقد مالی فوائد اور مفت طبی سہولیات فراہم کرنے کے لئے ادارہ سماجی تحفظ کے زیر انتظام ضلع شیخوپورہ میں ایک دفتر سوشل سکیورٹی ڈائریکٹوریٹ شیخوپورہ، ایک سوشل سکیورٹی ہسپتال شیخوپورہ اور پانچ طبی مراکز قائم ہیں

جن میں ایک سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر، ایک سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر اور تین ڈسپنسریاں شامل ہیں ان کے نام وپتاجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ہسپتال وڈسپنسری	پتاجات
1	سوشل سکیورٹی ہسپتال	مین فیصل آباد شیخوپورہ
2	سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر	فیروزوٹواں
3	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری	روپافل
4	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری	دھنت پورہ
5	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری	کھاریاں والا
6	سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر	چاندی کوٹ

(ب) ضلع شیخوپورہ میں تحفظ یافتہ کارکنان کی بڑھتی ہوئی تعداد اور ان کی آسانی کے پیش نظر شیخوپورہ کے علاقے میں 2013-02-28 کو پچاس بستروں پر مشتمل ایک سوشل سکیورٹی ہسپتال قائم کیا گیا ہے لہذا مالی سال 13-2012 میں ضلع شیخوپورہ کے تحفظ یافتہ کارکنان کو مفت طبی سہولیات وادویات مہیا کرنے کی مد میں مختص کئے جانے والے بجٹ اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

بجٹ و اخراجات کی تفصیل برائے سوشل سکیورٹی ہسپتال شیخوپورہ مارچ 2013 تا اگست 2013 (بابت چھ ماہ)

مالی سال	مختص بجٹ	اخراجات
2012-13	1,92,55,000/-	6907273/-

ضلع شیخوپورہ میں قائم طبی مراکز میں تحفظ یافتہ کارکنان کو مالی سال 12-2011 میں پہلے شاہدرہ ڈائریکٹوریٹ کے تحت علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کی جا رہی تھیں۔ تاہم یہی سہولیات ضلع شیخوپورہ کے تحفظ یافتہ کارکنان اور ان کے لواحقین کو گزشتہ برس 6۔ اکتوبر 2012 سے شیخوپورہ ڈائریکٹوریٹ کے تحت فراہم کی جارہی ہیں۔

چنانچہ شیخوپورہ ڈائریکٹوریٹ کے قیام سے پہلے سال 12-2011 میں شاہدرہ ڈائریکٹوریٹ کے ذریعے سہولیات بہم پہنچائی جاتی تھیں جو 6۔ اکتوبر 2012 سے شیخوپورہ ڈائریکٹوریٹ کے قیام کے بعد طبی امداد (A) اور نقد مالی معاوضہ جات (B) کی مدات میں بجٹ میں مختص اور خرچ ہونے والی رقوم کی تفصیل درج ذیل ہے:

(A)

بجٹ اور اخراجات برائے طبی امداد مالی سال 12۔2011 اور 13۔2012

مالی سال	بجٹ برائے طبی امداد	اخراجات برائے طبی امداد
12۔2011، شاہدرہ ریجن سوشل سکیورٹی ڈائریکٹوریٹ (بشمول شیخوپورہ)	-/89,455,000	-/86,742,145
13۔2012 ڈائریکٹوریٹ شیخوپورہ (06 اکتوبر 2012ء سے)	-/11,535,000	-/6907275

(B)

بجٹ اور اخراجات برائے نقد مالی معاوضہ جات مالی سال 12۔2011 اور 13۔2012

مالی سال	بجٹ برائے نقد مالی معاوضہ جات	اخراجات برائے نقد مالی معاوضہ جات
12۔2011، شاہدرہ ریجن سوشل سکیورٹی ڈائریکٹوریٹ (بشمول شیخوپورہ)	-/31,990,000	-/31,367,830
13۔2012، ڈائریکٹوریٹ شیخوپورہ (06 اکتوبر 2012ء سے)	-/10,668,000	-/9,462,434

(ج) ضلع شیخوپورہ میں قائم سوشل سکیورٹی ہسپتال و طبی مراکز ہیں دوران مالی سال 14۔2013 میں ڈاکٹروں کی منظور شدہ، تعینات شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

سوشل سکیورٹی ہسپتال و طبی مراکز	ڈاکٹروں کی منظور شدہ اسامیاں	ڈاکٹروں کی تعینات شدہ	ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں کی تعداد
ایس ایم او (طبی مراکز)	03	02	01
میڈیکل سپیشلسٹ	01	-	01
چائلڈ سپیشلسٹ	01	-	01
آئی سپیشلسٹ	01	-	01
پتھالوجسٹ	01	-	01
ٹوٹل:	07	02	05

سوشل سکیورٹی ہسپتال شیخوپورہ کے قیام 2013۔02۔28 سے لے کر اب تک یہ اسامیاں خالی ہیں چونکہ بھرتیوں پر حکومت پنجاب نے پابندی عائد کی ہوئی ہے جیسے ہی یہ پابندی اٹھائی جائے گی خالی اسامیوں پر بھرتیوں کا عمل فوری طور پر شروع کر دیا جائے گا۔

(د) فی الحال مندرجہ بالا ہسپتال و طبی مراکز ضلع شیخوپورہ اور اس سے ملحقہ علاقوں کے تحفظ یافتہ کارکنان کی صحت و مالی سہولیات کی فراہمی کے لئے کافی ہیں۔

ضلع گوجرانوالہ: میرج گرانٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*1620: محترمہ ناہید نعیم: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 2009 تا 2012 میں میرج گرانٹ کی مد میں ضلع گوجرانوالہ کو کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) میرج گرانٹ کے لئے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں؟

(ج) کتنے افراد کی امداد کی گئی اور کتنے افراد کی درخواستیں مسترد ہوئیں؟

(د) ان کی منظوری دینے والی اتھارٹی کا نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) اس مد سے مالی امداد کے لئے کن کن اتھارٹی سے documents کی تصدیق درخواست دہندہ کو کروانا ضروری ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) مالی سال 2009 سے 2012 میں میرج گرانٹ کی مد میں ضلع گوجرانوالہ کو پنجاب بیت المال کونسل کی جانب سے مبلغ۔/4333017 روپے موصول ہوئے۔

(ب) ضلع گوجرانوالہ کو میرج گرانٹ کے لئے 376 درخواستیں موصول ہوئیں۔

(ج) 284 مستحق افراد کی میرج گرانٹ کی درخواستوں پر امداد جاری کی گئی اور 92 درخواستیں مسترد ہوئیں۔ جن مستحق افراد کو امداد دی گئی ان کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) چیئرمین ضلع بیت المال کمیٹی گوجرانوالہ جناب حاجی شیخ ثروت اکرام و ممبران ڈسٹرکٹ بیت المال کمیٹی، ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر / سیکرٹری بیت المال کمیٹی، گریڈ 19

(ہ) میرج گرانٹ کی درخواستیں، درخواست دہندہ کو ذاتی طور پر جاننے والے دو معززین علاقہ سے تصدیق کروانے کے بعد دفتر ہذا میں جمع ہوتی ہیں، اس کے بعد ممبران ضلع بیت المال کمیٹی گھر گھر جا کر اپنی انکوائری رپورٹ تحریر کرتے ہیں جن میں مکمل تفصیل درج ہوتی ہے پھر ضلع کمیٹی کی میٹنگ میں پیش کی جاتی ہیں۔ ضلع کمیٹی درخواست پر امداد جاری کرنے کی منظوری دیتی ہے۔

ضلع لاہور: ورکرز کی جانب سے میرج، ڈیتھ گرانٹ، ٹیلنٹ سکالرشپ کی وصول ہونے والی درخواستوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2424: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں ورکرز کی طرف سے میرج، ڈیتھ گرانٹ اور ٹیلنٹ سکالرشپ کی گزشتہ سال ضلعی سکروٹنی کمیٹی کو کتنی درخواستیں وصول ہوئیں اور کتنے بچوں کو کتنی رقم کا ٹیلنٹ سکالرشپ جاری کیا گیا؟

(ب) میرج گرانٹ کی ضلع لاہور میں 2012 میں کتنی درخواستیں ورکرز کی وصول ہوئیں۔ کتنے ورکرز کو کتنی گرانٹ دی گئی؟ جن فیکٹریز کے ورکرز کو میرج گرانٹ فراہم کی گئی ان کے مالکان کے نام اور فیکٹریز کے ناموں سے بھی مطلع فرمائیں؟

(ج) ورکرز کی طرف سے ڈیتھ گرانٹ کی 2012 میں ضلع لاہور میں کتنی درخواستیں وصول ہوئیں، کتنے ورکرز کے لواحقین کو کتنی رقم بطور گرانٹ ادا کی گئی؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) ضلع لاہور میں ورکرز کی طرف سے میرج گرانٹ کی 1479 درخواستیں، ڈیتھ گرانٹ کی 159 درخواستیں اور ٹیلنٹ سکالرشپ کی 1143 درخواستیں ڈسٹرکٹ سکروٹنی کمیٹی لاہور کو سال 2012 میں وصول ہوئیں اور 495 ورکرز کے بچوں کو ٹیلنٹ سکالرشپ کی مد میں 14,230,098 روپے کی رقم جاری کی گئی۔ مزید یہ کہ 447 درخواستیں گرانٹ کے حصول کے لئے مروجہ شرائط پوری نہ ہونے کی وجہ سے ڈسٹرکٹ سکروٹنی کمیٹی لاہور نے نامنظور کر دیں۔ البتہ 201 درخواستیں ورکرز ویلفیئر بورڈ کی جانب سے نامکمل ہونے کی وجہ سے ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر لاہور کو واپس کر دی گئیں۔

(ب) سال 2012 میں میرج گرانٹ کے لئے ورکرز کی 1479 درخواستیں ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر لاہور کے دفتر میں وصول ہوئیں۔ 275 درخواستیں گرانٹ کے حصول کے لئے مروجہ شرائط پوری نہ ہونے کی وجہ سے ڈسٹرکٹ سکروٹنی کمیٹی لاہور نے نامنظور کر دیں۔ ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر لاہور نے پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کو 1204 درخواستیں برائے گرانٹ ارسال کیں۔ 68 درخواستیں ورکرز ویلفیئر بورڈ کی جانب سے نامکمل ہونے کی وجہ سے ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر لاہور کے دفتر کو واپس کر دی گئیں۔ دورانِ سال 2012 کے شادی گرانٹ کیسز کی مد میں کوئی رقم تقسیم نہ ہوئی۔ البتہ 2012 میں شادی گرانٹ کے سابقہ 59 کیسز کی مد میں 3,730,000 روپے کی ادائیگی کر دی گئی ہے۔ سال 2012 کے شادی گرانٹ کے 1136 کیسز ورکرز ویلفیئر فنڈ اسلام آباد کے پاس فنڈز کے اجراء کے لئے بھیج

دیئے گئے ہیں ۔ فنڈز کی فوری فراہمی کی کوششیں جاری ہیں۔ فنڈز کی وصولی کے بعد فوراًمتعلقہ ورکرز کو ادائیگی کر دی جائے گی۔ فیکٹریز کے ناموں کی لسٹ بطور ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال2012 میں مرحوم ورکرز کے لواحقین کی طرف سے ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر لاہور کے دفتر میں ڈیتھ گرانٹ کی 159 درخواستیں وصول ہوئیں۔ 37 درخواستیں گرانٹ کے حصول کے لئے شرائط پر پوری نہ ہونے کی بناء پر ڈسٹرکٹ سکروٹنی کمیٹی لاہور نے نامنظور کر دیں۔ ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر لاہور نے پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کو 122 درخواستیں برائے اجراء چیک ارسال کیں۔ البتہ 19 درخواستیں ورکرز ویلفیئر بورڈ کی جانب سے نامکمل ہونے کی وجہ سے ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر لاہور کو واپس کر دی گئیں۔ سال 2012 کے 102 ڈیتھ گرانٹ کیسز کی مد میں 46,900,000 روپے کی رقم ادا کی گئی ہے۔ سال 2012 ڈیتھ گرانٹ کے ایک کیس میں ابھی تک ورکرز ویلفیئر فنڈ اسلام آباد نے فنڈز مہیا نہ کئے ہیں۔ فنڈز موصول ہونے پر متعلقہ ورکر کو فوراً ادائیگی کر دی جائے گی ۔ درج بالا گرانٹس کے حوالے سے جملہ تفصیلات ٹیبل کی شکل میں بطور ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: گھروں سے بھاگے لاوارث بچوں کی بازیابی کے لئے بنائے گئے اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2490: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور میں گھروں سے بھاگے ہوئے لاوارث، گم شدہ بچوں / بچیوں کی بازیابی کے لئے کون کون سے ادارے سرکاری اور غیر سرکاری سطح پر کام کر رہے ہیں؟

(ب) یہ ادارے کہاں کہاں واقع ہیں، حکومت کی طرف سے ان اداروں سے رابطہ اور نگرانی کا کیا اہتمام ہے، گم شدہ اور گھروں سے بھاگے ہوئے بچوں / بچیوں کو ان کے والدین تک پہنچانے کے لئے کیا انتظامات کئے جاتے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں ایسے ادارے غیر سرکاری سطح پر بغیر کسی حکومتی منظوری اور نگرانی کے چل رہے ہیں۔ جہاں گھروں سے ورغلا کر لائی ہوئی نوجوان بچیوں یا اپنی مرضی

سے شادی کرنے والی بچیوں کو ان کے والدین کے سپرد کرنے کی بجائے اپنے پاس رکھ کر ان کے والدین کے خلاف brain washing کی جاتی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) اس وقت لاہور میں گھروں سے بھاگے ہوئے لاوارث گمشدہ بچوں / بچیوں کی بازیابی کے لئے مندرجہ ذیل ادارے کام کر رہے ہیں۔

1۔ سرکاری نگہبان سنٹر لاہور

2۔ غیر سرکاری: ادارہ خدمت انسانیت

3۔ Child Help Council

(ب) 1۔ سرکاری نگہبان سنٹر لاہور: چوہدری کالونی سمن آباد، لاہور

2۔ غیر سرکاری (ادارہ خدمت انسانیت): لیاقت چوک سبزہ زار، لاہور

3۔ چائلڈ ہیلپ کونسل (Child Help Council) آٹو مارکیٹ بادامی باغ، لاہور

سرکاری اداروں کی رابطہ اور نگرانی کی ذمہ داری ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر، لاہور کی ہے جبکہ غیر سرکاری اداروں کی رابطہ اور نگرانی کی ذمہ داری ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر کی ہے۔ سرکاری ادارے کے پاس اپنی گاڑی موجود ہے جس میں لاہور شہر کے گمشدہ بچوں کو ان کے گھروں کے پتوں کو تلاش کرنے کے بعد ان گھروں / والدین تک پہنچایا جاتا ہے جبکہ دوسرے شہروں کے بچوں کو ان کے متعلقہ ضلع کے ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر و بیت المال پنجاب کی وساطت سے تلاش کرنے کے بعد ان کے والدین کے حوالہ کیا جاتا ہے۔

غیر سرکاری ادارے: یہ ادارے اپنے ذریعے سے والدین کو تلاش کرنے کے بعد مکمل چھان بین اور تسلی کے بعد بچے کو والدین کے حوالے کر دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایسے بچے جن کا کوئی پتا معلوم نہیں ہوتا ان کو سرکاری ادارہ نگہبان سنٹر، لاہور کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔

(ج) محکمہ سماجی بہبود پنجاب کے تحت قائم ادارہ نگہبان سنٹر، لاہور اور دسری رجسٹرڈ ویلفیئر سوسائٹی میں صرف اور صرف بچوں کی بازیابی کے لئے خدمات سرانجام دی جاتی ہیں۔ نوجوان بچیوں کو ان اداروں میں نہیں رکھا جاتا۔

صوبہ میں چائلڈ لیبر پر پابندی سے متعلقہ تفصیلات

*3718: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں 2010 سے آج تک چائلڈ لیبر کے کتنے کیس سامنے آئے اور ان پر قانون کے مطابق کیا کارروائی کی گئی؟

(ب) کیا حکومت کی طرف سے چائلڈ لیبر کے خاتمے کے لئے کوئی ٹھوس اقدامات اٹھائے گئے ہیں، اگر نہیں تو حکومت چائلڈ لیبر کے تدارک کے لئے کوئی جامع پالیسی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) صوبہ پنجاب میں 2010 سے لے کر دسمبر 2013 تک چائلڈ لیبر کے حوالے سے محکمہ محنت نے 491610 معائنہ جات کئے ہیں جن کے نتیجے میں قوانین بابت چائلڈ لیبر کی مختلف دفعات کے تحت 6036 خلاف ورزیاں متعلقہ فیلڈ افسران نے رپورٹ کیں اور انجام کار درج بالا قانون کی خلاف ورزی پر آجران کے خلاف 6036 چالان درج کروائے گئے۔ مجاز عدالتوں نے تادم تحریر۔/10,98,736 روپے جرمانہ عائد کیا ہے اور یہ ایک لگاتار عمل ہے جو کہ ہمہ وقت جاری رہتا ہے۔

(ب) محکمہ محنت کے فیلڈ افسران متعلقہ چائلڈ لیبر قوانین پر عملدرآمد کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں اور خلاف ورزی کی صوت میں مجاز عدالتوں میں آجران کے خلاف چالان پیش کرتے ہیں۔ بعد ازاں محکمہ کی کاوشوں کے نتیجے میں آجران کو جرمانہ بھی کیا جاتا ہے۔ جس کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے حکومت پاکستان نے کنونشن نمبر 138 برائے کم عمری اور کنونشن نمبر 182 برائے Worst Forms of Child Labour کو ratify کیا ہوا ہے جو کہ حکومت کی غیر متزلزل عزم اور کاوشوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آئین پاکستان کے تحت بھی بچوں کا تحفظ تسلیم شدہ ہے۔ درج بالا آئینی اور بین الاقوامی وعدوں کی تکمیل کے لئے قانونی اور انتظامی اقدامات اٹھائے گئے ہیں مثلاً Factories Act, 1934 کے سیکشن 50 اور Shops & Establishment Ordinance,1969 کے سیکشن 20 کے تحت بچوں کی ملازمت ممنوع قرار دی گئی ہے۔ تاہم خصوصی قانون یعنی Employment of Children Act,1991 کے تحت بعض خطرناک شعبوں میں بچوں کی ملازمت ممنوع قرار دی گئی ہے۔ ممنوعہ خطرناک شعبہ جات کی لسٹ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ موجودہ قانون Employment of Children Act,1991 کو مزید مؤثر اور ILO

کے متعلقہ کنونشنز کے عین مطابق بنانے کے لئے اس پر نظر ثانی کرتے ہوئے ایک نیا قانون Punjab Prohibition of Employment of Children Act, 2013 ڈرافٹ کیا گیا ہے جس کی منظوری وزیر اعلیٰ پنجاب دے چکے ہیں اور بعد از ضروری کارروائی اسے قانون سازی کے لئے اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔ ان قانونی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے علاوہ محکمہ محنت نے چائلڈ لیبر کے خاتمے کے ضمن میں درج ذیل سالانہ ترقیاتی سکیموں کا اجراء بھی کیا ہے جن کا مقصد بھٹوں پر کام کرنے والے مزدوروں کے بچوں کو تعلیمی سہولیات فراہم کرنا ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

Sr. No	Title of Scheme	Approved cost	Targets	Achievements
1	Elimination of Bonded Labour in Brick Kilns in Lahore & Kasur (2008-14)	Rs. 123.367 Million	Establishment of 200 non-formal schools at brick kilns for 7000 children. 2. Distribution of Rs. 40 M as interest free loans to 4500 workers. 3. Registration of 13000 workers with NADRA	1. Establishment of 200 non-formal schools at brick kilns in which 9275 learners enrolled out of which approximately 938 learners maintained in to formal education centers in Lahore & Kaiser. 2. 6601brick kilns workers were helped to get CNIC from NADRA in both districts. 3. 1250 workers were provided with advice, medicines and hygiene kit in the health and hygiene camps organized in collaboration with BHUs. 4. Rs.148 million micro credits (interest free) disbursed among 7128 workers. 5. 952 animals were provided veterinary treatment at 160 brick kilns. 6. This project has been appreciated by State Department of USA in its annual report of Human Trafficking
2	Combating Worst Forms of Child Labour in Jhang, Layyah, Chakwal & Jhelum (2011-16)	Rs. 180.832 Million	Establishment of 120 non-formal schools for 4200 children engaged in worst forms of child Labour. 2. Establishment of 160 Adult Literacy cum Skills Training Centres for 4000 children. 3. Provision of micro credit to the families of children enrolled in NFE Centres. 4. Establishment of 50 model work places for healthy youth employment	A Project management unit to combat Worst Forms of Child Labour (PMU-WFCL) located at Directorate General Labour Welfare, Punjab has been established. 2. Rapid assessment surveys have been carried out in all 4 Districts. 3. 171 locations have been identified for the establishment of non formal education centres . 4. 196 locations have been identified for establishment of Adult Literacy Cum Skills Training Centers. 5. The Tool for Survey of "Situation Analysis" has also been developed through 51 surveys. 6. 200 Child Labourer Groups and 34 mother groups formed. 7. 113 focus groups discussions have been conducted with child labourers whereas 34 focus

				groups discussions have been conducted with mother groups . 8. 80 proposed locations have been identified for establishment of model work places
3	Extension of Elimination of Bonded Labour in 4 districts of Punjab including Gujarat, Faisalabad, Sargodha & Bahawalpur (2012-18)	Rs. 196.987 Million	Establishment of 200 NFE Centres at brick kilns for 6000 children. 2. Facilitation to get CNICs for 7000 workers. 3. Interest free micro credit. 4. Health and hygiene Camps for brick kiln workers	DCC committee's notifications issued by 4 districts Sargodha, Gujarat, Bahawalpur & Faisalabad. 2. Chief Minister approved the summary for recruitment of staff and the recruitment process is in progress. 3. Lists have been prepared for the brick kilns; locations for establishment of NFE's and ACL's are being finalized. 4. Mapping and Establishment of 200 NFE Centres at brick kilns for 6000 children 2 Facilitation to get CNICs for 7000 workers . 3. Interest free micro credit. 4. Health and hygiene Camps for brick kiln workers finalization of centres locations are being finalized. 5. Project launching ceremonies are in process

حکومت پنجاب چائلڈ لیبر کے خاتمہ کے لئے ایک جامع پراجیکٹ کی تیاری پر بھی کام کر رہی ہے جو کہ پورے صوبے میں متعلقہ محکمہ جات کے تعاون سے شروع کیا جائے گا۔

ضلع لاہور: محکمہ سوشل ویلفیئر میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3265: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور محکمہ سوشل ویلفیئر میں کتنے ملازمین اپنے فرائض سر انجام دے رہے ہیں، ان کے نام، گریڈ اور مدت ملازمت سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ محکمہ میں اس وقت ملازمین کی کتنی اسامیاں کون کون سے گریڈ کی خالی ہیں؟

(ج) ضلع لاہور میں کتنی NGOs محکمہ کے پاس رجسٹرڈ ہیں اور کتنی غیر رجسٹرڈ ہیں نیز ان کے نام اور ان کے چیئرپرسن کے نام سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) 2012-13 کے دوران ان مذکورہ بالا NGOs کی کارکردگی کیا رہی آگاہ کریں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) اس محکمہ کے ملازمین کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) خالی اسامیوں کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع لاہور میں محکمہ سوشل ویلفیئر کے پاس رجسٹرڈ NGO,s کی تعداد 1213 ہے ان کی فہرست (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ غیر رجسٹرڈ NGO,s کی تعداد کے بارے میں محکمہ کو علم نہ ہے۔

(د) 13-2012 کے دوران NGO,s کی کارکردگی تسلی بخش رہی اور غیر تسلی بخش کارکردگی پیش کرنے والے رفاہی ادارہ جات کے خلاف آئین اور قانون کے مطابق کارروائی زیر عمل ہے۔

ضلع اوکاڑہ: خواتین کی فلاح و بہبود کے ادارے و دیگر تفصیلات

*3349: محترمہ ثمینہ نور: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔185 ضلع اوکاڑہ میں کتنے ادارے خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے کام کر رہے ہیں؟

(ب) نیز ان میں کون کون سے کورسز کروائے جاتے ہیں، ان کی کیا فیس مقرر کی گئی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) پی پی۔185 میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام کوئی ادارہ کام نہ کر رہا ہے تاہم محکمہ سے رجسٹرڈ درج ذیل دو NGO,s خواتین کے لئے دستکاری سکول چلا رہی ہیں۔

1۔ المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی، چک نمبر GD/14، اوکاڑہ

2۔ عائشہ کمیونٹی آرگنائزیشن

(ب) NGO,s کے زیر انتظام دستکاری سکولز میں سلائی کڑھائی کی تربیت دی جاتی ہے اور ان کورسز کے لئے صرف پچاس روپیہ فیس چارج کی جاتی ہے۔

گداگری کے خاتمے کے لئے حکومتی اقدامات کی تفصیل

*3397: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پچھلے دور حکومت میں adult beggar پر ایک ٹاسک فورس بنائی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ٹاسک فورس کے ذریعے beggary کی curse کو ختم کرنے کے لئے پلان برائے implementation دیا تھا اگر ہاں تو مذکورہ پلان کو اب تک implement نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا حکومت نے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں بیگرز ہوم بنانے کے حوالے سے کوئی سکیم شامل کی تھی، موجودہ صورتحال سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) جی نہیں۔ پچھلے دور حکومت میں beggars کے لئے کوئی ٹاسک فورس نہیں بنائی گئیں۔ تاہم 2001 میں ایک ٹاسک فورس بنائی گئی تھی۔

(ب) سال 2001 میں قائم کی گئی ٹاسک فورس نے ایک implementation پلان بنایا تھا تاہم اس کی حتمی منظوری نہ ہو سکی تھی۔

(ج) جی، ہاں! سالانہ ترقیاتی پروگرامز سال 11-2010، 12-2011 اور 13-2012 میں beggar home بنانے کے لئے فنڈز مختص کئے گئے تھے جس پر کام جاری ہے۔ اس منصوبے کی کل مالیت 62.415 ملین ہے اور امید ہے کہ جون 2014 میں بلڈنگ مکمل ہو جائے گی جس سے بھکاریوں کی بحالی کے سلسلہ کا باقاعدہ کام شروع کر دیا جائے گا۔

لاہور: خواتین کی ترقی کے لئے منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*3614: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور میں اس وقت خواتین کی ترقی اور خوشحالی کے کون کون سے منصوبے اور ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں میں خواتین کو کوئی ہنر / ٹیکنیکل تعلیم دی جا رہی ہے تو مستفید خواتین کی سالانہ تعداد بتائی جائے؟

(ج) کیا حکومت لاہور میں مزید ایسے ادارے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) اس وقت لاہور میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے مندرجہ ذیل ادارے کام کر رہے ہیں۔

1۔ کاشانہ (نزد مرحبا شادی ہال کالج روڈ، ٹاؤن شپ لاہور)

2۔ دار الفلاح: (سوشل ویلفیئر کمپلیکس، سیکٹر D-1 نزد عمر چوک ٹاؤن شپ لاہور)

3۔ قصر بہبود: M-12 ماڈل ٹاؤن نزد انٹرنیشنل بیکری، لاہور

4۔ صنعت زار: 22 کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور

5۔ دار الامان: نزد تھانہ نواں کوٹ چوک یتیم خانہ لاہور

(ب) خواتین کو دو اداروں صنعت زار اور قصر بہبود میں مختلف ہنر سکھائے جاتے ہیں۔ان اداروں سے سال 2013 میں مستفید ہونے والی خواتین کی تعداد 8376 ہے۔

(ج) محکمہ سوشل ویلفیئر لاہور میں ٹاؤن کی سطح پر ایسے ادارے بنانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!آپ میاں صاحب کے ساتھ پروگرام بنا کر وہاں visit کریں۔اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد عارف عباسی: اج اینہاں نوں وی نہ بولن دیو کیونکہ تسانوں اپوزیشن اچھی نہیں لگدی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہم نے ہمیشہ ان کو بولنے کا موقع دیا ہے۔جی، میاں صاحب!

انڈیا میں وزیر اعظم پاکستان کی بھارتی وزیر اعظم سے ملاقات میں چھوٹی چھوٹی چیزوں کی بجائے core issues اٹھانے اور معزز ممبران حزب اختلاف کو ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن کمیٹیز میں شامل کرنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!ایک تو میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ آج وزیر اعظم نواز شریف بھارتی وزیر اعظم کی oath ceremony میں حصہ لینے کے لئے وہاں گئے ہیں۔اس موقع پر یہ بات بھی ضروری ہے کہ آج بعض اخبارات میں ایک خبر چھپی ہے کہ 700۔ارب روپے سے راوی ریور فرنٹ پراجیکٹ بن رہا ہے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ بھارتی شہر احمد آباد میں بننے والے بھارمتی پراجیکٹ کے سلسلے میں بھارت سے مدد لیں گے۔میں یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں ہمیں ان کی طرف دھیان نہیں دینا چاہئے بلکہ پاکستان کے جو core issues ہیں جن میں کشمیر کا مسئلہ ہے، پانی کا مسئلہ ہے اس کے علاوہ بلوچستان کے اندر جو دراندازی ہے، بھارت کی ایجنسیوں نے جس طرح افغانستان کے اندر اپنے بیسیوں دفاتر کھولے ہوئے ہیں اور پاکستان کے اندر بھارتی مداخلت کے بڑے واضح ثبوت موجود ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں یہ زیب نہیں دیتا کہ ہم ایک

چھوٹے سے River project کے بارے میں بات کریں بلکہ جو اصل مسائل ہیں انہیں وزیر اعظم کو مد نظر رکھنا چاہئے اور مسلمانوں کے صحیح احساسات وجذبات کی ترجمانی کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں دوسرا یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ہم پچھلے تین چار دن سے بار بار آپ کی توجہ ایک مسئلے کی طرف مبذول کروا رہے ہیں لیکن آپ نے سنجیدگی سے ہمارے اس مسئلے کو لیا اور نہ ہی لاء منسٹر اس پر سنجیدگی سے ہمیں کسی بات کا جواب دیتے ہیں۔ ہم نے کہا ہے کہ یہ مالی سال مکمل ہو گیا اور ہمیں منتخب ہوئے ایک سال ہو گیا لیکن اپوزیشن سے تعلق رکھنے والے یہ جو سارے ممبران ہیں ان کے ساتھ حکومت جس طرح کا سلوک کر رہی ہے جمہوریت کے اندر اس طرح کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جن علاقوں سے یہ لوگ منتخب ہو کر آئے ہیں ان کو ignore کیا جا رہا ہے ان کے mandate کی توہین کی جا رہی ہے۔ انہیں ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن کمیٹیز کے اندر شامل نہیں کیا گیا، ان کے علاقے ادھڑے ہوئے ہیں لیکن ان پر حکومت کی توجہ نہیں ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جمہوریت، ڈیموکریسی اور جمہوریت کے اندر سب کو ساتھ لے کر چلنے کا زبانی راگ الاپنا، یہ جو ایک برس گزرا ہے اس میں وزیر اعلیٰ صاحب شہنشاہوں کی طرح جیسے چاہیں پیسے لگا رہے ہیں 100۔ ارب روپیہ ادھر لگا دیا، 50۔ ارب روپیہ ادھر لگا دیا لیکن جو یہ لوگ منتخب ہو کر آئے ہیں انہیں بھی لوگوں نے ہی mandate دیا ہے، یہ ان کے mandate کی توہین نہ کریں۔ ہم نے تین دن تک یہاں پر یہ احساس دلانے کی کوشش کی اور اب پھر یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر ہماری اس بات پر دھیان نہیں دیں گے تو آگے بجٹ سیشن بھی مشکل ہو گا اور جو آئندہ تین دن سیشن ہے وہ بھی چلانا مشکل ہو گا۔ حکومت کو یہ روّیہ ترک کر کے جو صحیح جمہوری روّیہ ہے اسے adopt کرنا چاہئے اور یہ ہمارے ممبران کا استحقاق ہے۔ یہاں پر ایوان نے ایک تحریک استحقاق پاس کی اور وہ استحقاق کمیٹی کے سپرد ہو گئی آج تین ماہ ہو گئے ہیں لیکن کچھ پتا نہیں کہ اس تحریک کا کیا بنا ہے یہ ہمارے breech of privilege کے متعلق تھی۔ ہم منتخب لوگ ہیں چیف سیکرٹری کا نوٹیفکیشن ہے کہ پنجاب کے اندر جو تمام منتخب لوگ ہیں وہ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن کمیٹیز کے ممبر ہوں گے لیکن ان افراد کو وہاں DCC میں نہیں بلایا جاتا بلکہ جو شکست خوردہ عناصر ہیں ان کو ان کمیٹیوں کے اندر دعوت دی جاتی ہے۔ اپوزیشن یہ کسی صورت بھی برداشت نہیں کرے گی، ہم نے تمام دوستوں کی مشاورت سے تین دن یہاں پر احتجاج کیا اور کل سے پھر بھرپور احتجاج کریں گے لیکن حکومت کی طرف سے اس سرد مہری کی وجہ سے ہم آج کے اجلاس کا مکمل طور پر بائیکاٹ کریں گے اور آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہوں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اجلاس کا بائیکاٹ
کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: جناب احمد خان بھچر صاحب اور ڈاکٹر مراد راس صاحب کے Call Attention Notices ہیں۔

کورم کی نشاندہی

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ایوان میں کورم نہیں ہے لہذا میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں بھی کورم کی نشاندہی کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کورم point out کیا گیا ہے۔ گنتی کی جائے (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا ہے لہذا اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

(۔۔۔جاری)

میاں طاہر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

انڈیا میں وزیر اعظم پاکستان کی بھارتی وزیر اعظم سے ملاقات میں چھوٹی چھوٹی چیزوں کی بجائے core issues اٹھانے اور معزز ممبران حزب اختلاف کو ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن کمیٹیز میں شامل کرنے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! پی ٹی آئی منفی سیاست اور ملک کو سیاسی طور پر عدم استحکام کرنے کے لئے جس ملک دشمن ایجنڈے پر عمل پیرا ہے۔ باہر اس کی سیاست میں تو مثالیں مل رہی تھیں لیکن آج ان کا جو پنجاب اسمبلی میں روّیہ ہے، یہ جو ہمیں جمہوریت کا سبق دیتے ہیں انہیں یہ معلوم نہیں کہ جمہوری روایات کے مطابق جب آپ on

the floor of the Houseایک بات کریں تو پھر اس کا جواب بھی لیا جاتا ہے اسے respond کرنے دیں۔ آج انہوں نے بات کی اور بات کرنے کے بعد واک آؤٹ announce کیا اور واک آؤٹ کرتے کرتے کورم point out کر دیا۔ یہ کہاں کا مثبت روّیہ ہے اور یہ کہاں کا جمہوری روّیہ ہے؟ ایک طرف تو آپ کا یہ روّیہ ہے اور دوسری طرف آپ جمہوری روّیوں کی بات کرتے ہیں۔ قائد حزب اختلاف نے جو بات کی ہے میں نے ان کے کہنے پر اس دن وزیر اعلیٰ پنجاب یہاں پر موجود تھے۔ ان کی میں نے meeting arrange کروائی جس میں انہوں نے اپنے حلقوں سے متعلق بات کرنی تھی اور جب میٹنگ کا اہتمام ہو گیا، وقت طے ہو گیا تو عین وقت پر پی ٹی آئی کے ممبران نے کہا کہ ہم میٹنگ نہیں کریں گے۔ دوسری جماعتوں کے معزز ممبران جن میں جماعت اسلامی، پاکستان مسلم لیگ (ق) اور پاکستان پیپلز پارٹی کے لوگ شامل تھے انہوں نے میری موجودگی میں وزیر اعلیٰ سے ملاقات کی، اپنے حلقوں سے متعلق متعدد باتیں کیں اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے اپنے ترقیاتی فنڈز کے حوالے سے بھی بات کی۔ اُن سے کہا گیا کہ ترقیاتی فنڈز کسی بھی ممبر کا استحقاق نہیں ہے۔ معزز ممبران Privileges Act کو پڑھ لیں اس میں کسی بھی ممبر کا یہ استحقاق نہیں ہے البتہ کوئی بھی معزز ممبر اپنے حلقے یا شہر میں کسی بھی ترقیاتی سکیم کی نشاندہی کر سکتا ہے۔ پی ٹی آئی کے معزز ممبران یہ کہتے ہیں کہ ہمارے حلقوں میں ترقیاتی کام نہیں کرائے جا رہے۔ ان کے حلقوں میں ترقیاتی کام تو کرائے جا رہے ہیں لیکن ان کو اعتراض یہ ہے کہ ان ترقیاتی سکیموں کی نشاندہی ان کے کہنے پر نہیں ہو رہی۔ انہوں نے اس دن باقاعدہ بات کی تھی کہ مسلم لیگ (ن) کے عہدیداروں سے ترقیاتی سکیموں کی نشاندہی کروائی جا رہی ہے۔ ان کا یہ مطالبہ تھا کہ ترقیاتی سکیموں کی نشاندہی ہمارے منتخب نمائندوں سے کرائی جائے۔ اس بنیاد کے اُوپر ان کی ترقیاتی سکیمیں لی گئیں اور ان کے اُوپر کام ہو رہا ہے۔ اُس وقت طے یہ ہوا تھا کہ جب سکیمیں identify ہوں گی اور tendering process شروع ہو گا تو کسی جگہ پر اگر آپ کو کوئی رکاوٹ محسوس ہو تو میرے ساتھ بات کریں گے تاکہ اس رکاوٹ کو دُور کیا جا سکے۔ اب انہوں نے جس دن احتجاج شروع کیا ہے، میں یہ کہتا ہوں کہ اس سے پہلے ان کے کسی ممبر نے میرے ساتھ بات تک نہیں کی کہ ہمیں کوئی رکاوٹ پیش آ رہی ہے، ہمارے ٹینڈر نہیں ہوئے یا process slow ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت صورتحال یہ ہے کہ پچھلے دنوں سپریم کورٹ کا ایک فیصلہ آیا جس میں باقاعدہ طور پر categorically اس کو بھی عارضی طور پر روک دیا گیا ہے۔ اس کی اگلی date of hearing 2۔ جون ہے اور اس دن معلوم ہو گا کہ اس پر آگے کیا فیصلہ ہوتا ہے۔ اس فیصلے میں یہ کہا گیا

ہے کہ حکومت صرف ان سکیموں کے اُوپر رقم خرچ کر سکتی ہے جو کہ اے ڈی پی میں reflect ہوں اور یہ ایوان بجٹ اجلاس کے موقع پر اے ڈی پی کی منظوری دے تو اس صورتحال میں انہوں نے خود سے ہی احتجاج شروع کر دیا، خود سے ہی ختم کیا اور آج ایک نئی وارننگ دے کر بائیکاٹ کر کے چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! جہاں تک انہوں نے یہ بات کی ہے کہ وزیر اعظم پاکستان انڈیا جائیں تو فلاں فلاں issue پر بھی بات کریں۔ میں ان سے کہوں گا کہ آپ نے جو منفی سیاست شروع کی ہوئی ہے آپ اسی پر ہی بات کرتے رہیں۔ وزیر اعظم پاکستان کو ایک وسیع تجربہ ہے کیونکہ انہوں نے اس سے پہلے بھی دو مرتبہ بطور وزیر اعظم ملک کی خدمت کی ہے۔ انہیں اچھی طرح سے معلوم ہے کہ ہمسایہ ملکوں اور انڈیا کے ساتھ کن کن امور کے اُوپر بات کرنی ہے اور وہ انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان کی صحیح معنوں میں نمائندگی کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹسز لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا یہ توجہ دلاؤ نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس ڈاکٹر مراد راس صاحب کا ہے۔۔۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں لہذا یہ توجہ دلاؤ نوٹس بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 2 پیر خضر حیات شاہ کھگہ صاحب کی ہے۔ یہ پڑھی جا چکی ہے اور اس کا جواب آنا تھا۔

ایس ایچ او تھانہ غلہ منڈی ساہیوال کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سننے اور ملاقات سے انکار

(۔۔۔جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق یہ معاملہ resolve ہو چکا ہے۔ اگر پیر خضر حیات شاہ کھگہ صاحب تشریف فرما ہیں تو ان سے پوچھ لیں ورنہ اس کو dispose of کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا پیر خضر حیات کھگہ صاحب تشریف رکھتے ہیں؟۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر پیر خضر حیات شاہ کھگہ صاحب نہیں ہیں تو پھر اس تحریک استحقاق کو dispose of کر دیں کیونکہ اس جواب میں باقاعدہ طور پر محترم وزیر جیل خانہ جات کا حوالہ بھی درج ہے کہ انہوں نے بیٹھ کر اس معاملے کو resolve کرا دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے اس تحریک استحقاق کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک استحقاق شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ وزیر قانون صاحب اس پر جواب دے چکے ہیں لیکن یہ pending ہوئی تھی۔

کالم نویس ڈاکٹر صفدر محمود کے معزز ممبران اسمبلی کے خلاف ہتک آمیز اور بے بنیاد الزامات

(۔۔۔جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس بارے میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ شیخ علاؤالدین صاحب کی تحریک کا جواب یہ ہے کہ اخبارات میں شائع ہونے والے آرٹیکل اور مضامین کالم نگار کی ذاتی رائے پر مبنی ہوتے ہیں۔ اخبارات کسی بھی شخص کی رائے کو شائع کرنے میں مکمل طور پر آزاد ہیں لہذا کسی بھی سرکاری ادارے کا آزاد میڈیا کے اُوپر اس قسم کی قدغن لگانا مناسب نہیں ہے کہ ہم ان سے یہ کہیں کہ آپ کسی کالم نویس کا کالم شائع نہ کریں۔ اخبار میں باقاعدہ طور پر یہ on record ہوتا ہے کہ اس کالم نویس کی رائے سے ادارہ متفق نہیں

اور اگر کسی بھی کالم پر آپ کو اعتراض ہے یا اس کا جواب دینا چاہتے ہیں تو لکھ کر بھیج دیں اس کو ادارہ چھاپ دے گا۔ اس بات کا اخبار پابند تو نہیں لیکن روایتی طور پر وہ چھاپ دیتا ہے۔ میں شیخ علاؤالدین صاحب کے concern کو پوری طرح سے endorse کرتا ہوں کہ اس کالم میں جو کچھ لکھا گیا وہ بالکل غلط تھا۔ اس معزز ایوان میں بیٹھے عوام کے نمائندوں سے متعلق انہوں نے جس رائے کا اظہار کیا وہ بالکل گمراہ کن، غلط اور بے بنیاد تھی۔ اس کا حل میں نے اُس دن بھی شیخ صاحب سے عرض کیا تھا، مناسب یہی ہے کہ آپ بھی اسی صورت میں اپنی بہتر اور سلجھی ہوئی رائے سے اس کا جواب دیں۔ بجائے اس کے کہ ہم اس چکر میں پڑ جائیں کہ ان کو یہاں طلب کریں اور اس کے بعد پھر ایک نیا تنازع شروع ہو جائے اس لئے میں نے اس دن بھی شیخ صاحب سے یہی گزارش کی تھی۔ اس ادارے سے بھی بات ہوئی ہے اور وہ ادارہ آج بھی اس بات پر تیار ہے کہ اگر شیخ صاحب، کوئی بھی معزز ممبر یا کوئی اور کالم نویس اس کالم میں بیان کی گئی رائے سے اتفاق نہیں کرتا اور اس پر اپنی رائے دینا چاہتا ہے تو وہ اسے شائع کرنے کو تیار ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اب تو اس کا بڑا مفصل جواب آگیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ نے خود مجھ سے اتفاق کیا تھا کہ جو کچھ لکھا گیا ہے یہ واقعی اس ایوان کے لئے انتہائی تکلیف دہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر قانون صاحب بھی یہی بات کہہ رہے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر اس ایوان کا آپ یا وزیر قانون نے خیال نہیں رکھنا تو پھر کس نے رکھنا ہے؟ ڈاکٹر صفدر محمود نے جو کچھ لکھا ہے اس کو دوبارہ پڑھ لیا جائے اور پھر ایوان کی sense لے لی جائے۔ یہ روّیہ اختیار نہ کیا جائے کہ پچھلے چوک میں والد صاحب کو مار پڑ رہی تھی لیکن ہم تو اپنی عزت بچا کر آ گئے۔ ہمارا رویہ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ اس ایوان کے ہر ممبر کی عزت ہم سب پر فرض اور لازم ہے چاہے وہ کسی پارٹی سے تعلق رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ بھی اس کے جواب میں ایک اچھا سا کالم لکھ کر بھجوائیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مجھے ضرورت نہیں ہے۔ آپ ایوان کی sense لیں اگر ایوان کو اپنی عزت کا پاس نہیں، اگر ایوان کو اپنا تقدس عزیز نہیں تو ایوان اس کو disallow کر دے۔ میں نے تو اپنا فرض ادا کیا ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں پورے یقین سے کہتا ہوں کہ جس کالم کا یہ حوالہ دے رہے ہیں پہلے اسے صرف شیخ صاحب نے ہی پڑھا تھا لیکن شیخ صاحب نے اس کالم پر اتنی زیادہ گفتگو فرمائی ہے کہ اب اسے کوئی پچاس ساٹھ لوگ پڑھ چکے ہیں۔ ان کا یہ خیال ہے کہ پورا پنجاب اس کالم کو پڑھے اور پھر یہ اس تحریک کا فیصلہ کروائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اس پر بہت بات ہو چکی ہے۔ اب میں اس تحریک استحقاق کو dispose of کرتا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ آپ Custodian of the House ہیں اور آپ کو اس کے تقدس کا احساس ہونا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ صاحب! مجھے بالکل احساس ہے۔ میں اس تحریک استحقاق کو dispose of کرتا ہوں۔ شیخ صاحب! پچھلی دفعہ بھی لاء منسٹر صاحب نے یہ تحریک پڑھی تھی اُس کے باوجود بھی میں نے اس تحریک استحقاق کو pending کر دیا تھا۔ (قطع کلامیاں)

یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ اب اس پر بہت بات ہو چکی ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ ایوان کی عزت کا نہیں، شیخ صاحب کی عزت کا معاملہ ہے اس کے علاوہ کوئی اور بات نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلی تحریک استحقاق ڈاکٹر نادیہ عزیز صاحبہ کی ہے۔ یہ تحریک پڑھی جا چکی ہے۔

یونیورسٹی آف سرگودھا کی سنڈیکیٹ کی میٹنگ میں پرو وائس چانسلر کا معزز ممبران اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز روّیہ

(---جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 195/14 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ جی، یہ تحریک پڑھی جاچکی ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک کا جزوی جواب ملا ہے جس سے میں مطمئن نہیں ہوں تو اس تحریک کا مفصل جواب آنے تک اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میں اس تحریک التوائے کار کو بدھ تک کے لئے pending کرتا ہوں۔ اس تحریک التوائے کار کا detailed جواب منگوا کر اس ایوان میں پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! انشاء اللہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب اگلی تحریک التوائے کار 211/14۔ شیخ علاؤالدین صاحب، محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی طرف سے ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا بھی ابھی تک جواب موصول نہیں ہوا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری تحاریک التوائے کار کا جواب نہیں آتا۔ ان سے پہلے سندھو صاحب بھی تو تحاریک التوائے کار کے جوابات دے رہے تھے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو بھی میں بدھ تک pending کرتا ہوں۔ اب اگلی تحریک التوائے کار 253/14 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

فائر بریگیڈ سٹیشن جدید آلات سے محروم اور ملازمین معاشی بحران کا شکار

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ درست ہے کہ فائر بریگیڈ میں شامل پرانی گاڑیاں جو کہ ماڈل 1990 سے پہلے کی ہیں۔ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے 13 فائر سٹیشن ہیں اور فائر بریگیڈ کی 15 عدد فائر وہیکلز ہیں جن میں سے 13 عدد وہیکلز ٹھیک حالت میں ہیں اور آگ بجھانے کے آپریشن میں حصہ لیتی ہیں۔ لاہور فائر بریگیڈ،

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ میں ٹوٹل 270 ملازمین کا عملہ موجود ہے جن میں 45 اہلکار ورک چارج کے طور پر کام کر رہے ہیں جبکہ بقایا regular ہیں اور تمام عملہ کو بروقت تنخواہ ادا کی جاتی ہے اور حسب ضابطہ ترقی بھی دی جاتی ہے۔ 21 عدد ورک چارج ملازمین کو regular کر دیا گیا ہے جبکہ بقایا ورک چارج ملازمین کا کیس ہائیکورٹ میں زیر سماعت ہے۔ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے فائر مین بنیادی سکیل نمبر 5 میں کام کرتے ہیں اور مطلوبہ تعلیمی معیار اور کورسز کو مدنظر رکھتے ہوئے اُن کو اگلے گریڈ میں ترقی دی جاتی ہے اور بہتر کارکردگی پر تعریفی اسناد بھی دی جاتی ہیں۔ کارکردگی کو مزید بہتر بنانے کے لئے عملہ کو فائر مین کورس، لیڈنگ فائر مین کورس ٹریننگ سکول لاہور اور نیشنل انسٹیٹیوٹ آف فائر ٹیکنالوجی اسلام آباد سے کروائے جاتے ہیں۔ Risk Allowance اور دیگر مراعات کی تجویز زیر غور ہے جو نہی پایۂ تکمیل کو پہنچے گی اس پر عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔ یہ بھی مسلمہ حقیقت ہے کہ جب سے 1122 سروس شروع ہوئی ہے جو کہ جدید آلات سے لیس ہے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا فائر بریگیڈ 1122 کے ہمراہ آگ بُجھانے کی کارروائی میں حصہ لیتا ہے اور ان کے آلات و تجربہ سے آگ پر قابو پاتا ہے اور یہ ایک مشترکہ آپریشن ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جو تجاویز دی گئی ہیں اُن پر بھی محکمہ غور کرے گا اور ان تجاویز سے استفادہ کرتے ہوئے بہتری عمل میں لائی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک کا جواب آگیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے۔ یہ تحریک پڑھی جا چکی ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا تو اس کو pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی رحیم یار خان بل 2014 ہے۔

مسودہ قانون خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، رحیم یار خان 2014

MR ACTING SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Khwaja Fareed University of Engineering and Information Technology, Rahim Yar Khan Bill 2014. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Khwaja Fareed University of Engineering and Information Technology, Rahim Yar Khan Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Khwaja Fareed University of Engineering and Information Technology, Rahim Yar Khan Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Muhammad Siddique Khan, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez and others.

Since no body is present, the same is disposed of.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Khwaja Fareed University of Engineering and Information Technology, Rahim Yar Khan Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 24

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 24 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 25

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 26

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 26 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 27

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 27 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 27 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 28

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 28 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 28 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 29

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 29 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 29 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 30

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 30 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 30 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 31

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 31 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 31 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 32

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 32 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 32 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 33

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 33 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 33 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 34

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 34 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 34 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 35

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 35 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 35 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 36

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 36 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 36 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 37

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 37 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 37 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 38

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 38 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 38 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 39

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 39 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 39 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 40

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 40 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 40 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 41

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 41 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 41 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 42

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 42 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 42 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 43

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 43 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 43 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 44

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 44 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 44 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Khwaja Fareed University of Engineering and Information Technology, Rahim Yar Khan Bill 2014, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Khwaja Fareed University of Engineering and Information Technology, Rahim Yar Khan Bill 2014, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Khwaja Fareed University of Engineering and Information Technology, Rahim Yar Khan Bill 2014, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: آج کے ایجنڈا کا اگلا آئٹم صحت پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ وزیر کی تقریر سے ہوگا دیگر ممبران جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام سیکرٹری اسمبلی کو بھجوادیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! جنوبی پنجاب کے عوام وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے تہ دل سے مشکور ہیں کہ جو نعرہ جنوبی پنجاب کی محرومیوں کا لگایا جاتا تھا تو وزیراعلیٰ پنجاب نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہم جنوبی پنجاب سے کس طرح محبت رکھتے ہیں، ان کے مسائل کا حل کس طرح نکالتے ہیں۔ خواجہ فرید یونیورسٹی کا قیام اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ آج جنوبی پنجاب کے ضلع رحیم یار خان میں خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی کا قیام عمل پذیر ہوا ہے۔ میں آج اپنے تمام ساتھی ممبران اور وزیراعلیٰ پنجاب کا تہہ دل سے مشکور ہوں اور اپنے رحیم یار خان کے عوام کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اعجاز شفیع صاحب!

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج خواجہ فرید یونیورسٹی کا جو بل پاس ہوا ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی تعلیم دوستی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یہ جنوبی پنجاب کی محرومیوں، جہالت اور بے روزگاری کے خاتمے کے لئے بہت بڑا اور احسن اقدام ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس یونیورسٹی سے نہ صرف جنوبی پنجاب کے طالب علم بلکہ صوبہ سندھ اور صوبہ بلوچستان کے وہ طالب علم جو اپنے علم کی پیاس بجھانا چاہتے ہیں وہ بھی مستفید ہوں گے۔ میں اپنی طرف سے، پورے جنوبی پنجاب کی طرف سے اور خاص طور پر ممبران اسمبلی کی طرف سے اپنے قائد میاں محمد شہباز شریف کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس یونیورسٹی کا انعقاد پنجاب کے آخری ضلع میں کیا جس سے وہاں کے جہالت کے اندھیروں کا خاتمہ ہوگا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب محمود الحسن صاحب!

چودھری محمود الحسن چیمہ: جناب سپیکر! آج رحیم یار خان میں خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی کا بل پاس ہوا ہے۔ میں اس پر تمام ممبران اسمبلی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جن کی موجودگی میں یہ بل پاس ہوا ہے۔ یہ یونیورسٹی رحیم یار خان میں ہونے کے ساتھ ساتھ میرے حلقہ انتخاب میں بھی ہے۔ اس یونیورسٹی کی وجہ سے ہمارے خطہ کے لوگوں کو پڑھائی

کے لئے لاہور یا کراچی نہیں جانا پڑے گا اور جنوبی پنجاب میں جو محرومی کا ایک احساس تھا وزیر اعلیٰ پنجاب نے یہ فیصلہ کر کے اس علاقہ کو بہت بڑا تحفہ دیا ہے۔ ہمارا ضلع بلوچستان اور سندھ کے سنگم پر واقعہ ہے۔ اس یونیورسٹی میں دوسرے صوبوں کے بچوں کو بھی تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملے گا۔ میں اس ایوان کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس بل کو پاس کیا اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس کی منظوری دی۔ بہت شکریہ۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں کس طرح سے اپوزیشن اور لیڈر آف اپوزیشن نے یہ کہا تھا کہ آپ ہیلتھ پر عام بحث کے لئے دن رکھیں۔ ہم اس پر بات کرنا چاہتے ہیں، ہمارے پاس تجاویز بھی ہیں۔ انہوں نے آج کے دن کے لئے ہیلتھ پر عام بحث کے لئے وقت تو مقرر کرا لیا تھا لیکن شاید ان کی تیاری نہیں یا ان کے پاس دوسرے لفظوں میں کہنے کے لئے کوئی چیز نہیں ہے۔ ان کا ایجنڈا صرف اور صرف agitation اور منفی ہے۔ ان کے پاس کوئی مثبت تجویز ہے اور نہ عمل ہے۔ میں تو اس معزز ایوان سے بھی اور آپ سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ میں discussion کے لئے motion تو move کر دیتا ہوں لیکن قائد حزب اختلاف اور اپوزیشن کو بار بار یہاں پکارا جائے تاکہ وہ آئیں اور آ کر اس discussion کا آغاز کریں۔ اگر وہ نہ کر سکیں تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ اس discussion کو اس وقت تک adjourn کیا جائے جب تک وہ آ کر اس پر بات نہ کریں۔ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں بیٹھ کر انہوں نے خود اس بات کو طے کرایا تھا اور اب حالت یہ ہے کہ وہ آج پہلے ہی بائیکاٹ کر کے دوڑ گئے ہیں۔

Mr. Speaker! I move for general discussion on Health.

جناب قائم مقام سپیکر: میں قائد حزب اختلاف سے گزارش کرتا ہوں کہ آج ان کے کہنے پر ہی بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں یہ فیصلہ ہوا تھا، میں اس میٹنگ میں موجود تھا اور ان کے کہنے پر ہی آج بحث رکھی گئی تھی۔ میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ آئیں اور اپنی مثبت تجاویز اس ایوان میں آ کر پیش کریں۔ میں میاں محمود الرشید صاحب، قائد حزب اختلاف سے گزارش کرتا ہوں کہ اگر وہ میری آواز سن رہے ہیں تو ایوان میں تشریف لے آئیں۔ میری بقیہ اپوزیشن کے معزز ممبران سے بھی گزارش ہے کہ وہ آئیں اور اپنی مثبت تجاویز دیں۔ کیا وہ یہاں سے کہیں چلے تو نہیں گئے؟

معزز ممبران: باہر بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! اگر باہر موجود ہیں تو ایوان میں تشریف لے آئیں۔

معزز ممبران: وہ نہیں آئیں گے، وہ جا چکے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! موجود ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب تو کہہ رہے ہیں کہ وہ موجود ہیں۔ میری بارہا ان سے گزارش ہے کہ وہ ایوان میں تشریف لے آئیں۔ وہ نہیں آ رہے تو اس discussion کو pending کر دیتے ہیں کیونکہ انہی کے پاس تجاویز تھیں لہذا آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔ اب اجلاس بروز منگل مورخہ 27۔ مئی 2014 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

598

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 27۔ مئی 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں)

(مورخہ 20۔ مئی 2014 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قرار داد)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: اس ایوان کی رائے ہے کہ معاشرے میں جعلی پیروں، عاملوں اور جادوگروں کا کاروبار اور ہتھکنڈے اپنے عروج پر ہیں جو معاشرے کے لئے ناسور بن چکے ہیں۔ یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ ان ناجائز ہتھکنڈوں کے خلاف جامع انداز میں قانون سازی کی جائے تاکہ اس مکروہ دھندے کا سدباب ہو سکے اور عوام اس ناسور سے نجات پا سکیں۔

(موجودہ قرار دادیں)

1۔ محترمہ فائزہ احمد ملک: یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ "یوٹیوب" پر عائد پابندی بلا تاخیر اٹھائی جائے۔

2۔ مہر محمد فیاض: اس ایوان کی رائے ہے کہ چونکہ پچھلے دنوں ژالہ باری سے تحصیل جہلم اور دینہ میں گندم اور دوسری تیار فصلیں بالکل تباہ و برباد ہو گئی ہیں اور کسانوں کا سب کچھ لٹ گیا ہے لہذا مذکورہ تحصیلوں کو آفت زدہ قرار دیتے ہوئے متاثرہ کاشتکاروں کو فوری طور پر خاطر خواہ مالی امداد دی جائے تاکہ ان کی بحالی ہو سکے نیز ان کے زرعی قرضے معاف کئے جائیں۔

3۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: اس ایوان کی رائے ہے کہ تیزاب پھینکنے کے واقعات کا انسداد دہشتگردی عدالت میں انسداد دہشتگردی قوانین کے تحت ٹرائل کیا جائے۔

4۔ محترمہ نگہت شیخ: اس ایوان کی رائے ہے کہ بچوں اور بچیوں پر ظالمانہ جنسی تشدد اور قتل کے اندوہناک واقعات میں ملوث تمام سزا یافتہ مجرموں کی سزاؤں پر فوری عملدرآمد کیا جائے۔

599

5۔ محترمہ فرحانہ افضل: اس ایوان کی رائے ہے کہ ہر ضلع کے ڈی سی او آفس میں خواتین کے حقوق کے تحفظ اور انہیں درپیش مشکلات کے ازالہ کی غرض سے ایک ہیلپ ڈیسک قائم کیا جائے اور اس ہیلپ ڈیسک میں سوشل ویلفیئر یا وومن ڈویلپمنٹ محکمہ کی ایک خاتون اہلکار کو تعینات کیا جائے جو خواتین کے مسائل کو فوری طور پر سنیں اور انہیں حل کریں۔

600

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا آٹھواں اجلاس

منگل 27۔ مئی 2014

(یوم الثلاثہ، 27۔ رجب المرجب 1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۳۱﴾ قُلۡ اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ الرَّسُوۡلَ ۚ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۳۲﴾

سُوْرَۃُ آل عِمرَان آیات 31 تا 32

(اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ بھی تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (31) کہہ دو کہ خدا اور اس کے رسول کا حکم مانو اگر نہ مانیں تو اللہ بھی کافروں کو دوست نہیں رکھتا (32)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مجھ خطا کار سا انسان مدینے میں رہے
بن کے سرکارؐ کا مہمان مدینے میں رہے
یاد آتی ہے مجھے اہلِ مدینہ کی یہ بات
زندہ رہنا ہو تو انسان مدینے میں رہے
اُن کی رحمت غمِ کونین بُھلا دیتی ہے
جتنے دن آپ کا مہمان مدینے میں رہے
چھوڑ آیا ہوں دل و جان یہ کہہ کر اعظم
آ رہا ہوں میرا سامان مدینے میں رہے

سوالات

(محکمہ ہائرایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈا پر محکمہ ہائرایجوکیشن سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میرے پیارے بھائی قائد حزب اختلاف! میں افسوس ہی کر سکتا ہوں کہ خود آپ کے ہی فیصلے ہیں اور اُس پر پھر آپ پابندی نہ کریں تو میں کیا کروں؟ یہ آپ کا Question Hour ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں قائد حزب اختلاف کی بات کو آگے بڑھانا چاہتا ہوں۔ آپ نے ہمیں میٹنگ کے لئے بلایا تو ہم قائد حزب اختلاف کے ساتھ آپ کے پاس آئے، رانا ثناء اللہ خان نے آپ کی موجودگی میں کہا کہ میں وزیر اعلیٰ صاحب سے آپ کی ملاقات کرا دیتا ہوں تو ہم نے کہا کہ ہم وزیر اعلیٰ صاحب سے ملاقات نہیں کرنا چاہتے تو انہوں نے کہا کہ اگر کوئی اکیلے ملاقات کرنا چاہتا ہے تو میں وہ بھی کرا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بات کر کے چلا جائے اور ہم جواب نہ دیں یعنی ہمیں بات کرنے کا حق نہ دیا جائے تو یہاں پر کوئی بھی بات نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، ایسی بات قطعاً نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کل ہم نے اجلاس کا بائیکاٹ کیا اور اُس کے بعد وزیر قانون نے یہاں floor پر ایک policy statement اس طرح کی دی کہ جس سے ہمارے جذبات مجروح ہوئے میں اُس کی تصحیح کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے یہاں پر کہا کہ اپوزیشن نے ہمیں کہا کہ وزیر اعلیٰ سے آپ ہمیں ٹائم لے کر دیں تاکہ آپ کے علاقوں میں ترقیاتی کام ہو سکیں اور جب ٹائم لیا گیا تو باقی لوگ تو مل کے آئے لیکن پاکستان تحریک انصاف کے معزز ممبران نے عین وقت پر کہا کہ ہم نے نہیں ملنا۔ میں رانا ثناء اللہ خان کے اس بیان کی تصحیح کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے یہاں پر غلط بیانی سے کام لیا۔ پاکستان تحریک انصاف نے کبھی بھی اپنے دل میں یا openly اس خواہش کا اظہار نہیں کیا کہ ہم وزیر اعلیٰ سے ملنا چاہتے ہیں۔ وزیر قانون صاحب نے یہاں پر کل بالکل غلط بیانی کی۔ میں نے اُس وقت

بھی کہا تھا اور قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف جب وزیر اعلیٰ منتخب ہوئے تو انہوں نے یہاں پر کھڑے ہو کر یہ کہا کہ میں اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلوں گا، میں خود اپوزیشن کے پاس چل کر آؤں گا۔ انہوں نے یہاں پر یہ ایک بڑا اچھا gesture دیا، ہم پورا ایک سال انتہائی passion کے ساتھ یہ توقع کرتے رہے کہ جمہوری روایات کی پاسداری کریں گے، نئی جمہوری روایات کو جنم دیں گے اور جمہوریت کے دو پہیے، Treasury Benches and Opposition یہ دونوں اکٹھے اس صوبہ کی فلاح اور اس صوبہ کی عوام نے جو mandate دیا ہے اُس کو پورا کرنے کے لئے مل کر چلیں گے۔ ہم ایک برس تک لوگوں سے friendly opposition کا طعنہ سُنتے رہے کہ یہ اپوزیشن خاموش ہو گئی ہے، یہ ہمارے حقوق کی بات کیوں نہیں کرتی، عوام اور میڈیا کے مختلف لوگوں نے یہ باتیں کیں لیکن ہم نے یہ کوشش کی کہ ہم جمہوری انداز سے ایک logical criticism کریں، constructive criticism کریں، تنقید برائے اصلاح کریں لیکن اسے ہماری کمزوری سمجھ لیا گیا اور ہمیں دیوار کے ساتھ لگا دیا گیا۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ آپ کا حق ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم نے ہمیشہ یہ بات کی تھی کہ جو بھی فیصلہ کریں across the board کریں۔ لوگوں کے مسائل حل کرنے اور ترقیاتی فنڈز دینے کا یہ criteria ہونا چاہئے کہ جو شخص منتخب ہو کر آ گیا ہے وہ اس معزز ایوان کا ممبر ہے اور اُس کا یہ استحقاق ہے کہ جن لوگوں نے مجھے مینڈیٹ دے کر منتخب کیا ہے اُن کے mandate کی توہین نہ کی جائے۔ ہم نے ایک برس تک یہ سارا کچھ برداشت کیا۔ اب یہ ناقابل برداشت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کل یہاں پر رانا ثناء اللہ خان نے جو بات کی وہ غلط بیانی کی۔ ہم ان سے بھیک نہیں مانگتے، ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمیں لوگوں نے منتخب کیا ہے تو یہ منتخب لوگوں کے mandate کی توہین نہ کریں اور جو بات وزیر اعلیٰ نے کہی تھی اور سارا سال پریس میں یہ ڈھنڈورا پیٹتے ہیں، جمہوریت کی بات کرتے ہیں، جمہوری روایات کی بات کرتے ہیں، لوگوں کے mandate کو تسلیم کرنے کی بات کرتے ہیں تو ان منتخب لوگوں سے کیا قصور ہو گیا ہے؟ ان سے یہی قصور ہو گیا ہے کہ ہم ایک سال تک خاموشی سے یہ دیکھتے رہے کہ یہ ایوان ٹھیک چلتا ہے اور یہ حکومت آگے بڑھ کر ہمارے مسائل پر توجہ دے گی اور بلا تخصیص وبلا تفریق کسی بھی discrimination کے بغیر criteria صرف ایک ہو گا کہ اس ایوان کے تمام منتخب لوگ برابر ہیں اور اُنہیں ترقیاتی کاموں اور باقی مسائل کے حل کرنے میں اُن کو اپنے اپنے اضلاع میں on board لیا جائے گا تو رانا ثناء اللہ خان

صاحب کی اس بات پر میں اُن کو condemn کرتا ہوں کہ انہوں نے ایوان کے اندر غلط بیانی سے کام لیا۔ ہم نے نہ پہلے کبھی وزیر اعلیٰ صاحب سے ملاقات کی خواہش کی ہے، نہ آئندہ کبھی کریں گے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! Please listen to me دیکھیں، آپ کا یہ طریق کار ٹھیک نہیں ہے۔ اگر آپ اس طرح کی بات کرنا چاہتے ہیں تو آپ کی مرضی ہے لیکن میری طرف سے آپ کو اجازت نہیں ہے۔ یہ Question Hour ہے۔ میاں صاحب! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ جب ایک فیصلہ شدہ بات ہے کہ Question Hour میں point of order zero ہے تو آپ اُس پر خود عملدرآمد نہیں کرتے اور اُس فیصلہ پر عملدرآمد کرنے میں آپ کا ہی فائدہ ہے۔ (قطع کلامیاں)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ چیمبر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اپوزیشن لیڈر اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبان اُدھر آئے۔ آپ کی موجودگی میں بات ہوئی۔ رانا ثناء اللہ خان نے کہا کہ ہم آپ کی وزیر اعلیٰ صاحب سے ملاقات کروا دیتے ہیں تو ہم نے کہا کہ ہم نے ملاقات نہیں کرنی۔ انہوں نے کہا کہ پھر آپ ایک کام کریں آپ میں سے اگر کوئی اکیلے اکیلے ملاقات کرنا چاہتا ہے تو میں اکیلے اکیلے ملاقات کروا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! یہاں پر رانا ثناء اللہ خان بیٹھا کرتے تھے اور یہاں کی یہ روایت رہی ہے۔ یہ سارے لوگ جو وہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں ان کو فنڈز ملتے رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ان کی بات تو سُن لیں یہ کیا کہتے ہیں؟

Order please, order please. Order in the House.

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ خان صاحب نے کل یہاں پر جو بات کی وہ بات سراسر غلط ہے۔ مسلم لیگ (ن) کو یہ بات سمجھ آ جانی چاہئے کہ on the floor of the House ٹھیک بات کرنی چاہئے۔ [*****]

جناب سپیکر: ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کر دیا جائے۔ Order please, order please. اُن کی بات سُننے دیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔ میں اپنی پارٹی کا point of view بتا رہا ہوں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں کہ جو شخص اس ایوان میں موجود نہیں ہے تو قواعد کے مطابق ان کے حوالے سے ایسی بات نہیں ہونی چاہئے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آج انہوں نے نہیں آنا۔ آپ میری بات سن لیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو کیسے پتا ہے کہ انہوں نے نہیں آنا، آپ کو اس بات کا کیا پتا ہے اور اگر وہ آ گئے تو پھر؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری گزارش تو سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، بولیں میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر پر بولنے کی اجازت دیتا ہوں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ کل۔۔۔(قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: Order, order please, order in the House

مجھے ان کی بات سننے دیں کہ ان کا فرمان کیا ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ خان نے on the floor of the House بات کی ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی، پاکستان مسلم لیگ(ق) اور جماعت اسلامی کے ممبران نے مجھ سے رابطہ کیا ہے اور میں نے ان کی ایک میٹنگ وزیر اعلیٰ صاحب سے کروائی۔ اس کے بعد process شروع ہوا اور process شروع ہونے کے بعد ان کی ترقیاتی سکیمیں in process تھیں کہ انہوں نے احتجاج شروع کر دیا۔ میں آج on the floor of the House یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان پیپلز پارٹی کی پالیسی آپ کی گورنمنٹ کو support کرنے کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ مجھے مخاطب نہ کریں اُن کو کریں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ان کو مخاطب کر رہا ہوں۔ پاکستان پیپلز پارٹی جمہوریت کو derail نہیں ہونے دے گی۔

جناب سپیکر: یہ اچھی بات ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! کل رانا ثناء اللہ خان نے اپنی گفتگو سے تمام اپوزیشن پارٹیوں کو دیوار سے لگانے کی کوشش کی ہے۔ میں ان کے اس روّیے کو condemn کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہاں کوئی کسی کو دیوار سے نہیں لگا سکتا۔ یہ بات غلط ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آپ میری بات سنیں۔ انہوں نے جو غلط بیانی کرتے ہوئے یہاں statement دی ہے وہ ناقابل برداشت ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہاں جمہوریت چلے اور ہم اس کو support کریں۔ جمہوریت کے خلاف جو بھی قوتیں سازش کر رہی ہیں پاکستان پیپلز پارٹی اس کا حصہ نہیں بنے گی۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ خان صاحب سے ہم نے بھیک مانگی ہے اور نہ ہم بھیک مانگتے ہیں۔ ہم نے بات کی تھی کہ کیا ہمارے حلقوں میں عوام کا قصور یہ ہے کہ انہوں نے پاکستان پیپلز پارٹی، پاکستان مسلم لیگ (ق)، جماعت اسلامی اور پاکستان تحریک انصاف کو ووٹ دیا ہے؟ اگر ان لوگوں کا یہی قصور ہے تو رانا ثناء اللہ خان اس بات کو ایوان میں واضح کریں کہ اپوزیشن کو انہوں نے consider نہیں کرنا اور ان کے حلقوں میں ترقیاتی کام نہیں ہونے۔ ہمیں تختیاں لگوانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، یہ تختیاں خود لگائیں لیکن حلقے ignore ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ آئیں گے تو ان سے پوچھیں گے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری بات مکمل ہونے دیں۔

جناب سپیکر: آپ پوائنٹ آف آرڈر پر کتنی بات کریں گے؟ یہ تو ٹھیک نہیں ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ آپ کو سُن لیا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ایک منٹ کے لئے بات سُن لیں۔ رانا ثناء اللہ خان نے دوسری بار کل on the floor of the House سپریم کورٹ کے ایک فیصلے کی بات کی۔ میں ان کو چیلنج کرتا ہوں کہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کی پاسداری اگر حکومت کر رہی ہے تو ہم بھی اس کے پابند ہیں۔ رانا ثناء اللہ خان نے سپریم کورٹ کے فیصلے کی بات کی تھی کہ ترقیاتی فنڈز جو ADP میں چھپ جائیں گے وہ implement ہوں گے تو کیا تجاویز حکومتی بنچوں سے نہیں لی جاتیں، کیا ان کی recommendation پر کام نہیں ہوتے؟ تو پھر ہم بھی وہ پاسداری کرنے کو تیار ہیں۔ رانا ثناء اللہ خان نے کل on the floor of the House جو باتیں کی ہیں میں ایک بار پھر ان کو condemn کرتا ہوں اور ان کو کہتا ہوں کہ on the floor of the House سچ بولا کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ ایوان کے کسٹوڈین ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں مختصراً ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ آپ ایوان کے کسٹوڈین ہیں۔ آپ گورنر ہاؤس کے اندر بیٹھے تھے، اگر بہاولپور صوبہ بنا تو انشاء اللہ آپ کو وہاں کا گورنر بنائیں گے۔ پچھلے کئی روز سے۔۔

جناب سپیکر: وہاں بیٹھے ہوئے کئی باتوں پر مجھے خود بھی شرم آ رہی تھی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس کا واحد حل آپ کے پاس ہے۔ آپ کسٹوڈین ہیں یہاں اِدھر یا اُدھر جتنے ممبران بیٹھے ہیں ان کے کسٹوڈین ہیں۔ اس وقت جو core issue raise ہوا ہوا ہے جس پر یہ سارا ماحول گرم ہے وہ یہ ہے کہ جو DCC کمیٹیاں بنی تھیں اس پر جو آرڈر ہوا اس میں سب ایم پی ایز کے لئے آرڈر موجود تھا لیکن اس میں ترقیاتی کام کے حوالے سے pick and choose کیا گیا۔ (قطع کلامیاں)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو جواب دینا ہوگا۔ ابھی آپ بیٹھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ترقیاتی کام کے حوالے سے عرض ہے کہ ہمارے حلقوں کے غریب عوام کا تو کوئی قصور نہیں ہے۔ اگر انہوں نے جماعت اسلامی، پاکستان تحریک انصاف، پیپلز پارٹی یا پاکستان مسلم لیگ (ق) کو ووٹ دیا ہے تو اس میں ان کا کوئی قصور نہیں ہے۔ وہ بھی اُسی طرح ٹیکس دیتے ہیں جس طرح ان کے حلقوں کے لوگ ٹیکس دیتے ہیں۔ وہ بھی اُسی طرح ساری مشکلات face کرتے ہیں اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ یہ تخصیص ٹھیک نہیں ہے۔ یہ سب کچھ ایک دن میں بلکہ ایک گھنٹہ یا ایک لمحہ میں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، سندھو صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! شاید میرا fabric نہیں ہے کہ میں اس طرح کی بات کروں لیکن حالات نے مجبور کر دیا ہے۔ میں باقی کسی کی بات نہیں کرتا لیکن میں معافی چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ کسی کے ساتھ direct نہیں ہوں گے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں کسی کے ساتھ personal نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: آپ سمجھنے کی کوشش کریں۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر وسیم اختر صاحب!۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے یہ بات نہیں کی۔۔۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں چھوٹی سی بات کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے ڈاکٹر وسیم صاحب اور پیپلز پارٹی کے بھائی صرف اتنا بتادیں کہ کیا ان دونوں کا کبھی کوئی کام چیف منسٹر ہاؤس میں رُکا ہے یہ اُٹھ کر مجھے بتائیں۔ یہ کیا بات ہوئی کہ یہاں کاغذ پھاڑنے میں بھی یہ ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ ان دونوں بھائیوں سے پوچھیں۔ میں ان کا بے پناہ احترام کرتا ہوں اور خاص طور پر ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب میرے بھائی ہیں۔ اس وقت لاء منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اور آپ پوری گورنمنٹ کو لتاڑے جارہے ہیں۔ اس کا جواب دینا پڑے گا۔ مجھے یہ دونوں بتادیں کہ ان کا کبھی کوئی کام رُکا ہو۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ان کا استحقاق ہے اور استحقاق کو مجروح نہ کیا جائے۔ جی، آپ کی مہربانی۔ آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ان کی بات کو مکمل طور پر رد کرتا ہوں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔

جناب سپیکر: میں نے دونوں کی بات سن لی ہے۔ Let me proceed further وقفہ سوالات ہے اور 30 منٹ گزر گئے ہیں۔ This is not good محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا سوال ہے۔ محترمہ اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 1187 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ کالج برائے خواتین جہلم میں اساتذہ و کلیریکل سٹاف کی خالی اسامیوں کی تفصیلات

*1187: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین جہلم میں اساتذہ اور کلیریکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد و تفصیل سکیل وار بیان فرمائیں؟

(ب) اس وقت کن کن مضامین، سکیل اور عہدہ کی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) حکومت مذکورہ بالا خالی اسامیاں کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین جہلم میں اساتذہ اور کلیریکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد و تفصیل سکیل وار درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام اسامی	سکیل نمبر	منظور شدہ اسامیاں
1	ایسوسی ایٹ پروفیسر	19	12
2	اسسٹنٹ پروفیسر	18	28
3	لیکچرار	17	24
4	ہیڈ کلرک	14	1
5	سنیئر کلرک	9	1
6	جونیئر کلرک	7	2
7	لائبریری کلرک	7	1

(ب) سکیل اور عہدے وار خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	مضامین	لیکچرار (بی ایس۔17)	اسسٹنٹ پروفیسر (بی ایس۔18)	ایسوسی ایٹ پروفیسر (بی ایس۔19)
1	عربی	۔	2	۔
2	کیمسٹری	۔	2	۔
3	انگلش	2	۔	1
4	جغرافیہ	۔	1	–
5	تاریخ	۔	1	–
6	اسلامیات	۔	۔	1
7	ریاضی	۔	1	–
8	فارسی	۔	1	–
9	فزکس	۔	1	–
10	پولیٹیکل سائنس	1	1	1
11	اردو	3	1	1

(ج) گریڈ18، 19، 20 کی خالی اسامیاں محکمانہ پروموشن کے ذریعے پُر کی جاتی ہیں پروموشن کا عمل جاری ہے۔

گریڈ17 کی اسامیاں پبلک سروس کمیشن کی سفارشات پر کی جاتی ہیں 2012 میں بھرتی کا عمل مکمل کیا گیا ہے مزید یہ کہ تمام خالی گریڈ(19,18,17) پر ضرورت کے مطابق عارضی اساتذہ(CTI) تعلیمی سیشن کے لئے باقاعدہ بھرتی کی گئی ہیں اور وہ تدریسی کام سرانجام دے رہی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟(قطع کلامیاں)

Order please, order in the House. I say order in the House.

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز(ج) میں جواب دیا گیا ہے کہ اٹھارہ، انیس اور بیس گریڈ کی خالی اسامیاں محکمانہ پروموشن کے ذریعے کی جاتی ہیں اور پروموشن کا عمل جاری ہے۔ لوگ already prmotion کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ آگے انہوں نے پورا جواب یہ دیا ہوا ہے کہ "CTI" جو عارضی اساتذہ ہیں۔۔

جناب سپیکر: مشورے کے لئے باہر تشریف لے جائیں، آپ کے لئے بہتر رہے گا کیونکہ interruption ہوتی ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! انہوں نے بتایا ہے کہ عارضی اساتذہ کی باقاعدہ بھرتی کی گئی ہے۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ عمل کب تک پورا ہو جائے گا کیونکہ بہت سے لوگ اسی انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں کہ ان کی پروموشن کی جائے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! جواب دیجئے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! وہ آپ سے جز(ج) کا جواب پوچھ رہی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! اس کا جواب یہ ہے کہ CTIs کے ذریعے کمی پوری کی جارہی ہے۔ 2012 میں بھی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے تقریباً 2500 اساتذہ کی بھرتیاں کی گئی تھیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! ذرا تھوڑا اونچا بولیں یا دوسرے مائیک پر تشریف لے جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ 4500 جو اسامیاں خالی ہیں ان کے لئے پبلک سروس کمیشن کو ہم request بھیج رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اسی سال ان کو بھی fill کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! اگلا ضمنی سوال؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! Kindly صرف یہ بتادیں کہ یہ سیٹیں کب سے خالی ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! انہوں بتادیا ہے کہ وہ سیٹیں خالی ہیں۔ اب آپ اور کیا پوچھنا چاہتی ہیں؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! یہ بتادیں کہ یہ سیٹیں کب سے خالی ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ بھی کچھ خیال کریں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال ملک تیمور مسعود صاحب کا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ مل ملا کر چلانا ہے؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! کون سا مل ملا کر چلانا ہے؟ نہیں، آپ کی مرضی ہے۔ دیکھیں، کوئی سوال اس طرح کا ہوتا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہماری بھی کوئی بات سن لیں۔ آپ سن سکتے ہیں اور فیصلہ کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ذرا ان سے پوچھ لیں، مجھے نہ پوچھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہمارے علاقے میں جو ترقیاتی کام ہونے والے ہیں اس بجٹ میں وہ کروادیں۔ آپ یقین مانیں کہ اگر ہمارے علاقے کے اندر ترقیاتی کام نہ ہوئے تو بجٹ سیشن نہیں چلے گا اور میں آپ کو یقین سے کہہ رہا ہوں کہ یہاں پر ایسا ہنگامہ ہوگا کہ اس ایوان کی تاریخ یاد رکھے گی۔ ہم اسمبلی بھی باہر لگائیں گے اور اسمبلی کے اندر انشاء اللہ ہنگامہ ہوگا۔

جناب سپیکر: میرے بھائی! اب تو جون آنے کو ہے اور نئی بات ہوگی لیکن پرانی بات تو اب ختم ہو جانی ہے۔ اگلا سوال ملک تیمور مسعود صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2008 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال: ہائر سیکنڈری سکولز کو ڈگری کالجز کا درجہ دینے کی تفصیلات

*2008: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت گورنمنٹ بوائز اور گرلز ہائر سیکنڈری سکولز کمیر ضلع ساہیوال کو ڈگری کالجز کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ بمطابق ایجوکیشن پالیسی 2004 کے تحت 5 کلو میٹر کے radius میں کالج نہیں بن سکتا جبکہ کمیر ساہیوال کالج سے 26 تا 30 کلو میٹر کے فاصلہ پر ہے؟

(ب) حکومت کب تک مذکورہ بالا ہائر سکولز کو ڈگری کالجز کا درجہ دے گی، ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):

(الف) محکمہ اعلیٰ تعلیم کے قواعد وضوابط کے مطابق کسی بھی ہائر سیکنڈری سکول کو کالج کا درجہ نہیں دیا جاسکتا کیونکہ ہائر سیکنڈری سکول محکمہ سکول ایجوکیشن کے زیر انتظام کام کر رہے ہیں۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ کسی بھی ہائر سیکنڈری سکول کو کالج کا درجہ نہیں دیا جا سکتا۔ تاہم وزیر اعلیٰ پنجاب نے ساہیوال کے ترقیاتی پیکیج کے تحت کمیر کے علاقے کے لئے ایک گرلز کالج کے قیام کی منظوری دی ہے۔ اس منصوبے کو محکمہ اعلیٰ تعلیم نے مورخہ 14-01-23 کو مشروط بنیادوں پر منظور کیا ہے تاہم مناسب قطعہ اراضی کی نشاندہی کے لئے کمشنر ساہیوال کو درخواست کی گئی ہے اگر زمین کی فراہمی ممکن ہوئی تو کالج کے قیام کو عمل میں لایا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ سے گزارش ہے کہ میں ایک بہت قابل غور بات کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ یہ سوال 22۔ اگست 2013 کو جمع کروایا گیا ہے جس کا نتیجہ 23۔ مئی 2014 کو نکلا ہے اور جواب بھی جھوٹ یا غلط علیحدہ بات ہے لیکن وہ baseless ہے۔ یہ بڑی

افسوسناک بات ہے اس لئے میں آپ کی توجہ اس طرف دلا رہا ہوں کہ آپ دیکھیں کہ جز(ب) میں انہوں نے وضاحت سے کہا ہے کہ کسی بھی ہائر سیکنڈری سکول کو کالج کا درجہ نہیں دیا جاسکتا۔ تاہم وزیراعلیٰ پنجاب نے ساہیوال کے ترقیاتی پیکج کے تحت کمیر کے علاقے کے لئے ایک گرلز کالج کے قیام کی منظوری دی ہے۔ اس منصوبے کو محکمہ اعلیٰ تعلیم نے مورخہ 14-01-23 کو مشروط بنیادوں پر منظور کیا ہے تاہم مناسب قطعہ اراضی کی نشاندہی کے لئے کمشنر ساہیوال کو درخواست کی گئی ہے۔ اگر زمین کی فراہمی ممکن ہوئی تو کالج کے قیام کو عمل میں لایا جائے گا۔ یہ جو جواب دیا گیا ہے یہ بالکل different ہے جبکہ on ground reality یہ ہے کہ الحمدللہ میں اپنے محسن، اپنے قائد میاں محمد شہباز شریف کا on the floor of the House تہہ دل سے مشکور ہوں کہ کالج کے قیام کے لئے انہوں نے زمین بھی الاٹ کر دی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ Question Hour ہے؟ ہمیں بھی پھر تقریر کرنے دیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ان کی بات سنیں۔ مجھے ان کی بات سننے دیں۔ This is not good

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ اس طرح نہ کریں۔ یہ مسلم لیگ (نصیبولال) کے ممبر ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں ان کی زبان پر پابندی نہیں لگا سکتا۔ آپ کی مہربانی لہذا آپ بیٹھ جائیں۔ آپ کے متعلقہ کوئی بات نہیں ہے انہوں نے آپ کو کچھ کہا ہے؟ یہ جو جواب دیا گیا ہے اس میں وزیراعلیٰ پنجاب کے بارے میں لکھا ہوا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں خادم اعلیٰ پنجاب کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے اس کالج کے لئے زمین بھی دی اور تین کروڑ روپے الاٹ بھی کر دیئے اور الحمدللہ 25۔ مارچ کو تعمیر بھی شروع ہو چکی ہے۔ یہ ہائر ایجوکیشن والے کہہ رہے ہیں کہ اگر زمین مناسب ہوئی تو کام شروع ہوگا۔ اگر 9 ماہ بعد بھی یہ result نکلا ہے اور وہ بھی baseless تو بہت افسوسناک بات ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! میری بات سنیں۔ یہ جو directive آپ نے جاری کروایا ہوگا اس کی تاریخ کا آپ کو پتا ہوگا تو مجھے بتائیں کون سی تاریخ تھی؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں directive کی نہیں سوال کی بات کر رہا ہوں کہ 22۔ اگست 2013 کو جمع کروایا گیا اور 23۔ مئی کو اس کا result نکلا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو سپیکر صاحب کے توسط سے یہ بتانا چاہوں گی کہ یہ جواب پہلے آ گیا تھا اس کی land allocation اور fund allocation اس کے بعد کی گئی ہے۔ اگر آپ کو مزید detail چاہئے تو وہ میرے پاس موجود ہے میں آپ کو مہیا کر دوں گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں مزید۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! اب کیا اس میں سے نکالنا چاہتے ہیں؟ آپ کا کام بھی ہو گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں بوائز کالج، بوائز ڈگری کالج، کمیر کے لئے۔۔۔

کورم کی نشاندہی

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اللہ اکبر آپ کو کس نے کہا ہے؟ کورم پوائنٹ آؤٹ ہو گیا ہے لہذا گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

گنتی کی گئی ہے کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ اگلا سوال محترمہ نسرین جاوید المعروف نسرین نواز صاحبہ کا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(۔۔۔جاری)

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری بات ابھی رہتی تھی۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ہو گئی ہے اور انہوں نے کہہ دیا ہے کہ directive ہمارے پاس آ گیا ہے۔ اب بات ختم ہو گئی۔ نسرین نواز صاحبہ کا سوال ہے۔ محترمہ! اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ نسرین جاوید المعروف نسرین نواز: جناب سپیکر! سوال نمبر 2041 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین وحدت کالونی کے مسائل کی تفصیلات

***2041: محترمہ نسرین جاوید المعروف نسرین نواز:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین وحدت کالونی لاہور کی عمارت کب بنائی گئی تھی، اس میں کتنے بلاک ہیں اور اس کی عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس کی گراؤنڈ ہموار نہ ہے جس کی وجہ سے بارش کا پانی اس گراؤنڈ میں جمع ہو جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس میں جو شیڈ بنائے گئے ہیں اس سے پانی ٹپکتا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس میں بجلی جانے کی صورت میں UPS یا جنریٹر کی سہولت نہ ہے۔ بجلی نہ ہونے کی صورت میں کمروں میں اندھیرا ہو جاتا ہے اور پڑھائی نہیں ہوتی؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس میں صفائی کا کوئی انتظام نہ ہے، جگہ جگہ کوڑا کرکٹ پڑا رہتا ہے؟

(و) کیا حکومت اس کالج کے درج بالا مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین وحدت کالونی لاہور کی عمارت 1984 میں تعمیر ہوئی اور اس بلڈنگ میں تین بلاک ہیں جو کہ آرٹس، سائنس اور ماسٹر بلاک کہلاتے ہیں۔ یہ عمارت کل 46 کمروں پر مشتمل ہے۔

(ب) کالج ہذا کی گراؤنڈ ہموار ہے لیکن گراؤنڈ کی سطح نیچے ہونے کی وجہ سے بارش کا پانی جمع ہو جاتا ہے تاہم مٹی ڈلوا کر سطح کو ہموار کیا جا رہا ہے۔

(ج) بارش ہونے کی صورت میں شیڈ ٹپکتا ہے جس کے لئے شیڈ کی سطح درست کروانے کی ضرورت ہے۔

(د) دفتری امور کے لئے پانچ عدد UPS اور ایک جنریٹر کی سہولت موجود ہے۔ لائبریری اور لیبارٹریز میں بھی UPS کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ دن کے اوقات میں کلاس رومز روشن ہوتے ہیں لہذا پڑھائی کا عمل متاثر نہیں ہوتا۔

(ہ) کالج ہذا کے اندر صفائی کا مناسب انتظام ہے کالج کی صفائی کمیٹی تمام کام ذمہ داری سے کرتی ہے لیکن کالج کے دائیں طرف اتوار بازار ہے، سامنے میٹرو بس کا میٹریل گراؤنڈ میں جمع تھا اور بائیں طرف سالڈ ویسٹ کنٹینرز ہیں جس سے کالج کے گردونواح میں صفائی کا عمل متاثر ہوتا ہے۔

(و) جیسا کہ جز (الف) سے (ہ) تک وضاحت کی گئی ہے کہ کالج ہذا میں کوئی خاص مسائل درپیش نہیں لیکن محکمہ اعلیٰ تعلیم شیڈ کی مرمت کے لئے محکمہ مواصلات و تعمیرات کو کیس بھجوا رہا ہے تاکہ اس مسئلہ کا حل نکالا جاسکے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نسرین جاوید المعروف نسرین نواز: جناب سپیکر! سوال کے جواب کافی ٹھیک ہیں لیکن میں نے اس میں یہ عرض کیا تھا کہ بچیوں کے لئے گراؤنڈ کا انتظام نہیں ہے کیونکہ کھیل بچیوں کے لئے بہت ضروری ہے۔ یہ ڈگری کالج ہے مگر اس کی کوئی گراؤنڈ نہیں ہے۔ ساتھ ہی ایک پارک ہے جہاں پر آوارہ قسم کے لڑکے آکر بیٹھے رہتے تھے لہذا اس گراؤنڈ کو کالج کو دے دینا چاہئے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ جی، محترمہ!

محترمہ نسرین جاوید المعروف نسرین نواز: جناب سپیکر! وہ گراؤنڈ کالج کو دے دیں تاکہ لڑکیاں اپنی exercise کر سکیں اور activities کر سکیں کیونکہ کالج میں activities کے لئے کوئی گراؤنڈ نہ ہے۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہی ہیں کہ کالج میں کوئی گراؤنڈ نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): شکریہ۔ جناب سپیکر! پہلے تو میں اپنی بہن کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ کالج کے گراؤنڈ میں پہلے جو بارش کا پانی جمع ہو جاتا تھا اس میں مٹی ڈال کر level کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے یہ مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ دوسری انہوں نے جو تجویز دی ہے کہ ساتھ والی گراؤنڈ جو خالی پڑی ہے اس کو کالج میں شامل کر لیا جائے تو ہم اس کی feasibility دیکھ لیں

گے کہ وہ کس کی ownership میں ہے اور کس کے پاس ہے؟ اگر feasible ہوا تو definitely ہم ان کی تجویز پر غور کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: محترمہ! یہ آپ کو پتا ہونا چاہئے کہ وہ گراؤنڈ کس کی ownership میں ہے؟ اگلا سوال محترمہ مدیحہ رانا صاحبہ کا ہے۔

محترمہ مدیحہ رانا: شکریہ۔ میرا سوال نمبر 2096 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: بوائز و گرلز کالجوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2096: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں کل کتنے بوائز اور گرلز کالج ہیں؟

(ب) مذکورہ کالجوں میں لیکچررز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور پروفیسرز کی کتنی اسامیاں منظور شدہ اور کتنی اسامیاں خالی ہیں۔ ہر کالج کی مضامین وار منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل کیا ہے؟

(ج) کیا حکومت ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):

(الف) ضلع فیصل آباد میں کالجوں کی کل تعداد 34 ہے ان میں بوائز کالج 14 اور گرلز کالج 20 ہیں۔

(ب) ضلع فیصل آباد کے کالجوں میں پہلے منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 1403 اور خالی اسامیاں 302 تھیں اب چونکہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین مدینہ ٹاؤن فیصل آباد کو یونیورسٹی کا درجہ دے دیا گیا ہے اس لئے اب فیصل آباد کے 34 کالجوں میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 1221 اور خالی اسامیاں 275 ہیں۔ کالج اور مضامین وار منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان اسامیوں پر بھرتی حکومت پنجاب کی ہدایات پر پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کی جاتی ہے۔ آخری بھرتی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے 2012 میں کی گئی۔ مزید برآں اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ان اسامیوں پر محکمہ تعلیم حکومت پنجاب کی ہدایات

کی روشنی میں CTIs کو بھرتی کیا جاتا ہے اس سال بھی ضلع فیصل آباد کے کالجوں میں 374 CTIs کو بھرتی کیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! میں محکمہ کی طرف سے دیئے گئے جواب سے بالکل مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی محترمہ مدیحہ رانا کا ہے۔

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2107 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: ایم اے کی کلاسز شروع کرنے کی تفصیلات

*2107: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں کتنے ایسے کالج (بوائز و گرلز) ہیں جن میں ایم اے کی کلاسز نہ ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ایم اے کی کلاسز شروع کرنے کے لئے کوئی معیار مقرر کیا ہوا ہے اگر ہاں تو وہ کیا ہے؟

(ج) کیا حکومت ایسے کالجوں میں جو مقرر کردہ معیار پر پورے اترتے ہوں، ایم اے کی کلاسز شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) ضلع فیصل آباد میں اس وقت کل 32 کالج ہیں۔ بوائز کالج 13، گرلز کالج 19 ہیں۔ جن میں سے 09 بوائز اور 16 گرلز کالجوں میں ایم اے کی کلاسز نہ ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

بوائز کالج

1۔ گورنمنٹ میونسپل ڈگری کالج فیصل آباد
2۔ گورنمنٹ کالج آف کامرس، فیصل آباد
3۔ گورنمنٹ اسلامیہ کالج فیصل آباد
4۔ گورنمنٹ ڈگری کالج ستیانہ روڈ فیصل آباد
5۔ گورنمنٹ ملت ڈگری کالج غلام محمد آباد، فیصل آباد
6۔ گورنمنٹ ڈگری کالج 266 رب کھرڑیانوالہ فیصل آباد
7۔ گورنمنٹ مسلم ڈگری کالج 41 ج ب فیصل آباد
8۔ گورنمنٹ ڈگری کالج سالاروالا فیصل آباد
9۔ گورنمنٹ ڈگری کالج تاندلیانوالہ فیصل آباد

گرلز کالج

1۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین کارخانہ بازار فیصل آباد
2۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، گلستان کالونی فیصل آباد
3۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، پیپلز کالونی، فیصل آباد
4۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، ڈی ٹائپ کالونی، فیصل آباد
5۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، غلام محمد آباد فیصل آباد
6۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، سیف آباد، فیصل آباد
7۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، ڈجکوٹ، فیصل آباد
8۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، گلشن کالونی، فیصل آباد

9۔	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین 266رب کھرڑیانوالہ، فیصل آباد	10۔	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، سمن آباد، فیصل آباد
11۔	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین،122ج ب سرگودھا روڈ فیصل آباد	12۔	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، مریدوالا، فیصل آباد
13۔	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین،153رب ساہیانوالہ فیصل آباد	14۔	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، چک جھمرہ، فیصل آباد
15۔	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، تاندلیانوالہ فیصل آباد	16۔	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، ماموں کانجن، فیصل آباد

(ب) گورنمنٹ آف پنجاب ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے پوسٹ گریجویٹ کلاسز (ایم اے/ ایم ایس سی) شروع کرنے کے لئے لیٹر نمبر SO(A-1-40/2008(09) مورخہ 06-09-2009 کے تحت معیار مقرر کر رکھا ہے جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) درج بالا کالج criteria کے مطابق معیار پر پورا نہیں اترتے۔ جس کی وجہ سے ان کالجوں میں ایم اے کی کلاسز فی الحال ممکن نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! میں محکمہ ہائر ایجوکیشن کے اس جواب سے بھی مطمئن ہوں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اگلا سوال امجد علی جاوید صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2122 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: کالجوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2122: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے کون کون سے کالجوں میں کن کن مضامین میں ایم اے کی کلاسیں ہو رہی ہیں؟

(ب) ان کالجوں میں ایم اے کے کتنے طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں، مکمل تفصیل کے ساتھ ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) مذکورہ کالجوں میں ایم اے کی کلاسز کے گزشتہ پانچ سال کے نتائج سے بھی ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف)

1۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج گوجرہ،(زوآلوجی،انگریزی، معاشیات)

2۔ گورنمنٹ میونسپل پوسٹ گریجویٹ کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ (انگریزی، معاشیات،اردو)

3۔ گورنمنٹ پی ایس ٹی پوسٹ گریجویٹ کالج کمالیہ (انگریزی، معاشیات)

(ب)

1۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج گوجرہ

زوالوجی سال اول۔40 سال دوم۔40

انگریزی سال اول34، سال دوم20

معاشیات سال اول30 سال دوم30

2۔ گورنمنٹ میونسپل پوسٹ گریجویٹ کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ

انگریزی سال اول30 سال دوم30

معاشیات سال اول28 سال دوم27

اردو سال اول6(کلاسز اسی سال شروع ہوئی ہیں)

3۔ گورنمنٹ پی ایس ٹی پوسٹ گریجویٹ کالج کمالیہ

انگریزی سال اول33 سال دوم13

معاشیات سال اول20 سال دوم28

(ج)

1۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج گوجرہ

زوالوجی(81.81% = 2008) (88.88% = 2009)

(100% 2010) = 85.71%) (2011 = 92.5%) (2012

2۔ معاشیات(33.33% = 2012)

3۔انگریزی کلاسیں 2012 میں شروع ہوئی ہیں رزلٹ 2014 میں آئے گا۔

2۔ گورنمنٹ میونسپل پوسٹ گریجویٹ کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

انگریزی اور معاشیات کا پہلا رزلٹ ابھی نہیں آیا جبکہ اردو کا اسی سال داخلہ ہوا ہے۔

3۔ گورنمنٹ پی ایس ٹی گریجویٹ کالج کمالیہ

انگریزی کا 2011 کا رزلٹ 33.33 فیصد تھا جبکہ سال 2006، 2007، 2008 اور 2010 میں داخلہ ہی نہیں ہوا۔

معاشیات۔(50% = 2008) (25% = 2009) (41% = 2010)
(66% = 2012) (50% = 2011)

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے کون کون سے کالجوں میں کن کن مضامین میں ایم اے کی کلاسیں ہو رہی ہیں جس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے تین کالج ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ نے ایجوکیٹرز کی بھرتی کی جو پالیسی بنائی ہے اس کے تحت پچھلے تقریباً چار پانچ سال سے صرف سائنس پڑھنے والے طلباء کو بطور ایجوکیٹر بھرتی کیا جا رہا ہے۔ یہ بلاک 2006 میں بنا ہے اور 2011 یعنی پانچ سال کے بعد وہاں اگر کلاسوں کا اجراء ہوا ہے تو وہاں simple ایم اے کی کلاسیں شروع کر دی گئی ہیں جبکہ یہ بلاک سائنس مضامین کے لئے بنائے گئے تھے۔ کیا اس میں محکمہ ایم ایس سی کی کلاسوں کے اجراء کا ارادہ رکھتا ہے جو کہ علاقے کی dire need ہے کیونکہ وہاں پر کوئی یونیورسٹی نہیں ہے لہذا میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے یہی سوال ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! ان کا سوال جو آپ سمجھی ہیں اسی حساب سے اس کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! کیا یہ ایف ایس سی کی کلاسوں کے بارے پوچھ رہے ہیں یا ایم ایس سی کی کلاسوں کے بارے میں پوچھنا چاہ رہے ہیں کیونکہ ان کا question ماسٹر کلاسوں سے related ہے؟

جناب امجد علی جاوید: کیا سوال دوبارہ کردوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): سوال ذرا دوبارہ کر دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہاں ماسٹر کلاسز کا جو اجراء ہوا ہے اس میں تینوں ایم اے کی کلاسیں ہیں جبکہ اب ضرورت ایم ایس سی کی کلاسوں کی ہے۔ چھ سال بعد وہاں بلاک پر کروڑوں روپے خرچ کرنے کے بعد اگر ماسٹر کلاسز کا اجراء کیا گیا ہے تو simple ایم اے کی کلاسوں کا کیا گیا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا محکمہ وہاں پر ایم ایس سی کی کلاسوں کے اجراء کا ارادہ رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ایم اے کی کلاسیں شروع کرنے کے لئے کچھ criteria ہوتا ہے جس کو پورا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ پہلے demand of

enrollment of the student in previous پھر important ہے سب سے the area three consecutive years کہ پچھلے تین سالوں میں کم از کم تین سو بچے اس subject کے ہوں تب وہاں پر ماسٹر کی کلاس شروع کی جاتی ہے۔ اسی طرح at least دو separate کلاس رومز ہونے چاہئیں اور at least ایک پی ایچ ڈی ٹیچر ہونا چاہئے تب ہی وہاں پر ماسٹر کی کلاسیں شروع کی جاتی ہیں۔ جب کوئی کالج یہ requirement پوری کرتا ہے تو اس میں پھر ماسٹر کی کلاسیں شروع کر دی جاتی ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! آپ وہاں کے نمائندے بھی ہیں۔ یہ بتائیں کہ وہاں کی نمائندگی آپ کے پاس ہی ہے یا کسی اور کے پاس ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جی، میرے پاس ہی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کے پاس ہے تو آپ بھی اس کو تھوڑا سا خود دیکھیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں خود ہی دیکھ رہا ہوں اسی لئے میں یہ سوال لے کر آیا ہوں۔

جناب سپیکر: محترم! ذرا اس کی پیروی کریں ناں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! محترمہ نے یہ فرمایا ہے کہ وہاں پی ایچ ڈی اساتذہ ہونے چاہئیں تو میرا سوال یہ ہے کہ وہاں پر چار چار، پانچ پانچ اسامیاں ایم ایس سی / ایم فل کی خالی ہیں، محکمہ نے ان اساتذہ کو وہاں post کرنا ہے، وہاں سیٹیں لینی ہیں یا وہاں پر مقامی لوگوں نے سیٹیں دینی ہیں؟ اگر criteria یہ رکھیں گے، وہاں پر پی ایچ ڈی ڈاکٹر ہو گا تو کیا وہ پی ایچ ڈی ڈاکٹر محکمہ نے دینا ہے یا کہیں اور سے آنا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس حوالے سے میں آپ کو بتانا چاہوں گی کہ ہائر ایجوکیشن میں بھرتیاں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہوتی ہیں۔ 2012 میں بھی محکمہ نے تقریباً 2500 اساتذہ یعنی لیکچرارز کو بھرتی کیا تھا اور اس سال انشاء اللہ تعالیٰ ہم پھر پبلک سروس کمیشن کو request بھیج رہے ہیں اور وہاں سے جو جو لوگ apply کریں گے تو ظاہر ہے کہ accordingly پبلک سروس کمیشن ہی انہیں post allocate کرے گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی آپ ہی کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 2123 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج میں پوسٹ گریجویشن کی کلاسوں کے لئے نئے بلاک کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*2123: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پوسٹ گریجویشن کلاسز کے لئے الگ بلاک تعمیر کیا گیا ہے؟

(ب) مذکورہ کالج میں پوسٹ گریجویشن کے لئے بلاک کس سال میں تعمیر ہوا اور اس پر کتنی لاگت آئی ہے؟

(ج) اگر مذکورہ بالا کلاسوں کے لئے بلاک تعمیر کیا گیا ہے تو اتنی کثیر رقم خرچ کرنے کے باوجود ماسٹر کلاسز کا اجراء کیوں نہیں ہوا، اس کا ذمہ دار کون ہے اور کیا محکمہ ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(د) کیا حکومت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے بوائز اور گرلز کالجوں میں پوسٹ گریجویشن کلاسز شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پوسٹ گریجویشن کی کلاسز کے لئے الگ بلاک تعمیر کیا گیا ہے۔

(ب) پوسٹ گریجویٹ بلاک 2006 میں تعمیر ہوا اور اس پر 7.045 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ج) درست نہ ہے۔ مذکورہ بالا کالج میں انگریزی، معاشیات اور اردو میں ایم اے کی کلاسوں کا اجراء ہو چکا ہے۔ اس میں 120 طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں۔ یہاں پر یہ وضاحت ضروری ہے کہ اگلے تعلیمی سال سے ریاضی کے مضمون میں ایم ایس سی کی کلاسز کے اجراء کا بھی جائزہ لیا جا رہا ہے۔

(د) جیسا کہ جز (ج) میں وضاحت کی جا چکی ہے کہ بوائز کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تین مضامین میں ایم اے کی کلاسوں کا اجراء ہو چکا ہے جبکہ گرلز کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ایم اے بلاک

موجود نہ ہے اس لئے کلاسوں کا اجراء نہیں کیا گیا تاہم محکمہ اعلیٰ تعلیم اس کا جائزہ لے رہا ہے اگر ضروری سمجھا گیا تو گرلز کالج میں بھی ایم اے / ایم ایس سی کی کلاسوں کے لئے علیحدہ کلاسوں کا اجراء کر دیا جائے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس سوال میں بتایا گیا ہے کہ گورنمنٹ گرلز کالج میں ماسٹر کی کلاسز کا پوسٹ گریجویشن بلاک نہیں بنایا گیا جبکہ بوائز کالج کا بنایا گیا ہے تو پہلے سوال کے جواب میں پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے جواب دیا ہے کہ اس میں طلباء کی required تعداد ہے تو میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ بوائز کالج میں آپ نے ماسٹر کلاسز کا بلاک بنایا ہے تو وہاں چار گنا کم تعداد ہوتی ہے جبکہ یہاں چار گنا زیادہ تعداد ہوتی ہے لیکن یہاں آپ نے ماسٹر کلاسز کے لئے بلاک نہیں بنایا تو کیا حکومت یہاں ماسٹر کلاسز کے لئے پوسٹ گریجویشن بلاک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! بوائز کالج میں ماسٹر کی کلاسز کے لئے پوسٹ گریجویشن بلاک وہاں سے request آنے پر بنایا گیا ہے اور اگر یہ ہماری requirements and feasibility پوری کرتا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ جب نئے blocks کی ضرورت پڑے گی تو وہ بھی definitely بنائے جائیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! محترمہ نے یہ کہا ہے کہ اگر وہاں سے request آئے گی تو بنائے جائیں گے۔ اس حوالے سے ہم تحریری طور پر request بھجوا چکے ہیں تو کیا یہ اسے assure کریں گی کہ آنے والے مالی سال میں اس کے لئے کوئی فنڈز مختص کئے جائیں گے؟

جناب سپیکر: جب تحریری request آئے گی تو پھر اس کے بعد دیکھیں گے ناں۔ جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! بالکل اس کا criteria اور اس کی feasibility چیک کر کے میں آپ کو بتا دوں گی کہ اس میں کیا کیا short comings ہیں، اگر وہ approve ہو جاتا ہے تو اس میں definitely فنڈ allocate کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کا ہے اور ان کی طرف سے request آئی ہے کہ وہ بیرون ملک ہیں اس لئے ان کا سوال pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال باؤ اختر علی صاحب کا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 2181 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: بوائز و گرلز کالجوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2181: باؤ اختر علی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔144 لاہور میں کل کتنے بوائز اور گرلز کالج کہاں کہاں ہیں؟

(ب) کیا مذکورہ کالج علاقہ کی ضرورت کے لئے کافی ہیں اگر نہیں تو کیا حکومت مزید کالج کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):

(الف) پی پی۔144 لاہور میں دو گرلز اور دو بوائز کالج موجود ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام کالج	تعداد طلباء / طالبات
1	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین باغبانپورہ، لاہور	3770
2	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین کوٹ خواجہ سعید، لاہور	1407
3	گورنمنٹ شالامار کالج فار بوائز، باغبانپورہ، لاہور	3213
4	گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس، باغبانپورہ، لاہور	89
	کل میزان	8479

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ حلقہ پی پی۔144 میں چار کالج موجود ہیں تاہم یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ حلقہ پی پی۔144 سے ملحقہ جات پی پی۔145 اور پی پی۔146 میں بھی چار کالج موجود ہیں جن میں مذکورہ بالا حلقہ کے طلباء و طالبات تعلیم حاصل کرتے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام کالج	تعداد طلباء / طالبات
1	گورنمنٹ کالج برائے خواتین مصطفیٰ آباد، لاہور (پی پی۔145)	1250
2	گورنمنٹ انٹر کالج فار بوائز، لاہور کینٹ پی پی۔(145)	430
3	گورنمنٹ شالامار کالج فار بوائز چائنا سکیم لاہور پی پی۔146)	669
4	گورنمنٹ کالج برائے خواتین شالامار ٹاؤن، لاہور پی پی۔(146)	1274
	کل میزان	3623

مذکورہ بالا آٹھ کالجز اس حلقہ کی تعلیمی ضروریات پورا کرنے کے لئے کافی ہیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) کے جواب میں پی پی۔144 میں پانچ کالجوں کی تفصیل دی گئی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہائر ایجوکیشن والوں کو یہ علم ہی نہیں ہے کہ پی پی۔144 میں دو کالج ہیں جن میں ایک گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبان پورہ ہے جو 1963 میں بنا اور دوسرا

گورنمنٹ ڈگری کالج فار بوائز جو کہ غالباً 1964 میں بنا اور آج ایک کالج کی عمارت سطح زمین سے چھ فٹ نیچے ہے اور دوسرے کالج کی غالباً آٹھ فٹ نیچے ہے۔ اس کے علاوہ پی پی۔144 کے حوالے سے جواب میں جو تفصیل دی گئی ہے، کوئی کالج موجود نہ ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے میرا سوال یہ تھا کہ پی پی۔144 میں کتنے کالج ہیں اور کیا حکومت پنجاب کی یہاں پر کوئی نیا کالج قائم کرنے کی سکیم جاری ہے؟ انہوں نے جواب میں یہ غلط add کیا ہے لہذا میرا ان سے یہ ضمنی سوال ہے کہ اس ریکارڈ کو درست کیا جائے اور مجھے یہ بتایا جائے کہ وہاں پر نیا گرلز یا بوائز کالج قائم کرنے کی کوئی سکیم ہے؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! I apologize کہ ٹائپنگ کی غلطی کی وجہ سے نام اوپر نیچے ہونے سے ریکارڈ اسمبلی میں صحیح نہیں آیا ہے اور میں نے اسے correct کر لیا ہے---

جناب سپیکر: جی، کیا ہو گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! typing mistake کی وجہ سے نام اوپر نیچے ہو گیا ہے۔ میرے بھائی نے جو دوسرا ضمنی سوال کیا ہے تو اس کے جواب میں عرض ہے کہ urban areas میں نئے بوائز کالج کے قیام کے لئے ایک کالج سے دوسرے کالج کے لئے دس کلو میٹر کا فاصلہ اور گرلز کالج کے قیام کے لئے ایک سے دوسرے کالج کا فاصلہ پانچ کلو میٹر ہونا ضروری ہے۔ حلقہ پی پی۔144 کی بچیاں اور بچے نزدیکی کالجوں میں داخلہ لے لیتے ہیں لیکن یہاں پر یہ ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ ایک اور کالج بنایا جائے جس کی feasibility report بن کر محکمہ کے پاس آ گئی ہے تو اس پر انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی عملدرآمد کیا جائے گا۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا محترمہ سے ضمنی سوال یہ ہے کہ آیا یہ جو feasibility report گرلز کالج کے لئے ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو موصول ہو گئی ہے، اسے کب تک پایۂ تکمیل تک پہنچائیں گے؟ میں یہ بھی باور کروانا چاہتا ہوں کہ ایک کالج میں اس وقت 3770 طالبات اور دوسرے کالج میں تقریباً 3400 طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن کے بیٹھنے کے لئے وہاں پر کلاس رومز میں کوئی گنجائش نہیں ہے اس لئے ضروری ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ یقین دہانی کروائیں کہ پی پی۔144 میں feasibility report for girls college ان کے پاس گئی ہے جس میں وہاں پر ایک سی ڈی ہائی

سکول ہے جس میں 52 کنال اراضی پر چار دیواری کے اندر بلڈنگ بھی موجود ہے اور وہاں پر تقریباً 400 بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں جو کہ ارد گرد کے نزدیکی سکولوں میں شفٹ ہو سکتے ہیں اس لئے وہاں پر گرلز کالج کا اجراء کیا جا سکتا ہے تو کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ اس معزز ایوان کو یہ بتا سکتی ہیں کہ جو رپورٹ ان کے پاس جا چکی ہے اس پر کب تک عملدرآمد ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: ماشاء اللہ یہ ضمنی سوال بھی بہت لمبا ہے۔ جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ یہ بہت congested اور گنجان آباد علاقہ ہے جہاں پر نئی جگہ identify کرنا مشکل ہے تو انہوں نے جو تجویز دی ہے کہ کسی گرلز سکول کو ہی کالج میں convert کیا جائے تو اس کے لئے سکول ایجوکیشن اور ہائر ایجوکیشن کے درمیان کچھ بات چیت چل رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس پر جلد عملدرآمد ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال ڈاکٹر فرزانہ نذیر صاحبہ کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 2215 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی میں ریسرچ کے پروگرام و دیگر تفصیلات

*2215: ڈاکٹر فرزانہ نذیر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب یونیورسٹی کا بین الاقوامی یونیورسٹیوں میں رینکنگ کے لحاظ سے کون سا درجہ ہے؟

(ب) پنجاب یونیورسٹی میں ریسرچ کے کتنے پروگرام چل رہے ہیں؟

(ج) پنجاب یونیورسٹی میں ہر سال ریسرچ کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا جاتا ہے، تفصیل سال 2011-12، 2012-13 اور 2013-14 کی فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):

(الف) جامعہ پنجاب کی درجہ بندی:

QS (Quacquarelli Symonds Limited) کی طرف سے ایشیائی یونیورسٹی رینکنگ 2013 کے مطابق ایشیاء کی تمام یونیورسٹیوں کے درمیان پنجاب یونیورسٹی کی 250-201 (رینج) میں درجہ بندی ہے۔

(ب) تعداد ریسرچ پروگرامز:

تحقیق عملی زندگی میں تعلیمی پہلوؤں میں جدت کو اجاگر کرتی ہے۔ یونیورسٹی آف دی پنجاب میں 70 سے زائد شعبہ جات ہیں جہاں تعلیم و تحقیق کا کام ثانوی اور اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے جاری ہے۔

(ج) جامعہ پنجاب تحقیق کے مختص فنڈ کی تفصیل:

جامعہ پنجاب میں تحقیق کے لئے مختص فنڈ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	رقم ملین (روپے)
1	2011-12	75.00
2	2012-13	85.00
3	2013-14	100.00

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں نے ایشیاء کی نہیں بلکہ عالمی سطح پر پنجاب یونیورسٹی کی رینکنگ کے متعلق پوچھا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پنجاب یونیورسٹی کی انٹرنیشنل رینکنگ بتائی جائے کیونکہ انہوں نے جواب میں ایشیاء کی رینکنگ بتائی ہے جبکہ میں نے انٹرنیشنل رینکنگ کے متعلق پوچھا تھا؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے اپنی بہن کو یہ بتانا چاہوں گی کہ actually پنجاب یونیورسٹی کا انٹرنیشنل رینکنگ میں 1630 واں نمبر آتا ہے اور Q.S کی رینکنگ جو ساؤتھ ایشیاء کی ہے اس میں پنجاب یونیورسٹی کا نمبر it lies between 250-201 ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم شیم" کی آوازیں)

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! اس پر شیم والی کوئی بات نہیں ہے۔ مجھے اس رینکنگ کا criteria بتایا جائے کہ اس کا کیا criteria ہے؟

جناب سپیکر: جی، کیا فرمایا؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو رینکنگ بتائی گئی ہے اس کا کیا criteria ہے؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے اپنی بہن کو بتانا چاہوں گی کہ ہم جو رینکنگ identify کرتے ہیں اس میں بہت ساری چیزیں count کرتی ہیں جن میں infrastructure, research, innovations اور پی ایچ ڈی سکالرز، ان کا output اور یہ بہت ساری چیزیں count کرتی ہیں۔ اس کے بعد انٹرنیشنل رینکنگ بنائی جاتی ہے لیکن میں اس حوالے سے اپنی بہن کو یہ بھی بتانا چاہوں گی کہ ہائر ایجوکیشن میں کوالٹی کو increase کرنے کے لئے حکومت اب اس پر خصوصی توجہ دے رہی ہے جس کے لئے ایک بہت اچھا innovative پروگرام شروع کیا جا رہا ہے جس میں Knowledge Park کا concept ہے جس میں انٹرنیشنل یونیورسٹیوں کے ساتھ حکومت پنجاب کے M.O.Us بھی sign ہو چکے ہیں جو اپنے ریسرچ سنٹرز لاہور میں بنائیں گے۔

MR SPEAKER: Are you satisfied now from her answer.

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! جی؟

جناب سپیکر: ان کے جواب سے آپ مطمئن ہیں؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: شاباش۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ابھی جز(ب) سے متعلق ضمنی سوال ہے کہ پنجاب یونیورسٹی میں research کے کتنے پروگرام چل رہے ہیں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: حضرت آپ تشریف رکھیں جن کا سوال ہے میں اُن سے پوچھ رہا ہوں جی، اگلا ضمنی سوال؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پنجاب یونیورسٹی میں research کے بارے میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ پنجاب یونیورسٹی میں جو centre for coal ہے۔۔۔

MR SPEAKER: Order please, order in the House

دیکھیں! وہ بات کر رہی ہیں، وہ سوال put کر رہی ہیں اور پارلیمانی سیکرٹری نے جواب دینا ہے تو آپ مہربانی فرمائیں، شور شرابا اچھا نہیں ہوتا۔ جی، محترمہ!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ پنجاب یونیورسٹی میں جو Centre for Coal Technology ہے اُس میں کیا research ہو رہی ہے کیونکہ بجلی کی ہمیں بہت ضرورت ہے تو میں اپنی پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ اُس research میں کیا کیا اقدامات کئے گئے ہیں اور کیا کیا output ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! یہ جو انہوں نے سوال کیا ہے یہ fresh question بنتا ہے کیونکہ اس کا اس سوال سے as a supplementary question کوئی connection نہیں ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ 70 پروگرام چل رہے ہیں تو 70 پروگرام کا ایک حصہ centre for coal کا ہے۔

جناب سپیکر: اس کا connection پچھلے سوال کے ساتھ ہونا چاہئے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! اس کا جواب پھر دے دیا جائے۔ اگر جواب نہیں ہے تو next دے دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کو جواب لے کر بتا دیں گے۔ اگلا سوال جناب اویس قاسم خان صاحب کا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال بڑا ضروری ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بڑی مہربانی میں آپ کو بعد میں ٹائم دوں گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا سوال سن لیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال میں نے بول دیا ہے۔ جناب اویس قاسم خان صاحب!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ابھی تو میرا تیسرا جز (ج) رہتا ہے؟

جناب سپیکر: دوسرا آپ کا سوال ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: دوسرا سوال نہیں ہے پہلے کا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، محترمہ! اب میں دوسرے سوال پر آگیا ہوں اس لئے آپ تشریف رکھیں۔ جی، جناب اویس قاسم خان صاحب!

جناب اویس قاسم خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 2243 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع نارووال: کالجوں میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کی تفصیلات

*2243: جناب اویس قاسم خان: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ظفروال (ضلع نارووال) بوائز اور گرلز کالجوں میں لیکچرارز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور پروفیسرز کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں، ہر کالج کی مضامین کے حساب سے خالی اسامیوں کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) کیا حکومت ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):

(الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج ظفروال میں اسامیوں کی تفصیل:

پوسٹ نام	منظور اسامیاں	خالی اسامیاں
لیکچرار	15	12
اسسٹنٹ پروفیسرز	05	05
ایسوسی ایٹ پروفیسرز / پرنسپل	01	01

گورنمنٹ ڈگری کالج ظفروال میں اسامیوں کی تفصیل

پوسٹ نام	منظور اسامیاں	خالی اسامیاں
لیکچرار	20	05
اسسٹنٹ پروفیسرز	05	02
ایسوسی ایٹ پروفیسرز / پرنسپل	01	01

(ب) یہ اسامیاں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہی پُر کی جاتی ہیں تاہم ان خالی اسامیوں کو ہر سال عارضی طور پر سی ٹی آئی کے ذریعے پُر کیا جاتا ہے۔اس سال بھی تمام خالی اسامیوں پر سی ٹی آئی بھرتی کر لئے گئے ہیں۔

جناب اویس قاسم خان: جناب سپیکر!اس کے جز(الف)میں بتایا گیا ہے کہ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج ظفروال میں منظور شدہ اسامیاں 21 ہیں اور خالی اسامیاں 18 ہیں اور جز(ب)میں میرا یہ سوال تھا کہ کیا حکومت ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک ؟اس کے جواب کو بالکل serious نہیں لیا گیا اور اس میں یہ کہہ دیا گیا کہ یہ اسامیاں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہی پُر کی جاتی ہیں لیکن پُر تو ڈیپارٹمنٹ نے کروانی ہیں، ڈیپارٹمنٹ نے requisite کرنا ہے اور پبلک سروس کمیشن کو کہنا ہے۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں بھائی پھر ہم ان سے جواب لیتے ہیں۔

جناب اویس قاسم خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ یہ بتایا جائے کہ کب تک یہ اسامیاں پُر کی جائیں گی کیونکہ آٹھ سال سے یہ کالج منظور ہوا ہے اور آٹھ سال سے اسی طرح چلایا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! اس کی latest position بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں اپنے معزز بھائی کو یہ بتانا چاہوں گی کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ پبلک سروس کمیشن کو اس سال ہم 4500 lecturers کے لئے request بھیج رہے ہیں جس کا وہ exam لیں گے اور انشاءاللہ تعالیٰ اُن lecturers کو یہاں پر تعینات کر دیا جائے گا اس سے پہلے 2012 میں بھی 2500 lecturers کو تعینات کیا گیا ہے اور پہلے بھی بتایا جا چکا ہے کہ جو shortcomings ہوتی ہیں وہ CTIs کے ذریعے پُر کی جا رہی ہیں لیکن اس سال پھر ہم lecturers کے لئے recruit کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اس سال میں ان کا نمبر آ جائے گا یا نہیں ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): Definitely آئے گا، اس کالج کو ہم priority پر رکھیں گے اور یہ میں نے note بھی کیا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، اس کی priority رکھیں۔ next supplementary on it--- نہیں ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ضمنی سوال، میں ایک ضمنی سوال ضروری کرنا چاہتا ہوں۔ گزارش یہ کہ ایک طرف تو تعلیم تعلیم۔۔۔

جناب سپیکر: کیا ابھی میں نے آپ کو اجازت دی ہے؟ نہیں، یہ تو مناسب نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! خاموشی نیم رضامندی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ایسے ہی خاموشی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اب اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ بھی کچھ خیال کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ گزارش کر رہا ہوں اور میرا ضمنی سوال ان سے یہ ہے کہ lecturers کی پندرہ میں سے بارہ اسامیاں خالی ہیں، اسسٹنٹ پروفیسرز کی پانچ اسامیاں ہیں اور پانچ ہی خالی ہیں اسی طرح ایسوسی ایٹ پروفیسر / پرنسپل کی ایک اسامی ہے اور ایک ہی خالی ہے۔

جناب سپیکر: وہ تو جواب آگیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ تعلیم کے ساتھ جو مذاق ہو رہا ہے، تعلیم کی بات کرتے ہیں کہ تعلیم ہی core issue ہے اور اسی کے ذریعے ترقی ہوتی ہے تو یہ اس کا عکس ہمارے سامنے ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ تعلیم کے ساتھ مذاق کب تک ہوتا رہے گا جیسے گھسا پٹا جواب آتا ہے کہ اس سال ہم دے دیں گے؟ پبلک سروس کمیشن کے ساتھ پچھلے آٹھ سال سے یہ کیا کر رہے ہیں، میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ CTI کے ذریعے جو بھرتی کا عمل ہے یہ اس کو ختم کر کے regular بھرتیاں کب تک مکمل کروائیں گے اس کی کوئی تاریخ دیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اپنے معزز بھائی کو یہ بتانا چاہوں گی کہ میں پہلے بھی بتا چکی ہوں کہ اس سال پبلک سروس کمیشن کے تحت بھرتیاں کی جارہی ہیں اور وہ اس سال process شروع ہو جائے گا اور ایسا نہیں ہے کہ through out یہ کالج خالی رہتے ہیں۔ یہاں پر اسامیاں اس لئے خالی رہتی ہیں کہ وہ transfer کروا کر چلے جاتے ہیں اور ہمیں اُن خالی جگہوں کو CTIs کے ذریعے پُر کرنا پڑتا ہے۔ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی prime اور most important policy ہے جس پر گورنمنٹ خاصی vigilant بھی ہے اس کے لئے

کوششیں بھی کی جارہی ہیں، ہر سال اس کے بجٹ میں اضافہ بھی کیا جارہا ہے اور جتنی missing facilities سکول سائیڈ اور کالج سائیڈ میں ہیں اُن کو بھی پورا کیا جارہا ہے اور آہستہ آہستہ بجٹ بھی بڑھایا جارہا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!۔۔۔

MR SPEAKER: No, no, please have your seat.

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس کا جواب 23۔ مئی کو آیا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ میری بات سنیں۔ شاہ صاحب! ان کے سوال کا جواب انہوں نے مکمل طور پر دے دیا ہے۔

جناب محمد صدیق خان: آپ گورنمنٹ کو defend کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، کس کی مرضی پر کر رہا ہوں؟ میں تو اپنی مرضی یہاں کروں گا، کسی کی مرضی پر میں نہیں چلتا۔ آپ کی مہربانی۔ میں قانون اور قاعدے کے مطابق چلتا ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! معزز ممبر نے کہا ہے کہ آپ گورنمنٹ کو defend کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ تو ہمیشہ یہی کہیں گے، یہ بات آپ کے ذہن سے نکلی ہے، انشاء اللہ تعالیٰ نکلے گی اور نہ میں نکالنا چاہتا ہوں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! بات کڑوی ہی سہی آپ حکومت کو defend کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: بیٹھیں۔ Please have your seat. Question Hour is over now.

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع اوکاڑہ: ڈگری کالجز کو فنڈز کی فراہمی و استعمال کی تفصیلات

*1544: **ملک تیمور مسعود:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حویلی لکھا اور بصیر پور ضلع اوکاڑہ کے ڈگری کالجز (بوائز / گرلز) کو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے کتنے فنڈز جاری کئے گئے اور یہ فنڈز کن کن مدات میں کتنے کتنے استعمال ہوئے ان کی تفصیل و آڈٹ رپورٹس سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ فنڈز عمارات کی توسیع میں بھی استعمال ہوئے؟

(ج) کیا ان کالجز کو کھیلوں اور ٹورنامنٹس کے انعقاد کے لئے بھی فنڈز دیئے گئے۔ ان کالجز نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے ٹورنامنٹس کروائے اور اس پر کل کتنے اخراجات ہوئے، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حویلی لکھا اور بصیر پور ضلع اوکاڑہ کے ڈگری کالجز میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران بجٹ اور اخراجات کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ ہر سال کے لئے کالج وار مدات میں تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ آڈٹ رپورٹس اور متعلقہ دستاویزات ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) پچھلے پانچ سالوں میں کالج کو ترقیاتی بجٹ فراہم نہیں ہوئے لہذا کالج کی عمارت کی توسیع پر کوئی رقم خرچ نہیں کی گئی۔

(ج) مذکورہ چار کالجز کو اس دورانیہ میں کھیلوں کی مد میں کوئی فنڈز نہ ملے ہیں۔ تاہم ان کالجز نے اپنے ذرائع سے مختلف ٹورنامنٹس کروائے ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: پی پی۔144 میں گرلز اور بوائز کالجز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2270: **باؤ اختر علی:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔144 لاہور میں لڑکوں اور لڑکیوں کے کتنے کالج ہیں؟
(ب) ان میں تعینات عملے کی تفصیلات بیان کریں؟
(ج) ان کالجوں میں کون کون سے گریڈ کی اساتذہ و دیگر اسامیاں خالی ہیں؟
(د) حکومت ان اسامیوں کو کب تک پُر کرے گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔144 لاہور میں کل چار عدد کالج ہیں جن میں دو عدد گرلز اور دو عدد بوائز کالج موجود ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام گرلز کالج

1۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور
2۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین کوٹ خواجہ سعید لاہور

نام بوائز کالج

1۔ گورنمنٹ شالامار کالج باغبانپورہ لاہور
2۔ گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس باغبانپورہ لاہور

(ب) ان گورنمنٹ کالجوں میں تعینات سٹاف کی تفصیل (Annexure –A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ گورنمنٹ کالجوں میں تمام گریڈ کی خالی اسامیوں جن میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف اور کلاس۔IV سٹاف بھی شامل ہے۔ ان کی تفصیل (Annexure–B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جہاں تک ٹیچنگ سٹاف کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا تعلق ہے تو ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ آف پنجاب بھرتی کا عمل پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے مکمل کرتا ہے۔ تاہم ان خالی اسامیوں کی جگہ عارضی طور پر CTIs بھرتی کر لئے گئے ہیں تاکہ بچوں کی تعلیم کا حرج نہ ہو۔

پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے جاری کی گئی پی ایچ ڈی کی ڈگریوں کی تفصیلات

*2279: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

پنجاب یونیورسٹی نے سال 2011 میں کل کتنے افراد کو کن کن مضامین میں پی ایچ ڈی کی ڈگریاں جاری کیں، خواتین اور مردوں کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

مطلوبہ اطلاع حسب ذیل ہے:

سال	2011
مرد پی ایچ ڈی سکالر	87
عورتیں پی ایچ ڈی سکالر	48
کل تعداد	135

ضلع شیخوپورہ: گورنمنٹ ڈگری کالج میں اساتذہ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2295: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج تحصیل شرقپور ضلع شیخوپورہ میں کل کتنے اساتذہ ہیں نام مع عہدہ بتایا جائے؟

(ب) مذکورہ کالج میں سال 2012 میں ایف ایس سی، آئی سی ایس اور ایف اے میں کتنے کتنے طالب علم داخل ہوئے؟

(ج) مذکورہ عرصہ میں ایف ایس سی اور آئی سی ایس میں کتنے طالب علم پاس ہوئے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس پسماندہ علاقہ کے مذکورہ کالج میں تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) کالج میں کل اساتذہ کی تعداد پچیس ہے جن کے نام اور عہدہ درج ذیل ہیں:

1۔	ڈاکٹر اعجاز احمد، ندیم پرنسپل	2۔	عبدالوحید شیخ، اسسٹنٹ پروفیسر
3۔	محمد ظفراللہ بھٹی، اسسٹنٹ پروفیسر	4۔	فاروق جاوید خان، اسسٹنٹ پروفیسر
5۔	ملک محمد یوسف، اسسٹنٹ پروفیسر	6۔	ملک سجاد علی، اسسٹنٹ پروفیسر
7۔	احسن ہارون کرامت، اسسٹنٹ پروفیسر	8۔	فقیر علی، لیکچرار
9۔	محمد عرفان، لیکچرار	10۔	محمود الرحمان، لیکچرار
11۔	جاوید اقبال، لیکچرار	12۔	شبیر احمد، لیکچرار
13۔	حافظ سعید اکبر، لیکچرار	14۔	کاشف احمد، لیکچرار
15۔	محمد شاہد حسن، لیکچرار	16۔	زاہد حسین بھٹی، لیکچرار
17۔	شاہد اقبال، لیکچرار	18۔	شیراز قیوم، لیکچرار
19۔	حمد اعظم مغل، لیکچرار	20۔	محمد یعقوب، لیکچرار
21۔	فخر الہیٰ، لیکچرار	22۔	محمد نعمان نذر، لیکچرار
23۔	رضوان نذیر، لیکچرار	24۔	عاطف بٹ، لیکچرار

25۔ خالد محمود، لیکچرار

(ب) سال 2012 میں کالج ہذا میں ایف ایس سی میں 9 طالب علم، آئی سی ایس میں 4 طالب علم اور ایف اے میں 119 طالب علم داخل ہوئے۔

(ج) ایف ایس سی میڈیکل ایک طالب علم نے امتحان دیا اور ایک ہی پاس ہوا 100 فیصد رزلٹ آیا، ایف ایس سی پری انجینئرنگ میں 8 طالب علموں نے امتحان دیا اور 7 طالب علم پاس ہوئے۔ 87.5 فیصد رزلٹ آیا اور آئی سی ایس میں 2 طالب علموں نے امتحان دیا اور 2 ہی پاس ہوئے 100 فیصد رزلٹ آیا۔

(د) حکومت اس پسماندہ علاقہ میں تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے بھرپور اقدامات اٹھا رہی ہے۔ کالج میں مستقل پرنسپل کی تعیناتی، اساتذہ کی خالی اسامیوں کو پُر کرنا اور انتظامی امور کو بہتر بنانا جیسے اقدامات شامل ہیں اور ان اقدامات کے مثبت نتائج اس طرح سامنے آئے ہیں کہ سال 2013 میں اس کالج میں F.Sc میں 60 طالب علم ICS میں 41 طالب علم اور F.A میں 206 طالب علم داخل ہوئے۔

پنجاب یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی اساتذہ کی ترقیوں کی تفصیلات

*2312: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب یونیورسٹی کے کل کتنے اساتذہ پی ایچ ڈی کی ڈگری رکھنے کے باوجود ترقی سے محروم ہیں؟

(ب) سال 2011 کے دوران کتنے پی ایچ ڈی کے حامل لیکچرار کو ترقیاں دی گئیں، جن لیکچرار کو ترقیاں دی گئیں ان کے ناموں کی فہرست سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب یونیورسٹی میں اسسٹنٹ پروفیسرز کو قانونی حق رکھنے کے باوجود ترقیاں نہیں دی جا رہی ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پنجاب یونیورسٹی میں تمام اساتذہ جو پی ایچ ڈی کی ڈگری رکھتے ہیں ان کو ایڈہاک اسسٹنٹ پروفیسر کی ترقی دے دی گئی ہے۔

(ب) سال 2011 کے دوران 22 پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حامل لیکچرارز کو ترقیاں دی گئیں جن کے ناموں کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب یونیورسٹی میں تمام اساتذہ کو قانون کے مطابق ترقیاں دی جاتی ہیں۔

پنجاب یونیورسٹی میں ڈینز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2415:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب یونیورسٹی میں فیکلٹیز کے کتنے Deans ہیں۔ کتنے ڈینز کے پاس dual charge ہے؟

(ب) کیا یونیورسٹی کیلنڈر کے مطابق ہر Dean کا متعلقہ فیکلٹی سے تعلق ہونا ضروری ہے؟

(ج) پنجاب یونیورسٹی کے چیئرمین/ڈائریکٹرز کی پوسٹوں پر فائز پروفیسرز نے 2012۔13 میں کتنا معاوضہ/مراعات الاؤنسز اور اعزازیہ اپنی اصل تنخواہ کے علاوہ وصول کیا اور کیا اس معاوضے کی اجازت یونیورسٹی کے مجاز اداروں سے حاصل کی گئی تھی؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ یونیورسٹی کے بعض پروفیسر مختلف ذمہ داریوں کے الگ الگ بیک وقت معاوضے وصول کر رہے ہیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب یونیورسٹی میں self finance کی بنیاد پر حاصل ہونے والی رقم سے ایک بڑی رقم وائس چانسلر اور رجسٹرار کو بھی ادا کی جاتی ہے۔اگر درست ہے تو موجودہ وائس چانسلر اور رجسٹرار کو گزشتہ پانچ سال کے دوران کتنی رقم ادا کی گئی، مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پنجاب یونیورسٹی میں اس وقت فیکلٹیز کے 13 ڈین صاحبان ہیں اور درج ذیل کے پاس dual charge ہے:

I۔ پروفیسر ڈاکٹر لیاقت علی (ریگولر ڈین) فیکلٹی آف کامرس

II۔ پروفیسر ڈاکٹر لیاقت علی (ایکٹنگ ڈین) فیکلٹی آف فارمیسی

III۔ پروفیسر ڈاکٹر لیاقت علی (انچارج ڈین) فیکلٹی آف لاء

فیکلٹی آف کامرس کا تین سینئر موسٹ پروفیسروں کا پینل کیس HED میں جناب چیف منسٹر صاحب کی سفارشات برائے تعیناتی دفتر گورنر/چانسلر زیر کارروائی ہے۔ امید ہے جلد ہی تعیناتی ہو جائے گی۔ فیکلٹی آف لاء میں کوئی پروفیسر نہیں۔ پنجاب یونیورسٹی ایکٹ 1973 Clause 2 of Statutes 2 of the Schedule to the

University of the Punjab کے مطابق دوسری فیکلٹی کے پروفیسر کو چارج دیا جا سکتا ہے۔ یہ عارضی (stop gap) انتظام ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو شعبوں کے عملے کی تنخواہوں کی ادائیگی اور دوسرے روٹین کے امور بھی رک سکتے ہیں۔

(ب) پنجاب یونیورسٹی کے کیلنڈر statutes(2)2 آرڈیننس نمبر viii آف 1981 کے تحت Dean کی تعیناتی کے لئے متعلقہ فیکلٹی سے ہونا ضروری ہے۔ اگر متعلقہ فیکلٹی میں کوئی پروفیسر نہ ہو تو پھر عارضی طور پر دوسری فیکلٹی سے پروفیسر کی بطور Dean تعیناتی کی جاتی ہے جب تک اس فیکلٹی میں کسی پروفیسر کی تعیناتی نہ ہو جائے۔

(ج) پنجاب یونیورسٹی کے پروفیسرز جو چیئرمین یا ڈائریکٹر کی اضافی ذمہ داری نبھا رہے ہیں۔ ان پروفیسرز کو 2012-02-13 میں 1385778 روپے کی ادائیگی سربراہی اعزازیہ کی مد میں دی گئی ہے۔ یہ اعزازیہ ہر ماہ 2500 روپے فی کس کے حساب سے ادا کیا جاتا ہے۔ سربراہی کا یہ اعزازیہ یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ نے بجٹ میں منظور کیا ہے۔

(د) جی ہاں! جو پروفیسرز ایک سے زائد ذمہ داریوں پر فائز ہیں وہ ہر ذمہ داری کا اعزازیہ وصول کرتے ہیں۔

(ہ) پنجاب یونیورسٹی میں self finance کی بنیاد پر داخلے 2009 سے ختم کر دیئے گئے ہیں اس لئے موجودہ وائس چانسلر کو تنخواہ کے علاوہ کوئی ادائیگی نہیں کی گئی۔

پنجاب یونیورسٹی میں انتظامی افسران کی تقرری و دیگر تفصیلات

*2418: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب یونیورسٹی سنڈیکیٹ نے ڈاکٹر ماجد نعیم کو لاکھوں روپے غبن کے الزام میں فروری 2003 میں ذاتی شنوائی کا موقع دینے کے بعد ملازمت سے برطرف کر دیا تھا؟

(ب) کیا ملزم سے کوئی رقم recover کی گئی، اگر جواب ناں میں ہے تو اس کی وجوہات اور اب تک جو کوششیں کی گئیں، اس کی تفصیل سے مطلع فرمائیں؟

(ج) پنجاب یونیورسٹی میں گریڈ 18 یا اس سے اوپر کے کتنے انتظامی افسران کی تقرری جناب وائس چانسلر نے (3)15 اور (4)15 کے تحت چھ ماہ کے لئے کی، یہ افسران مجموعی طور پر کتنے عرصہ

سے یونیورسٹی کے ملازم ہیں اور کتنی مرتبہ ان کی چھ ماہ گزر جانے کے بعد دوبارہ تقرری کی گئی، مستقل تقرری کے لئے یہ posts سلیکشن بورڈ کے حوالے کیوں نہیں کی جاتیں؟

(د) پنجاب یونیورسٹی میں پرو وائس چانسلر کا عہدہ کتنے عرصہ سے خالی ہے، اس کو مسلسل خالی رکھنے کی کیا وجوہات ہیں؟

(ہ) پنجاب یونیورسٹی کے پرو چانسلر (صوبائی وزیر تعلیم) نے یونیورسٹی کے مختلف اداروں اور شعبہ جات کے گزشتہ چار سال میں کتنے دورے کئے اور جناب چانسلر نے کتنے کئے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) وائس چانسلر جنرل ارشد محمود صاحب نے ہی انہیں 2001-01-18 کو بھرتی کیا تھا اور بدعنوانی کی شکایت پر بدعنوانی کے الزام کی تحقیق کے لئے کمیٹی مقرر کی تھی۔ انہوں نے باقاعدہ انکوائری کی تھی۔ اسے باقاعدہ عدالت نے مقدمے کے بعد قید کی سزا دی ہے۔

(ب) ڈاکٹر ماجد نعیم سے قومی احتساب بیورو کے ذریعے اب تک 2098387 روپے تین اقساط میں وصول کئے جا چکے ہیں۔

(ج) جناب وائس چانسلر نے صرف چند انتظامی افسروں کی تقرری 15(3) کے تحت کی ہے۔ تقرری کی فوری اطلاع پرو چانسلر صاحب کو دینا لازم ہے اور اس کی منظوری پینتالیس دن کے اندر یونیورسٹی سنڈیکیٹ سے بھی لی جانی ضروری ہے۔ ان پوسٹوں پر مستقل تقرری کرنے کے لئے عنقریب خالی اسامیوں کو مشتہر کیا جا رہا ہے۔ محکمہ تعلیم 18 ترمیم کے بعد یونیورسٹیوں میں امور کے لئے قانون سازی کے لئے مشاورت کر رہا ہے۔ ان اسامیوں کی تعیناتی کے اختیار کے بارے میں مشاورت زیر عمل ہے۔

(د) جامعہ ہذا میں جناب پرو وائس چانسلر صاحب کا عہدہ 2011-01-09 سے خالی ہے۔ تیرہ مختلف فیکلٹی کے ڈین صاحبان جناب وائس چانسلر صاحب کی معاونت کر رہے ہیں پینل کے تین سینئر موسٹ اساتذہ میں سے ایک کے خلاف انکوائری زیر عمل ہے ایک استاد بڑے مشاہرے پر پرائیویٹ یونیورسٹی میں خدمت سرانجام دے رہے ہیں اس لئے پرو وائس چانسلر کی تقرری کی ضرورت پیش نہیں آئی۔

(ہ) پنجاب یونیورسٹی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ پچھلے چار سالوں میں پنجاب یونیورسٹی کے چانسلر صاحب نے ایک مرتبہ اور پرو چانسلر صاحب نے 10 مرتبہ جامعہ پنجاب کا دورہ کیا۔

ملتان: گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین میں اساتذہ کی خالی اسامیاں ودیگر تفصیلات

*2656: جناب جاوید اختر: کیاوزیر ہائرایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین چونگی نمبر14 ملتان میں اس وقت کل کتنی طالبات تعلیم حاصل کررہی ہیں؟

(ب) اس کالج میں کون کون سے شعبہ جات کی تعلیم دی جارہی ہے ان شعبہ جات کے نام سے آگاہ کریں؟

(ج) کتنے شعبہ جات کے پروفیسرز ایسوسی ایٹ، لیکچرار کب سے نہ ہیں؟

(د) ان شعبہ جات میں کب تک اساتذہ کی تعیناتیاں کر دی جائیں گی، تاریخ و سال سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) کیا اس کالج میں زوالوجی، اسلامیات، ایجوکیشن، سائیکالوجی کی اسامیاں ہیں اگر نہیں تو حکومت ان مضامین کی اسامیاں منظور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائرایجوکیشن (رانامشہوداحمد خان):

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین چونگی نمبر14 ملتان میں سیشن 15-2013 میں کل 1715 طالبات زیر تعلیم ہیں۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس کالج میں مندرجہ ذیل شعبہ جات کی تعلیم دی جارہی ہے:

انگلش، اردو، اسلامیات لازمی، مطالعہ پاکستان، سوکس، میتھ، پولیٹیکل سائنس، شماریات، لائبریری سائنس، ہسٹری، ایجوکیشن، عربی، سرائیکی، باٹنی، زوالوجی، کیمسٹری، فزکس، بیالوجی، فزیکل ایجوکیشن، اسلامیات اختیاری، کمپیوٹر سائنس

(ج) ادارہ ہذا میں 1715 طالبات کے لئے انگلش کی صرف ایک لیکچرار ہے جبکہ مزید چار لیکچرارز کی منظوری درکار ہے۔ ادارہ ہذا میں زوالوجی کی منظور شدہ پوسٹ نہ ہے جبکہ

I) یہ مضمون بی ایس سی میں پری میڈیکل گروپ میں لازم وملزوم ہے۔

II) کمپیوٹر سائنس میں 429 طالبات زیر تعلیم ہیں لیکن اس مضمون میں ایک بھی لیکچرار کی سیٹ منظور نہ ہے۔ دو اساتذہ درکار ہیں۔

III) لائبریری سائنس میں کل 63 طالبات زیر تعلیم ہیں لیکن مورخہ 2013-8-31 سے بوجہ ٹرانسفر اسامی خالی ہے اور اس پر لائبریرین کی تعیناتی ہونی چاہئے۔

کالج ہذا میں اٹھارہ سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود تاحال بہت سے اہم مضامین میں تدریس جاری نہیں کروائی جا سکی۔ مثال کے طور پر سائیکالوجی، فائن آرٹس، ہوم اکنامکس، پنجابی، سوشیالوجی وغیرہ میں مندرجہ بالا مضامین کی نئی S.N.E پوسٹ کی منظوری درکار ہے۔

(د) شعبہ ہائر ایجوکیشن کا پروموشن کا ایک خاص طریق کار ہے۔ پروموشن کے بعد اس کالج میں اساتذہ کی تعیناتی کر دی جائے گی۔

(ہ) کالج ہذا میں زوالوجی کی کوئی اسامی منظور شدہ نہ ہے۔

I) منظوری درکار ہے۔

II) 1715 طالبات کے لئے اسلامیات کی دو اساتذہ ہیں مزید دو اساتذہ کی منظوری درکار ہے۔
ایجوکیشن کے مضمون میں 751 طالبات تعلیم حاصل کر رہی ہیں جبکہ صرف ایک لیکچرار کی اسامی ہے۔ مزید دو لیکچرار کی اسامیاں درکار ہیں۔

III) سائیکالوجی کی اسامی نہ ہونے کی وجہ سے یہ مضمون شروع ہی نہیں کروایا جا سکا۔

ملتان: گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین کا قیام و اس کی عمارت کی خستہ حالی کی تفصیلات

*2657: جناب جاوید اختر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین چونگی نمبر 14 ملتان کی عمارت کی تعمیر کب عمل میں آئی اور عمارت کی موجودہ صورتحال کیسی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ کالج کی عمارت انتہائی خستہ حال ہو چکی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس عمارت کو از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(د) اس عمارت کی آخری دفعہ کب تزئین و آرائش، مرمت کی گئی اور اس پر کل کتنے اخراجات ہوئے، مدوار اخراجات سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) کیا حکومت اس کالج کی از سر نو تعمیر سے قبل اس کالج کو کسی دوسری عمارت میں منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین چونگی نمبر 14 کو مئی 1996 میں پرانا ٹی بی ہسپتال کی بلڈنگ میں شروع کیا گیا جو کہ کارپوریشن کے زیر انتظام تھا اور باہمی معاہدے کے تحت میونسپل کارپوریشن سے محکمہ ایجوکیشن کو مبلغ سو روپے ماہوار کرائے پر مئی 1996 سے اڑھائی سال کے لئے حاصل کیا گیا۔ بعد ازاں انہی شرائط پر اس معاہدے کو مزید پانچ سال کے لئے توسیع دی گئی۔ عمارت کا رقبہ 35 کنال 2 مرلہ اور 4 سکوائر فٹ ہے۔ گورنمنٹ آف پنجاب کی ہدایت کے مطابق پرنسپل کالج ہذا، ڈائریکٹر صاحبان اور ای ڈی اوز کی کوششوں سے یہ رقبہ کالج کے لئے محکمہ ریونیو سے بغیر کسی معاوضہ کے حاصل کر لیا گیا۔ یہ عمارت 1937 میں تعمیر ہوئی، کچھ بلاک سو سال پرانے بھی ہیں اور بعض دیواروں اور چھتوں میں دراڑیں بھی ہیں۔

(ب) عمارت کے سامنے کے چار بلاک قدرے بہتر ہیں جبکہ پچھلی طرف اور جنوبی دیوار کے ساتھ چار بلاک کافی خستہ حال ہیں۔

(ج) اس کالج کی عمارت کی تعمیر کا منصوبہ 105.861 ملین روپے کی لاگت سے منظور کر لیا گیا ہے اور اس منصوبہ کو اگلے مالی سال 15-2014 کی سالانہ ترقیاتی پروگرام میں بھی شامل کر لیا گیا ہے نیز اس منصوبہ پر کام کا آغاز اگلے مالی سال میں شروع کر دیا جائے گا۔

(د) اس عمارت کی مرمت مئی 1996 میں کی گئی اور اس پر تقریباً 12 لاکھ روپے ایڈمنسٹریٹر بلدیہ / ڈپٹی کمشنر ملتان نے خرچ کئے جس کے بعد یہ عمارت محکمہ اعلیٰ تعلیم کے حوالے کی گئی۔ تاہم محکمہ اعلیٰ تعلیم نے اس عمارت کی مرمت پر کوئی رقم خرچ نہیں کی۔

(ہ) کالج ہذا اندرون شہر کی کثیر آبادی کی تعلیمی ضروریات کو پورا کر رہا ہے۔ اسی عمارت کے جو بلاک بہتر حالت میں ہیں ان کی مرمت کر دی گئی ہے اور خستہ حال عمارت کو گرا کر دوبارہ تعمیر کیا جائے۔ کالج احاطے میں پندرہ کنال رقبہ خالی موجود ہے جس پر نئی عمارت کی تعمیر کی جائے گی۔ محکمہ اعلیٰ تعلیم اس کالج کو کسی اور عمارت میں منتقل کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا کیونکہ اس کی منتقلی سے اندرون شہر کی کثیر آبادی کو میسر تعلیمی سہولت ختم ہو جائے گی۔

لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی میں ڈینز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2677: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں فیکلٹیز کے کتنے ڈینز ہیں اور کتنے Deans کے پاس dual charge ہے؟

(ب) کیا یونیورسٹی کیلنڈر کے مطابق ہر Dean کا متعلقہ فیکلٹی سے تعلق ہونا ضروری ہے؟

(ج) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی کے چیئرمین / ڈائریکٹرز کی پوسٹوں پر فائز پروفیسرز نے 2012-13 میں کتنا معاوضہ / مراعات، الاؤنسز اور اعزازیہ اپنی اصل تنخواہ کے علاوہ وصول کیا اور کیا اس معاوضے کی اجازت یونیورسٹی کے مجاز اداروں سے حاصل کی گئی تھی؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ یونیورسٹی کے بعض پروفیسر مختلف ذمہ داریوں کے بیک وقت الگ الگ معاوضے وصول کر رہے ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی میں self finance کی بنیاد پر حاصل ہونے والی رقم سے ایک بڑی رقم وائس چانسلر اور رجسٹرار کو بھی ادا کی جاتی ہے، اگر درست ہے تو موجودہ وائس چانسلر اور رجسٹرار کو ہر سال کتنی رقم ادا کی گئی، تفصیل درکار ہے اور اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں فیکلٹیز کے کل چار Deans/incharge ہیں، ان ڈینز / انچارج میں سے اکثر ریٹائر ہو چکے ہیں یا بطور Deans/incharge دو یا تین terms گزار چکے ہیں۔ نئے Deans/incharge کے لئے سفارشات ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو منظوری کے لئے بھجوا دی گئی ہیں اور اس وقت جو فیکلٹیز کے انچارج ہیں ان کی تفصیل (Annexure(1 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں Deans کی تعیناتی لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور کے First Statutes appended with the schedule of Amendment Act 2012 کے (2) Clause میں دیئے گئے طریق کار کے مطابق ہوتی ہے۔ اس کی تفصیل (Annexure (II ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) نہیں۔

(د) نہیں۔

(ہ) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں تمام کلاسز میں داخلے میرٹ کی بنیاد پر کئے جاتے ہیں۔Self Finance کی بنیاد پر کوئی داخلہ نہیں کیا جاتا ہے۔

لاہور: گورنمنٹ سائنس کالج وحدت روڈ میں پرنسپل کی بے قاعدگیوں کی تفصیلات

*2711: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ سائنس کالج وحدت روڈ لاہور میں حکومت پنجاب نے کتنی ٹرانسپورٹ مہیا کی ہوئی ہے، ان کے لئے ماہانہ کتنا fuel مہیا ہوتا ہے۔ اس کا استعمال کن کاموں پر ہوتا ہے؟

(ب) کالج کے prospectus کی سرکاری فیس کیا ہے اور اس سال دوران داخلہ یہ کتنے روپوں میں فروخت کیا گیا ہے نیز اس کی چھپائی کی ادائیگی کمیٹی کی منظوری سے کی گئی ہے، اگر منظوری نہیں لی گئی تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرنسپل صاحب تمام قواعد وضوابط کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنے من پسند افراد کی پرائیویٹ اکیڈمیوں کو کالج کے طلباء میں متعارف کروا رہے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرنسپل صاحب نے ایک پروفیسر کو کالج کی سکیورٹی کا انچارج بنایا ہوا ہے اور وہ موصوف کالج کے چوکیداروں سے کالج کی بجائے اپنی ذاتی اکیڈمی میں ان سے خدمات لیتا ہے؟

(ہ) اگر جزہائے کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ مذکورہ کالج کے پرنسپل کی مذکورہ بے قاعدگیوں کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گزارش ہے کہ کالج ہذا میں دو بسیں اور ایک وین موجود ہے۔ سرکاری طور پر ہمیں ٹرانسپورٹ کے لئے کوئی fuel نہیں دیا جاتا۔ کالج میں داخلے کے وقت طلباء سے سالانہ ٹرانسپورٹ فنڈ کی مد میں جو پیسے لئے جاتے ہیں اسی سے کالج کی ٹرانسپورٹ کا گزارہ کیا جاتا ہے۔ دونوں بسیں طلباء وطالبات کو پک اینڈ ڈراپ کی سہولت دینے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ چونکہ کالج میں موجود پرنسپل کی رہائش گاہ میں ڈی پی آئی کالجز رہائش پذیر ہیں اس

لئے وین پرنسپل کو کالج لانے اور دیگر سرکاری امور انجام دینے کے لئے استعمال کی جاتی ہے اور پرنسپل اپنی تنخواہ میں ماہانہ کنوینس الاؤنس نہیں لے رہے ہیں۔

(ب) کالج ہذا کے پراسپیکٹس کی قیمت مبلغ تین سو روپے مقرر کی گئی تھی اور اس سال دوران داخلہ اتنے میں ہی فروخت کیا گیا تھا۔ مزید یہ کہ پراسپیکٹس کی چھپائی کی رقم کی ادائیگی کمیٹی کی باقاعدہ منظوری سے کی گئی تھی۔

(ج) اس میں کسی قسم کی کوئی سچائی نہیں ہے۔

(د) چونکہ کالج ہذا میں سکیورٹی انچارج کی کوئی پوسٹ نہیں ہے اس لئے سکیورٹی کے انچارج کی ذمہ داری ہمیشہ سے پروفیسرز کے پاس ہی رہی ہے تاکہ کالج میں بہتر نظم و ضبط اور امن وامان کی صورتحال کو یقینی بنایا جاسکے۔ تمام چوکیدار اپنی اپنی مقررہ ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں لہذا کسی بھی چوکیدار کو کالج کی ڈیوٹی کی بجائے ذاتی خدمت کے لئے استعمال کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔

(ہ) مذکورہ سوالات کے جوابات سے کہیں بھی بے ضابطگی ظاہر نہ ہے۔

لاہور: فزیکل ایجوکیشن ڈپلومہ ہولڈرز کو فزیکل ٹیچر بھرتی نہ کرنے کی وجوہات و دیگر تفصیلات

*2766: میاں محمود الرشید: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج گلبرگ اور گورنمنٹ کالج فار وومن ٹاؤن شپ لاہور سے فزیکل ایجوکیشن کا ایک سالہ ڈپلومہ کروایا جارہا ہے جس پر طالب علموں کا لاکھوں روپے خرچہ آتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 2009 اور 2010 میں جتنے بھی فزیکل ٹیچر سرکاری سکولوں میں بھرتی کئے گئے، اسی ڈپلومے پر بھرتی کئے گئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 2013 کی پالیسی کے مطابق مڈل سکول میں بھی فزیکل ٹیچر کی سیٹ پر ایم اے فزیکل ایجوکیشن کی شرط رکھ دی گئی ہے؟

(د) مذکورہ بالا کی روشنی میں یہ واضح ہے کہ فزیکل ایجوکیشن کے ڈپلومہ ہولڈر لوگ فزیکل ٹیچر کی سیٹ پر اپلائی نہیں کر سکتے اگر یہ درست ہے تو طالب علموں کو یہ ڈپلومہ کیوں کروایا جارہا ہے

جبکہ اس وقت بھی گورنمنٹ کالج گلبرگ لاہور اور گورنمنٹ کالج فار وومن ٹاؤن شپ میں فزیکل ایجوکیشن ڈپلومہ کلاس کے داخلے جاری ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) یہ درست ہے کہ مذکورہ کالجز میں ایک سالہ ڈپلومہ ان فزیکل ایجوکیشن میں کروایا جارہا ہے جس پر رہائشی اور کھانے کے اخراجات کے علاوہ کل سرکاری فیس گورنمنٹ کالج گلبرگ فار بوائز -/5662روپے اور گورنمنٹ کالج فار وومن ٹاؤن شپ لاہور کی -/4624روپے وصولی کی جاتی ہے۔

(ب) درست ہے کہ 2009اور 2010 میں جتنے بھی فزیکل ٹیچر سرکاری سکولوں میں بھرتی کئے جانے والے پی ای ٹی حضرات کی بنیادی تعلیم ڈپلومہ ان فزیکل ایجوکیشن ہی ہوا کرتی تھی۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ 2013 میں فزیکل ایجوکیشن اساتذہ کی بھرتی کے اشتہار میں under Graduate ڈپلومہ ان فزیکل ایجوکیشن کی بجائے ایم اے فزیکل ایجوکیشن اور ایم ایس سی، سپورٹس سائنسز بنیادی تعلیم رکھی گئی ہے۔

(د) یہ درست تھا کہ فزیکل ایجوکیشن ٹیچر کی اسامیوں کے لئے فزیکل ایجوکیشن ڈپلومہ ہولڈرز درخواست دینے کے اہل نہیں ہیں چونکہ نئے سروس رولز کے تحت فزیکل ایجوکیشن ٹیچر کی بھرتی کے لئے ایم اے فزیکل ایجوکیشن کا امتحان پاس کرنا ضروری ہے۔

یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج فار بوائز گلبرگ لاہور اور گورنمنٹ کالج برائے خواتین ٹاؤن شپ لاہور میں فزیکل ایجوکیشن کا ڈپلومہ کروایا جارہا ہے اس لئے کہ گورنمنٹ نے تاحال ڈپلومہ کروانے پر پابندی عائد کی ہے اور نہ ہی کوئی نوٹیفکیشن جاری ہوا ہے۔

فیصل آباد: جی سی یونیورسٹی کے شعبہ فائن آرٹس میں طلباء کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2807: جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جی سی یونیورسٹی فیصل آباد کے شعبہ فائن آرٹس میں Paintingاور Graphic Design میں طلباء کی کل تعداد کتنی ہے، طلباء کی الگ الگ تعداد سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) متذکرہ بالا شعبہ فائن آرٹس میں painting کے subject اور Graphic Designing کے Subject کے لئے اساتذہ کی کل تعداد کتنی ہے دونوں سبجیکٹ کی الگ الگ تفصیل بیان کی جائے نیز کتنے اساتذہ contract پر ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ فائن آرٹس میں جن سبجیکٹ کے لئے اساتذہ کی انتہائی ضرورت ہوتی ہے وہ تو بھرتی نہیں کئے جاتے اور جن سبجیکٹ کے لئے اساتذہ کی ضرورت نہیں ہوتی، ان میں بھرتی کیا جاتا؟

(د) اگر جز (ج) کے سوال کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت غیر قانونی عمل کو روکنے کا ارادہ رکھتی ہے اور صرف انہی سبجیکٹ کے لئے اساتذہ بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جن کی طلباء کو بہت ضرورت ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف)

شعبہ پینٹنگ میں کل طلباء وطالبات: 29

شعبہ گرافک ڈیزائن میں کل طلباء وطالبات: 47

(ب)

شعبہ پینٹنگ میں کل ٹیچر: 8

کنٹریکٹ:2، مستقل:6، مزید ضرورت: کوئی نہیں

شعبہ گرافک: ڈیزائن میں کل ٹیچر: 3

کنٹریکٹ: 1، مستقل:2، سٹڈی لیو:2، مزید ضرورت:2

(ج) یونیورسٹی قانون ہذا، میرٹ اور سیٹوں کی availability اور جہاں ضرورت ہو، کو مدنظر رکھتے ہوئے بھرتیاں کرتی ہے۔

(د) اس کے جواب کی ضرورت نہیں ہے۔

لاہور: گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ میں اساتذہ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2858: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور میں موجودہ پرنسپل کتنے عرصہ سے تعینات ہیں؟

(ب) مذکورہ کالج میں پروفیسرز، لیکچرارز کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں اور کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں ان اسامیوں کو پُر کیوں نہیں کیا جارہا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ کالج میں پروفیسر، لیکچرارز عموماً ڈیوٹی پر تاخیر سے حاضر ہوتیں ہیں جس کی وجہ سے طالبات اکثر پیریڈ پڑھنے سے محروم ہو جاتی ہیں؟

(د) مذکورہ مسئلہ کے حل کے لئے متعلقہ انتظامیہ کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور کی موجودہ پرنسپل صاحبہ 4۔اپریل 2012 سے اس عہدہ پر تعینات ہیں۔

(ب) گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

1۔	پروفیسرز:	03
2۔	ایسوسی ایٹ پروفیسرز:	20
3۔	اسسٹنٹ پروفیسر:	26
4۔	لیکچرار:	34

(ج) کالج ہذا میں پروفیسر، لیکچرارز اپنے ٹائم ٹیبل کے مطابق کلاسز لیتے ہیں۔ ٹائم ٹیبل ڈائریکٹریٹ سے منظوری کے بعد لاگو کیا گیا ہے۔ انتظامیہ نے اس بات کو یقینی بنانے کے لئے ڈیلی ڈیوٹی پر سٹاف ممبران کو مامور کیا جاتا ہے۔ جو ٹائم ٹیبل کے مطابق کلاسز چیک کرتے ہیں۔ پرنسپل صاحبہ اور وائس پرنسپل صاحبہ خود بھی وقتاً فوقتاً راؤنڈ لیتی اور ٹائم ٹیبل کے مطابق کلاسز کو یقینی بناتی ہیں۔ نیز محکمہ کی جانب سے بھی ٹائم ٹیبل پر عملدرآمد کی چیکنگ کے لئے مجاز افسران visit کرتے رہتے ہیں۔

(د) فی الحال ایسا کوئی مسئلہ کالج انتظامیہ کے نوٹس میں نہیں آیا جس پر کوئی قدم اٹھانے کی ضرورت محسوس کی جاتی۔

لاہور: گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ کو بجٹ کی فراہمی و استعمال کی تفصیلات

*2859: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور کو 12۔2011 اور 13۔2012 میں کتنا فنڈ دیا گیا نیز یہ فنڈ کالج کے کن کن ترقیاتی کاموں پر خرچ کیا گیا۔ کام وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) مذکورہ کالج کو فیس کی مد میں 12۔2011 اور 13۔2012 میں کتنی آمدنی ہوئی، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور کو 12۔2011 اور 13۔2012 میں کوئی ترقیاتی فنڈ فراہم نہیں کئے گئے۔ تاہم مرمت کی سالانہ گرانٹ کی مد میں بلڈنگ کی مد میں بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے مذکورہ کالج کے ترقیاتی کاموں کے لئے 12۔2011 میں 160,800/۔ روپے خرچ کئے اور 13۔2012 میں 2,955,000/۔ روپے خرچ ہوئے تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	کام کی تفصیل
1	10 عدد سٹوڈنٹس واش رومز کی مرمت۔
2	پرنسپل آفس اور اس کے واش روم کی مرمت
3	کالج لائبریری اور فرنٹ برآمدے کی وائرنگ کی تصیح
4	تمام کالج کی چھتوں کی مرمت
5	2 عدد مین ہول کی مرمت
6	کمرہ نمبر 5 اور 6 کے سامنے برآمدے کی خستہ حال چھت تبدیل کی گئی۔
7	چار دیواری کی از سر نو تعمیر
8	سیوریج کے پانی والے کنویں کی نئی چھت ڈالی گئی۔
9	خراب برساتی نالے تعمیر کئے گئے
10	کھڑکیوں کے ٹوٹے ہوئے شیشے لگائے گئے۔
11	عمارت کی سفیدی

(ب) مذکورہ کالج کو فیس کی مد میں 12۔2011 اور 13۔2012 میں ہونے والی آمدنی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	کلاس	حاصل شدہ آمدنی
12۔2011	سال اول تا چہارم	2,112,120/۔ روپے
13۔2012	سال اول تا چہارم	2,182,374/۔ روپے

لاہور: گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*2860: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور کل کتنے رقبہ پر قائم ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ کالج کی عمارت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے نیز کمروں کی چھتیں خراب ہو چکی ہیں جس کی وجہ سے بارشوں میں پانی کمروں میں آ جاتا ہے؟

(ج) مذکورہ کالج کا فرش سڑک کے فرش سے بہت نیچے ہے جس کی وجہ سے سڑک کا پانی کالج کی گراؤنڈ میں جمع ہو جاتا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ کالج کی عمارت کو مرمت کرانے اور کالج کے فرش کو سڑک کے لیول سے اونچا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ کا کل رقبہ 33 کنال 9 مرلے ہے۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے کہ کالج کی عمارت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور چھتیں خراب ہیں جس کی وجہ سے بارشوں کا پانی کمروں میں آ جاتا ہے تاہم پہلے کچھ چھتیں خراب ہو گئیں تھیں جن کو سالانہ مرمت کی گرانٹ کے تحت بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ سے مرمت کروالیا گیا ہے۔ چھتوں کی مرمت کے علاوہ مندرجہ ذیل ترقیاتی کام سال 12-2011 اور 13-2012 میں سالانہ مرمت کی گرانٹ سے مکمل کروائے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	کام کی تفصیل
1	10 عدد سٹوڈنٹس واش رومز کی مرمت۔
2	پرنسپل آفس اور اس کے واش روم کی مرمت
3	کالج لائبریری اور فرنٹ برآمدے کی وائرنگ کی تصیح
4	تمام کالج کی چھتوں کی مرمت۔
5	2 عدد مین ہول کی مرمت
6	کمرہ نمبر 5 اور 6 کے سامنے برآمدے کی خستہ حال چھت تبدیل کی گئی۔
7	چاردیواری کی از سر نو تعمیر
8	سیوریج کے پانی والے کنویں کی نئی چھت ڈالی گئی۔
9	خراب برساتی نالے تعمیر کئے گئے
10	کھڑکیوں کے ٹوٹے ہوئے شیشے لگائے گئے۔
11	عمارت کی سفیدی

(ج) گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور 1963 میں قائم ہوا تھا وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بیرونی سڑکوں / گلیوں کی سطح بلند ہوتی گئی جس کی وجہ سے بہت زیادہ بارش ہونے کی صورت میں پانی گیٹ کے راستے کالج کی گراؤنڈ تک آجاتا ہے تاہم جب بھی اس قسم کی صورتحال پیدا ہو جائے تو پمپ کے ذریعے پانی باہر نکلوا دیا جاتا ہے۔

(د) جیسا کہ جز(ب) میں وضاحت کی کردی گئی ہے کالج کی عمارت کی مرمت کروالی گئی ہے۔ تاہم فرش کی سطح بلند کرنے کے حوالے سے یہ عرض ہے کہ بارش کا پانی گیٹ کے راستے سے کالج میں داخل ہوتا ہے لہذا کالج انتظامیہ مین گیٹ کی سطح کو بلند کروانے کا انتظام کر رہی ہے تاکہ اس معاملہ کو حل کیا جاسکے۔

ننکانہ صاحب: بوائز / گرلز ڈگری کالجز کا اجراء و دیگر تفصیلات

*3061: **ملک ذوالقرنین ڈوگر**: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ننکانہ صاحب میں بوائز / گرلز ڈگری کالج کا اجراء کب ہوا اور ان کالجز میں بننے والے بی ایس سی بلاکس کب اور کتنی لاگت سے مکمل ہوئے؟

(ب) محکمہ تعلیم مذکورہ کالج میں بی ایس سی کی کلاسز کا اجراء کب تک کرنے کا ارادہ رکھتا ہے جبکہ بی ایس سی کی کلاسز کے لئے تعمیر کردہ بلڈنگز دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے خراب ہو رہی ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ گرونانک ڈگری کالج ننکانہ صاحب اور گورنمنٹ گرونانک ڈگری کالج برائے خواتین ننکانہ صاحب کا اجراء 1964 میں ہوا گورنمنٹ گرونانک ڈگری کالج برائے خواتین ننکانہ صاحب کو 1992 میں بوائز کالج سے الگ کر دیا گیا۔ صرف گرلز کالج ننکانہ صاحب میں B.Sc بلاک کی تعمیر 2006 میں شروع ہوئی اور جس کی کل لاگت 28.780 ملین روپے تھی تاہم مذکورہ عمارت سال 2012 میں محکمہ تعلیم کے حوالے کی گئی۔

(ب) مورخہ 14-01-25 کو پنجاب یونیورسٹی کی الحاق کمیٹی نے B.Sc کلاسز کے اجراء کے سلسلہ میں گورنمنٹ گرونانک ڈگری کالج برائے خواتین ننکانہ صاحب کا دورہ کیا۔ کالج ہذا میں B.Sc کلاسز کا اجراء اگلے تعلیمی سال (ستمبر 2014) سے شروع ہونے کی توقع ہے۔

گورنمنٹ گرونانک پوسٹ گریجویٹ کالج فار بوائز ننکانہ صاحب میں B.Sc بلاک نہ ہے اور B.Sc کلاسز کے اجراء کے سلسلہ میں feasibility پر کام جاری ہے چونکہ محکمہ تعمیرات نے B.Sc گورنمنٹ گرونانک ڈگری کالج برائے خواتین ننکانہ صاحب کی عمارت کو سال 2012 میں محکمہ تعلیم کے حوالے کیا اب اس بلاک میں کچھ کلاسز ہو رہی ہیں اور اس کی مناسب دیکھ بھال ہو رہی ہے اس کے علاوہ اس بلاک کی M&R گرانٹ سے ضروری مرمت کے لئے بھی کام کا آغاز کر دیا گیا ہے تاہم یہ کام B.Sc کی کلاسز کے اجراء میں رکاوٹ نہ ہے۔

لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں ڈائریکٹر ایڈمن کے تحت کام کرنے والے ملازمین و دیگر تفصیلات

*3168: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں ڈائریکٹر (ایڈمن) کے تحت کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور ڈومیسائل کی تفصیل بتائیں؟

(ب) ڈائریکٹر ایڈمن سمیت گریڈ 16 تک کے ملازمین کی بھرتی کب ہوئی تھی اور ان کی بھرتی کے لئے کیا طریق کار اپنایا گیا تھا؟

(ج) کیا ان ملازمین کی بھرتی باقاعدہ قانون کے مطابق ہوئی ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ڈائریکٹر ایڈمن کے خلاف اپنے اختیارات سے تجاوز کرنے کی شکایات زیر غور ہیں اگر ہاں تو کتنی شکایات ہیں اور یہ شکایات کب کس نے کی تھیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کے خلاف اپنے عزیز و اقارب کو غیر قانونی طریق کار کے تحت اسی ادارے میں بھرتی کرنے کی شکایات بھی ہیں؟

(و) کیا حکومت اس کے خلاف ایف آئی اے یا دیگر کسی غیر جانبدار ادارے سے تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں ڈائریکٹر (ایڈمن) کے تحت کام کرنے والے ملازمین کی تعداد ہے=452

(2) ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

(1) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں ڈائریکٹر (ایڈمن) کی تعیناتی بذریعہ سنڈیکیٹ مورخہ 2013-09-25 کو ہوئی۔

(2) ڈائریکٹر ایڈمن کی تعیناتی کے طریق کار اخبار میں اشتہار، شارٹ لسٹنگ، سلیکشن بورڈ اور آخر میں سنڈیکیٹ کی منظوری شامل ہے۔

(3) گریڈ 16 تک کی تمام اسامیوں کو پُر کرنے کے طریق کار میں اخبار میں اشتہار، شارٹ لسٹنگ، سلیکشن بورڈ یا سلیکشن کمیٹی اور بعد ازاں وائس چانسلر لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور کے قانون کے مطابق بطور مجاز اتھارٹی تعیناتی کے لیٹر اپنے دستخطوں سے جاری کرتی ہے۔

(ج) جی ہاں۔

(د) نہیں۔ ڈائریکٹر ایڈمن کے خلاف ایسی کوئی شکایت وائس چانسلر کے پاس ہے، کسی مجاز اتھارٹی کے پاس زیر سماعت ہے اور نہ ہی کبھی ڈائریکٹر ایڈمن نے اپنے اختیارات سے تجاوز کیا ہے۔

(ہ) نہیں، ڈائریکٹر ایڈمن کے پاس لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں بھرتی کئے جانے کے سلسلے میں کسی قسم کا کوئی فرد واحد کی حیثیت سے اختیار ہے اور نہ ہی کوئی ان کا عزیز واقارب بذریعہ ان (ڈائریکٹر ایڈمن) کے بھرتی ہوا ہے۔

(و) ڈائریکٹر ایڈمن کی تعیناتی کے لئے یونیورسٹی کی فنانس اور پلاننگ کمیٹی نے کافی غور وخوض کے بعد سفارشات مرتب کیں، جن کی بعد میں سنڈیکیٹ نے تمام قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد منظوری دی اور ڈائریکٹر ایڈمن کی تعیناتی کی۔ ڈائریکٹر قانون کے مطابق یونیورسٹی کے مفاد میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں لہٰذا ان کے خلاف کسی بھی قانونی چارہ جوئی کا ہرگز سوال ہی نہیں اٹھتا ہے۔

لاہور: یونیورسٹیوں اور کالجز کی تعداد ودیگر تفصیلات

*3185: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کتنی یونیورسٹیز اور کالجز کہاں کہاں سرکاری تحویل میں چل رہے ہیں؟
(ب) کس کس کالج/یونیورسٹی کو خود مختار کا درجہ ملا ہوا ہے؟
(ج) کس کس کالج/یونیورسٹی کے سربراہ کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں؟
(د) کس کس کالج اور یونیورسٹی کے سربراہ کے خلاف محکمانہ انکوائریاں کب سے کس بناء پر چل رہی ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) لاہور میں مندرجہ ذیل یونیورسٹیز سرکاری تحویل میں چل رہی ہیں:۔

1۔ یونیورسٹی آف دی پنجاب، لاہور
2۔ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، باغبانپورہ، لاہور
3۔ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لوئر مال روڈ، لاہور
4۔ یونیورسٹی آف ایجوکیشن، ٹاؤن شپ، لاہور
5۔ لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی، جیل روڈ، لاہور
6۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی آف دی پنجاب، فیروزپور روڈ، لاہور

لاہور میں مندرجہ ذیل پرائیویٹ یونیورسٹیز کام کر رہی ہیں:۔

1۔ ہجویری یونیورسٹی لاہور، گورومانگٹ روڈ، گلبرگ، لاہور
2۔ بیکن ہاؤس نیشنل یونیورسٹی، ظفر علی روڈ، لاہور
3۔ یونیورسٹی آف ساؤتھ ایشیاء طفیل روڈ، لاہور
4۔ فارمین کرسچئن کالج یونیورسٹی لاہور، فیروزپور روڈ، لاہور
5۔ یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی، جوہر ٹاؤن، لاہور
6۔ لاہور سکول آف اکنامکس، برکی روڈ، لاہور
7۔ لاہور لیڈیز یونیورسٹی، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور
8۔ منہاج یونیورسٹی لاہور، ٹاؤن شپ، لاہور
9۔ یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب، جوہر ٹاؤن، لاہور
10۔ علی انسٹیٹیوٹ، فیروزپور روڈ، لاہور
11۔ گلوبل انسٹیٹیوٹ، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور
12۔ امپیریل کالج، گلبرگ V، لاہور
13۔ انسٹیٹیوٹ آف مینجمنٹ سائنسز (پاک ایمز) گلبرگ۔III، لاہور
14۔ نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن اینڈ اکنامکس، گلبرگ، لاہور
15۔ سپیریر کالج، مین رائیونڈ روڈ، لاہور
16۔ یونیورسٹی آف لاہور، رائیونڈ روڈ، لاہور
17۔ قرشی یونیورسٹی، مریدکے
18۔ لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور

(ب) تمام یونیورسٹیز کو خود مختار کا درجہ ملا ہوا ہے۔

(ج) سرکاری یونیورسٹی کے سربراہان کا تقرر چار سال کے لئے کیا جاتا ہے جبکہ پرائیویٹ یونیورسٹیز کے سربراہان کا تقرر بورڈ آف گورنرز کی سفارشات پر عموماً تین سال کے لئے کیا جاتا ہے۔

(د) کسی بھی یونیورسٹی کے سربراہ کے خلاف محکمانہ انکوائری نہیں چل رہی ہے۔

ضلع سیالکوٹ: گورنمنٹ گرلز پوسٹ گریجویٹ کالج ڈسکہ میں داخلہ سیٹوں میں اضافہ کرنے کی تفصیلات

*3188: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز پوسٹ گریجویٹ کالج ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ایم اے انگریزی میں صرف 30 اور ایم اے، اسلامیات میں صرف 40 طالبات کا داخلہ کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا حکومت اسلامیات اور انگریزی کی داخلہ کی سیٹوں میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ایم اے انگریزی میں 30 سیٹیں اس لئے رکھی گئی ہیں کیونکہ اس ادارہ میں کبھی بھی 30 سے زیادہ طالبات داخلہ لینے کے لئے نہیں آئیں یہی وجہ ہے کہ اس ادارہ میں ایم اے انگلش کی انرولمنٹ سال 2012 تک 30 سے کم رہی ہے لیکن اس سال 14۔2013 میں اس ادارہ میں ایم اے انگلش کی انرولمنٹ 30 ہوئی ہے لہذا سٹاف کی کمی کے باوجود پرنسپل گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے ایم اے انگریزی کی سیٹوں کی تعداد سال 15۔2014 کے لئے 40 کرنے کے لئے درخواست جمع کرانے کا ارادہ رکھتی ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ ایم اے انگلش میں داخلہ لینے کی خواہشمند طالبات کو داخلہ دیا جا سکے اور ایم اے اسلامیات کی 45 سیٹیں ہیں جبکہ کبھی بھی 35 سے زیادہ طالبات داخلہ لینے کے لئے نہیں آئیں۔ اس سال 2014 میں بھی کل 32 طالبات ایم اے اسلامیات میں داخل ہوئی ہیں۔

(ب) جی ہاں! پرنسپل گورنمنٹ گرلز پوسٹ گریجویٹ کالج ڈسکہ سیالکوٹ انگریزی کی سیٹوں میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں جبکہ ایم اے اسلامیات کی سیٹوں میں اضافہ کرنے کی فی الحال کوئی ضرورت نہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

رپورٹ
(معیاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جی، no point of order. میں ایک رپورٹ lay کردوں، اس کے بعد آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ جی، محترمہ کرن عمران مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ وار بن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحریک التوائے کار نمبر 237/14 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ وار بن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ کرن عمران: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

" تحریک التوائے کار نمبر 237/14 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ وار بن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

" تحریک التوائے کار نمبر 237/14 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ وار بن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحریک التوائے کار نمبر 14/237 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ وار بن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: اب سید حسین جہانیاں گردیزی صاحب تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

تحاریک استحقاق نمبر 13 بابت سال 2013 اور نمبر 10 بابت سال 2014 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

سید حسین جہانیاں گردیزی: جناب سپیکر! میں

"تحریک استحقاق نمبر 13/2013 اور تحریک استحقاق نمبر 10 بابت 2014 مجلس قائمہ کی رپورٹیں ایوان کی میز پر پیش کرتا ہوں۔"

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جی، رپورٹیں پیش کر دی گئیں۔ اب سید حسین جہانیاں گردیزی صاحب تحاریک استحقاقات کی مزید رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک استحقاق بابت سال 2013 اور 2014 کے بارے میں
مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

سید حسین جہانیاں گردیزی: جناب سپیکر! میں یہ تحاریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 12، 11، 9، 7، 6 بابت سال 2013 اور 1,3,6,7,8,9,11, 12,13,14,15 & 16 بابت سال 2014 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 12، 11، 9، 7، 6 بابت سال 2013 اور 1,3,6,7,8,9,11, 12,13,14,15 & 16 بابت سال 2014 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے No کی آوازیں)

جناب سپیکر: یہ آپ کے فائدے کی بات ہے آپ اس کو بھی No کر رہے ہیں۔ آپ کچھ تو سوچیں۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 12، 11، 9، 7، 6 بابت سال 2013 اور 1,3,6,7,8,9,11, 12,13,14,15 & 16 بابت سال 2014 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! فرمائیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں یہاں پر ایک بہت ہی بڑا اہم مسئلہ بتانا چاہتی ہوں کہ جہلم میں 25 تاریخ کو شام 9:00 بجے ایک ایسا واقعہ ہوا ہے جس نے ہمارے پورے جہلم شہر کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ یہ اخبارات میں بھی آ رہا ہے اور اس کی ٹی وی پر بھی خبریں چلتی رہیں۔ ہمارے وہاں پر پی ڈی خان کے ایک ٹی ایم او ہیں، ان کے کوئی رشتہ دار ڈی ایچ کیو ہسپتال میں گئے ہیں اور وہاں انہوں نے موٹر سائیکل کھڑا کیا ہے---

جناب سپیکر: آپ in writing کچھ لائیں پھر میں اس کا notice لیتا ہوں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! آپ میری بات تو سن لیں۔ انشاء اللہ میں وہ بھی لکھ کر لاتی ہوں۔ میں یہاں پر اس لئے مسئلہ بیان کر رہی ہوں کہ اس حکومت کی بڑی بدنامی ہو رہی ہے کیونکہ ان کے اپنے ایم این ایز اور ایم پی ایز ہر چیز میں ملوث ہیں۔ آپ یہ عرض سن لیں کہ انہوں نے اس شخص کو جب منع کیا کہ ایمرجنسی کے آگے موٹر سائیکل کھڑی نہ کرو تو اس نے اسی وقت فون کیا ہے اور ٹی ایم او، ایم پی اے کی گاڑی میں غنڈوں، لاٹھیوں اور اسلحہ کے ساتھ تشریف لے کر آئے اور انہوں نے اس کو اتنا مارا ہے کہ اس وقت وہ شخص راولپنڈی کے ہسپتال میں critical condition میں پڑا ہوا ہے۔ اس پر جو ایف آئی آر درج کی گئی ہے وہ 186/353 اور 149/148 ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! دیکھیں، میری بات سنیں کوئی قاعدہ قانون بھی ہوتا ہے۔ آپ کچھ لکھ کر لائیں، ہم طریق کار کے مطابق اس کا notice لیتے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ تو ٹھیک نہیں ہے۔ آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ ایسے نہیں ہو گا، ایسے پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میں آپ کو ان کے بعد ٹائم دیتا ہوں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر، میرا نمبر بھی ہے۔

جناب سپیکر: No, sir میں نے آپ کا نمبر لگایا نہیں ہے، آپ کا نمبر لگ کیسے گیا؟ یہ پہلے ادھر آئے گا پھر اُدھر جائے گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: پھر دیکھتے ہیں لیکن ایسے نہیں۔ جی، احمد خان بھچر صاحب فرمائیں!

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں ایک عرض کروں گا کہ میانوالی میں ایک لفٹ اریگیشن سکیم one hour and two hour ہے۔ اس کی تقریباً ایک مہینے سے بجلی بند ہے اور ادھر اس وقت کپاس کی کاشت کا موسم ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کوئی تحریک التوائے کار لائیں یا کوئی اور چیز لائیں جس پر میں عمل کرواسکوں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! ہماری تحریک التوائے کار اور توجہ دلاؤ نوٹس کا ٹائم گزر جاتا ہے، ابھی مجھے message آیا ہے کہ 28۔ تاریخ کو ادھر لوگ protest کر رہے ہیں۔ اگر اس کی بجلی بحال نہ کی گئی تو ادھر ہزاروں ایکڑ کپاس کی کاشت رہ جائے گی۔

جناب سپیکر: آپ اس پر کوئی چیز لکھ کر لائیں، آپ rules and regulations کو follow کریں پھر میں بھی کچھ اس میں کروں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! آپ بھی کچھ کریں ناں؟

جناب سپیکر: جی، میں اس میں کچھ کروں گا اور آپ کی بات ضرور سنوں گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں، انہوں نے پہلے پوائنٹ آف آرڈر لیا تھا لیکن میں نے ان کو منع کر دیا تھا۔ اس کے درمیان میں پھر قائد حزب اختلاف پوائنٹ آف آرڈر پر آ گئے۔ ان کو میں request تو بہت کرتا رہا ہوں لیکن ان کی مرضی ہے۔ جی، شہزاد منشی صاحب آپ بولیں۔ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سرکاری بھرتی میں اقلیتوں کے لئے مختص کوٹا پر عملدرآمد نہ ہونا

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! پاکستان میں بسنے والی community جس میں سب سے بڑی اقلیت کرسچئن community ہے اس کے ساتھ ساتھ ہندو، سکھ، پارسی اور دیگر communities بھی ہیں۔ پنجاب حکومت اور وفاقی حکومت نے جتنی بھی گورنمنٹ کی jobs ہیں اس پر 5 فیصد کوٹا لاگو کیا ہے۔ اس پر جو ناانصافی ہو رہی ہے آج میں آپ کی توجہ دلوانا چاہتا ہوں کہ جب بھی اسامیوں کی بات ہوتی ہے

اور جہاں پر اسامیوں کا ذکر ہوتا ہے وہاں پر minority کے لوگوں کو ان کا حق نہیں مل رہا۔ اگر جنرل سیٹ پر minority کے لوگ پانچ سیٹوں پر apply کرتے ہیں تو ان کو ان کا حق نہیں دیا جاتا بلکہ ان کی جگہ پر جنرل لوگوں کو سیٹیں فراہم کر دی جاتی ہیں۔ آج میں اس ایوان میں آپ کے توسط سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ براہ مہربانی ہم پاکستانی ہیں، ہمارا حق ہے اور ہمیں وہ حق دیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج میں آپ کی توجہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی طرف دلاتا ہوں کہ راولپنڈی میں 4، سرگودھا میں 2، ڈی جی خان میں 2، بہاولپور میں 2 سیٹیں minority کے لئے رکھی گئی تھیں اور ان سیٹوں کو minority کے لوگوں کو نہیں دیا گیا بلکہ ان سیٹوں کو۔۔۔

MR SPEAKER: Every citizen of Pakistan has equal rights.

آپ ایسی بات نہ کریں، کوئی کوٹے مقرر ہوتے ہیں؟

MR SHAHZAD MUNSHI: Mr Speaker! It has equal rights. It should be given to us.

جناب سپیکر: جی، disable کے لئے بھی کوٹے ہوتے ہیں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! اگر ہمارے لوگ apply کرتے ہیں تو ہمیں یہ حق دینا چاہئے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ میرے بھائی بغیر تصدیق کئے اور سنی سنائی خبر پر بات کر رہے ہیں۔ اصل معاملہ یہ ہے کہ جو minority کا کوٹا ہے یا ان کی seats ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ ان سیٹوں پر minorities کے لوگ compete کریں گے اور میرٹ پر پورا آنے اور qualify کرنے کے بعد ان کو وہ نوکری یا وہ پوزیشن دی جائے گی لیکن it does not mean اگر پانچ minorities کی سیٹیں ہیں اور ان پر پانچ minorities کے لوگ ایسے لگا دیئے جائیں کہ جو میرٹ پر پورا اترتے ہوں اور نہ qualify کرتے ہوں۔ اب اگر ایک جگہ پر پانچ سیٹیں ہیں اور وہاں پر minorities کے تین آدمی میرٹ اور qualification کو qualify کرتے ہیں تو تین کے orders ہو جائیں گے اور دو سیٹیں قطعی طور پر جنرل سیٹوں میں شامل نہیں کی جا سکتیں وہ vacant رہ سکتی ہیں لیکن جنرل سیٹوں پر نہیں جا سکتیں۔ میں یہ پورے وثوق کے ساتھ آپ کے سامنے عرض کر رہا ہوں، اگر آپ کے پاس کوئی ثبوت

ہے تو آپ لے آئیں کہ minorities کی سیٹ پر جنرل کیڈر سے کسی کو تعینات کیا گیا ہو اور یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اگر اس قسم کا کوئی order ہے تو وہ null and void ہے اس لئے یہ ضرور ہے کہ بعض جگہوں پر ہمارے minorities کے بھائیوں کو qualify کرنے میں یا اس میرٹ کو meet کرنے میں problem آ رہا ہے لیکن آہستہ آہستہ اس پر بھی قابو پا لیا جائے گا لیکن یہ تاثر بالکل غلط ہے کہ جنرل کیڈر سے لوگوں کو ان سیٹوں پر تعینات کیا جائے گا۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! کانسٹیبل کی سیٹیں آئی ہیں، میں آپ کو اس کے ثبوت دے سکتا ہوں۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس سلسلے میں گزارش کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس پر دو نوٹیفکیشن ہوئے تھے ایک 29۔ اکتوبر 2009 اور دوسرا 27۔ مارچ کو ہوا تھا، جو کہ فیڈرل گورنمنٹ نے بھی کئے تھے اور پنجاب گورنمنٹ نے بھی پانچ فیصد کوٹا اقلیتیوں کے لئے مختص کیا تھا۔ اس وقت کے وزیر خزانہ، انسانی حقوق واقلیتی امور کامران مائیکل صاحب اور ہماری سب کی کوششوں سے یہ کوٹا مختص ہوا تھا۔ اس میں جو lacuna تھا اس بارے میں، میں نے اپنے بھائی کو بتایا بھی تھا کہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے اس پر آرڈر بھی کر دیئے تھے اور کیبنٹ سے اس کی منظوری بھی ہو گئی ہے، اس کے علاوہ اس کا corrigendum notification بھی جاری ہو چکا ہے یعنی وہ سیٹیں اگر minorities کی ہیں، minorities کے candidates اس پر پورا نہیں اترتے تو وہ دوبارہ بھی اسی طرح سے مشتہر کی جائیں گی اور وہ دوبارہ بھی minorities کے لئے ہی رکھی جائیں گی۔ وہ سمری میرے خیال میں آج یا کل نکل چکی ہو گی اور آپ کو میں نے وہ سمری بھی دکھائی ہوئی ہے اور میں نے آپ کے اس پر signature بھی لئے ہوئے ہیں۔ سمری وزیر اعلیٰ صاحب نے منظور کر دی ہے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے signature ضرور لئے ہیں مگر اس کا ابھی تک کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: آپ کی بات انہوں نے سن لی ہے اگر آپ کے پاس اس سلسلے میں کوئی ثبوت ہیں تو پھر لے کر آئیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ سمری وزیر اعلیٰ صاحب نے منظور کر لی ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: آپ دونوں کی بڑی مہربانی۔ تحریک التوائے کار نمبر 340/14 محترمہ شُنیلا رُوت صاحبہ کی طرف سے ہے کیا اس کا جواب آیا ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ تحاریک التوائے کار شروع ہوں ابھی کچھ رپورٹیں یہاں پر پیش ہوئی ہیں، میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تین ماہ سے زائد کا عرصہ ہو گیا ہے، متحدہ اپوزیشن کی طرف سے ایک تحریک استحقاق ہم نے یہاں پر پیش کی تھی جو کہ یہاں سے پاس ہو کر استحقاق کمیٹی کے پاس گئی تھی، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ اتنی urgent تحریک استحقاق تھی، کیا تین ماہ کے بعد بھی۔۔۔

جناب سپیکر: اس کے لئے وہ فورم آپ کے پاس موجود ہے وہاں آپ بیٹھ کر اپنی بات کر سکتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر اس کے لئے تین سال تو نہیں چاہئیں، ہماری تحریک استحقاق تو ترقیاتی کاموں کے حوالے سے تھی کہ ہمارے ہر ممبر کا breach of privilege ہے لیکن تین ماہ ہو گئے ہیں اس کا کوئی جواب نہیں ہے۔ اب تو یہ پورا financial year بھی گزر گیا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے، ہمارے privileges breach ہوئے ہیں ہماری تحریک پاس ہونی چاہئے جب تک ہماری اس تحریک استحقاق کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں ہو جاتا ہم اپنا احتجاج جاری رکھیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاج کرتے ہوئے سپیکر ڈائس کے سامنے آ گئے)

جناب سپیکر: محترمہ شُنیلا رُوت صاحبہ کی تحریک التوائے کار نمبر 340/14 ہے کیا اس کا جواب آ گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!اس کا جواب آگیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ بازی)

(قاتلو جواب دو، ظلم کا حساب دو)

(گرتی ہوئی دیواروں کو، ایک دھکا اور دو)

(ظلم کے ضابطے، ہم نہیں مانتے)

(آمرانہ جمہوریت نامنظور)

(لاٹھی گولی کی سرکار، نہیں چلے گی، نہیں چلے گی)

(مودی کے ان یاروں کو ایک دھکا اور دو)

(امریکہ کے ان یاروں کو ایک دھکا اور دو)

(نعرہ رسالت یا رسول اللہ)

(عوام دا حق اپتھے رکھ)

(جعلی کارروائی بند کرو)

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!آپ کے پاس اس کا جواب موجود ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جی،ہاں۔

جناب سپیکر:جواب پڑھیں۔

پنجاب کی جیلوں میں قیدی خواتین کی ابتر حالت

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):اس ضمن میں عرض ہے کہ ان کی خبر درست نہ ہے کہ پنجاب کی جیلوں میں قید خواتین کی حالت ابتر ہوتی جارہی ہے بلکہ ان کی فلاح و بہبود کے لئے متعدد اقدامات کئے گئے ہیں تمام خواتین کو مرد حضرات سے الگ رکھا جاتا ہے جن کی نگرانی صرف خواتین جیل کا عملہ کرتا ہے۔خواتین اسیران کو چارپائیاں مہیا کی جاتی ہیں۔حکومت کے مقرر کردہ سکیل کے مطابق ان خواتین کو کھانا بھی فراہم کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: اس تحریک کا جواب آ چکا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/379 جناب مظہر عباس راں صاحب کی طرف سے ہے اس کا جواب آ گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس کا جواب بھی موصول ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: اس کا جواب بھی پڑھ دیں۔

ملتان فیصل آباد موٹروے کی تعمیر میں استعمال ہونے والی بھاری مشینری سے جنوبی پنجاب کی تباہ ہونے والی سڑکات کا متعلقہ ٹھیکیدار سے مرمت کروانے کا مطالبہ

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): اس تحریک التوائے کار کے ذریعے ایک بہت ضروری مسئلہ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اس بارے میں عرض ہے کہ متذکرہ بالا موٹروے پر اونشل ہائی وے ملتان کی مندرجہ ذیل سڑکوں کے نیچے دیئے گئے کلومیٹر میں کراس کرتی ہیں۔ لاہور ملتان روڈ، جو کہ کھڈیاں دیپالپور کلومیٹر نمبر 3672 اور 3673 کے درمیان، ملتان دنیاپور روڈ کے کلومیٹر نمبر 4 اور 5 کے درمیان موٹروے پر heavy کام کرنے کی وجہ سے یہ سڑکات متاثر ہوئی ہیں، جن کی وجہ سے دونوں سڑکوں کے تقریباً تین کلومیٹر کے اطراف میں صوبائی حکومت کی ان سڑکات کو نقصان ہوا ہے جس کی مرمت بذریعہ ٹھیکہ موٹروے یا محکمہ این ایچ اے کے ذمہ ہونی چاہئے۔ اس بارے میں پراجیکٹ ڈائریکٹر موٹروے F-4 سے تفصیلی بات ہوئی ہے۔ ان کے مطابق چیئرمین این ایچ اے سے بات ہو چکی ہے۔ مندرجہ بالا سڑکات کی مرمت موٹروے پر کام کرنے والا ٹھیکیدار ہی کرے گا۔ اس بارے میں ٹھیکیدار کو پابند کیا جا چکا ہے۔

جناب سپیکر: اس تحریک کا جواب آ چکا ہے اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/428 شیخ علاؤالدین صاحب کی طرف سے ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیا جائے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/455 بھی انہی کی طرف سے ہے اس

تحریک التوائے کار کو بھی pending کر دیا جائے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/466 محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کی ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پنجاب کے سرکاری ہسپتالوں کو زکوٰۃ فنڈز کی بندش سے غریب مریضوں کو مایوسی کا سامنا

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس کا جواب بھی آ گیا ہے۔

جناب سپیکر: تحریک التوائے کار نمبر 14/466 کا جواب آ گیا ہے محرک اس جواب سے مطمئن ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/474 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کی طرف سے ہے، اس کا جواب آ گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): اس کا جواب بھی آ گیا ہے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھ دیں۔

لاہور میں مقبرہ ملکہ نور جہاں محکمہ آثار قدیمہ کی عدم دلچسپی کی وجہ سے کھنڈرات میں تبدیل

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اٹھارہویں ترمیم مجریہ 2010 کے بعد محکمہ متروکہ وقف املاک کے اختیارات مرکز سے صوبوں کو منتقل ہو گئے۔

جناب سپیکر: تحریک التوائے کار نمبر 14/474 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار ڈاکٹر مراد راس صاحب کی ہے اور اس کا نمبر 14/526 ہے، اس کا جواب آ گیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "گو سپیکر گو" کی نعرہ بازی)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 14/526 کا جواب بھی موصول ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس کا جواب پڑھ دیں۔

لاہور میں سلنڈر گیس کی منتقلی کے غیر قانونی کاروبار کو ضلعی انتظامیہ روکنے میں بُری طرح ناکام

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): اس میں ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کی بات کی گئی ہے۔ اقبال ٹاؤن لاہور کی حدود میں درجنوں چھوٹے دکاندار جو بغیر کسی اجازت اور قانون کے اس خطرناک کاروبار میں ملوث ہیں۔ ان کے خلاف ٹی ایم اے اقبال ٹاؤن لاہور نے متعدد بار قانونی کارروائی کی ہے اور ان دکانوں کو سیل بھی کیا ہے جس کے خلاف یہ دکاندار عدالت سے رجوع کر کے تمام کارروائی کو غیر مؤثر کروا دیتے ہیں۔ اس اہم مسئلہ کا حل مؤثر قانون سازی ہے جس میں خطرناک کاروبار کرنے والوں کے خلاف سخت سزائیں تجویز کی جائیں گی اور اس جرم کو قابل دست اندازی پولیس بنایا جائے گا۔ معزز ایوان سے درخواست ہے کہ اس سلسلے میں عوام الناس کے جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک کا جواب بھی آ گیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جعلی کارروائی بند کرو، ظلم کے ضابطے ہم نہیں مانتے"
کی نعرہ بازی)

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

جناب سپیکر: پہلے ہم مورخہ 20- مئی 2014 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قرارداد کو لیتے ہیں اور یہ قرارداد ڈاکٹر سید وسیم اختر کی طرف سے ہے اگر وہ اسے پیش کرنا چاہتے ہیں تو پیش کریں، نہیں کرنا چاہتے تو ان کی مرضی ہے۔ وہ اس قرارداد کو پیش نہیں کرنا چاہتے لہذا اس قرارداد کو dispose of کیا

جاتا ہے۔اس کے بعد اگلی قرارداد محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کی طرف سے ہے، وہ اپنی تحریک پیش کریں، محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ! آپ تحریک پیش نہیں کرنا چاہتیں؟

میں اپوزیشن کے تمام معزز ممبران سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی سیٹوں پر چلے جائیں، اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ جائیں، میں آپ کو کہہ رہا ہوں اور یہ آپ کو وارننگ ہے I am warning you. آپ اپنی سیٹوں پر چلے جائیں۔ Please go to your seats. محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں ان کی قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔اس کے بعد دوسری قرارداد مہر محمد فیاض صاحب کی طرف سے ہے وہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

ژالہ باری سے تحصیل جہلم اور دینہ کی کچھ یونین کونسلوں کو آفت زدہ قرار دینے اور متاثرہ کاشتکاروں کو فوری مالی امداد دینے کا مطالبہ

مہر محمد فیاض: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ چونکہ پچھلے دنوں ژالہ باری سے تحصیل جہلم اور دینہ میں گندم اور دوسری تیار فصلیں بالکل تباہ و برباد ہو گئی ہیں اور کسانوں کا سب کچھ لٹ گیا ہے لہذا مذکورہ تحصیلوں کو آفت زدہ قرار دیتے ہوئے متاثرہ کاشتکاروں کو فوری طور پر خاطر خواہ مالی امداد دی جائے تاکہ ان کی بحالی ہو سکے نیز ان کے زرعی قرضے معاف کئے جائیں۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ چونکہ پچھلے دنوں ژالہ باری سے تحصیل جہلم اور دینہ میں گندم اور دوسری تیار فصلیں بالکل تباہ و برباد ہو گئی ہیں اور کسانوں کا سب کچھ لٹ گیا ہے لہذا مذکورہ تحصیلوں کو آفت زدہ قرار دیتے ہوئے متاثرہ کاشتکاروں کو فوری طور پر خاطر خواہ مالی امداد دی جائے تاکہ ان کی بحالی ہو سکے نیز ان کے زرعی قرضے معاف کئے جائیں۔"

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف سپیکر ڈائس کے سامنے کھڑے ہو کر مودی کے ان یاروں کو ایک دھکا اور دو کے نعر لگاتے رہے اور ایجنڈے کی کاپیاں پھاڑ کر پھینکتے رہے)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):جناب سپیکر! متاثرہ دیہاتوں کے سروے کا حکم دیا جا چکا ہے اور سروے رپورٹ آنے کے بعد اگر ان کا نقصان پچاس فیصد سے زیادہ ہوا تو انہیں آفت زدہ قرار دے دیا جائے گا اس لئے محرک سے میری گزارش ہے کہ وہ اپنی اس قرارداد پر زور نہ دیں چونکہ already یہ معاملہ take up کیا جا چکا ہے۔

جناب سپیکر:چلیں، ٹھیک ہے معاملہ take up ہو چکا ہے اگر پچاس فیصد سے زیادہ نقصان ہو گا تو آفت زدہ قرار دے دیا جائے گا۔

مہر محمد فیاض:جناب سپیکر!میں اپنی قرارداد پر زور نہیں دیتا۔

جناب سپیکر:یہ قرارداد withdraw کر لی گئی ہے۔دوسری قرارداد محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کی ہے۔ان کی طرف سے کون پیش کریں گے؟

محترمہ لبنیٰ فیصل:جناب سپیکر!میں یہ قرارداد پیش کروں گی۔

جناب سپیکر:ان کی جگہ محترمہ پیش کر رہی ہیں۔جی، محترمہ!

تیزاب پھینکنے کے واقعات کا انسداد دہشت گردی کی عدالت میں انسداد دہشتگردی قوانین کے تحت ٹرائل کا مطالبہ

محترمہ لبنیٰ فیصل:جناب سپیکر!میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ تیزاب پھینکنے کے واقعات کا انسداد دہشت گردی عدالت میں انسداد دہشتگردی قوانین کے تحت ٹرائل کیا جائے۔"

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف سپیکر ڈائس کے سامنے کھڑے ہو کر گرتی دیواروں کو، امریکہ کے یاروں کو، مودی کے پیاروں کو ایک دھکا اور دو کے نعرہ لگاتے رہے)

جناب سپیکر:یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ تیزاب پھینکنے کے واقعات کا انسداد دہشت گردی عدالت میں انسداد دہشتگردی قوانین کے تحت ٹرائل کیا جائے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی۔اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ تیزاب پھینکنے کے واقعات کا انسداد دہشت گردی عدالت میں انسداد دہشتگردی قوانین کے تحت ٹرائل کیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے سپیکر ڈائس کے سامنے کھڑے ہو کر سپیکر کے ان پیاروں کو ایک دھکا اور دو کے نعرے لگائے)

جناب سپیکر: چوتھی قرارداد محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی ہے۔ محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

جنسی تشدد اور قتل میں ملوث سزا یافتہ مجرموں کی سزاؤں پر فوری عملدرآمد کا مطالبہ

محترمہ نگہت شیخ: شکریہ۔جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ بچوں اور بچیوں پر ظالمانہ جنسی تشدد اور قتل کے اندوہناک واقعات میں ملوث تمام سزا یافتہ مجرموں کی سزاؤں پر فوری عملدرآمد کیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ بچوں اور بچیوں پر ظالمانہ جنسی تشدد اور قتل کے اندوہناک واقعات میں ملوث تمام سزا یافتہ مجرموں کی سزاؤں پر فوری عملدرآمد کیا جائے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی لہذا اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ بچوں اور بچیوں پر ظالمانہ جنسی تشدد اور قتل کے اندوہناک واقعات میں ملوث تمام سزا یافتہ مجرموں کی سزاؤں پر فوری عملدرآمد کیا جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف سپیکر ڈائس کے سامنے کھڑے ہو کر جعلی کارروائی بند کرو، مودی کے یاروں کو، امریکہ کے پیاروں کو ایک دھکا اور دو کے نعرے لگاتے رہے اور ایجنڈے کی کاپیاں پھاڑ کر مسلسل پھینکتے رہے)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار نے عمران کے یاروں کو سیتا وائٹ کے پیاروں کو ایک دھکا اور دو کے نعرے لگائے)

جناب سپیکر: آخری قرارداد محترمہ فرحانہ افضل صاحبہ کی طرف سے ہے۔ محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

تمام اضلاع کے ڈی سی او آفس میں خواتین کو درپیش مشکلات کے ازالے کے لئے ہیلپ ڈیسک قائم کرنے کا مطالبہ

محترمہ فرحانہ افضل: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ہر ضلع کے ڈی سی او آفس میں خواتین کے حقوق کے تحفظ اور انہیں درپیش مشکلات کے ازالہ کی غرض سے ایک ہیلپ ڈیسک قائم کیا جائے اور اس ہیلپ ڈیسک میں سوشل ویلفیئر یا وومن ڈویلپمنٹ محکمہ کی ایک خاتون اہلکار کو تعینات کیا جائے جو خواتین کے مسائل کو فوری طور پر سنیں اور انہیں حل کریں۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ہر ضلع کے ڈی سی او آفس میں خواتین کے حقوق کے تحفظ اور انہیں درپیش مشکلات کے ازالہ کی غرض سے ایک ہیلپ ڈیسک قائم کیا جائے اور اس ہیلپ ڈیسک میں سوشل ویلفیئر یا وومن ڈویلپمنٹ محکمہ کی ایک خاتون اہلکار کو تعینات کیا جائے جو خواتین کے مسائل کو فوری طور پر سنیں اور انہیں حل کریں۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی لہذا اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ہر ضلع کے ڈی سی او آفس میں خواتین کے حقوق کے تحفظ اور انہیں درپیش مشکلات کے ازالہ کی غرض سے ایک ہیلپ ڈیسک قائم کیا

جائے اور اس ہیلپ ڈیسک میں سوشل ویلفیئر یا وومن ڈویلپمنٹ محکمہ کی ایک خاتون اہلکار کو تعینات کیا جائے جو خواتین کے مسائل کو فوری طور پر سنیں اور انہیں حل کریں۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے سپیکر ڈائس کے سامنے کھڑے ہو کر دھاندلی کی آواز

میاں نواز میاں نواز کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے یہودی لابی ہائے ہائے کی نعرہ بازی)

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب طارق مسیح گل): جناب سپیکر! اپوزیشن کے ممبران جو کاغذ پھاڑ کر پھینک رہے ہیں ان پر اللہ کا نام لکھا ہوا ہے اور یہ اس نام کے تقدس کو پامال کر رہے ہیں انہیں اس نام کے تقدس کا خیال بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ کنول نعمان پی ٹی وی کے فنکاروں کے معاوضے میں اضافے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ کنول نعمان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پی ٹی وی کے فنکاروں کے معاوضے میں اضافے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پی ٹی وی کے فنکاروں کے معاوضے میں اضافے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

اس تحریک کی مخالفت نہیں کی گئی لہذا اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پی ٹی وی کے فنکاروں کے معاوضے میں اضافے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

پی ٹی وی کے فنکاروں کے معاوضے میں اضافے کا مطالبہ

محترمہ کنول نعمان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان اس امر پر تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ اگرچہ پی ٹی وی کے فنکار قوم کا اثاثہ ہیں لیکن ان کے معاوضے میں پچھلے اٹھارہ سال سے اضافہ نہیں ہوا ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ بڑھتی ہوئی مہنگائی سے نبرد آزما ہونے کے لئے ان کے معاوضے میں فوری طور پر مناسب اضافہ کیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان اس امر پر تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ اگرچہ پی ٹی وی کے فنکار قوم کا اثاثہ ہیں لیکن ان کے معاوضے میں پچھلے اٹھارہ سال سے اضافہ نہیں ہوا ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ بڑھتی ہوئی مہنگائی سے نبرد آزما ہونے کے لئے ان کے معاوضے میں فوری طور پر مناسب اضافہ کیا جائے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی اس لئے اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان اس امر پر تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ اگرچہ پی ڈی وی کے فنکار قوم کا اثاثہ ہیں لیکن ان کے معاوضے میں پچھلے اٹھارہ سال سے اضافہ نہیں ہوا ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ بڑھتی ہوئی مہنگائی سے نبرد آزما ہونے کے لئے ان کے معاوضے میں فوری طور پر مناسب اضافہ کیا جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے سپیکر ڈائس
کے سامنے کھڑے ہو کر حاجی ثناء اللہ ٹھاہ، جعلی کارروائی بند کرو،
مسلم لیگ نصیبو لال، لاٹھی گولی کی سرکار نہیں چلے گی کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔ اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 28۔ مئی 2014 صبح 10.00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

678

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 28۔ مئی 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ امداد باہمی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

"تعلیم پر عام بحث"

680

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا آٹھواں اجلاس

بدھ، 28۔ مئی 2014

(یوم الاربعاء، 28۔ رجب المرجب 1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمO

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِO

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝١ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝٢ اِقْرَاْ
وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝٣ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝٤ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۝٥
كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤی ۝٦ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰی ۝٧ اِنَّ اِلٰی
رَبِّكَ الرُّجْعٰی ۝٨ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰی ۝٩ عَبْدًا اِذَا
صَلّٰی ۝١٠ اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ عَلَی الْهُدٰۤی ۝١١ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰی ۝١٢
اَرَءَیْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۝١٣

سورة العَلق آیات 1 تا 13

(اے محمدؐ) اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھو جس نے (عالم کو) پیدا کیا (1) جس نے انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا (2) پڑھو اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے (3) جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا (4) اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جس کا اس کو علم نہ تھا (5) مگر انسان سرکش ہو جاتا ہے (6) جب کہ اپنے تئیں غنی دیکھتا ہے (7) کچھ شک نہیں کہ (اس کو تمہارے پروردگار ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (8) بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے (9) (یعنی) ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھنے لگتا ہے (10) بھلا دیکھو تو اگر یہ راہِ راست پر ہو (11) یا پرہیزگاری کا حکم کرے (تو منع کرنا کیسا) (12) اور دیکھ تو اگر اس نے دین حق کو جھٹلایا اور اس سے منہ موڑا (تو کیا ہوا) (13)

وما علینا الاالبلاغO

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

لب پر نعت پاک کا نغمہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
میرے نبیؐ سے میرا رشتہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
اور کسی جانب کیوں جائیں اور کسی کو کیوں دیکھیں
اپنا سب کچھ گنبد خضریٰ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
پست وہ کیسے ہو سکتا ہے جس کو حق نے بلند کیا
دونوں جہاں میں ان کا چرچا کل بھی تھا اور آج بھی ہے
فکر نہیں ہے ہم کو کچھ بھی غم کی دھوپ کڑی تو کیا
ہم پر ان کے کرم کا سایہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
جس کے فیض سے بنجر سینوں نے شادابی پائی ہے
موج میں وہ رحمت کا دریا کل بھی تھا اور آج بھی ہے
لب پر نعت پاک کا نغمہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
میرے نبیؐ سے میرا رشتہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

سوالات

(محکمہ امداد باہمی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ وقفہ سوالات کے بعد آپ کی بات سنوں گا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آپ میری بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں! آپ کی یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ I am sorry for that. تمام پارلیمانی پارٹیوں کے جتنے صاحبان ہیں انہوں نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ وقفہ سوالات کے دوران پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوگا۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ امداد باہمی کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ میں سٹینڈنگ کمیٹی برائے کوآپریٹو کا چیئرمین ہوں اور میرے اس سے متعلقہ دو تین سوالات ہیں، میں چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب اور محکمہ کوآپریٹو کے متعلقہ لوگ یہاں موجود رہیں۔ میں نے صرف اتنی request کرنی تھی کیونکہ میرا issue انتہائی اہم ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ وہ آپ کی بات سن رہے ہیں، میرے خیال میں اتنا ہی کافی ہے اور جس طرح معزز ممبر فرما رہے ہیں وہ ان کی بات سن کر ہی جائیں گے۔ پہلا سوال میاں نصیر احمد صاحب کی طرف سے ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 107 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں شرح سود پر زرعی قرضے جاری کرنے کی تفصیلات

*107: میاں نصیر احمد: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ پنجاب میں پراونشل کوآپریٹو بنک کی کل کتنی برانچیں ہیں اور بنک زرعی قرضے کس شرح سود پر جاری کرتا ہے؟

(ب) کیا پراونشل کوآپریٹو بنک شرح سود میں کمی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) اس وقت صوبہ پنجاب میں پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ کی کل 151 برانچیں ہیں۔ بنک چھوٹے کاشتکاروں کی زرعی ضروریات کے پیش نظر مختلف سکیموں کے تحت 15.80 فیصد سالانہ سے 20 فیصد سالانہ شرح mark up پر قرضہ جات جاری کر رہا ہے۔ اس کی تفصیل اس طرح ہے:

نمبر شمار	قسم قرضہ	شرح مارک اپ
1	فصلی قرضہ جات برائے ربیع / خریف	16 فیصد
2	لائیوسٹاک بھیڑ، بکری و مویشی فارمنگ	15.80 فیصد
3	لائیوسٹاک پراجیکٹ فنانس	18 فیصد
4	درمیانی مدت کے قرضہ جات	18 فیصد
5	طلائی زیورات کے عوض قرضہ	20 فیصد
6	ایگریکلچر ریوالونگ فنانس ARF	18 فیصد
7	فصلی پیداواری قرضہ	18 فیصد
8	قرضہ بالعوض DSC/SSC	16 فیصد
9	قرضہ بالعوض TDR	شرح منافع TDR+2 فیصد

(ب) سٹیٹ بنک آف پاکستان کی طرف سے 8۔ارب روپے کی سالانہ کریڈٹ لائن منقطع ہو جانے کے بعد پنجاب پراونشل بنک کو فنڈز کی کمی کا سامنا ہے لہذا بنک عوام الناس سے اکٹھے کئے گئے ڈیپازٹ میں سے قرضہ جات جاری کر رہا ہے۔ بنک نے ڈیپازٹ پر منافع کی ادائیگی بھی کرنی ہوتی ہے اور اپنے انتظامی اخراجات بھی پورے کرنے ہوتے ہیں نیز کاروبار کو وسعت دینے کے لئے اور زرعی شعبہ سے منسلک چھوٹے کاشتکاروں کی سہولت کے لئے بنک شرح mark up میں کمی کا ارادہ رکھتا ہے بشرطیکہ وافر مقدار میں حکومت یا سٹیٹ بنک کی طرف سے فنڈز دستیاب ہو جائیں ان امور کو سامنے رکھ کر بنک نے شرح mark up کا تعین 15.80 فیصد تا 20 فیصد سالانہ کیا ہے جس میں فی الحال مزید کمی کی گنجائش نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک جس کا بنیادی تصور یہی ہے کہ امداد باہمی کے طور پر چلایا جائے۔ اس کا مقصد کسانوں کو facilitate کرنا ہے لیکن یہاں جو جواب دیا گیا ہے اس کے مطابق اس کی 151 برانچیں ہیں اور بنک چھوٹے کاشتکاروں کی زرعی ضروریات کے پیش نظر مختلف سکیموں کے تحت 15.8 یعنی 16 فیصد سے لے کر 20 فیصد سالانہ mark up پر قرضہ جاری کرتا ہے۔ یہ جو 16 سے لے کر 20 فیصد تک mark up ہے یہ تو کمرشل بنکنگ کے ریٹس ہیں مثلاً اس میں طلائی زیور کے عوض ایک کسان جس نے ایک ایکڑ کے لئے قرضہ لینا ہے اس پر 20 فیصد mark up لگایا جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر اس بنک نے بھی کمرشل بنکنگ کی طرح چلنا ہے، اگر یہ بھی وہی charge کریں گے تو ان میں اور کمرشل بنکوں کے درمیان فرق کہاں پر ہے؟ باقی بنک طلائی زیورات پر ساڑھے اٹھارہ انیس فیصد charge کر رہے ہیں لیکن ہمارا پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک 20 فیصد charge کر رہا ہے تو فرق کہاں ہے اور لوگوں کو facilitate کہاں کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جواب دیجئے گا اور دوسرے ضمنی سوال کے لئے تیار رہئے گا۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): شکریہ۔ جناب سپیکر! اب ہمارے بنک نے شرح سود 20 فیصد سے کم کر کے 16 فیصد کر دی ہے۔

جناب سپیکر: جی؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اب ہمارے بنک نے شرح سود 20 فیصد سے کم کر کے 16 فیصد کر دی ہے۔

جناب سپیکر: 16 فیصد کر دی ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جی، میں up to date بتا رہا ہوں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! 16 فیصد کس نے کیا ہے؟ مجھے یہ شرح بتائی گئی ہے کہ 16 سے لے کر 20 فیصد ہے۔ مثلاً اس میں قرضہ جات کی تفصیل ہے کہ فصلی پیداوار پر 18 فیصد، طلائی زیورات پر 20 فیصد ہے، میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کسان کو کس چیز پر 16 فیصد دیا گیا ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ فصلی قرضہ جات برائے ربیع و خریف 16 فیصد، لائیوسٹاک بھیڑ بکری اور مویشی فارمنگ 15.80 فیصد، لائیوسٹاک پراجیکٹ فنانس 18 فیصد۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو لکھا ہوا ہے اور سب پڑھ رہے ہیں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں نے عرض کر دیا ہے کہ اب ہم نے amendment کر کے سب کا 15 سے 16 فیصد mark up کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی یہ بات ریکارڈ پر آ چکی ہے۔ اگر اس سے زیادہ ہوا تو پھر آپ محکمے کا کیا کریں گے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں up to date اور موجودہ بات کر رہا ہوں کہ ہم نے 15 سے 16 فیصد mark up کر دیا ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ گزارش نہ کریں بلکہ ضمنی سوال کریں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ mark up کس date کو announce ہوا ہے یعنی یہ کل ہوا، ہفتہ پہلے ہوا یا مہینہ پہلے ہوا، یہ فیصلہ کب ہوا ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! بتائیں کہ آپ نے یہ آرڈر کب کیا ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! 30-06-2007 کو یہ آرڈر کیا تھا۔

جناب سپیکر: 30-06-2007 کو آرڈر کیا تھا؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جی، 30-06-2007 کو آرڈر کیا تھا۔ اب 2014 ہے اور اب ہم نے 16 فیصد mark up کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: بھائی وہی پوچھ رہے ہیں کہ آپ نے 16 فیصد mark up کب سے کیا ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ہم نے اب up to date کیا ہے۔

جناب سپیکر: اب میں کیا کروں؟ What I should do to understand?

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ خود جواب دیا کریں، آپ بہتر جواب دے سکتے ہیں۔ ماشاء اللہ آپ اس اسمبلی کے بڑے باخبر اور بہتر سپیکر ہیں اس لئے آپ خود ہی جواب دیا کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اب ادھر سے ضمنی سوال آگیا ہے۔ منسٹر صاحب! آپ نے یہ 16 فیصد 2007 سے کیا ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ اس کا موجودہ status یہی ہے کہ ہم نے اس کا 16 فیصد mark up کر دیا ہے۔ جواب آنے تک یہ 20 فیصد mark up تھا لیکن جواب آنے کے بعد ہم نے 16 فیصد mark up کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: جس دن سے جواب دیا ہے اس دن سے اب یہ 16 فیصد mark up ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جی، بالکل۔

جناب سپیکر: سب پر؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! مختلف قسم کے قرضے۔۔۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کو بولنے دیں۔ please have your seat

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ نمبر شمار ہیں، قسم قرضہ، فصلی قرضہ جات پر 16 فیصد mark up ہے۔ جب ہم نے اس سوال کا جواب دیا تھا تو اس وقت 20 فیصد mark up تھا لیکن ستمبر 2013 میں ہم نے اسے 16 فیصد کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے ستمبر 2013 سے فصلات کے علاوہ باقی تمام پر کر دیا ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ان کی مختلف اقسام ہیں۔

جناب سپیکر: مختلف نہیں۔ مجھے solid قسم کی بات بتائیں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! کاشتکار کے لئے mark up کی شرح 16 فیصد ہے۔

جناب سپیکر: کاشتکار کے لئے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! کاشتکار کے لئے ربیع اور خریف کے قرضہ جات پر 16 فیصد ہے۔

جناب سپیکر: بھیڑ بکریاں اور لائیو سٹاک کے پراجیکٹس پر؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ان پر بھی 16 فیصد mark up کی شرح ہے۔

جناب سپیکر: فصل پیداواری قرضہ اب 18 فیصد کی بجائے 16 فیصد ہو گیا ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اب 16 فیصد ہو گیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! میں ان کے بعد آپ کو ٹائم دوں گا۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! یقیناً وزیر صاحب بڑی محنت کر رہے ہیں لیکن میرے خیال میں ڈیپارٹمنٹ کی اس سے بڑی نااہلی اور کوئی نہیں ہو سکتی کہ آٹھ مہینے پہلے ایک فیصلہ ہوا ہے اور جب یہ جواب اسمبلی میں آنا تھا تو ڈیپارٹمنٹ نے اسے پڑھنے کی بھی effort نہیں کی اور آج اسی طرح منسٹر صاحب کو فائل دے دی ہے کہ وہاں جا کر جواب دے دیں اس لئے منسٹر صاحب بوجہ مجبوری اس طرح جواب پڑھ رہے ہیں۔ میرے خیال میں منسٹر صاحب کو اپنے ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں سختی سے action لینا چاہئے کہ ستمبر 2013 میں ایک فیصلہ ہوا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے آپ کو latest position بتا دی ہے۔ اس کا جواب 8۔ جولائی کو آیا تھا۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! 8۔ جولائی کو جواب آیا ہے لیکن آٹھ مہینے پہلے ہی طے ہو گیا تھا کہ mark up کی شرح 20 فیصد نہیں ہے، تو محکمے نے ہفتہ یا تین دن پہلے معزز ایوان کو کیوں نہیں بتایا۔

جناب سپیکر: بھائی! اب انہوں نے آپ کو اس کی latest position بتا دی ہے۔ انہوں نے پہلے جواب دے دیا تھا لیکن اب انہوں نے latest position بھی بتا دی ہے۔

میاں نصیر احمد: ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔۔۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں اس پر ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں نے ادھر سے ایک ضمنی سوال لینا ہے آپ اگلے سوال پر ضمنی سوال کر لینا۔ آپ اگلے سوال پر ضمنی سوال کی تیاری کریں لیکن اس پر نہیں ہو گا۔ جی، ڈاکٹر صاحب! اس پر آخری ضمنی سوال ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: شکریہ۔ جناب سپیکر! آئین پاکستان کا سیکشن (2(a یہ کہتا ہے کہ اس ملک کے اندر حاکمیت اللہ کی ہے، قرآن یہ کہتا ہے کہ سود حرام ہے، وفاقی شرعی عدالت کے full bench کا فیصلہ ہے کہ سود حرام ہے تو گورنمنٹ کو اپنے تمام معاملات غیر سودی کر لینے چاہئیں۔

جناب سپیکر: وہ سود نہیں بلکہ mark up کہہ رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ قرآن پاک کے اس حکم کے مطابق "فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ" اللہ نے یہ بات فرمائی ہے کہ ---

جناب سپیکر: شاہ صاحب! انہوں نے شرح mark up لکھا ہوا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: اللہ نے یہ بات فرمائی ہے کہ میری اور میرے رسولؐ کی اس کے خلاف جنگ ہے جو سودی کام کرتا ہے۔ میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس محکمے میں جو بنک ہیں یہ قرضوں کو غیر سودی کرنے کے لئے تیار ہیں؟

جناب سپیکر: کیا کرنے کے لئے تیار ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: قرضوں کو غیر سودی کرنے کے لئے تیار ہیں؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! انہوں نے شرح mark up لکھا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ شراب ایک ہی ہے، بوتل دوسری لکھی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ بوتل میں پانی بھی ہو سکتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! وزیر صاحب بتادیں کہ کیا وہ اس نظام کو غیر سودی کرنے کے لئے تیار ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: یہ تو آپ نے کرنا ہے، انہوں نے نہیں کرنا۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! فیڈرل گورنمنٹ کوشش کر رہی ہے۔ معزز ممبر fresh question دے دیں تو انشاء اللہ اسے دیکھا جائے گا اور اس پر کام بھی کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: Fresh question کس طرح؟ کوئی legislation دیں۔ Let him prove

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ہم اسلامی قوانین کی طرف جا رہے ہیں، انشاء اللہ یہ سودی نظام ختم ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ Proceed further now اگلا سوال بھی میاں نصیر احمد صاحب کا ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 109 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک برانچوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*109: **میاں نصیر احمد:** کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کی کتنی برانچیں کام کر رہی ہیں؟

(ب) مذکورہ بنک کی ضلع لاہور کی برانچوں سے کن مقاصد کے لئے قرضوں کا اجراء کیا جاتا ہے؟

(ج) ان قرضوں کی فراہمی کس شرح سود پر کی جاتی ہے؟

(د) موجودہ حکومت کے قیام کے بعد کتنا قرضہ جاری کیا گیا نیز یہ قرض کتنی مدت کے لئے جاری کیا جاتا ہے؟

(ہ) قرض دہندگان ڈیفالٹر کن وجوہات کی بناء پر ہوتے ہیں اور ان سے نمٹنے کا طریق کار کیا ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع لاہور میں پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ کی ایک برانچ کام کر رہی ہے۔

(ب) بنک ہذا کی ضلع لاہور کی برانچ سے جن مقاصد کے لئے قرضہ جات کا اجراء کیا جاتا ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	قسم قرضہ	مقاصد قرضہ
1	فصلی قرضہ جات برائے ربیع / خریف	یہ قرضہ جات برائے خرید زرعی مداخل مثلاً کھاد، بیج، کرم کش ادویات وغیرہ جاری کئے جاتے ہیں۔
2	لائیوسٹاک بھیڑ، بکری و مویشی فارمنگ	برائے خرید بھیڑ بکریاں، گائے بھینس وغیرہ
3	لائیوسٹاک پراجیکٹ فنانس	برائے خرید گائے، بھینس دودھیلے جانور و مال مویشی وغیرہ
4	درمیانی مدت کے قرضہ جات	برائے خرید ٹریکٹر و زرعی آلات وغیرہ
5	طلائی زیورات کے عوض قرضہ	برائے زرعی مقاصد مثلاً خرید زرعی مداخل، کھاد، بیج، کرم کش ادویات وغیرہ
6	قرضہ برائے انجمن ہائے مستورات	برائے کشیدہ کاری سنٹر، بیوٹی پارلر، سکول کینٹین، بیکری، کڑھائی سلائی سنٹر وغیرہ
7	ایگریکلچر ریوالونگ فنانس ARF	برائے زرعی مقاصد مثلاً خرید زرعی مداخل، کھاد، بیج، کرم کش ادویات وغیرہ

8	فصلی پیداواری قرضہ	برائے زرعی مقاصد مثلاً خرید زرعی مداخل، کھاد، بیج، کرم کش ادویات وغیرہ
9	قرضہ بالعوض DSC/SSC (ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ / سپیشل سیونگ سرٹیفکیٹ)	برائے زرعی مقاصد مثلاً خرید زرعی مداخل، کھاد، بیج، کرم کش ادویات وغیرہ
10	قرضہ بالعوض TDR (میعادی امانت رسید)	برائے زرعی مقاصد مثلاً خرید زرعی مداخل، کھاد، بیج، کرم کش ادویات وغیرہ
11	صنعتی قرضہ جات	برائے فروغ چھوٹی صنعت

(ج) ان قرضوں کی فراہمی جس شرح سود پر کی جاتی ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	قسم قرضہ	شرح مارک اپ
1	فصلی قرضہ جات برائے ربیع / خریف	16فیصد
2	لائیوسٹاک بھیڑ، بکری و مویشی فارمنگ	15.80فیصد
3	لائیوسٹاک پراجیکٹ فنانس	18فیصد
4	درمیانی مدت کے قرضہ جات	18فیصد
5	طلائی زیورات کے عوض قرضہ	20فیصد
6	قرضہ برائے انجمن ہائے مستورات	16فیصد
7	ایگریکلچر ریوالونگ فنانس ARF	18فیصد
8	فصلی پیداواری قرضہ	18فیصد
9	قرضہ بالعوض DSC/SSC	16فیصد
10	قرضہ بالعوض TDR	شرح منافع TDR+2فیصد
11	صنعتی قرضہ جات	16فیصد

(د) موجودہ حکومت کے قیام کے بعد ضلع لاہور میں واقع پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ کی برانچ کے ذریعے مبلغ۔/91,77,800روپے کے قرضہ جات جاری کئے گئے یہ قرضہ جات مورخہ 2013۔06۔06تا تاریخ جواب مورخہ 2013۔06۔27تک جاری کئے گئے ہیں جن کی مدت چھ ماہ تک ایک سال ہے۔

(ہ) قرض دہندگان درج ذیل وجوہات کی بناء پر ڈیفالٹر ہوتے ہیں۔

1۔ پچھلے چند سالوں / عرصہ سے بڑھتی ہوئی مہنگائی، ملک کی معاشی صورت حال اور بجلی کی لوڈشیڈنگ نے زراعت پر برا اثر ڈالا ہے جس کی وجہ سے چھوٹے کاشتکار قرضہ بروقت ادا نہیں کرتے اور نادہندہ ہو جاتے ہیں۔

2۔ قدرتی آفات اور موسمی تغیرات کے نقصانات بھی نادہندگی کی ایک وجہ ہیں۔

3۔ فصل کی قیمت کی بروقت ادائیگی نہ ہونے کی وجہ سے کاشتکار اس قابل نہیں ہوتا کہ قرض کی ادائیگی مقررہ میعاد میں کر سکے جس کی وجہ سے وہ نادہندہ ہو جاتا ہے۔

4- بعض اوقات فصل کی بازاری قیمت کم ہونے کی وجہ سے بھی کاشتکار بروقت قرضہ ادا نہیں کر پاتے۔

ڈیفالٹر سے نمٹنے کا طریق کار۔

جب کوئی قرض دار ڈیفالٹر ہو جاتا ہے تو کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے تحت اس کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے یہ کیس محکمہ امداد باہمی کی عدالتوں میں دائر کئے جاتے ہیں جہاں فیصلہ کے بعد ڈگری کا اجراء ہوتا ہے اور بعد ازاں رہن شدہ جائیداد کو نیلام کر کے وصولی کی جاتی ہے۔ عملہ بنک اور کوآپریٹو سٹاف قرضوں کی وصولی کے لئے کوشش کر رہا ہے اور ان نادہندگان سے جلد وصولی متوقع ہے۔

غیر فعال شدہ قرضہ کو جلد وصول کرنے کے لئے بنک ہذا نے مندرجہ ذیل سکیم ہائے بھی متعارف کروائی ہیں تاکہ پھنسے ہوئے قرضہ جات کو وصول کر کے ان سے بنک کی ترقی کے کاموں میں سرمایہ کاری کی جائے۔

1- ریسٹرکچرنگ اور ریشیڈولنگ پالیسی

2- ریکوری پیکجز وغیرہ

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کو اس سوال کا جواب پسند آیا ہے؟

میاں نصیر احمد: جی بہت اچھی پرنٹنگ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال کریں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! ضلع لاہور میں پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کی ایک ہی برانچ کا بتایا گیا ہے۔ ایک کروڑ سے زیادہ آبادی کا یہ شہر ہے اور اس میں یقیناً جن مندرجات میں یہ قرضے دیتے ہیں جیسے قرضہ برائے انجمن ہائے مستورات اور باقی بھی ہیں چونکہ لاہور میں بڑے پیمانے پر لائیو سٹاک کا کام چل رہا ہے زراعت بھی چل رہی ہے تو اس ایک کروڑ کی آبادی کے شہر میں صرف ایک برانچ ہونے کی کوئی خاص وجوہات ہیں؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ بھی ہیڈ آفس ہے۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ بات درست ہے کہ لاہور میں صرف ایک برانچ ہے لیکن چونکہ یہ اربن ایریا ہے اور ہم نے اس میں مختلف قسم کے قرضہ جات جاری کئے ہیں۔ ہم نے 23-05-2014 تک 38 کروڑ 72 لاکھ 20 ہزار روپے کے قرضہ جات جاری کئے ہیں۔

جناب سپیکر: کتنے کروڑ؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! 38 کروڑ 72 لاکھ روپے کے قرضہ جات جاری کئے گئے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آپ جواب دیں۔

جناب سپیکر: میں کیا جواب دوں، جواب تو منسٹر صاحب نے دینا ہے، میں کیوں دوں؟ انہوں نے جواب دے دیا ہے کہ اس وقت تک 38 کروڑ 72 لاکھ روپے مالیت کے قرضہ جات جاری کئے گئے ہیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! جواب لینا تو آپ کی ذمہ داری ہے۔

جناب سپیکر: جواب تو انہوں نے دے دیا ہے۔ انہوں نے کہہ دیا ہے کہ 38 کروڑ 72 لاکھ روپے مالیت کے قرضہ جات جاری کئے گئے ہیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! جواب میں لکھا ہوا ہے کہ "شرح مارک اپ 15.80 فیصد سے لے کر 20 فیصد سالانہ ہے۔" کیا مارک اپ کی شرح ایک جیسی نہیں ہوتی، کیا یہ vary کرتی رہتی ہے؟

جناب سپیکر: انہوں نے مارک اپ کی شرح 16 فیصد کر دی ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! آپ نے منسٹر صاحب سے جواب لینا ہے یا خود دینا ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے ایوان کو بتانا ہے، انہوں نے بتا دیا ہے اور ایوان نے ان کا جواب سُن لیا ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں لکھا ہوا ہے کہ "مارک اپ کی شرح 15.80 فیصد سے لے کر 20 فیصد سالانہ ہے۔" کیا اس میں فرق آ سکتا ہے؟ میں نے تو آج تک نہیں سنا کہ مارک اپ کی شرح میں فرق ہو۔ فیصد کی شرح ہمیشہ ایک ہی ہوتی ہے اور پراونشل کوآپریٹو بنک کے تحت وہی چیزیں آتی ہیں جو کہ زراعت سے متعلقہ ہوں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میاں نصیر احمد کو ضمنی سوال کرنے دیں۔

میاں محمد نصیر: جناب سپیکر! میں نے یہ گزارش کی تھی کہ ایک کروڑ آبادی کے شہر میں صرف ایک ہی برانچ کیوں ہے؟ اس کے جواب میں منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ چونکہ یہ اربن علاقہ ہے اس لئے زیادہ برانچیں نہیں ہیں۔ لاہور کی 54 فیصد زمین پر آج بھی کاشتکاری ہو رہی ہے۔ چلیں، ان کی اربن علاقے

والی بات کو مان لیا۔اب جواب کے نمبر6 میں لکھا ہوا ہے کہ "قرضہ برائے انجمن ہائے مستورات اور آگے مقاصد قرضہ میں دیا گیا ہے کہ برائے کشیدہ کاری سنٹر، بیوٹی پارلر، سکول کنٹین، بیکری،کڑھائی سلائی سنٹر وغیرہ"

اس میں یہ تو mention نہیں کہ یہ کام اربن ایریا میں نہیں ہو سکتے اور صرف رورل ایریا میں ہو سکتے ہیں۔اگر ان قرضہ جات کی بنیاد صرف زراعت ہے تو پھر کشیدہ کاری سنٹر، بیوٹی پارلر کو کیوں mention کیا گیا ہے؟اب بیوٹی پارلر کے لئے یہ شرط تو نہیں رکھی گئی کہ وہ دیہات یا لاہور شہر میں کھولے جائیں گے۔ میرا خیال ہے کہ چونکہ یہ urban based activities ہیں اس کے لئے لاہور شہر میں کوآپریٹو بنک کی زیادہ برانچیں ہونی چاہئیں۔ میرا ان سے پھر وہی سوال ہے کہ شہر لاہور کے اندر ایک کروڑ کی آبادی کے لئے صرف ایک کوآپریٹو بنک کیوں ہے؟آگے کچھ سوالات کے جوابات میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جہاں پر صرف اٹھارہ اٹھارہ لاکھ کی آبادی ہے وہاں آٹھ آٹھ برانچیں کام کر رہی ہیں جبکہ لاہور شہر میں صرف ایک برانچ ہیڈ آفس کے اندر ہے۔اگر اس کی کوئی خاص وجہ ہے تو منسٹر صاحب وضاحت فرما دیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! سٹیٹ بنک آف پاکستان نے ہمیں اس اربن ایریا کے لئے ایک بنک قائم کرنے کی اجازت دی ہے جو کہ اس وقت working order میں ہے۔اس کے علاوہ فیروزوالہ شاہدرہ میں بھی ہماری ایک برانچ ہے اور اگر ضرورت پڑی تو ہم لاہور میں سٹیٹ بنک آف پاکستان کی اجازت سے دوسری برانچ بھی کھول سکتے ہیں۔

جناب مہدی عباس خان: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کسانوں پر جو سود در سود لگا دیا جاتا ہے اس سے ان کی جان چھڑائی جائے۔

جناب سپیکر: وہ سود نہیں مارک اپ لگا رہے ہیں۔

جناب مہدی عباس خان: جناب سپیکر! ایک ہی بات ہے۔آپ مارک اپ کہہ لیں۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ کسانوں پر دس دس، بیس بیس سال پرانے قرضہ جات پر مارک اپ یا سود لگایا ہوا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے حکومت پنجاب اور محکمہ امداد باہمی سے درخواست کروں گا کہ کسانوں کے پچھلے سود معاف کر دیئے جائیں۔صرف موجودہ قرضہ جات پر مارک اپ وصول کیا جائے۔اس سے کسان کی حالت بہتر ہو گی اور وہ آئے دن جیل کی ہوا نہیں کھائے گا۔دیہاتوں میں کسانوں کے لئے یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ہمارے محکمہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اگر defaulter اصل زر جمع کروادیں تو ان کا مارک اپ معاف کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: مہدی عباس صاحب! آپ کو اس بات پر خوش ہونا چاہئے۔ منسٹر صاحب! اگر کوئی defaulter اپنے قرض کی اصل رقم جمع کرا دے تو کیا اس کا مارک اپ واقعی معاف ہو جائے گا اور اس میں کوئی ہیرا پھیری تو نہیں ہو گی؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جی، نہیں ہو گی۔ میں ایوان میں یقین دہانی کرا رہا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ ایوان میں بات ہو گئی ہے کہ اصل رقم جمع کرا دیں تو مارک اپ ختم ہو جائے گا۔ بہت اچھی بات ہے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں لکھا گیا ہے کہ "سٹیٹ بنک آف پاکستان کی طرف سے 8۔ ارب روپے کی سالانہ کریڈٹ لائن منقطع ہو جانے کے بعد پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کو فنڈز کی کمی کا سامنا ہے۔" میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کیوں منقطع کر دی گئی ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! معزز ممبر پہلے سوال کے بارے میں ضمنی سوال پوچھ رہے ہیں جو کہ گزر چکا ہے۔

جناب سپیکر: محترم! تشریف رکھیں۔ یہ سوال گزر چکا ہے اب اس پر بات نہیں ہو سکتی۔ اگلا سوال فیضان خالد ورک صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! On his behalf سوال نمبر 255 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب فیضان خالد ورک کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ایل ڈی اے ایمپلائز سکیم میں پلاٹس کے سائز میں کٹ لگانے کی تفصیلات

*255: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے ایمپلائز سکیم ٹھوکر نیاز بیگ لاہور کے پہلے سے طے شدہ پلاٹس کے سائز میں کٹ لگا کر دس مرلے پلاٹ کو آٹھ اور بیس مرلے پلاٹ کو 16 مرلے کر دیا گیا ہے؟

(ب) مذکورہ کٹ کس اتھارٹی کے حکم پر کب اور کیوں لگائے گئے اور آج تک کٹ لگائے گئے پلاٹس کی تعداد و نمبر وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) اگر مذکورہ کٹ لگاتے وقت متعلقہ الاٹی سے اجازت لی گئی ہے تو تفصیل بیان فرمائیں؟

(د) کیا کسی پلاٹ کے سائز میں کٹ لگانے کے لئے کسی اتھارٹی کے پاس قانون میں یہ سہولت پہلے سے موجود ہے، اگر نہیں تو ایسا کرنے والے ذمہ داران کے خلاف حکومت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) درست ہے۔ پلاٹوں کو کٹ لگانے کی مثالیں موجود ہیں۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ متعلقہ انتظامیہ کمیٹیوں نے اپنے اختیارات کا استعمال کیا اور انکوائری زیر دفعہ 43 کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کی روشنی میں ذمہ داران افراد کے خلاف کارروائی زیر دفعہ A-50 کوآپریٹو سوسائٹی ایکٹ 1925 زیر عمل ہے۔

(ج) کسی اتھارٹی سے اجازت نہ لی گئی بلکہ متعلقہ انتظامیہ کمیٹیوں نے اپنے اختیارات کا استعمال کیا یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ سوسائٹی کا نقشہ منظور شدہ نہ ہے۔

(د) نقشہ میں ترمیم کا اختیار سوسائٹی کے اجلاس عام کی منظوری کے بعد ایل ڈی اے یا متعلقہ اتھارٹی جس نے نقشہ پاس کیا ہو اس کو ہوتا ہے، موجودہ کیس میں نہ ہی تو نقشہ ایل ڈی اے سے منظور شدہ ہے اور نہ ہی کوئی اجازت طلب کی گئی تاہم ذمہ داران کے خلاف کارروائی زیر دفعہ A-50 کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 زیر عمل ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں لکھا گیا ہے کہ "کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کی روشنی میں ذمہ داران افراد کے خلاف کارروائی زیر دفعہ A-50 زیر عمل ہے۔"

تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آج تک کتنے افراد کے خلاف کارروائی ہوئی ہے اور اس کی stage کیا ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ بات درست ہے کہ ایل ڈی اے ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم ٹھوکر نیاز بیگ کا آج تک کوئی نقشہ منظور نہیں ہوا۔ اس وقت ذمہ داران کے خلاف زیر دفعہ 50-A

کوآپریٹو سوسائٹی ایکٹ 1925 کے تحت کارروائی زیر عمل ہے۔ اس کی اگلی تاریخ پیشی 31۔ مئی 2014 ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! 10۔ جون 2013 کو یہ سوال دیا گیا اور اب تقریباً ایک سال ہو چکا ہے تو پچھلے ایک سال میں اس بابت اب تک کیا کارروائی ہوئی ہے؟ جواب میں یہ تو لکھا ہوا ہے کہ کارروائی ہو رہی ہے لیکن مجھے specific بتائیں کہ اس وقت کارروائی کس stage پر ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! بتائیں کہ کارروائی کس stage پر ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ذمہ داران کے خلاف نوٹس جاری ہو چکے ہیں۔ کچھ لوگ حاضر ہو چکے ہیں لیکن کچھ ابھی تک حاضر نہیں ہوئے۔ ان کے خلاف محکمہ کارروائی کر رہا ہے۔ اس کی اگلی سماعت 31-05-2014 کو ہوگی۔ میں معزز ممبر کو 31-05-2014 کے بعد ہی up to date صورتحال بتا سکوں گا۔ یہ 31-05-2014 کے بعد میرے پاس تشریف لائیں میں ان کو مطمئن کر دوں گا۔

جناب سپیکر: چلیں، مہربانی۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔ انہوں نے درخواست بھیجی ہے کہ وہ ملک سے باہر ہیں تو اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔ اسے بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب فیضان خالد ورک صاحب کا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! حزب اختلاف کے سوالات بھی شامل کر لیا کریں۔

جناب سپیکر: میرے بھائی! سوالات میں شامل نہیں کرتا اس کا باقاعدہ ایک طریق کار طے ہے اور اسی کے مطابق سوالات شامل کئے جاتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! حزب اختلاف کے ممبران کے سوالات شامل نہیں کئے جاتے۔

جناب سپیکر: ایسا بالکل نہیں ہے۔ اگر آپ کو مجھ پر اعتماد ہے تو پھر یقین کریں کہ میں نے کبھی ایسی ہدایت نہیں دی کہ فلاں کا سوال آنا چاہئے اور فلاں کا نہیں آنا چاہئے۔

You should be very careful about this and the Assembly staff should also be very careful about this.

میں واضح طور پر کہتا ہوں کہ کسی کے کہنے پر سوالات کو شامل کرنے کے حوالے سے بددیانتی نہ کی جائے اور اگر کوئی ایسا کرے گا تو پھر سزا سے نہیں بچ سکے گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ نے جو کچھ فرمایا ہم اس کو من وعن تسلیم کرتے ہیں۔آپ بالکل صحیح فرما رہے ہیں لیکن یہاں صورتحال یہ ہے کہ حکومتی بنچوں سے تعلق رکھنے والے کچھ معزز ممبران کے ہی زیادہ تر سوالات آتے ہیں۔ہم جو سوالات لکھ کر دیتے ہیں وہ آتے ہی نہیں جس کی وجہ سے ہماری دلچسپی کم ہو جاتی ہے۔اگر ہمارے سوالات شامل ہی نہ کئے جائیں تو پھر لکھ کر دینے کا فائدہ کیا ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہمارے سوالات تو شامل نہیں کئے جاتے البتہ ایک خط ضرور آ جاتا ہے کہ فلاں قاعدے کے مطابق آپ کا سوال نامنظور کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، جس تاریخ کو کوئی معزز ممبر سوال دے گا اُس تاریخ کی لسٹ میں اُس کا نام درج ہو جائے گا۔ اس میں بددیانتی کرنے والے کو میں نہیں بخشوں گا This I tell you and frankly speaking میری یہ بات سٹاف بھی سُن رہا ہے اور سارا ایوان بھی سُن رہا ہے تو میں اس میں یہ چیز قطعاً برداشت نہیں کروں گا۔اگر مجھے کوئی شکایت ملی تو اُس پر پوری طرح ایکشن لیا جائے گا۔ اگلا سوال جناب فیضان خالد ورک صاحب کا ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا محترمہ صوبیہ انور ستی صاحبہ کا ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 1169 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم میں محکمہ امداد باہمی کے دفاتر کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1169: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع جہلم میں محکمہ امداد باہمی کے دفاتر کس کس جگہ چل رہے ہیں؟

(ب) جہلم محکمہ امداد باہمی کو سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی گرانٹ فراہم کی گئی؟

(ج) کتنی رقم ترقیاتی کاموں پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم غیر ترقیاتی کاموں پر خرچ ہوئی؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف)

1۔ ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹوز جہلم
2۔ اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹوز جہلم
3۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز جہلم (بمقام ڈھوک جمعہ کچہری روڈ جہلم
4۔ دفتر انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز دینہ (بمقام قذافی ہوٹل منگلا روڈ دینہ)
5۔ اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز سوہاوہ
6۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز سوہاوہ (بالمقابل کوآپریٹو بنک سوہاوہ)
7۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز ڈومیلی (بمقام شیخ اختر مارکیٹ بس سٹینڈ ڈومیلی)
8۔ اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹوز پنڈدادن خان
9۔ اسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز پنڈدادن خان (بمقام ریلوے روڈ محلہ کوٹ کلاں)
10۔ دفتر انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز پنوال (بالمقابل جالپ فلنگ سٹیشن چک شادی)

(ب) بجٹ سال 12۔2011 رقم 134 لاکھ
بجٹ سال 13۔2012 رقم 163.60 لاکھ

(ج) کوئی گرانٹ جاری نہیں ہوئی۔

(د) خرچہ 12۔2011 رقم 128.86 لاکھ
خرچہ 13۔2012 رقم 159.01 لاکھ

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب کے جز (ب) میں جواب دیا گیا ہے کہ بجٹ سال 12-2011 میں رقم 134 لاکھ روپے اور بجٹ سال 13-2012 میں رقم 163.60 لاکھ روپے پھر آگے جز (ج) میں جواب دیا گیا ہے کہ کوئی گرانٹ جاری نہیں ہوئی۔ اُس کے بعد جز (د) میں خرچہ بتایا گیا ہے کہ اتنی رقم خرچ ہوئی ہے۔ مجھے اس جواب کی کوئی سمجھ نہیں آئی کہ ایک طرف تو انہوں نے جواب دیا ہے کہ اتنی رقم آئی اور اب آگے انہوں نے کہا ہے کہ کوئی گرانٹ جاری نہیں ہوئی اور پھر آگے خرچہ بھی بتایا گیا ہے تو وزیر موصوف مجھے اس سوال کے صحیح جواب کے بارے میں بتادیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! گرانٹ اور بجٹ میں فرق ہوتا ہے۔ ہمیں کوئی گرانٹ نہیں ملی۔ ہمیں بجٹ ملا ہے جس میں ملازمین کی تنخواہیں، بجلی کا بل، دفتر کا کرایہ، پٹرول اور گاڑیوں وغیرہ کے اخراجات ہوتے ہیں جبکہ ہمیں کوئی گرانٹ نہ دی گئی ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں نے تو گرانٹ کی فراہمی کے حوالے سے سوال کیا تھا تو مجھے اُسی کا جواب دینا چاہئے تھا؟

جناب سپیکر: انہیں کوئی گرانٹ نہیں ملی، ضروری اخراجات کے لئے صرف بجٹ ملا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 1170 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم: کوآپریٹو سوسائٹیز کی تعداد و دیگر تفصیلات

***1170: محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں محکمہ امداد باہمی کے تحت کوآپریٹو سوسائٹیز کتنی ہیں؟

(ب) مالی سال 12-2011 سے آج تک سوسائٹیز کو کتنا قرض دیا گیا؟

(ج) یہ قرض کس کس مقصد کے لئے فراہم کیا گیا؟

(د) یہ قرض کس شرح سود پر دیا گیا؟

(ہ) اس ضلع میں کون کون سی سوسائٹیز ڈیفالٹر ہیں اور ان کے ذمہ کتنا قرض ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع جہلم میں محکمہ امداد باہمی کے تحت 187 کوآپریٹو سوسائٹیز ہیں۔

(ب) مالی سال 12-2011 سے مورخہ 19.09.2013 تک سوسائٹیز کو دیئے گئے قرض کی تفصیل اس طرح ہے:

نمبر شمار	فصل	قرضہ
1	ربیع 12-2011	8,513,800
2	خریف 2012	8,355,500
3	ربیع 13-2012	8,309,900
4	خریف 2013	8,115,200
	میزان	33,294,400

(ج) یہ قرض برائے خرید زرعی مداخل مثلاً کھاد، بیج، کرم کش ادویات، وغیرہ کے لئے فراہم کیا گیا۔

(د) یہ قرض 16 فیصد سالانہ شرح mark up پر دیا گیا۔

(ہ) اس ضلع میں 20 عدد سوسائٹیز ڈیفالٹر ہیں اور ان کے ذمہ کل رقم مبلغ ایک لاکھ 93 ہزار 50 روپے کا قرض ہے۔ جس کی تفصیل تتمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب کے جز (ہ) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ اس ضلع میں 20 عدد سوسائٹیز defaulter ہیں اور ان کے ذمہ کل رقم مبلغ ایک لاکھ 93 ہزار 50 روپے کا قرض ہے جس کی انہوں نے مجھے تفصیل دے دی ہے۔ وزیر موصوف مجھے بتادیں کہ جب کوئی سوسائٹی defaulter ہو جاتی ہے تو یہ کس طرح recovery کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ہمارا بنک اور کوآپریٹو سوسائٹی کے ہمارے انسپکٹر بھی recovery کے لئے جاتے ہیں اور اگر کوئی شخص defaulter ہو جائے تو ہم اُس کے خلاف اپنی AR/DR Courts میں کیس فائل کرتے ہیں اور وہاں سے فیصلہ لینے کے بعد اُس کی جائیداد کو قُرق کر کے نیلام کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب جاوید اختر صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب جاوید اختر صاحب کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! On his behalf سوال نمبر 1345 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب جاوید اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کوآپریٹو بنک پنجاب کی جانب سے گھپلوں و کرپشن میں ملوث افسران واہلکاران کے خلاف کی گئی کارروائی و دیگر تفصیلات

*1345: جناب جاوید اختر: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب کوآپریٹو بنک نے اسٹیٹ بنک سے گزشتہ پانچ سال کے دوران کتنا قرضہ لیا ہوا ہے اور اس نے کتنا قرضہ واپس کر دیا ہے اور یہ کتنے عرصہ کے دوران واپس کیا گیا ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ بنک مزید کون کون سے ایسے اقدامات اٹھا رہا ہے جس سے اسٹیٹ بنک کو جلد از جلد قرض واپس کیا جا سکے، اس سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) گزشتہ پانچ سال کے دوران کوآپریٹو بنک کے اعلیٰ حکام نے گھپلوں اور کرپشن میں ملوث کتنے افسران واہلکاران کو نوکری سے برخاست کیا اور ان سے کتنی رقم کی ریکوری کی گئی، ان کے نام وعہدہ سے آگاہ کریں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ نے گزشتہ پانچ سال کے دوران سٹیٹ بنک سے کوئی قرضہ نہیں لیا۔

(ب) ایضاً

(ج) گزشتہ پانچ سال کے دوران دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کے 38 ملازمین کو گھپلوں اور کرپشن میں ملوث ہونے کی وجہ سے ملازمت سے برخاست کیا گیا اور ان سے مبلغ ایک کروڑ 2 لاکھ 25 ہزار 145 روپے کی ریکوری کی گئی۔ ملوث ملازمین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب کے جز (ج) کے اندر بتایا گیا ہے کہ 38 ملازمین کو گھپلوں اور کرپشن کے اندر پکڑا ہے، اُن پر different penalties لگائی ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کتنے ملازمین اور ہیں جن کے کیس ابھی تک pending ہیں، کب سے چل رہے ہیں اور کب تک اُن کیسوں کے اوپر فیصلہ ہو گا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! کل 38 ملازمین تھے جن میں سے ایک ملازم محمد امبر کا فیصلہ آنے کے بعد وہ بحال ہو گیا ہے اور باقی ملازمین کے کیس ابھی زیر سماعت ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ان کیسوں کو پہلے ہی دو سال ہو گئے ہیں تو یہ کیس کب تک pending رہیں گے یعنی کتنے سال اور لگ جائیں گے ؟

جناب سپیکر: دیکھیں، ہر کام کا ایک procedure ہوتا ہے تو محکمہ یقیناً procedure adopt کر رہا ہو گا تو فیصلہ تو اُس کے بعد ہی ہوتا ہے۔ جی، وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! کسی کیس کا فیصلہ کرنا عدالت کا کام ہے۔ عدالت جو فیصلہ کرے گی ہم اُسے obey کریں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ!

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1768 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پراونشل کوآپریٹو بنک کی صوبہ میں اراضی و دیگر تفصیلات

*1768: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پراونشل کوآپریٹو بنک کی صوبہ میں کل کتنی کتنی زرعی و کمرشل اراضی کہاں کہاں پر واقع ہے۔ مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کتنی کتنی زرعی و کمرشل اراضی کس کس مقام پر ناجائز قابضین کے قبضہ میں کب سے ہے؟

(ج) ناجائز قابضین سے یہ اراضی واگزار کیوں نہیں کروائی جا رہی؟

(د) موجودہ ایم ڈی اور صدر نے اس بارے میں کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں ان کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ کی صوبہ پنجاب میں واقع زرعی و کمرشل اراضی کی مکمل تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ کی صوبہ پنجاب میں واقع زرعی و کمرشل اراضی پر ناجائز قبضہ کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بنک کی زرعی و کمرشل اراضی جس پر ناجائز قابضین کا قبضہ ہے ان کے کیس عدالتوں میں چل رہے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) موجودہ ایم ڈی اور صدر صاحب بنک کی کمرشل / زرعی اراضی پر قبضہ والے کیسز جو کہ مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں ان کی پیروی مؤثر طریقے سے بنک کے مقرر کردہ وکلاء صاحبان کے ذریعے کروا رہے ہیں مزید برآں عدالت سے جاری ہونے والے فیصلہ تک مزید کارروائی نہیں کی جا سکتی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں کوآپریٹو بنک کی زرعی اور کمرشل اراضی کی تفصیل دی گئی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ اراضی کن مقاصد کے لئے استعمال کی جا رہی ہے اور اس سے پچھلے دو سال کے دوران کتنی آمدن ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ہم نے تمام تر زرعی اور کمرشل اراضی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال کیا ہے کہ پچھلے دو سال کے دوران کتنی آمدن ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! کمرشل ایریا میں جو اراضی ہے اُس پر تو ہمارے بنک کی برانچیں اور دفاتر بنے ہوئے ہیں اور جو زرعی اراضی ہے اُن کے مختلف مقدمات زیر سماعت ہیں جن کا قبضہ ہمارے محکمہ کے پاس نہیں ہے۔ زرعی زمین پر قابضین سول کورٹ اور ہائی کورٹ میں بھی گئے ہوئے ہیں۔ زرعی اراضی کی آمدن ابھی تک ہمارے پاس نہیں ہے کیونکہ وہ معاملہ عدالتوں میں چل رہا ہے جونہی یہ معاملہ عدالتوں سے ہمارے پاس آ جائے گا تو پھر ہم اُس کا جواب دینے کے قابل ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ عدالتوں میں یہ کیس کب سے چل رہے ہیں اور کیا محکمہ نیک نیتی سے ان کو pursue کرتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! کیا محکمہ ان cases کو pursue کر رہا ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! بالکل کر رہا ہے۔ ہمارے وکلاء ہیں اور ہر کیس میں ہر پیشی پر ہمارا وکیل جاتا ہے اور مکمل پیروی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ میاں محمد رفیق صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا ضمنی سوال نہایت اہم ہے۔ اس سوال کے جز (الف، ب اور ج) کے جواب میں تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اسی طرح سے تقریباً ہر سوال میں تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کیا اس میں کوئی پردہ پوشی مقصود ہے؟

جناب سپیکر: یہ وقت کی بچت کے لئے ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ وقت کی بچت نہیں حقائق سے پردہ پوشی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یا تو ایک دن پہلے ایجنڈا پیش کیا جائے تاکہ دفتر سے معلوم کیا جائے کہ ایوان کی میز پر کیا رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جو رولز ہیں ہم ان کو follow کر رہے ہیں۔ آپ رولز کو change کریں۔ ہم نے رولز کے مطابق چلنا ہے اور جو رولز میں لکھا ہے ہم اس کے مطابق چل رہے ہیں۔ This is no supplementary question اگلا سوال بھی محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1769 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں کوآپریٹو بنک کی برانچیں و دیگر تفصیلات

*1769: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پراونشل کوآپریٹو بنک کی پچھلے پانچ سالوں سے خسارے میں چلنے والی برانچوں کے نام و مقام سے آگاہ کریں؟

(ب) ان برانچوں کے سر براہان کو خسارے سے نکالنے کے بارے میں کوئی ہیڈ آفس سے ہدایات جاری کی گئیں۔ اگر ہاں تو اس پر عمل کرتے ہوئے ان برانچوں کی پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنے فیصد خسارے میں کمی ہوئی ہے۔برانچ وسال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیرامداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ کی پچھلے پانچ سالوں سے خسارے میں چلنے والی برانچوں کے نام ومقام کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان برانچوں کے سر براہان نے مذکورہ برانچوں کو خسارے سے نکالنے کے لئے بنک ہذا کے ہیڈ آفس سے جاری شدہ ہدایات پر عمل کرتے ہوئے مؤثر اقدامات کئے جس کی وجہ سے پچھلے پانچ سالوں میں برانچوں کے خسارے میں کمی ہوئی جس کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! جز (الف) میں خسارے میں چلنے والی برانچوں کی تفصیل دی گئی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ برانچیں کب سے خسارے میں ہیں اور ان کو خسارے سے نکالنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور یہ کب خسارے سے پاک ہوں گی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیرامداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اس کے علاوہ جو برانچیں خسارے میں ہیں انہیں ہم نے وارننگ دی ہوئی ہے کہ آپ recovery کریں اور جو chronic defaulters ہیں ان کے خلاف مقدمات دائر کریں اور recovery کر کے ان برانچوں کو upgrade کریں اور خسارے سے نکالیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! انہیں latest position بتادیں۔

وزیرامداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔اگلا سوال جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔جی، بھچر صاحب!

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1778 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں کوآپریٹو بنک کی برانچوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1778: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پراونشل کوآپریٹو بنک کے تحت پنجاب میں کل کتنی برانچیں کام کر رہی ہیں؟

(ب) ان میں کس کس گریڈ کے کتنے ملازمین ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان ملازمین کو حکومت کب تک کنٹریکٹ یا ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کی اس وقت 151 برانچیں پنجاب میں کام کر رہی ہیں۔

(ب) ان برانچوں میں اس وقت کمپیوٹر اٹنڈنٹ، یوٹیلٹی بل ہیلپرز 18 ملازمین اور میسنجر / سویپر کیٹیگری میں 25 ملازمین ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں جن کی کل تعداد 43 ہے۔

(ج) دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ ایک خود مختار ادارہ ہے جو کہ کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے تحت رجسٹرڈ ہے اور 1955 سے سٹیٹ بنک آف پاکستان کی نگرانی میں بطور شیڈولڈ بنک کام کر رہا ہے جس کے اپنے بورڈ آف ڈائریکٹرز سے منظور شدہ سٹاف سروس رولز ہیں جن کے تحت وہ ملازمین کو کنٹریکٹ یا ریگولر کرتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! جز (ب) میں ڈیلی ویجز پر کام کرنے والے ملازمین کی تعداد بتائی گئی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا منسٹر صاحب یہ بتا سکتے ہیں کہ ان ملازمین کو کب ریگولر کیا جائے گا اور کیا یہ حتمی تاریخ کا بتا سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! کیا آپ ملازمین کو ریگولر کر سکتے ہیں اور کوئی possibility ہے تو بتا دیں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اس پر غور ہو رہا ہے۔ ہمارا بنک خود مختار ادارہ ہے جو کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے تحت رجسٹرڈ ہے اور 1955 سے سٹیٹ بنک آف پاکستان کی نگرانی میں بطور شیڈولڈ بنک کام کر رہا ہے۔ جس کے اپنے بورڈ آف ڈائریکٹرز سے منظور شدہ سٹاف سروس رولز ہیں جن کے تحت وہ ملازمین کو کنٹریکٹ سے ریگولر کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ اس میں کیا سفارش کر سکتے ہیں اور کیا کر سکتے ہیں؟ وہ بتائیں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! محکمہ اس میں کچھ نہیں کر سکتا۔ جب تک بورڈ آف ڈائریکٹرز نہ کریں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! یہ بنک کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے تحت کام کر رہے ہیں اور بطور شیڈولڈ بنک سٹیٹ بنک کے ساتھ کام کر رہے ہیں یہ بالکل ٹھیک ہے لیکن ان کی posting transfer متعلقہ منسٹری کرتی ہے۔ میرے خیال میں منسٹر صاحب کو غلط معلومات دی جا رہی ہیں۔ پہلے تو یہ ہوتا تھا کہ جو بورڈ آف ڈائریکٹر ہوتا تھا، ہر ضلع میں رجسٹرار کے لئے ایک شخص مقامی طور پر سلیکٹ ہوتا تھا اور بعد میں پورے پنجاب کے لئے ایک رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹی بنتا تھا۔ اس کے بعد یہ کام متعلقہ منسٹری کے پاس آگیا۔ اب اس میں یہ ہے کہ posting transfer یہ خود کر رہے ہیں۔ ہمیں یہ اتنا بتا دیں کہ ان ملازمین کو کب تک ریگولر کر دیا جائے گا کیونکہ جو پنجاب گورنمنٹ کے رولز آف بزنس ہیں یہ اسی کے تحت کام کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: میں نے ان سے categorically پوچھا ہے اور آپ نے بھی سُن لیا ہے۔ منسٹر صاحب! کیا آپ ان ملازمین کے لئے کوئی sympathy رکھتے ہیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! posting and transfer ہمارا محکمہ کوآپریٹو سوسائٹی نہیں کرتا بلکہ بنک کا صدر یا zonal head کرتے ہیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! اگر آپ اس سوال کو pending کر دیں تو میں next time بتا دوں گا کہ کون کرتا ہے۔

جناب سپیکر: اگر آپ کو پتا ہے تو relevant rule بتا دیں۔ اس کے مطابق ہم کرا لیں گے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں آپ کو یہ عرض کرتا ہوں کہ posting transfer محکمہ کے منسٹر کے through ہوتی ہے۔ یہ اتنا بتا دیں کہ ان بے چارے ملازمین کو کب تک چھ ماہ، ایک سال یا دو سال بعد یا حکومت کے end تک ریگولر کر دیا جائے گا یہ با اختیار ہیں ایک تاریخ دے دیں؟ اگر یہ تاریخ بتا دیں گے تو ان لوگوں کی دادرسی ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، پوچھ لیتے ہیں کہ یہ دادرسی کر سکتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب! کیا یہ آپ کے لئے ممکن ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ہمارے بنک کے حالات تسلی بخش نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: اللہ اکبر۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اگر یہ ریگولر ہو جائیں گے تو پھر ہمیں پنشن دینا پڑے گی۔ ہم پنشن کا بوجھ نہیں اٹھا سکتے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ ایک پُل کم بنا لیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ یہ کیس take up کر لیں اور اسے دیکھ لیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں ان سے relevant بات کر رہا ہوں کہ جب یہ ان ملازمین۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! humanitarian ground پر ان ملازمین کو دیکھیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ دو تین سال بعد جب کوئی اور گورنمنٹ آ جائے گی یا ان ہی کی گورنمنٹ ہو گی اور ان ملازمین کو اس وقت نکالا جائے تو کتنا ظلم ہو گا۔ یہ ملازمین ابھی تک ڈیلی ویجز پر ہیں، ان ملازمین کا کیا بنے گا؟ اگر 43 ملازمین کی پنشن سے ہم floor پر ڈر رہے ہیں تو میرے خیال میں یہ بہت ہی افسوسناک بات ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ ایک پُل کم کر دیں تو میرا خیال ہے کہ غریبوں کا کام ہو جائے گا۔ یہ حکومت سڑکیں اکھاڑ کر دوبارہ بنا رہی ہے۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میرے بھائی میرے پاس آ جائیں۔ یہ ہمارا policy matter ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ ان ملازمین کو ریگولر کیا جائے لیکن اس کے لئے ہمیں وقت درکار ہے اور اس کے لئے ہمیں byelaws میں بھی amendment کرنی ہے۔

MR SPEAKER: Do have some sympathy with these peoples.

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ہمیں ان غرباء سے ہمدردی ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، sympathetic consideration کریں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ہم انہیں compensate کریں گے۔

جناب سپیکر: میں ان سے علیحدہ میٹنگ کروں گا پھر دیکھیں گے۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں ایوان کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے جو ملازمین کنٹریکٹ پر ہیں ان کو بھی ہم پنشن میں شامل کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہہ رہے ہیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! جو ملازمین دو، تین یا چار سال سے کنٹریکٹ پر ہیں ان کو بھی ہم پنشن میں شامل کر رہے ہیں بلکہ شامل ہیں۔

جناب سپیکر: کیا ان کو ریگولر کر رہے ہیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ہم پنشن کے لئے ان کا کیس pursue کر رہے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ مہربانی کریں اور فاتحہ کرا دیں۔

جناب سپیکر: اس کو چھوڑ دیں۔ اللہ خیر کرے۔ آپ ایسی بات کیوں کرتے ہیں؟ جی، صدیق خان صاحب!

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر موصوف کہہ رہے تھے کہ اتنے ملازمین ادارے میں daily wages پر ہیں ہم ان کو regularize کر دیں گے۔ کیا کوئی اس ملک میں قانون ہے کہ daily wages کے ملازم کو regularize کیا جا سکتا ہے؟ اس کا جواب دے دیں۔ کیا daily wages کا قانون اس ملک میں ہے؟ وہ غلط جواب دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: ایسی بات وہ کرتے ہی نہیں ہیں۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟ یہ الٹی بات آپ نے تو نہیں کر دی؟ میاں اسلم صاحب! آپ ذرا ان کو سمجھائیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس ملک کا کوئی قانون بتا دیں کہ جس کے تحت کوئی daily wages کا ملازم ریگولر ہو سکتا ہے، منسٹر صاحب کوئی قانون quote کر دیں؟

جناب سپیکر: خان صاحب! وہ تو یہ بات کر ہی نہیں رہے۔ اس کو چھوڑ دیں۔ بس ٹھیک ہے، جواب آ گیا ہے۔ میں نے سن لیا ہے اور آپ نے بھی سن لیا ہے۔ کیوں پریشان کرتے ہیں؟ اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کا ہے۔ چیمہ صاحب! سوال نمبر بولیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2399 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کے صدر کی تعیناتی و دیگر تفصیلات

*2399: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب پروانشل کوآپریٹو بنک کے موجودہ صدر نے اپنی تعیناتی سے اب تک کتنے افراد کو ملازمتیں دیں اور ان کو کس کس گریڈ میں بھرتی کیا گیا؟

(ب) کیا تمام ملازمین کی بھرتی باقاعدہ اشتہار دے کر قواعد و ضوابط کے مطابق کی گئی؟

(ج) کیا مذکورہ بالا بھرتی شدہ ملازمین کو ریگولر، کنٹریکٹ یا ڈیلی ویجز کی بنیاد پر بھرتی کیا گیا ایوان کو تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ ایک خود مختار ادارہ ہے اور اپنے تمام تر اخراجات بشمول ملازمین کی تنخواہیں خود برداشت کرتا ہے۔ مزید برآں بنک سٹاف کی ریٹائرمنٹ کے باعث سٹاف کی شدید قلت محسوس کی جارہی تھی جو کہ بنک کے معاملات بالخصوص آٹومیشن وغیرہ کو احسن طریقے سے چلانے میں حائل تھی اور اس سلسلہ میں جون 2013 کی سٹاف کی منظور شدہ تعداد کے مطابق 208 افراد کی مختلف شعبہ ہائے میں کمی تھی لہذا ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے بنک کے معاملات کو بہتر طریقے سے چلانے کے لئے سٹاف سروس رولز اور بورڈ آف ڈائریکٹرز کی طرف سے بذریعہ ریزولیوشن مورخہ 04.05.2010 میں تفویض کردہ اختیارات کے تحت مورخہ 05.12.2013 تک 101 اہلیت کے حامل افراد بنک میں عارضی طور پر سلیکشن کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں hire کئے ہیں۔ گریڈ کے لحاظ سے ان hire شدہ افراد کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ب) تین سینئر وائس پریذیڈنٹ باقاعدہ اخبار میں اشتہار دے کر بذریعہ سلیکشن کمیٹی انٹرویوز کر کے بھرتی کئے گئے جبکہ باقی ملازمین بھی بنک کے قواعد و ضوابط اور بورڈ آف ڈائریکٹرز کی طرف سے بذریعہ ریزولیوشن مورخہ 04.05.2010 کے تحت تفویض کردہ اختیارات کے تحت ان کی تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی بنیاد پر بنک کی ضرورت کے مطابق سلیکشن کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں مجاز اتھارٹی نے سٹاف کی کمی کو دور کرنے کے لئے عارضی طور پر hire کئے ہیں۔

(ج) مذکورہ بالا تمام ملازمین کو فی الحال صرف ایک سال کی مدت کی بنیاد پر اور منیجر برائے شاہدرہ برانچ کو تین سال کی مدت پر عارضی طور پر hire کیا گیا ہے جبکہ تین سینئر وائس پریذیڈنٹ صاحبان کو تین سال کے کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میرا سوال پہلے سوال کی نوعیت کا ہی ہے میں نے اس کے جز (الف) میں پوچھا ہے اس کے مطابق۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ اول تو کچھ ممبران آتے ہی نہیں اور آ جائیں تو اپنی گپ شپ شروع کر دیتے ہیں۔ which is not good. Order please order in the House جی، چیمہ صاحب!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں نے اس سوال میں پوچھا ہے کہ پراونشل کوآپریٹو بنک کے موجودہ صدر نے اپنی تعیناتی سے اب تک کتنے افراد کو ملازمتیں دیں اور ان کو کس کس گریڈ میں بھرتی کیا ہے؟ اس کے جواب میں انہوں نے بتایا ہے کہ 208 افراد کو مختلف شعبوں میں صدر صاحب نے بھرتی کیا ہے اور محکمہ نے 101 افراد کی تفصیل فراہم کی ہے جبکہ 208 افراد کی مکمل تفصیل فراہم نہیں کی گئی ہے اور دوسرا انہوں نے کچھ۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! پہلے ایک سوال کا جواب تو آنے دیں پھر دوسرا سوال کریں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! 208 افراد کی مختلف شعبہ ہائے میں کمی تھی لہذا ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے بنک کے معاملات کو بہتر طریقے سے چلانے کے لئے رولز آف بزنس اور بورڈ آف ڈائریکٹرز کی سفارش پر انہوں نے بھرتی کئے ہیں جبکہ یہ کہتے ہیں کہ یہ ایک خود مختار ادارہ ہے تو یہ بتایا جائے کہ ان 208 افراد کی تفصیل کہاں پر لف ہے کہ وہ کس کس شعبہ میں اور کس کس عہدے پر بھرتی کئے گئے ہیں؟ (شور وغل)

جناب سپیکر: دیکھیں، گپ شپ کے لئے آپ کے پاس لابی موجود ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! ہم کو بھی سمجھا دیں کہ منسٹر صاحب کیا کہہ رہے ہیں؟

جناب سپیکر: خان صاحب! پہلے میں سمجھوں گا تو پھر ہی آپ کو سمجھاؤں گا، پہلے مجھے تو سمجھ آنے دیں۔ اب آپ آپس میں باتیں نہ کریں۔ مہربانی کریں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! بنک میں 208 افراد کی کمی تھی جس میں سے 101 افراد کو ہم نے hire کیا ہے اور عارضی طور پر سلیکشن کمیٹی کی روشنی میں ان کو hire کیا گیا ہے۔ ایوان کی میز پر لسٹ رکھ دی گئی ہے کہ ان کو کس کس گریڈ میں بھرتی کیا گیا ہے۔ یہ دیکھ لیں اگر پھر بھی کوئی اعتراض ہے تو مجھے بتادیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! 101 افراد کو hire کیا گیا ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ہم نے 101 افراد کو daily wages پر hire کیا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ان افراد کو daily wages پر hire کیا ہے تو ان کا قصور کیا ہے؟ اگر آپ daily wages والوں کو کنٹریکٹ پر بھرتی نہیں کریں گے تو دیکھیں آپ کو بھی ان کی بہتری کے لئے کچھ سوچنا چاہئے۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ہم انشاء اللہ کاشتکار، غرباء اور ملازموں کی بہتری کے لئے اچھے اقدامات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! انہوں نے کچھ صاحبان کو اخبارات میں اشتہار دے کر انٹرویو لینے کے بعد procedure کو follow کرتے ہوئے بھرتی کیا ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! کن افراد کو بھرتی کیا ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! جز (ب) میں ہے کہ انہوں نے اخبارات میں اشتہار دے کر تین سینئر وائس پریذیڈنٹ کو بھرتی کیا ہے ان تین افراد کے علاوہ باقی جو 98 persons ہیں ان کو انہوں نے اپنے ادارے کے رولز اور ان کا جو بورڈ آف ڈائریکٹرز ہے اس کے بنائے ہوئے سروس رولز کے تحت ملازمین کو hire کیا ہے۔ میں نے ہمیشہ یہ سنا ہے کہ لوگ daily wages پر regular bases پر یا contract bases پر بھرتی ہوتے ہیں تو یہ جو hire کا لفظ ہے یہ میں نے پہلی دفعہ سنا ہے تو یہ بتادیں کہ daily wages، contract اور regular bases پر بھرتی نہ کرنے کی وجہ کیا ہے، یہ جو hire کیا ہے اس سے کیا مراد ہے چونکہ hire کا مطلب ہے کرایہ پر کوئی چیز لینا ہے تو افراد کو کرایہ پر کس طرح لیا جاتا ہے اور وہ افراد کہاں سے ملتے ہیں جن کو کرایہ پر حاصل کیا جاتا ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! Hire بنک کی ایک term ہے، hire ہم استعمال کرتے ہیں بنک کا ایک لہجہ ہے یا ایک طرح سے word استعمال کیا جاتا ہے جو کہ بنک والے کرتے ہیں کہ ہم نے فلاں فلاں بندے کو hire کیا ہے۔ سرکاری ملازمین کو contract اور daily wages پر رکھا گیا ہے اس کو hire کہتے ہیں۔ یہ بنک کی ایک term ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! Hire کی definition کیا ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! Hire کی definition کنٹریکٹ اور daily wages ہے۔

MR SPEAKER: Chaudhary Sahib! Hire means daily wages and contract.

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! آپ دیکھیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! وہ ڈکشنری دیکھ کر آئے ہیں وہ بھی پڑھے لکھے ہیں اور وہ LLB ہیں ایسے تو نہیں ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! وقت ضائع کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! ایسے تو نہ کہیں، ایسے تو کہنا ٹھیک نہیں ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میری مؤدبانہ گزارش ہے جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ (قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: Order please. Order in the house.

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ ہم نے hire کی term استعمال کی ہے۔ انہوں نے بعد میں بتایا ہے کہ contract اور daily wages پر بھرتی کیا ہے۔ یہ clear تو بتادیں کہ انہوں نے جو بندے کرائے پر حاصل کئے ہیں جن میں سے تین بندے اخبار میں اشتہار دے کر کرائے پر حاصل کئے ہیں اور باقی جو 98 بندے کرائے پر حاصل کئے ہیں ان کا طریق کار کیا تھا کیونکہ ان کا اخبار میں اشتہار بھی نہیں دیا گیا وہ کس مارکیٹ میں available تھے، کیا اگر میں بھی کوئی بندہ لے کر چلا جاؤں تو اس کو بھی کرائے پر رکھ سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! criteria کیا ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! تین سینئر وائس پریذیڈنٹ باقاعدہ اخبار میں اشتہار دے کر بذریعہ سلیکشن کمیٹی انٹرویو کر کے بھرتی کئے گئے جبکہ باقی ملازمین بھی بنک کے قواعد و ضوابط اور بورڈ آف ڈائریکٹرز کی طرف سے بذریعہ resolution مورخہ 04-05-2010 کے تحت تفویض کردہ اختیارات کے تحت ان کی تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی بنیاد پر بنک کی ضرورت کے مطابق Selection Committee کی سفارشات کی روشنی میں۔۔۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ کیا بتا رہے ہیں، ہمیں کوئی سمجھ نہیں آ رہی؟

جناب سپیکر: چودھری صاحب! منسٹر صاحب طریق کار بتا رہے ہیں۔ وہ جواب ہی بتا رہے ہیں، آپ سمجھنے کی کوشش کریں میں بھی کرتا ہوں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ان کی تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی بنیاد پر بنک کی ضرورت کے مطابق Selection Committee کی سفارشات کی روشنی میں مجاز اتھارٹی نے سٹاف کی کمی کو دور کرنے کے لئے عارضی طور پر ان کو appoint کیا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس میں میری پھر وہی گزارش ہے کہ انہوں نے ابھی تک clear نہیں کیا۔ میں نے مختصر اور سادہ ساضمنی سوال کیا ہے کہ تین آدمیوں کو تو اخبار میں اشتہار دے کر انہوں نے hire کر لیا، چلیں یہ تو طریق کار ہوا کہ اخبار میں اشتہار آیا، لوگوں نے apply کیا اور انہوں نے ان میں سے تین بندے select کر لئے۔ 101 میں سے جب تین منفی کریں تو باقی 98 بندے رہ جاتے ہیں۔ یہ جو 98 بندے ہیں ان کے بارے میں انہوں نے بتایا ہے کہ ہم نے ان کو بنک میں ریگولیشن کے تحت بھرتی کیا ہے، وہ ریگولیشن کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہے کہ ان کو تعلیمی قابلیت کی بنیاد پر بھرتی کیا گیا ہے تو ان کو ان کی تعلیمی قابلیت کا کس طرح پتا چلا کیونکہ تعلیمی قابلیت کے حامل تو بہت سارے لوگ ہیں جنہوں نے banking یا finance میں MBA کیا ہوتا ہے یا CA کیا ہوتا ہے تو کیا انہوں نے کسی Chartered Accountancy Firm کو کہا کہ ہمیں بندے چاہئیں لہذا آپ ہمیں بندے دے دیں تو وہ طریق کار کیا تھا؟

جناب سپیکر: انہوں نے اشتہار دیا، اخبار کے اشتہار پر جنہوں نے applications دیں، جن کو call کیا اور جو criteria پر پورا اترا اُس کو رکھ لیا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! انہوں نے اخبار میں سینئر وائس پریذیڈنٹ کا باقاعدہ اشتہار دیا ہے باقی اسامیوں کا اشتہار نہیں دیا۔ کیا انہوں نے نوٹس بورڈ پر لگا دیا کہ فلاں فلاں لوگ ہم نے hire کرنے ہیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں بتاتا ہوں۔

جناب سپیکر: اب سنیں۔ آپ سننے کی ہمت رکھیں۔ وہ بول رہے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا یہ ہمارے حلقے کے لوگوں کو hire نہیں کر سکتے؟

جناب سپیکر: اب آپ اُن کی بات تو سنیں، کسی کے حلقے کی بات نہیں ہے جو criteria پر پورا اترے گا اُس کو یہ یقیناً رکھیں گے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! آج تو ہمیں ایک اچھی term مل گئی ہے اور پتا چل گیا ہے کہ rent پر بندے hire ہوتے ہیں تو آئندہ ہم بھی انشاء اللہ بندے hire کروایا کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، لے آئیں۔ اگر criteria پر پورا اترتے ہیں تو لے آئیں۔

سردار محمد جمال خان لغاری: جناب سپیکر! میں معزز منسٹر صاحب کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ برٹش ڈکشنری کے اندر hire کی جو اصطلاح ہے، جس کو ہم follow کرتے ہیں وہ کسی گاڑی کی hiring ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! پہلے تو آپ اپنا ٹیلیفون باہر جا کر دیکھیں اور اس کو بند کریں۔
This is not allowed.

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اب آپ اس چیز کی یہاں correction کروا دیں۔ (قطع کلامیاں)

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہاں پر hire سے مراد rent a car ہے۔

جناب سپیکر: آپ اُن کی بات سنیں۔ Please listen

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ایوان میں اس قسم کے الفاظ استعمال نہیں ہونے چاہئیں۔ ریکارڈ کے لئے اس کی correction کروائیں۔

جناب سپیکر: جی، ریکارڈ ٹھیک ہے۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ویب سائٹ پر باقاعدہ اشتہار دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: چیمہ صاحب! آپ آرام سے بات کریں تاکہ میں بھی آگے سمجھا سکوں لہذا مہربانی کریں۔ آپ تھوڑی نرم بات کریں۔ آرڈر پلیز۔ Order in the House جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ویب سائٹ پر باقاعدہ اشتہار دیا گیا ہے جس کے تحت درخواستیں لی گئیں اور کمیٹی نے ان کے انٹرویو لئے تب ان کی selection ہوئی۔

جناب سپیکر: کیا 98 افراد کے بارے میں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! 98 افراد کے بارے میں بتا رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے جواب بتا دیا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں اپنا سوال دہرا دیتا ہوں۔ میں نے سوال کیا تھا کہ کیا تمام ملازمین کی بھرتی باقاعدہ اشتہار دے کر قواعد وضوابط کے مطابق کی گئی جس کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ تین سینئر وائس پریذیڈنٹ باقاعدہ اخبار میں اشتہار دے کر بذریعہ Selection Committee انٹرویوز کر کے بھرتی کئے گئے جبکہ باقی ملازمین کو بھی بنک کے قواعد وضوابط اور بورڈ آف ڈائریکٹرز کی طرف سے بذریعہ requisition مورخہ 04-05-2010 کے تحت تفویض کردہ اختیارات کے تحت بھرتی کیا ہے۔ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ ویب سائٹ پر اشتہار دیا تھا لیکن یہاں جواب میں ویب سائٹ کا کہیں ذکر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، انہوں نے اب آپ کو بتا دیا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ زیادتی ہے۔

MR SPEAKER: You may check it. Thank you very much.

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! آپ منسٹر صاحب کی مدد کر رہے ہیں اور ضرور کریں لیکن اسمبلی میں آپ ہی کی Ruling ہے کہ اسمبلی میں منسٹر صاحبان مکمل صحیح معنوں میں جواب دیا کریں اور ہمیشہ آپ نے ان کو کہا ہے۔

جناب سپیکر: جہاں میں سمجھوں گا کہ وہ غلط ہیں تو میں اُن کو روکوں گا مگر ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں نے تو سوال ہی یہ کیا تھا کہ کن قواعد وضوابط کے تحت بھرتی کیا گیا ہے مگر اُس وقت انہوں نے نہیں بتایا کہ ویب سائٹ پر اشتہار دیا گیا ہے [****] تو hiring کو چھوڑ کر ویب سائٹ کی طرف آ گئے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، پھنسنے والی بات غلط ہے۔ ان الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے اور ان کے یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میری آپ سے مودبانہ گزارش ہے کہ ہمارے سوالات کو یہاں پر ہی kill کر دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: ویسے مجھے اس بات کو سن کر بڑا افسوس ہے۔ آپ کا یہ سوال پھر کیسے آ گیا؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کر رہا ہوں کہ اول تو ہمارے سوالات جو یہاں پر ہوتے ہیں اُن کو اسمبلی کے اندر ہی kill کر دیا جاتا ہے کہ یہ Rule 48-B کے تحت نہیں بنتے۔ اگر خدانخواستہ کوئی سوال آ جائے تو اس کا جواب مکمل اور صحیح طرح نہیں دیا جاتا۔

جناب سپیکر: جی، وہ جواب دے رہے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! انہوں نے جواب نہیں دیا۔

جناب سپیکر: وہ جواب دے رہے ہیں۔

I am satisfied with the answer. You don't say like this.

چودھری عامر سلطان چیمہ: اگر یہی بات ہے تو میرے خیال میں ہم آئندہ سے اسمبلی میں سوالات دیا ہی نہ کریں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو منع کیوں کروں؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: ہم پھر آئندہ سے سوالات نہیں دیتے۔

جناب سپیکر: میں آپ سے کیوں کہوں کہ آپ سوالات نہ دیں؟ یہ آپ کی اپنی صوابدید ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! موجودہ اسمبلی کی عجیب روایت ہے اور عجیب قواعد وضوابط ہیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: اس کی روایات وہی ہیں جو پہلے تھیں۔

چوہدری عامر سلطان چیمہ: اللہ کرے کہ یہ اسمبلی ہی ٹوٹ جائے۔ اللہ کرے کہ یہ اسمبلی ہی ٹوٹ جائے۔

جناب سپیکر: اللہ تعالیٰ ایسے کسی کی بددعا نہیں سنتا۔

چوہدری عامر سلطان چیمہ: اس طرح کی اسمبلیوں پر ہم لعنت بھیجتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ فرزانہ بٹ: جناب سپیکر! ان کو بٹھائیں، یہ غلط بات کر رہے ہیں۔ یہ اسمبلیوں کی توہین کر رہے ہیں۔ ہمیں بھی باتیں کرنی آتی ہیں۔

جناب سپیکر: اللہ آپ جیسوں کی بددعا نہیں سنتا۔ جو غریب ان کو دعائیں دے رہے ہیں وہ دعائیں اللہ تعالیٰ سنتا ہے۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: چیمہ صاحب! آپ اس ادارے کی توہین کر رہے ہیں۔ یہ بات کر کے اچھا نہیں لگا۔ آپ ایسا نہ کیا کریں آپ کے لئے بہتر رہے گا۔ اُدھر سے بھی بات ہو رہی ہے جو آپ غور سے سن رہے ہیں۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2473 ہے۔

جناب سپیکر: معزز ممبران ایک دوسرے کو کوئی اشارہ نہ کریں۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟
Don’t do like this. Order please and no cross talk.

چوہدری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! ہمیشہ مظلوم کو ہی غصہ آتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2473 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور میں کی گئی بے قاعدگیوں کی تفصیلات

*2473: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے سابقہ ایڈیشنل چیف سیکرٹری جو پنجاب گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ لاہور کے اعزازی چیئرمین تھے نے سوسائٹی ہذا کو اپنے لئے پلاٹ کے حصول کی درخواست 9۔ مئی 2003 کو جمع کروائی اور اپنے ہمراہ 11 دیگر اعلیٰ افسران کی درخواستیں بھی مئی اور جون 2003 میں جمع کروائی گئیں اور ان میں سے بیشتر افسران کو پانچ لاکھ روپے میں 34 مرلہ کا پلاٹ اور اڑھائی لاکھ روپے میں 17 مرلہ کے پلاٹ کے حساب سے 12۔ جون 2003 کو پلاٹ الاٹ کر دیئے، جن کی مارکیٹ قیمت ان کی ادا کردہ قیمت سے کم از کم 10 گنا فی پلاٹ زیادہ ہے۔کیا یہ درست ہے کہ کوآپریٹو لاء کے تحت پہلے بننے والے ممبر پہلے پلاٹ حاصل کرنے کے حقدار ہوتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایک سرکاری ملازم ڈاکٹر محمد یعقوب نامی شخص نے 10۔ جون 2003 کو پلاٹ کے لئے درخواست دی، صرف دو یوم کے بعد 12۔ جولائی 2003 کو پلاٹ الاٹ کر دیا گیا اور اس نے صرف ایک ماہ بعد خرید کردہ قیمت سے چھ گنا زیادہ قیمت پر یہ الاٹ کردہ پلاٹ فروخت کر دیا؟

(ج) کیا اس سے قبل سوسائٹی ہذا کے کسی اعزازی چیئرمین /ایڈیشنل چیف سیکرٹری نے اپنے سوسائٹی کے اعزازی چیئرمین کے tenure کے دوران اپنے لئے بھی کوئی پلاٹ حاصل کیا یا اپنے نام پلاٹ الاٹ کیا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سوسائٹی ہذا کے سابقہ چیئرمین نے اپنے لئے سوسائٹی کی مینجنگ کمیٹی سے پانچ ہزار روپے ماہانہ اعزازیہ طے کروالیا کیا اس سے قبل کسی چیئرمین نے اس طرح کا اعزازیہ طے کروایا یا وصول کیا تھا کیا یہ اعزازیہ کوآپریٹو کے قوانین کے مطابق ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سوسائٹی میں 16 دیگر منظور نظر افراد کو 12۔ جون 2013 کو بھی خصوصی قیمت جو کہ مارکیٹ کی قیمت سے دس گنا کم ہے اس پر پلاٹ الاٹ کروائے گئے، کیا یہ پلاٹ خریدنے کے لئے دیگر ممبران سوسائٹی کو بھی مدعو کیا گیا ہے۔کیا ان پلاٹس کی فروخت کی کوئی تشہیر ممبران سوسائٹی میں کی گئی، ان تمام لوگوں کو پلاٹ الاٹ کرتے وقت کیا معیار پیش نظر تھا؟

(و) کیا موجودہ یا سابقہ حکومت نے اس سوسائٹی کے ان معاملات کی اعلیٰ سطحی انکوائری کروائی، اگر نہیں تو کیوں اور اگر ہاں تو کب تک؟

(ز) محکمہ نے ان سارے غیر قانونی اقدامات کے خلاف کیا اقدامات اٹھائے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) عرض ہے کہ پنجاب گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ لاہور کے رجسٹرڈ بائی لاز کی شق نمبر 7 کے مطابق پلاٹ ان سرکاری افسران اور ملازمین کو انتظامیہ کمیٹی کی منظوری سے الاٹ کئے جا سکتے ہیں۔ جن کے پاس ایل ڈی اے کی کسی سکیم میں اپنا پلاٹ یا گھر نہ ہو اور بلحاظ عہدہ سائز پلاٹ بھی مذکور ہے۔ سوسائٹی کی انتظامیہ کمیٹی نے مورخہ 28۔ جون 2003 میں مذکورہ پلاٹوں کی الاٹمنٹ کی منظوری دی۔ یہ بات غلط ہے کہ میاں محمد جمیل جو بطور ایڈیشنل چیف سیکریٹری بلحاظ عہدہ چیئرمین سوسائٹی تھے انہوں نے اپنے اختیارات سے تجاوز کرتے ہوئے یہ پلاٹ الاٹ کئے۔ جہاں تک مارکیٹ کی قیمت کا تعلق ہے معاملہ قدیمی ہے اس لئے اس بارے میں رائے دینا مشکل ہے۔ تاہم عمومی رائے ہے کہ ان پلاٹوں کی موجودہ مارکیٹ قیمت سال 2003 کے حساب سے کئی گنا بڑھ چکی ہے۔

(ب) یہ بات درست ہے کہ ڈاکٹر محمد یعقوب نامی ممبر نے 10۔ جون 2003 کو برائے حصول پلاٹ درخواست دی اور انتظامیہ کمیٹی کے اجلاس مورخہ 12۔ جون 2003 کی قرارداد / فیصلہ کی روشنی میں مورخہ 12۔ جون 2003 کو پلاٹ الاٹ کیا گیا اور یہ درست نہ ہے کہ اس نے ایک ماہ بعد پلاٹ فروخت کر دیا بلکہ یہ پلاٹ 2۔ ستمبر 2003 کو فروخت کیا گیا۔

(ج) ہاں! یہ درست ہے کہ سوسائٹی کے سابقہ چیئرمین بریگیڈیر اسلم حیات قریشی اور انور شارق صاحب نے انتظامیہ کمیٹی کے فیصلہ مورخہ 10.10.1981 اور 21.01.1988 کی روشنی میں پلاٹ حاصل کئے۔

(د) ہاں! یہ درست ہے کہ سوسائٹی کی مینجنگ کمیٹی نے اپنی میٹنگ مورخہ 25.03.2003 میں چیئرمین کے لئے اضافی خدمات کے سلسلے میں بنیادی تنخواہ کا 20 فیصد یا زیادہ سے زیادہ 5 ہزار روپے ماہانہ اعزازیہ یکم اپریل 2003 سے منظور کیا۔ نیز اس سے قبل کسی چیئرمین کو سوسائٹی ہذا نے کوئی اعزازیہ نہ دیا تھا۔

(ہ) یہ درست نہ ہے کہ 12۔ جون 2013 کو پلاٹ الاٹ کئے گئے۔ جیسا کہ مذکورہ بالا تاریخ کو کوئی بھی پلاٹ الاٹ نہ کیا گیا ہے۔ اندریں حالات پلاٹس کی تشہیر اور پلاٹ کو الاٹ کرنے کا معیار مقرر کرنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا ہے۔

(و) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ مذکورہ الاٹمنٹس بمطابق بائی لاز سوسائٹی کی گئیں اور جہاں البتہ ایک ممبر کی درخواست پر لاہور ہائی کورٹ نے رٹ پٹیشن نمبری 2007/1462 مورخہ 26.05.2008 میں رائے دی ہے کہ یہ الاٹمنٹس بادی النظر میں درست معلوم ہوتی ہیں لہٰذا انکوائری کی ضرورت نہ تھی۔

(ز) محکمہ کوآپریٹو نے خصوصی ہدایات دے کر سوسائٹی میں ماڈل بائی لاز مورخہ 06.10.2013 کو رائج کروائے اور کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 زیرِ رول نمبر 16 کوآپریٹو رولز 1927 کے تحت انتظامیہ کمیٹی کو ایسی الاٹمنٹ کا اختیار نہیں رہا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میں نے اس میں سوال یہ کیا تھا جس کے جز (الف) کا یہ حصہ ہے کہ "کیا یہ درست ہے کہ کوآپریٹو law کے تحت پہلے بننے والے ممبر پہلے پلاٹ حاصل کرنے کے حقدار ہوتے ہیں؟" اس کا جواب اس لئے نہیں آیا کیونکہ سابق ایڈیشنل چیف سیکرٹری میاں جمیل صاحب نے پلاٹ کے لئے 9۔ مئی کو درخواست دی اور ان کے ساتھ گیارہ افسران مزید بھی تھے جن کو جھٹ پٹ پلاٹ الاٹ کر دیئے گئے۔ وہاں 34 مرلے کا پلاٹ پانچ لاکھ روپے میں مل گیا اور دیگر افسران کو 17 مرلے کا پلاٹ اڑھائی لاکھ میں مل گیا جبکہ دس گنا قیمت سے کم پر ان کو الاٹ کیا گیا تھا۔ مثال یہی ہے کہ "انھّا ونڈے ریوڑیاں مڑ مڑ اپنیاں نوں" جب بھی افسر شاہی کو موقع ملتا ہے وہ لوٹ سیل لگانے میں کوئی دیر نہیں لگاتے۔

جناب سپیکر: .Let me correct you دیکھیں، جب یہاں پر شاہی حکمران تھے اُس وقت یہ افسر شاہی ہوتی تھی لیکن اب وہ پبلک کے ملازم ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ کہتے ہیں تو ہم مان لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اب یہ جمہوری حکومت ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: آپ سپیکر ہیں اس لئے آپ کے ہوں گے مگر ہمارے وہ ملازم نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: وہ سب کے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے ضمنی سوال میں یہ پوچھنا ہے کہ میاں جمیل صاحب اور باقی افسران کو rules کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پہلے ممبران کو چھوڑ کر جو پلاٹ ان کو پہلے الاٹ کر دیئے گئے، کیا یہ اس خلاف ورزی کے نتیجے میں ان کے پلاٹ cancel کرنے کے لئے تیار ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جو پلاٹ غلط الاٹ ہوئے ہیں آپ ان کو cancel کرنے کا اختیار رکھتے ہیں یا نہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اختیار تو نہیں رکھتے مگر ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! پنجاب ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ لاہور 21-10-1979 میں نمبری 939 پر رجسٹرڈ ہوئی اور سوسائٹی کی انتظامیہ کمیٹی پندرہ افراد پر مشتمل تھی جس میں درست ہے کہ ایڈیشنل چیف سیکرٹری، سیکرٹری کوآپریٹو اور سیکرٹری سروسز بھی تھے۔

جناب سپیکر: یہ کون سے سال کی بات ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں 1979 کی بات بتا رہا ہوں اور آج سے تیس 35 سال پہلے کے بارے میں یہ سوال کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے جو پلاٹ کی بات کی ہے اس میں انہوں نے 9۔ مئی 2003 کو درخواست جمع کرائی اور 28۔ جون کو ان کو پلاٹ الاٹ ہو گیا۔ مجھے دو سو فیصد یقین ہے کہ میاں جمیل صاحب نے پلاٹ لیا۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ جلدی سے ضمنی سوال کر لیں پھر ٹائم ختم ہو رہا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ rules کو violate کر کے میاں جمیل صاحب کو جو پلاٹ ملا جبکہ ممبران جن کا پہلے حق تھا اُن کو bypass کر کے ان کو الاٹ ہوا، آیا قوانین کے مطابق وہ پلاٹ cancel کرنے کے لئے یہ تیار ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جنہوں نے rules کو violate کیا ہو آپ ان کے خلاف کیا کریں گے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! کسی نے کوئی violation نہیں کی بلکہ بائی لاز نمبر 7 کے تحت جو سرکاری ملازمین پلاٹ لے سکتے تھے جن کی مدت ملازمت دس سال یا جن کی عمر

کم از کم 35 سال ہو، ایسے سرکاری ملازمین اس سوسائٹی کے پلاٹ لینے کے حق دار ہیں اور یہ پلاٹ انہیں الاٹ ہو چکے ہیں جہاں پر ان کی رہائش ہے۔

MR SPEAKER: Question Hour is over now.

شاہ جی، وقفہ سوالات کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرے سوال کو pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: نہیں، شاہ صاحب! اب نہیں۔ پھر کریں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! تو پھر میں دوبارہ اس سوال کو put کر دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی مرضی ہے۔ آپ دینا چاہتے ہیں تو دے دیں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: ایل ڈی اے ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم میں مقرر کئے گئے ایڈمنسٹریٹرز و دیگر تفصیلات

*270: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایل ڈی اے ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم ٹھوکر نیاز بیگ لاہور کے قیام سے آج تک الیکشن کے ذریعے جو جو انتظامیہ منتخب ہوئی اور محکمہ کی طرف سے جو ایڈمنسٹریٹر مقرر کئے گئے ان کے نام اور عرصہ، ترتیب وار بیان فرمائیں؟

(ب) الیکشن میں منتخب باڈی کو کتنی دفعہ توڑ کر ایڈمنسٹریٹر کا تقرر کیا گیا ان کی تاریخ اور سال بیان فرمائیں نیز منتخب شدہ باڈی کو توڑنے کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ہر منتخب باڈی کو بدعنوانی ثابت ہونے پر توڑا گیا جبکہ آج تک بدعنوانی پر کسی فرد کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی گئی؟

(د) کیا حکومت بدعنوانی پر توڑی گئی باڈی کے ذمہ داران اور محکمہ کے حمایتی اہلکار کی نشاندہی کر کے ان کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیرامداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم زیادہ تر انتظامیہ کمیٹیاں بدانتظامی کی وجہ سے توڑ دی گئیں۔

(ج) یہ بات درست نہ ہے ہر انتظامیہ کمیٹی کو صرف بدعنوانی کی شکایات پر توڑا گیا جبکہ سوسائٹی کے وجود میں آنے سے لے کر انکوائری مکمل ہونے تک تمام انتظامیہ کمیٹیوں کی تحقیقات کی گئیں۔ انکوائری زیر دفعہ 43 کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 میں تمام امور اور ادوار میں کی گئی بے قاعدگیوں کا احاطہ کیا گیا اور مجموعی طور پر -/17,08,25,000 روپے کی ذمہ داری مختلف انتظامیہ کمیٹیوں پر assess کی گئی۔

(د) کارروائی زیر دفعہ 50-A کوآپریٹو سوسائٹیز 1925 برائے عائد کرنے کی ذمہ داری زیر عمل ہے۔

لاہور: ماڈل ٹاؤن کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*407: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ماڈل ٹاؤن کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور کب اور کتنے رقبے پر بنائی گئی تھی؟

(ب) اس میں پارک، سکول، کالجز، قبرستان اور دیگر عوامی فلاح کے لئے کتنے پلاٹ کس کس بلاک میں کتنے کتنے مرلہ کے مختص کئے گئے تھے؟

(ج) کتنے پلاٹوں پر قبضہ ہو چکا ہے اور کتنے ابھی تک خالی پڑے ہیں؟

(د) کتنے پلاٹوں پر سکول، کالج اور دیگر عوامی فلاح کے منصوبے بنائے جا چکے ہیں؟

(ہ) جن پلاٹوں پر قبضہ ہو چکا ہے ان پر ناجائز قابضین کے نام، ولدیت اور پتا جات بتائیں؟

(و) ان ناجائز قابضین سے یہ پلاٹ خالی نہ کروانے کی وجوہات کیا ہیں اور کب تک ان سے یہ پلاٹ واگزار کروالئے جائیں گے؟

وزیرامداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) کوآپریٹو ماڈل ٹاؤن سوسائٹی برصغیر کی سب سے پرانی کوآپریٹو سوسائٹی ہے جو 1921 میں معرض وجود میں آئی۔ اس کا کل رقبہ 1963 ایکڑ تھا جس کی باقاعدہ رجسٹری اپریل

1941 میں ہوئی۔ 1976 میں ایل ڈی اے نے سوسائٹی کی 500 ایکڑ زمین acquire کر لی۔اب سوسائٹی کا کل رقبہ 1463 ایکڑ پر مشتمل ہے۔

(ب) کوآپریٹو ماڈل ٹاؤن سوسائٹی میں پارک ، سکول، کالجز، قبرستان ودیگر عوامی فلاح کے لئے مختص پلاٹس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پارکس

I۔	سنٹرل پارک	رقبہ 1005 کنال
ii)	لینٹر پارک	رقبہ 545 کنال 9 مرلے
iii)	انر سرکل 8 عدد تکونی پارک	کل رقبہ 47 کنال 10 مرلے
iv)	آوٹر سرکل 8 عدد تکونی پارک	کل رقبہ تقریباً 175 کنال
v)	J بلاک 4 عدد پارک	کل رقبہ 44 کنال 18 مرلے

سکول:

i)	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول / کالج	رقبہ 80 کنال
ii)	ماڈل ہائی سکول	رقبہ 86 کنال 11 مرلے
iii)	جونیئر ماڈل سکول	رقبہ 17 کنال
iv)	DPS	رقبہ 258 کنال، 05 مرلے

قبرستان

سوسائٹی میں 2 مسلم قبرستان ہیں۔

i)	قبرستان G بلاک	رقبہ 78 کنال 9 مرلے
ii)	قبرستان k بلاک مڑھیاں	رقبہ 31 کنال 9 مرلے

عوامی فلاح کے لئے مختص

i)	لیڈیز کلب	رقبہ 51 کنال 9 مرلے
ii)	ماڈل ٹاؤن کلب	رقبہ 37 کنال
iii)	ماڈل ٹاؤن لائبریری	رقبہ 5 کنال 10 مرلے
iv)	ماڈل ٹاؤن ہسپتال	رقبہ 44 کنال 13 مرلے
v)	کمیونٹی سنٹر	رقبہ 47 کنال

اس کے علاوہ GH,EF,CD,AB اور K بلاک کے درمیان گراؤنڈز ہیں جو سوسائٹی نے مختلف کلبوں کو صحت مندانہ سرگرمیوں یعنی فٹبال، کرکٹ، ہاکی، بیڈمنٹن ، ٹینس وغیرہ کے لئے دے رکھے ہیں ان کا کل رقبہ 593 کنال 18 مرلے ہے۔

(ج) سوسائٹی کے کسی پلاٹ پر کوئی ناجائز قبضہ نہ ہے تاہم اگر اس کے برعکس کوئی کیس سامنے آیا تو قانون کے مطابق اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ سوسائٹی کے خالی پلاٹوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

i)	Kبلاک رہائشی پلاٹ تعداد195	رقبہ فی پلاٹ 01کنال300مربع فٹ
ii)	Hبلاک رہائشی پلاٹ تعداد3عدد	رقبہ فی پلاٹ06کنال
iii)	Gبلاک رہائشی پلاٹ تعداد1	رقبہ تقریباً17مرلے
iv)	Kبلاک کمرشل پلاٹ	30کنال

(د) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع راولپنڈی: غیر قانونی کوآپریٹو سوسائٹیز کو ختم کرنے کی تفصیلات

*617: محترمہ صوبیہ انور ستی: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

پچھلے پانچ سالوں کے دوران ضلع راولپنڈی میں کتنی غیر قانونی کوآپریٹو سوسائٹیز کو ختم کیا گیا، ان کی تفصیل ایوان میں پیش کی جائے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

محکمہ امداد باہمی نے پچھلے پانچ سالوں میں کسی رجسٹرڈ کوآپریٹو سوسائٹی کو غیر قانونی قرار دے کر ختم نہ کیا ہے۔ تاہم غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائٹیز کے خلاف کارروائی کرنا ضلعی حکومت یا ٹی ایم اے راولپنڈی کے دائرہ کار میں ہے۔

پنجاب میں چھوٹے کسانوں کو قرضہ جات فراہم کرنے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات و دیگر تفصیلات

*658: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک نے چھوٹے کسانوں کو قرضہ جات دینے کے لئے جو سکیمیں بنائی ان کی علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کوآپریٹو بنک سے قرضہ حاصل کرنے کا طریق کار کیا ہے اور کتنی شرح سود پر قرضہ جاری کیا جاتا ہے، کیا حکومت اس شرح سود میں مزید کمی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک نے چھوٹے کسانوں کو قرضہ جات دینے کے لئے جو سکیمیں بنائی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	قسم قرضہ	مقاصد	شرح مارک اپ (فیصد سالانہ)
1	فصلی قرضہ جات (ربیع / خریف)	یہ قرضہ جات برائے خرید زرعی مداخل مثلاً کھاد، بیج، کرم کش ادویات، وغیرہ جاری کئے جاتے ہیں۔	16
2	لائیو سٹاک بھیڑ بکری و مویشی فارمنگ	برائے خرید بھیڑ بکری، گائے، بھینس وغیرہ	15.8
3	لائیو سٹاک پراجیکٹ فنانس	برائے خرید گائے، بھینس، دودھیلے جانور و مال مویشی وغیرہ	18
4	درمیانی مدت کے قرضہ جات	برائے خرید ٹریکٹر و زرعی آلات وغیرہ	18
5	طلائی زیورات کے عوض قرضہ	برائے زرعی مقاصد مثلاً خرید زرعی مداخل، کھاد، بیج، کرم کش ادویات وغیرہ	20
6	قرضہ برائے انجمن ہائے مستورات	برائے کشیدہ کاری سنٹر، بیوٹی پارلر، سکول کنٹین، بیکری، کڑھائی سلائی سنٹر وغیرہ	16
7	ایگریکلچر ریوالونگ فنانس (ARF)	برائے زرعی مقاصد مثلاً خرید زرعی مداخل، کھاد، بیج، کرم کش ادویات وغیرہ	18
8	فصلی پیداواری قرضہ (شخصی)	برائے زرعی مقاصد مثلاً خرید زرعی مداخل، کھاد، بیج، کرم کش ادویات وغیرہ	18
9	قرضہ بالعوض DSC/SSC (ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ / سپیشل سیونگ سرٹیفکیٹ)	برائے زرعی مقاصد مثلاً خرید زرعی مداخل، کھاد، بیج، کرم کش ادویات وغیرہ	16
10	قرضہ بالعوض TDR (میعادی امانت رسید)	برائے زرعی مقاصد مثلاً خرید زرعی مداخل، کھاد، بیج، کرم کش ادویات وغیرہ	TDR کا شرح منافع +2 فیصد
11	صنعتی قرضہ جات	برائے فروغ چھوٹی صنعت ہائے	16

(ب) کوآپریٹو بنک سے قرضہ حاصل کرنے کا طریق کار اس طرح ہے:

(i) قرضہ بذریعہ انجمن ہائے امداد باہمی: ایسے قرضہ جات ممبران انجمن ہائے امداد باہمی کو محکمہ امداد باہمی کی سفارش پر جاری کئے جاتے ہیں اور مبلغ 2 لاکھ سے زائد قرضہ پر زرعی اراضی بذریعہ زرعی پاس بک بطور کفالت رہن رکھی جاتی ہے یہ قرضہ جات زرعی مقاصد کے لئے انجمن ہائے کی درخواست / ریزولیوشن پر جاری کئے جاتے ہیں۔

(ii) شخصی قرضہ جات: شخصی قرضہ جات بعوض زرعی اراضی بذریعہ زرعی پاس بک و دیگر ملکیتی جائیداد بطور کفالت رہن رکھ کر جاری کئے جاتے ہیں یہ قرضہ جات مروجہ پالیسی کے تحت برائے زرعی مقاصد جاری کئے جاتے ہیں۔ اس وقت بنک چھوٹے کاشتکاروں کی زرعی ضروریات کے پیش نظر مختلف سکیموں کے تحت 15.80 فیصد سالانہ تا 20 فیصد سالانہ شرح mark up پر قرضہ جات جاری کر رہا ہے۔ جہاں تک شرح سود میں کمی کا تعلق ہے اس سلسلہ میں وضاحت کی جاتی ہے کہ سٹیٹ بنک آف پاکستان کی طرف سے 8۔ ارب روپے کی سالانہ کریڈٹ لائن منقطع ہو جانے کے بعد پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کو فنڈز کی کمی کا سامنا ہے لہٰذا بنک عوام الناس سے اکٹھا کئے گئے ڈیپازٹ میں سے قرضہ جات جاری کر رہا ہے۔ بنک نے ڈیپازٹ پر منافع کی ادائیگی بھی کرنی ہوتی ہے اور اپنے انتظامی اخراجات بھی پورے کرنے ہوتے ہیں۔ نیز کاروبار کو وسعت دینے کے لئے اور زرعی شعبہ سے منسلک چھوٹے کاشتکاروں کی سہولت کے لئے بنک شرح mark up میں کمی کا ارادہ رکھتا ہے بشرطیکہ وافر مقدار میں حکومت یا سٹیٹ بنک کی طرف سے فنڈز فراہم کر دیئے جائیں۔

ضلع ملتان: رجسٹرڈ کوآپریٹو سوسائٹیز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1339: جناب ظہیر الدین خان علیزئی: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ملتان میں محکمہ امداد باہمی کے ماتحت کتنی کوآپریٹو سوسائٹیز ہاؤسنگ رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) یہ کوآپریٹو سوسائٹیز کتنے کتنے رقبہ پر مشتمل ہیں، ان کی علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) ان سوسائٹیز میں کتنے لوگوں کو کتنی کتنی اراضی الاٹ کی گئی اور کتنے ایسے پلاٹس ہیں جن کو دو مرتبہ یا اس سے زیادہ دفعہ مختلف لوگوں کو الاٹ کیا گیا، ایسا کیوں کیا گیا ایوان کو آگاہ کریں اور ان پلاٹوں کے الاٹیز کے نام و پتا سے آگاہ کریں؟

(د) جن افسران و اہلکاران کے احکامات سے مذکورہ پلاٹس دو دو دفعہ الاٹ کئے گئے، ان کے نام، عہدہ و موجودہ تعیناتی سے آگاہ کریں اور حکومت ان کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع ملتان میں 12 کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز رجسٹرڈ ہیں

(ب) تفصیل درج ذیل ہے۔

	گز	مرلہ	کینال
1۔واپڈا کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی	12	34	3128
2۔ایم ڈی اے آفیسرز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی	0	0	993
3۔ایم ڈی اے ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی	10	7	29
4۔گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی	0	1	177
5۔پنجاب سمال انڈسٹری کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی	0	13	493
6۔گورنمنٹ آفیشل کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی	0	0	1360
7۔ایگرکس کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی	0	15	205
8۔الفیض ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی	0	08	149
9۔نشترین کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی	0	7	100
10۔کریم آباد کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی	0	0	228
11۔ابوالفتح کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی بند پڑی ہے			
12۔گورنمنٹ گزیٹڈ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کام مکمل ہو چکا ہے سوسائٹی بند پڑی ہے	0	11	703

(ج) کوئی اراضی الاٹ نہ کی گئی ہے صرف پلاٹس الاٹ کئے گئے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کسی بھی معزز ممبر کو کسی بھی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز میں ایک سے زیادہ پلاٹ الاٹ نہ کیا گیا ہے۔

نوٹ: سوسائٹی سیریل نمبر10 تمام ترقیاتی کام مکمل ہو چکا ہے۔سوسائٹی سیریل نمبر 12 ابھی تک رقبہ نہ خرید اگیا ہے۔

(د) اس ضمن میں عرض ہے کہ اس قسم کا کوئی بھی کیس نہ ہے۔

ضلع ملتان: کوآپریٹو بنک کی برانچوں کی تعداد وریکوری کی تفصیلات

*1340: جناب ظہیر الدین خان علیزئی: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ملتان میں کتنی کوآپریٹو بنک کی برانچیں کام کر رہی ہیں اوران کے انچارج صاحبان کے نام، عہدہ، گریڈ سے آگاہ کریں؟

(ب) یہ انچارج صاحبان کب سے ان برانچوں میں کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان افسران نے اپنی تعیناتی کے دوران کتنے کتنے قرضہ کی ریکوری کی۔ گزشتہ پانچ سالوں کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) ان برانچوں کے انچارج صاحبان نے گزشتہ پانچ سال کے دوران کتنے قرض نادہندگان کو کتنی دفعہ مراسلہ یاددہانی کے نوٹسز جاری کئے، ان قرض نادہندگان کے نام اور کتنا قرضہ ان سے واپس لینا ہے۔ ایوان کو آگاہ کریں؟

(ہ) قرضہ کتنے عرصہ کے لئے جاری کیا جاتا ہے اور اس پر شرح سود کتنا ہوتا ہے، مذکورہ بنکوں نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنے قرض نادہندگان کو کتنا کتنا جرمانہ کیا اور اس سے حکومت کو کتنی آمدنی ہوئی، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(و) مذکورہ ضلع کے کوآپریٹو بنک کی برانچوں سے 2007 سے قبل جاری کیا گیا قرضہ کی کل کتنی رقم ابھی تک واپس نہیں لی اور یہ کب تک واپس لے لیا جائے گا۔ برانچ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع ملتان میں پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ کی پانچ پانچ برانچیں کام کر رہی ہیں اور ان کے انچارج صاحبان کے نام، عہدہ و گریڈ اس طرح ہیں:

نمبر شمار	نام برانچ	نام انچارج	عہدہ	گریڈ
1	ملتان	ملک کوثر عباس	مینجر	6
2	لاڑ	محمد اشفاق قریشی	مینجر	6
3	قادرپور رراواں	حافظ محمد عبدالجلیل	مینجر	6
4	شجاع آباد	عبدلہادی صابر	مینجر	6
5	جلال پورپیروالا	محمد قمرالزمان	مینجر	5

(ب) ان انچارج صاحبان کی ان برانچوں میں تاریخ تعیناتی کی تفصیل اس طرح ہے:

نمبر شمار	نام برانچ	نام انچارج	تاریخ تعیناتی
1	ملتان	ملک کوثر عباس	29-08-2011
2	لاڑ	محمد اشفاق قریشی	22-05-2013
3	قادرپور رراواں	حافظ محمد عبدالجلیل	09-09-2013
4	شجاع آباد	عبدلہادی صابر	27-08-2011
5	جلال پورپیروالا	محمد قمرالزمان	25-02-2013

(ج) ان افسران نے اپنی تعیناتی کے دوران گزشتہ پانچ سالوں میں جتنی رقم قرضہ کی ریکوری کی اس کی برانچ وار تفصیل اس طرح ہے:

(رقم ملین میں)

نمبر شمار	نام برانچ	2008-09	2009-10	2010-11	2011-12	2012-13
1	ملتان	49.723	55.248	58.156	64.611	86.378
2	لاڑ	34.396	34.396	34.396	38.196	51.606
3	قادرپور راواں	39.178	39.178	39.178	43.478	58.851
4	شجاع آباد	88.958	88.958	88.958	98.682	138.053
5	جلال پور پیروالا	73.259	73.259	73.259	79.369	111.536
	میزان	258.514	291.039	293.947	324.336	446.424

سال 2011-12 = 32کروڑ 43لاکھ 36ہزار روپے

سال 2012-13 = 44کروڑ 64لاکھ 24ہزار روپے

(د) ان برانچوں کے انچارج صاحبان کی طرف سے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران قرض نادہندگان کو جاری شدہ یاددہانی کے نوٹسز کی تفصیل اس طرح ہے جبکہ نادہندگان کے نام اور بقایا قرضہ کی تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(رقم ملین میں) تفصیل نادہندہ رقم

نمبر شمار	نام برانچ	تعداد نادہندگان	اصل زر	مارک اپ	میزان	سابقہ پانچ سالوں میں جاری شدہ نوٹسز کی تعداد
1	ملتان	88	10,752,286	7,858,147	18,610,433	10
2	لاڑ	76	9,572,539	7,656,430	17,228,969	10
3	قادرپور راواں	37	4,291,291	3,972,810	8,264,101	10
4	شجاع آباد	327	46,869,327	32,822,439	79,691,766	10
5	جلال پور پیروالا	287	41,933,113	31,322,763	73,255,876	10
	میزان	815	113,418,556	83,632,589	197,051,145	50

اصل زر = مبلغ 11کروڑ 34لاکھ 18ہزار 556روپے

مارک اپ = مبلغ 8کروڑ 36لاکھ 32ہزار 589روپے

میزان = مبلغ 19کروڑ 70لاکھ 51ہزار 145روپے

(ہ) بنک کے مختلف مدات میں جاری کئے جانے والے قرضہ جات کے عرصہ اور ان پر شرح mark up کی تفصیل اس طرح ہے:

نمبر شمار	قسم قرضہ	عرصہ قرض	شرح مارک اپ
1	فصلی قرضہ جات برائے ربیع / خریف	6تا9ماہ	16فیصد
2	لائیوسٹاک بھیڑ بکری و مویشی فارمنگ	1سال	15.80فیصد
3	لائیوسٹاک پراجیکٹ فنانس	5سال	18فیصد
4	درمیانی مدت کے قرضہ جات	3تا5سال	18فیصد
5	طلائی زیورات کے عوض قرضہ	1سال	20فیصد
6	ایگریکلچر ریوالونگ فنانس ARF	1سال	18فیصد

7	فصلی پیداواری قرضہ	6ماہ	18فیصد
8	قرضہ بالعوضDSC/SSC	1سال	16فیصد
9	قرضہ بالعوضTDR	1سال	شرح منافعTDR+2فیصد

گزشتہ پانچ سالوں کے دوران نادہندگان سے وصول شدہ جرمانہ کی تفصیل اس طرح ہے:

(رقم ملین میں)

نمبر شمار	نام برانچ	2008-09	2009-10	2010-11	2011-12	2012-13
1	ملتان	--	--	0.612	0.681	0.756
2	لاڑ	--	--	0.232	0.232	0.258
3	قادرپورراواں	--	--	0.242	0.242	0.269
4	شجاع آباد	--	--	0.716	0.716	0.796
5	جلال پورپیروالا	--	--	0.702	0.702	0.781
	میزان	--	--	2.504	2.573	2.860

سال2011-12 = 25لاکھ73ہزارروپے

سال2012-13 = 28لاکھ60ہزارروپے

نادہندگان سے جرمانہ محض اس لئے وصول کیا جاتا ہے تاکہ مقروضان متنبہ رہیں اور اپنے ذمہ قرضہ کی ادائیگی بروقت کریں۔ یہ رقم وصولی کے بعد بنک کے حسابات میں ظاہر کی جاتی ہے اور اس سے حکومت کا کوئی تعلق نہ ہے۔

(و) کوآپریٹو بنک ضلع ملتان کی برانچوں سے سال2007 سے قبل جاری کئے گئے قرضہ جات کے سلسلہ میں نہ ہونے والی ریکوری اور اس کی متوقع تاریخ وصولی کی برانچ وار تفصیل اس طرح ہے:

(رقم ملین میں)

نمبر شمار	نام برانچ	2007تک نادہندرقم قرضہ	نادہندہ رقم کا عرصہ وصولی
1	ملتان	6.048	2015
2	لاڑ	5.599	2015
3	قادرپورراواں	2.685	2015
4	شجاع آباد	25.899	2015
5	جلال پورپیروالا	23.808	2015
	میزان	64.039	

میزان = مبلغ6کروڑ40لاکھ39ہزارروپے

ضلع ملتان: کوآپریٹو سوسائٹیوں کی جانب سے کروائے گئے ترقیاتی کام و دیگر تفصیلات

*1344: جناب جاوید اختر: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ملتان میں کتنی رجسٹرڈ اور کتنی غیر رجسٹرڈ کوآپریٹو سوسائٹیز کام کر رہی ہیں؟
(ب) یہ سوسائٹیاں کس مقصد کے لئے رجسٹرڈ کی جاتی ہیں؟
(ج) ان سوسائٹیوں نے گزشتہ پانچ سال کے دوران کون کون سے عوامی فلاح کے کام کئے اور ان سے کتنے لوگ مستفید ہوئے؟
(د) ان سوسائٹیوں نے کون کون سے ترقیاتی کام اپنے علاقوں میں کروائے، ان کی پچھلے پانچ سال کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع ملتان میں 1230 کوآپریٹو سوسائٹیز رجسٹرڈ ہیں کوئی غیر رجسٹرڈ سوسائٹی ریکارڈ پر نہ ہے تاہم غیر رجسٹرڈ سوسائٹیز کے خلاف کارروائی کرنا ضلعی حکومت یا ٹی ایم اے ملتان کے دائرہ کار میں ہے۔

(ب)

(i) زرعی کوآپریٹو سوسائٹیز کسانوں کو قرضہ جات کی سہولیات مہیا کرتی ہیں۔
(ii) کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز اپنے ممبران کو پلاٹ اور رہائشی سہولتیں مہیا کرتی ہیں۔

(ج) زرعی مقاصد کے تحت رجسٹرڈ ہونے والی کوآپریٹو سوسائٹیز کے ممبران کی تعداد و قرضہ کی رقم اور عرصہ درج ذیل ہے جنہوں نے کوآپریٹو بنک سے قرضہ کی سہولت حاصل کی ہیں:

سال	تعداد ممبران	قرضہ جات
2008-2009	2296	1301.25 لاکھ
2009-2010	2178	1208.20 لاکھ
2010-2011	2201	1275.45 لاکھ
2011-2012	2190	1266.90 لاکھ
2012-2013	2212	1278.77 لاکھ

بارہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز نے گزشتہ پانچ سال کے دوران اپنے خرید کردہ رقبہ پر ترقیاتی کام جن میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت، پارکس، رہائشی کالونی کی چار دیواری، فراہمی بجلی، سوئی گیس، سکیورٹی سسٹم، ٹیلی فون، پانی، سیوریج سسٹم وغیرہ تنصیب کروایا ہے۔ یہ ترقیاتی کام اپنی مدد آپ کے تحت ممبران کے چندہ سے کروائے جاتے ہیں اور کروائے جا رہے ہیں۔
ان کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کو حکومت یا کسی بھی ادارے سے کوئی امداد ملتی ہے اور نہ ہی قرضہ کی سہولت۔ ممبران سوسائٹیز جمہوری طریقہ سے اپنی ایک مینجنگ کمیٹی منتخب کرتے ہیں

جس کا عرصہ تین سال ہوتا ہے اور منتخب شدہ منیجنگ کمیٹی اپنی نگرانی میں ترقیاتی کام کرواتی ہے۔ ضلع ملتان میں ان سوسائٹیوں کے 8068 ممبران مستفید ہوئے ہیں۔

(د) ان سوسائٹیوں کی انتظامی کمیٹیوں نے اپنے دائرکاروبار کے اندر مندرجہ ذیل ترقیاتی کام کروائے:

(1)	سڑکوں کی تعمیر و مرمت	(2)	پارکس
(3)	مساجد کی تعمیر	(4)	بجلی کی فراہمی
(5)	سوئی گیس کی فراہمی	(6)	سیوریج سسٹم
(7)	پانی کی فراہمی	(8)	رہائشی کالونی کی چاردیواری کی تعمیر
(9)	سکیورٹی سسٹم	(10)	قبرستان
(11)	ٹیلیفون کی فراہمی	(12)	مارکیٹ

یہ کام بغیر حکومتی یا دیگر ادارے کی امداد کے بغیر اپنی مدد آپ کے اصول کے تحت کروائے گئے ہیں۔

صوبہ میں کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کے عہدیداران سرکاری افسران کی تفصیلات

*2474: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے تمام اعلیٰ سرکاری افسران پر پابندی لگائی ہے کہ وہ کسی بھی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کے عہدے دار نہیں بن سکتے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کے باوجود کچھ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کے عہدہ دار تاحال اعلیٰ سرکاری افسران موجود ہیں؟

(ج) پنجاب بھر میں کتنی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز ایسی ہیں جن کے عہدے داران تاحال اعلیٰ سرکاری افسران ہیں اور یہ کب سے ہیں۔ کس کس آفیسر کو این او سی جاری کیا گیا اور اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) بمطابق نوٹیفکیشن نمبر SOR-IV(S&GAD)1-7/90 جاری کردہ حکومت پنجاب محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی، مورخہ 06.12.1990 سرکاری افسران / اہلکاران اپنے مجاز حکام سے این او سی لے کر کوآپریٹو سوسائٹیز کے عہدیداران منتخب ہوتے ہیں۔

(ب) مذکورہ بالا نوٹیفکیشن کی موجودگی میں چند سرکاری افسران اپنے محکمہ جات سے این او سی لینے کے بعد ہی منتخب ہو کر بطور ممبر انتظامیہ کمیٹی اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

(ج) پنجاب بھر میں 27 کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز ایسی ہیں جن میں سرکاری افسران اپنے متعلقہ محکموں سے این او سی لے کر منتخب انتظامیہ کمیٹی کا حصہ بنے ہیں۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ پنجاب پراونشل کوآپریٹو کی طرف سے قرض کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*2793: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کن کن مدات میں کون سی شرائط پر کس شرح سود پر قرض فراہم کرتا ہے نیز اس بنک سے کیا صرف ادارے ہی قرض لیتے ہیں یا عام چھوٹا کاشتکار بھی قرض لے سکتا ہے؟

(ب) یکم جنوری 2010 سے اب تک ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی حدود میں کن کن افراد کو کتنا کتنا قرض کن کن مدات میں فراہم کیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بنک ہذا کا سٹاف اپنے من پسند اداروں یا افراد کو قرض دے دیتا ہے اور غریب کاشتکار قرض سے محروم رہ جاتے ہیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ اس وقت درج ذیل مدات میں حسب ذیل شرح سود و شرائط پر قرض فراہم کر رہا ہے:

نمبر شمار	قسم قرضہ	مارک اپ	شرائط برائے قرضہ
1	فصلی قرضہ جات برائے ربیع / خریف سوسائٹی	16 فیصد	ممبر کوآپریٹو سوسائٹیز کی شخصی ضمانت
2	طلائی زیورات کے عوض قرضہ شخصی	16 فیصد	طلائی زیورات
3	لائیو سٹاک بھیڑ بکری و مویشی فارمنگ سوسائٹی	15.80 فیصد	رقم قرضہ سے دگنی مالیت کی کم از کم ایک ایکڑ زرعی زمین
4	لائیو سٹاک پراجیکٹ شخصی و سوسائٹی	18 فیصد	رقم قرضہ سے دگنی مالیت کی کم از کم پانچ ایکڑ زرعی زمین
5	درمیانی مدت قرضہ (ٹریکٹر وغیرہ) شخصی و سوسائٹی	18 فیصد	رقم قرضہ سے دگنی مالیت کی کم از کم پانچ ایکڑ زرعی زمین
6	ایگریکلچر ریوالونگ فنانس سوسائٹی	18 فیصد	رقم قرضہ سے کم از کم دگنی مالیت کی زرعی زمین
7	کراپ پروڈکشن لون سوسائٹی	18 فیصد	رقم قرضہ سے کم از کم دگنی مالیت کی زرعی زمین
8	سمال بزنس مین فنانس	18 فیصد	رقم قرضہ سے کم از کم دگنی مالیت کی غیر منقولہ جائیداد
9	قرضہ برائے انجمن ہائے مستورات	16 فیصد	رقم قرضہ سے کم از کم دگنی مالیت کی غیر منقولہ جائیداد
10	ایگریکلچر رنگ فنانس ARF	18 فیصد	رقم قرضہ سے دگنی مالیت کی کم از کم پانچ ایکڑ زرعی زمین

11	قرضہ بالعوض DSC/SSC (ڈیفنس سیونگ / سپیشل سیونگ سرٹیفکیٹ)	16فیصد	DSC/SSC کی مالیت کا 80 فیصد قرضہ	
12	قرضہ بالعوض TDR (میعادی امانت رسید)	TDR پر واجب الادا شرح منافع سے 2 فیصد زائد	TDR کے عوض	
13	صنعتی قرضہ جات برائے فروغ چھوٹی صنعت	16فیصد	رقم قرضہ سے کم از کم دگنی مالیت کی غیر منقولہ جائیداد	

مزید برآں پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ اس وقت کوآپریٹو سوسائٹیز کے علاوہ چھوٹے کاشتکاروں کو بھی قرضہ جات جاری کر رہا ہے۔

(ب) یکم جنوری 2010 سے مورخہ 31-دسمبر 2013 تک ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کل 403 کوآپریٹو سوسائٹیز اور 690 افراد کو مختلف مدات میں مبلغ 18 کروڑ 1 لاکھ 17 ہزار 204 روپے کے قرضہ جات جاری کئے جا چکے ہیں جس کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ بات کہ کوآپریٹو بنک کا سٹاف من پسند اداروں یا افراد کو قرض دے دیتا ہے ہر گز درست نہ ہے بلکہ قرضہ پالیسی میں درج شدہ شرائط پر پورا اترنے والے تمام افراد خواہ وہ غریب کاشتکار ہی کیوں نہ ہوں بنک سے قرض لینے کے اہل ہیں۔ قرضہ جات کے اجراء کے دوران کسی قسم کی پسند اور ناپسند کا کوئی دخل نہ ہے۔ بنک کے فنڈز کا زیادہ تر حصہ ایک سے پانچ ایکڑ زمین کی ملکیت رکھنے والے چھوٹے کاشتکاروں میں ہی تقسیم کیا گیا ہے تاکہ وہ بروقت قرضہ حاصل کر کے اس کو زرعی مقاصد کے لئے استعمال کر سکیں۔

کوآپریٹو بنک کے ڈیفالٹرز کی تعداد و ریکوری کی تفصیلات

*3115: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ اور تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں اس وقت کوآپریٹو بنک کے ڈیفالٹرز کی تعداد کتنی ہے اور ان سے کتنی رقم وصول کرنی ہے؟

(ب) ان کو یہ قرض کس کس سکیم کے تحت دیا گیا ہے؟

(ج) اس وقت ان تحصیلوں میں 5 لاکھ یا اس زائد کے جو ڈیفالٹرز ہیں ان کے نام، ولدیت، پتا جات مع رقم کی تفصیل بتائیں نیز ان کو قرض کب دیا گیا تھا؟

(د) ان سے ریکوری کے لئے یہ بنک کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ اور تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں مورخہ 31۔دسمبر 2013 کو کوآپریٹو بنک کے ڈیفالٹرز کی تعداد اور ان سے واجب الوصول رقم کی تفصیل اس طرح ہے:

تحصیل	تعداد ڈیفالٹرز	واجب الوصول رقم
کمالیہ	150	5کروڑ90لاکھ12ہزار304روپے
تاندلیانوالہ	153	9کروڑ23لاکھ19ہزار350روپے

(ب) ان کو یہ قرض جن سکیموں کے تحت دیا گیا اس کی تفصیل اس طرح ہے:

(i) فصلی قرضہ جات

(ii) لائیوسٹاک پراجیکٹ فنانس (انفرادی و سوسائٹیز)

(iii) لائیوسٹاک بھیڑ بکریاں (شخصی)

(ج) ان تحصیلوں میں پانچ لاکھ یا اس سے زائد کے ڈیفالٹرز کے نام، ولدیت، پتاجات مع رقم اور تاریخ اجراء قرضہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

تحصیل تاندلیانوالہ

نمبر شمار	نام، ولدیت و پتاجات	رقم قرضہ (روپے میں)	تاریخ اجراء قرضہ
1	انور علی ولد بہاول، ساکن 421GB ترپالا، تحصیل تاندلیانوالہ۔	20,72,772	24۔10۔1993
2	منظور حسین ولد دولا، ساکن 596GB دوات تحصیل تاندلیانوالہ	8,91,786	25۔10۔2008
	میزان	29,64,558	

رقم قرضہ = 29لاکھ64ہزار558روپے

تحصیل کمالیہ

نمبر شمار	نام، ولدیت و پتاجات	رقم قرضہ (روپے میں)	تاریخ اجراء قرضہ
1	جمال دین ولد الٰہی بخش، ساکن مکان نمبر 1098B جاندی والا، تحصیل کمالیہ۔	20,56,766	15۔09۔1994
2	دلدار حسین ولد بیر دین، ساکن چک نمبر 18GB/677 کمالیہ	26,21,470	19۔09۔1994
3	محمد سلیم ولد غلام محمد، ساکن چک نمبر 18GB/677 کمالیہ	24,82,189	19۔09۔1994
	میزان	71,60,425	

رقم قرضہ = 71لاکھ60ہزار425روپے

(د) ان ڈیفالٹرز کے خلاف قانونی چارہ جوئی کے نتیجہ میں فیصلہ جات بحق بنک ہو چکے ہیں اور ان کے رقبے کے انتقال کا عمل جاری ہے۔

گوجرانوالہ: کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3260: چوہدری اشرف علی انصاری: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ میں کتنی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائیٹز ہیں اور ہر سوسائٹی کتنے رقبے پر محیط ہے؟
(ب) ضلع گوجرانوالہ کی کتنی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائیٹز کتنے فیصد آباد ہو چکی ہے، علیحدہ علیحدہ سوسائیٹز وار آگاہ کریں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) گوجرانوالہ میں کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائیٹز کی تعداد 9 ہے:

نمبر شمار	نام ہاؤسنگ سوسائٹی	رقبہ
1	المنصورہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ، کینٹ ویو ٹاؤن، گوجرانوالہ کینٹ گوجرانوالہ	60ایکڑ
2	دی پراونشل ایمپلائیز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ ڈی سی کالونی گوجرانوالہ	86ایکڑ
3	دی پبلک کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ، شالامار ٹاؤن	39ایکڑ
4	دی پنجاب سمال انڈسٹریز ایمپلائیز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ، قائداعظم ٹاؤن	50ایکڑ
5	دی واپڈا ایمپلائیز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ، واپڈا ٹاؤن	430ایکڑ
6	دی اریگیشن ایمپلائیز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ، کینال سٹی گوجرانوالہ	94ایکڑ
7	دی کالجز ایمپلائیز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ، پروفیسرز ٹاؤن	74ایکڑ
8	دی سوشل سکیورٹی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ، گوجرانوالہ	23ایکڑ
9	سٹیٹ لائف ایمپلائیز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ، گوجرانوالہ	17ایکڑ
		1873ایکڑ

(ب)

نمبر شمار	نام ہاؤسنگ سوسائٹی	آباد شدہ رقبہ
1	المنصورہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ، کینٹ ویو ٹاؤن، گوجرانوالہ کینٹ گوجرانوالہ	50فیصد
2	دی پراونشل ایمپلائیز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ ڈی سی کالونی گوجرانوالہ	25فیصد
3	دی پبلک کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ، شالامار ٹاؤن	32فیصد
4	دی پنجاب سمال انڈسٹریز ایمپلائیز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ، قائداعظم ٹاؤن	10فیصد
5	دی واپڈا ایمپلائیز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ، واپڈا ٹاؤن	70فیصد
6	دی کالجز ایمپلائیز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ، پروفیسرز ٹاؤن	21فیصد
7	دی اریگیشن ایمپلائیز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ، کینال سٹی گوجرانوالہ	----
8	دی سوشل سکیورٹی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ، گوجرانوالہ	----
9	سٹیٹ لائف ایمپلائیز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ، گوجرانوالہ	----

دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کے متعلقہ تفصیلات

*3451: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کے اثاثہ جات کی کل مالیت کتنی ہے؟
(ب) یہ کب سے کام کر رہا ہے؟
(ج) اس کی صوبہ میں کتنی برانچیں کام کر رہی ہیں؟

(د) اس بنک کے کل ڈیفالٹر کی تعداد کتنی ہے اور اس بنک نے کتنا قرض کس کس ادارے / بنک کو دینا ہے؟

(ہ) اس بنک کے ایک کروڑ روپے کے ڈیفالٹر کے نام، پتا جات اور ان کی ذمہ رقم کی تفصیل بتائیں؟

(و) اس بنک نے ان کو یہ قرض کب، کس قاعدہ قانون کے تحت دیا تھا؟

(ز) یہ بنک ان ڈیفالٹرز سے رقم کی وصولی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ کے اثاثہ جات کی کل مالیت مورخہ 31.12.2013 کے مطابق اس طرح ہے:۔

نمبر شمار	تفصیل	رقم (روپوں میں)
1	کیش اور بنک بیلنس	5,188,180,000
2	زرعی قرضہ جات	7,503,785,000
3	فکسڈ اثاثہ جات	4,582,657,000
4	دیگر اثاثہ جات	900,360,000
	میزان	18,174,982,000
	اثاثہ جات کی کل مالیت	مبلغ 18۔ارب 17 کروڑ 49 لاکھ 82 ہزار روپے

(ب) یہ بنک 1924 میں کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ کے تحت قائم ہوا اور بعد ازاں 1955 میں سٹیٹ بنک آف پاکستان نے اسے شیڈولڈ بنک کا درجہ دے دیا۔

(ج) اس بنک کی صوبہ پنجاب میں اس وقت 151 برانچیں کام کر رہی ہیں۔

(د) مورخہ 28.02.2014 کے مطابق اس بنک کے کل ڈیفالٹرز جن میں سوسائٹیز و شخصی مقروضان شامل ہیں کی تعداد 16757 تھی اور بنک ہذا نے اس وقت کسی ادارے / بنک کو کسی قسم کا کوئی قرض نہیں دینا ہے۔

(ہ) اس وقت دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ کے ایک کروڑ روپے کے ڈیفالٹرز میں صرف میسرز وائٹل انٹر پرائز پرائیویٹ لمیٹڈ شامل ہے اس کا پتا 134-E/1 سٹیڈیم روڈ، گلبرگ تھری، لاہور ہے اور اس کے ذمہ مورخہ 31.03.2014 کے مطابق مبلغ 14 کروڑ روپے (اصل) اور مبلغ ایک کروڑ 68 لاکھ 15 ہزار 342 روپے mark up کی مد میں قرضہ ہے۔

(و) بنک نے میسرز وائٹل انٹر پرائزز لمیٹڈ کو یہ قرضہ یکم فروری 2012 کو بنک کی مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بعد دیا۔ اجراء قرضہ سے پہلے متعلقہ پارٹی کو اس بات کا پابند بنایا گیا کہ وہ قرضہ کی

رقم سے دُگنی مالیت کی سکیورٹی بنک کے نام رہن کروائے لہذا پاک عرب ہاؤسنگ سوسائٹی کی 147 کنال 8 مرلہ زمین جس کی مالیت اس وقت تقریباً مبلغ 50 کروڑ روپے ہے کو رہن رکھ کر یہ قرضہ جاری کیا گیا۔

(ز) میسرز زوائٹل انٹرپرائزز کو ڈیفالٹر ہونے کے بعد قرضہ کی واجب الادا رقم کے سلسلہ میں نوٹسز جاری کئے جا چکے ہیں اس کے علاوہ متعلقہ بنک سٹاف وصولی کے لئے بالمشافہ بھی کوشش کر رہا ہے ان اقدامات کے نتیجہ میں کوئی مثبت پیشرفت نہ ہوئی ہے لہذا بنک انتظامیہ نے متعلقہ پارٹی کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

لاہور: رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز سے متعلقہ تفصیلات

*3611: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں رجسٹرڈ کوآپریٹو سوسائٹیز کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان کو سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنا قرض جاری کیا گیا؟

(ج) سال 12۔2011 اور 13-2012 کے دوران ان سوسائٹیز سے کتنی رقم سال وار وصول ہوئی؟

(د) اس وقت کتنی سوسائٹیز ڈیفالٹر ہیں، ان کے ذمہ رقم نام وار بتائیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) مورخہ 31.03.2014 کے مطابق ضلع لاہور میں رجسٹرڈ کوآپریٹو سوسائٹیز کی تعداد 712 ہے۔

(ب) ان سوسائٹیز کو سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران جاری کردہ قرضہ کی سال وار تفصیل اس طرح ہے:

سال / فصل	جاری کردہ رقم قرضہ	سال وار جاری کردہ رقم قرضہ
ربیع 12۔2011	59,13,650	
خریف 2012	56,14,700	1,15,28,350
ربیع 13۔2012	56,13,400	
خریف 2013	55,60,200	1,11,73,600
	میزان	2,27,01,950

سال 12۔2011 میں جاری کردہ رقم قرضہ مبلغ 1 کروڑ 15 لاکھ 28 ہزار 350 روپے

سال 13۔2012 میں جاری کردہ رقم قرضہ مبلغ 1 کروڑ 11 لاکھ 73 ہزار 600 روپے

کل جاری کردہ رقم قرضہ دوران سال 13-2011 مبلغ 2 کروڑ 27 لاکھ 1 ہزار 950 روپے

(ج) سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران ان سوسائٹیز سے وصول ہونے والی رقم قرضہ کی سال وار تفصیل اس طرح ہے:

سال / فصل	وصولشدہ رقم قرضہ	سال وار وصول شدہ رقم قرضہ
خریف 2011	59,17,050	
ربیع 12-2011	59,13,650	1,18,30,700
خریف 2012	56,14,700	
ربیع 13-2012	56,13,400	1,12,28,100
	میزان	2,30,58,800

سال 12-2011 میں وصول شدہ رقم قرضہ مبلغ ایک کروڑ 18 لاکھ 30 ہزار 700 روپے

سال 13-2012 میں وصول شدہ رقم قرضہ مبلغ ایک کروڑ 12 لاکھ 28 ہزار 100 روپے

کل وصول شدہ رقم قرضہ دوران سال 13-2011 مبلغ 2 کروڑ 30 لاکھ 58 ہزار 800 روپے

(د) مورخہ 31.03.2014 کے مطابق ضلع لاہور میں 204 سوسائٹیز ڈیفالٹر ہیں۔ ان کے ذمہ رقم کی نام وار تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اگر آپ کا point of order valid ہوا تو لوں گا ورنہ نہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جی، بالکل ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملٹری اکاؤنٹنگ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کے صدر اور ماڈل ٹاؤن سوسائٹی لاہور کے سیکرٹری کی کروڑوں روپے کی کرپشن کا انکشاف

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی برائے امداد باہمی کی حیثیت سے میں اس معزز ایوان میں دو issues لے کر آیا ہوں کیونکہ پنجاب حکومت بڑے فخر سے کہتی ہے کہ ہم نے کرپشن روک دی ہے، کرپشن کا کوئی ثبوت لے کر آئے۔ میرے پاس یہ ثبوت ہیں اور سوسائٹی کا نام بھی میں بتا دیتا ہوں کہ "ملٹری اکاؤنٹنگ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی" ہے، تو 2012 کے اندر یہاں کے صدر ظہیر الدین بابر نے صرف ایک سوسائٹی کے اندر 72 کروڑ روپے کی کرپشن کی۔ اس کے خلاف ایکشن

کے لئے سیکرٹری امداد باہمی کے پاس گئے جنہوں نے ساری چیزیں مکمل کرنے کے باوجود ایک سال ہو گیا ہے یعنی مئی 2013 سے سارا کچھ کر کے کوئی ایکشن نہیں لیا۔ میں آپ کو یہ بتاؤں کہ پہلے سیکرٹری علی طاہر صاحب تھے ان کے ساتھ میرے تعلقات بڑے اچھے رہے اور میں نے انہیں کچھ چیزیں بتائیں جو انہوں نے correct کیں۔ بعد ازاں انہیں تبدیل کر کے بابر تارڑ صاحب نئے سیکرٹری آئے ہیں جنہیں پانچ چھ دفعہ میں فون کر چکا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: کون صاحب؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! بابر تارڑ صاحب سیکرٹری امداد باہمی جو ادھر اس وقت گیلری میں بیٹھے ہوئے ہیں جنہیں پانچ سے چھ مرتبہ ان کے موبائل پر فون کر چکا ہوں، چونکہ میں آج کل اسمبلی اجلاس کی وجہ سے وہاں جا نہیں سکتا تھا لیکن انہوں نے کوئی respond نہیں کیا۔ میں نے ان کے لینڈ لائن 99 والے نمبر پر ان کے سیکرٹری سے بات کی۔۔۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں ان کی seriousness بتانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میری بات تو سنیں۔ پنجاب اسمبلی کی طرف سے جو اختیار مجھے ملا، اس کے تحت میں نے پنجاب کے تمام افسران کو لیٹر جاری کئے ہوئے ہیں، کام کی بات میں نہیں کرتا، جو کام میرٹ پر ہونے والا ہو گا وہ ضرور ہونا چاہئے لیکن ٹیلیفون کی کال کسی معزز ممبر کی طرف سے جائے تو اس کا response ان پر لازم ہے۔ It is sure, it is sure

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ایک مہینہ ہو گیا ہے۔

MR SPEAKER: Doctor Sahib! I will take notice of it. Don’t worry

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! دوسری بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ماڈل ٹاؤن سوسائٹی کے سیکرٹری سے ملنے کے لئے میں وہاں گیا کیونکہ وہاں سے این او سی کے issues تھے کہ جنہوں نے زمین فروخت کرنی تھی انہیں این او سی نہیں مل رہے تھے۔ میں وہاں گیا، سیکرٹری سے ملا جو کہ ماڈل ٹاؤن سوسائٹی کا employee نہیں ہے اور یہ سوسائٹی کوآپریٹو کے نیچے آتی ہے۔ وہاں پر اتنی کرپشن ہو رہی ہے اور یہاں پر آ کر لوگ سپیکر گیلری میں بیٹھے ہوئے ہیں جن میں محمد شعیب صاحب، تین دفعہ میں جن کے ساتھ جا چکا ہوں۔ شعیب صاحب ذرا کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر مذکورہ شخص سپیکر گیلری میں کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر! ان جیسے پڑھے لکھے اور صاف ستھرے لوگوں کو وہاں پر این او سی نہیں دیا جا رہا۔۔۔

جناب سپیکر: اے مسٹر! آپ نیچے بیٹھیں۔ انہیں گیلری سے باہر بھیجیں۔

Send him outside. Send him outside. Send him outside immediately.

(اس مرحلہ پر مذکورہ شخص سپیکر گیلری سے باہر چلے گئے)

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! تین مہینے سے یہ شریف لوگ وہاں پر اپنے گھر فروخت کرنے کے لئے این او سی لینے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن وہ اپنے گھر فروخت کر کے نہیں جا سکے اور مجھے تو یوں لگتا ہے کہ اگر یہاں پر ایکشن نہ لیا گیا تو میں وہاں جا کر کھلی کچہری لگانے کے لئے تیار ہوں۔

MR SPEAKER: Doctor Sahib! I will take notice.

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! دیکھیں منسٹر صاحب یہ یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور اس معاملے پر ان کے سامنے بات ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میرے بھائی نے جو الزامات سیکرٹری بابر حیات تارڑ پر لگائے ہیں، میں ان کی وکالت تو نہیں کر رہا لیکن جو میرے علم میں ہے کہ ان کی دو دفعہ ٹیلیفون پر سیکرٹری سے بات بھی ہوئی ہے اور میٹنگ کے لئے ان کے ساتھ ٹائم بھی fix ہو گیا ہے اور [*******]

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "شیم شیم" کی آوازیں)

MR SPEAKER: No, I take notice of it.

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرے پاس پورا ریکارڈ ہے اور ثبوت ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میری بات سنیں۔ منسٹر صاحب! یہ بات مناسب نہیں ہے کہ کسی معزز ممبر کے بارے میں اس قسم کی بات کی جائے لہٰذا ان الفاظ کو حذف کر دیا جائے۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اس معزز ایوان میں سچ بولنا چاہئے کیونکہ یہ ایوان جھوٹ بولنے کے لئے نہیں ہے بلکہ سچ بولنے کے لئے ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ماڈل ٹاؤن سوسائٹی میں کرپشن کے جو ثبوت میں لے کر آیا ہوں کیونکہ آپ کہتے ہیں کہ ثبوت چاہئیں تو یہ سارے ثبوت سامنے ہیں۔ ان دونوں issues پر کیا کرنا ہے مجھے منسٹر صاحب ابھی اٹھ کر بتائیں؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ اس حوالے سے معزز ایوان کی ایک کمیٹی بنائیں اور ایک گھنٹہ میں فیصلہ ہو جائے گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے اپنی نشستوں سے
کھڑے ہو کر "سیکرٹری امداد باہمی کرپٹ ترین ہے" کی آوازیں)

جناب سپیکر: معزز ممبران اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں اور مجھے بات کرنے دیں ناں۔ ایسے ہی اشارے نہ کریں اور ایسے ہی کسی کے متعلق کوئی comments نہ دیا کریں۔

It is no way and don't say anybody corrupt until or unless you prove to it.

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آپ کمیٹی بنائیں تاکہ فوراً سے پہلے دونوں issues resolve ہو جائیں۔ میں یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ لوگ اتنے زیادہ مسائل میں پھنسے ہوئے ہیں کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! کل دن 11 بجے آپ بھی تشریف لائیں گے، چنڑ صاحب بھی میرے پاس تشریف لائیں گے اور سیکرٹری امداد باہمی بھی تشریف لائیں گے جہاں پر ہم بیٹھ کر بات کریں گے اور ان کا جو grievance ہے اسے دور کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! شکریہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں آپ سے عرض کروں گا کہ ایک انتہائی اہم قرارداد ہے جو وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کے دورہ بھارت کے حوالے سے تھی کہ پوری قوم نے بڑا اچھا gesture دیا کہ وزیراعظم وہاں دورے پر جا رہے ہیں لیکن وہاں اس visit کے دوران بھارتی وزیراعظم کی طرف سے جو رویّہ روا رکھا گیا اور جس انداز سے۔۔۔

جناب سپیکر: کیا آپ ساتھ تھے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ساری دنیا نے کہہ دیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسے نہ کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ بات تو سن لیجئے۔

جناب سپیکر: آپ کے لیڈر قومی اسمبلی میں موجود ہیں اور وہاں مشترکہ اجلاس بھی آرہا ہے اس لئے آپ کے لیڈر صاحب ادھر بیٹھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے نشستوں سے کھڑی ہو کر "نواز شریف زندہ باد، شہباز شریف زندہ باد، وزیر اعظم زندہ باد" کی نعرہ بازی)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ دس کروڑ عوام کا صوبہ ہے۔ میں کوئی بات میاں محمد نواز شریف کے بارے میں یا ان کے خلاف کرنے نہیں جا رہا اس لئے خدا کے لئے آپ میری بات سنیں۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: معزز ممبران قائد حزب اختلاف کی بات سنیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ان خواتین کو نشستوں پر بٹھائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار اپنی نشستوں سے کھڑی ہو کر مسلسل نعرہ بازی کرتی رہیں)

جناب سپیکر: یہ آپ کیا کر رہی ہیں؟ مجھے ان کی بات سننے دیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ سے گزارش ہے کہ ایوان کو in order کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف اشارے)

جناب سپیکر: اس طرح اشارے نہ کریں۔

You should be very careful. You were taking photographs yesterday in your telephone. Put this telephone in your pocket.

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں جو بات کرنا چاہ رہا ہوں، آپ ایوان کو in order کریں۔

MR SPEAKER: Order please, order please, order please, Order in the House, order in the House.

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! آپ ایوان کو in order کریں کیونکہ میں ایک سنجیدہ بات کرنا چاہ رہا ہوں۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب عارف عباسی کی طرف سے
"جناب سپیکر کا روّیہ جانبدارانہ ہے اور وہ اپوزیشن کو بلڈوز کر رہے ہیں" کی آوازیں)

MR SPEAKER: Don't do like this. Don't do like this, my dear. Don't do like this. Be careful, be careful, I said be careful. Let me hear him. Order please!

ذرا ان کی بات سنیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! میں کوئی بات وزیراعظم کے بارے میں نہیں کرنا چاہ رہا۔ میں تو بھارتی حکومت کے اُس روّیے کو condemn کرنا چاہتا ہوں کہ ایک طرف سے ایک اچھا gesture ایک وزیراعظم کی طرف سے گیا، پاکستان کی طرف سے گیا، وزیراعظم گئے اور تمام سیاسی قیادت نے welcome کیا لیکن وہاں جا کر ہمیں شوکاز نوٹس تھما دیا گیا اور وہاں پر گھسے پٹے دہشتگردی کے الزامات وہ پاکستان کے اُوپر لگائے گئے۔ جو بات مجھے کرنی ہے یہ دس کروڑ عوام کا صوبہ ہے بھارتی حکومت کا جو روّیہ ہے، وہاں کے وزیراعظم کا جو روّیہ ہے میں اُس کو پنجاب کے اس ایوان کے اندر condemn کرنا چاہتا ہوں کہ یہ gesture انہیں دینا چاہئے تھا اگر وزیراعظم پاکستان وہاں پر ایک اچھے اور نیک نیتی کے ساتھ ایک اچھا gesture لے کر گئے تھے اور بھارتی وزیراعظم نے جس انداز سے گھسے پٹے الزامات وزیراعظم پاکستان پر لگا دیئے میں اُس کو condemn کرنا چاہتا ہوں۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: مہربانی آپ کی، آپ کی بات سنی گئی ہے۔

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میری یہ قرارداد out of turn لیں یہ انتہائی ضروری قرارداد ہے جو پاکستان کے عوام کے جذبات کی ترجمانی کرتی ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے سپیکر ڈائس
کے سامنے کھڑے ہو کر نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"کشمیر بنے گا پاکستان" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: انشاء اللہ، ٹھیک بات ہے۔ agreed.

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"میاں دے نعرے وجن گے"
جبکہ معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"مودی کا جو یار ہے غدار ہے غدار ہے" کی نعرہ بازی)

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: وہ آپ کو پتا ہوگا۔ جی، تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔ شیخ علاؤالدین صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 195/14 ہے، کیا اس کا جواب آگیا ہے؟

اسلامی نظریاتی کونسل کا ڈی این اے ٹیسٹ کو حتمی ثبوت نہ ماننے سے سنگین جرائم میں اضافہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (چودھری نذر حسین): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! اس کا جواب یہ ہے ایک تو اس میں جو Islamic Ideology Council ہے اُس نے کوئی direction دی ہے ایک حصہ اس تحریک التوائے کار کا یہ دوسرا اس میں یہ کہ DNA Test کی ایک اہمیت ہے اور تیسرا اس میں یہ ہے کہ آگاہی کرنے کے لئے اس کو بند کیا جائے تو میں اس ضمن میں یہ عرض کروں گا کہ Islamic Ideology Council نے جو ایک فیصلہ دیا ہے اُس پر عملدرآمد نہیں ہو رہا DNA Test کی ایک افادیت ہے اس کی evidential value اور ایک طریق کار کے مطابق اس کو عدالت میں پیش کیا جاتا ہے اور یہ advisable ہے جو بھی Islamic Ideology Council کی یہ direction ہے اُس پر عمل نہیں ہو رہا DNA Test عدالت میں advisable ہے، طریق کار کے مطابق پیش ہوتی ہے عدالتیں اُسے accept کرتی ہیں۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: چلیں، اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے جی، وہ کہہ رہے ہیں ہمیں سمجھ نہیں آرہی ہے order please, order in the House, order in the House میرے خیال میں تحاریک التوائے کار اب نہیں لیتے باقی pending کی جاتی ہیں next

come to the point قواعد کی معطلی کی تحریک ہے، وزیر زکوٰۃ و عشر ملک ندیم کامران یوم تکبیر کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں order please, order please جی، وہ تحریک پیش کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"کشمیر کی آزادی تک جنگ رہے گی جنگ رہے گی" اور "کشمیر کا سودا نا منظور" کی نعرہ بازی)

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر زکوٰۃ و عُشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت اور قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے یوم تکبیر کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت اور قاعدہ 115 و دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے یوم تکبیر کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت اور قاعدہ 115 و دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے یوم تکبیر کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"نصیبو لیگ ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

یوم تکبیر کے موقع پر وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کو پاکستان کو پہلی اسلامی ایٹمی قوت بنانے پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان آج 28- مئی، یوم تکبیر کے موقع پر پاکستان کو ساتویں عالمی اور پہلی اسلامی ایٹمی قوت بنانے پر وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے اس ایوان کی رائے ہے کہ یہ دن تمام پاکستانیوں کے لئے قابل فخر ہے۔

یہ ایوان اس یقین کا بھی اظہار کرتا ہے کہ جس طرح میاں محمد نواز شریف نے عالمی دباؤ کے باوجود پاکستان کو ایک ناقابل تسخیر دفاعی قوت بنایا، اسی طرح ان کی ولولہ انگیز قیادت میں پاکستان اقتصادی اور سماجی ترقی کے حوالے سے بھی انشاءاللہ ایک مثالی ملک بن جائے گا اور ان کی قیادت میں بجلی کا بحران (Energy Crisis) اور دہشت گردی پر جلد قابو پا لے گا۔ یہ ایوان اس موقع پر ملکی ترقی اور صوبہ پنجاب کی بے لوث خدمت اور بے مثال محنت سے ترقی اور خوشحالی کی منزل پا لینے کی انتھک کوششوں میں خادم پنجاب / وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہے۔"

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "گرتی ہوئی دیواروں کو ایک دھکا اور دو"، "مودی کے ان یاروں کو ایک دھکا اور دو" اور "سپیکر کے ان یاروں کو ایک دھکا اور دو" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان آج 28- مئی، یوم تکبیر کے موقع پر پاکستان کو ساتویں عالمی اور پہلی اسلامی ایٹمی قوت بنانے پر وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے اس ایوان کی رائے ہے کہ یہ دن تمام پاکستانیوں کے لئے قابل فخر ہے۔

یہ ایوان اس یقین کا بھی اظہار کرتا ہے کہ جس طرح میاں محمد نواز شریف نے عالمی دباؤ کے باوجود پاکستان کو ایک ناقابل تسخیر دفاعی قوت بنایا، اسی طرح ان کی ولولہ انگیز قیادت میں پاکستان اقتصادی اور سماجی ترقی کے حوالے سے بھی انشاءاللہ ایک مثالی ملک بن جائے گا اور ان کی قیادت میں بجلی کے بحران (Energy Crisis) اور دہشت گردی پر جلد قابو پا لے گا۔ یہ ایوان اس موقع پر ملکی ترقی اور صوبہ پنجاب کی بے لوث خدمت اور بے مثال محنت سے ترقی اور خوشحالی کی منزل پا لینے کی انتھک کوششوں میں خادم پنجاب / وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہے۔"

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"لاٹھی گولی کی سرکار نہیں چلے گی نہیں چلے گی" اور "جعلی کارروائی بند کرو" کی نعرہ بازی)

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان آج 28- مئی، یوم تکبیر کے موقع پر پاکستان کو ساتویں عالمی اور پہلی اسلامی ایٹمی قوت بنانے پر وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے اس ایوان کی رائے ہے کہ یہ دن تمام پاکستانیوں کے لئے قابل فخر ہے۔

یہ ایوان اس یقین کا بھی اظہار کرتا ہے کہ جس طرح میاں محمد نواز شریف نے عالمی دباؤ کے باوجود پاکستان کو ایک ناقابل تسخیر دفاعی قوت بنایا، اسی طرح ان کی ولولہ انگیز قیادت میں پاکستان اقتصادی اور سماجی ترقی کے حوالے سے بھی انشاءاللہ ایک مثالی ملک بن جائے گا اور ان کی قیادت میں بجلی کا بحران (Energy Crisis) اور دہشت گردی پر جلد قابو پا لے گا۔ یہ ایوان اس موقع پر ملکی ترقی اور صوبہ پنجاب کی بے لوث خدمت اور بے مثال محنت سے ترقی اور خوشحالی کی منزل پا لینے کی انتھک کوششوں میں خادم پنجاب / وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی سپیکر ڈائس کے سامنے کھڑے ہو کر مسلسل نعرہ بازی)

جناب سپیکر: جی، رمیش سنگھ اروڑا، ایم پی اے سکھ مذہب کے بانی بابا گورو نانک دیو جی کے جنم دن کو سرکاری طور پر منانے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سکھ مذہب کے بانی بابا گورو نانک دیو جی کے جنم دن کو سرکاری طور منانے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سکھ مذہب کے بانی بابا گورو نانک دیو جی کے جنم دن کو سرکاری طور منانے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سکھ مذہب کے بانی بابا گورو نانک دیو جی کے جنم دن کو سرکاری طور منانے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

سکھ مذہب کے بانی بابا گورونانک دیو جی کا جنم دن پاکستان میں سرکاری طور پر منانے اور عام تعطیل کے اعلان کا مطالبہ

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ سکھ مذہب کے بانی بابا گورونانک دیو جی کا جنم پاکستان ننکانہ صاحب دھرتی پر ماہ نومبر میں ہوا۔ اس دن کی مناسبت سے بابا گورونانک دیو جی کے جنم دن کو سرکاری طور پر منایا جائے اور اس دن عام تعطیل کا اعلان کیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ سکھ مذہب کے بانی بابا گورونانک دیو جی کا جنم پاکستان ننکانہ صاحب دھرتی پر ماہ نومبر میں ہوا۔ اس دن کی مناسبت سے بابا گورونانک دیو جی کے جنم دن کو سرکاری طور پر منایا جائے اور اس دن عام تعطیل کا اعلان کیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ سکھ مذہب کے بانی بابا گورونانک دیو جی کا جنم پاکستان ننکانہ صاحب دھرتی پر ماہ نومبر میں ہوا۔ اس دن کی مناسبت سے بابا گورونانک دیو جی کے جنم دن کو سرکاری طور پر منایا جائے اور اس دن عام تعطیل کا اعلان کیا جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

سرکاری کارروائی

بحث

تعلیم پر عام بحث

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی کا آغاز کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ تعلیم پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ وزیر یا پارلیمانی سیکرٹری کی تقریر سے ہوگا اور دیگر ارکان جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں اپنے نام لکھ کر دیں۔ آپ لوگ بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں حکومت پنجاب کی ایجوکیشن کے حوالے سے عام بحث کا باقاعدہ آغاز کرتی ہوں۔ جس میں، میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ حکومت پنجاب نے سکولز ایجوکیشن اور ہائر ایجوکیشن کے لئے ریفارمز اور سکولوں کے لئے جو roadmap بتایا گیا ہے---

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "جعلی کارروائی بند کرو" کی مسلسل نعرہ بازی)

جناب سپیکر: Order please order. آپ میں سے کوئی صاحب تعلیم پر بحث میں حصہ لینا چاہتا ہے؟ آپ تعلیم پر بحث کرنا چاہتے ہیں؟ نہیں کرنا چاہتے۔ چلیں! آپ کی مرضی---

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(44)/2014/1082. Dated: 28th May 2014. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab with effect from 28th May 2014 (Wednesday) after the conclusion of the proceedings of the Assembly on that day.

Dated Lahore, the 27th May, 2014

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

INDEX

PAGE NO.

A

AAMIR SULTAN CHEEMA, CH.

question REGARDING-

-Appointment of President of the Punjab Provincial Cooperative Bank and other details *(Question No. 2399*)* 710

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Demand for getting the dilapidated roads of Southern Punjab repaired by standard machinery used for construction of Multan Faisalabad Motorway 667
-Disappointment amongst poor patients due to non-payment of Zakat Fund to Government Hospitals 668
-Failure of District Administration in stopping illegal business of cylinder gas transfer 669
-Increase in heinous crimes due to not declaring DNA Test as a final proof by Islamic Ideology Council 747
-Non-availability of modern equipment and employees victim of financial crisis in Fire Brigade Lahore 582
-Turning the tomb of Queen Noor Jahan into ruins due to negligence of Archeology Department 668
-Worst condition of women confined in prisons of the Punjab 666

AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-

-23rd May, 2014 465
-26th May, 2014 513
-27th May, 2014 598
-28th May, 2014 678

AHMAD SHAH KHAGGA, MR.

question REGARDING-

-Details about increase in air pollution due to smoke of rickshaws in Lahore *(Question No. 737*)* 470

AHMED KHAN BHACHER. MR.

question REGARDING-

-Number and details about branches of the Punjab Provincial Cooperative Bank *(Question No. 1778*)* 706

AKHTAR ALI, BAO

questions REGARDING-

-Challans of smoke releasing vehicles in Lahore and other details 486

PAGE

NO.

(Question No. 2183)*

-Level of environmental pollution in district Lahore and other details *(Question No. 2182*)* 482

-Number of boys & girls colleges in Lahore and other details *(Question No. 2181*)* 625

-Number of girls & boys colleges in PP-144, Lahore and other details *(Question No. 2270*)* 635

AMJAD ALI JAVAID, MR.

questions REGARDING-

-Construction of new block for post-graduate classes in Government Post Graduate College Toba Tek Singh and other details *(Question No. 2123*)* 623

-Number of colleges in district Toba Tek Singh and other details *(Question No. 2122*)* 619

ASHFAQ SARWAR, RAJA *(Minister for Labour & Human Resources)*

Answers to the questions REGARDING-

-Details about formation of policy for eradication of child labour *(Question No. 3561*)* 556

-Details about labour colonies established by Punjab Workers Welfare Board *(Question No. 606*)* 519

-Details about prohibition of child labour in the province *(Question No. 3718*)* 569

-Details about provision of modern medical equipment in hospitals of Social Security Punjab *(Question No. 1126*)* 529

-Number of applications for provision of marriage, death grants and talent scholarship submitted by workers in Lahore *(Question No. 2424*)* 566

-Number of factories/institutions in district Faisalabad registered with Labour Department *(Question No. 1273*)* 537

-Number of hospitals and dispensaries of Labour Department in district Sheikhupura *(Question No. 1199*)* 562

-Number of offices of Labour Department in district Okara and other details *(Question No. 1405*)* 541

-Number of students in schools of Labour Department in Lahore and other details *(Question No. 3490*)* 553

-Number of vacant posts in schools of Labour Department Lahore *(Question No. 3489*)* 550

ASHRAF ALI ANSARI, CH.

PAGE NO.

question REGARDING- 737

-Number of Cooperative Housing Socities in Gujranwala and other details *(Question No. 3260*)*

AWAIS QASIM KHAN, MR.

questionS REGARDING-

-Details about action taken against manufacturers of polythene bags *(Question No. 2244*)* 506

-Details about vacant posts of teachers in colleges of district Narowal *(Question No. 2243*)* 631

B

BILL-

-The Khwaja Fareed University of Engineering and Information Technology Rahim Yar Khan Bill, 2014 *(Considered and passed by the House)* 584-593

C

COOPERATIVES DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Action taken against officers and staff of Punjab Cooperative Bank involved in corruption *(Question No. 1345*)* 701

-Appointment of President of the Punjab Provincial Cooperative Bank and other details *(Question No. 2399*)* 710

-Details about cooperative socities in Lahore *(Question No. 3611*)* 740

-Details about eradication of illegal cooperative socities in district Rawalpindi *(Question No. 617*)* 726

-Details about government officers bearing offices of cooperative socities in the province *(Question No. 2474*)* 734

-Details about irregularities committed in Government Employees Cooperative Housing Society Lahore *(Question No. 2473*)* 718

-Details about reducing size of plots of LDA Employees Housing Scheme Lahore *(Question No. 255*)* 694

-Details about the Punjab Provincial Cooperative Bank *(Question No. 3451*)* 738

-Land of the Punjab Provincial Cooperative Bank in the province and other details *(Question No. 1768*)* 702

-Land of Model Town Cooperative Housing Society Lahore and other details *(Question No. 407*)* 724

-Number and details about branches of the Punjab Provincial Cooperative Bank *(Question No. 1778*)* 706

PAGE NO.

-Number of branches of Cooperative Bank in district Multan and details of recovery *(Question No. 1340*)* 729
-Number of branches of Punjab Provincial Cooperative Bank and other details *(Question No. 1769*)* 704
-Number of branches of Punjab Provincial Cooperative Bank in district Lahore and other details *(Question No. 109*)* 689
-Number of Cooperative Housing Socities in Gujranwala and other details *(Question No. 3260*)* 737
-Number of cooperative socities in district Jhelum and other details *(Question No. 1170*)* 699
-Number of defaulters of Cooperative Bank in district Faisalabad and details of recovery *(Question No. 3115*)* 736
-Number of offices of Cooperative Department in district Jhelum and other details *(Question No. 1169*)* 697
-Number of registered cooperative societies in district Multan and other details *(Question No. 1339*)* 728
-Posting of Administrators in LDA Employees Housing Scheme Lahore and other details *(Question No. 270*)* 723
-Provision of loans by Punjab Provincial Cooperative Bank in district Toba Tek Singh *(Question No. 2793*)* 735
-Query about decrease in interest-rate of loans granted by Punjab Provincial Cooperative Bank *(Question No. 107*)* 683
-Steps taken for grant of loans to small farmers in Punjab and other details *(Question No. 658*)* 726
-Works done by cooperative socities in district Multan and other details *(Question No. 1344*)* 732

E

EHSAN RIAZ FATYANA, MR.

questions REGARDING-

-Details about air pollution in tehsil Tandlianwala, district Faisalabad *(Question No. 1573*)* 499
-Details about installment of water treatment plants in factories of district Faisalabad *(Question No. 1244*)* 496
-Number of defaulters of Cooperative Bank in district Faisalabad and details of recovery *(Question No. 3115*)* 736

QUORUM-

-Indication of quorum of the House during session held on 23rd May, 2014 469

ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT-

questions REGARDING-

490

PAGE NO.

-Abundance of Cylinder Gas Agencies in Toba Tek Singh and other details *(Question No. 2795*)* 486
-Challans of smoke releasing vehicles in Lahore and other details *(Question No. 2183*)* 506
-Details about action taken against manufacturers of polythene bags *(Question No. 2244*)* 499
-Details about air pollution in tehsil Tandlianwala, district Faisalabad *(Question No. 1573*)* 487
-Details about diseases broken out in district Mandi Bahauddin due to throwing wastage of Colony Sugar Mill into water logging drain *(Question No. 2286*)* 503
-Details about burning old tyres in factories in district Rahim Yar Khan *(Question No. 1635*)* 500
-Details about challans of factories and kilns in district Okara *(Question No. 1585*)* 498
-Details about challans of factories on account of creating pollution in district Jhelum *(Question No. 1328*)* 488
-Details about imposing ban on use of shopper bags *(Question No. 2794*)* 470
-Details about increase in air pollution due to smoke of rickshaws in Lahore *(Question No. 737*)* 504
-Details about increase in air pollution in Lahore *(Question No. 1789*)* 504
-Details about increase in fatal diseases in people of Lahore city due to poisonous water discharged by factories *(Question No. 1674*)* 496
-Details about installment of water treatment plants in factories of district Faisalabad *(Question No. 1244*)* 491
-Details about poisonous water of factories of districts Sheikhupura and Nankana Sahib falling into Nala Dek *(Question No. 3062*)* 505
-Details about pollution created by cement factory in district Khushab *(Question No. 2191*)* 506
-Details about ponds made for disposal of sewerage water in Kachi Abadi Tibba Badar Sher Bahawalpur *(Question No. 2537*)* 478
-Details about poultry farms running without obtaining NOC in district Faisalabad *(Question No. 2097*)* 492
-Details about project of cleaning industrial water in district Mandi Bahauddin *(Question No. 3379*)* 480
-Details about steps taken for control over pollution in Faisalabad *(Question No. 2098*)* 502
-Details about survey report of workshops established in Haveli Lakha, Okara *(Question No. 1586*)* 473
-Increase in air pollution due to burning tyres in factories in Lahore *(Question No. 871*)* 494
-Increase in air pollution due to burning tyres in factories of Lahore *(Question No. 1033*)* 482
-Level of environmental pollution in district Lahore and other details

PAGE NO.

(*Question No. 2182*)* 495
-Number of factories in Afshan Park Ahmed Town Lahore and other details *(Question No. 1034*)* 508
-Number of factories in district Kasur causing air and water pollution and other details *(Question No. 2842*)* 476
-Number of offices of Environment Development Department in district Okara and other details *(Question No. 1551*)*

EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Adjournment Motion No.237/14 658
-Privilege Motions No.13 of 2013, No.10 of 2014 659
-Privilege Motions No.6, 7, 9, 11& 12 of 2013 and privilege motions No.1, 3, 6, 7, 8, 9 & 11 to 15 of 2014 660

f

FAIZA AHMED MALIK, MRS.

questionS REGARDING-
-Details about burning old tyres in factories in district Rahim Yar Khan *(Question No. 1635*)* 503
-Details about projects of Women Development in Lahore *(Question No. 3614*)* 573
-Details about the Punjab Provincial Cooperative Bank *(Question No. 3451*)* 738
-Number of employees working under Director (Admn) Lahore College for Women University Lahore *(Question No. 3168*)* 654
-Number of factories in district Kasur causing air and water pollution and other details *(Question No. 2842*)* 508
-Number of universities and colleges in Lahore and other details *(Question No. 3185*)* 655

FAIZAN KHALID VIRK, MR.

questionS REGARDING-
-Details about labour colonies established by Punjab Workers Welfare Board *(Question No. 606*)* 518
-Details about reducing size of plots of LDA Employees Housing Scheme Lahore *(Question No. 255*)* 694
-Number of hospitals and dispensaries of Labour Department in district Sheikhupura *(Question No. 1199*)* 562
-Posting of Administrators in LDA Employees Housing Scheme Lahore and other details *(Question No. 270*)* 723

FARHANA AFZAL, MRS.

Resolution REGARDING-

PAGE NO.

-Demand for establishment of a help-desk in offices of DCOs of all districts for redress the grievances of women 673

FARZANA NAZIR, DR.

question REGARDING-

-Research programmes in the Punjab University and other details *(Question No. 2215*)* 627

h

HAROON AHMED SULTAN BOKHARI, SYED *(Minister for Social Welfare & Bait-ul-Maal)*

Answers to the questions REGARDING-

-Details about government steps taken for eradication of beggary *(Question No. 3397*)* 573

-Details about projects of Women Development in Lahore *(Question No. 3614*)* 573

-Number of employees in Social Welfare Department Lahore and other details *(Question No. 3265*)* 571

-Number of institutions established for recovery of absconder hairless children *(Question No. 2490*)* 568

-Number of Women Welfare Institutions in district Okara and other details *(Question No. 3349*)* 572

-Provision of "Marriage Grant" to district Gujranwala and other details *(Question No. 1620*)* 565

HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-

questionS REGARDING-

-Area of Government College for Women Baghbanpura, Lahore and other details *(Question No. 2860*)* 651

-Construction of new block for post-graduate classes in Government Post Graduate College Toba Tek Singh and other details *(Question No. 2123*)* 623

-Details about increase in admission seats of Government Girls Post-graduate College Sialkot *(Question No. 3188*)* 657

-Details about irregularities committed by Punjab Government Science College Wahdat Road Lahore *(Question No. 2711*)* 646

-Details about PhD degrees issued by Punjab University *(Question No. 2279*)* 636

-Details about problems of Government Degree College for Women Lahore *(Question No. 2041*)* 615

-Details about promotion of PhD teachers in Punjab University *(Question No. 2312*)* 638

PAGE NO.

-Details about provision of budget to Government College for Women Baghbanpura, Lahore and utilization thereof *(Question No. 2859*)* 650
-Details about provision of funds to degree colleges of district Okara and utilization thereof *(Question No. 1544*)* 635
-Details about start of M.A classes in colleges of district Faisalabad *(Question No. 2107*)* 618
-Details about teachers and clerical staff of Government College for Women Jhelum *(Question No. 1187*)* 609
-Details about upgradation of higher secondary schools to degree colleges in district Sahiwal *(Question No. 2008*)* 612
-Details about vacant posts of teachers in colleges of district Narowal *(Question No. 2243*)* 631
-Establishment of degree colleges in Nankana Sahib and other details *(Question No. 3061*)* 653
-Establishment of Government Degree College for Women Multan and dilapidated condition of its building *(Question No. 2657*)* 643
-Justifications for not appointing Physical Education Diploma holders as Physical Education teachers *(Question No. 2766*)* 647
-Number of boys & girls colleges in district Faisalabad and other details *(Question No. 2096*)* 617
-Number of boys & girls colleges in Lahore and other details *(Question No. 2181*)* 625
-Number of girls & boys colleges in PP-144, Lahore and other details *(Question No. 2270*)* 635
-Number of colleges in district Toba Tek Singh and other details *(Question No. 2122*)* 619
-Number of Deans in Lahore College for Women University Lahore and other details *(Question No. 2677*)* 645

-Number of Deans in Punjab University and other details *(Question No. 2415*)* 639
-Number of employees working under Director (Admn) Lahore College for Women University Lahore *(Question No. 3168*)* 654
-Number of students in Department of Fine Arts G.C University Faisalabad *(Question No. 2807*)* 648
-Number of teachers in Government College for Women Baghbanpura, Lahore and other details *(Question No. 2858*)* 649
-Number of teachers in Government Degree College district Sheikhupura *(Question No. 2295*)* 637
-Number of universities and colleges in Lahore and other details *(Question No. 3185*)* 655
-Research programmes in the Punjab University and other details *(Question No. 2215*)* 627
-Posting of administrative officers in Punjab University and other details *(Question No. 2418*)* 640

PAGE NO.

-Vacant posts of teachers in Government Degree College for Women Multan and other details *(Question No. 2656*)* 642

HINA PERVAIZ BUTT, MISS.

questionS REGARDING-

-Details about irregularities committed by Punjab Government Science College Wahdat Road Lahore *(Question No. 2711*)* 646

-Details about provision of modern medical equipment in hospitals of Social Security Punjab *(Question No. 1126*)* 529

-Number of employees in Social Welfare Department Lahore and other details *(Question No. 3265*)* 571

HUSSAIN JAHANIA GARDEZI, SYED

EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-

-Privilege Motions No. 13 of 2013, No.10 of 2014 659

-Privilege Motions No.6, 7, 9, 11& 12 of 2013 and privilege motions No.1, 3, 6, 7, 8, 9 & 11 to 15 of 2014 660

J

JAVED AKHTAR, MR.

questions REGARDING-

-Action taken against officers and staff of Punjab Cooperative Bank involved in corruption *(Question No. 1345*)* 701

-Establishment of Government Degree College for Women Multan and dilapidated condition of its building *(Question No. 2657*)* 643

-Number of offices of Labour Department in district Okara and other details *(Question No. 1405*)* 541

-Vacant posts of teachers in Government Degree College for Women Multan and other details *(Question No. 2656*)* 642

-Works done by cooperative socities in district Multan and other details *(Question No. 1344*)* 732

K

KANWAL NAUMAN, MRS.

MOTION regarding- 674

-SUSPENSION OF RULES FOR PRESENTATION OF A RESOLUTION 675

Resolution REGARDING-

-Demand for increase in wages of artists of PTV

PAGE NO.

Khalil Tahir Sindhu, mr. ***(MINISTER FOR HUMAN RIGHTS & MINORITIES AFFAIRS ADDITIONAL CHARGE OF HEALTH)***

point of order (ANSWER) REGARDING-

-Non-implementation of quota of Minorities fixed for recruitment in Government Servant 664

KIRAN IMRAN, MRS.

EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-

-Adjournment Motion No.237/14 658

L

LABOUR & HUMAN RESOURCES DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Details about formation of policy for eradication of child labour *(Question No. 3561*)* 556

-Details about labour colonies established by Punjab Workers Welfare Board *(Question No. 606*)* 518

-Details about prohibition of child labour in the province *(Question No. 3718*)* 568

-Details about provision of modern medical equipment in hospitals of Social Security Punjab *(Question No. 1126*)* 529

-Number of applications for provision of marriage, death grants and talent scholarship submitted by workers in Lahore *(Question No. 2424*)* 565

-Number of factories/institutions in district Faisalabad registered with Labour Department *(Question No. 1273*)* 537

-Number of hospitals and dispensaries of Labour Department in district Sheikhupura *(Question No. 1199*)* 562

-Number of offices of Labour Department in district Okara and other details *(Question No. 1405*)* 541

-Number of students in schools of Labour Department in Lahore and other details *(Question No. 3490*)* 553

-Number of vacant posts in schools of Labour Department Lahore *(Question No. 3489*)* 550

LEADER OF THE OPPOSITION

-See under Mehmood-ur-Rasheed, Mian

LUBNA FAISAL, MRS.

Resolution REGARDING-

-Demand for trial of cases of throwing acid in Anti-terrorist Courts under Anti-terrorist Laws 671

PAGE NO.

LUBNA REHAN, MRS.

questionS REGARDING-

-Land of the Punjab Provincial Cooperative Bank in the province and other details *(Question No. 1768*)* 702
-Number of branches of Punjab Provincial Cooperative Bank and other details *(Question No. 1769*)* 704
-Number of institutions of Social Welfare Department in district Rawalpindi and other details *(Question No. 1352*)* 534
-Number of offices of Environment Development Department in district Okara and other details *(Question No. 1551*)* 476

M

MADIHA RANA, MRS.

questionS REGARDING-

-Details about poultry farms running without obtaining NOC in district Faisalabad *(Question No. 2097*)* 478
-Details about start of M.A classes in colleges of district Faisalabad *(Question No. 2107*)* 618
-Details about steps taken for control over pollution in Faisalabad *(Question No. 2098*)* 480
-Number of boys & girls colleges in district Faisalabad and other details *(Question No. 2096*)* 617

MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA *(Minister for Schools Education Additional Charge of Higher Education, Youth Affairs, Sports, Archeology, Tourism)*

Answers to the questions REGARDING-

-Area of Government College for Women Baghbanpura, Lahore and other details *(Question No. 2860*)* 652
-Details about increase in admission seats of Government Girls Post-graduate College Sialkot *(Question No. 3188*)* 657
-Details about irregularities committed by Punjab Government Science College Wahdat Road Lahore *(Question No. 2711*)* 646
-Details about PhD degrees issued by Punjab University *(Question No. 2279*)* 637
-Details about promotion of PhD teachers in Punjab University *(Question No. 2312*)* 638
-Details about provision of budget to Government College for Women Baghbanpura, Lahore and utilization thereof *(Question No. 2859*)* 651
-Details about provision of funds to degree colleges of district Okara and utilization thereof *(Question No. 1544*)* 635

PAGE NO.

-Establishment of degree colleges in Nankana Sahib and other details *(Question No. 3061*)* 653
-Establishment of Government Degree College for Women Multan and dilapidated condition of its building *(Question No. 2657*)* 644

-Justifications for not appointing Physical Education Diploma holders as Physical Education teachers *(Question No. 2766*)* 648
-Number of Deans in Lahore College for Women University Lahore and other details *(Question No. 2677*)* 645
-Number of Deans in Punjab University and other details *(Question No. 2415*)* 639
-Number of employees working under Director (Admn) Lahore College for Women University Lahore *(Question No. 3168*)* 655
-Number of girls & boys colleges in PP-144, Lahore and other details *(Question No. 2270*)* 636
-Number of students in Department of Fine Arts G.C University Faisalabad *(Question No. 2807*)* 649
-Number of teachers in Government College for Women Baghbanpura, Lahore and other details *(Question No. 2858*)* 650
-Number of teachers in Government Degree College district Sheikhupura *(Question No. 2295*)* 637
-Number of universities and colleges in Lahore and other details *(Question No. 3185*)* 656
-Posting of administrative officers in Punjab University and other details *(Question No. 2418*)* 641
-Vacant posts of teachers in Government Degree College for Women Multan and other details *(Question No. 2656*)* 642

MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN *(Leader of the Opposition)*

point of order REGARDING-

-Demand for raising core issues instead of minor things in meeting between Prime Ministers of Pakistan and India and including members of the Oppostion in District Coordination Committees 574

question REGARDING- 647

-Justifications for not appointing Physical Education Diploma holders as Physical Education teachers *(Question No. 2766*)*

MEHWISH SULTANA, MS. *(Parliamentary Secretary for Higher Education)*

Answers to the questions REGARDING-

-Construction of new block for post-graduate classes in Government Post Graduate College Toba Tek Singh and other details *(Question No. 2123*)* 623

PAGE NO.

-Details about problems of Government Degree College for Women Lahore *(Question No. 2041*)*	615
-Details about start of M.A classes in colleges of district Faisalabad *(Question No. 2107*)*	618
-Details about teachers and clerical staff of Government College for Women Jhelum *(Question No. 1187*)*	609
-Details about upgradation of higher secondary schools to degree colleges in district Sahiwal *(Question No. 2008*)*	612
-Details about vacant posts of teachers in colleges of district Narowal *(Question No. 2243*)*	631
-Number of boys & girls colleges in district Faisalabad and other details *(Question No. 2096*)*	617
-Number of boys & girls colleges in Lahore and other details *(Question No. 2181*)*	625
-Number of colleges in district Toba Tek Singh and other details *(Question No. 2122*)*	620
-Research programmes in the Punjab University and other details *(Question No. 2215*)*	628

MINISTER FOR COOPERATIVES

-See under Muhammad Iqbal Channer, Malik

MINISTER FOR ENVIRONMENT PROTECTION

-See under Shuja Khanzada, Col (Retd)

Minister for Human Rights & Minorities Affairs Additional Charge of Health

-See under Khalil Tahir Sindhu, Mr.

MINISTER FOR LABOUR & HUMAN RESOURCES

-SEE UNDER ASHFAQ SARWAR, RAJA

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT ADDITIONAL CHARGE OF LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS

-See under Sana Ullah Khan, Rana

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION ADDITIONAL CHARGE OF HIGHER EDUCATION, YOUTH AFFAIRS, SPORTS, ARCHEOLOGY, TOURISM

-See under Mashhood Ahmad Khan, Rana

MINISTER FOR SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL

-See under Haroon Ahmed Sultan Bokhari, Syed

MINISTER FOR ZAKAT &USHR

-See under Nadeem Kamran, Malik

MOTION regarding-

-Suspension of rules for presentation of a resolution	674, 748, 751

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.

PAGE NO.

questionS REGARDING-
-Details about formation of policy for eradication of child labour *(Question No. 3561*)* 556
-Details about government steps taken for eradication of beggary *(Question No. 3397*)* 572
-Details about upgradation of higher secondary schools to degree colleges in district Sahiwal *(Question No. 2008*)* 612

MUHAMMAD ASIF BAJWA, ADVOCATE, MR.

question REGARDING-
-Details about increase in admission seats of Government Girls Post-graduate College Sialkot *(Question No. 3188*)* 657

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN
QUORUM-
-Indication of quorum of the House during session held on 26th May, 2014 576

MUHAMMAD AYUB KHAN, SARDAR, LT COL (RETD)

questions REGARDING-
-Abundance of Cylinder Gas Agencies in Toba Tek Singh and other details *(Question No. 2795*)* 490
-Details about imposing ban on use of shopper bags *(Question No. 2794*)* 488
-Provision of loans by Punjab Provincial Cooperative Bank in district Toba Tek Singh *(Question No. 2793*)* 735

MUHAMMAD FAYYAZ, MAHAR

Resolution REGARDING-
-Demand for declaring the union councils of tehsils Jhelum and Dina as calamitous and provision of financial aid to the farmers due to heavy hailing 670

MUHAMMAD ILYAS ANSARI, HAJI *(Parliamentary Secretary for Social Welfare & Bait-ul-Maal)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Details about steps taken for recovery of absconder children by Social Welfare Department *(Question No. 1167*)* 532
-Funds allocated for marriage of poor girls in Lahore *(Question No. 1701*)* 543
-Number of employees in Social Welfare Department in district Faisalabad and other details *(Question No. 2839*)* 560
-Number of institutions of Social Welfare Department in district Rawalpindi and other details *(Question No. 1352*)* 535

PAGE NO.

-Steps taken for collective marriages in the province and other details (*Question No. 768**) 526

MUHAMMAD IQBAL CHANNER, MALIK (*Minister for Cooperatives*)

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-Action taken against officers and staff of Punjab Cooperative Bank involved in corruption (*Question No. 1345**) 701

-Appointment of President of the Punjab Provincial Cooperative Bank and other details (*Question No. 2399**) 710

-Details about cooperative socities in Lahore (*Question No. 3611**) 740

-Details about eradication of illegal cooperative socities in district Rawalpindi (*Question No. 617**) 726

-Details about government officers bearing offices of cooperative socities in the province (*Question No. 2474**) 734

-Details about irregularities committed in Government Employees Cooperative Housing Society Lahore (*Question No. 2473**) 720

-Details about reducing size of plots of LDA Employees Housing Scheme Lahore (*Question No. 255**) 695

-Details about the Punjab Provincial Cooperative Bank (*Question No. 3451**) 739

-Land of the Punjab Provincial Cooperative Bank in the province and other details (*Question No. 1768**) 702

-Land of Model Town Cooperative Housing Society Lahore and other details (*Question No. 407**) 724

-Number and details about branches of the Punjab Provincial Cooperative Bank (*Question No. 1778**) 706

-Number of branches of Cooperative Bank in district Multan and details of recovery (*Question No. 1340**) 730

-Number of branches of Punjab Provincial Cooperative Bank and other details (*Question No. 1769**) 705

-Number of branches of Punjab Provincial Cooperative Bank in district Lahore and other details (*Question No. 109**) 689

-Number of Cooperative Housing Socities in Gujranwala and other details (*Question No. 3260**) 738

-Number of cooperative socities in district Jhelum and other details (*Question No. 1170**) 699

-Number of defaulters of Cooperative Bank in district Faisalabad and details of recovery (*Question No. 3115**) 737

-Number of offices of Cooperative Department in district Jhelum and other details (*Question No. 1169**) 698

-Number of registered cooperative societies in district Multan and other details (*Question No. 1339**) 728

-Posting of Administrators in LDA Employees Housing Scheme Lahore and other details (*Question No. 270**) 724

-Provision of loans by Punjab Provincial Cooperative Bank in district Toba Tek Singh (*Question No. 2793**) 735

PAGE NO.

-Query about decrease in interest-rate of loans granted by Punjab Provincial Cooperative Bank *(Question No. 107*)* 683
-Steps taken for grant of loans to small farmers in Punjab and other details *(Question No. 658*)* 727
-Works done by cooperative socities in district Multan and other details *(Question No. 1344*)* 733

MUHAMMAD JAVED IQBAL AWAN, MALIK

question REGARDING-
-Details about pollution created by cement factory in district Khushab *(Question No. 2191*)* 505

MUHAMMAD MAHFOOZ MASHAHDI, SAYED

question REGARDING-
-Details about project of cleaning industrial water in district Mandi Bahauddin *(Question No. 3379*)* 492

MUHAMMAD YAQOOB NADEEM SETHI, MR.

question REGARDING-
-Number of students in Department of Fine Arts G.C University Faisalabad *(Question No. 2807*)* 648

MURAD RAAS, DR.

point of order REGARDING-
-Disclosure of corruption committed by President Military Accounts Cooperative Housing Society and Secretary Model Town Society Lahore 741

questions REGARDING-
-Increase in air pollution due to burning tyres in factories of Lahore *(Question No. 1033*)* 494
-Number of factories in Afshan Park Ahmed Town Lahore and other details *(Question No. 1034*)* 495
-Number of teachers in Government Degree College district Sheikhupura *(Question No. 2295*)* 637

PAGE NO.

N

Naat-e-Rasool-e-MaqbooL (saw) Presented in the House in sessions held on-

-23rd May, 2014 468
-26th May, 2014 516
-27th May, 2014 601
-28th May, 2014 681

NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.

question REGARDING-

-Number of Deans in Lahore College for Women University Lahore and other details *(Question No. 2677*)* **645**

NADEEM KAMRAN, MALIK *(Minister for Zakat &Ushr)*

MOTION regarding-

-Suspension of rules for presentation of a resolution 748

Resolution REGARDING-

-Homage paid to Prime Minister Mian Muhammad Nawaz Sharif for making Pakistan first Islamic Atomic Power 749

NAHEED NAEEM, MRS.

question REGARDING-

-Provision of "Marriage Grant" to district Gujranwala and other details *(Question No. 1620*)* **564**

NASEER AHMAD, MIAN

questions REGARDING-

-Number of branches of Punjab Provincial Cooperative Bank in district Lahore and other details *(Question No. 109*)* 689
-Query about decrease in interest-rate of loans granted by Punjab Provincial Cooperative Bank *(Question No. 107*)* 683

NASREEN JAWAID ALIAS NASREEN NAWAZ, MRS.

question REGARDING-

PAGE NO.

-Details about problems of Government Degree College for Women Lahore *(Question No. 2041*)* **615**

NAUSHEEN HAMID, DR.

questions REGARDING-

-Area of Government College for Women Baghbanpura, Lahore and other details *(Question No. 2860*)* 651

-Details about increase in air pollution in Lahore *(Question No. 1789*)* 504

-Details about increase in fatal diseases in people of Lahore city due to poisonous water discharged by factories *(Question No. 1674*)* 504

-Details about prohibition of child labour in the province *(Question No. 3718*)* 568

-Funds allocated for marriage of poor girls in Lahore *(Question No. 1701*)* 543

-Number of teachers in Government College for Women Baghbanpura, Lahore and other details *(Question No. 2858*)* 649

NAZAR HUSSAIN, MR. *(Parliamentary Secretary for Law & Parliamentary Affairs)*

ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-

-Demand for getting the dilapidated roads of Southern Punjab repaired by standard machinery used for construction of Multan Faisalabad Motorway 667

-Disappointment amongst poor patients due to non-payment of Zakat Fund to Government Hospitals 668

-Failure of District Administration in stopping illegal business of cylinder gas transfer 669

-Increase in heinous crimes due to not declaring DNA Test as a final proof by Islamic Ideology Council 747

-Non-availability of modern equipment and employees victim of financial crisis in Fire Brigade Lahore 582

-Turning the tomb of Queen Noor Jahan into ruins due to negligence of Archeology Department 668

-Worst condition of women confined in prisons of the Punjab 666

PAGE NO.

NIGHAT SHEIKH, MS.

questions REGARDING-

-Details about PhD degrees issued by Punjab University *(Question No. 2279*)* 636

-Details about promotion of PhD teachers in Punjab University *(Question No. 2312*)* 638

Resolution REGARDING-

-Demand for immediate execution of punishment of accused persons of murder and sexual torture 672

NOTIFICATION of-

-Prorogation of 8th session of 16th Assembly of the Punjab commenced on 16th May, 2014 **753**

P

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HIGHER EDUCATION

-See under Mehwish Sultana, Ms.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS

-See under Nazar Hussain, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL

-See under Muhammad Ilyas Ansari, Haji

PAGE NO.

points of order REGARDING-

-Demand for raising core issues instead of minor things in meeting between Prime Ministers of Pakistan and India and including members of the Oppostion in District Coordination Committees 574
-Disclosure of corruption committed by President Military Accounts Cooperative Housing Society and Secretary Model Town Society Lahore 741
-Non-implementation of quota of Minorities fixed for recruitment in Government Service 662

privilege motions REGARDING-

-Insulting and baseless blames of Columnist Dr. Safder Mehmood upon MPAs 579
-Insulting behaviour of Vice Chancellor University of Sargodha with MPAs in meeting of Syndicate 581
-Refusal by SHO Police Station Ghala Mandi Sahiwal to attend phone call and to meet MPA 579

Prorogation-

-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 8TH SESSION OF 16TH ASSEMBLY OF THE PUNJAB COMMENCED ON 16TH MAY, 2014 753

Q

questions REGARDING-

COOPERATIVES DEPARTMENT-

-Action taken against officers and staff of Punjab Cooperative Bank involved in corruption *(Question No. 1345*)* 701
-Appointment of President of the Punjab Provincial Cooperative Bank and other details *(Question No. 2399*)* 710
-Details about cooperative socities in Lahore *(Question No. 3611*)* 740
-Details about eradication of illegal cooperative socities in district Rawalpindi *(Question No. 617*)* 726
-Details about government officers bearing offices of cooperative socities in the province *(Question No. 2474*)* 734
-Details about irregularities committed in Government Employees Cooperative Housing Society Lahore *(Question No. 2473*)* 718
-Details about reducing size of plots of LDA Employees Housing Scheme Lahore *(Question No. 255*)* 694
-Details about the Punjab Provincial Cooperative Bank *(Question No. 3451*)* 738

PAGE NO.

-Land of the Punjab Provincial Cooperative Bank in the province and other details *(Question No. 1768*)* 702
-Land of Model Town Cooperative Housing Society Lahore and other details *(Question No. 407*)* 724
-Number and details about branches of the Punjab Provincial Cooperative Bank *(Question No. 1778*)* 706
-Number of branches of Cooperative Bank in district Multan and details of recovery *(Question No. 1340*)* 729
-Number of branches of Punjab Provincial Cooperative Bank and other details *(Question No. 1769*)* 704
-Number of branches of Punjab Provincial Cooperative Bank in district Lahore and other details *(Question No. 109*)* 689
-Number of Cooperative Housing Socities in Gujranwala and other details *(Question No. 3260*)* 737
-Number of cooperative socities in district Jhelum and other details *(Question No. 1170*)* 699
-Number of defaulters of Cooperative Bank in district Faisalabad and details of recovery *(Question No. 3115*)* 736
-Number of offices of Cooperative Department in district Jhelum and other details *(Question No. 1169*)* 697
-Number of registered cooperative societies in district Multan and other details *(Question No. 1339*)* 728
-Posting of Administrators in LDA Employees Housing Scheme Lahore and other details *(Question No. 270*)* 723
-Provision of loans by Punjab Provincial Cooperative Bank in district Toba Tek Singh *(Question No. 2793*)* 735
-Query about decrease in interest-rate of loans granted by Punjab Provincial Cooperative Bank *(Question No. 107*)* 683
-Steps taken for grant of loans to small farmers in Punjab and other details *(Question No. 658*)* 726
-Works done by cooperative socities in district Multan and other details *(Question No. 1344*)* 732

ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT-

-Abundance of Cylinder Gas Agencies in Toba Tek Singh and other details *(Question No. 2795*)* 490
-Challans of smoke releasing vehicles in Lahore and other details *(Question No. 2183*)* 486
-Details about action taken against manufacturers of polythene bags *(Question No. 2244*)* 506
-Details about air pollution in tehsil Tandlianwala, district Faisalabad *(Question No. 1573*)* 499
-Details about diseases broken out in district Mandi Bahauddin due to throwing wastage of Colony Sugar Mill into water logging drain *(Question No. 2286*)* 487
-Details about burning old tyres in factories in district Rahim Yar Khan 503

PAGE

NO.

(Question No. 1635)*
-Details about challans of factories and kilns in district Okara 500
(Question No. 1585)*
-Details about challans of factories on account of creating pollution in 498
district Jhelum *(Question No. 1328*)* 488
-Details about imposing ban on use of shopper bags *(Question No. 2794*)*
-Details about increase in air pollution due to smoke of rickshaws 470
in Lahore *(Question No. 737*)* 504
-Details about increase in air pollution in Lahore *(Question No. 1789*)*
-Details about increase in fatal diseases in people of Lahore city due 504
to poisonous water discharged by factories *(Question No. 1674*)*
-Details about installment of water treatment plants in factories of 496
district Faisalabad *(Question No. 1244*)*
-Details about poisonous water of factories of districts Sheikhupura 491
and Nankana Sahib falling into Nala Dek *(Question No. 3062*)*
-Details about pollution created by cement factory in district Khushab 505
(Question No. 2191)*
-Details about ponds made for disposal of sewerage water in 506
Kachi Abadi Tibba Badar Sher Bahawalpur *(Question No. 2537*)*
-Details about poultry farms running without obtaining NOC 478
in district Faisalabad *(Question No. 2097*)*
-Details about project of cleaning industrial water in district 492
Mandi Bahauddin *(Question No. 3379*)*
-Details about steps taken for control over pollution in Faisalabad 480
(Question No. 2098)*
-Details about survey report of workshops established in Haveli Lakha, 502
Okara *(Question No. 1586*)*
-Increase in air pollution due to burning tyres in factories in Lahore 473
(Question No. 871)*
-Increase in air pollution due to burning tyres in factories of Lahore 494
(Question No. 1033)*
-Level of environmental pollution in district Lahore and other details 482
(Question No. 2182)*
-Number of factories in Afshan Park Ahmed Town Lahore and 495
other details *(Question No. 1034*)*
-Number of factories in district Kasur causing air and water pollution 508
and other details *(Question No. 2842*)*
-Number of offices of Environment Development Department in 476
district Okara and other details *(Question No. 1551*)*

HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-

-Area of Government College for Women Baghbanpura, Lahore 651
and other details *(Question No. 2860*)*
-Construction of new block for post-graduate classes in Government
Post Graduate College Toba Tek Singh and other details *(Question* 623
No. 2123)*

PAGE NO.

-Details about increase in admission seats of Government Girls Post-graduate College Sialkot *(Question No. 3188*)* 657
-Details about irregularities committed by Punjab Government Science College Wahdat Road Lahore *(Question No. 2711*)* 646
-Details about PhD degrees issued by Punjab University *(Question No. 2279*)* 636
-Details about problems of Government Degree College for Women Lahore *(Question No. 2041*)* 615
-Details about promotion of PhD teachers in Punjab University *(Question No. 2312*)* 638
-Details about provision of budget to Government College for Women Baghbanpura, Lahore and utilization thereof *(Question No. 2859*)* 650
-Details about provision of funds to degree colleges of district Okara and utilization thereof *(Question No. 1544*)* 635
-Details about start of M.A classes in colleges of district Faisalabad *(Question No. 2107*)* 618
-Details about teachers and clerical staff of Government College for Women Jhelum *(Question No. 1187*)* 609
-Details about upgradation of higher secondary schools to degree colleges in district Sahiwal *(Question No. 2008*)* 612
-Details about vacant posts of teachers in colleges of district Narowal *(Question No. 2243*)* 631
-Establishment of degree colleges in Nankana Sahib and other details *(Question No. 3061*)* 653
-Establishment of Government Degree College for Women Multan and dilapidated condition of its building *(Question No. 2657*)* 643
-Justifications for not appointing Physical Education Diploma holders as Physical Education teachers *(Question No. 2766*)* 647
-Number of boys & girls colleges in district Faisalabad and other details *(Question No. 2096*)* 617
-Number of boys & girls colleges in Lahore and other details *(Question No. 2181*)* 625
-Number of girls & boys colleges in PP-144, Lahore and other details *(Question No. 2270*)* 635
-Number of colleges in district Toba Tek Singh and other details *(Question No. 2122*)* 619
-Number of Deans in Lahore College for Women University Lahore and other details *(Question No. 2677*)* 645
-Number of Deans in Punjab University and other details *(Question No. 2415*)* 639
-Number of employees working under Director (Admn) Lahore College for Women University Lahore *(Question No. 3168*)* 654
-Number of students in Department of Fine Arts G.C University Faisalabad *(Question No. 2807*)* 648
-Number of teachers in Government College for Women Baghbanpura, 649

PAGE NO.

Lahore and other details *(Question No. 2858*)*

-Number of teachers in Government Degree College district Sheikhupura *(Question No. 2295*)* 637

-Number of universities and colleges in Lahore and other details *(Question No. 3185*)* 655

-Research programmes in the Punjab University and other details *(Question No. 2215*)* 627

-Posting of administrative officers in Punjab University and other details *(Question No. 2418*)* 640

-Vacant posts of teachers in Government Degree College for Women Multan and other details *(Question No. 2656*)* 642

LABOUR & HUMAN RESOURCES DEPARTMENT-

-Details about formation of policy for eradication of child labour *(Question No. 3561*)* 556

-Details about labour colonies established by Punjab Workers Welfare Board *(Question No. 606*)* 518

-Details about prohibition of child labour in the province *(Question No. 3718*)* 568

-Details about provision of modern medical equipment in hospitals of Social Security Punjab *(Question No. 1126*)* 529

-Number of applications for provision of marriage, death grants and talent scholarship submitted by workers in Lahore *(Question No. 2424*)* 565

-Number of factories/institutions in district Faisalabad registered with Labour Department *(Question No. 1273*)* 537

-Number of hospitals and dispensaries of Labour Department in district Sheikhupura *(Question No. 1199*)* 562

-Number of offices of Labour Department in district Okara and other details *(Question No. 1405*)* 541

-Number of students in schools of Labour Department in Lahore and other details *(Question No. 3490*)* 553

-Number of vacant posts in schools of Labour Department Lahore *(Question No. 3489*)* 550

SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL DEPARTMENT-

-Details about government steps taken for eradication of beggary *(Question No. 3397*)* 572

-Details about projects of Women Development in Lahore *(Question No. 3614*)* 573

-Details about steps taken for recovery of absconder children by Social Welfare Department *(Question No. 1167*)* 531

-Funds allocated for marriage of poor girls in Lahore *(Question No. 1701*)* 543

-Number of employees in Social Welfare Department in district Faisalabad and other details *(Question No. 2839*)* 560

-Number of employees in Social Welfare Department Lahore and 571

PAGE NO.

other details *(Question No. 3265*)*

-Number of institutions established for recovery of absconder hairless children *(Question No. 2490*)* 567
-Number of institutions of Social Welfare Department in district Rawalpindi and other details *(Question No. 1352*)* 534
-Number of Women Welfare Institutions in district Okara and other details *(Question No. 3349*)* 572
-Provision of "Marriage Grant" to district Gujranwala and other details *(Question No. 1620*)* 564
-Steps taken for collective marriages in the province and other details *(Question No. 768*)* 525

QUORUM-

INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SESSIONS HELD ON-

-23rd May, 2014 469
-26th May, 2014 576
-27th May, 2014 614

R

RAHEELA ANWAR, MRS.

questionS REGARDING-

-Details about challans of factories on account of creating pollution in district Jhelum *(Question No. 1328*)* 498
-Details about steps taken for recovery of absconder children by Social Welfare Department *(Question No. 1167*)* 531
-Details about teachers and clerical staff of Government College for Women Jhelum *(Question No. 1187*)* 609
-Land of Model Town Cooperative Housing Society Lahore and other details *(Question No. 407*)* 724
-Number of cooperative socities in district Jhelum and other details *(Question No. 1170*)* 699
-Number of offices of Cooperative Department in district Jhelum and other details *(Question No. 1169*)* 697
-Steps taken for collective marriages in the province and other details *(Question No. 768*)* 525

RAHEELA KHADIM HUSSAIN, MRS.

questionS REGARDING-

-Details about provision of budget to Government College for Women Baghbanpura, Lahore and utilization thereof *(Question No. 2859*)* 650
-Increase in air pollution due to burning tyres in factories in Lahore *(Question No. 871*)* 473

PAGE NO.

-Steps taken for grant of loans to small farmers in Punjab and other details *(Question No. 658*)* 726

RAMESH SINGH ARORA, MR.

MOTION regarding-

-Suspension of rules for presentation of a resolution 751

Resolution REGARDING-

-Demand for celebrating birthday of Baba Guro Nanak at government level and declaring that day as a national holiday 752

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -

-23rd May, 2014 467
-26th May, 2014 515
-27th May, 2014 600
-28th May, 2014 680

Resolutions REGARDING-

-Demand for celebrating birthday of Baba Guro Nanak at government level and declaring that day as a national holiday 752

-Demand for declaring the union councils of tehsils Jhelum and Dina as calamitous and provision of financial aid to the farmers due to heavy hailing 670

-Demand for establishment of a help-desk in offices of DCOs of all districts for redress the grievances of women 673

-Demand for immediate execution of punishment of accused persons of murder and sexual torture 672

-Demand for increase in wages of artists of PTV 675

-Demand for trial of cases of throwing acid in Anti-terrorist Courts under Anti-terrorist Laws 671

-Homage paid to Prime Minister Mian Muhammad Nawaz Sharif for making Pakistan first Islamic Atomic Power 749

S

SAADIA SOHAIL RANA, MRS.

question REGARDING- 740

-Details about cooperative socities in Lahore *(Question No. 3611*)*

SALAH-UD-DIN KHAN, DR.

QUORUM-

-Indication of quorum of the House during session held on 27th May, 2014

PAGE NO.

614

SAMEENA NOOR, MS.

question REGARDING-

-Number of Women Welfare Institutions in district Okara and other details *(Question No. 3349*)*

572

SANA ULLAH KHAN, RANA *(Minister for Local Government & Community Development Additional Charge of Law & Parliamentary Affairs)*

BILL *(Discussed)*-

-The Khwaja Fareed University of Engineering and Information Technology Rahim Yar Khan Bill, 2014 584

points of order (ANSWERS) REGARDING-

-Demand for raising core issues instead of minor things in meeting between Prime Ministers of Pakistan and India and including members of the Oppostion in District Coordination Committees 576

-Non-implementation of quota of Minorities fixed for recruitment in Government Service 663

privilege motion (ANSWER) REGARDING- 579

-Insulting and baseless blames of Columnist Dr. Safder Mehmood upon MPAs

Resolution REGARDING- 670

-Demand for declaring the union councils of tehsils Jhelum and Dina as calamitous and provision of financial aid to the farmers due to heavy hailing

SHAHZAD MUNSHI, MR.

point of order REGARDING-

662

-NON-IMPLEMENTATION OF QUOTA OF MINORITIES FIXED FOR RECRUITMENT IN GOVERNMENT SERVICE 553

questionS REGARDING- 550

PAGE NO.

-Number of students in schools of Labour Department in Lahore and other details *(Question No. 3490*)*
-Number of vacant posts in schools of Labour Department Lahore *(Question No. 3489*)*
SHUJA KHANZADA, COL (RETD) *(Minister for Environment Protection)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Abundance of Cylinder Gas Agencies in Toba Tek Singh and other details *(Question No. 2795*)*
-Challans of smoke releasing vehicles in Lahore and other details *(Question No. 2183*)* 490
-Details about action taken against manufacturers of polythene bags *(Question No. 2244*)* 486
-Details about air pollution in tehsil Tandlianwala, district Faisalabad *(Question No. 1573*)* 506
-Details about diseases broken out in district Mandi Bahauddin due to throwing wastage of Colony Sugar Mill into water logging drain *(Question No. 2286*)* 499
-Details about burning old tyres in factories in district Rahim Yar Khan *(Question No. 1635*)* 487
-Details about challans of factories and kilns in district Okara *(Question No. 1585*)* 503
-Details about challans of factories on account of creating pollution in district Jhelum *(Question No. 1328*)* 501
-Details about imposing ban on use of shopper bags *(Question No. 2794*)* 498
-Details about increase in air pollution due to smoke of rickshaws in Lahore *(Question No. 737*)* 489
-Details about increase in air pollution in Lahore *(Question No. 1789*)* 470
-Details about increase in fatal diseases in people of Lahore city due to poisonous water discharged by factories *(Question No. 1674*)* 505
-Details about installment of water treatment plants in factories of district Faisalabad *(Question No. 1244*)* 504
-Details about poisonous water of factories of districts Sheikhupura and Nankana Sahib falling into Nala Dek *(Question No. 3062*)* 497
-Details about pollution created by cement factory in district Khushab *(Question No. 2191*)* 491
-Details about ponds made for disposal of sewerage water in Kachi Abadi Tibba Badar Sher Bahawalpur *(Question No. 2537*)* 505
-Details about poultry farms running without obtaining NOC in district Faisalabad *(Question No. 2097*)* 507
-Details about project of cleaning industrial water in district Mandi Bahauddin *(Question No. 3379*)* 479
-Details about steps taken for control over pollution in Faisalabad *(Question No. 2098*)* 493
-Details about survey report of workshops established in Haveli Lakha,

PAGE NO.

Okara *(Question No. 1586*)* 480
-Increase in air pollution due to burning tyres in factories in Lahore *(Question No. 871*)* 502
-Increase in air pollution due to burning tyres in factories of Lahore *(Question No. 1033*)* 474
-Level of environmental pollution in district Lahore and other details *(Question No. 2182*)* 494
-Number of factories in Afshan Park Ahmed Town Lahore and other details *(Question No. 1034*)* 482
-Number of factories in district Kasur causing air and water pollution and other details *(Question No. 2842*)* 496
-Number of offices of Environment Development Department in district Okara and other details *(Question No. 1551*)* 508

477
SOBIA ANWAR SATTI, MRS.
QUESTION regarding-
-Details about eradication of illegal cooperative socities in district Rawalpindi *(Question No. 617*)*

726
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Details about government steps taken for eradication of beggary *(Question No. 3397*)* 572
-Details about projects of Women Development in Lahore *(Question No. 3614*)* 573
-Details about steps taken for recovery of absconder children by Social Welfare Department *(Question No. 1167*)* 531
-Funds allocated for marriage of poor girls in Lahore *(Question No. 1701*)* 543
-Number of employees in Social Welfare Department in district Faisalabad and other details *(Question No. 2839*)* 560
-Number of employees in Social Welfare Department Lahore and other details *(Question No. 3265*)* 571
-Number of institutions established for recovery of absconder hairless children *(Question No. 2490*)* 567
-Number of institutions of Social Welfare Department in district Rawalpindi and other details *(Question No. 1352*)* 534
-Number of Women Welfare Institutions in district Okara and other details *(Question No. 3349*)* 572
-Provision of "Marriage Grant" to district Gujranwala and other details

PAGE NO.

(Question No. 1620)* 564

-Steps taken for collective marriages in the province and other details *(Question No. 768*)* **525**

T

TAHIR, MIAN

questionS REGARDING-

-Number of employees in Social Welfare Department in district Faisalabad and other details *(Question No. 2839*)* **560**

-Number of factories/institutions in district Faisalabad registered with Labour Department *(Question No. 1273*)* **537**

TAIMOOR MASOOD, MALIK

question REGARDING-

-Details about provision of funds to degree colleges of district Okara and utilization thereof *(Question No. 1544*)* 635

TARIQ YAQOOB, SYED

question REGARDING-

-Details about diseases broken out in district Mandi Bahauddin due to throwing wastage of Colony Sugar Mill into water logging drain *(Question No. 2286*)* 487

V

VICKAS HASSAN MOKAL, SARDAR

questions REGARDING-

-Details about challans of factories and kilns in district Okara *(Question No. 1585*)* 500

-Details about survey report of workshops established in Haveli Lakha, Okara *(Question No. 1586*)* 502

W

WASEEM AKHTAR, DR SYED

PAGE NO.

questionS REGARDING-
-Details about government officers bearing offices of cooperative socities in the province *(Question No. 2474*)* 734

-Details about irregularities committed in Government Employees Cooperative Housing Society Lahore *(Question No. 2473*)* 718
-Details about ponds made for disposal of sewerage water in Kachi Abadi Tibba Badar Sher Bahawalpur *(Question No. 2537*)* 506
-Number of applications for provision of marriage, death grants and talent scholarship submitted by workers in Lahore *(Question No. 2424*)* 565
-Number of Deans in Punjab University and other details *(Question No. 2415*)* 639
-Number of institutions established for recovery of absconder hairless children *(Question No. 2490*)* 567
-Posting of administrative officers in Punjab University and other details *(Question No. 2418*)* 640

Z

ZAHEER-UD-DIN KHAN ALIZAI, MR.
QUESTIONS regarding-
-Number of branches of Cooperative Bank in district Multan and details of recovery *(Question No. 1340*)*
-Number of registered cooperative societies in district Multan and other details *(Question No. 1339*)*

729

728

ZULQARNAIN DOGAR, MALIK
QUESTIONS regarding-
-Details about poisonous water of factories of districts Sheikhupura and Nankana Sahib falling into Nala Dek *(Question No. 3062*)*
-Establishment of degree colleges in Nankana Sahib and other details *(Question No. 3061*)* 491

653